نظام الدین - سید

عقل وشعور

سنہ ۱۸۹۶ء

بیمن فضل خالق زمانہ ... فیض خدای سخن آفرین

... عور

ĀQL.O ... ŪR.

I...

... گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی ... تین سو روپیہ بطور انعام ہو
(الف) مؤلف کو مرحمت ہوا ... مورخہ ۲۰ اگست ...

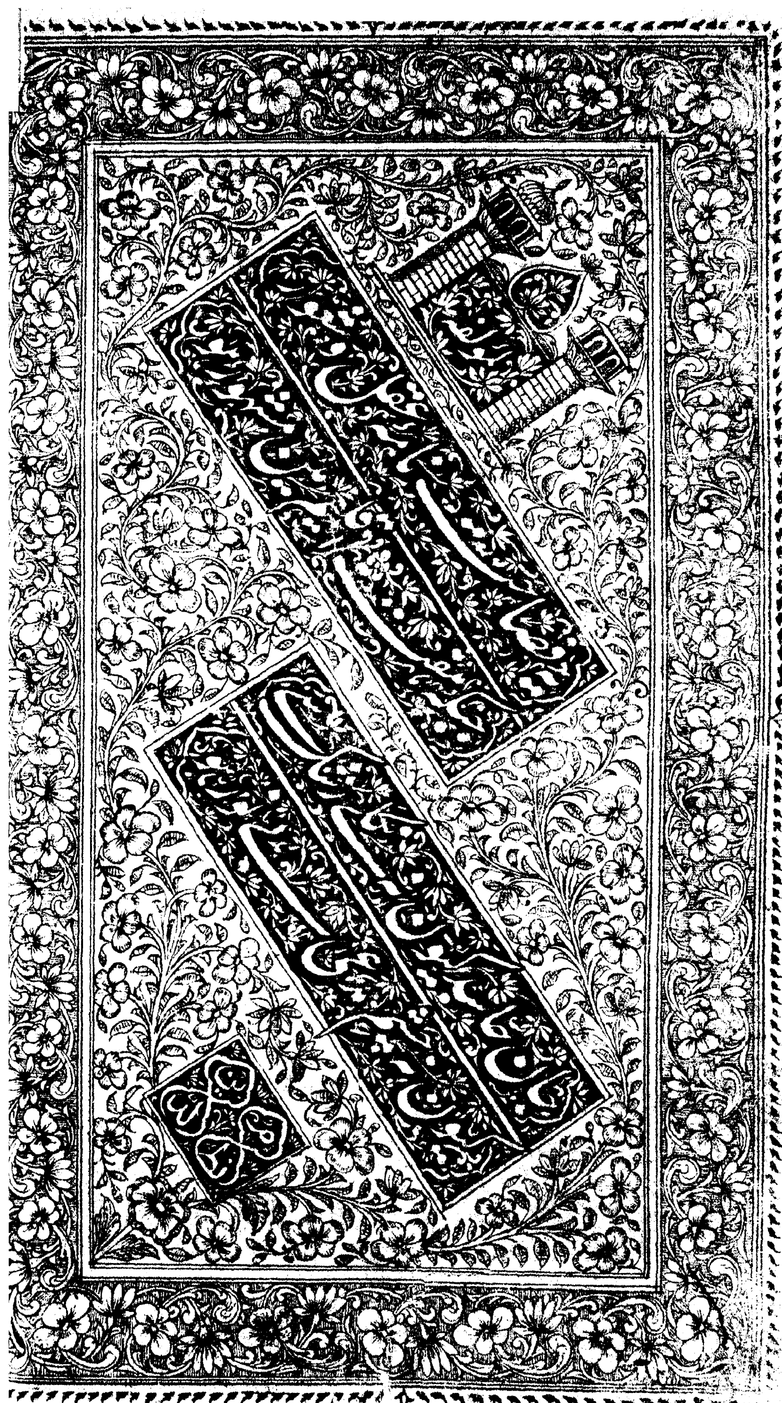
INDIAN GIRLS, BOYS ... AND GENTLEMEN

... تصاویر و نقشجات چھاپی گئی ... لڑکی لڑکے اور عورت مرد و
... دانی پانچسو جلدیں خرید فرمائیں ... اور گورنمنٹ نے سررشتہ تعلیم کے

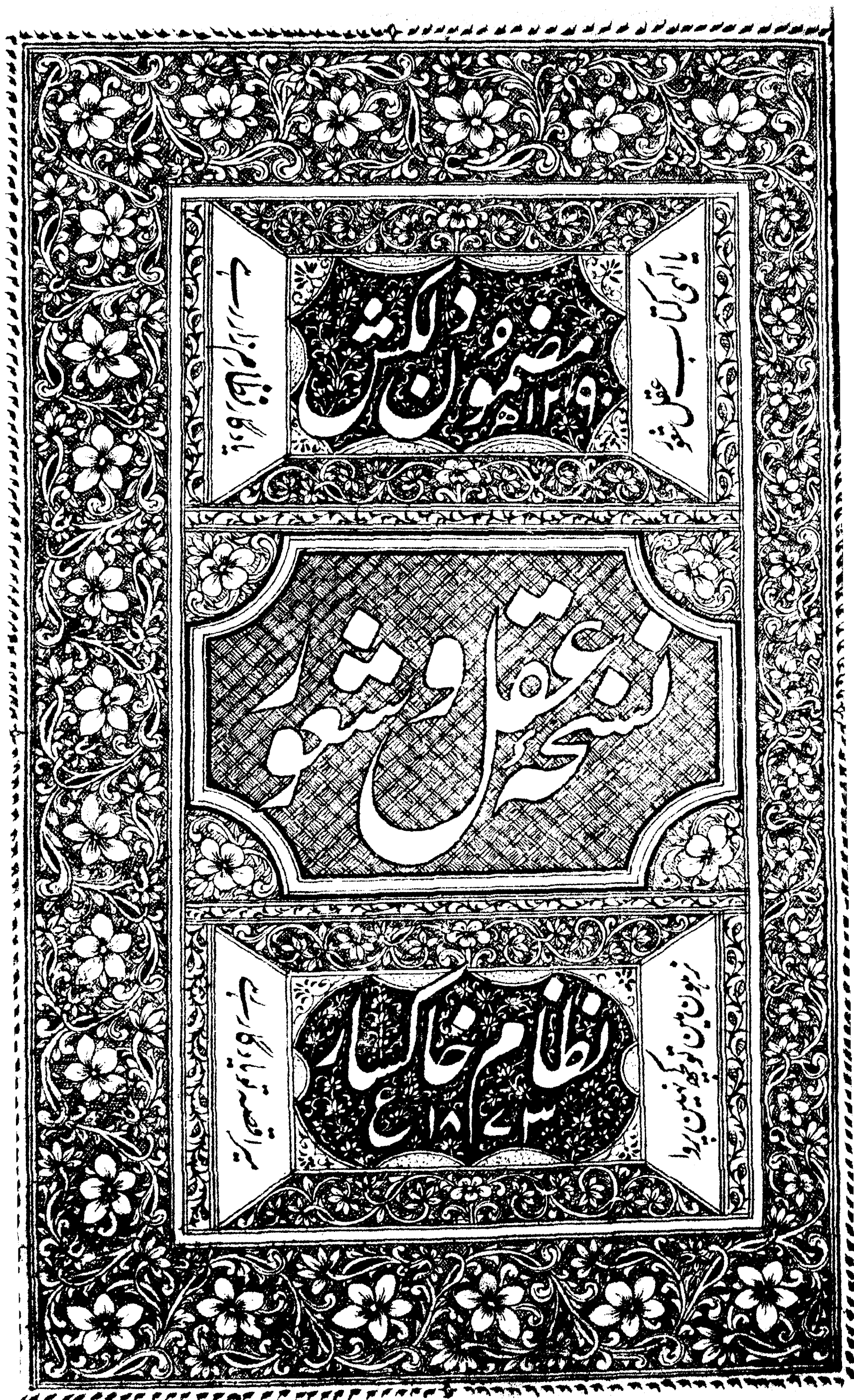
SYED N... MUDDIN

تصنیف و تالیف ... الدین صاحب

مطبع نامی منشی نولکشور ...



فہرست عقل وشعور


مضمون دلکش
۱۲۹۰ھ
نسخۂ عقل و شعور
نظام خاکسار
۱۸۷۳ع

اللهم سلم وتمم

بسم الله الرحمن الرحيم

قطعہ

مجھکو مین نے خموشی مین جو دریافت کیا | تو اشارون سے کہتی ہے کہ ہو گرم خروش
اور سخن مین جو سراغ اسکا لگایا تو نظام | یہی فریاد مچاتا ہے کہ ہو جلد خموش

سبحانہٗ وتعالیٰ عن اقاویل الملحدین وشرک المشرکین + وتنقیص الناقصین وتشبیہ المشبہین + وسوء اوہام المتفکرین وکیفیات المتوہمین + فاللہ خیر حافظا وہو ارحم الراحمین + وخیر الوارثین وخیر الرازقین + والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہ وصحبہ الاکرمین + وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین + وعلی الملٰئکۃ المقربین وعلیٰ عباد اللہ الصالحین + وعلیٰ کل ملک طہ برحمتک یا ارحم الراحمین آمین +

مؤلف

ہون شوق سے مشاہدہ فرمائے روزگار
دانشوران انجمن آرائے روزگار
ہی اوج پر ستارۂ بخت جہانیان
روشن ہوا چراغ تمنائے روزگار
مین نے رقم کیا ہی جو یہ دفتر خرد
قاف قلم ہی مسکن عنقائے روزگار
سو جان سے ہیرے یوسف حسن کلام کی
کیونکر نہ مشتری ہو زلیخائے روزگار
گر میرے نقش پائے قلم سے اُڑے غبار
ہو سرمۂ بہر نرگس شہلائے روزگار
ہی ناظرین سیر و تماشا ضرور ہی
نظارۂ شگفتن گلہائے روزگار
ہر حرف اسکا معدن فضل و کمال ہی
ہر لفظ دانش و خرد افزائے روزگار
لازم ہی دیکھنا اسے مجنون کی آنکھ سے
محمل نشین ہی شاہد لیلائے روزگار
ای شایقان دید بشارت ہو سیر کی
مفت نظر ہی لطف تماشائے روزگار
ہان مژدہ باد خلعت عقل و شعور سے
آراستہ ہوا ہی سراپائے روزگار

یہ وہ کتاب ہی کہ جسے ہر دم ای **نظام**
دیکھے بغور دیدۂ بینائے روزگار

گمنام ناکام **نظام** احقر الانام معاطرانہ ناظرین ہوشمند و شایقین دانش پسند کی خدمت والا مین تصدیعہ پرداز ہی کہ عرصۂ دراز سے یہ زاویہ نشین حرمان کدۂ ناکامی نقاب عزلت مین روپوش رہا باوجود آتش زبانی نام روشن ہونے کی پروانہ کرکے شمع کے مانند خاموش رہا

مؤلف

ہوا یہ گوشہ نشینی سے فائدہ حاصل
جہان مین اپنا وجود و عدم برابر ہی

دل زار کو بدرجہ کمال یاس جان بیمار کو از بس ہراس کہ صرصر جہل سے چراغ علم گل ہو گیا ظلمت خانہ آفاق مین اندھیر بالکل ہو گیا چار حد عالم مین طوفان بے تمیزی برپا ہوا قدر روانی کا جہاز تہ نشین دریا ہوا کسی کو کیا غرض ہو کسی کا کیا مطلب کہ اہل جوہر کی عرض سننے پنبۂ غفلت کان سے نکالکر اُنکے حال غمناک پر سر دھنے استعداد جوان سے جان بلب ہونیکا ماتم برزبان تھا لیاقت پر ارمان کو حالت نزع مین دیکھکر یہ شعر برزبان تھا **بیت**

کسکو دکھاؤن اپنی طبیعت کی تیزیان
افسوس اس زمانہ مین قدر ہنر نہین

الحمد للہ کہ سرکار سلطنت پایہ انگریزی کے اشتہار فیض آثار نے شہرت کی ترغیب دلائی

اظہارِ بیان کا خوب موقع ملا مشہور ہونے کی خاصی ترکیب نکل آئی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے بخدا مسیحائی کی یعنی علوم و فنون مایوسانِ زندگی کو از سرِ نو جان تازہ بخشی

مؤلف

علم و فن کی گرم بازاری ہے آج ... اب تو قسمت آزمائی کیجیے

اس نظر سے بامید انعام یا بتمنائے رفاہ عام ایک مضمون فوائد مشحون خیالی و عقلی اصلی و نقلی کہ متضمن بر مطالب سیر و سفر اور مشتمل بر مقاصد تواریخ و سیر بلکہ حاوی جمیع علوم و فنون و جامع عجائبات بوقلمون ہو لکھنا شروع کیا یقین کہ منظور نظر گورنمنٹ ذوی الاقتدار ہو اور یہ خاکسار بمقدار اس قدر دانی کے ذریعہ سے مشہور دیار و امصار ہو

مؤلف

الٰہی کتاب عقل و شعور ... یادگار نظام زار رہے
نہ رہوں میں تو کچھ نہیں پروا ... میرا قصہ تو یادگار رہے

اس کتاب فوائد انتساب کا نام **عقل و شعور** ہے فی الحقیقت اسم با مسمیٰ سراپا عقل و شعور ہے معمور ہے اسکے ہر فقرۂ دلچسپ میں ایک فائدہ عجیب شامل ہے اور ہر مقدار معین سے ایک عمدہ غرض حاصل ہے بلا شک تشنگان شربت علم و ہنر کے حق میں آبحیات ہے بے تکلف قابل تعلیم اطفال و تربیت مستورات ہے راقم نے اسکو ایک مقدمہ اور دس باب اور ایک خاتمہ پر منقسم کیا مقدمہ کا نام **تجلی نور** اور ابواب کا نام **عقول عشرہ** اور خاتمہ کا نام **جوہر فرد** قرار دیا علم و جہل کی کیفیت اور نفس ناطقہ کی ماہیت اور حروف مفردات اور فقرات مرکبات اور نصائح عقلا اور مواعظ حکما اور صرف نحو و ترکیب اور منطق و اخلاق و تہذیب اور بدیع و بیان معانی اور فصاحت و بلاغت و نکتہ دانی اور جغرافیہ و تواریخ و حساب و ریاضی اور جر ثقیل و طبیعیات و کمسٹری اور علم ہیئت و کواکب و فلکیات اور مشاہدہ و اہمہ و طلسمات اور عجائبات و غرائبات عالم اور حالات فریمیسن و مسمریزم اور علم برق و دخان و ریل و تار برقی اور تلمیع کہربائی و مقیاس موسم و تصویر عکسی و فن تحریر و خوشنویسی و نقش طرازی اور اقسام خطوط اصطلاحی و انشا پردازی اور شہسواری و سپہگری و مشق ریاضت اور زور آزمائی و ورزش و کسرت اور قواعد مناظرہ و قوانین مباحثہ وغیرہ کا بیان اس حسن و لطافت سے کہ ایک باب سے دوسرے باب میں ترقی مضامین علوم و افزونی مطالب فنون کا لحاظ مد نظر ہے لوح دل سے صفحۂ اوراق پر منتقل کیا

مؤلف

جہان مصروف عیش و کامرانی ... مجھے دن رات شغلِ جانفشانی
جہان سرگرم خواب استراحت ... مجھے مضمون کی تفتیشِ صراحت

بہ مجھے فکر تلاشش تازہ ہردم		بہان آسودہ وخوشحال ونعیم	
مگر تھا خالق اکبر مددگار		نہ مونس تھا کوئی اپنا نہ غمخوار	
کہ ہی تاریخ جبکی گلشن فیض		الٰہی یہ کتاب مخزن فیض	
مفید کشور ہندوستان ہو		پسند خاطر اہل جہان ہو	
میسر دولت علم وہنر باد		ز فیضش خلق عالم بہرہ ور باد	

جس علم کا ذکر بطور مختصر کیا گیا ہی اُسکی کتابین بکثرت ملسکتی ہین جب اِسکے مضامین مندرجہ پر وقوف حاصل ہوگیا تو خود بخود فرط شوق کی سلسلہ جنبانی سے اُس علم کی تحقیقات پر طبیعت راغب ہوگی اور رغبت دل سرمنزل مقصود کی رہنما بنجائیگی اگر طالب علم ذی استعداد اسکو اپنے مطالعہ مین رکھین تو اِسکے ذخیرۂ مطالب سے اُنکو بھی ایک بہرہ یابی کا حصۂ کامل نصیب ہوگا وہ مقاصد عظمی کہ جنکے دریافت کرنے کو بہت بڑا کتب خانہ ابتر کرنا پڑے اِس کتاب کے اوراق گردانی سے حاصل ہوسکتے ہین حضرت آفریدگار عالم نے بنی نوع انسان کی طبائع مختلف پیدا کی ہین اور اسپر سب سے قوی دلیل صرف یہی کافی ہی کہ باوجود یک بینی وگوش کسی کی صورت کسی سے نہین ملتی اگر کہین اشتباہ بھی گذرے تو ہماری فہم ناقص کا قصور ہی بس ہر طرح کے مطالب شائستہ اور ہر قسم کے مضامین بائستہ کہ جو بہر حال فائدہ مند خلائق ہین اور جو شخص جس علم وفن کا شائق ہو اُسکی بھی ابجد اسمین ضرور بہم پہونچ سکنے کی امید ہی اور اکثر ایسی چیزین کہ جو آج تک زبان غیر سے ہماری زبان اُردو مین نہین آئی ہین بکمال جد وجہد اس کتاب مستطاب مین داخل کی گئین کہ خلق اللہ کو علی العموم فیض پہونچے

المؤلف

سچ پوچھیے تو فائدۂ عام کرچلے		ہم بھی جہان مین آکے بڑا نام کرچلے	
گر غور سے کیجیے تو عجب کام کرچلے		کیا ہم نہ آکے تھے دنیا مین ای نظام	

ہی نظام الدین بس کر دیوانہ ہوا ہی بھلا اس ہرزہ درائی سے فائدہ اور اس تقریر فضول سے حصول ارے نادان کیا تونے نہین سنا مثل مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید یہ تیرا خیال کہان ہی بلکہ تو سہی گورنمنٹ دریادل کی قدردانی اور جوہر شناسی اہل عالم پر عیان ہی تیرے جواہر کلام کی بھی شناخت ہو رہیگی اگر بے عیب ہی تو یاد رکھنا کہ درۃ التاج ہنر پروری کا جوہر پیدا کریگا اور اس طلاے سخن کا دارالعیار قدر دانی مین محک امتحان پر حال کھلجائیگا اگر زر خالص نکل آیا تو دیکھ لینا کہ تیری مشت خاک بھی کسی کی نظر کیمیا اثر سے اکسیر اعظم کی چٹکی بنجائیگی فرد بہ بینم کہ تا کردگار جہان ✦ درین آشکارا چہ دارد نہان ✦

آغاز مقدمۂ کتاب عقل و شعور موسوم بہ تجلّی نور

مؤلف

شراب خانۂ غفلت ہی دہر بے بنیاد — بسے ہین اسے بیدار مغز خواب و خیال
کوئی ہی نشہ سے بیخود کوئی ہی مست خمار — کسی کو دُردِ میسر ہوئی کسی کو زلال
جو بے زبان ہین وہ سرگرم گفتگو ہر دم — جو اہل نطق ہین اُنکی زبان ناطقہ لال
کہان ہین قدر شناسندگان علم و ہنر — کدھر ہین واقفِ رمز نکات فضل و کمال
صلاے عام ہی سایہ مین شوق سے آئین — ہما ہماے سخن کھولتا ہی اب پر و بال

ایک شخص معتبر ہمہ دان روشن بیان ملقب بذہن رسا مخاطب لسیاح جہان پیما بیان کرتا ہی کہ نواح ممالک **فروغستان** مین ایک شہر **دانش آباد** معروف و مشہور ہی زمانۂ سابق مین وہان ایک شاہنشاہ عالم پناہ تھا ذہن دذکا مین طاق فہم رسا مین شہرۂ آفاق سب لوگ اسلیے اُسے **عقل مجسم** کہتے تھے اُس شہریار عالی وقار کا ایک فرزند سعادتمند تھا بلند اقبال شیرین مقال تیز فہم نازک خیال شہزادہ **خرد پرور** نام **شعر** بالاے سرش ز ہوشمندی + میتافت ستارۂ بلندی + اور مثل اربعہ عناصر چار وزیر مشیر ارکان سلطنت مقرر تھے مگر قوم جنات سے ایک شخص دانا موسوم بہ **شعور سخن** رس وزیر پنجم اور دستور المعظم تھا **فرد** جہان چون نگیرد قرارے جہان + وزیرے چنین شہریاری چنان + دربار مین ہر وقت علماے فاضل و حکماے کامل پایہ بپایہ اور درجہ بدرجہ موجود رہتے **فرد** چو زیرک بود شاہ آموزگار + ہمہ زیرکان آورد روزگار + ایک روز بادشاہ نے دیوان خاص مین دربار عام فرمایا اور وزراے باتدبیر سے مشورہ طلب ہوا کہ شہزادہ خرد پرور کو چھٹا سال ہی تحصیل علوم و اکتساب فنون کا زمانہ آپہونچا تعلیم و تربیت کیواسطے کونسا آدمی متعین کرنا چاہیے **وزیر اول** نے پایۂ تخت پر بوسہ دیا اور دست ادب باندھکر عرض کی **مؤلف** نگہبان ترا رب داور رہے + جہان آفرین یار و یاور رہے + شہزادۂ عالم کی عمر دراز ہو بیشک جو حضور نے فرمایا عین صلاح ہی تعلیم کی یہی عمر ہوتی ہی چنانچہ والہ داغستانی کا قول ہی

قطعہ

والہ چو بشش رسید سالش — دادند بدرس اشتغالش
در خانہ بشغل درس پرداخت — فردوس نمونہ مکتبے ساخت

اِس عمر مین اطفال کو فکر و تردد سے کچھ سرو کار نہین ہوتا ہی اگر انکو سخت و درشت کہو بُرا نہین مانتے جو
مار پیٹ کرو لڑنے پر آمادہ نہین ہوتے نہ کسی کے نیک و بد سے تعلق نہ اپنے اچھے بُرے کی تمیز کسی نے
پیار کیا تو محو ہو گئے جو کسی نے جھڑک دیا تو سامنے سے چلدیے جو ہاتھ لگا کھا لیا جو مل گیا پہن لیا نہ خود آرائی
کی طرف طبیعت راغب نہ کھانے پینے مین تکلف کا خیال اگر کسی کے پاس کوئی چیز ایسی نظر آئی کہ اُدھر میلان
خاطر ہوا تو فوراً مچل گئے رونا شروع کیا ہاتھ پاؤن پھیلا دیے اور جو کسی نے اُسکے بدلے دوسری چیز
یا کوئی کھلونا دیدیا چپ ہو رہے جھٹ پٹ بہل گئے کھلکھلا کر ہنسنے لگے خوب و زشت انکی نظر مین یکسان رہتے
ہین کسی چیز کی پروا نہین ہوتی شام ہوئی سو رہے صبح ہوئی اُٹھ بیٹھے تھک گئے لیٹ رہے آرام پایا کھیلنے لگے

فرد

دل مین ہوس زلف چلیپا نہین رکھتے	ہم سر نہین رکھتے کوئی سودا نہین رکھتے

تکلیف جسمانی سے نہایت ڈرتے ہین تنبیہ اور چشم نمائی اُنپر بہت جلد اثر کرتی ہی اطفال کی مثال بعینہ ایسی ہی کہ
جیسے زمین پروردہ قابل زراعت اور معلم بمنزلہ دہقان تربیت کو تخم افشانی اور تعلیم و تدریس کو آبیاری سمجھنا چاہیے
جسطرح کا بیج بویا جاتا ہی اُسی طرح کا پھل پیدا ہوتا ہی اسواسطے ہر فرد بشر پر واجب و لازم ہی کہ اولاد
کو آئین بہین تعلیم کرے اور اُستاد کو یہ بات نہایت ضرور ہی کہ شاگردون کی درستی اوضاع سنجیدہ
اور شایستگی افعال پسندیدہ مین ہمہ تن ہمت مصروف رکھے مگر ایسا شخص کمیاب ہی کہ جو اپنی
اوقات شریف دوسرے کے واسطے بیکار ضائع کرے ہان کوئی قدردان اولو العزم تلاش فرمایئے تو
بعید نہین کہ خوبی تقدیر سے بہم پہونچے **مؤلف** نباشند محروم جویندگان ٭ کہ جویندگا نند یابندگان ٭
یہ کہکر وزیر اول تو خاموش ہوا اور **وزیر دوم** کی نوبت آئی اُسنے آداب گاہ سے مجرا ادا کیا اور بآداب
تمام عرض کرنے لگا **قطعہ** الٰہی تا جہان باشد تو باشی ٭ زعالم تا نشان باشد تو باشی ٭ بہ لطف ایزدے
امیدوارم ٭ کہ تا دور زمان باشد تو باشی ٭ اے شاہ دانشور شہزادہ خرد پرور کی تعلیم و تربیت کے واسطے
ایک ایسا فاضل ادیب درکار ہی کہ ہر علم و فن سے واقف اور ہر شئے مین مہارت کامل و مداخلت
کلی رکھتا ہو علم کچھ فقط زباندانی کا نام نہین فارسی یا عربی یا ترکی بولنے لگے اور زمرۂ علما مین گنتی
گنوانے کے لیے شامل ہو گئے **فرد** گل اُس نگہ کے زخم رسیدون مین ملگیا ٭ یہ بھی لہو لگا کے شہیدون مین
ملگیا ٭ عالم اُنکو کہتے ہین کہ جو چیزین فہم انسانی مین بہزار مشکل آسکتی ہون وہ سب اُسکے لوح دل پر
منقوش ہون اور وہ وقتین کہ بے مدد اجماع جمہور قوت ذہن مستقیم و طاقت طبع سلیم وہان تک
نہ پہونچ سکے تمام و کمال اُس اکیلے کے قبضۂ اقتدار مین پائی جائین اور یون تو سب جانتے ہین

العلمُ دانستن مگر یہ دانست کچھ کام نہین آتی علامۂ عصر وہی شخص ہی کہ ہر ایک عبارت ومضمون اُسکے ورقِ دل وصفحۂ خاطر پر مستحضر ہو اور کوئی قول وفعل اُسکا کسی متنفس کی مرضی وطبیعت کے برخلاف نپایا جاے لیکن فی الحال یکایک ایسا ذی علم عالم متبحر خاصیت عنقا رکھتا ہی لہذا براے چندے کسی ادیب خوش اخلاق کو کہ زمانۂ حال کے موافق شایستہ وبایستہ ہو مقرر فرمانا مضائقہ نہین رکھتا بعد اُسکے جستجو شرط ہی دستیاب ہو تو اُسکے سپرد کردینا بہت مناسب ہی **وزیر سوم** بعد اداے مراسم آداب شاہی نیسان زبان سے اسطرح گوہر افشان ہؤا

قطعہ

الٰہی بخت تو بیدار بادا ترا دولت ہمیشہ یار بادا
گلِ اقبال تو دائم شگفتہ بچشم دشمنانت خار بادا

جہان پناہ سلامت شہزادۂ والا منزلت کی تعلیم وتربیت کے لیے وہ معلم زیبا ہی کہ مزاج کا رحم دل ہو مگر صورت ہیبت ناک چاہیے بدرجۂ نہایت نرم گفتار وشیرین زبان ہو مگر آواز ایسی زبردست ہونی ضرور ہی کہ جسطرح شیر غران نیستان مین گونجتا ہو قد وقامت کا قوی ہیکل کہ اطفال خردسال اُسکو دیو زاد تصور کرین اور یہانتک اُسکے رعب ومہابت کا نقشہ دلون پر جم جاے اور یقین قطعی ہو کہ غصے کے وقت مارنا تو ایک طرف بلکہ زندہ نچھوڑیگا اور سمجھا دیا جاے کہ وقت تعلیم شہزادۂ والا قدر کی زد وکوب سے ہاتھ کوتاہ رکھے اسلیے کہ سلاطین عالیشان اشرف بنی نوع انسان ہین اگر اُنپر کوئی دست درازی کرے تو آداب سیاست اور قانون ریاست سے بعید ماسوا اسکے خواص وعوام الناس مین زمین وآسمان کا فرق ہی جسم نازک ولطیف متحمل ایسے شدائد وعقوبتِ معلم کا ہرگز نہوسکیگا تاکید کردیجاے کہ تسلی وتشفی سے یا بروقت کمال بے اعتدالی صرف زجر وتوبیخ سے کاربرآری کرنی چاہیے اور زد وکوب مین کئی نقصان واقع ہوتے ہین **اوّل** بعض اوقات حالت غیظ وغضب مین صفت بہیمی ایسی غالب ہوتی ہی کہ انسان کو اصلا بد ونیک کی تمیز باقی نہین رہتی بلکہ ضرب بیجا سے اندیشۂ ضرر جان متصور ہی **دوم** طالب علم کا دل کوشش علم سے بیزار ہو جاتا ہی کہ ادنا تقصیر پر سزاے سنگین ملتی ہی اور ہر دم یہی دغدغہ رہتا ہی کہ عمداً یا سہواً کوئی چھوٹا سا قصور بھی سرزد ہو گیا تو وہی سزاے جسمانی موجود ہی اور اِس بلاے ناگہانی سے نجات مشکل اسی تفکر مین قوت حافظہ فنا ہو جاتی ہی تحصیل علوم سے جی چھوٹ جاتا ہی **سوم** زد وکوب سے لڑکا ڈھیٹا ہو جاتا ہی غیرت باقی نہین رہتی اپنے دل مین یہی تصور کرتا ہی کہ جس کام کو جی چاہے اگرچہ اُستاد کے ہزار خلاف مرضی ہو مگر ایک بار کرلینا ضرور ہی اُستاد صاحب اور زیادہ کیا کرینگے بہت ہوگا تو یہی کہ مارلیا اور چھوڑ دیا **چہارم** جو طفل اکثر مار کھاتا رہتا ہی وہ اپنی جماعت مین بلکہ تمام اہل مکتب کی نظر مین ذلیل ہو جاتا ہی

ور سلاطین کا نظر رعایا مین ذلیل ہونا کسی طرح مناسب نہین اسواسطے کہ زمانۂ تخت نشینی مین اُنکی ہیبت لوگون کے دلون پر پورا پورا اثر نہین کرتی پنجم طالب علم بمقتضاے نادانی زدو کوب کے سبب سے اُستاد کو بڑا دشمن جانتا ہی اور دل ہی دل مین واہیات منصوبے گانٹھا کرتا ہی استاد کی تکلیف جان اور نقصان مال کا روادار ہو جاتا ہی آخر کار اسی باعث سے علم حاصل نہین ہوتا اور فضل و کمال سے محروم رہجاتا ہی

قطعہ

اگر دولت مہر اُستاد نیست	بدست امید تو جز باد نیست
مر استاد را ہر کہ محکوم شد	بسے بر نیامد کہ مخدوم شد

الغرض تنبیہ و تادیب اطفال سے یہی غرض ہی کہ اُستادون سے ڈرتے رہین اور اُنکے حکم کے برخلاف کوئی بات نہ کرنے پائین اگر اپنے گھرون مین بھی کسی وقت بتقاضاے طفلی کوئی حرکت بیموقع ظہور مین آئے تو اُسی دم استاد کا نام سنتے ہی اُس سے باز رہین اور پھر اُس کام پر دلیری نہ کرین جب یہ باتین موجود ہون تو مار پیٹ کی کچھ حاجت نہین اور یہ سب باتین اُس صورت مین ممکن ہین کہ معلم ہمہ صفات مندرجۂ بالا موصوف ہو اسکی تقریر باعث تہذیب اخلاق اور اطوار موجب درستی افعال اور صورت سبب ہیبت و خوف اور آواز جہت تنبیہ اطفال مفید ہی جسوقت استعداد پیدا ہو جائیگی تو مطالعہ کے ذریعے سے ترقی علوم خود بخود امکان پذیر ہی اُسکا خاموش ہونا تھا کہ وزیر چہارم اپنی جگہ سے فوراً آگے بڑھا اور اس ترانۂ جانفزا سے مترنم ہوا

بیت

اے قبلۂ ملوکِ زمان آستان تو	فخرِ سپہر پیر بہ بخت جوان تو

اگرچہ فدوی اسقدر لیاقت نہین رکھتا کہ حضور اقدس و اعلیٰ کے روبرو کسی امر مین دم مار سکے مگر ارشاد عالی بے جا رہی اسواسطے کچھ اپنی حماقت ظاہر کرتا ہی جناب والا اگر علما و فضلا حکم عنقا رکھتے تو علم و فضل بھی کبریت احمر کی خاصیت پیدا کرتے طریقہ تعلیم و تعلم یک لخت موقوف ہو جاتا ہر ایک کا طایر عقل قفس نادانی مین مقید رہتا اور نقاب شب تاریک جہل سے صبح دلکشاے علم روز قیامت تک اپنا جمال جہان آرا نہ دکھاتی اگر ایک شخص کی ذات خاص مین یہ تمام و کمال وصف اور خوبیان بہم ہون تو چندان تردد کی جا نہین کسی اُستاد نے کیا خوب کہا ہی مصرعہ ہر کسے را بہر کارے ساختند ٭ زمانہ کا یہی دستور ہی کہ کسی کو کسی علم مین کمال اور کسی کو کسی فن مین دستگاہ مصرعہ ہر کرا این دہند آن ندہند ٭ اگر شہزادۂ عالیشان کی تربیت منظور ہی تو ہر علم و ہنر کے جداگانہ اُستاد مقرر فرمائیے وہ سب اپنے اپنے علوم و فنون اور دستکاری و صناعی تعلیم کرین ہر ایک کے واسطے ایک وقت خاص ٹھہرایا جاے کہ حسب دستور اوقات معین پر اپنی اپنی خدمت بجا لائین

غور سے کیجے کہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی اپنے وقت کے یکتا ہے روزگار گذرے ہین ایک سو بیس برس تک دنیا مین زندگانی بسر کی چالیس برس علوم حاصل کرنے مین سرگرم رہے اور چالیس برس تک سیاحی کی اور چالیس برس یاد الٰہی مین گوشہ نشین وعزلت گزین رہے اور بعد وفات ملک شیراز مین مدفون ہوے چنانچہ کسی شاعر نے اُنکی تاریخ وفات اس طرح تصنیف کی ہر

قطعہ تاریخ وفات سعدی شیرازی رح

شیخ سعدی کہ عارف حق بود	یک صد وبست سال عمر بود
بشب جمعہ پنجشم شوال	شاہ فردوس آن ستودہ خصال
چون زخاصان حق تعالے بود	خاص تاریخ او ملک فرمود

۶۹۱ھ

اُنکی تصنیفات سے عربی اور فارسی مین بہت سی کتابین مشہور ہین ایسا اُستاد مسلم الثبوت کہ آج تک جسکی لیاقت علمی کو سب مانتے ہین وہ اپنے طریقۂ تحصیل علم وقاعدۂ اکتساب ہنر کے بیان مین فرماتے ہین

فرد

تیغ زہر گوشۂ یافتم	زہر خرمنے خوشۂ یافتم

اس انداز سے بہت جلد دولت علوم وفنون حاصل ہوسکتی ہر اور استادان علم وہنر کو اس بات کا اختیار رہے کہ جس مبتدی کے حق مین جو سزا چاہین تجویز فرمائین اُنکی زدوکوب اور زجر و توبیخ اس نیت سے نہین ہوتی کہ کسی عداوت قدیم کا بدلا لینا منظور ہو یا کسی قسم کی ظلم وتعدی شمار کیجائے بلکہ اسکا خاص نتیجہ یہی ہر کہ اُس کے ذریعے سے علم رگ وپوست مین سرایت کرے اسطرف ملاحظہ فرمائیے

قطعہ

بادشاہے پسر بمکتب داد	لوح سیمینش درکنار نہاد
بر سر لوح او نوشتہ بزر	جور اُستاد بہ زمہر پدر

اگرچہ شفقت پدری اور مہر مادری گوارا نکرے گی کہ نور نظر ولخت جگر پر کوئی صدمۂ روحانی یا تکلیف جسمانی گذرے مگر اسکے فائدے بیشمار ہین اور منفعتین بیحساب **حکایت** حضور نے سنا ہوگا کہ زمانۂ سابق مین کسی بادشاہ نے اپنے فرزند دلبند کو ایک معلم ہوشیار کے سپرد کیا اور فرمایا کہ اسکی تربیت ہرشے پر مقدم سمجھنا اور بہ کمال دلجوئی وخاطرداری تعلیم کرنا معلم نے ہمہ تن مصروف ہونے کا اقرار کیا اور کہا کہ اگر مین زندہ رہا تو بشرط خیریت تین برس مین کتب

حکایت

مروجہ درسی پر عبور ہو جائیگا غرض شہزادہ والاتبار کی تربیت ہونے لگی مگر جسوقت اُس سے کوئی حرکت علم ادب سے بعید سرزد ہوتی یا کسی روز سبق یاد نہ ہوتا تو اسقدر تسمے مارتا کہ تسمہ اُدھڑ جاتا ایک دن کا ذکر ہے کہ شہزادے سے کوئی ایسا کار بیجا وقوع مین آیا کہ جسکے لیے معلم اخلاق کئی بار مانع ہو چکا تھا اس سبب سے رگ حمیت جوش مین آئی فرط غضب سے مجنون تنکر بید مجنون کے مانند لرزنے لگا اور شہزادے کو اُلٹا لٹکا کر اسقدر بید مارے کہ تمام بدن پر نشان پڑ گئے اور جسم نازنین جا بجا پاش پاش ہو گیا جب شہزادہ نہایت بیہوش ہوا اور معلم بھی تھک گیا اُسوقت درخت سے کھولکر زمین پر ڈالدیا دو چار گھڑی مین افاقہ ہوا تو کسی لڑکے کے ہمراہ محل مین بھجوا دیا شہزادہ بجسم مجروح و لباس خون آلود پدر بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہوا باپ نے حال دریافت فرمایا تو اسقدر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا کہ ہچکی بندھ گئی والدین کی آنکھون مین زمانہ تاریک ہو گیا اور کچھ خبر نہ رہی کہ ہم کون ہین اور کہان ہین بادشاہ نے اُسکو بیساختہ سینے سے لگا لیا اور بچشم تر کہنے لگا کہ اے آرام جان بیقرار یہ کیا معاملہ ہے کچھ تو بیان کر شہزادے نے کہا کہ اکثر اوقات مجھسے یہ حرکت ظہور مین آتی تھی کہ کسی سے گفتگو کرنے مین فرش یا قالین پر کوئی چیز متصل نظر آجاتی تو ہاتھ بڑھا کر اُسکو اُٹھا لیتا اور کھیل مین مصروف ہوتا یا کوئی تنکا آس پاس ملجاتا تو اسکو توڑ توڑ کر اپنے سامنے پھیلانا شروع کرتا کوئی کاغذ کا پرچہ ہوتا تو پرزے پرزے کرکے گولیان بنا ڈالتا اور کوئی کپڑے کی دھجی ہوتی تو تار تار علحدہ کر دیتا اگرچہ اُستاد نے بہت سمجھا دیا تھا لیکن آج پھر سبق سناتے وقت ایک ہاتھ کی اُنگلی حرفون پر تھی اور دوسرے ہاتھ سے بند قبا کی بتیان بنا کر ملتا جاتا تھا آخر کار ایک بند ٹوٹ کر میرے ہاتھ سے کتاب پر گر پڑا اُستاد صاحب کی جو نگاہ پڑی تو درخت سے باندھکر میرا یہ حال بنا دیا کہ حضور ملاحظہ فرما رہے ہین اگر غش نہ آجاتا تو یقین ہے کہ جیتا نچھوڑتے مین تو بیہوش ہوا اور وہ سمجھے کہ شاید مرگیا اسواسطے کھول دیا اب جو کچھ حواس درست ہوئے تو یہانتک حاضر ہوا ہون یہ سنتے ہی اُسکی والدہ نے کہا جہان پناہ دیکھیے اس معلم کمبخت نے کیسا ظلم کیا ہے شہزادے کی بے تقصیر لہو لہان کر دیا اُسنے تو کوئی ایسی بات بھی نہ کی تھی جو سزا کے لائق ہوتا ابھی اسکی عمر کیا ہے سنبھلتے سنبھلتے سنبھل جائیگا جوانی مین آپ درست ہو رہے گا کسی کے سمجھانے کی بھی حاجت نہ پڑیگی سب لڑکون کا یہی کام ہوتا ہے کہین کوئی شی بگاڑ دی کہین کسی چیز کا نقصان کر دیا بھلا ایسا کونسا لڑکا ہوگا جو کھیلتا یا شوخی و شرارت نہ کرتا ہو مگر کوئی کسی کو ایسا نہین مارتا کہ جیتے کے لالے پڑ جائین اب تو دھر کی دنیا اُدھر ہو جائیگی لیکن شہزادہ مکتب مین نہ جائیگا اور جب تک اُس ظالم کو قرار واقعی سزا نہ ملیگی میرا کلیجا ٹھنڈا نہ ہوگا بادشاہ سلامت کو بیگم کی تقریر سننے اور آمادہ غضب کیا اُسیوقت خلاف عادت علی الصباح دیوان عام

مین رونق افروز ہوکر حکم دیا کہ جو معلم شہزادے کی تعلیم پر مقرر ہو اُسکو بجنسہ حضور مین ابھی حاضر کرو وہم لینے کی
بھی مہلت نہ دیا وہان کیا دیر تھی فرمانبران شاہی نے فوراً موجود کر دیا بادشاہ نے فرمایا کہ او خیرہ سر کیا
ہینے تجھے روز اول نہ سمجھا دیا تھا کہ اس پروردۂ ناز و نعم کو پھول کی چھڑی سے بھی نچھوانا مگر تو نے ہمارے
حکم کی مطلق تعمیل نہ کی بیشک ایسا معلوم ہوتا ہو کہ تیرے بطون دماغ مین کچھ نہ کچھ فتور ہو معلم دانا دل سے نے جواب دیا
کہ اے خدیو کشور کشا بہت باتین ایسی ہین کہ انسان کو زہر معلوم ہوتی ہین اور وہ اُسکے واسطے تریاق کا حکم رکھتی ہین
اور اکثر چیزین ایسی ہین کہ آدمی اُنکو دوست رکھتا ہو اور وہ اُسکی جان کے لیے دشمن قاتل بنجاتی ہین حضرت
انسان کی عمر عزیز کے چار درجے مقرر ہین **اول سن** نمو یہ زمانہ روز ولادت سے تیس برس تک
رہتا ہو اس مدت کا حصۂ اول یعنی پیدایش کے دن سے ابتداے بلوغ تک عہد طفلی شمار کیا جاتا ہو اور حصۂ دوم
کو عنفوان جوانی کہتے ہین اس درجے مین حرارت و رطوبت مزاج مین غالب رہتی ہو **دوم** سن شباب یہ زمانہ
تیس برس سے پینتیس برس تک رہتا ہو مدت اس زمانے کی کم ہو اس لیے کہ کوئی فرد بشر اپنے عہد جوانی
پر مغرور نہ رہے اس درجے مین حرارت و یبوست مزاج پر غالب ہوتی ہو **سوم سن** کہولت یہ زمانہ پینتیس
برس سے ساٹھ برس کی عمر تک ہو اسکو زمانۂ انحطاط بھی کہتے ہین اس درجے مین مزاج پر برودت و یبوست
کا غلبہ رہتا ہو **چہارم سن** شیخوخیت یہ زمانہ آخر عمر تک ہو اس درجے مین سر سفید پشت خمیدہ اور
قواے جسمانی اپنے اپنے کار سے دست بردار ہوتے جاتے ہین اور مزاج صرف برودت کا مغلوب بنجاتا ہو
اگرچہ حکما کے اقوال مختلف اس باب مین واقع ہوئے ہین مگر مستند یہی ہو کہ جو فردوسی نے گذارش کیا

نظم

چو عمر از دہ گذشت و یا خود از بیست	نشاید دگر چون کودکان زیست
نشاط عمر باشد تا بہ سی سال	چو چہل آمد فرو ریزد پر و بال
پس از پنجہ نباشد تندرستی	بصر کند و پذیرد طبع سستی
چو شصت آمد نشست آمد پدیوار	چو ہفتاد آمد افتاد آلہ از کار
بہ ہشتاد و نود چون در رسیدی	بسے سختی کہ از گیتی کشیدی
وز انجا گر بصد منزل رسانی	بود مرگے بصورت زندگانی
اگر صد سال مانی ور یکے روز	بباید رفت ازین کاخ دل افروز
پس آن بہتر کہ خود را شاد داری	دران شادی خدا را یاد داری

اس تمام تقریر سے یہ مطلب ہو کہ ہر درجۂ عمر ایک ایک کام کیواسطے خصوصیت رکھتا ہو مگر حصۂ اول

مراتب عمر کا بیان

خاص تعلیم وتعلم کے لیے موضوع ہی بدین جہت کہ صندوق دل خزف ریزۂ تفکرات سے خالی ہوتا ہی انسب یہی ہی کہ اُسمین علوم وفنون کے جواہرات بیش بہا کا خزانہ مالا مال ہو اسس عمر کی تربیت کا اثر ہمیشہ باقی رہتا ہی اور یہ سب درجے اُسی کیفیت مین طی ہو جاتے ہین اس لیے مناسب ہی کہ حتی المقدور تربیت مین کوتاہی نہ ہونے پاے کہ آغاز بد کے انجام مین خرابی کے سوا کچھ متصور نہین

فرد

چوب تر را چنانکہ دانی پیچ ۞ نشود خشک جز بہ آتش راست ۞ انسان کو حیوانون پر شرافت ہی اور بادشاہ کو انسانون پر فضیلت جو قول وفعل کہ اُنکی زبان سے شرف صدور پاتا ہی خلق اللہ کے واسطے ایک زبردست دستور العمل قرار دیا جاتا ہی ہر شہر کا وکیل اور ہر ملک کا سفیر اپنے ولی نعمت کو لکھ بھیجتا ہی کہ آج بادشاہ سے یہ حرکت ظہور مین آئی پس اگر فعل شائستہ وموزون ہی تو اُس کی دانش وبینش کی توصیف مشہور ہوتی ہی اور جو حرکت ناملائم سرزد ہوئی تو بجز بدنامی کچھ حاصل نہین اسلیے اتالیق اور استاد شفیق کو مناسب ہی کہ تعلیم سلاطین کے باب مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے اور ہردم وہر لحظہ اُنکا نگران حال رہے کہ تمام امورات جہان اُنکی ذات خاص اور نفس نفیس سے متعلق ہین اگر عوام الناس سے کوئی فعل قابل تحسین یا کوئی حرکت لائق نفرین واقع ہو تو کوئی یہ بھی نہین کہتا کہ تو کس کھیت کی مولی ہی اور کس دھان کا چانول بادشاہون کے حق مین کسی عرب کا قول ہی **مثل** كَلَامُ الْمُلُوكِ مُلُوكُ الْكَلَامِ ۞ اور رعایا وبرایا کی طرف خطاب ہی **مثل** اَلْعَوَامُ كَالْاَنْعَامِ ۞ اے شہریار عرش وقار اس شہزادۂ نامدار نے یہ عادت پیدا کی تھی کہ جو چیز بُری یا بھلی ایک بار ہاتھ آجاتی تو بے گوشمالی وسرکوبی پنجے سے نکلنا محال ہوجاتا ہرچند کوشش کی مگر افسون زبانی اصلا سودمند نہ ہوا اور اس مرض لادوا کا علاج بھی یہی تھا جو اِس نیم حکیم نے تشخیص کیا اسمین شک نہین کہ خطرۂ جان تھا مگر خیریت گذری اب یہ بیماری ہرگز عود نکریگی بادشاہ اِس تقریر کو سنکر بہت خوش ہوا اور شہزادے کو پھر اُسی کے سپرد کرکے اُس معلم کا اعزاز واکرام زیادہ کیا جب وزیر چہارم یہ نقل بیان کرچکا تو شہنشاہ والاہمم عقل مجسم بجانب دستور المعظم متوجہ ہوا اور ارشاد فرمایا کہ اے شعور سخن رس یہ سب تو اپنی اپنی راے دے چکے اب تیری کیا صلاح ہی وزیر اعظم نے تھوڑی دیر سر جھکایا اور ایکبارگی سنبھلکر گویا ہوا

مولف

شہا قبضے مین تیرے بحر وبر ہو	جلو مین نصرت وفتح وظفر ہو
قیامت تک اسی صورت سے ہر روز	سریر سلطنت پر جلوہ گر ہو

پیشتر ایک عرض سن لیجیے اگر شہزادہ بلند اقبال کی تربیت مین بندۂ درگاہ کی راے ناقص اور فہم خام سے

مطابق مقرر فرمائی جائے اور طریقۂ تعلیم اس جان نثار کی مرضی کے موافق عمل مین آئے تو البتہ بطور خود کچھ گفتگو سے کارآمد اور طریقۂ مفید اور آئین ترغیب علوم وفنون اور قانون تدریس وتعلیم اور نفس ناطقہ کی کیفیت اور حواس ظاہری وباطنی کی حقیقت اور حصول استعداد کی صورت اور ترقی ذہن سلیم کی ترکیبین وغیرہ بطریق اجمال کہ جسین نوبت مطلب نہو گذارش کرون ورنہ بیفائدہ سمع خراشی سے کیا حاصل حضور تو دل مین خیال فرمائین کہ **مصرعہ** مغز ما خورد وحلق خود بدرید + اور بندہ بھی انھیں مین خارج العقل شمار کیا جائے اس سے بہتر یہی ہی کہ ایسے موقع پر انسان ہو یا نہ ہو جان دم بخود ہو کر خاموش ہو رہے اور فوائد خاموشی حضور پر بخوبی آشکارا ہین **مؤلف** مری دانست مین خاموش رہنا سب سے بہتر ہے خموشی مین وہ سمجھے ہین کہ جن کچھ کہہ نہین سکتا + ہوشمند کو لازم ہی کہ ہر وقت لب بند رکھے جو کچھ جانتا ہو وہ بھی نہ کہے اسواسطے کہ جو نہ جانتا ہو اگر کوئی شخص وہی سوال کر بیٹھے تو مذلت وندامت حاصل ہوئی جس کسی نے گوشہ خموشی مین مہر سکوت زبان پر لگائی حرف گیرون کی زبان سے نجات پائی **حکایت** کسی شہزادے نے خاموشی کے فائدے معلوم کرکے سکوت اختیار کیا بادشاہ نے ہر چند چاہا کہ باتین کرے مگر کوئی بات کارگر نہوئی وزیرون نے صلاح دی کہ حضور اگر سیر وشکار کی اجازت دین تو شاید غنچۂ خاطر شگفتہ ہو

شعر

گل دریا حین وسیر صحرا ضیا فتہ ہی بقا ہی	سافر دو دیکھو تو تماشا سے ناگہانی عجیب سراہی

شاید کہ فضائے وشت وکوہسار اور بہار سبزہ ولالہ زار سے دل بہل جائے اور کچھ حال بیان کرین بادشاہ نے فرمایا بہتر ہی وزیر نیک تدبیر شہزادہ عالم کو ہمراہ لیکر بارادۂ شکار جنگل مین جا پہونچے مگر اتفاقاً اُس روز شکار ہاتھ نہ آیا جب دولت خانہ کی طرف مراجعت کی اثنائے راہ مین کسی طرف سے تیتر کی آواز آئی ایک شخص نے آواز پر بندوق لگائی اُسوقت بیساختہ شہزادے کے مُنھ سے یہ بات نکلی کہ نہ بولتا نہ مارا جاتا + وزیر عقلمند سمجھ گئے کہ شہزادے نے مصلحتاً خاموشی اختیار کی ہی-

مؤلف

بیہودہ ہی سخن کیا کرتے ہین تقریر	بیفائدہ آوازۂ دف سے سمجھے پہونچا
خاموش ہوتا سینہ بنے معدن گوہر	یہ نکتۂ سربستہ صدف سے سمجھے پہونچا

سرمے نے اسی سبب سے آنکھون مین جگہ پائی کہ جو سُرمہ درگلو ہوا اُسکی چشم دل کحل الجواہر عرفان سے روشن ہوئی سینہ ورنے اسی باعث سے خردی حاصل کی کہ زبان ناطقہ لال کرتا ہی **فرد** خامشی مرتبۂ مہر نبوت دارد + لب بستہ سکہ زفیض ید قدرت دارد + حکما کا قول ہی کہ

انسان کا مافی الضمیر دو حال سے خالی نہیں یا لشان نعمت یا بیان محنت اور یہ دونون باتین نہان رکھنے کے قابل ہین اگر نعمت کا بیان ہو تو پوشیدہ اس لیے خوب ہو کہ چشم حاسد اُسپر کارگر نہو اور اہل طمع کی آفت سے محفوظ رہے اور جو محنت کا ذکر ہو تو مخفی اسلیے بہتر ہو کہ دوستون کو ملال نہو اور دشمنون کو طعنہ زنی کا موقع نہ ملے **مؤلف** ذکر و جاہ و بیان نعمت سے + حاسدون کا حسد ہوا اور زیادہ + داستان سُن کے رنج و محنت کی + دوست اندوہگین ہون دشمن شاد **حکایت** سکندر بادشاہ نے ایکبار اپنا راز مخفی کسی سے بیان کیا اور ممانعت کی کہ زبان پر ہرگز نہ لانا مگر اُسنے لوگون مین ظاہر کردیا یہانتک کہ سکندر کو خبر ہوئی

حکایت

شعر

خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش	با کسے گفتن وگفتن کہ مگوے

حکیم بلیناس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جو کوئی راز فاش کرے اُسکے واسطے کیا سزا تجویز کرنی چاہیے حکیم دانا نے جواب دیا کہ حضور مفصل بیان فرمائین تو مین عرض کرون سکندر نے کہا کہ راز دل میرا کسی نے افشا کیا ہے مین چاہتا ہون کہ سزا دون بلیناس نے کہا کہ اے بادشاہ اُس سے رنجیدہ نہونا چاہیے کہ تونے اپنا راز خود افشا کیا جب تجھی سے ضبط نہو سکا تو اُس بچارے کا کیا قصور ہے **مؤلف** بس گیا وہ جو سخن تیری زبان سے نکلا + پھر نہ آیا جو کوئی تیر کمان سے نکلا + کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ جو بات مین نے نہ کہی اُس سے کبھی پشیمان نہ ہوا اور اکثر کلام جو مین نے کیے اُس سے کمال ندامت حاصل ہوئی

فرد

دل است اے خردمند زندان راز	چو گفتی نیاید بزنجیر باز

جو بات میرے دہن سے نہین نکلی اُس پر مین زیادہ قدرت رکھتا ہون اُس بات سے کہ جو دہن سے نکل چکی

مؤلف

غبار خاطر دانا ہے اظہار سخن کرنا	مکدر ہوگیا آئینہ جب جوہر ہوئے پیدا

پریشان کہنا بہت سہل ہے اور پریشانی چھپانا نہایت دشوار **فرد** در گوش کسے نیفگنی راز + کا زرو بشوی زگفتش باز + جو کچھ مین نے کہدیا اُسپر میرا قابو نرہا اور جو نہ کہا مین نے اُسکا مین مالک ہون کہنا نہ کہنا میرے اختیار مین ہے

قطعہ

بہ پیرے رسیدم در اقصائے یونان	بدو گفتم اے آنکہ با عقل و ہوشی
زمردم چہ بہتر بہر حال گفتا	خموشی خموشی خموشی خموشی

اے شہنشاہ کیوان بارگاہ فوائد خاموشی بیان سے باہر ہین اور تقریر طول پر پہونچی اب

مین بھی خاموش ہوتا ہون **بیت** بخاموشی قسم کز گرمی گفتار خود داغم + بسان شمع میکا ہد تن من از زبان من +
مگر انصاف ہاتھ سے نہ دینا چاہیے کہ تیری طرح کا بادشاہ دانش پناہ طالب ہو اور مین شرف مکالمت سے محروم رہون

مؤلف

یہ دو باتین کسی مین ہون جو موجود — اُسے سکتے ہین نادان صاحب ہوش
جو وقت خامشی گرم سخن ہو — جو وقت گفتگو ہو جائے خاموش

بیان نطق

جب کوئی کسی سے ہمکلام ہو تو پہلے اُسکو اپنے دل مین اتنا ضرور سوچ لینا چاہیے کہ جس سے مین کلام کرتا ہون اُسکا دل میری بات سننے کو زیادہ چاہتا ہے یا اپنی بات سنانے کو اور حضرت واجب الوجود نے قوت ناطقہ اسی واسطے عنایت فرمائی ہے کہ انسان و حیوان مین تمیز پیدا ہو

فرد

بہ نطق آدمی بہتر است از دواب — دواب از تو بہ گر نہ گوئے صواب

انسان کو اُسی وقت تک نہ بولنا چاہیے کہ جب تک گفتگو کا موقع نہ ملے اور جب کوئی سائل ہو تو خاموش رہنا ہرگز مناسب نہین بشرطیکہ تقریر معقول ہو اور گفتگو درست **شعر** نہ اس رہ مین قدم تو بے طلب رکھ + سخن جبتک نہ پوچھین بند لب رکھ + کسی کی حیثیت و استعداد سے بڑھکر کلام نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ عجمی کو جسقدر لفظ کم اور مکمن مفید ہوگا اُسقدر افضل اور لاتفعل سودمند نہ پڑیگا کلام کی خوبی یہی ہے کہ مضمون اس عمدگی سے ادا ہو جسکو ہر آدمی خاصی طرح سمجھ سکے اور کوئی شخص کسی امر مین رائے طلب کرے تو حتی المقدور صلاح نیک دینی لازم ہے اور سلاطین تیز ہوش کو نہایت ضرور ہے کہ جو مشکل مہم حوادث ایام سے پیش آئے تو رائے صائب اور عقل سلیم کی مددگاری سے تدارک کرین اور ارکان ریاست سے خواہ بڑے ہون خواہ چھوٹے مگر امین و معتمد ہون مشورہ کرنا چاہیے شاید چھوٹون کی خاطر مین ایسی چیز گذرے کہ بڑون کے دلون مین نہ آئی ہو **قطعہ** گاہ باشد کہ پیر دانشمند + بر نیاید درست تدبیرے + گاہ باشد کہ کودکے نادان + بغلط بر ہدف زند تیرے + لیکن اہل ہمت و اصحاب تجربہ مردم دور اندیش و پیران عاقبت بین کی تدبیر اکثر درست ہوتی ہے کسی نے آجتک صلاح سے نقصان نپایا

بیان مشورت

فرد

در ہمہ حال مشورت باید — کار بے مشورت نکو ناید

اوّل کام بسبب مشورت کے درستی و راستی سے آراستہ و پیراستہ ہوتا ہے **دوم** جو بے صلاح کام کرتا ہے اگر درست نہ آئے تو لوگ اُسپر زبان طعن و تشنیع دراز کرتے ہین اور بعد مشورت کے بھی

درست نہو تو اُسکو معذور رکھتے ہین سوم ذہن ایک شخص کا مہم کے اطراف و جوانب احاطہ نہین کرسکتا اور جب چند
اشخاص باہم ذہن لڑائین تو ہر ایک کی خاطر مین ایک نئی بات آتی ہی اور جو رائے درست ہوتی ہی وہ سب پر
ظاہر ہو جاتی ہی پس اہل اختیار کو لازم ہی کہ کوئی کام عقلمندون کی بغیر مشورت شروع نکرے اور مشورت
کو حل مشکلات مین حاکم عادل سمجھے اور یقین جانے کہ ایک عقل سے دو عقلین مفید ہوتی ہین بہرام گور نے
اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ امور مملکت مین عاقلون سے مشورہ کر اس لیے کہ تدبیر درست
صید کے مانند ہی جو ایک شخص کے ہاتھ نہین آتا اور جماعت سے باہر نکلنے نہین پاتا

مؤلف

کام بے تدبیر ہوتا ہی خراب	رکھ بنا ے کار تو تدبیر پر
فوج و لشکر سے بھی ہی تدبیر خوب	قصد گر ہو ملک کی تسخیر پر

حکایت سلطان روم اور عزیز مصر مین نا اتفاقی کی صورت نظر آئی دونون نے باہم لشکر کشی کی
رومیون کے لشکر مین مصریون کا ایک مخبر شریک تھا اور عزیز کا اُسپر کمال اعتبار جاسوسون نے یہ خبر قیصر
تک پہونچائی سلطان نے مطلق التفات نہ کیا اور نہ اُس شخص کے منہ پر لایا جب لڑائی نزدیک پہونچی قیصر نے
اُسکو بلایا اور اپنے سامنے کسی کام مین لگا دیا اس اثنا مین لشکر کے سردارون کو طلب کیا اور فرمایا لو مبارک ہو
کہ عزیز مصر کے امیرون اور مصاحبون نے مجھے ازروے قسم لکھ بھیجا ہی کہ جسدم دونون لشکر مقابل ہونگے
فوراً عزیز کی مشکین باندھ کر ہم حضور مین حاضر کر دینگے تم بے دھڑک رہو اور کچھ اندیشہ نکرو اُس شخص نے
جو سُنا تو نہایت متحیر ہوا جب مجلس سے باہر آیا اُسی دم یہ خبر وحشت اثر عزیز کو لکھ بھیجی عزیز مصر یہ حال
معلوم کر کے بہت ڈرا اور توقف مناسب نجانکر بے لڑائی کیے ہوے بھاگ نکلا قیصر نے اُسکے تعاقب
مین فوج بھیجی سب مال و اسباب عزیز مصر کا لشکر قیصر کے ہاتھ لگا حضور غور فرمائین کہ اس ایک تدبیر نے
کتنی فوج کثیر کو شکست دی **مؤلف** سو لشکر جرار سے جو ہو نہ میسر + وہ کام کرے عقل درست ایک
سخن مین + شعور سخن رس فوائد خاموشی اور فضیلت نطق اور خوبی مشورت بیان کر کے خاموش ہو رہا بادشاہ نے
فرمایا کہ اے وزیر دانشور تیرا ہر کلام خزینہ گوہر آبدار ہی اور ہر سخن معدن جواہر تابدار ہر حرف تیری تقریر کا
ایک کتاب دانشوری ہی اور ہر لفظ تیرے بیان کا ایک دفتر ہوشمندی فصاحت و بلاغت تجھپر ختم ہو چکی
اور کل عقل و شعور تیرے حصہ مین آچکا جس نے تیری گفتگو سے بہرہ کافی نہ پایا اُس نے دانش و
تمیز سے حظ وافی نہ اُٹھایا اور یہ بات تجھپر بخوبی واضح و آشکار رہی کہ تمام امور سلطنت اور کاروبار
مملکت تیری ذات خاص سے وابستہ ہین کبھی بغیر تیری صلاح کے ہم کوئی کام نہین کرتے بیشک ہمین

تیری رائے پر اعتماد کلی ہے اور یقین کامل اس لیے تعلیم و تربیت شہزادہ والا قدر کی تیری مصلحت دور اندیش پر موقوف ہے ہمین اُسکے سفید و سیاہ سے کچھ مطلب نہین مگر ہر برس مین ہم دو بار امتحان لیتے رہینگے تاکہ ہمپر بخوبی روشن رہے کہ اس عرصہ مین معلم اخلاق کسقدر محنت کرتا ہے اور خود پر در کیسی ترقی پاتا ہے اسمین دو فائدے ہین **اول** یہ کہ اتالیق کو خود کوشش و توجہ کا خیال رہے **دوم** شہزادہ بھی بدرجۂ اتم مشقت گوارا کرے اور ممتحن کے روبرو سرخروئی و نیکنامی کے حاصل کرنے کا شوق زیادہ ہو وزیر اعظم نے اُن شرطون کو برضا و رغبت وطیب خاطر منظور کیا اور زبان حقائق بیان سے گویا ہوا

مؤلف

یا الٰہی رہے تا سلسلۂ لوح و قلم	یا الٰہی رہے تا واسطۂ ارض و سما
یا الٰہی رہے تا مرکز ماہ و خورشید	یا الٰہی رہے تا دائرۂ صبح و مسا
یا الٰہی رہے تا گلشن ہستی مین بہار	یا الٰہی رہے تا عطر فشان باد صبا
یا الٰہی رہے تا ابر مین آب رحمت	یا الٰہی رہے تا جنبش موج دریا
روز نوروز ہو ہر روز دل افروز تجھے	لیلۃ القدر سے ہو قدر مین ہر رات سوا
شان و شوکت ہو تری غاشیہ برداری مین	فتح و نصرت رہے ہمراہ رکاب والا
لیلی بخت رسا کا رہے مجنون اقبال	اور دولت در دولت کی کنیز ادنا

حضرت سلامت حضرت انسان کے خیالات اور نفس ناطقہ کی استعداد اور عقل و شعور کے مختلف حالات اور علوم و فنون کی صنعتون کا جداگانہ بیان بیان کی قوت سے باہر ہے اصل ہستی یعنی روح انسانی جسکو حکما اپنی اصطلاح مین نفس ناطقہ کہتے ہین عجیب شی ہے کبھی حالت سرکشی مین پایا جاتا ہے کبھی صورت ملامت مین کبھی اطمینان حاصل کرلیتا ہے اور کبھی اُسکے سبب سے دل مین مختلف ارادے ظہور پاتے ہین کبھی وحشت و جوش پیدا کرتا ہے کبھی جوہر لطیف بنجاتا ہے

نفس ناطقہ کا بیان

قطعہ

آدمی زادہ طرفہ معجونے است	از فرشتہ سرشتہ وز حیوان
گر کند میل این شود کم ازین	ور کند قصد آن شود بہ ازان

اُس کے تابع کرنے سے راحت حاصل ہوتی ہے نہ آدمی خوف کا غلام رہتا ہے نہ امید کا اُلو بنتا ہے نہ حسد سے جلتا ہے نہ غصے سے بھڑکتا ہے غم اُسکو نہین دبا سکتا محنت اُسکو نہین گلا سکتی دنیا مین ہنگامہ ہوا کرے وہ چپ چاپ سیدھا چلا جاتا ہے آفتاب ہے جس نے مشرق سے نکلکر مغرب کی راہ لی نہ مطلع کی صفائی سے غرض نہ ابر کی تاریکی سے خطر جس وقت قوائے اسفل قوائے اعلے پر

محیط ہو جاتے ہین انسان کمینہ اور ذلیل بنجاتا ہی اور خیال کہ جس سے جذبے کی تولید ہوتی ہی اگر نفس ناطقہ کے تخت کو غصب کرلیتا ہی تو خلل اور بد انتظامی جو بدعملی کا نتیجہ ہی تمام ملک مین پھیل جاتی ہی عقل بمنزلۂ آفتاب ہی اسکی روشنی مستقیم یکسان اور دائم ہی اور خیال شہابی سے مشابہ ہی جو چمکتا ہی اور قائم نہین چلتا مگر بقا عدے پروردگار نے انسان کو قوت عقلیہ ایسی عنایت فرمائی ہی جسکے ذریعہ سے اپنی حقیقت اور دوسرون کی کیفیت بخوبی دریافت کرسکتا ہی اس لحاظ سے اُسکو چاہیے کہ دنیا کے عجیب و غریب کارخانون کو نظر غور سے دیکھے اور ماہیت اور فوائد اور نتیجون کو دریافت کرے بیہودہ خیالات مین مصروف نہ ہو بلکہ ہمیشہ اپنے دل مین یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ خداوند تعالے نے ہم کو ایک ذی عقل اور ذی شعور بنایا ہی اور ہمپر یہ بات فرض ہی کہ اپنی قوتون سے ہمیشہ اُن کے خاص خاص کام لیتے رہین چونکہ ہم با تمیز مخلوق ہین اسوجہ سے ہمکو اپنی اوقات عزیز حیوانات بے تمیز کی طرح بسر نہین کرنی چاہیے

فرد

آدمی زادہ اگر بے ادب است انسان نیست	فرق در جنس بنی آدم و حیوان ادب است

انسان کی حالت اور حیوانات کی سی نہین ہی عقل سلیم اسی واسطے عطا کی گئی کہ خیالات فاسدے محفوظ رہے اور ہوا و ہوس سے برخلاف عقل صالح نہایت عمدہ نصیحت کرنے والی ہی ہمیشہ سچ باتون اور نیک کامون کی ہدایت کرتی ہی پس ہمین یہ بات دریافت کرنی بہت ضرور ہی کہ ہم دنیا مین کس مقصد کے واسطے پیدا ہوئے اور دنیا سے کیا تعلق رکھتے ہین اور عقبے مین ہماری کیا حالت ہوگی

نظم

نہ شادم نہ محزونم نہ خاکم نہ گردون	نہ لفظم نہ مضمون چہ معنیستم من
اگر فانیم چیست این شور ہستی	وگر باقیم از چہ فانیستم من
نواے ندارم نفس سے شمارم	اگر ساز عبرت نیم چیستم من

ہر درجے کے آدمی کو علم حاصل کرنا فرض عظیم ہی بغیر اسکے اپنی زندگی کی حفاظت اور آسایش کا بندوبست نہین کرسکتا ہر شخص کو انسان کے طور و طریق اور دستورون اور عقل کی ترقی سے واقف ہونا اور خاص اپنے علم و دانش کو ترقی دینی چاہیے جو بڑے بڑے آدمی اگلے زمانون اور تمام ملکون مین ہو گئے وہ ہمارے واسطے نہایت عمدہ نمونے ہین ہمکو بھی اُس طریقے کی پیروی ضرور ہی جسکے ذریعے سے اُنھون نے بڑی بڑی عزتین حاصل کین دنیا مین صرف دولت اور طاقت اور نیکنامی ہماری پیدایش کا خاص ثمرہ نہین ہی بلکہ عقل کی دولت اور طاقت اور علمی استعداد کے مقابلہ مین وہ محض بے اصل ہی جو لوگ نہایت عالم و دانا ہو گئے اور اُنھون نے

جو باتین اپنے علم وعقل کے زور سے پیدا کین وہ اُنکی فضیلت کی نہایت عمدہ یادگار ہین جو مشکل اور مصیبت اُنکو
پیش آئی اپنی عقل کی قوت سے اُسکو مغلوب کیا سقراط حکیم کا قول ہو کہ جس طرح لڑائی کے وقت
لوہا سونے سے زیادہ کام آتا ہو اسیطرح عقل ہر وقت اور ہر حالت مین سونے سے زیادہ کام آتی ہو
قدیم ہوشمندون نے ہماری طبیعتون مین علوم وفنون کے شوق کا تخم بویا اور فقط اِس زمین کے حالات سے
آگاہی حاصل کرنے پر اکتفا نکر کے آسمان اور ستارون کی طرف بھی اپنی توجہ مائل کی اور وہ علم ہیئت
ایجاد کیا جسکے ذریعے سے ہم اجرام علوی کی حرکت دریافت کرسکتے ہین بعضے آدمی ایسے ہوتے ہین جنکو
بالکل ترقی کی خواہش نہین پس وہ عقلی لیاقتون سے محروم ہوتے ہین اور خود بھی یہ خیال کرتے ہین کہ ہم
کسی قسم کی قوت عقلیہ نہین رکھتے زمانہ بہت جلد گذرتا جاتا ہو اور دنیا مین ترقی روزافزون ہوتی جاتی ہو زمانہ
حال مین بھی بہت سی ترقیان ظہور مین آئین اور آیندہ بھی نئی نئی باتین دریافت ہونے کی امید ہو وقت ایک
حال پر قائم نہین ہمیشہ پلٹتا رہتا ہو وقت سے تمام چیزون کا اندازہ کیا جاتا ہو لیکن وقت کا اندازہ
کسی چیز سے نہین ہوسکتا وقت سے تمام باتون کا حال معلوم ہوجاتا ہو مگر وقت کا حال کسی پر نہین کھلتا
نہ کسی نے آجتک اُسکی ابتدا پائی اور نہ اُسکی انتہا کسی کے خیال مین آئی عقل اُسکے آگے چلتی ہو قابلہ
اُسکے ساتھ رہتا ہو افسوس اُسکے پیچھے ہوتا ہو جس نے اُسکو دوست بنایا سب دشمنون سے بیخوف ہوگیا
جسنے دشمن بنایا وہ اپنے دوستون سے بھی نا امید رہا اکثر آدمی ہم مین سے اپنے اپنے خیالات کے
بموجب آسودہ ہونا چاہتے ہین اور وہ جانتے ہین کہ ہم اپنی عقل کے زور سے مراد پر پہونچ جاسینگے
لیکن انجام کار بجز مایوسی وتکلیف کے کچھ نصیب نہین ہوتا دنیوی شان وعظمت کی بے ثباتی کے صدہا
ثبوت ہمکو تواریخ سے معلوم ہوتے ہین یعنے ابتداے آفرینش سے ہزارہا سلطنتون کو عروج وزوال
ہوا اور کوئی بادشاہ ہمیشہ اپنی سلطنت کو قائم نہ رکھ سکیگا شاہ نپولین کا قول ہو کہ مین نے تمام کوششون
مین کامیابی حاصل کی مگر اب موت کا وقت سر پر آیا مین نہایت استقلال سے باواز بلند یہ بات کہتا ہون کہ
مین برہنہ ہی آیا تھا اور برہنہ ہی جاتا ہون **مؤلف** رفتگان عدم کا نشان نہین ملتا + خبر نہین کہ گیا آتے ہی
حباب کہان + دل مین ہر ایک آدمی چاہتا ہو کہ مین جیتا رہون زبان سے کوئی نہین کہتا اور اپنی اس آرزو کے
چھپانے کو ہزار ہزار باتین بناتا ہو لیکن ہمارے نزدیک وہی آدمی خوش ہو کہ جسکو کچھ بھی کام کرنا باقی نرہا ہو
اور جو موت کے واسطے ایک بھی بہانہ نہین رکھتا ہو ورمرنے کے لیے تیار ہو **فرد** دیکھیے اِس
چار حد مین کیا حساب زندگی ہو + نیم روزہ ہو فروغ آفتاب زندگی + جوانی چار دن کی چاندنی ہو تخیلات کا جادو
بڑھاپے مین اُتر جائیگا اور عیش کی پریان بھی ہوا کرنا چھوڑ دینگی **شعر** عیش شباب خوب ہوا جو گذر گیا

درست نہو تو اُسکو معذور رکھتے ہین سوم ذہن ایک شخص کا مہم کے اطراف و جوانب احاطہ نہین کرسکتا اور چند اشخاص باہم ذہن لڑائین تو ہر ایک کی خاطر مین ایک نئی بات آتی ہی اور جو بات درست ہوتی ہی وہ سب پر ظاہر ہو جاتی ہی پس اہل اختیار کو لازم ہی کہ کوئی کام عقلمندون کی بغیر مشورت شروع نکرے اور مشورت کو حل مشکلات مین حاکم عادل سمجھے اور یقین جانے کہ ایک عقل سے دو عقلین مفید ہوتی ہین بہرام گور نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ امور مملکت مین عاقلون سے مشورہ کر اس لیے کہ تدبیر درست صید کے مانند ہی جو ایک شخص کے ہاتھ نہین آتا اور جماعت سے باہر نکلنے نہین پاتا

مؤلف

کام بے تدبیر ہوتا ہی خراب	رکھ بناے کار تو تدبیر پر
فوج و لشکر سے بھی ہی تدبیر خوب	قصد گر ہو ملک کی تسخیر پر

حکایت سلطان روم اور عزیز مصر مین تا اتفاقی کی صورت نظر آئی دونون نے باہم لشکر کشی کی رومیون کے لشکر مین مصریون کا ایک مخبر شریک تھا اور عزیز کا اُسپر کمال اعتبار جاسوسون نے یہ خبر قیصر تک پہونچائی سلطان نے مطلق التفات نہ کیا اور نہ اُس شخص کے منہ پر لایا جب لڑائی نزدیک پہونچی قیصر نے اُسکو بلایا اور اپنے سامنے کسی کام مین لگا دیا اس اثنا مین لشکر کے سردارون کو طلب کیا اور فرمایا لو مبارک ہو کہ عزیز مصر کے امیرون اور مصاحبون نے مجھے از روے قسم لکھ بھیجا ہی کہ جسدم دونون لشکر مقابل ہونگے فوراً عزیز کی مشکین باندھ کر ہم حضور مین حاضر کر دینگے تم بے دھڑک رہو اور کچھ اندیشہ نکرو اُس شخص نے جو سُنا تو نہایت متحیر ہوا جب مجلس سے باہر آیا اُسی دم یہ خبر وحشت اثر عزیز کو لکھ بھیجی عزیز مصر یہ حال معلوم کر کے بہت ڈرا اور توقف مناسب نجانکر بے لڑائی کیے ہوے بھاگ نکلا قیصر نے اُسکے تعاقب مین فوج بھیجی سب مال و اسباب عزیز مصر کا لشکر قیصر کے ہاتھ لگا حضور غور فرمائین کہ اس ایک تدبیر نے کتنی فوج کثیر کو شکست دی **مؤلف** سو لشکر جرار سے جو ہو نہ میسر + وہ کام کرے عقل درست ایک سخن مین + شعور سخن رس فوائد خاموشی اور فضیلت نطق اور خوبی مشورت بیان کر کے خاموش ہو رہا بادشاہ نے فرمایا کہ اے وزیر دانشور تیرا ہر کلام خزینۂ گوہر آبدار ہی اور ہر سخن معدن جواہر تابدار ہر حرف تیری تقریر کا ایک کتاب دانشوری ہی اور ہر لفظ تیرے بیان کا ایک دفتر ہوشمندی فصاحت و بلاغت تجھپر ختم ہو چکی اور کل عقل و شعور تیرے حصہ مین آچکا جس نے تیری گفتگو سے بہرہ کافی نہ پایا اُس نے دانش و تمیز سے حظ وافی نہ اُٹھایا اور یہ بات تجھپر بخوبی واضح و آشکار ہی کہ تمام امور سلطنت اور کاروبار مملکت تیری ذات خاص سے وابستہ ہین کبھی بغیر تیری صلاح کے ہم کوئی کام نہین کرتے بیشک ہمین

تیری رائے پر اعتماد کلی ہی اور یقین کامل اس لیے تعلیم و تربیت شہزادہ والا قدر کی تیری مصلحت دور اندیش پر موقوف ہی ہمین اُسکے سفید و سیاہ سے کچھ مطلب نہین مگر ہر برس مین ہم دو بار امتحان لیتے رہینگے تاکہ ہمپر بخوبی روشن رہے کہ اس عرصہ مین معلم اخلاق کسقدر محنت کرتا ہی اور خود پر درکیتی ترقی پاتا ہی اسمین دو فائدے ہین **اول** یہ کہ اتالیق کو خود کوشش و توجہ کا خیال رہے **دوم** شہزادہ بھی بدرجۂ اتم مشقت گوارا کرے اور ممتحن کے روبرو سرخروئی و نیکنامی کے حاصل کرنے کا شوق زیادہ ہو وزیر اعظم نے اُن شرطون کو برضا و رغبت و طیب خاطر منظور کیا اور زبان حقائق بیان سے گویا ہوا

مؤلف

یاالٰہی رہے تا سلسلۂ لوح و قلم	یاالٰہی رہے تا واسطۂ ارض و سما
یاالٰہی رہے تا مرکز ماہ و خورشید	یاالٰہی رہے تا دائرۂ صبح و مسا
یاالٰہی رہے تا گلشن ہستی مین بہار	یاالٰہی رہے تا عطرفشان باد صبا
یاالٰہی رہے تا ابر مین آب رحمت	یاالٰہی رہے تا جنبش موج دریا
روز نوروز ہو ہر روز دل افروز تجھے	لیلۃ القدر سے ہو قدر مین ہر رات سوا
شان و شوکت ہو تری غاشیہ برداری مین	فتح و نصرت رہے ہمراہ رکاب والا
لیلی بخت رسا کا رہے مجنون اقبال	اور دولت در دولت کی کنیز ادنا

حضرت سلامت حضرتِ انسان کے خیالات اور نفس ناطقہ کی استعداد اور عقل و شعور کے مختلف حالات اور علوم و فنون کی صنعتون کا جداگانہ بیان بیان کی قوت سے باہر ہی اصل ہستی یعنی روح انسانی جسکو حکما اپنی اصطلاح مین نفس ناطقہ کہتے ہین عجیب شی ہی کبھی حالت سرکشی مین پایا جاتا ہی کبھی صورتِ ملامت مین کبھی اطمینان حاصل کرلیتا ہی اور کبھی اُسکے سبب سے دل مین مختلف ارادے ظہور پاتے ہین کبھی وحشت و جوش پیدا کرتا ہی کبھی جوہر لطیف بنجاتا ہی

نفس ناطقہ کا بیان

قطعہ

آدمی زادہ طرفہ معجونے است	از فرشتہ سرشتہ وز حیوان
گر کند میل این شود کم ازین	ور کند قصد آن شود بہ ازان

اُس کے تابع کرنے سے راحت حاصل ہوتی ہی نہ آدمی خوف کا غلام رہتا ہی نہ امید کا اُلو بنتا ہی نہ حسد سے جلتا ہی نہ غصے سے بھڑکتا ہی غم اُسکو نہین دبا سکتا محنت اُسکو نہین گلاسکتی دنیا مین ہنگامہ ہوا کرے وہ چپ چاپ سیدھا چلا جاتا ہی آفتاب ہی جس نے مشرق سے نکلکر مغرب کی راہ لی نہ مطلع کی صفائی سے غرض نہ ابر کی تاریکی سے خطر جس وقت قوائے اسفل قوائے اعلے پر

محیط ہو جاتے ہین انسان کمینہ اور ذلیل بنجاتا ہی اور خیال کہ جس سے جذبے کی تولید ہوتی ہی اگر نفس ناطقہ کے تخت کو غصب کرلیتا ہی تو خلل اور بدانتظامی جو بدعملی کا نتیجہ ہی تمام ملک مین پہیل جاتی ہی عقل بمنزلۂ آفتاب ہی اُسکی روشنی مستقیم یکسان اور دائم ہی اور خیال شہابی سے مشابہ ہی جو چمکتا ہی اور قائم نہین رہتا مگر بقاعدے پروردگار نے انسان کو قوت عقلیہ ایسی عنایت فرمائی ہی جسکے ذریعہ سے اپنی حقیقت اور دوسرون کی کیفیت بخوبی دریافت کرسکتا ہی اس لحاظ سے اُسکو چاہیے کہ دنیا کے عجیب و غریب کارخانون کو نظر غور سے دیکھے اور ماہیت اور فوائد اور نتیجون کو دریافت کرے بیہودہ خیالات مین مصروف نہو بلکہ ہمیشہ اپنے دل مین یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ خداوند تعالے نے ہم کو ایک ذی عقل اور ذی شعور بنایا ہی اور ہمپر یہ بات فرض ہی کہ اپنی قوتون سے ہمیشہ اُن سے خاص خاص کام لیتے رہین چونکہ ہم باتمیز مخلوق ہین اسوجہ سے ہمکو اپنی اوقات عزیز حیوانات بے تمیز کی طرح بسر نہین کرنی چاہیے

فرد

آدمی زادہ اگر بے ادب است انسان نیست	فرق در جنس بنی آدم و حیوان ادب است

انسان کی حالت اور حیوانات کی سی نہین ہی عقل سلیم اسی واسطے عطا کی گئی کہ خیالات فاسدے محفوظ رہے اور ہوا و ہوس سے برخلاف عقل صائب نہایت عمدہ نصیحت کرنے والی ہی ہمیشہ سچ باتون اور نیک کامون کی ہدایت کرتی ہی پس ہمین یہ بات دریافت کرنی بہت ضرور ہی کہ ہم دنیا مین کس مقصد کے واسطے پیدا ہوئے اور دنیا سے کیا تعلق رکھتے ہین اور عقبے مین ہماری کیا حالت ہوگی

نظم

نہ شادم نہ محزون نہ خاکم نہ گردون	نہ لفظم نہ مضمون چہ معنیستم من
اگر فانیم چیست این شور ہستی	دگر باقیم از چہ فانیستم من
نو ہے تدارم نفس سے شمارم	اگر ساز عبرت نیم چیستم من

ہر درجے کے آدمی کو علم حاصل کرنا فرض عظیم ہی بغیر اسکے اپنی زندگی کی حفاظت اور آسایش کا بندوبست نہین کرسکتا ہر شخص کو انسان کے طور و طریق اور دستورون اور عقل کی ترقی سے واقف ہونا اور خاص اپنے علم و دانش کو ترقی دینی چاہیے جو بڑے بڑے آدمی اسگلے زمانون اور تمام ملکون مین ہوگئے وہ ہمارے واسطے نہایت عمدہ نمونے ہین ہمکو بھی اُس طریقے کی پیروی ضرور ہی جسکے ذریعے سے اُنھون نے بڑی بڑی عزتین حاصل کین دنیا مین صرف دولت اور طاقت اور نیکنامی ہماری پیدایش کا خاص ثمرہ نہین ہی بلکہ عقل کی دولت اور طاقت اور علمی استعداد کے مقابلہ مین وہ محض بے اصل ہی جو لوگ نہایت عالم و دانا ہوگئے اور اُنھون نے

جو باتین اپنے علم و عقل کے زور سے پیدا کین وہ اُنکی فضیلت کی نہایت عمدہ یادگار ہین جو مشکل اور مصیبت اُنکو
پیش آئی اپنی عقل کی قوت سے اُسکو مغلوب کیا سُقراط حکیم کا قول ہو کہ جس طرح لڑائی کے وقت
لوہا سونے سے زیادہ کام آتا ہو اسیطرح عقل ہر وقت اور ہر حالت مین سونے سے زیادہ کام آتی ہو
قدیم ہوشمندون نے ہماری طبیعتون مین علوم و فنون کے شوق کا تخم بویا اور فقط اِس زمین کے حالات سے
آگاہی حاصل کرنے پر اکتفا نکرکے آسمان اور ستارون کی طرف بھی اپنی توجہ مائل کی اور وہ علم ہیئت
ایجاد کیا جسکے ذریعے سے ہم اجرام علوی کی حرکت دریافت کر سکتے ہین بعضے آدمی ایسے ہوتے ہین جنکو
بالکل ترقی کی خواہش نہین پس وہ عقلی لیاقتون سے محروم رہتے ہین اور خود بھی یہ خیال کرتے ہین کہ ہم
کسی قسم کی قوت عقلیہ نہین رکھتے زمانہ بہت جلد گذرتا جاتا ہو اور دنیا مین ترقی روزافزون ہوتی جاتی ہو زمانۂ
حال مین بھی بہت سی ترقیان ظہور مین آئین اور آیندہ بھی نئی نئی باتین دریافت ہونے کی اُمید ہو وقت ایک
حال پر قائم نہین ہمیشہ پلٹتا رہتا ہو وقت سے تمام چیزون کا اندازہ کیا جاتا ہو لیکن وقت کا اندازہ
کسی چیز سے نہین ہو سکتا وقت سے تمام باتون کا حال معلوم ہو جاتا ہو مگر وقت کا حال کسی پر نہین کھلتا
نہ کسی نے آجتک اُسکی ابتدا پائی اور نہ اُسکی انتہا کسی کے خیال مین آئی عقل اُسکے آگے چلتی ہو قابو
اُسکے ساتھ رہتا ہو افسوس اُسکے پیچھے ہوتا ہو جس نے اُسکو دوست بنایا سب دشمنون سے بیخوف ہوگیا
جسنے دشمن بنایا وہ اپنے دوستون سے بھی نا اُمید رہا اکثر آدمی ہم مین سے اپنے اپنے خیالات کے
بموجب آسودہ ہونا چاہتے ہین اور وہ جانتے ہین کہ ہم اپنی عقل کے زور سے مراد پر پہونچ جاینگے
لیکن انجام کار بجز مایوسی و تکلیف کے کچھ نصیب نہین ہوتا دنیوی شان و عظمت کی بے ثباتی کے صدہا
ثبوت ہمکو تاریخ سے معلوم ہوتے ہین یعنے ابتداے آفرینش سے ہزارہا سلطنتون کو عروج و زوال
ہوا اور کوئی بادشاہ ہمیشہ اپنی سلطنت کو قائم نہ رکھ سکیگا شاہ نپولین کا قول ہو کہ مین نے تمام کوششون
مین کامیابی حاصل کی مگر اب موت کا وقت سر پر آیا مین نہایت استقلال سے بآواز بلند یہ بات کہتا ہون کہ
مین برہنہ ہی آیا تھا اور برہنہ ہی جاتا ہون مؤلف رفتگان عدم کا نشان نہین ملتا + خبر نہین کہ گیا آتے ہی
حباب کہان + دل مین ہر ایک آدمی چاہتا ہو کہ مین جیتا رہون زبان سے کوئی نہین کہتا اور اپنی اس آرزو کے
چھپانے کو ہزار ہزار باتین بناتا ہو لیکن ہمارے نزدیک وہی آدمی خوش ہو جسکو کچھ بھی کام کرنا باقی نرہا ہو
اور جو موت کے واسطے ایک بھی بہانہ نہین رکھتا ہو دنیا سے کسی سے [illegible] **فرد** دیکھیے اس
چار حد مین کیا حساب زندگی + بچھڑ دزہ ہو فروغ آفتاب زندگی + جوانی چار دن کی چاندنی ہو تخیلات کا جادو
بڑھاپے مین اُتر جائیگا اور عیش کی پریان بھی مجرا کرنا چھوڑ دینگی **شعر** عیش شباب خوب ہوا جو گذر گیا

اک جن چڑھا ہوا تھا کہ سر سے اُتر گیا * اس زندگی مین ہم مسافرون کے مانند ہین اور دنیا مثل بیابان کے اور اُسکی تمام شان و شوکت بمنزلہ سراب ہی مصرعہ جو چمکتا ہی وہ سونا ہی نہین ہوتا ہی * ہم لوگ اندھون کی طرح آنکھین بند کر لیتے ہین اور بیساختہ منھ کھولکر سیراب ہونے کی امید پر دوڑتے ہین مگر کچھ حاصل نہین ہوتا بیت جہان است مانند موج سراب * از و تشنہ دل کے شود کامیاب * کوئی چیز خاص کسی کے واسطے نہین بلکہ تمام چیزین ہر ایک آدمی کے لیے پیدا ہوئی ہین ہر انسان کو اخلاقی خیالات اور عقلی قوتین عطا کی گئی ہین پس جو شخص اپنے دلکی تہذیب کریگا اُسی کو ثمرۂ نیک حاصل ہوگا

مؤلف

نظر آتا ہی جو سفید و سیاہ	برسر کار سب کو پایا ہی
جو کہ ہی خوب و زشت دنیا مین	کام کے واسطے بنایا ہی

حقیقت مین وہ شخص نہایت ہی بدقسمت ہی جو عمدہ صفات اور بہتر قوتون کو اچھی طرح کام مین نہین لاتا ہمکو یہ لازم نہین کہ اپنی ہمت پست کردین جبتک کسی شی کیواسطے کوشش نکرین پس کیونکر ہم اُسکو حاصل کرسکتے ہین

فرد

گردش ہی دینی تھی تو بنانا تھا جام ذ	انسان بناکے کیون مری مٹی خراب کی

یہ بھی استاد کا ایک قول ہی کہ اگر ارادہ ہوتا ہی تو کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور پیدا ہو جاتا ہی اگر ہم کسی کام کے واسطے کوشش کرین تو وہ ضرور پورا ہو جائیگا محنت کا ثمرہ ضرور حاصل ہوتا ہی اور ہم اس دنیا مین صرف اپنی ہی ترقی کے واسطے نہین بلکہ اور شخصون کے فائدہ رسانی کے لیے بھی آئے ہین

فرد

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو	ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کر و بیان

سننے کی بلاغت اور بیان کی مختلف صورتون سے ثابت ہوتا ہی کہ زمانہ کی برائی اور بھلائی دیکھنے کیواسطے پچھلا زمانہ اُسکے مقابلے مین رکھنا چاہیے کیونکہ تمیز اصلی ہمیشہ نسبت سے تعلق رکھتی ہی آیندہ کا حال کسی کو معلوم نہین نفس ناطقہ زمانۂ حال مین بہت کم مصروف رہتا ہی ماضی کا خیال اور آیندہ کی فکر ہی مین اُسکی اوقات گذرتی ہی ہمارے جذبون مین سے خوشی ہی اور غم محبت اور نفرت امید اور خوف خوشی اور غم ماضی سے تعلق رکھتے ہین خوف اور امید استقبال کے مطیع ہین اب محبت اور نفرت باقی رہی اگرچہ زمانۂ حال مین شامل ہین مگر انکو بھی ماضی مین داخل کرنا چاہیے کیونکہ باعث نتیجے سے پہلے ہوتا ہی جو کہ اس زمانہ کی اصورت ہی وہ ماضی کا نتیجہ ہی پس خواہ مخواہ لازم آیا کہ خواہ ہم

عیش مین ہون یا مصیبت مین اسنکے بواعث ضرور دریافت کرنے چاہئین تاریخ کا وہ حصہ بہت سودمند
و کارآمد ہی جسمین یہ بیان ہو کہ نفس ناطقہ کی ترقی کسطرح ہوئی انسان کی عقل کیونکر بتدریج بڑھتی گئی کس
سبب سے ایک علم دوسرے کے بعد آتا رہا اور کس صورت مین علم اور خیال سنے جو نفس ناطقہ کی روشنی
اور سیاہی ہی اُلٹے پلٹے کھائے کسطرح علم غارت ہوگیا کیونکر فنون سنے پھر زور کیا اور کون کون
سے انقلاب عقل کے عالم مین ہوئے اگرچہ یورش اور لڑائی سکے حال سے واقف ہونا بادشاہ کو ضرور ہی
تو علوم و فنون سے ناواقف رہنا بھی مناسب نہین اگر انتظام کرنے کے لیے ریاست ہی تو ترقی کرنے کیواسطے
فہم و فراست ہی منھ سے کہنے اور کرکے دکھانے مین بڑا فرق ہی نمونہ ہمیشہ نصیحت سے زیادہ کارگر ہوتا
ہی سپاہی لڑائیون مین بنتا ہی اور مصور تصویرون کی نقل کھینچ کھینچ کر اُستاد ہو جاتا ہی اس صورت مین
طریقۂ حیات جو فقط تصور سے غرض رکھتا ہی اور طریقون کی نسبت ورے رہیگا کیونکہ بڑے بڑے معرکے
تو ہمیشہ ہر ایک سکے دیکھنے مین نہین آتے مگر جسے فنون کا شوق ہی وہ ہمیشہ دیکھ سکتا ہی کہ فن کی بدولت
کیا کیا ہوا اور فن کسدرجہ تک پہونچا کیونکہ صناع کی صنعت امتحان دینے کو ہر جگہ موجود ہی جب کسی
کے دیکھنے سے آنکھ یا قوت متخیلہ پر اثر پیدا ہوتا ہی تو نفس فعل خود صنعت ظہور کو آشکار کر دیتا ہی اس
مقام سے تصور کا اصل کام شروع ہوتا ہی ہم سنئے صُوَرِ علمیہ سے اپنے علم کی افزایش کرتے ہین
اور شاید وہ فن پھر نکل آتا ہی جو انسان سکے نزدیک غارت ہو چکا تھا خیر اور کچھ نہین تو اپنے وقت کو پہلے
زمانہ سے ملاتے ہین ترقی دیکھکر خوش ہوتے ہین یا تنزل دیکھکر غمگین جو ذرا غور کیا جائے تو اس
تنزل کا نظر آجانا ہی ترقی کی بسم اللہ ہی جو چیز دنیا مین آئی ہی اُسکو ہر دم اپنے قدردان کی تلاش
ہی اور شہرت کی جستجو جس شی کا قدردان پیدا نہ ہو اُسکا وجود و عدم برابر ہی اور جس کی شہرت مشتہر
نہو وہ بحکم - اَلْغَائِبُ کَالْمَعْدُوْمِ - زاویۂ عدم مین مستتر انسان جسکی طلب مین سرگرم رہتا ہی وہ شی بھی
خود اُسکی طلب مین ہمہ تن مصروف ہوتی ہی دریا اسی جستجو مین پہاڑون سے سر ٹکراتا ہی اور جوش و
خروش اظہار کرتا ہی کہ کاشکے کوئی غواص پیدا ہو اور میرے موتیون کو جوہریون تک لیجائے یاقوت
اسی سے جگر خون ہی اور الماس سنے اسی واسطے کنی کھائی ہی کہ اس قید سنگین سے رہائی
دینے والا بمشکل میسر آتا ہی چاہ کے دل مین یہی چاہ سمائی ہی کہ کوئی تشنہ لب لب چاہ وارد ہو کر تشنگی
رفع کرے آئینے کو اسی سبب سے حیرانی ہی کہ کسی صورت آشنا سے روشناسی نصیب ہو علم
اسی تلاش مین ہی کہ کوئی قدردان مجھسے فیض پائے ہنر اسی فکر مین ہی کہ کوئی اہل جوہر میرے
دم سے فائدہ اٹھائے **فرد** کرتا ہی کشش دونون طرف جذبۂ الفت + تو جسکی طلب مین ہی

وہ ہو تیری طلب مین + اُس شخص کے برابر دنیا مین کوئی نادان اور جاہل نہین جو یہ سمجھکر کوشش علم سے محروم رہے کہ علم میری قسمت مین نہین محنت وہ چیز ہو کہ محال کو ممکن کر دیتی ہو اور مشکل کو آسان بے محنت تو کچھ بھی حاصل نہین ہوتا اور محنت سے سب کچھ ملجاتا ہو **فرد** بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد + اگر خارے بود گلدستہ گردد + **حکایت** حکیم ارسطاطالیس نے جب علم نجوم حاصل کرلیا تو ایک روز یہ خیال آیا کہ وہ کونسا علم ہو جو میری قسمت مین نہو فورًا زائچہ کھینچکر دیکھا معلوم ہوا کہ علم طلسمات مقدر مین نہین لکھا ہو نہایت افسوس کیا اور سب کام پر اسکو مقدم جانکر تحصیل طلسمات مین ہمہ تن مصروف ہوا تھوڑے ہی دن مین وہ کمال پیدا کیا کہ اپنے ہمجنسون پر سبقت اور فوقیت لے گیا اُس حکیم کا قول ہو کہ جو چیز انسان کی قسمت مین نہین وہ بیشک محنت و کوشش اور سعی و تردد اور جستجو و تگاپو سے میسر آسکتی ہو کسی کا یہ شعر محنت کی شان مین صادق آتا ہو **شعر** مشکل بتوجہ تو آسان + آسان بتغافل تو مشکل + نہایت تعجب کی بات ہو کہ اکثر رئیس اور صاحب ملک تحصیل علم پر مطلق توجہ نہین کرتے صرف سیر و شکار اور ناچ تماشے مین اپنی اوقات ضائع کرتے ہین اسکا اصلی سبب یہ ہو کہ ان رئیسون کے بھائی بند اور کارپردازان اور مختار اور وزیر و دیوان اور اہلکار وغیرہ ہرگز نہین چاہتے کہ رئیس و امیر کچھ بھی پڑھنا سیکھین اور ذرا بھی عقل و ہوش سنبھالین جانتے ہین کہ اگر رئیس کو لکھنا پڑھنا آجائیگا اور تھوڑی بہت عقل پیدا ہو گی تو وہ ہمارے قابو مین کیون رہیگا پھر یہ لوٹ کے مال کدھر سے ہاتھ لگینگے اگر کبھی کوئی رئیس بر تقدیر کسی کی صلاح و مشورت سے حکم دیتا ہو کہ ولیعہد کے پڑھانے اور لکھانے کو ایک آدمی مقرر کرنا چاہیے تو بھائی بند عرض کرتے ہین کہ حضور ابھی صاحبزادۂ بلند اقبال کی عمر کیا ہو یہ تو ہنسنے کھیلنے اور کھیلنے کے دن ہین مختار کار عرض کرتا ہو کہ ابھی خرچ بڑھانا مناسب نہین ان دنون خزانہ مین روپیہ بہت کم ہو کوئی پُرانا مصاحب کہتا ہو کہ آگے کیا کچھ بڑے حضور نے بھی پڑھا تھا کوئی خیر خواہ بیان کرتا ہو کہ خداوندا اگر آپ لوگ خود پڑھنے لکھنے کی تکلیف گوارا فرمائینگے پھر ہم لوگ کس کام آئینگے حاصل یہ ہو کہ سب تو اپنی اپنی بولیان بولکر بات اُڑا دیتے ہین اور اس بیچارے لڑکے کا پڑھنا لکھنا مفت مٹی مین ملجاتا ہو کارپردازان مزے اُڑاتے ہین

فرد

لکھکر ہمارا نام زمین پر مٹا دیا		اُنکا تو کھیل خاک مین ہمکو ملا دیا	

انسان کو یاد رکھنا چاہیے کہ چھوٹی عمر تحصیل علم کے لیے ایک بہت اچھا زمانہ ہو اسمین قوائے عقلی و جسمی سب صحیح ہوتے ہین پس اگر اس عمر مین ہم علم تحصیل کرین تو یہ امید کرسکتے ہین کہ ایک وقت مین اپنی محنت اور علم کے ثمرے سے مستفید ہو سکینگے برخلاف اسکے اگر ایام خرد سالی کو لہو و لعب مین ضائع کرکے

جوانی مین علم حاصل کرنا چاہین تو فی الواقع اُس دہقان سے مشابہ ہین جو فصل پر یہ بات یاد کرتا ہو کہ مین نے تخم ریزی کا وقت ضائع کیا ہو اور جبکہ اور لوگ فصل کاٹ کر ذخیرہ جمع کرتے ہین اُسوقت وہ بیج بونے جاتا ہو شاید کہ اُسکے کھیت مین کچھ سبزی نمایان ہو اور کچھ عرصے کے لیے ناج بڑھنے بھی لگے لیکن افسوس ہو کہ پکجانے سے پہلے ہی سردی کا موسم نمودار ہو جاتا ہو پالا اور سرد ہوا اُسکو خراب اور برباد کر ڈالتی ہو ایسا ہی حال اُس شخص کا ہو جو چھوٹی عمر مین خواب غفلت مین بیہوش رہا اور جوانی مین علم سیکھنا شروع کرتا ہو لیکن پیش ازین کہ اُسکو علم مین اسقدر سرمایہ حاصل ہو جاے جس سے وہ مزا لینے لگے اُسکا سر سفید ہو جاتا ہو بصارت گھٹ جاتی ہو حافظہ جاتا رہتا ہو اور قبر مین پانون لٹکا دیتا ہو **فرد**

آسکے وقت تم تو کہین سے کہین رہے + اب آئے تم تو فائدہ جب ہم نہین رہے +

اگر جوانی مین بھی علم کی طرف توجہ کرنیکا موقع نہ ملا تو اپنے ہم عمرون مین جنھون نے خورد سالی کو علم کی طلب مین صرف کیا ہو ہمیشہ ندامت اور شرمندگی اُٹھانی پڑیگی جو آدمی کہ جاہل اور ناخواندون پر بزرگی حاصل کرنی چاہے اُسکو لازم ہو کہ نیک تربیت کے حاصل کرنے مین کوشش کرے استعداد اور عقل و شعور تحصیل کتب اور عالمون اور فاضلون اور حکیمون اور عاقلون کی فیضان صحبت سے حاصل ہوتا ہو جو ان باتون سے محروم ہین وہ جاہل رہجاتے ہین کسی کو تربیت اچھی ملتی ہو اور کسی کو بالکل نہین ہوتی اس باعث سے انسانون مین اختلاف ہو جاتا ہو چنانچہ ایک آدمی منشی ہو اور ایک چپراسی پس انمین ایک تربیت یافتہ ہو اور دوسرا ناتربیت یافتہ مگر اصل مین دونون وہی ایک انسان ہین اسلیے ممکن ہو کہ ہزارون گنوار اور دیہاتی ایسے گذرے ہون کہ اُنکو خدا نے اُسی قدر عقل بخشی ہو جیسی حکیم ارسطو کو حاصل تھی اب کوئی پوچھے کیون ارسطو تو نامی حکیم ہوا اور دہاقین مذکور جہالت ہی مین مر گئے کہ اُنکا نام و نشان بھی باقی نہین اسکا جواب صرف یہ ہو کہ ارسطو نے تربیت پائی تھی اور اُنھون نے نہین پائی ارسطو نے حکماے گذشتہ کی کتب و تصنیفات کو ملاحظہ کیا اور اُن گنوارون نے کاشتکاری مین عمر گذاری اور اُسی حالت مین مر گئے اگر ارسطو کے مانند تحصیل کتب وغیرہ پر اُنکو قابو ملتا تو شاید وہ گنوار ارسطو سے بھی سبقت لیجاتے کسی نے سچ کہا ہو کہ گنوارون اور غریبون کے ذہن و عقل سے کون آگاہ ہوتا ہو وہ مانند اُن جواہرات کے ہین جو سمندر مین پڑے ہین اور نگاہ انسان سے پوشیدہ یا مانند اُن خوشبودار پھولون کے جو دشت لق و دق مین شگفتہ ہین وہان کسی کا گذر نہین ہو

مؤلف

کب غریبون نے تربیت پائی	کیا ہو معلوم اُنکی دانائی
وشت وصحرا مین کون ہوتا ہو	رقص طاؤس کا تماشائی

اہل یونان تربیت کے فوائد سے آگاہ تھے وہ اپنے بچون کو تربیت کرنے مین ہمیشہ کوشش کرتے رہے چنانچہ بادشاہ فیلقوس نے اپنے فرزند سلطان سکندر رومی کی تربیت کیواسطے ارسطو کو مقرر کیا اور جیسی تربیت سکندر نے اس حکیم اعظم سے پائی سب پر بخوبی روشن ہو محتاج بیان نہین حکایت ہندوستان مین شہاب الدین شاہجہان بادشاہ نہایت بیدار مغز و دانا اور شجاعت شعار و توانا گذرا ہو ایک روز سعد اللہ خان وزیر نے کہ ہندوستان کے وزیرون مین اسطرح کا صاحب علم و فضل اور ذی استعداد ابو الفضل و فیضی کے ہم نہین سکتے دوسرا کوئی وزیر نہین گذرا ہو شاہجہان سے تذکرہ کیا کہ اگرچہ ولیعہدی کا منصب فرزند اکبر کے لیے مناسب ہو مگر آپ کے خیال مین اسکی لیاقت کونسا شہزادہ رکھتا ہو بادشاہ دولت پناہ نے فرمایا کہ اسکا جواب کل دونگا بعد اس گفت و شنید کے سعد اللہ خان اپنے گھر گیا اُس بادشاہ نے اپنے ایک معزز معتمد کو ہر ایک شہزادے کا عندیہ لینے بھیجا وہ پہلے شہزادہ دارا شکوہ کی خدمت مین گیا بعد ادائے آداب واجب کے ملتمس ہوا کہ فی الحال غلہ گران ہو یا ارزان شہزادے نے کہا یہ حال کسی بقال سے پوچھو پھر گذارش کی کہ ان دنون کسقدر فوج یہان حاضر ہو جواب دیا کہ بخشی فوج سے تفتیش کرو بعد ازان استفسار کیا کہ بھلا ارکین دولت اور خوانین سلطنت سے کون کون امیر اس ریاست کے خیر خواہ جان نثار اور ترقی طلب ہین فرمایا کہ یہ حقیقت جاسوسون سے دریافت کرنی چاہیے پھر عرض کی کہ تمہاری قلمرو مین اور دور دور کے ملکون مین کون کون عامل اور صوبہ عادل اور دوسرے بادشاہون کی قلمیون کی کیا کیا چیزین حاصل ہین ارشاد کیا کہ یہ واقعات وقائع نگار اور خفیہ نویسون سے پوچھا چاہیے بعد اس گفتگو کے وہ معتمد شاہزادہ دوم سلطان شجاع کے پاس گیا اسکو بھی سب طرح آزمایا اس امر مین کھرا اپنا پایا پھر شہزادہ سوم صاحب رائے و اہل تدبیر شہزادہ اورنگ زیب عالمگیر کی خدمت مین گیا اور غلہ کا نرخ پوچھا اُسنے ہر قسم کے ناج بلکہ ہر ایک طرح کی جنس کا بھاؤ بیان کیا سپاہ کی تعداد بھی بتائی کہ اسقدر فوج فی الحال یہان ہو اور فلانے فلانے امیر ہمارے ترقی خواہ جان نثار اور اتنی فوج پرگنون اور دوسرے ملکون مین اور فلانے شخص نمک حرام و نا ہنجار ہین فلانے ملک کا صوبہ ہمارا مطیع و فرمانبردار اور رعیت پرور و عادل ہو اور فلانا بد سیرت و نا قابل ایران کے بادشاہ کی اور اس ملک کی یہ کیفیت ہو توران کی یہ حقیقت فرنگستان کا یہ احوال ہو اور روم و روس کا یہ قال و مقال فرستادہ شاہ اُس سے بہت راضی ہوا پھر شہزادہ چارم محمد مراد کے حضور مین گیا اور اُس سے بھی وہی سوالات کیے اُسنے شہزادہ اکبر دارا شکوہ اور ملکزادہ دوم شاہ شجاع کے موافق جواب دیے معتمد کو ہمون آش در کاسہ کا نقشہ نظر آیا اس تحقیقات کے بعد اعلے حضرت یعنے شاہجہان بادشاہ کی خدمت مین جاکر سب حال کہہ سنایا

جب سعد اللہ خان وزیر آیا تو شاہنشاہ نے سب شہزادون کا عندیہ جو امتحان سے معلوم کر لیا تھا
جتایا اور کہا کہ مین دارا شکوہ کو بہت چاہتا ہون مگر شاہنشاہ حقیقی اورنگ زیب کو زیب اورنگ کیا چاہتا ہی
اسی سے تو اُسکو جہانبانی کی کاردانی عطا کی ہو سعد اللہ خان نے عرض کی کہ اس مین شک نہین عالمگیر
عالم گیر ہوگا ناظرین پر روشن ہی کہ ایسا ہی ہوا اس بات سے ظاہر ہی کہ بیدار مغزی و کاردانی اور خبرت
حصول دولت و یاوری بخت کی نشانی ہی اس سے برعکس سینے سست مزاجی و راحت طلبی اور غفلت
شعاری بیدولتی و نحوست کی علامت پس بیدار مغزی و کاردانی بے تحصیل علوم و اکتساب فنون حاصل
نہین ہوتی اسیلیے افراد بشر پر واجب و لازم ہی کہ اولاد کی تعلیم سے غافل نر ہین فرزند کا جاہل ہونا
والدین کی بے تمیزی پر دلیل ہی بلکہ بادشاہ پر تو فرض عین ہی کہ شہزادگان والاشان کی تربیت
کے واسطے مہذب اخلاق اور معلم اور اتالیق اور خوشنویس اور ہر علم و ہنر کے استاد کامل مقرر
فرمائے اگر اتفاقات روزگار سے کوئی شخص باین ہمہ صفت موصوف ہاتھ آجاے تو مغتنم
شمار کرین اور بخت یاور و طالع سازگار کے مشکور رہون جب نوبت کلام اس مقام تک پہونچی
شعور سخن رس نے دفتر تقریر تہ کیا بعد اُسکے عرض کی کہ خلاصہ اس بیان کا اور نتیجہ اس گفتگو کا
یہی ہی کہ سرحد قاف مین ایک پہاڑ ہی موسوم بہ کوہ نور افشان اُسپر ایک مرد خدا تارک
دنیا عالم باعمل خلوتگاہ ریاضت مین گوشہ گزین ہی عقل نے اُسکے ضمیر نورانی سے تجلی حاصل کی
اور علم نے اُسکے ذہن مستقیم سے فیضان کمال پایا تدبیر اُسکی وابستہ احکام ہی اور تقدیر
تابع فرمان اگر غوامض نکات آباے علوی ہین تو اُسکے عالم محسوسات مین اور دقایق رموز امہات
سفلی ہین تو اُسکے زیر اقدام غرض علم نے اُسکے عمل سے رواج پایا اور عمل نے اُسکے علم سے نام پیدا
کیا اُس موبد ہوشیار کا نام فرزانہ روزگار ہی جان نثار کو اُس سے ایک طرح کی نسبت اتحاد
حاصل ہی اور یہ نسبت بعینہ ایسی ہی کہ ذرے کو آفتاب سے یا قطرے کو دریا سے نہین نہین بلکہ اصل
تو یہ ہی کہ جو نسبت نار کو نور کے ساتھ ہی یا ظلمت کو روشنی سے اگرچہ تمام عالم میری نظر سے گذر
چکا ہی بڑے بڑے عالمون اور کامل حکیمون سے لیاقت علمی اور استعداد فلسفی کی ماہیت
دریافت کر چکا ہون مگر مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ شہزادہ خرد پرور کی تعلیم و تربیت
اور تہذیب اخلاق کے واسطے ایسا کامل شخص بغیر اس جوہر فرد کے دستیاب ہونا ازل سے
ابد تک غیر ممکن ہی اب مین حضور کی خدمت سے مرخص ہوتا ہون آج شب کو فرزانہ روزگار
سے نیاز حاصل کر کے علی الصباح دربار شاہی مین ہمراہ لیکر قدمبوسی حاصل کرتا ہون

اگرچہ اُسکا تشریف لانا کسی طرح ممکن نہین مگر اُس عقیدت مند کی رضا جوئی دلدہی بہرحال مد نظر ہی یہ کہکر شعور سخن رس نے عقل مجسم سے رخصت طلب کی در بار برخاست ہوا ۔

مطلع

قاف سے بھی دور اک ملک سلیمان اَور ہی
ہم ہین دیوانے جہان کے وہ پرستان اَور ہی

سیاح جہان پیما یعنے وہی ذہن رسا اسطرح گذارش گرمدعا ہی کہ شعور سخن رس دربار شاہی مین ہمیشہ بصورت انسان حاضر رہا کرتا تھا اُسیروز جسدم کہ عقل مجسم سے شرف رخصت حاصل کرکے فرودگاہ مین تشریف لایا لباس بشری جسم سے علیحدہ کیا اور صورت اصلی اختیار کرکے چشم زدن مین ایک قوی ہیکل جن بنگیا خلعت جناتی بدن پر سجا دو شہپر بازوون پر پیدا کیے اور یکبارگی لبوسے کوہ قاف سرگرم پرواز ہوا

مؤلف

وہ اُڑنے مین مرغ نظر بن گیا
کبھی گرم جولان ہوا مثل برق
وہ چلنے مین باد سحر بن گیا
کبھی موج سے تیز تر بن گیا

الغرض ایک ساعت مین کوہ نورافشان پر جا پہونچا فرزانۂ روزگار سے ملاقات حاصل کی اشتیاق جانبین خیریت طرفین کی گفتگو ہونے لگی فرزانۂ روزگار نے کہا کہ ای سراپا شعور مدتون مین تشریف لانے کا اتفاق ہوا غنیمت ہی کہ برسون مین ہمارا خیال تو آیا فرد پس از مدتی مرا آن سرو قامت بر مزار آمد + قیامت آمد اما بعد چندین انتظار آمد + شعور سخن رس نے کہا حضرت یہ کیا ارشاد فرماتے ہین مؤلف وہ اَور ہوتے ہین اپنے دل سے جو دوستون کو بھلا کے بیٹھین + رہینگے ہم تیرے بندے اوبت اگرچہ گھر مین خدا کے بیٹھین + آپ پر بخوبی واضح وآشکار ہی کہ امور سلطنت جس شخص کے دم سے وابستہ ہون اُسکے لیے فرصت ممکن نہین ہرچند دل نیازمند سوزش فراق سے داغ تھا مگر کوئی صورت ایسی نظر نہ آتی تھی جسکے ذریعے سے یہانتک رسائی ہوسکتی مؤلف نہ آیا مین تو بس یہ ہے نہ آنیکا یہ باعث تھا + کہ فرصت کاروبار سلطنت سے غیر ممکن ہی فرزانۂ روزگار نے جواب دیا فرد زمین تابع و چرخ رام تو باد + سریر وزارت مقام تو باد + ای شعور سخن رس واہ کیا کہنا ہی ایسی عمدہ بات کہی کہ دل نشین ہوگئی سچ ہے امورات سلطنت سے تمکو ایک دم کی فرصت نہ ملی اگر ملتی تو ضرور آجتک کئی بار تشریف لائے ہوتے اسلیے اب دعاے ترقی مدارج مین رہی سہی فرصت بھی ہاتھ سے جاتی ہی قطعہ روز وصل دوستداران یاد باد + یاد باد آن روزگاران یاد باد + گرچہ یاران فارغ اند از یاد من + از من ایشان را ہزاران یاد باد + شعور سخن رس نے عرض کی حضرت آپ تو

بالکل بنانے لگے اس گفتگو سے میرا یہ مطلب نہ تھا کہ اپنے منصب وزارت کا افتخار منظور ہو بلکہ عدیم الفرصتی کا اظہار مد نظر تھا فرزانۂ روزگار نے کہا واہ جناب آپ تو خوب بنتے ہین اور الزام ہمارے سر میرا بھی اس تقریر سے اور ہی کچھ مطلب تھا یعنے مین چاہتا ہون کہ کبھی کبھی آپ اسی طرح تشریف ارزانی فرمایا کرین تو میرے حال پر کمال نوازش ہی بیت اسطرف بھی تمھین لازم ہی نگاہے گاہے + دم بدم لحظہ بہ لحظہ نہین گاہے گاہے + اور آپ اسکو اور طرف کیون نہ احتمال فرمائین ماشاء اللہ وزیر اعظم ہو چشم بد دور عقل بہت تیز ہو گئی ہی

	مؤلف	
کہتے ہین زمانے مین گر عقل و شعور اسکو		رہنے دو ہین ہم تو دیوانے ہی اچھے ہین

شعور سخن رس نے کہا جناب رات دن کے بکھیڑون سے دم بھر فرصت نہین لوگون کو عقل تقسیم کرتے کرتے خرچ ہو گئی ہوش و حواس کہانتک ٹھکانے رہین مین نے اپنی جان دیوانون مین ڈالدی ہی اور اس شعر پر عمل کر لیا شعر دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند + آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش + فرزانۂ روزگار نے کہا کہ میرا بھی یہی حال ہی اس عالم تنہائی مین ہر دم وحشت و جنون مونس و ہمدم ہی مگر اس دیوانگی مین بھی ایک عجیب کیفیت دیکھنے مین آئی فرد گویند مردمان غم دیوانہ میخورند + دیوانہ ہم شدیم و غم ما کسے نخورد + آخر کار انتہا کے درجے پیر دیوانہ بکار خود ہوشیار بنکر بار بار دل سے یہی صلاح کرتا اور دمبدم مضمون اس بیت کا ادا کرتا شعر قیس جنگل مین اکیلا ہی مجھے جانے دو + خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو + مگر الحمد للہ کہ آج نتیجۂ دعا حنائے اجابت سے رنگین ہوا جو تقدیر کی تدبیر سے پھر ہم تم باہم ہو گئے اور ہنگام فراق ایام وصال سے بدل گیا فرد زمان خوشدلی دریاب دریاب + کہ دایم در صدف گوہر نباشد + یہ کہکر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور شعور سخن رس سے دل کھولکر بغل گیر ہوا پھر اپنے برابر بٹھالیا اور کہا کہ اے یار غمگسار اس عدیم الفرصتی مین یہانتک قدم رنجہ کرنے کی فرصت کیونکر دستیاب ہوئی ایسے نصیب کہان کہ صرف بامید ملاقات بے غرض تشریف لانے کی غرض ہو بلکہ کچھ نہ کچھ مطلب چھیڑنے کا بھی مطلب ضرور شامل ہو گا مؤلف آئے ہین آپ میری ملاقات کے لیے + بھیجا ہی یا کسی نے کسی بات کے لیے + وزیر نے کہا کہ میرا حاضر ہونا دونون باتون پر دلالت کرتا ہی درجۂ اول مصرعہ اول سے متعلق ہی اور درجۂ ثانی مصرعۂ ثانی سے حضرت مین نے وہ تدبیر نکالی ہی جسکو تیر بہدف کہتے ہین یعنی کبھی نہ مین آپ سے دور رہون اور نہ آپ مجھسے جدا رہین ہمیشہ کے لیے ایک ہی طور پر ملاقات کا سلسلہ جاری ہو اور یہ نیاز مند ہر روز نیاز حاصل کرتا رہے شعر زلفین ہٹانے دیجیے نہ رخ سے شب وصال + وہ پیچ کیجیے کہ نہ رو سے سحر نکلے + فرزانۂ روزگار نے کہا

اے شعور سراپا شعور تیری تقریر سے مترشح ہوتا ہے کہ میری گوشہ نشینی مین ہرج واقع ہو یا ریاضت مین فرق آئے

فرد

دیدہ ام در علم صحبت ہاے رنگین صد کتاب
کردہ ام یک مصرعۂ تنہا نشینی انتخاب

اگرچہ ہنوز تیری زبان سے کوئی ایسی بات نہین نکلی جسکے سبب سے اصل مدعا پر عقل و فہم کارگر ہو مگر دل گواہی دیتا ہے کہ کوئی تازہ واردات سر پر آنے والی ہے مؤلف ستے تو خبر کوئی سنائی نہین ایسی پھر کیون یہ دھڑکتا ہے دل زار ہمارا + قوت واہمہ کو ترقی ہے تخیلہ جوشش پر آتا جاتا ہے اور متفکرہ دست و گریبان شعور سخن رس نے جواب دیا کہ اے فرزانۂ ذی فرہنگ آج کے دن بزم شاہی مین شہزادہ خرد پرور کے باب مین گفتگو ہوئی اگرچہ ہر شخص نے راے معقول دی مگر عقل مجسم نے میری تجویز پسند کی اور حضرت کو طلب فرمایا مین نے بھی اقرار کر لیا ہے کہ صبحدم ہم دونون موجود ہونگے اب حضرت کی کیا مرضی ہے میری دانست مین تشریف لے چلنا ایک نہایت عمدہ بات ہے

نظم

ہر جا کہ رود عزیز گردد
گوہر چو زکان خود برون شد
چون شیرہ ز نیشکر بر آمد

چون ترک وطن کند خردمند
قیمت بودش زیادہ صد چند
در جوشش فتادہ لیک شد قند

فرزانہ روزگار نے کہا دیکھ مین اول ہی سمجھ گیا تھا کہ مجھے کسی بلا مین پھنسانا تشریف لانے کا باعث ہے اے شعور سخن رس میرا اس شعر پر عمل ہے شعر اگر شہرت ہوس داری اسیر دام عزلت شو + کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقا را + لیکن تو نے مجھے دام مین الجھانے کی خاصی ترکیب نکالی ہے تیری یہی نیت ہے کہ مین اسکو جنجال کے جال مین پھنسا لون مگر استغفر اللہ فرد عنقا شکار کس نشود دام باز چین کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را + شعور سخن رس نے کہا کہ اے روشن ضمیر کا یک کسی قدردان کا پیدا ہو جانا بھی ایک امر اتفاقی ہے بار بار جوہر شناس نصیب نہین ہوتا فرد صدف چرا نکند سینہ چاک اے صائب + درین زمانہ کہ گوہر شناس کمیاب است + فرزانۂ روزگار نے کہا کہ مین نے روزگار اور اہل روزگار سے اسواسطے کنارہ اختیار کیا ہے اول تو بے مطلب قدردانی محال اور بالفرض کسی دوسرے نے قدر بھی جانی تو کیا فائدہ انسان وہی ہے کہ اپنی قدر آپ پہچانے دوسرے کی قدردانی کا محتاج نہ ہے پس من آنم کہ من دانم

فرد

ہیچ عزت نبود مردم ہر جائی را
ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را

شعورسخن رس نے جواب دیا کہ حضرت بیت مردرا ہرچند تنہائی کند کامل عیارؔ صحبت یاران یکدل کیمیائے دیگر است + اگر وطن مین ہرشخص عزیز ہو جاتا تو یوسف کیون آغوش پدر سے زندان مین آتا گوہر جب تک خلوتکدۂ صدف مین گوشہ گزین رہتا ہی ہرگز اہل نظر کے روبرو قیمت نہین پاتا

فرد

درصدف قیمت نباشد گوہر ارزندہ را	قدر مردم کے فزاید تا بود اندر وطن

فرزانۂ روزگار نے کہا کہ یاران یکدل اس زمانہ مین کہان پیدا مین شاید آپ نے یہ شعر نہین سُنا شعر تنہانشین وصحبت دیو اختیار کن + کاتار اُنس ورگہر آدمی نماند + اور آپ جو یوسف کی مثال دیتے ہین تو سن لیجیے

رباعی

خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر	حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر
میگفت گدا بودن کنعان خوشتر	یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد

قطرۂ آب گوشہ نشینی اختیار کرتا ہی جب گوہر بنتا ہی جسدم صدف سے باہر نکلا جگر مین پیکان حوادثات سے سوراخ ہوتا ہی آبرو مین فرق آتا شروع ہو جاتا ہی مصرعہ درصدف تا ہست گوہر ایمن از جان سفتن است + اور سنیے مجھے تو عنقا کی گوشہ نشینی بھی پسند نہ آئی اگرچہ خود نظر خلق سے مخفی ہی مگر شہرت کا کیا علاج دیکھیے مرزا غالب اس مضمون کو کس خوبی سے ادا کرتے ہین

نظم

ہم سخن کوئی نہو اور ہم زبان کوئی نہو	رہیے اب ایسی جگہ چلکر جہان کوئی نہو
کوئی ہمسایہ نہو اور پاسبان کوئی نہو	بے درو دیوار سا اک گھر بنایا چاہیے
اور اگر مرجائیے تو نوحہ خوان کوئی نہو	پڑیے گر بیمار تو کوئی نہو تیماردار

شعورسخن رس نے کہا حضرت مین کچھ نصیحت سننے کو نہین آیا ہون نہ کچھ بحث کا ارادہ ہی اور نہ برابری کا دعوے مرزا بیدل کیا خوب کہتے ہین قول ریاضت سے صفائی باطن حاصل ہوتی ہی مگر بشرط اعتدال اور ضعف قواے جسمانی پر غالب آتا ہی بافراط کمال مدعا اکتساب ریاضت سے مواد فاسدہ کو اصلاح دینا ہی نہ اجزاے صالح کو فاسد بنانا اور زنگار آئینۂ طبیعت سے کھونا ہی نہ آئینے کو مشق صیقل سے فرسودہ کرنا غرضکہ اعتدال سب چیزون سے بہتر ہی آپ اتنی مدت گوشۂ وحدت مین رہے اب تھوڑے دنون عالم کثرت کی سیر کیجیے ان دونون سے ایک مزاج معتدل پیدا ہو جائیگا اور حضرت بھی صحیح الخراج آدمیون کی جماعت مین تصور کیے جاینگے

پھر تو وہی مثل ہی کہ مثل مرگ انبوہ جشنے دارد ٭ آپ کچھ دنیا سے نرالے نہین ہین جو سب کا حال ہوگا وہی
آپ کا بھی فرزانۂ روزگار نے کہا کہ فرط ریاضت سے بدرجۂ کمال مین ضعیف و نحیف ہوگیا ہون اور آپ کے قوا
جیسی آمیزش خلق کے سبب سے درجۂ اعتدال پر ہین کسی طرح اس بارگران کا متحمل نہین ہو سکتا اور آپ تو وزیر
ہین بلکہ وزیر اعظم لغات عرب مین وزیر حمال کو کہتے ہین چونکہ بار ریاست وزیر کے سر پر ہوتا ہی اسیواسطے اسکو
وزیر کہا کرتے ہین آپ سے یہ بوجھ اٹھ سکتا ہی اور ایسا ویسا تو دب مرتا ابھی حسن مرزا عبد القادر بیدل
کا آپ حوالہ دے چکے ہین انہی کا مقولہ ہی **شعر** فلک تکلیف جاہست گر کند فال ماقت زن ٭ کہ غیر
از کار و نتوان دکشیدن بار دنیا را ٭ اُس نے کہا جناب مین ان باتون سے برا نہین مانتا بلکہ اپنی
سعادت کا وسیلہ سمجھتا ہون مگر وہی اسد اللہ خان غالب کہ حضرت کو جسکا کلام پسند آیا ہی اور شامل ہین
چند شعر فرما چکے ہین ملازمت شاہ کو اپنا فخر تصور کرتا ہی اور اپنی سرگذشت کے پردے مین حضرت کو
بھی حضور شاہی مین تشریف لیچلنے کی رغبت دلاتا ہی اور باواز بلند پکار پکار کر سناتا ہی **فرد** ہوا ہی شہ کا
مصاحب پھرے ہی اتراتا ٭ وگرنہ شہر مین غالب کی آبرو کیا ہی ٭ اور وہی چند اسی مضمون سے سخن مین دوسری
دفعہ اظہار کرتا ہی **فرد** غالب وظیفہ خوار ہو دو شاہ کو دعا ٭ وہ دن گئے کہ کہتے تھے نوکر نہین ہون مین ٭
پیر و مرشد شاعرون کے کہنے پر نہ چلو اور نہ ہمون کے قول کا اعتبار کرو وہ فرشتون کی طرح باتین کرتے ہین
مگر آدمیون کی طرح رہتے ہین تقریر کو تو بہت گنجایش ہی جب ہمارا آپ کا رہنا ایک جگہ ہوگا ہر روز گفتگو کر لیا
کرینگے اب رات بہت کم ہی کوئی دم مین صبح کے آثار نمودار ہوتے ہین بادشاہ سلامت کو آپ کے اشتیاق
مین تمام رات نیند نہ آئی ہوگی اور نہایت انتظار ہوگا کہ صبح کب طالع ہو اور مین فرزانۂ روزگار سے کسوقت
ملاقات کرون آپ اگر چلنے مین انکار فرمائینگے تو اُدہر بادشاہ شکستہ خاطر ہوگا اُدھر مجھے منھ دکھانے کی
جگہ نہ رہیگی وہ تو مجھکو جھوٹھا سمجھے گا اور مین آپکو دل شکن قرار دونگا پھر تدارک مشکل ہی **فرد**
گر صد ہزار لعل و گہر میدہی چہ سود ٭ دل را شکستۂ کہ گوہر شکستۂ ٭ فرزانۂ روزگار نے کہا واہ جناب جب
دیکھا کہ تقریر سے کام نہین نکلتا تو اب دھمکانا شروع کیا بس چلو تم نے ڈرا لیا اور ہم ڈر گئے **شعر**
ہرگز مدان کہ از تو دل آزردہ میشوم ٭ جنگ مرا چو صلح تو ہیچ اعتبار نیست ٭ آپ مجھے دلشکن قرار دین تو
مضائقہ نہین اگر کج اخلاق و سخن پرور فرمائین تو گوارا ہی مگر یہ بات منظور نہین کہ بادشاہ دنیا کی نظر
مین ذلیل ہو اگرچہ میری نظر مین ذلیل بھی ہو جاتے تو کچھ اندیشہ نہ تھا کہ مین خود ذلیل جہان ہون
لیکن بادشاہ جھوٹھا سمجھے گا یہ بڑا غضب ہی ای شعور سخن رس میری بات مین ذرا فرق نہ سمجھنا اور یقین
کرنا کہ اگر قطب فلک اپنے مقام سے حرکت کرتے سبھے جنبش ممکن نہ تھی اور جو محیط عالم حوادثات

سما دی سے متزلزل ہوتا ہین مثل مرکز اپنے موقع سے نہ سرکتا لیکن مجھے تیری خاطر ایسی عزیز ہی کہ اپنے حق
مین کثرت کو وحدت اور گمنامی کو شہرت تصور کرتا ہون اور تیرے ہمراہ چلنے پر رضامند ہوتا ہون **بیت**
از وطن یاری بنا مد با من شیدا برون ✤ آدم مانند دست از آستین تنہا برون ✤ شعور سخن رس نے کہا بسم اللہ
تشریف لیچلیے یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا کہ حضرت میری گردن پر سوار ہو جائین اور اپنی آنکھین بند کرلین **فرد**
گر بہ سر و چشم من نشینی ✤ نازت بکشم کہ نازنینی ✤ الغرض ایک ساعت مین کوہ نور افشان سے شہر دانش آباد
مین آ پہونچے جسدم فرزانۂ روزگار نے آنکھ کھولی دیکھا کہ فرودگاہ وزیر اعظم پیش نظر ہی آسمان کی طرف
رُخ کیا اور کہا **مؤلف** عدم سے عالم ہستی مین لائی وحشتِ دل ✤ کہان سے آ گئے ہم خانمان
خراب کہان ✤ شعور سخن رس نے پیکر انسانی اختیار کیا رخصت سلام ہوکر طلوع آفتاب کا منتظر ہوا اتنے مین
ظہور نور سحر کا نور ظہور نظر آیا اُسوقت شعور سخن رس افق مشرق کی طرف متوجہ ہوکر یہ قطعہ زبان پر لایا

مؤلف

کشورم از آفتاب علم شد بیت الشرف
گرچہ تاج آسمان است آفتاب آسمان
ملک ما ہرگز ندارد احتیاج آفتاب
آفتاب دانش آباد است تاج آفتاب

جسوقت مہر منیر نے جمال جہان افروز کے شعاع نور سے ساحت گیتی کو منور کیا اہل عالم اپنے اپنے کاروبار
مین مشغول ہوئے بادشاہ نے دربار آراستہ کیا اور سریر سلطنت پر جلوس فرما کر فرزانۂ روزگار کی ملاقات کا امیدوار ہوا

مؤلف

زاہدا کیون سرنگون ہی گوشۂ مسجد مین تو
عالمِ وحدت جو ہستی ہی تو ہستی ہی سہی
اُٹھ ہمارے ساتھ چل بیت الصنم کی سیر کر
کچھ دنون کثرت مین آ ملک عدم کی سیر کر

ورود فرزانۂ روزگار

علی الصباح فرزانۂ روزگار دربار شاہی مین شعور سخن رس کے ہمراہ تشریف لائے عقل مجسم نے لب فرش
استقبال کیا بہت تعظیم و تکریم سے پیش آیا اور فرمایا کہ کل کے روز دستور الاعظم کی زبانی حضرت کی توصیف شریف
اور فضل و کمال کی تعریف سنکر دل مین نہایت اشتیاق ملاقات پیدا ہوا اسی سبب تصدیعہ پردازی کی نوبت
پہونچی اور آپکو تکلیف فرمانا لازم پڑا **شعر** بحمد اللہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ✤ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید ✤
فرزانۂ روزگار نے کہا **اشعار** مشہور ہین عالم مین تو کیا ہین کبھی کہین ہم ✤ القصہ نہ درپے ہو ہمارے کہ
نہین ہم ✤ عنقا سر و برگیم مپرس از نفر اپیچ ✤ عالم ہمہ افسانۂ ما دارد و ما ہیچ ✤ ای شہریار عالی وقار علم کا گھر بہت دور ہی
ہر کس و ناکس کی گذر اس کوچے مین سخت دشوار ہی مین صورت مثال مین تقریر کی وہ شبیہ کھینچتا ہون کہ
بادشاہ پر سب حقیقت آئینہ ہو جائے نفس ناطقہ انسانی ایک بحر اعظم ہی اور عقل نیا سے عمیق علم کشتی ہی

تقریر فرزانۂ روزگار

عمل ملاح کوشش باد موافق ہی غفلت ہواسے مخالف نادانی گرداب فنا ہی شیطان طوفان **فرد**
ناخدا در کشتی ما گر نباشد گو مباش + ما خدا داریم ما را ناخدا در کار نیست + اگر بے سفینۂ عالم و ناخداے عمل اس
بحر زخار سے کسی نے عبور کا ارادہ کیا اور بازوے لاف و گزاف سے شناوری کا بھی دم مارا مگر نہنگ جہل سے
جانبری نصیب ہونی محال **شعر** نہ محقق بود نہ دانشمند + چارپاے برو کتابے چند + محقق اور مقلدین
بڑا فرق ہی تقلید رہزن تحقیق ہی اور تحقیق رہبر منزل مقصود مقلد بیان میں سیکڑون دلیلین لاتا ہی مگر کسی مین
جان نہین پائی جاتی اسلیے کہ مرتبۂ تحقیق کو نہین پہونچا ہی طائر عقل ہر چند بلند پروازی کرے مگر مرغ تقلید
پستی ہین ٹھونگین مارتا ہی **فرد** با مرغ ہوا مرغ سرا گر بپرد + پیش از سر دیوار نخواہد بودن +
سخن فہمی کے لیے فکر عمیق درکار ہی اور طبع دقیق لازم طبیعت ناقص کو کمال حاصل ہونا محال ہی ہلال
ابرو سو برس مین بدر کامل نہو سکے گا اور طفل اشک ہزار قرن مین بھی پیری کو نہ پہونچیگا جسکو معلم فیض
حقیقی تماشاے کائنات کا سبق عجائبات تعلیم کرتا ہی وہ شخص جس لفظ پر آنکھ ڈالتا ہی اسپنے دبستان
تکمیل کو دیکھ لیتا ہی اور جس حرف پر کان لگاتا ہی اپنی رہنمائی کے معنی فہم مین آتے ہین طبیعت خداداد
کو ہر نکتے سے ایک کتاب کے اسرار منکشف ہوتے ہین اور ہر نقطے سے ایک دفتر کے رموز و اشگاف

فرد

ہوش اگر باشد کتاب و نسخہ در کار نیست
چشم وا کردن زمین تا آسمان فہمیدن است

جو بات کہ نسخۂ دل سے سمجھے گا اگر ایک لفظ ہی طوفان مثل مردمک اسکو جاسے بیجا نہین کر سکتا اور جو خارج سے
جمع کریگا ہر چند ایک دفتر ہو مگر چشم زدن مین صف مژگان کے مانند برہم ہو جائیگا تکمیل ہر فن تخدود شوار ہی

قطعہ

مرد خردمند ہنر پیشہ را
تا بنے یک تجربہ آموختے

عمر دو بالیست درین روزگار
با دگرے تجربہ بردے بکار

ایک عمر چاہیے کہ انسان کسی علم یا فن مین دستگاہ کامل حاصل کرے **اشعار**

روزہا باید کہ تا یک پنبہ دانہ ز آب و گل
شاہدے را حلہ گردد یا شہیدے را کفن

ہفتہ ہا باید کہ تا یک مشت پشم از پشت میش
زاہدے را خرقہ گردد یا حمارے را رسن

ماہ ہا باید کہ تا یک قطرہ آب اندر رحم
صفدرے خیزد بمیدان یا عروسے در چمن

سالہا باید کہ تا یک کودکے از لطف طبع
عالمے دانا شود یا شاعرے شیرین سخن

قرنہا باید کہ تا یک سنگ خارا ز آفتاب
لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن

لیکن ہمت و حوصلہ اور قوت و امکان کے موافق علوم متنوعہ سے کچھ کچھ بہرہ حاصل کرنا اور دقایق ہنر سے بھی
آگاہ ہونا لازم بلکہ واجب بلکہ فرض عین ہی حق سبحانہ و تعالی نے انسان کے لیے چار قسم کی چیزین
پیدا کین اوّل وہ کہ عقل اُس سے راضی ہو اور نفس بیزار جیسے فقر و افلاس کہ نفس ان چیزون سے نفرت
رکھتا ہی اور عقل اسنسے رضامند کسواسطے کہ بخوبی یہ بات معلوم ہی کہ دنیا کی سب لذتین اور آسایشین ناپایدار
ہین اور عقل بے ثبات چیزون کے نہ ہونے پر قانع و صابر ہوتی ہی دوم وہ کہ نفس اُس سے راضی
ہو اور عقل ناراض مانند لذات نفسانی اور شہوات جسمانی کے سوم وہ کہ عقل اور نفس دونون اُس سے
راضی ہون وہ علم ہی چہارم وہ کہ نہ عقل اُس سے راضی ہو نہ نفس وہ جہل ہی اسی واسطے اگر عالم کو جاہل
کہین تو وہ تنگدل ہوتا ہی باوجودیکہ سراسر غلط جانتا ہی اسیطرح اگر جاہل کو عالم کہتے ہین تو وہ خوش ہوتا ہی
اور دل مین خوب سمجھتا ہی کہ لوگ جھوٹ کہتے ہین اسکا سبب یہی ہی کہ دانائی فضائل صفات سے ہی
اور نادانی رذائل اوصاف سے پس نسبت نادانی سے نفس و عقل دونون رنجیدہ ہوتے ہین اور
نسبت دانائی سے خوش علاوہ ازین علم کی فضیلت مین دلائل عقلی و نقلی بکثرت ہین بادشاہ خیال
فرمائے کہ ہر چیز کی فضیلت کمال سے ہوتی ہی چنانچہ فضیلت چشم جب ہی کہ قوت باصرہ بدرجۂ کامل ہو
اور فضیلت گوش جب ہی کہ قوت سامعہ قوی ہو علے ہذا القیاس دوسری اشیا کو خیال کرنا چاہیے جبوقت
یہ مقدمہ دریافت ہو چکا تو اب معلوم کرنا ضرور ہی کہ وجود انسانی دو جوہر سے مرکب ہی ایک روح دوسرے
جسم کمال جسم کا جب ہی کہ اُسمین روح موجود ہو اور کمال روح کا جب ہی کہ اُسمین علم و حکمت موجود ہون
درصورتیکہ علم کو ہر فن پر شرف اور فضیلت حصول ہی پس صاحب علم بھی ہر اہل فن پر خواہی نخواہی
شرف امتیاز زیادہ رکھتا ہی اس سبب سے خردمندان روشن ضمیر پر واجب و لازم ہی کہ ایام طفلی
مین اطفال خردسال کو ناز و نعم سے باز رکھین کہ یہ زمانہ اُنکی تعلیم و تربیت کا ہی ہر ناز و نعمت
روبزوال ہی شاید کہ انجام بخیر نہ ہو مگر یہ دولت ہمیشہ بے زوال ہی اور صلاحیت افعال تہذیب
اخلاق مین کوشش بلیغ فرمائین کیونکہ اگر علم حاصل ہوا اور صفات نکوہیدہ ویسے ہی باقی رہین
تو علم سے کچھ فائدہ متصور نہین بلکہ علم بے ادب زیادہ گمراہی کا سبب ہی مخفی نرہے کہ پدرون کو
فرزندون پر اور مادرون کو دخترون کے حق مین اس سے زیادہ کوئی درجہ مہر و
شفقت نہین ہی کہ عہد طفولیت سے شکنجۂ تاکید مین کھینچین اور ایک موقع کے ساتھ کبھی نرمی و ملائمت سے
کام لین اور کبھی زجر و توبیخ مین مشغول ہون کہ اُنکی طبیعت خوگر اخلاق حمیدہ ہو اور متصف بصفات
پسندیدہ فرد درشتی و نرمی بہم در بہ است چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است اگر لڑکین

کے زمانہ سے نیک اخلاق طبیعت مین قائم ہوتے ہین تو تمام عمر اُسکے قیام کو زوال نہین ہوتا بلکہ جتنی
عمر زیادہ ہوتی جاتی ہی اُسیقدر نتیجۂ نیک بھی بڑھتے جاتے ہین اور معاذاللہ اگر اخلاق نکوہیدہ و افعال
ناپسندیدہ طبیعت مین جاگزین ہوتے ہین تو اُنکا دفع کرنا تادم زندگی متعذر ہی بیت خوے بد در طبیعتے
کہ نشست ٭ نرود جز بوقت مرگ از دست ٭ اگرچہ ابجد خوانون کیواسطے استاد کم استعداد بھی کفایت
کرتا ہی مگر اُسمین دو قباحتین لازم آتی ہین ایک تو یہ کہ استاد قاعدۂ تعلیم سے خود واقف نہین ہوتا اسیلیے
طالب علم کو فائدہ کم پہونچتا ہی اور ناقص عادتین اُسکی درست نہین ہوتین دوسرے یہ کہ جب ایک
مدت اسی طرح گذر جاتی ہی اُسکے شمائل و خصائل نامرضیہ اطفال کے طبائع مین متمکن ہو جاتے ہین اور غرض
تربیت سے یہی ہی کہ افعال رزیلہ برطرف اور خصائل جمیلہ طبیعت مین مستقیم ہون لیکن اس صورت مین برعکس نتیجہ
پیدا ہوتا ہی استاد ذی علم صاحب استعداد نیک شمائل فرخندہ خصائل شریف القوم فخر خاندان والا تبار عالی دودمان
ہو اور قواعد تعلیم و دستور تربیت سے خوب واقف و آگاہ ہوا ہی شہریار نامدار معلم کیواسطے چند شرایط ضروری ہین اوّل
شاگرد کو لطف و ملائمت سے نصیحت مناسب ہی اگر متاثر نہو تہدید و چشم نمائی ضرور ہی یہ بھی تاثیر نہ بخشے تو زدو
ضرب سے کہ بقدر حال ہو اور درجۂ اعتدال سے نہ گذرے دریغ نہ کرین کہ مار چودھوان رتن ہی اور جو ضرب
بھی فائدہ نہ دے تو پھر خیریت ہی شورستان ہرگز چمنستان نہو اور سنگ رخام لعل و یاقوت کی صفت پیدا
نکرے دوم معنی اور مطلب اسطرح فہمایش کرنا چاہیے کہ حسب دلخواہ ذہن نشین ہو جاے اگر ایکبار سمجھ مین
نہ آئے تو مکرر سہ کرر سمجھانا انسب و اولی ہی سوم گوش ہوش سے سماعت کرین کہ عبارت فقرہ فقرہ درست
اور صحیح ہو کوئی اضافت وغیرہ غلط نہونے پائے چہارم نظم و نثر مین اگر کوئی مضمون قصہ طلب آجاے
تو وہ داستان تمام و کمال گوش گذار کرین کہ استعداد کو ترقی ہو پنجم سبق باندازۂ ذہن و لیاقت پڑھانا
مناسب ہی اور جو چیز قابل یاد کر لینے کے ہو جب تک زبانی یاد نہو جاے ہرگز تازہ سبق نہ دین ششم
ہمیشہ آموختے مین امتحان لیتے رہین اگر یاد ہی تحسین و آفرین کرین کہ دل خوش ہو اور شوق زیادہ بڑھے
اور جو فراموش ہو گیا تو نفرین و ملامت کرین کہ شرم و غیرت دامنگیر ہو اور دوبارہ یاد دلائین جبتک خوب
حفظ نہ کرے فرصت نہ دین ہفتم مطلب اور مضمون طالب علم سے دریافت کرین تاکہ وہ بیان کرے اگر مطلب
درست ادا ہو مرحبا کہین اور نادرست ہو تو خود سمجھا دین ہشتم صنائع و بدائع لفظی و معنوی خوب دل نشین
کرنے ضرور ہین اور اچھی طرح مطلب مع نظیر و مثال سمجھانا بہتر کہ دلپر نقش ہو جاے نہم تندخوئی اور ترشروئی
کی عادت نرکھین کہ وحشت اطفال کا باعث ہو اور نہ اسقدر حلیم و سلیم ہون کہ بالکل رعب جاتا رہے دہم
تالیف قلوب کہ جسکے سبب خود بخود مبتدی کا دل علوم و فنون کی طرف راغب و مائل ہو اور محنت پر طبیعت کی

جرأت بڑھے تعلیم وتعلم کے باب مین تالیف قلوب ایک جزو اعظم ہو اور رکن جیسے کہ شاگرد کیواسطے بھی کئی باتین لازم ہین اول جسوقت اُستاد کی خدمت مین حاضر ہو آداب وتسلیمات بجالائے دوم اپنے قرینے سے مؤدب بیٹھے اور کتاب کے مطالعہ مین مشغول ہو دل کو خیال واشغال سے خالی کرکے ہمہ تن مصروف رہے سوم جب استاد درس کے واسطے طلب فرمائے ادب سے سامنے جاکر سلام کرے اور دوزانو بیٹھے چہارم عبارت کو استاد کی تعلیم کے موافق اضافت اور ترکیب سے درست پڑھے جو مطلب سمجھ مین آیا ہی بیان کرے اور ناخواندہ لفظون کے معنی اُستاد سے دریافت کرکے قلم ہوش سے صفحۂ خاطر پر لکھے پنجم مطلب عبارت اور مراد مصنف خوب سمجھے جبتک دلخواہ سمجھ مین نہ آئے دریافت کرنے سے انکار نکرے اسلیے کہ جو فہم مین نہ آسکے اُسکو مکرر سمجھنا عیب نہین اور مطلب نافہمیدہ چھوڑ دینا نہایت معیوب ہی ششم جب سبق سے فارغ ہو اُٹھکر تعظیم تمام سے اُستاد کو سلام کرے اور وہان سے اپنے مقام پر آبیٹھے ہفتم حفظ سبق مین مشغول ہو حافظہ پر اعتبار نکرے کہ جو ایک بار اُستاد سے سُن لیا ہی وہ ہمیشہ بے حفظ کیے ہوے اسیطرح یاد رہجائیگا بلکہ جب تک معانی اور مطالب خوب دل نشین ہون تکرار سبق سے زبان معطل نرہے ہشتم جب کوئی مضمون دوبارہ دریافت کرنا ہو تو جسوقت اُستاد کسی سے مخاطب نہو اُسوقت دریافت کرے کسی کا سلسلۂ گفتگو قطع کرکے دخل درمعقولات نہ دینے نہم اُستاد جتنا سبق پڑھائے اُسی پر قناعت کرے زیادہ ہو کا مناسب نہین اسواسطے کہ اُستاد کو استعداد کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہی وہ لیاقت کے موافق محنت لیگا حکیم افلاطون کا قول ہی کہ لڑکا اُس بوتل کے مانند ہی جسکا دہانہ تنگ ہوتا ہی اگر اس بوتل مین جلدی سے ایکبارگی پانی بھرنا چاہو تو ذرا سا اُسکے اندر جائیگا اور بہت سا باہر گریگا اور خراب ہوگا اگر پانی آہستہ آہستہ اُس بوتل مین ڈالوگے تو آسانی سے بھر جائیگا دہم تحصیل علم کے واسطے حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے چنانچہ راتون کو اپنے گھر مین سبق یاد کرنا اور طبیعت کے زور سے مطالعہ کا فائدہ اُٹھانا ترقی ذہن وافزایش استعداد کا وسیلۂ گرامی ہی اور مطالعہ کا طریقہ یہ ہی کہ ہر فقرے کو اول نظر اجمال ابتدا سے انتہا تک اسطرح دیکھے کہ تمام معنے اُسکے آئینۂ ذہن مین منعکس اور لوح خاطر پر منقش ہو جائین پھر دوبارہ اُسپر دقیق نظر ڈالے اور غور کرے کہ اُس مین کہان کہان اعتراض وارد ہین اور دقیقین واقع اور اُنکا جواب کیا ہی پھر بار سوم خوب فکر باریک سے دیکھے کہ اُستاد نے اسمین کیا کیا مذاق اور باریکیان رکھی ہین اگر توجہ کی احتیاج نہین ہی تو اُسپر التفات نہ کرے اور جو عظیم الشان اعتراض یا خدشہ پیدا ہو تو دو چار بار متواتر غور وتوقف مناسب ہی اگر کوئی مقام حل نہو تو اپنی جماعت کے ہمسرون اور ہم استعدادون سے مباحثہ لازم ہی پھر استاد سے سبق کے وقت استفسار ضرور ہی جب اول سے آخر تک مطالعہ کر چکے تو پھر

غور کرے کہ میرا ذہن صحت پر ہی یا خطا پر اور کاتب کا سہو ہی یا مصنف کی غلطی جب اس ترکیب سے بھی الفراغ
حاصل ہو تو دوبارہ اول سے آخر تک اسی طریق سے کہ پہلے دیکھ چکا ہی نظر کرے اگر نظر ثانی مین پھر فہم کا
قصور باقی رہے تو جہانتک کہ فہم بخوبی کارگر ہو طبیعت پر زور دینا چاہیے اگر خاطر نے گوارا کر لیا تو بہتر ورنہ اُستاد
کی خدمت مین درس کے وقت شکوک رفع ہو جائینگے یہ تو ظاہر ہی کہ تمام جہان کی کتابین انسان سبق سبق
کرکے پڑھ نہین سکتا اسواسطے چاہیے کہ اپنے مطالعہ کو چست کرے اور ادراک کو ایسی قوت دے کہ سب
قسم کے مضمون خود نکال سکے اور مطالعہ مین اول ارادہ شرط ہی یعنی جسطرح ہوسکے یہ مطلب ہمین قطعی نکالنا ہی
دوم یہ کہ کس کس طرح سے مطلب حاصل ہوگا پھر اس کشش و پیچ مین نہ رہین اور جھٹ پٹ ہر بات کا تصفیہ
کرکے آزادانہ طور پر آپ سوچین اور آپ نکالین اور جو کچھ سمجھ مین آئے بیدھڑک لکھین اور پڑھکر سنا دین
دوسرے کی صلاح و مشورت کے پابند نہ ہین اسمین دو قباحتین ہین اول تو دل کی اُمنگ کُجاتی ہی اور استاد کی
روک ٹوک سے دل جھجک جاتا ہی دوم ہر بار کے بتانے سے طبیعت سہارا ڈھونڈھنے لگتی ہی اور ذہن کا
جوش و خروش تنزل پذیر ہو جاتا ہی اطفال خُرد سال کی مثال ایسی ہی جیسے نیا پیراک کہ مشک اور تونبے
کے آسرے سے یا اُستاد کے ہاتھون کے سہارے سے تیرتا ہی جہان سہارا چھوٹا پیراک ڈوبا اس لیے
واجب ہی کہ طلبا کو حتی الامکان ایسی حالت پر ڈالین کہ ہمارے سہارے کے محتاج نہ ہین جب نئی کتاب
اُنکے سامنے آئے تو اُستاد کے پاس لیکر نہ دوڑین کہ جو وہ بتائینگے وہی مطلب ٹھیک ہوگا ہماری سمجھ مین
اُستاد کے بغیر کب آسکتا ہی بلکہ اپنی استعداد و قابلیت پر بھی کچھ نہ کچھ بھروسا رکھنا چاہیے ایک حکیم کہ علم زبان اور
فن انشا مین بڑا صاحب کمال تھا وہ اپنی ساری ترقی اور علم و فضل کا سبب فقط یہی لکھتا ہی کہ جس مضمون پر مین نے
قلم اُٹھایا یا سمجھ لیا کہ پہاڑ مضامین کے سامنے ہون تو مین کوہکن ہون اور قلم میرے ہاتھ مین تیشۂ فرہاد ہی
وہ حکیم کہتا ہی کہ جب ہمارے ہم جنس بھائیون سے پوچھا جاتا ہی کہ تمھاری تحصیل اتنی تھوڑی کیون رہ گئی تو
وہ فکر معاش اور پریشانی خاطر وغیرہ مختلف قسم کے عذر پیش کیا کرتے ہین میری دانست مین انکو صرف اسقدر
کہنا چاہیے کہ استعداد کا کیا قصور ہی ہم آپ قصد و ہمت نہین کرتے ہم دیکھتے ہین کہ زمانۂ حال مین تحصیل علم کی
طرف سے لوگ بے شوق تو نہین مگر شوق انکا بوالہوسون کی ہوس ہی کہ محنت سے جی چراتے ہین دیکھو علم و ہنر کے
جواہر گرانبہا کے لیے محنت بمنزلہ قیمت ہی اور بے ادا سے قیمت جواہر ہاتھ آنے محال خالی شوق سے کیا
ہوتا ہی محنت بھی تو کرین صدہا سال ہوئے کہ ایک حکیم نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ آج کل کے
مطالعہ مین بیصبری و اضطراب ایک ایسا مرض ہی کہ عام ہو رہا ہی کتاب اُٹھا کر دیکھی اور رکھدی کہ مشکل ہی
سمجھ مین نہین آتی مگر ہم سنتے ہین کہ یہ مرض گھٹ گیا نہین اب تک موجود ہی کیونکہ متاع علم وہی سرمایہ

قدیم ہی اور اُس تک پہونچنے کے لیے بھی شاہراہ وہی صبر و بے اضطرابی اب ہم تم سب یہی چاہتے ہین کہ کوئی ایسی ترکیب نکلے جس سے محنت نہ کرنی پڑے اور علم و ہنر مفت مال کی طرح ہاتھ آجائے اسپر لطف یہ ہی کہ بچون کی صورت حلب مین سے ایک شیشہ یا سمندر مین سے ایک قطرہ لیتے ہین اور اُسی پر اُچھلتے ہین اور جانتے ہین کہ ہم ترقی کر رہے ہین مگر یاد رکھین کہ حقیقت مین یہ ترقی نہین بلکہ کھیل ہی کمبخت اضطراب یا بدنصیب بے صبری ایک جگہ کیا بلکہ قدم قدم پر خلل انداز ہوتی ہی بعضے لوگ تو اول ہی قدم ہمت ہار بیٹھتے ہین یا اگر ایک آدھ قدم آگے بڑھتے ہین تو علم کے اوپر ہی اوپر کی شاخون پر ہاتھ لپکاتے رہتے ہین اور اُسکے ثمر یعنے مغز مطلب تک پہونچنے کا قصد نہین کرتے یہ جائے کہ خود ایجاد واختراع کی قوت حاصل ہو اگر ابتدا مین طبیعت پر جبر کیا جائے تو چندان مشکل نہین کام آسان ہی ذہن بھی کاوش وغور کا عادی ہو جاتا ہی مشکل تو یہ ہی کہ علم کو شروع کرتے ہی اُسکے نفع اور نتیجے کا انتظار شروع کر دیتے ہین اور چاہتے ہین کہ نتائج و فوائد اسکے ابھی مجسم ہون اور ابھی ہمارے سامنے آجائین ایسے جلد بازون کی مثال ایسی ہی جیسے بچون کے کھیلنے کی کیاریان کہ ابھی زمین مین بیج بویا ابھی ایک دم مین کریدنے لگے کہ کچھ اُگا بھی یا نہین ایسا آدمی جو محنت کرتا ہی تو اسیطرح اُسکو ضائع کر دیتا ہی پس شائقین کو لازم ہی کہ مطالعہ اور علم کے اکتساب مین غور و محنت اور سرگرمی و استقلال سے مصروف رہین اور اُسکے نتائج و فوائد کے لیے بصبر و تحمل انتظار کرین ایک دانا نے مطالعہ کے باب مین صبر و استقلال کا بہت کچھ ذکر لکھا ہی اور ہوتے ہوتے اخیر کو کہا ہی کہ یہی ذہن ہی اسمین شک نہین کہ اعلےٰ درجے کی ترقی بآہستگی حاصل ہوتی ہی مگر کیا مبارک وقت ہوتا ہی جس وقت کوشش کرنے والون کو نتیجہ ملتا ہی ایک طالب العلم اپنے مطالعہ مین یا کوئی مصنف اپنے غور و فکر مین سوچتے سوچتے جب ایک مطلب پر جا پہونچتا ہی تو اسقدر خوش ہوتا ہی کہ شاید سکندر ملکت دارا کو بھی لیکر ایسا ہی خوش ہوا ہوگا

مؤلف

ای خوشا وقت ہمایون بنیاد	وی خوشا ساعتِ فرخندہ نہاد
بزمانیکہ در آئینۂ دل	جلوہ پرداز شود عکس مراد
آب و رنگِ رُخِ امکان گردد	آبروے گہرِ استعداد
گو بیتا دیدۂ بینا یابد	کورِ چشمی کہ بود مادر زاد
ہمچو لیلی بکنار مجنون	ہمچو شیرین بکنار فرہاد
ہمچو درویش کہ گردد سلطان	ہمچو شاگرد کہ گردد اُستاد
ہمچو از وصل بتان شاد شود	زار و دل خستہ نظام ناشاد

خلاصہ اس تقریر کا صرف چار باتین ہین انمین سے دو معلم کے واسطے ضرور ہین اور دو متعلم کے لیے درکار استاد خوش اخلاق و شفیق ہو تعلیم و تربیت کا عمدہ طریق ہو طاقت محنت بالاستعداد ہو تحصیل علم و فن مین کوشش زیادہ

قطعہ

چار چیز است کہ در سنگ اگر جمع شود — لعل و یاقوت شود سنگ بدان خارائی
پاکے طینت و اصل گہر و استعداد — تربیت کردن مہر از فلک مینائی

حکماے قدیم تا بافلاطون انکی نکات علوم و حکمت زبانی تعلیم کرتے تھے اور بسبب ریاضت و توجہ باطن کے انکا فیض شاگردون کو سینہ بسینہ پہونچتا تھا مگر ارسطو نے علم کو بذریعۂ تحریر سکندر رومی کی خاطر سے یادگار چھوڑا اور زبان یونانی مین بڑی بڑی کتابین اور عمدہ رسالے تصنیف کیے اسیواسطے اسکا لقب **معلم اول** ہے اور اسکے وقت سے حکماے مابعد مین ہمیشہ درس و تدریس کے ذریعے سے علوم نے رواج پایا یہ علم حکمت ایک زمانہ دراز تک یونانیون مین رہا پھر ابو نصر فارابی نے زبان یونانی سے اُن کتابون اور رسالون کو زبان عربی مین ترجمہ کیا اس سبب سے اسکا لقب **معلم ثانی** قرار پایا اقسام علوم مین سے تحریر ایک بہت بڑا حصہ ہے اسکے واسطے علم حاصل کرنا ضرور ہے اور بغیر تحصیل علم اسکا حصول دشوار اگرچہ تحریر ایک فن ہے مگر علم سے متعلق ہو جانے کے باعث تمام فنون اور ہنرون پر اسکو فوقیت ملگئی یہ تحریر ایک بڑی کار آمد چیز ہے جسکے وسیلے سے ہم جو بات کہ زبان سے کرتے ہین اسکو اپنی اصطلاحی نشانیون سے دوسرے لوگون کو بھی سمجھا سکتے ہین اور ان نشانیون کا نام حروف ہم نے بنایا ہے جسطور زبانین مختلف ہین اُسیطرح حروف بھی علحدہ مروج ہین اور ہر زبان مین جو اُنکا علوم و فنون کی کتابین بھی اُن ہی لوگون کے حروف مقررہ مین لکھی جاتی ہین پس تحریر ایک نہایت ہی عجیب چیز ہے جسکی بدولت ہم ہزارہا کوس کے فاصلے پر دوستون اور عزیزون سے گفتگو کر سکتے ہین اور جو کچھ وہ کہنا چاہتے ہین ہمکو یہان خبر ہو جاتی ہے اور جن لوگون کو انتقال کیے ہوے ہزارون برس گذرے اُنکے دلی خیالات بھی معلوم کر سکتے ہین اسیواسطے پڑھے لکھے آدمی کی عقل ہزارون برس کے برابر گنی جاتی ہے اگرچہ پڑھنا اور شے ہے اور لکھنا اور چیز مگر ہم اپنی دانست مین اِن دونون کو لازم و ملزوم جانتے ہین اسلیے کہ پڑھنا دوسرے شخص کے دل کا حال دریافت کرنا ہے اور لکھنا اپنے مدعاے دلی کا اظہار پس جو شخص دوسرے کا حال سنے اور اپنا مطلب ظاہر نکر سکے یا اپنی کہے اور دوسرون کی نہ سنے تو بیشک یہ بات نقصان عقل پر دلیل واضح ہے عقل کامل وہی شخص رکھتا ہے جسکو دونون مین کمال حاصل ہو اور جو عروج کمال پر پہونچ گیا وہ گویا کہ اہل عالم کے حق مین مخزن فوائد گوناگون اور معدن فیوضات بے انتہا ہے اُسکی ہمنشینی و فیضان صحبت کا ثمرہ ہزارہا طرح کے محاسن افعال و تہذیب اخلاق کا نتیجہ رکھتا ہے اور عادات و اطوار اُسکے ایک عمدہ دستور العمل پند و حکمت اور سخن دل پسند اُسکا واسطے دل سخن پسند کے ایک دفتر وعظ و نصیحت

بیان تحریر

قطعہ

اگر با مردم دانا نشینی | یعنی از ہمہ بالا نشینی
وگر نادان بود ہمصحبت تو | ہمان بہتر کہ خود تنہا نشینی

اور فی الحقیقت انسان کو مناسب ہی کہ جو شخص کسی بات مین اپنے سے زیادہ ہو اُسکی خدمت مین رہنا اپنی ترقی عقل کا ذریعۂ عظم تصور کرے

فرد

ز خود بہترے جو و فرصت شمار | کہ چون با خودے کم کنی روزگار

نہ کہ برخلاف اسکے انجمن جہلا مین شریک ہو کر ناداتون کا شیوہ سیکھے اور اراذل مخلوقات مین شامل ہو جاے

قطعہ

منشین با بدان کہ صحبت بد | گرچہ پاکی ترا پلید کند
آفتاب ارچہ روشن است اورا | پارۂ ابر ناپدید کند

صحبت علما گل و ریاحین سے مشابہت رکھتی ہی کہ مغز جان اُسکی خوشبو سے معطر ہو اور ہمنشینی جہلا کو آتشِ سوزان سے مناسبت ہی کہ ہوش و حواس کو خس و خاشاک کی طرح جلا دینے مین کمی نہین کرتی

قطعہ

صحبتِ با عالمان صحبتِ عطار دان | گر نہ دہد عطر خویش لیک رسد بوی آن
صحبتِ با جاہلان صحبت آہنگران | گر نہ دہد نار خویش لیک رسد اخگران

حسب دم فرزانۂ روزگار یہ گفتگو تمام کر چکا عقل مجسم نے وزیر اعظم کی طرف مخاطب ہو کر بکمال خندہ پیشانی وشگفتہ روئی فرمایا کہ مین تہ دل سے تم دونون صاحبون کا شکریہ ادا کرتا ہون اور صدق نیت سے ہمیشہ احسانمند رہونگا پھر شہزادۂ خرد پرور کو طلب کر کے فرزانۂ روزگار کے سپرد کیا اور یہ شعر پڑھا

شعر

سپردم بتو مایۂ خویش را | تو دانی حساب کم و بیش را

سکونت اور تربیت کے واسطے ایک قصر عالیشان عنایت فرمایا
فرزانۂ روزگار شہزادۂ خرد پرور کو اپنے ہمراہ لیکر
مکان پر تشریف لیگئے دربار برخاست
ہوا



باب اوّل موسوم بہ عقل دہم

مؤلف

شریک ہوکے بہم باغبان وگلچین نے — بتا دیا مرے صیاد کو نشان میرا
پھنسا کے دام مین اور کرکے پابے بند قفس — اُٹھا دیا چمنستان سے آشیان میرا
سلام وشوق ملاقات ہمصفیون کو — کہ اب تو خانۂ صیاد ہی مکان میرا
ہزار شکر کہ میرے نصیب سے صیاد — ملا ہی طبع شناس ومزاجدان میرا
ذرا نسیم سحر گوشِ گل مین کہدینا — حضور کو بھی ہی لازم خیال ہان میرا

جسوقت یہ دونون اُس عمارت عالیشان مین پہونچے ہرطرح کا سامان ضروری ہرعلم کی کتابین ہرزبان کے صحیفے ہرمضمون کے رسالے ہرفن کے نسخے طاقون اورالماریون مین برابر چنے ہوئے نظر آئے جا بجا میزین موقع سے لگی ہوئین اُنپر ہرجنس کی چیزین قلمدان بہت نفیس قلمتراش بہت تیز قینچیان بہت آبدار سیاہی بہت عمدہ کاغذ بہت صاف وصلیان بہت شفاف جغرافیہ وتواریخ کے واسطے کرۂ ارض اورتمام روے زمین کے نقشے موجود علم ہیئیات ونجوم کے واسطے اصطرلاب اوررصدین مہیا جرثقیل کیواسطے سب طرح کی کلین اورکمانیان تیار ریاضی وحساب وغیرہ کیواسطے پرکار وپیمانے اورہرقسم کے آلات واسباب مستعد ایک طرف نہایت تکلف کے ساتھ ایک مسند فضیلت آراستہ اورمتصل اسکے ایک چوب تعلیم رکھی ہی فرزانہ روزگار نے اُسپر جلوس فرمایا اورشہزادہ خرد پرورکو روبرو بیٹھنے کی اجازت دی پھر مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ او میان صاحبزادے تم کچھ دودھ پیتے بچے نہین ہوکہ ہماری بات خیال مین نہ آئے ذرا کان کھول کر خوب غور سے سن لوکہ تمھارے والد بزرگوار نے خاص اسی واسطے مجھے طلب فرمایا ہی کہ تمھاری تعلیم وتربیت میرے سپرد کیجاے چنانچہ تمکو میرے حوالے کرچکے اب بہمہ وجوہ مجھے تمھارا اختیار ہی اور بادشاہ سلامت کو تمسے کچھ سروکار نہین پس آج سے اگر بغیر میری اجازت کے تمسے کوئی حرکت صادر ہوئی تو تم کو بہت سزا ملیگی اور جو میری مرضی کے موافق تم کام کرتے رہوگے تو مین تمسے رضامند رہونگا اوریاد رکھنا کہ جو لڑکا انحراف ہوتا ہی اُسکو ایکبار سمجھا دینا کفایت کرتا ہی اور جو کمینہ ہوتا ہی اور شرارت سے باز نہین آتا اُسپر ہمیشہ مار پیٹ ہوتی ہی اور بدن لہولہان ہوجاتا ہی ہڈی پسلی ٹوٹ جاتی ہی مار کے آگے بھوت بھاگتا ہی

تمہاری کیا حقیقت ہی شہزادہ یہ تقریر سنکر تھرتھرانے لگا اور دست بستہ عرض کی کہ جو حضرت نے فرمایا وہ مجھے ایسا یاد رہیگا کہ گویا میرے دل پر کالنقش فی الحجر ہو گیا اور والد ماجد نے اگر حضرت کے سپرد کیا ہی تو مین بکمال نیازمندی عرض کرتا ہون کہ حضرت بھی میرے حال پر شفقت پدری فرماتے ہین اور مین حکم عالی کو اپنا دین و ایمان سمجھتا ہون فرزانہ روزگار نے دعاے خیر دی اور درس و تدریس مین مشغول ہوا

مؤلف

اور مرے غلمان بنایا تونے مکتب کو بہشت
منصبِ رضوان مبارک ہو ترے اُستاد کو

اب شہزادۂ خسرو پرور ہر روز تحصیل علم مین سرگرم ہی اور مدرس علوم نے اپنی راے کے مطابق تعلیم شروع کی اول حروف مفردہ کہ جنکو حروف تہجی اور حروف تنہا حمل اور حروف ابجد بھی کہتے ہین یاد دلواے جب شناخت حاصل ہوئی تو سمجھا دیا کہ زبان اُردو مین باون حروف مروج ہین یعنے

ا	ب	بھ	پ	پھ	ت	تھ	ٹ	ٹھ	ث	ج	جھ	چ
چھ	ح	خ	د	دھ	ڈ	ڈھ	ذ	ر	رھ	ڑ	ڑھ	ز
ژ	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	کھ
گ	گھ	ل	لھ	م	مھ	ن	نھ	و	ہ	لا	ء	ی

انمین سے یہ آٹھ حرف خاص عربی کے ہین فارسی مین نہین آتے ۔ ث + ح + ص + ض + ط + ظ + ع + ق + اور یہ چار حرف خاص فارسی کے ہین عربی مین داخل نہین ہوتے + پ + چ + ژ + گ + اور یہ چھ حرف ترکی مین ہرگز استعمال نہین کیے جاتے + ث + ح + ذ + ض + ع + ف + باقی اٹھارہ حرف خاص ہندی کے ہین عربی اور فارسی اور ترکی مین شامل نہین وہ دو قسم ہین **اول مفرد** یہ تین حرف ہین ٹ ڈ ڑ **دوم مرکب** جو ہاے ہوز سے مخلوط ہو کر دو چشمی کہلاتے ہین یہ پندرہ ہین + بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ رھ ڑھ کھ گھ لھ مھ نھ + چنانچہ بھید بمعنی راز پھول بمعنے گل تھیلی بمعنے کیسہ ٹھگ بمعنی دغاباز جھوٹ بمعنی دروغ چھڑی بمعنی چوب تعلیم دھوان بمعنی دخان ڈھال بمعنی سپر سرہانا بمعنی بالین ڈاڑھی بمعنے ریش کھوج بمعنے سراغ گھر بمعنے خانہ چولھا بمعنی دیگدان کمہار بمعنی کوزہ گر انھون بمعنے آنان اور معلوم کرنا چاہیئے کہ (لا) ایک حرف نہین بلکہ لام اور الف سے مرکب ہی اسکا سبب یہ ہی کہ جسوقت (ل) ملفوظی لکھتے ہین تو اُسمین الف داخل ہی اور (ا) ملفوظی تحریر کرتے ہین تو اُسمین لام موجود پس بسبب اتحاد قلبی کے یہ دونون حرف ملکر ایک ہو گئے اور اسکے سبب سے الف کا

عقدہ کھُل گیا کہ ہمیشہ ساکن رہتا ہی اور بغیر جھٹکا دیے ادا ہوتا ہی (د) وہی الف ہی مگر متحرک رہتا ہی اور ہمیشہ
جھٹکے سے بولا جاتا ہی اسی واسطے قلم کے جھٹکے سے لکھتے ہین الف متحرک کو ہمزہ اور ہمزہ کو الف منحنی بھی
کہتے ہین اور بعضے محققین کے نزدیک ہمزہ کا وجود قابل تسلیم نہین اور لام الف کے بعد خاص اسیوجہ
سے لکھا جاتا ہی کہ لا بصورت حرف نفی اثبات ہمزہ کا منفی ہوسکے ہر حرف اصل مین اپنے نام کا حصۂ اول ہوتا ہی
ہمزہ دراصل آمزہ ہی مگر بباعث قرب مخرج کے الف کو ہاے ہوز سے بدل دیا ہر حرف کا مخرج علحدہ ہی اور
حرف چھ مقام سے پیدا ہوتے ہین اول حلق دوم بن زبان سوم میان زبان چہارم کرانۂ زبان پنجم
سر زبان ششم لب اسکا جھگڑا بہت طول وطویل ہی جب تمیز ہوگی تو خود سمجھ لوگے کہ کونسا حرف کہان سے
نکلتا ہی سب حرف حقیقت مین سہ حرفی ہین اور اُنکی تین قسمین ملفوظی مکتوبی مسروری مسروری وہ حرف ہین کہ
اُنکے آخر مین ہمزہ پوشیدہ ہی یعنے بآ تآ وغیرہ مگر یہ ہمزہ نہ لکھنے مین آتی ہی نہ پڑھنے مین وہ بارہ حرف
ہین باتا ثا حا خا را زا طا ظا فا ہا یا عربی مین پوشیدہ بات کو سر کہتے ہین اور مسروری اُسی سے مشتق ہی
اِن حروف مین الف آخر کو یاے مجہول سے بدل کر بے تے ثے حے خے وغیرہ بنالیتے ہین اور
اس قاعدے کو اماله کہتے ہین ملفوظی وہ ہین کہ اُنکے تینون حرف لکھنے پڑھنے مین آتے ہین جیسے
الف جیم دال ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف کاف لام یہ تیرہ حرف ہین مکتوبی اُن
حرفون کو کہتے ہین کہ جو سیدھے اُلٹے یکسان ہوتے ہین وہ تین حرف ہین میم نون واو انکو شاعر
اپنی اصطلاح مین مقلوب مستوی کہتے ہین اس صنعت کا حال ہم علم بدیع مین مفصل بیان کرینگے جس حرف پر
نقطہ ہو اُسے معجمہ اور منقوطہ اور نقطہ نہو تو مہملہ اور غیر منقوطہ اور نقطے اوپر ہون تو فوقانی اور نیچے ہون تو تحتانی
کہتے ہین مگر اصطلاح صرف مین ب کو موحدہ اور ت کو مثناۃ اور ث کو مثلثہ اور بڑی ح کو
حاے حطی اور چھوٹی ہ کو ہاے ہوز یا ہاے مدورہ یا ہاے دوچشمی اور خاص ت کو فوقانی اور ے
کو تحتانی اور جو حرف فارسی مین نہین آتے اُنکو تازی اور جو عربی مین نہین آتے اُنکو عجمی کہا کرتے
ہین اور کل حروف دو قسم پر منقسم ہین حرف صحیح اور حرف علت پس حرف علت تین ہین واو الف یے
چونکہ یہ حرف علیلون کی طرح سے حرکت اور ثقالت کے متحمل نہین ہوتے اور ہمیشہ محتاج علاج رہتے ہین
اور بیمار اکثر واے واے کہتے ہین اسواسطے انکو علت سے منسوب کیا باقی سب حرف صحیح ہین اور ہر ایک
حرف علت دو قسم ہی اول الف پہلی قسم الف ممدودہ دوسری قسم الف مقصورہ ممدودہ پر مد ہوتا ہی اور دراز
پڑھا جاتا ہی جیسے آب کہ فارسی مین فیض اور خوبی اور عزت اور رونق اور درخشندگی اور تیزی تیغ
اور پانی کو کہتے ہین مقصورہ کوتاہ پڑھا جاتا ہی اور اُس پر مد نہین ہوتا جیسے اَب کہ عربی مین

بمعنی پدر ہی اور ہندی مین اکنون کے معنی دیتا ہی اسیطرح واو اور یے بھی معروف ومجہول ہین جیسے زور بمعنی طاقت مجہول واوسے اور مکر و فریب کے معنے ہین معروف واوسے علی ہذاالقیاس شیر کہ یاے مجہول سے درندجانور کا نام ہی اور یاے معروف سے دودھ کو کہتے ہین ایک قسم یے کی ہی جسکو یاے مقصورہ کہتے ہین وہ حقیقت مین الف بصورت یا ہی جیسے مصطفے بمعنی برگزیدہ اس حرف کو الف پڑھتے اور یے لکھتے ہین اور سب حرفون کے واسطے اعراب مقرر ہین اول حرکات ثلثہ یعنے زبر زیر پیش انکو صرفیون کی اصطلاح مین فتحہ کسرہ ضمہ اور نحویون کی اصطلاح مین نصب رفع جر اور اُس حرف کو جسپر زبر ہو مفتوح ومنصوب اور زیر ہو تو مکسور و مجرور اور پیش ہو تو مضموم ومرفوع نامزد کرتے ہین دو زیر یا دو زبر یا دو پیش ایک حرف پر ہون تو اسکا نام تنوین ہی اور اسمین ایک نون ساکن پیدا ہوتا ہی اُسکا نام نون تنوین ہی اور ایک قسم نون کی نون غنہ ہی وہ کسی حرف علت کے بعد موقوف واقع ہوتا ہی جیسے فارسی مین ہمان ہین ہون یا اُردو مین کہان کہین کہون وغیرہ اور جس حرف پر کچھ نہو گا اُسپر سکون جسکو جزم کہتے ہین یا وقف ضرور ہوگا جسپر جزم ہوتا ہی اُس حرف کو ساکن اور مجزوم اور بعد ساکن کے دوسرا حرف بھی ساکن ہو اُسکو موقوف کہتے ہین حرکت کی ایک قسم اور ہی جسکو تشدید کہتے ہین اور تشدید جس حرف پر ہوگا اُسکو مشدد تشدید کا حرف دو بار پڑھا جاتا ہی اول مرتبہ ساکن اور دوسری بار حرکات ثلثہ مین سے کسی حرکت کے ساتھ متحرک اور ایک دوسری قسم بھی حرکت کی ہی اُسکو اشباع کہتے ہین اُسکا طریق یہ ہی کہ حرکت کو اسقدر دراز پڑھتے ہین کہ فتح کی درازی سے الف اور کسرے کی درازی سے یاے تحتانی اور ضم کی درازی سے واو پیدا ہو جیسے اچار سے آچار اور آتش سے آتیش اور اُفتاد سے اوفتاد غرض جب شہزادہ خرد پرور نے حروف مفردات اور اُنکے قاعدے اور مرکبات اور ماقبل ومابعد اور حذف ومحذوف اور ملفوظ وغیر ملفوظ اور واو معدولہ وہاے مختفی اور تخفیف ومخفف اور مرادف ومقدر وغیرہ اور الفاظ ثنائی وثلاثی ورباعی وخماسی وسداسی وسباعی سے فرصت پائی اور یہ سب باتین یاد کر چکا تو فرمایا کہ یہ اٹھائیس حرف جو اصلی ہین اُنمین سے ہر حرف کے معنی علحدہ ہین اور خواص جداگانہ ہم اُسکو علم صرف مین سمجھاینگے اور اُن حروف سے کچھ الفاظ بنائے گئے ہین چنانچہ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام نے یہ سات لفظ تصنیف کیے ابتث جخذ دزرس شصضط ظعغف قکلم نوہی + اُسکا نام ابجد آدم ہی اور ہرمس الہرامسہ حضرت اخنوخ یعنے ادریس علیہ السلام نے انکو ترکیب دیکر آٹھ لفظ بامعنی بنائے وہ یہ ہین ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ + اسکو ابجد ادریس کہتے ہین اب ہمنے بھی ایک نئی ابجد تصنیف کرکے مختصر الحروف اُسکا نام رکھا ہی اُسمین حرفون کا بہت اختصار ہی چنانچہ کل اُنیس حرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کے برابر رہ گئے ہین گویا دریا کوزے مین سما گیا وہ مختصر الحروف یہ ہی

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ + اور آج سے ہم اسکا نام ابجد خرد رکھتے ہین طلسمات مین اسکی کیفیت بیان کرینگے شہزادہ خرد پرور نے تسلیم ادا کی پھر فرزانہ روزگار نے فرمایا کہ ہم ابجد آدم کا بیان فن تحریر مین اور ابجد ادریس کا بیان فن تاریخ گوئی مین سمجھا ئینگے اہل تنجیم نے بھی سات کلمے چار حرفی علٰحدہ قرار دیے اور ابجد نجوم نام رکھا ابجد ہوزح طیکل منسع فصقر شتثخ ذضظغ + ان ساتون کلمون کو سبعہ سیارہ سے اور اٹھائیس حروف کو بست و ہشت منازل قمر سے متعلق کیا ہی اسکو ہم علم جفر مین تعلیم کرینگے ابھی تمکو اسقدر استعداد نہین

مصدر کا بیان

آیندہ بخوبی سمجھ سکوگے جب اس بیان سے فرصت پائی اور شہزادے نے سب یاد کر لیا پھر مصدر وغیرہ پڑھانے شروع کیے اور فرمایا کہ مصدر کی علامت فارسی مین دن یا تن ہی جیسے آمدن و رفتن لیکن بعضے نام ایسے بھی ہین کہ جنپر مبتدی کو مصدر کا دھوکا گذرتا ہی جیسے گردن گلے کو اور برتن ظرف کو یا آگدن گینڈے کو اور تہمتن رستم کو کہتے ہین یا جیسے زدن اور شدن کے وزن پر عدن اور ختن ایک جزیرے اور شہر کا نام ہی اگرچہ انمین دن اور تن موجود ہی مگر مصدر نہین اسواسطے مصدر کے معنی پر بھی خیال رکھنا ضرور ہی جیسے خوردن کھانا گفتن کہنا ہندی مین یہ علامت ہی کہ معنی مین نا ہو مگر ایک وقت اور بھی واقع ہوتی ہی جیسے خفتن سونا اور کندن سونا خفتن مصدر ہی سونا اسکے معنی یعنے خواب کرنا اور کندن ایک سونے کی قسم ہی یعنے زر خالص اسی طرح جوشیتن اپنا اور آبستن جنتا یہ بھی دونون مصدر نہین بلکہ وہ اسم ہین کہ فارسی مین انکے آخر تن ہی اور معنون مین نا موجود اس سبب سے خوب غور کر لینا لازم ہی کہ مصدر سے صیغون کا اشتقاق بھی ممکن ہو اور ازمنہ ثلثہ مین سے کوئی زمانہ اسکے صیغے مین پایا جاے زمانے تین ہین ماضی مستقبل حال ماضی زمانہ گذشتہ کو کہتے ہین مستقبل زمانہ آیندہ کو اور حال زمانہ موجود کو فرد گذشت ماضی و معلوم نیست استقبال + زمان حال غنیمت شمار دریں حال + ہم اسکا بیان علم صرف مین مفصل تعلیم کرینگے جب شہزادہ خرد پرور تمام مصدر اور صیغے وغیرہ یاد کر چکا اور کچھ کچھ استعداد حروف مرکب پڑھ لینے اور عبارت نکال لینے کی پیدا ہوئی تو مختصر مختصر فقرے اور ضرب المثل وغیرہ

ضرب المثل

جو دو ایک بطریق مثال بیان تحریر ہوتی ہین یاد کرنے کا حکم دیا اردو اور فارسی ضرب المثل کی چند مثالین اللہ بس باقی ہوس + آج ہی سو کل نہین + از پسر نا خلف دختر بہتر + آٹے کے ساتھ گھن نہ پس جاے + ارزان بعلت گران بحکمت + آنکھون کے اندھے نام نین سکھ روشن + بزرگی بعقل است نہ بسال + بغل مین لڑکا شہر مین ڈھونڈھورا + باغ و بوستان لائق دوستان + بات کی بات خرافات کی خرافات + پیر من خس است اعتقاد من بس است + پانچون انگلیان برابر نہین + تعظیم کا رنگ ان معاف + تارکی ما شارہ ابرو + تنہا پیش قاضی روی راضی آئی + تیتر کے منہ لچھمی + تخم تاثیر صحبت اثر + ثانی از اول ہم بد + ثواب نہ عذاب کمر ٹوٹی سو مفت مین + جاے استاد خالی است + جیسی سوح ویسے فرشتے + جوئندہ یابندہ +

جنگل مین مورنا چا کسنے دیکھا + جواب جاہلان باشد خموشی + چراغ کے نیچے اندھیرا + چہ خوش چرا نباشد +
چار دن کی چاندنی پھر وہی اندھیری رات + حکم حاکم مرگ مفاجات + حساب جو جو بخشش سو سو + حکمت با لقمان
آموختن + خارشتی کتیا مخمل کی جھول + خس کم جہان پاک + خالی ہاتھ روسیاہ + خود فضیحت دیگران را نصیحت + دیر آید
درست آید + دودھ کا دودھ پانی کا پانی + دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ + ذات خدا کی بے عیب ہی + ذکر خیر
وظیفۂ نیکان + ذرے کو خورشید سے کیا نسبت + ذوق چمن زخاطر بلبل نمیرود + رسی جل گئی بل نہ جلا + راست
دروغ بگردن راوی + راجہ کے گھر موتیون کا کال + زندگی را عشق است + زبان شیرین ملک گیری + زبان
ٹیڑھی ملک بانکا + زر دادن درد سر خریدن + زور نہ ظلم عقل کی کوتاہی + سوال دیگر جواب دیگر + سو
غلام گھر سونا + ساون کے اندھے کو ہرا سوجھے + شملہ بمقدار علم + شہر مین اونٹ بدنام + شاگرد رفتہ رفتہ
باستاد میرسد + شیرون کا منہ کسنے دھویا + صدر ہر جا کہ نشیند صدر است + صدقہ دیا رد بلا + ضرب الغلام
اہانت المولیٰ + ضامن نہو بے گرہ سے دیجیے + ضبط مشکل است + طویلے کی بلا بندر کے سر + طاقت مہمان
نداشت خانہ بمہمان گذاشت + طوفان شیطان اللہ نگہبان + ظرف شکستہ صدا نمیدہد + ظالم کا زور سر پر + ظاہرا
از شیخ و باطن از شیطان + [illegible] دون کی دور بلا + علم شئے بہ از جہل شئے + عیان را چہ بیان + عیب بھی کرنے
کو ہنر چاہیے + غم نداری بز بخر + غریب کو کوڑی اشرفی ہی + غلط العام فصیح + غلام کی ذات بیوفا + فکر ہر کس
بقدر ہمت اوست + فقیر کی صورت سوال ہی + فردا کہ دید + فتح داد الٰہی ہی + قہر درویش بر جان درویش +
قاضی جی دبلے کیون شہر کے اندیشے سے + قدر نعمت بعد از زوال + کم خرچ بالا نشین + کالے کے
آگے چراغ نہین جلتا + کار بکثرت + کھری مزدوری چوکھا کام + گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط +
گذر گئی گذران کیا جھونپڑی کیا میدان + گربہ کشتن روز اول + گھر کی مرغی دال برابر + لعنت بکار شیطان +
لاتون کے بھوت باتون سے نہین مانتے + لیلیٰ را بچشم مجنون باید دید + لگا تو تیر نہین تو تکا + مال مفت
دل بیرحم + مرتا کیا نکرتا + مردہ بدست زندہ + مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ + نیم حکیم خطرہ جان + نادان
کی دوستی جی کا زیان + نیکی برباد گنہ لازم + ولی را ولی میشناسد + وہ دن گئے کہ خلیل خان فاختہ
مارتے تھے + وہی تین بیسی وہی ساٹھ + ہر کارے و ہر مردے + ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہی + ہمت
مردان مدد خدا + ہاتھی کے پاؤن مین سب کا پاؤن + یک من علم را دہ من عقل باید + یار باقی صحبت
باقی + یار کی یاری سے کام یا اس کے فعلون سے کیا کام + یک نشد دو شد + جب شہزادہ ہوشمندان کو حفظ
کر چکا تو فرمایا کہ میان لڑکے ہر ایک ضرب المثل کسی نہ کسی واردات گذشتہ کا خلاصہ اور سوانحات قدیم کا نتیجہ ہی
اسمین یا نصیحت کا مضمون ہوگا یا عبرت کا اسکے ذریعے سے زمانۂ سلف کا حال حال کے زمانہ سے بہت

جلد مطابق ہو سکتا ہی چنانچہ مثل یک نشد دو نشد + کا یہ معاملہ ہی **حکایت** ایک عورت پیرزال کفن چور تھی اور اُسکو ایسا عمل یاد تھا کہ جب کسی قبر پر دم کرتی تو فوراً گور شق ہو جاتی اور مردہ باہر نکل کر اپنا کفن اپنے ہاتھ سے اُتار دیا کرتا پھر یہ دوسرا عمل پڑھتی تو وہ مردہ قبر مین سما جاتا اور قبر برابر ہو جاتی غرضکہ اُس عورت کا ایک لڑکا تھا اُسنے یہ حال دریافت کرکے والدہ سے کہا کہ مجھے بھی یہ عمل بتا دیجیے اُسنے ایک ہی عمل سکھایا تھا کہ لڑکے کو سفر پیش آیا اور کچھ ایسی ضرورت پڑی کہ تن تنہا دم نقد جیسا بیٹھا تھا اسی طرح چل نکلا مگر وہ شہر ایک منزل تھا یہ جھٹ پٹ جا پہونچا دو چار روز گذرے تھے کہ وہان ایک بڑا آدمی بقضائے الٰہی سے فوت ہو گیا عزیز و اقربا نے اُسکو بہت عمدہ کفن دیکر دفن کیا یہ بھی جنازے کے ساتھ تھا جب سب لوگ چلے گئے اور رات ہوئی تو اُسکا دل بھر بھرایا کہ آج اس امیر کا کفن چورا کر اپنے واسطے دو چار جوڑے معقول بنا لون اور خاصا بھلا مانس بنجاؤن چنانچہ آدھی رات کو قبرستان مین جا پہونچا جنگل سنسان ہُو کا میدان تنہائی کا عالم قبرون پر سناٹا نظر آیا اول تو ہمت نہ بندھی مگر لالچ گلا کٹوا دیتا ہی یہ دل کو مضبوط کرکے آگے بڑھا اور اُس قبر پر عمل دم کیا اُسیوقت قبر شگافتہ ہوئی اور نعش نے کفن اُتار کر نذر کیا پھر وہ مردہ سامنے کھڑا ہو رہا اُسنے کہا کہ مین کفن لے چکا اب تو کیون کھڑا ہی مگر کون سنتا تھا غرض اُسنے چند بار کہا لیکن دعا قبول نہوئی پھر اُسنے کہا کہ تیرا دل شاید کفن جدا کرتے ہوئے ہچکچاتا ہی اور دم سسکتا ہی اگر اسلئے نہین جاتا تو لے اپنا کفن لے اور دفع ہو رستا ناپ مگر وہ جانیوالی آسامی نہ تھا کیونکہ دوسرا عمل اسکو یاد نہین لاچار یہ بیچارہ جان چھوڑ کر بھاگا اور وہ مردہ کفن بغلمین مار کر ساتھ ہو لیا اب آگے آگے یہ شخص اور پیچھے پیچھے وہ مردہ شہر مین دونون داخل ہوئے گویا پڑھا جن سر چڑھا تھا ہوش باختہ حواس منتشر حیران و پریشان خائف و ترسان دل مین ہول سمایا ہوا یہ وہ شیطان نہو جو لاحول سے بھاگ جائے پھر دلکو مضبوط کیا اور سوچا کہ دوسرا عمل یاد نہین ہی اسواسطے یہ کیفیت گذری اب جلکر مان سے دریافت کرنا مناسب ہی تاکہ اس بلائے ناگہانی سے نجات حاصل ہو یہ خیال کرکے وطن کی طرف روانہ ہوا مگر کبھی انسان موت کو دور نہ سمجھے جب یہ شخص گھر پہونچا تو لوگون نے کہا کہ تیری والدہ مرگ مفاجات سے کل کے روز قضا کر گئی اسکو بہت رنج ہوا اور مان کی قبر پر جاکر خوب رویا مگر وہ بلا قدمون لگی تھی پھر اُسنے والدہ کی قبر پر بھی وہی عمل چھو کر دیا قبر شق ہوئی پیرزال باہر نکل آئی اور کفن اُسکے حوالے کرنے لگے اُسنے عرض کی کہ اری مان مین کفن لینے تو نہین آیا ہون لیکن مجھے دوسرا عمل جھٹ پٹ سکھا دے کہ یہ مردہ پیچھے جھاڑ کر مجھے چمٹا ہی کسیطرح پیچھا نہین چھوڑتا اُس عورت نے مطلق جواب ندیا پھر اُسنے کہا کہ اری مان کیا مجھسے خفا ہی جو بات بھی نہین کرتی مین تو تیرا بیٹا ہون کیا مجھے ابھی سے بھول گئی وہ پھر خبر نہ ہوئی اور کفن سامنے بڑھا دیا کہ لیجا الغرض جب مایوس ہوا تو جلکر کہنے لگا کہ جو عمل نہین بتاتی تو بیجا پھر ننگی دھڑنگی کیون کھڑی ہی جا چلی جا میرے

کس کام آئیگی اُسنے کچھ خیال بھی نہ کیا کہ لڑکا بکتا کیا ہی آخر کار جب ناک مین دم آگیا تو کہا کہ اُو مان تو چاہے جا چاہے
نہ جا میری طرف سے اجازت ہی مین تو اب جاتا ہون اور کچھ دوسری تجویز نکالون یہ کہکر چلدیا وہ عورت بھی اُسکے
ساتھ ہوئی جب تو یہ اور بھی گھبرایا اور بھاگ کر شہر مین آیا لوگون نے دیکھا تھا کہ جاتے وقت ایک مُردہ اُسکے ساتھ تھا
اور آیا تو دوسری نعش بھی ہمراہ ہی اسبات سے لوگون کو نہایت تعجب ہوا اور آپس مین فرط حیرت سے بیساختہ
کہنے لگے کہ ببجے حضرت *ایک نشد دو شد* غرضکہ دونون ذات شریف تا دم زندگی اُسکے ساتھ رہے اور
بعد مرگ وہ تینون ایک ہی قبر مین مدفون ہوئے پھر فرزانۂ روزگار نے کہا کہ میان شہزادے کچھ نصیحتین
اور حکیمون کے قول بھی یاد کر لو کہ بڑی کار آمد شے ہین انکے سبب سے عقل بڑھتی ہی زمانہ کا تجربہ حاصل ہوتا ہی
اہل عالم کی طبیعتون کا حال کھل جاتا ہی خوب و زشت کی تمیز پیدا ہوتی ہی بد و نیک اور دشمن و دوست سے خبردار ہو جاتا
ہی مواعظ حکما و عقلا عالمون کی صحبت اختیار کرو اور حکیمون کی باتین سنو کہ دل مردہ نور حکمت سے اسطرح زندہ
ہوتا ہی جیسے زمین مردہ آب باران سے بشارت ہی اسکو جسکی عقل حاکم ہی اور نفس قیدی افسوس ہی اسکے حال پر جسکی
خواہش نفسانی امیر ہی اور عقل اسیر تین چیزین تین چیزون سے حاصل نہین ہوتی ہین یعنے دولتمندی خواہشون سے
جوانی خضاب سے تندرستی دواؤن سے انسان تین چیزون سے جلد ہلاک ہوتا ہی زیادہ کلام سے زیادہ
کھانے سے زیادہ سونے سے جسپر تو احسان کرے اُسکا حاکم ہی جس سے کچھ مانگے اُسکا قیدی ہی جس سے بے پروا
ہو اُسکے برابر ہی لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو سمجھایا کہ دنیا مین لوگ تین تہائی ہین ایک تہائی اللہ کی ایک تہائی نفس
کی ایک تہائی کیڑون کی جو اللہ کی ہی وہ روح ہی جو نفس کی ہی وہ عمل ہی جو کیڑون کی ہی وہ بدن ہی ایک حکیم نے
بہت سی کتابین جمع کر کے ان مین سے چالیس ہزار کلمے انتخاب کیے پھر اُنمین سے چار ہزار پھر اُنمین سے چار سو پھر
اُن مین سے چالیس پھر اُن مین سے چار باتین اختیار کین ایک یہ کہ کسی حال مین عورت پر اعتماد نہ کرو
دوسرے یہ کہ کبھی مال و دولت پر فریفتہ نہ ہو تیسرے یہ کہ اپنے معدے مین اُسکی طاقت سے زیادہ
بوجھ نہ ڈال چوتھے یہ کہ وہ علم جمع نہ کر جس سے تجھے نفع نہ پہونچے تونگری مال مین نہین بلکہ قناعت
مین ہی راحت دولتمندی مین نہین بلکہ تھوڑے مال مین ہی لذت نعمتون مین نہین بلکہ تندرستی
مین ہی رزق زمین مین نہین بلکہ آسمان مین ہی غنیمت جان جوانی کو اول پیری کے اور تندرستی
کو اول بیماری کے اور تونگری کو اول فقیری کے اور زندگی کو اول موت کے اور فرصت کو اول
مشغلے کے دنیا مین پانچ چیزین خوب ہین اول بادشاہی اور اُس مین عدل نہ ہو تو ایسی ہی جیسے کہ ابر
بے باران دوسرے فقیری اور اُس مین صبر نہ ہو تو ایسی ہی جیسے کہ چاہ بے آب سوم جوانی اور اُس مین
علم نہ ہو تو ایسی ہی جیسے کہ خانۂ بے چراغ چہارم زن حسین اور اُس مین شرم نہ ہو تو ایسی ہی جیسے کہ نان بے نمک

نصیحتین

پنجم تونگری اور اسمین سخاوت نہو تو ایسی ہو جیسے کہ شجر بے ثمر عقل پیدائشی سب سے بہتر ہو اگر یہ نہو تو طریقہ نیک
آور یہ نہو تو یار موافق آور یہ نہو تو اللہ سے دل لگانا آور یہ نہو تو خاموشی اور جو یہ بھی نہو سکے تو موت حاضر ہو بادشاہ
کو مصاحبت مین چھ آدمی رکھنے لازم ہین اول وزیر دانا دوم دبیر راست قلم سوم شاعر خوش گفتار چہارم
مہندس کامل پنجم ندیم جامع ششم طبیب حاذق سات چیزون کو سات چیز پر اختیار کرے اوّل درویشی
کو تونگری پر دوم گرسنگی کو سیری پر سوم فروتنی کو زبردستی پر چہارم ذلت کو عزت پر پنجم تواضع کو تکبر پر ششم غم
کو خوشی پر ہفتم مرگ کو زندگانی پر وہ آدمی سب سے برا ہو کہ لوگون کو دشمن بنالے اور لوگ اُسے دشمن کہین
خود مند وہ ہو کہ تمام عالم اُس سے خصومت رکھے اور اُسکو کسی سے خصومت نہو جو ادب نہ سیکھے حیوان ہو جو
عذر قبول نہ کرے شیطان ہو تین چیزون کی قدر تین وقت پر موقوف ہو جوانی کی قدر پیری مین تندرستی کی
قدر بیماری مین نعمت کی قدر محتاجی مین تین چیزین سب سے افضل ہین دشمن کو دوست بنانا نادان کو
دانائی سکھانا گمراہ کو نصیحت سے راہ پر لانا جو چیز زندہ ہو پاک ہو جب مرتی ہو پلید ہو جاتی ہو مگر نفس جبتک
زندہ رہتا ہو پلید ہو جب مرتا ہو پاک ہو جاتا ہو انسان کو مناسب ہو کہ ہر صبح اُٹھکر آئینہ دیکھے اگر صورت
اچھی ہو تو سیرت بھی اچھی اختیار کرے کہ دونون نیک ہو جائین اور جو صورت بُری ہو تو عادت نیک
پیدا کرے کہ دو خرابیان ایک جا باہم نہونے پائین انسان جس وقت کوئی کام کرے اوّل خیال کر لینا
چاہیے کہ اچھا ہو یا بُرا اگر عمدہ ہو تو اُسمین تاخیر نہ کرے اور خراب ہو تو چھوڑ دے ہر شخص کو لازم ہو کہ
جسدم بستر خواب پر استراحت کرے پہلے دل مین سوچ لے کہ آج مین نے کسقدر نئی نئی باتین معلوم
کین اور مجھے زمانہ سے کون کون سا تجربہ حاصل ہوا اُنکو لوح دل پر لکھے اور جو دن مفت برباد ہوا تو
اپنے حال پر افسوس کرے یہ چار دن چیزین نیک زندگی کا نتیجہ ہین گفتار نیک کردار نیک نیت
نیک صحبت نیک انسان کو دس باتین لازم ہین خدا کے ساتھ راستی خلق کے ساتھ انصاف نفس
کے ساتھ قہر درویشون کے ساتھ لطف بزرگون کے ساتھ خدمت چھوٹون کے ساتھ شفقت دشمنون کے
ساتھ تحمل دوستون کے ساتھ مروت جاہلون کے ساتھ خاموشی عاقلون کے ساتھ تواضع تین شخصون
پر رحم لازم ہو اوّل وہ دانا جو کسی جاہل کا محکوم ہو دوم وہ ضعیف جو کسی قوی کا غلام ہو سوم وہ کریم جو کسی
لئیم کا محتاج ہو آدمی چار قسم کے ہین ایک لئیم جو نہ آپ کھائے نہ دوسرے کو کھانے دے دوم بخیل
جو آپ کھائے مگر دوسرے کو نہ دے تیسرے سخی جو آپ بھی کھائے اور دوسرے کو بھی دے چہارم کریم
جو آپ نہ کھائے اور دوسرے کو کھلائے نادان خود اپنا دشمن ہو کسی اور کا دوست کیونکر ہوگا چار چیزین
چار وقت مین بہت نعمت ہین پیری عالم تنہائی مین بیماری غربت اور سفر مین قرض مفلسی مین پیادہ پائی

دوسرا یہ ہے کہ آٹھ چیزون کی نیت آٹھ چیزون سے کبھی نہین بھرتی آنکھ دیکھنے سے زمین باران سے سائل سوال سے مادہ نر سے
عالم علم سے حریص جمع کرنے سے دریا پانی سے آگ لکڑی سے زمین پکارتی ہی اور ہمیشہ زبان حال سے یہ دس باتین کہتی ہی کہ
اے فرزند آدم دوڑتا ہی تو میری پیٹھ پر اور رجوع ہی تیری میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم گناہ کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور عذاب دیا جائیگا تو میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم ہنستا ہی تو میری پیٹھ پر اور روئے گا تو میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم خوشی کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور غم کریگا تو میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم مال جمع کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور پشیمان ہوگا تو میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم کھاتا ہی تو لقمہ حرام میری پیٹھ پر اور کھاینگے تجکو کیڑے میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم تکبر کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور ذلیل ہوگا تو میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم چلتا ہی تو خوش خوش میری پیٹھ پر اور گرے گا تو غمگین میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم چلتا ہی تو روشنی مین میری پیٹھ پر اور گریگا تو اندھیرے مین میرے پیٹ مین +
اے فرزند آدم چلتا ہی تو جماعت مین میری پیٹھ پر اور گرے گا تو اکیلا میرے پیٹ مین +
جو چیز بڑھتی اور گھٹتی ہی وہ نور قمر ہی جو چیز گھٹتی نہین اور بڑھتی ہی وہ حرص ہی جو چیز گھٹتی ہی اور بڑھتی نہین وہ عمر ہی جو چیز نہ بڑھتی ہی اور نہ گھٹتی ہی وہ روزی مقدر ہی اہل دل وہ ہی کہ موت کو ہر دم یاد رکھے متقی وہ ہی کہ جسمین بغض و حسد نہ ہو خوشخو وہ ہی کہ بدون کو نیکی سے یاد کرے جوانمرد وہ ہی کہ لوگون کے حق مین احسان کرے اور زبان پر نہ لاے ہنرمند وہ ہی کہ تحصیل علم و فن مین زیادہ کوشش کرے بلند ہمت وہ ہی کہ امیری اور غریبی مین یکسان رہے صاحب جمال وہ ہی کہ لباس علم و حیا اور زیور اخلاق و وفا سے آراستہ و پیراستہ ہو دانا وہ ہی کہ زمانہ کے موافق کام کرے بینا وہ ہی کہ اپنے عیب اور دوسرون کے ہنر سے آگاہ رہے سخن سنج وہ ہی کہ جو بات کہے خوب سوچ سمجھ کر کہے خوش قسمت وہ ہی کہ دنیا کی زبردستی سے ملول نہ ہو آسودہ وہ ہی کہ امید و بیم سے فارغ ہو بے غم وہ ہی کہ کسی کو آزار نہ دے زورمند وہ ہی کہ غضب اور ہوا و ہوس کو مغلوب کرے ہر دل عزیز وہ ہی کہ خود بینی و خود پرستی سے نجات پائے نیک بخت وہ ہی کہ دوسرون کے حال سے خود عبرت پیدا کرے بدبخت وہ ہی کہ اُسکے حال سے دیکھنے والون کو عبرت حاصل ہو ایک حکیم کا قول ہی کہ اہل جہان جس کام پر تونگرون کو تحسین و آفرین کرتے ہین اُسی بات پر مرد نا چیز کو طعنہ دیتے ہین اگر فقیر دلیری کرے اُسکو مستی و شرارت کہتے ہین اگر سخاوت کرے اُسکو اسراف کہتے ہین اگر تحمل کرے اُسکو بے غیرتی کہتے ہین اگر وقار و تمکین اختیار کرے اُسکو سستی

وکاہلی کہتے ہین اگر سخن پردازی وفصاحت اختیار کرے اُسکو بیہودہ گوئی کہتے ہین اگر خاموشی قبول کرے اُسکو نقش دیوار کہتے ہین اگر خندہ روی سے پیش آئے اُسکو مسخرہ کہتے ہین اگر خلوت گزین ہو دیوانہ کہتے ہین اگر آدمیون مین رہے دربدر اور ہرجائی کہتے ہین اگر کھانے اور پہننے مین تکلف کرے تن پرور کہتے ہین اگر میلے پرانے کپڑے پہنے مفلوک ومحتاج وکثیف کہتے ہین اگر تواضع کرے خوشامد پیشہ کہتے ہین اگر آزادی ظاہر کرے مغرور کہتے ہین اگر وطن مین رہے خام اور سایہ پرور کہتے ہین اگر سفر کرے سرگشتہ وکمبخت کہتے ہین اگر مجرد رہے عیاش یا نامرد کہتے ہین اگر کدخدا ہو بدنفس وشہوت پرست کہتے ہین حکیمون اور عقلمندون نے بہت کچھ مبالغہ کیا ہو کہ سنو زیادہ اور کہو کم اِس قول کا ہم نے ایک نہایت عمدہ نتیجہ نکالا ہو یعنے جسوقت کوئی شخص کچھ بات کہتا ہو تو سننے والون کو اُس سے نصیحت وعبرت حاصل ہوتی ہو مگر متکلم کو سوا اِسکے کہ اپنا منھ تھکائے اور گلا دکھائے کچھ فائدہ نہین اور دوسرون کے کلام سننے سے طرح طرح کے فوائد حصول ہوتے ہین مصرعہ درمجلسیکہ گوش توان شد زبان مباش + کسی نے کیا خوب کہا ہو کہ اگر کوئی شخص کمال مفلسی وتہیدستی مین اپنی زیست سے بیزار اور موت کا خواستگار ہو تو اپنے دلکو اسطرح تسلی دے کہ ایک بہت بڑا سوداگر مالدار ہو اُسکے ہزارون جہاز دریا مین چلتے ہین اور وہ خود بھی ایک عمدہ جہاز پر سوار ہو مگر دریا پہ ایکبار ایسا طوفان سخت آیا کہ وہ سب جہاز ایک سے ایک ٹکرا کر تباہ ہوگئے اور تمام اسباب گران قیمت ومال نفیس یکلخت غرق دریا ہوا لیکن یہ سوداگر تن تنہا ایک تختہ پر بہتا پھرتا ہو اور تختہ کا یہ عالم ہو کہ گھڑی ساعت کا ہو رہا ہو اُسوقت کوئی شخص جرأت کرکے اُسکے نکالنے پر آمادہ ہوا کہ اگر تو اپنے گھر کا سارا مال واسباب میرے حوالے کردے تو اِس شرط پر مین تجھکو اِس بلاے ناگہانی سے نجات دون اور وہ سوداگر اپنی جان عزیز بچانے کے لیے باقیماندہ اسباب اُسکی نذر کرے اور خود صحیح وسالم دریا سے نکل آسکے اِس صورت مین اُسکو مال کا اصلا رنج نہ ہوگا اور تندرستی کو ہزار نعمت کے برابر سمجھیگا یا ایک بڑا امیر کبیر ہو کہ بہت ملک ودولت رکھتا ہو اور کسی زبردست دشمن نے لشکر جرار وفوج بیشمار سے اُسکو محاصرہ کرلیا اور مار ڈالنے یا آگ مین جلا دینے کا ارادہ ہو مگر اُسکو مقابلہ کرنے کی تاب وطاقت نہین اور بھاگ بھی نہین سکتا اُسوقت البتہ سب ملک ومال چھوڑ کر جان سلامت لیجانیکو غنیمت جانیگا اور خلاصی نفس کو ایک نعمت عظمی ودولت کبری شمار کریگا پس اے مرد نادان اِس حالت مفلسی مین تو سمجھ لے کہ مین وہی سوداگر اور وہی امیر ہون جس نے دریا اور دشمن سے نجات پائی ہو اور اپنا تمام مال واسباب دیکر جان بچائی ہو پھر صبر وشکر کر اور جان عزیز کی قدر جان زندگانی کو ہلاکت مین نڈال عمر بے بدل کو غنیمت سمجھ اور اِس شعر پر عمل کر۔ فرد۔ انچہ نصیب است ہم میرسد + گر نستانی بہ ستم میرسد + حکیم افلاطون نے اپنے شاگردون کو وقت آخر یہ وصیت کی تھی **وصیت** خدا کو پہچانو تو اُسکا حق نہ بھولو +

وصیت حکیم افلاطون

ہمیشہ علم سیکھنے سکھلانے مین مصروف رہو اللہ تعالے سے وہ چیز نہ مانگو جسکو زوال ہو اُس دولت کی دعا کرو
جو ہمیشہ رہے ہر دم ہوشیار رہو کیونکہ بدی کے اسباب بہت ہوتے ہین معلوم نہین کہ تمھین کس سبب سے
پہونچے جو بُری بات ہو اُسکی آرزو نکرو جانو کہ اللہ تعالے بندون سے براہ غضب انتقام نہین لیتا بلکہ
اسواسطے کہ تربیت اور اصلاح کرے زندگی وہی بہتر ہی جسمین نیکی ہوسکے جب تک اپنے نفسون سے تین
چیزون کا حساب نکرلو خواب نکرو ایک یہ کہ آج کوئی خطا کی یا نہین دوسرے یہ کہ کوئی نیکی کی یا نہین تیسرے یہ کہ کوئی نیک
کام کاہلی سے کھویا یا نہین یاد کرو کہ قبل پیدایش کے تمھاری کیا حقیقت تھی اور بعد موت کے کیا صورت
ہوگی کسی کو مت ستاؤ کہ جہان کے کام ہمیشہ بدلتے رہتے ہین وہ سخت بدبخت ہی جسکو نہ عاقبت کی فکر ہو
نہ گناہ کا خوف و خطر مستحقون کی حق رسائی مین سوال کے منتظر نہو بغیر مانگے پہونچاؤ حکیم اُسکو سمجھو کہ جو دنیا
کی لذتون سے خوش اور مصیبتون سے آزردہ ہو ہمیشہ موت کو یاد رکھو مُردون کے احوال سے عبرت
حاصل کرو بیہودہ بکنا اور بے پوچھے جواب دینا حماقت کی علامت ہی اور زوال کی دلیل جو کوئی کسی کے
لیے بدی چاہے وہ خود بد ہی اکثر اوقات فکر و اندیشہ کیا کرو نصیحت کرو اور خود بھی عمل کرو سب کے دوست بنے
رہو خشم کی عادت نرکھو تحمل کا شیوہ اختیار کرو محتاجون کی کارروائی مین لیت و لعل نکرو مصیبت زدون کی مدد کرو
مگر جسکی خو بد ہو اور خلقت کو ضرر پہونچائے جبتک فریقین حاضر نہون مقدمہ فیصل نکرو عمل کو مقصود سمجھو کیونکہ حکمت
قولی کا نتیجہ صرف دنیا مین ہی اور حکمت عملی کا ثمرہ عقبے مین نیکیون کی طلب مین رنج اگر اُٹھاؤگے نیکی رہجائیگی
رنج نرہیگا اور اگر بدی سے لذت پاؤگے لذت کو بقا نہین اور افسوس و ندامت دائمی ہی یقین
جان لو ایک دن وہ ہوگا کہ آنکھ ناک کان جملہ حواس بیکار ہو جائینگے اور کوئی دوست ہوگا نہ آشنا پس کسی
مین عیب نہ لگاؤ تمکو اس جگہ جانا ہی کہ جہان غلام اور آقا دونون برابر ہین پس یہان غرور مت کرو ہمیشہ زاد سفر تیار
رکھو نہین معلوم کسوقت کوچ ہوجاے اللہ تعالے کی نعمتون مین حکمت سے بڑی کوئی نعمت نہین اور
حکیم وہی ہی جو قول و فعل دونون مین حکیم ہو بدی کے عوض نیکی کرو اور عفو تقصیر لازم جانو کسی کام مین
ملول نہ ہو کسی وقت سستی نہ کرو کسی حال مین نیکی کرنے سے باز نرہو بدی مین کبھی نیکی نہ جانو حظ نفس
کی جو بات قابل ترک ہی اُسکو ترک کرو حکمت کو عزیز رکھو اور حکما کی باتین سنو دنیا کی محبت دل سے دور
کرو اچھے آداب سیکھو وقت پر کام کرو اور بے سوچے سمجھے کوئی کام شروع نکرو تونگری پر گھمنڈ نہ رکھو
اور مفلسی مین تنگدل نہو دوست سے ایسا معاملہ کرو کہ حاکم تک نوبت نہ پہونچے دشمن سے ایسی چال چلو
کہ اگر حاکم کے سامنے پیشی ہو تو ہر صورت تمکو غلبہ حاصل رہے کسی سے جہالت نکرو ہر ایک سے تواضع
کرنیوالے کو ذلیل و خوار سمجھو تو جس امر مین خود معذور ہو دوسرے کو ملامت نکرو نیکی کرکے کبھی پشیمان نہو کہ ثمرہ کا

ضائع نجائیگا دنیا مین نہین تو عقبے مین مل رہیگا بیکارتی سے خوش نہو اقبال اور بخت پر بھروسا نکر کسی سے لڑائی اور جھگڑا نکر فساد نکر و صلح بہتر ہی ہمیشہ انصاف کا لحاظ اور نیکی کا التزام رکھو حکیم ارسطاطالیس وزیر اور اُستاد سکندر فیلقوس کا جبکہ بسبب ضعف و پیری کے گوشہ نشین ہوا اور خدمت بادشاہ سے معذور رہا اور سکندر بعد فتح ملک ایران کے انتظام ملک دارا اور سیاست و تدبیر شہزادگان عجم مین متحیر ہوا تو ایک خط شوقیہ بنام ارسطاطالیس تحریر کیا مضمون یہ تھا کہ مفارقت کے باعث اکثر معاملات مین تردد رہتا ہی خصوصاً اس واقعہ خاص مین کوئی تدبیر نظر نہین آتی جسطرح ہو سکے یہان تشریف لایئے ارسطاطالیس نے جواب مین لکھا کہ شوق ملاقات حضور مین کسیطرح کا قصور نہین مگر ضعف و ناتوانی سے مجبور رہون معاف کیجیے اسلیئے ایک دستور العمل بھیجا جاتا ہی اگر اُسپر ہمیشہ عمل رہیگا میری احتیاج نرہیگی خلاصہ اُسکے مضمون کا یہ ہی کہ عجم کے احوال مین جو مشورہ کیا گیا اُسکی صورت تو یہ ہی کہ وہان کے امرا و ارکان سلطنت کو ممکن ہی کہ ایک دم مین تہ تیغ بیدریغ کر دے مگر آب و ہوا کی تبدیل تیرے اختیار مین نہین اُس زمین سے جو پیدا ہوگا اُسکی بنیاد مین تیری عداوت ہوگی اس صورت مین علاج یہ ہی کہ اُن پر احسان کر اور اطراف ملک کو آپسمین تقسیم کر دے تاکہ باہم نزاع مین مشغول رہین اور اپنی فکر سے فرصت نپائین پھر تو بخاطر جمع ہو کر ملک رانی کر اُسکے بعد لکھا کہ بادشاہ چار قسم ہین ایک وہ کہ اپنے ساتھ بھی سخی ہو اور رعیت کے ساتھ بھی سخی دوسرے وہ کہ اپنے ساتھ سخی ہو اور رعیت کے ساتھ بخیل تیسرے وہ کہ رعیت کے ساتھ سخی ہو اور اپنے ساتھ بخیل چوتھے وہ کہ دونون کے ساتھ بخیل ہو قسم اول سب کے نزدیک محمود ہی اور دوسری اور چوتھی قسم سب کے نزدیک مذموم تیسری قسم مین اختلاف ہی حکماے ہند اُسکو محمود جانتے ہین اور حکماے فارس مذموم اور سخاوت اُسکو کہتے ہین کہ بقدر حاجت مستحقون کو دیا جاے ورنہ زیادتی مین اسراف ہی اور کمی مین حق تلفی جو بادشاہ اپنے مقدور سے زیادہ سخاوت کریگا اُسکے ملک مین بیشک فساد آئیگا خزانے خالی ہو جائینگے لشکر کمزور اور دشمن قوی اے سکندر بارہا مین نے تجھسے کہا ہی اصل سخاوت یہ ہی کہ لوگون کے مال مین طمع نکر اور یہ بھی ایک قسم کی سخاوت ہی کہ ظلم نکر اور لوگون کے پوشیدہ عیبون کو نہ ڈھونڈھ اور انعام و بخشش کرکے یاد نکر اور بڑا فضل و کرم یہ ہی کہ نیکون کی حرمت رکھ اور آدمیون کے ساتھ باخلاق پیش آ اور لوگون کے سلام کا جواب دے اور جاہلون کی خطا سے درگذر اے سکندر سب تدبیرون کا مدار عقل پر ہی اور بڑا عاقل وہ ہی جو نیکنامی کو دوست رکھتا ہو کیونکہ سلطنت سے لذت و شہوت غرض نہین ہی اے سکندر بادشاہون کو چاہیے کہ بلند ہمت اور صاحب راے سلیم اور فصیح و شیرین زبان اور بلند آواز ہون بات کم کرین سفلون کو خدمت و مصاحبت مین نرکھین اور دربار مین سلطنت کے لائق زینت کرین جو سوداگر دور دور کے ملکون سے آئین اُنپر لطف و کرم کرتے رہین کہ آمد و رفت زیادہ اور اطراف و جوانب مین آوازۂ نیکنامی بلند ہو ملک و سلطنت کی آبادی و رونق بڑھے اور بہت

ہنسی زیبا نہین کہ ہیبت و وقار لوگون کے دلسے جاتا ہی اور حرارت عزیزی مین ضعف آتا ہی اے سکندر شہوت کی
حرص نکر کہ یہ بہائم کا خاصہ ہی اُسکی کثرت سے بدن ناتوان اور قوای بدن ضعیف ہوتے ہین مسکینون اور ضعیفون کے
حال سے غافل مت رہ اُنکی رضامندی مقدم جان کیونکہ خلق کی رضامندی سے خالق کی خوشنودی مقصود ہی اور
غلہ ذخیرہ کر کہ قحط سالی مین کام آئے خلق اللہ سے ایسا سلوک کرنا چاہیے کہ نیک ابن رہین اور بد خائف اے
سکندر تجکو بار ہا مین نے وصیت کی ہی اور پھر تاکید کرتا ہون کہ خونریزی مین دلیری نکر کیونکہ زندہ کرنا اور مار ڈالنا خدا
کی صفت ہی کیا معلوم کہ قتل ناحق ہی یا حق حضرت ادریس پیغمبر سے مجکو یہ خبر پہونچی ہی کہ جو کوئی کسی کو قتل کرتا ہی فرشتے
جناب باری مین بعجز و نیاز عرض کرتے ہین کہ اس بندۂ قاتل نے قتل مین تیرے ساتھ مشابہت کی ہی پھر اگر وہ قصاص
مین مارا گیا ہی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے حکم سے قتل کیا ہی اور اگر ظلماً مقتول ہوا تو فرماتا ہی کہ مجکو قسم ہی اپنے
عزت و جلال کی کہ مین نے خون قاتل کا مباح کر دیا پس تمام ملائکہ اُسکے حق مین دعاے بد کرتے ہین یہانتک
کہ قصاص مین قتل کیا جاے اور یہ اُسکے حق مین بہتر ہی یا اپنی موت سے مرجاے اور یہ بدتر ہی کیونکہ آخرت کا
عذاب دائمی ہی اے سکندر عہد شکنی اور جھوٹی قسم سے احتراز کر کہ سلطنت یونان اس سے خراب ہوئی اور رعایا کو
علم سیکھنے کا حکم فرما جو کوئی علم مین فائق ہو اُسکی تعظیم و توقیر نگاہ رکھ تا کہ لوگون کے دلون مین تیری محبت زیادہ
ہو اور ملک و دولت اور نام نیک باقی رہے جبتک یہ دونون خصلتین سلطنت یونان مین باقی رہین
ملک مین زوال نہ آیا یونان کے بادشاہ اپنی رعایا کو تحصیل علوم مین اسقدر رغبت دلاتے تھے کہ اُنکے زمانہ
مین اپنے مان باپ کے گھر لڑکیان فرائض اور آداب شرائع اور علم نجوم و علم طب مین دستگاہ کامل پیدا کرتی تھین
اے سکندر جسپر اعتماد نہو اُسکے ہاتھ سے کوئی چیز تناول نکر اور اپنی حفاظت سے غافل مت رہ اُس قصے کو یاد کر کہ بادشاہ
ہند نے تحفے بھیجے تھے اُسمین ایک لڑکی بھی تھی جسکو صغر سن سے زہر مین پرورش کیا تھا حتیٰ کہ سانپ کی خاصیت
اُسمین آگئی تھی اور اس تدبیر سے اُنکو تیرا قتل کرنا منظور تھا اے سکندر ایک دلیل سے حکم جاری نکر بلکہ جملہ دلائل
مین جو قوی ہو اُسکو اختیار کر اے سکندر عدل اللہ کی صفت ہی اور عدل سے زمین و آسمان قائم ہی اور
عدل سے گردنین قابو مین آتی ہین اے سکندر اہل ہند نے کہا ہی کہ بادشاہ کا عدل مینھ برسنے سے بہتر ہی اور
بادشاہ عادل آب باران سے نافع تر شیخ ابو الفضل بن مبارک محمد جلال الدین اکبر بادشاہ کا وزیر کہ جو
آئین و قانون سلطنت سے بخوبی خبردار تھا اُسکے مکتوب کا خلاصہ یہ ہی اس زمانہ مین کہ ناراستی و نادرستی
مانند راستی و درستی کے اہل عالم کو محبوب و مرغوب ہی اور حیلہ و خیانت و مکر و فریب نے جابجا رواج پایا ہی
اور ظلم و تعدی و رشوت ستانی کی رسم پڑ گئی ہی اور چالاکون نے لوٹ مار کا ہاتھ دراز کیا ہی اور خود غرض کا اپنی
بھلائی اور دوسرون کی برائی ہر دم سوچتے رہتے ہین بہت ہو گئے یہ سب نتیجہ لقمۂ حرام کا ہی اور لقمۂ حلال حاصل ہونا

شیخ ابو الفضل

محال پس غذاے ناگوار طبیعی سے جسطرح فساد بدن اور ہلاکت ظاہری متصور ہی اسیطرح غذاے ناگوار روحانی سے خرابی نفس ناطقہ اور مرگ معنوی پیدا ہوتی ہی اور نفس ناطقہ مردہ سے دین و دنیا کا کچھ کام نہین ہوسکتا صاحب نصیب کو لازم ہی کہ امور دین و دنیا مین غرض کو شامل نکرے اور مزاج کو صلاحیت پر قائم رکھے اور ہر دوست و دشمن سے سلوک کرے کہ رفاہ رعیت جمہوری و لایت اسی مین ہی اور معاملات کی تحقیقات مین عقل پر اکتفا کرے بلکہ مختلف وقتون مین تقریر جداگانہ سے دریافت کرے اور فراست و دوربینی سے اظہار حق مین کوشش بلیغ کرے اور ہمیشہ نیازمندی کے ساتھ تہذیب اخلاق کا اہتمام بجالاے اور خراب عادتون کی درستی مین نہایت عرقریزی کرے اگر سب کو دوست نہ بنا سکے بہر صورت صلح کل اختیار کرے سینہ زندان کینہ نہ بنائے خود پسند نہو اپنی بات کی پچ نکرے اور بہت کسر نفسی بھی اچھی نہین حق بات خلوت مین سکے حق شناسی اپنا شیوہ کرے خوش طبعی کا دروازہ بند رکھے بیہودہ کام نکرے رات دن کے چوبیس گھنٹے معاملات دینی و دنیوی مین قسمت کرے ہر ہفتہ مین اول اپنے اعمال و احوال کا حساب لے کہ کتنے کام موافق رضای الٰہی کیے اور کتنے کام خلاف مرضی واقع ہوئے انکا تدارک کرے انکا عذر خوشامد حد سے زیادہ نہ کرے نہ کہے نہ سنے اور جو کسی سے کہے بھی تو راستی تلخ دشنی کہنی ضرور ہی کہ بدلا ہو جا

مؤلف

خوشامد سے نرہ شیرین زبانون کی کبھی غافل	یہ شیرینی ہین گویا زہر قاتل کو ملاتے ہین

ہر کام مین جسطرح عقل سے صلاح لیتا ہی اسیطرح مردم دانا سے بیغرض سے مصلحت کرے جب کوئی نیک کام ظہور مین آئے تو خود بینی و رعونت کو راہ نہ دے اور گوشہ نشینان آگاہ دل سے ہمت و سیلہ طلب کرتا ہے حافظہ پر اعتماد نرکھے بلکہ قلم و کاغذ کو رازدار کرے لوگون کی درستی و تربیت کا اہتمام کرے ہر بات سے عبرت حاصل کرے مصاحبون اور خدمتگارون سے خبردار رہنا لازم ہی کہ بیتر سے بھروسے دوسرون پر ظلم نکرین جو شخص کہ سخن تلخ اور سچی بات کہے اسکا عاشق رہو کہ ایسا آدمی نایاب ہی فرد انیکہ می بینی خلاف آدم اند + نستند آدم خلاف آدم اند سخن جبتک بے غرضون سے معلوم نہو اعتبار نکرے راتون کو بیکار نکھوئے بالکل مغلوب الغضب نہوجاے اور بدرجہ کمال حلیم و بردبار بھی نہ بنے

فرد

کند تحمل بسیار مرد را بے قدر	کمان چو تن بخمیدن دہر کیادہ شود

نشہ کی عادت نہ ڈالے بہت خندہ نکرے تکلیف کے وقت ہراسان نہو اگر کسی طرح کا غم واندوہ لاحق حال ہو تو کاروبار مین مصروف نہو بہت خلوت پسند نہ کرے اور کثرت مین بھی ہر دم نرہے طریقہ میانہ روی خوب ہی خدا جسکو عزت دے اسکو عزیز رکھے فقرا و مساکین و ارباب حاجت کا مددگار رہے اور گناہ کے لائق سزا تجویز کرے بعضے کو صرف نگاہ تند کافی ہی بعضے کو زیر بند مارنے مفید نہین اور قسم کھانے کی عادت اختیار نکرے کہ نسبت

اسپنے جھوٹ کی تہمت لگانی ہی کسی بزرگ کا قول ہی کہ اگر کوئی شخص کچھ بات کہے تو اُسپر صدق وکذب کا احتمال ہی
اور جو مکرر کہے تو جھوٹ کا شک غالب ہوا اگر قسم کھائی تو دروغ کا یقین ہو گیا مؤلف قسم سے بڑھکے نہین جھوٹ
کی دلیل کوئی + کر راستی سے سخن سے قسم ہی نا محرم + جہانتک نوکرون سے کام ہو سکے فرزندون کو حکم نہ دے اور
فرزندون سے ممکن ہو تو خود اُسکا ارادہ نہ کرے اسواسطے کہ جو دوسرون سے نہو سکے اُسکا تدارک خود کر سکتا ہی
مگر جب تجھ ہی سے فوت ہوا تو بندوبست مشکل ہی دنکا کام رات پر نچھوڑے نہ کہ آج کا کام کل پر اور کسب کمال مین
ہمہ تن مصروف رہ اپنے خرچ آمدنی سے کم کرے وعدے سے نہ پھرے خوشخوئی اور کشادہ پیشانی سے زیست بسر کرے
نظام الملک وزیر ملک شاہ نے جو مکتوب اپنے فرزند عزیز فخر الملک کو لکھا ہی سراسر وعظ و نصیحت سے بھرا
ہوا تھا اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ ای عزیز خوشحالی و کم آزاری کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہیے علم کی روشنی سے راہ راست
معلوم ہوتی ہی خاموشی سے عزت زیادہ ہوتی ہی والدین اور اُستاد اور قبائل کے حق مین زیادہ ترنیکی کرنی
لازم ہی ای فرزند ارجمند اعتقاد نیک دونون جہان کی نیکیون کا سرمایہ ہی اور شناخت حضرت پروردگار
کی وحدانیت سے لازم ہی کہ ہمیشہ سے تھا اور ہی اور رہیگا اور زوال و انتقال سے پاک ہی دشمنی کسی سے جی مین نہ رکھنی
چاہیے عالمون کی عزت و حرمت پہچاننی ضرور ہی صبحدم بیدار ہو کہ اُسوقت جاگنا برکت رکھتا ہی اور اچھے کامون کو
سلجھاتا ہی اور زندگانی زیادہ کرتا ہی ادب اختیار کر ہنرمندون اور قابلون کی صحبت قبول کر علم و فضل حاصل کرنے
مین کوشش کر جھوٹ نہ بول غیبت نکر سچ بولنے کی عادت رکھ جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہی اگر کسی مصلحت کے سبب سے
کبھی جھوٹ بولیگا تو اُسکو بھی لوگ سچ سمجھینگے شعر جھوٹ کہنے مین جو کہ ہو مشہور اُسکی سچ بات بھی نہو منظور +
وعدہ وفا کر اور زیادہ دوست رکھ کہ ہر دل عزیز ہو غماز اور سخن چین اور دروغ گو اور جعلساز اور اوباش وغیرہ کی
مصاحبت سے کنارہ کر کہ اُنکی ہمنشینی زہر قاتل ہی شہوت و گناہ سے بچا رکھ خوش اخلاق لوگون سے دوستی پیدا کر
کسی کے ناموس کو نظر بد سے نہ دیکھ اور جو کوئی سنے اس بات کی رغبت دلائے اُسکو دشمن جانی جان ہر دم تازہ رو
اور خوش خلق رہنا مناسب ہی کہ لوگون کا دل تیری ملاقات پر مائل ہو ظلم پر جرأت نکر کہ دعا مظلومون کی مقبول ہی

مؤلف

دعا کرتے ہین مقبولان درگاہ خدا جسدم	قبولیت فلک سے بہر استقبال آتی ہی

انصاف سے درگذر نکر حسد اور کینہ دل مین نرکھ ہر وقت تکلف نکر رعیت کو آسودہ رکھ مظلومون کی فریاد ہر ہفتہ
مین ایک روز عدالت کے واسطے مقرر کر اور اپنی ذات خاص سے انصاف پر مستعد رہو خادمون اور نوکرون کو معزز
رکھ اگر وہ بیمار ہون عیادت کی تکلیف کر اگر انکو کوئی مشکل درپیش ہو معاونت کر سب کو پہچان اور نام و لقب اُنکا
یاد رکھ اور کشادہ پیشانی سے کلام کر کہ وہ تیری خدمت زیادہ کرین اور اُنپر ہمیشہ احسان کر اور حاجتین بر لا

نصیحت نظام الملک

انسان کو برسون مین نیکنامی حاصل ہوتی ہی اور ایک ادنی بات مین بدنام ہو جاتا ہی خدا توفیق نیک رفیق کرے الغرض
ایسی ہزارہا باتین سمجھا دین کہ جسکے باعث شہزادہ بلند اقبال زمانہ کے نشیب و فراز سے بخوبی خبردار ہو گیا عقل سامنے
طرفہ جولانی پیدا کی عیال دور دور پہونچنے لگا طبیعت نے ہر بات کی کنہ حقیقت تک رسائی کی راہ نکالی اسوقت
فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ ای خرد پرور لطافت تقریر اور ظرافت بیان ایک عجیب چیز ہی جو کہ انسان کو اپنے
ہمجنسون پر درجہ فوقیت بہت جلد عنایت کرتی ہی اور کسی شخص کو رنج و غم یا فکر و تردد سے سروکار ہو تو اسکا
دل خوش کرنے کے واسطے یہ طریقہ بہت عمدہ ہی بشرطیکہ درجۂ اعتدال کے ساتھ رہے بزرگون کی نصیحت ہی کہ
اپنے بڑے اور اپنے چھوٹے سے ظرافت و بذلہ سنجی مناسب نہین اس سبب کہ بزرگ ناخوش ہوتا ہی اور خرد گستاخ
لیکن برابر والے سے گاہے بگاہے مضایقہ نہین مگر نارضامندی کا لحاظ رہے اسکا طریقہ ہم تمھین سمجھاتے ہین
اسی پر قیاس کر لینا مناسب ہی لطیفہ ولایت غور کے رہنے والے اکثر احمق ہوتے ہین ایک روز کوئی ظریف وہان
جا پہونچا اس شہر کے جانب شمال ایک کوہ بلند واقع ہی جسکی حرارت سے وہان کی ہوا نہایت گرم ہی اور لوگ
ہمیشہ مرض مین مبتلا رہتے ہین مرد ظریف نے اُن سے کہا کہ اگر اہل جہان میری خدمت کرو اور مجھے عمدہ عمدہ
کھانے کھلواؤ تو برس بھر کے بعد مین اس پہاڑ کو اٹھا کر دور پھینک دونگا غوری بہت خوش ہوے اور اُسکی
خدمت پر کمر باندھی ایک برس تک غذاے لطیف و میوہ پاکیزہ اسکو کھلاتے رہے جب وہ برس تمام ہوا سب
نے ظریف سے کہا کہ چل وعدہ پورا کر اُس نے کہا بہت اچھا اس شہر کے تمام باشندے میرے ساتھ چلین اور تماشا
دیکھین وہ سب ملکر زیر کوہ جا پہونچے مرد ظریف پہاڑ کے نیچے پشت خمیدہ کرکے کھڑا ہو رہا اور کہا کہ اب تم سب لوگ
یکبارگی زور کرکے اس پہاڑ کو میری پیٹھ پر رکھدو پھر مین اسکو دور لیجا کر جہان بتاؤ وہان پٹکدون غوریون نے
کہا کہ تو کچھ دیوانہ ہوا ہی یہ کام ہماری طاقت و مقدور سے باہر ہی اُس نے جواب دیا کہ تم سب کے سب دیوانے
ہوگئے ہو بھلا ہزارہون آدمی جمع ہین اور اس پہاڑ کو اٹھا نہین سکتے پھر مین اکیلا کسطرح اٹھا لونگا اہل شہر یہ
بات سنکر نہایت پشیمان ہوے اور ظریف نے اپنا راستہ لیا لطیفہ کسی شخص کا ایک غلام تھا ہر روز پانی بھرتے
بھرتے تھک جاتا ایک دن شام کو آقا نے پوچھا کہ ای غلام تو اپنا حال اور میرا حال کیسا پاتا ہی اُسنے جواب
دیا کہ اس گھر مین سب سے زیادہ دو شخص کمبخت ہین ایک مین دوسرا تو مالک نے کہا اسکی دلیل کیا ہی اُس نے
جواب دیا کہ رات بھر تجھے انکی روٹی کی فکر ہی اور دن بھر مجھے انکے پانی کی مگر انکو میرا تیرا کچھ رنج نہین اور بالکل
احسان نہین مانتے بلکہ دونون کو اپنا خدمتگار شمار کرتے ہین صاحب نے کہا واللہ تو سچ کہتا ہی اور غلام کو آزاد
کر دیا لطیفہ ایک چور نے کسی کا جامہ چرایا اور بازار مین دلال کے حوالے کیا کہ اسکو فروخت کرے دوسرا
چور دلال کے پاس سے وہ کپڑا چرا لے گیا یہ چور خالی ہاتھ یارون کے پاس آیا انھون نے پوچھا کہ جامہ کو

قیمت کو فروخت کیا اُسنے جواب دیا کہ جس قیمت کو لیا تھا لطیفہ ایک شخص بحال تباہ سکندر کے دربار مین حاضر ہوا
اور اپنا مطلب دل کمال فصاحت و بلاغت سے ادا کیا سکندر نے فرمایا کہ جسطرح تیرا مافی الضمیر کلمات دلپذیر سے ادا
ہوا اسیطرح اگر ظاہری بھی لباس پُر تکلف سے پیراستہ ہو تو بہت عمدہ بات ہو اُس نے عرض کی کہ خوبی تقریر مین مجھکو دسترس
ہی اور پوشاک نفیس عطا فرمانے کو بادشاہ بس ہی یہ کلمہ ذوالقرنین کو پسند آیا اور خلعت گران بہا مع زر نقد عطا فرمایا
لطیفہ کسی شخص نے اپنے غلام سے انگور منگائے وہ بازار گیا اور بہت دیر مین آیا مالک اُسپر غصہ ہوا اور کہا کہ
جسوقت مین تجھے ایک کام کو بھیجون لازم ہی کہ چند کام سرانجام دے کر جلد آجایا کر غرض کچھ دنون مین آقا بیمار ہوا
اور غلام سے کہا کہ کسی طبیب کو بلا لا غلام گیا اور چند شخصون کو جھٹ پٹ اپنے ہمراہ لاکر حاضر کر دیا جسدم صاحب
نے پوچھا کہ اتنے آدمی کسواسطے آئے ہین کہا کہ اے خواجہ اُس روز کی تیری نصیحت مجھے خوب یاد ہی تو نے فرمایا تھا
کہ مین ایک کام کا حکم دون تو جلدی جلدی کئی کام کر لیا کر لہذا مین نے تیرے حکم کے موافق اس فرصت قلیل
مین اتنے کام کیے ہین یعنے طبیب کو لایا کہ تیرا علاج کرے دوا ساز کو لایا کہ تجھے دوا پلاے مطرب کو لایا کہ صحت
ہو تو نغمہ سرائی کرے غسال کو لایا کہ مر جاے تو تجھے غسل دے شاعر کو لایا کہ تیرا مرثیہ بنا کر تاریخ وفات کے گورکن
کو لایا کہ تیری قبر تیار کرے اور حافظ کو لایا کہ تیرے جنازے کی نماز پڑھاے اور گور پہ قرآن ختم کرے لطیفہ
ایک امیر دولتمند نے عین حیات مین اپنے واسطے مقبرہ بنوایا معمارون نے ایک برس کے عرصہ مین تعمیر کر دیا جب
تیار ہو چکا تو اُس امیر نے معمارون کے اُستاد سے پوچھا کہ اب اس عمارت مین اور کیا چاہیے اُسنے کہا صرف ایک
آپ کا جسم شریف اور زیادہ کچھ نہین لطیفہ ایک جوان عورت نے کسی بڑھیا کو کوزہ پشت دیکھکر کہا کہ بڑی بی
یہ کمان کتنی قیمت مین فروخت کرتی ہو اُسنے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر جواب دیا کہ بیٹی جب تو میرے برابر ہو جائیگی
تو اُسوقت ایسی کمان تجکو بھی مفت مل رہے گی کچھ قیمت دینے کی حاجت نہ پڑے گی لطیفہ دہقانون کی ایک
جماعت بادشاہ کے حضور مین کسی عامل ظالم کی فریاد لائی بادشاہ نے فرمایا کہ عاملون مین اُسکے برابر کوئی شخص
عادل اور راستگو نہین ہی سر سے پانون تک اُسکے تمام اعضا مین عدل و انصاف بھرا ہوا ان دہقانون مین ایک
ظریف بھی حاضر تھا اُسنے جواب دیا کہ اے بادشاہ جو اُسکے تمام اعضا مین عدل و انصاف بھرا ہی تو ہر ایک عضو اُسکا ایک
ایک ملک مین جدا جدا بھیجیے کہ ہر ملک تیرا عدل سے معمور ہو جاے بادشاہ نے تبسم فرمایا اور اُس عامل کو معزول
کیا لطیفہ ایک ظریف کو کسی گناہ مین ماخوذ کر کے بادشاہ کی خدمت مین لاے ثبوت جرم کے بعد بادشاہ نے
حکم صادر فرمایا کہ اسکی ناک مین سوراخ کرو ظریف نے کہا کہ واللہ میری ناک مین دو سوراخ ہین اور یہ بخوبی مجھے
کفایت کرتے ہین تیسرے سوراخ کی حاجت نہین بادشاہ کو بے اختیار ہنسی آگئی اور اُسے چھوڑ دیا لطیفہ ایک بڑے
عالم فاضل کہین چلے جاتے تھے اثناے راہ مین ایک شخص کوٹھے سے گرا اور حضرت کی گردن پر پڑا وہ تو نیچے سے اُٹھ کھڑا

ہوا مگر انکو نہایت صدمہ پہونچا کئی روز تک بستر پر پڑے رہے لوگ عیادت کے واسطے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مولانا
حال کیسا ہی آپ نے فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ گرے کوئی اور گردن ٹوٹے ہماری لطیفہ ایک غوری کا گدہا
چور چرا لے گئے اُسکو جب خبر ہوئی سجدۂ شکر ادا کیا لوگون نے کہا کہ اے غوری یہ کیا عقد شکر کا مقام ہی اُس نے جواب دیا کہ
خدا کا شکر ہے کہ اگر مین اُسوقت سوار ہوتا تو مجھکو بھی چور لیجاتے خبر گدہا گیا تو جانے دو مین تو بچ گیا لطیفہ ایک بادشاہ
نے دشمن پر فتح پائی اور اُسے قید کر لیا پھر ازراہ عتاب فرمایا کہ اب تیرا کیا حال ہی اور مین تیرے حق مین کیا کرون
اُسنے جواب دیا کہ خدا جس چیز کو دوست رکھتا ہی وہ عفو ہی اور تو جس چیز کو دوست رکھتا ہی وہ ظفر ہی جبکہ حضرت
پروردگار نے وہ ظفر کہ جسکو تو دوست رکھتا ہی تجھے ارزانی فرمائی پس وہ عفو کر کہ جسکو وہ دوست رکھتا ہی
تو بجا لا کہ اُسکے شکر سے ادا ہو بادشاہ کو رحم آیا اور اُسکو رہا فرمایا لطیفہ شاہجہان بادشاہ کے زمانہ مین ایک
شخص بڑے علامۂ عصر تھے ہمیشہ خلوت مین رہا کرتے ہر چند بادشاہ نے کئی بار طلب فرمایا مگر وہ کبھی تشریف نہ لائے
لوگون نے عرض کی حضور یہ شخص نہایت مغرور معلوم ہوتا ہی آپ نے چند مرتبہ یاد فرمایا اور وہ حاضر نہوا بادشاہ
نے کہا ہم خود اُسکی ملاقات کے واسطے چلتے ہین دیکھین کہ فی الحقیقت متکبر ہی یا نہین شاید کہ حاضر نہ ہونے کی
کوئی دوسری وجہ معلوم ہو غرض بادشاہ جب وہان گیا کیا دیکھتا ہی کہ آپ دیوار سے تکیہ کیے ہوئے پانون
پھیلائے کتاب کے مطالعہ مین مصروف ہین شاہجہان دو ساعت تک برابر بیٹھا رہا مگر وہ متوجہ ہوئے اور کچھ
خیال نہ کیا بادشاہ نے دل مین سوچا کہ اسکو بیشک بڑا غرور ہی پھر براہ طنز کہا کہ حضرت آپ نے پانون کب سے
لمبے کیے ہین جواب دیا کہ جب سے اہل دنیا کی جانب سے ہاتھ کوتاہ کیا ہی پانون دراز کرنے کا خوب موقع ہاتھ آیا بادشاہ
دلمین نہایت پشیمان ہوا اور بالیقین سمجھ گیا کہ یہ صاحب فی الحقیقت صاحب فضل و کمال ہین۔ خلاصہ یہ ہی کہ شہزادہ
خرد پرور کی تعلیم و تربیت کو اسی طرح چھ مہینے گذر گئے اُسروز دانائے ہوشیار یعنی فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ اے عزیز با تمیز تم اول
پڑھ چکے ہو کہ ایک سو علم را دہ من عقل بابد اس مثل پر ہر دم خیال رکھنا اور کبھی فراموش نہ کرنا کل کے روز امتحان
درپیش ہی بادشاہ ذیجاہ یا ارکین سلطنت جو سوال کرین اُسکا جواب معقول بہت غور و تامل سے ادا کرنا جو جو تمھین
یاد ہی ہم اُسکا موقع بھی سکھلا چکے ہین ایسا نہ ہو کہ عین وقت پر مطالب اور مقاصد وغیرہ بیان کرنے مین کوتاہی
واقع ہو اور ہم نے آجتک تمھین جسقدر تعلیم کی ہی اُسکو ہمارے سامنے پھر تمام و کمال بیان کرو اگر خوب یاد ہی تو ہم تحسین و
آفرین کرینگے اور جو کچھ کسر رہگئی ہوگی تو وہ آج ہی نکل جائیگی شہزادہ نے دست بستہ عرض کی کہ اس کمترین کو
روز اول سے امتحان کی فکر ہر دم رہتی ہی اور جو کچھ آپ نے تعلیم فرمائی ہی وہ مجملاً تو اب سن لیجیے اور مفصل
حضور شاہی مین گذارش کردن گا اُسوقت حاضرین دربار تحسین و آفرین فرمائین تو آپ کا دل خوش اور خاکسار کی
قدر و منزلت زیادہ ہو یہ کہکر اول سے آخر تک جو کچھ پڑھا تھا فر فر زبانی سنا دیا اور کہا کہ اسے بہترین بند

اگر بادشاہ کو بھی اسی طرح سنایا تو مطلق کار آمد نہین بلکہ جو سوال کیا جاے اُسکے جواب مین جس گفتگو کا موقع ہو دخل
کرنی ضرور ہی اسواسطے کہ اگر وہ کوئی بات پوچھین اور مین عبارت پڑھنی شروع کر دون تو بہت نازیبا ہی سنتے
بادشاہ فرمائے گا کہ بغیر سمجھے طوطے کی طرح یاد کر لیا ہی حضرت کی ناراضامندی کا موجب ہوگا اہل محفل خندہ زنی
کرینگے اور کہین گے کہ سوآل دیگر جواب دیگر * اگر حضرت کی توجہ باطن اور عنایت بے نہایت شامل حال ہی تو
میرے امتحان کا بھی کل امتحان ہو جائے گا فرزانۂ روزگار بہت خوش ہوا اور فرمایا فرد مرحبا ای عندلیب خوش
نوا * فارغم کردی ز قید ماسوا * جس وقت روز دوم خسرو خاور نے سریر فلک چہارم پر جلوس فرمایا بادشاہ گیتی
پناہ نے دربار عام آراستہ کیا علماے کرام وحکماے عظام حاضر ہوے وزیر با تدبیر اپنے اپنے قرینے سے ایستادہ
تھے اتنے مین سلطان والاشان وزیر اعظم کی طرف مخاطب ہوا اور ارشاد کیا کہ ای شعور سخن رس آج فرزانۂ روزگار
کی خدمت مین جا اور ہماری طرف سے بعد سلام شوق کے عرض کر کہ اگر مرضی مبارک ہو تو آپ تشریف آوری سے اہل دربار
کو ممتاز و سرفراز فرمایئے اور خرد پرور کو بھی ہمراہ لائیے وزیر اعظم یہ حکم سنتے ہی فوراً درگاہ خرد پرور مین جا پہونچا اور
نیاز حاصل کرکے پیغام بادشاہی سنایا فرزانۂ روزگار نے کہا بہتر ہے اور اسیوقت مع شہزادہ خرد پرور دربار بادشاہی مین تشریف لائے

امتحان اول

مؤلف

ہوئی مدت فراموشی کہان تک — ہماری یاد سے کیون بے خبر ہی
ہمین دس بار چاہیے آزمانے — یہ کیا اک امتحان مدنظر ہی

جبدم فرزانۂ روزگار بارگاہ شہریار مین داخل ہوا بادشاہ دانش پناہ کمال تعظیم و تکریم سے پیش آیا شہزادہ
خرد پرور آداب تمام سے آداب بجا لایا فوراً دو کرسیان جواہر نگار موجود ہوئین استاد شاگرد بیٹھے اول
بادشاہ نے فرمایا کہ ای خرد پرور تمنے آج تک کیا کیا پڑھا ہی پہلے بیان کرو پھر ہم تمھارے پڑھے
ہوے مین کچھ سوال کرین شہزادہ نے عرض کی کہ جناب عالی فدوی نے بحث حروف بھی اور ضرب الامثال
اور پند حکما اور لطائف کلام وغیرہ سے فرصت حاصل کی مگر اب حضور کی خاطر اقدس مین اس
مضمون کا جو سوال گذرے بلا تامل ارشاد کرین اور ہرگز یہ خیال نہ فرمائین کہ اس ہیچمدان کے دائرہ
حیثیت سے خارج ہی بندہ حتے الوسع اپنی فہم ناقص کے موافق اسکا جواب دیگا عقل مجسم یہ تقریر سنکر حیران
رہ گیا اہل دربار کو نہایت تعجب ہوا کہ آج پہلا ہی امتحان ہی مگر شہزادہ کی جولانی گفتگو اور شوخی تقریر یہ بات بخوبی
ثابت کرتی ہی کہ مرتبۂ تکمیل حاصل ہو چکا الحاصل بادشاہ نے فرمایا کہ قرینۂ قیاس سے ایسا پایا جاتا ہی کہ شاید

سی عرصہ قلیل مین کتب درسیہ کے عبور کی نوبت گذر گئی شہزادہ نے کہا کہ جناب عالی کمترین کا طریقہ تعلیم وتعلم جداگانہ
ہو اگرچہ اشراقین کا زمانہ گذر گیا اب فی زمانہ علم کا مدار کتاب پر ہو اور ظاہر ہو کہ عموماً کتابون کی دو قسمین ہین
ایک درسی دوسری غیر درسی درسی اُن کتابون سے عبارت ہو جو کسی وقت مین درجہ معین تک اُستاد سے
پڑھنے کے واسطے ایک گروہ کی راے سے خاص ہون اور غیر درسی اُن کتابون سے جو ان قیدون سے آزاد
ہین مگر یہ امر مسلم ہو کہ صرف درسیہ کے عبور سے تکمیل حاصل نہین ہوسکتی بلکہ اس سے یہی غرض ہو کہ طالب کو حل مطالب
کی استعداد پیدا ہو اور عموماً کتاب بینی سے تکمیل حاصل کرے اسواسطے کہ علم دریاے ناپیداکنار ہو اور عمر بہت قلیل
علاوہ ازین کتب درسیہ بہت کم ہین طبائع مختلف اور تالیفات وتصنیفات کثیر اور ہر زمانہ مین درسیہ کے انتخاب مین
تغیر وتبدل واقع ہوتا ہو اور ہمیشہ مختلف ممالک مین مختلف درس جاری رہتے ہین پس یہ تغیرات واختلافات
صاف ناطق ہین کہ درسیہ کے انتخاب مین کتابون کا انحصار دشوار ہو اور جب یہ امر ثابت ہوا تو کمترین کا قول
صادق آگیا کہ صرف درسیہ کے عبور سے تکمیل ناممکن ہو اور اسحالت مین کتاب بینی کی ضرورت معلوم ہوتی ہو
واقع مین کتاب بینی ایسی چیز ہو کہ انسان کے دماغ کو روشن عقل کو جلا دل کو آئینہ کردیتی ہو اگر کسی شخص کو ایسی
دوا کی تلاش ہو کہ گھر بیٹھے ہفت اقلیم کی سیر کیا کرے اور زمین وآسمان کے قلابے ملایا کرے اور اگلے پچھلے حالات
معلوم کرے تو کوئی حکیم یہ کہہ نہین سکتا کہ سواے کتاب بینی کے اُسکے لیے دوسرا نسخہ بھی ہو سابق مین اگرچہ
مصنفین ومؤلفین زیادہ گذرے مگر عام لوگون کو کتابین بہت کم میسر ہوتی تھین اب چھاپے نے ایسی راہ نکالدی
ہو کہ ہر قسم کی کمیاب ونایاب کتابین دیکھنے مین آتی ہین مگر ناظرین کے دلون پر ہر دم یہی قلق رہتا ہو کہ اجل سر پر
کھڑی ہو فرصت کو بقا نہین وقت کا قیام غیر ممکن ہو اور موت کا کچھ علاج نہین فرد غافل تجھے گھڑیال یہ
دیتا ہو منادی ✤ گردون نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی ✤ اُس دم ایک حکیم دانا نے کہ دربار شاہی مین حاضر
تھا خرد پرور کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ شہزادۂ عالم کی عمر دراز ہو اگر بار خاطر نہ گذرے تو مین بھی ایک سوال دریافت
کرون شہزادہ نے جواب دیا کہ خاص کچھ تم پر منحصر نہین بلکہ ہر شخص کو اجازت ہو کہ جسکو میری تقریر مین جاے گفتگو ہو بیشک
ہوش نہ رہے اگر تمھین کچھ تحقیق کرنا ہو تو بسم اللہ اُس حکیم دانا نے کہا کہ مطالعۂ کتب سے کیا منافع متصور ہین اور
عقل کیونکر ترقی حاصل کرتی ہو اور آخر کار اسکا نتیجہ کیا پیدا ہوتا ہو شہزادۂ خرد پرور ادھر مخاطب ہوا اور کہا کہ
اے حکیم فہیم اسکی کیفیت مجھسے سُن سے تعلیم ضروری کارروائی کے لائق بہت جلد آسکتی ہو اور اپنی زبان کا
لکھنا پڑھنا تو کچھ دشوار نہین اطفال خردسال ایک برس مین بخوبی حاصل کرسکتے ہین علم چاہیے اور ہوش وحواس
اگر ایک برس کی تعلیم مین اپنی زبان کا لکھنا پڑھنا آگیا تو اوقات عزیز کو علوم مفیدہ کی تحصیل مین صرف کرنا چاہیے
پس ہر قوم کو لازم ہو کہ تمام علوم کو اپنی زبان مین ترجمہ کرے جسطرح انگریزون نے بکمال کوشش تمام زبانون کے

علوم ترجمہ کرکے اپنی زبان مین بھر دیے اور جو اکثر کتابین اصل مقصد سے گمراہ کر دیتی ہین اور بالعوض فائدہ کے نقصان حاصل ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ یا تو وہ کتابین خود حقیقت حال نہین سکھا سکتین یا سیکھنے والا کتابین خوب اور علم مرغوب بہم نہین پہونچا تا بہر حال ضرور ہی کہ کتب مفیدہ کی سیر کرین اور علوم بہبودی خلائق کی تحصیل مین مصروف ہون ورنہ جیسا طریقہ تعلیم ایک مدت سے عوام الناس مین جاری ہی اگر اسی طرح قیامت تک جاری رہے گا تو کچھ بھی حصول نہ ہوگا اور حکماے یونان و انگلستان کا حال اور اُنکی ایجادون کا بیان اور اُنکی تصنیفات کا مضمون مطالعہ کرنے اور اپنی عقل پر زور دینے سے ترقی عقل حاصل ہوتی ہی اور یہ بات تو آج کل تمام دنیا کے لوگ جانتے ہین کہ اسوقت ملکی ترقی اور تعلیم و تربیت وغیرہ مین انگلستان کے مقابل کوئی ملک نہین ہی بلکہ تمام دنیا کی ترقی اور ترغیب تعلیم و تربیت کے وقت انگلستان ہی کی نظیر پیش کی جاتی ہی اور اُسکی علمی روشنی کی چمک اور عقلی نور کا پرتو ایک عالم مین پھیل رہا ہی اُس ملک دلاویز کا ایک نہایت لائق و فائق حکیم فہیم کہ سررشتۂ تعلیم انگلستان جسکی ذات گرامی سے متعلق ہو اور ایسے شائستہ و تربیت یافتہ ملک مین اُسکی راے عالی سے ترقی تعلیم کی نگرانی کا کام لیا جاے اور جسکے کلام واجب التسلیم کو بڑے بڑے خوش تدبیر لوگ کمال درجہ قابل اعتبار سمجھین جس صورت مین اُسکا یہ قول ہو تو غیر ملکون کے باشندے کہ جو ہنوز خواب غفلت سے مست و مدہوش ہین اُنکا احوال کسقدر قابل عبرت ہی وہ قول یہ ہی کہ مین انگلستان کی جہالت سے نہایت سخت لڑائی لڑ رہا ہون اور اس دشمن سخت سے ازبس خائف و ترسان ہون اور جسقدر اُسکی طاقت کا حال مجکو معلوم ہوتا جاتا ہی اُسی قدر اُسکا خیال کرتا ہون ملک کی جہالت درحقیقت ایک نہایت خوفناک اور ایسا زبردست دشمن ہی کہ جس سے سلطنت اور رعایا دونون کو خطر عظیم ہی پس جہان تک ہمکو اُسکی شکست دینے کے سامان دستیاب ہوسکین فراہم کرکے اُسکا مقابلہ کرین ہمکو ابھی تک اس دشمن جان کے مقابلہ مین ہرگز چین نہین اور ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہی پس مقام غور ہی کہ ایسا مستعد اور ہوشیار شخص جہالت انگلستان کے مقابلہ مین فتحیاب ہونا نہایت مشکل کام خیال کرتا ہی اور باوجود اس بات کے کہ انگلستان کے باشندون نے جہالت کی جڑ کاٹ دی ہی اور اس دشمن سخت کی کمر توڑ دی ہی مگر پھر بھی وہ جہالت کی اس شکستہ اور نہایت ضعیف حالت کو ایک خطرناک اور قوی دشمن سمجھکر نہایت انصاف اور کمال انسانیت سے اُسکی بُرائی دفع کرنے مین کوشش کرتے ہین اور ہرچند کہ بہت کچھ فتح پا چکے ہین مگر اپنی فتحمندی کا مطلق دعوے نہین کرتے اس صورت مین وہ ملک نہایت قابل افسوس ہی کہ جہان ابتک ترقی تعلیم کیا معنی بلکہ آغاز تعلیم بھی جیسا کہ چاہیے ویسا نہین ہی اور زعم باطل سے اسقدر گھیر لیا ہی کہ گویا ہمین سب کچھ آتا ہی اور ہم اعلے درجہ کے ترقی یافتہ ہین مگر اس طرف ذرا بھی توجہ مصروف نہین

کرتے اور جہالت کو اپنا یار غار اور مونس غمگسار تصور کر رہے ہین فرد بعد مرون مُرد اگر ہے جہالت تو ہو چغسل بیت ہی ہمارا غسل صحت ہو تو ہو اس سے صاف ظاہر ہو کہ جب اور کہین اُس جہالت کا قابو چلے گا تو اس ملک کو اپناو دار السلطنت قرار دیگی اور جاہل قوم کہ جسکو جہالت کی رعیت فرض کرنا چاہیے کبھی اپنے آقا کی خیر خواہی سے انحراف نہ کرے گی اس عالم مین اُس ملک کے بادشاہ وقت پر فرض ہو کہ اُسکو اپنا غنیم تصور کر کے بر سر جنگ آمادہ ہو اور اس دشمن کو حتی المقدور زندہ نچھوڑے ورنہ بقول سعدی شیرازی دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند اسکے عہد سلطنت پر خواہی نخواہی زوال آجائے گا اور یہ دشمن توی کہ جو ہر دم دہر لحظہ اپنی گھات مین ہو تخت فرمانروائی کو غصب اور تمام ملک کو تہ و بالا کر دے گا اس لحاظ سے باشندو نپر واجب ہو کہ اپنے ملک کی حمایت اور طرفداری مین سر مو کوتاہی نہ کر کے دوست اور دشمن مین اصلی تمیز پیدا کرین اور اس دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے علم و ہنر کے ہتیارون سے زیادہ بہتر فتحیابی کا دوسرا سامان نہین مگر صرف تعلیم و تعلم پر اکتفا نکرے زور و طاقت سے بھی بمقابلہ پیش آئین اس لیے کہ قواے باطن کی ریاضت سے عقل درجہ اعلی پر پہونچتی ہو اور اعضاے جسمانی کی مشقت سے جسم کو قوت اور ترقی نصیب ہوتی ہو پس جسقدر کہ جسم تندرست ہو گا اسقدر عقل بھی سلیم ہو گی اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ ریاضت جسمانی بھی اکتساب علوم کے ساتھ لازم و ملزوم ہو جبتک کہ انسان کو علم حاصل نہین ہوتا اندھون کی جماعت مین شمار کیا جاتا ہو پس جسکو تھوڑی سی بھی عقل ہو گی وہ کبھی پسند نہ کریگا کہ سب لوگ عجیب و غریب تماشے ملاحظہ کرین اور وہ آنکھین بند کیے بیٹھا رہے بلکہ یہان وہی مثل صادق ہو گی کہ اندھا مانگے دو آنکھین مگر جو کور مادر زاد ہین اُنکو معذور رکھنا چاہیے لیکن علم وہ کحل الجواہر بینائی ہو کہ چشم بصیرت مین لگاتا گویا کہ ازل سے ابد تک کی حقیقت آنکھون نے دیکھ لینی ہو اور نتیجہ اسکا بے انتہا یعنی اپنی کیفیت اور اپنے وجود و عدم کی ماہیت اور اپنا باعث تولید کہ ہم دنیا مین کسواسطے پیدا ہوے اور کہان سے آئے ہین کدھر جاینگے بخوبی ظاہر ہو جاتا ہو جسکو یہ بات معلوم نہ ہو اسکا وجود و عدم برابر ہو جس طرح حیوانات بے تمیز دنیا کی صورت دیکھ دیکھ کر چلے گئے اور یہ نہ سمجھے کہ ہم کیا چیز ہین اور دنیا کیا شی ہو وہ گویا ایک مچھر سے بھی زیادہ ناچیز اور بے حیثیت ہین

فرد

در بہاران زاد و مرگش در دے است	پشہ کے داند کہ این باغ از کے است

بہار نیامد

اسی اثنا مین ایک اور عالم دانشمند نے سوال کیا کہ اے درۃ التاج سلطنت و اے قرۃ العین خلافت آپنے جو کچھ زبان مبارک سے فرمایا بہت درست ہو اس مین کسیکو جاے دم زدن نہین مگر یہ فرمایئے کہ عقل کسکو کہتے ہین اور وقت پر اسکو کسطرح کام مین لانا چاہیے شہزادہ نے کہا عقل وہ جوہر لطیف ہو کہ منزل مقصد کے لیے اس سے بہتر کوئی رہنما نہین ملسکتا اور عقل وہ جوہر لطیف ہو کہ جسکے سبب انسان کو اشرف المخلوقات کا لقب عطا ہوا

اور عقل وہ جوہر لطیف ہی کہ جسکے سبب سے زمین و آسمان کا حال دریافت ہو سکتا ہی اور عقل وہ جوہر لطیف ہی کہ انسان جسکے باعث اپنی موت وحیات کا انتظام بخوبی کر سکتا ہی اور عقل وہ جوہر لطیف ہی کہ جسم کی زندگانی روح پر منحصر ہی اور بقاے روحانی اسکے ذریعے سے قائم رہ سکتی ہی اور عقل وہ جوہر لطیف ہی جسکو اصل الاصول کا ج ہر فن کا قرار دینا چاہیئے ای مرد دانشمند عقل انسانی اگرچہ ایک جوہر فرد ہی مگر اختلاف ظہور کے اعتبار سے دو قسم پر منقسم ہی قسم اول عقل معاد قسم دوم عقل معاش پس عقل معاد وہ ہی کہ مر جانے کے بعد اُسکا ثمرہ حاصل ہو اور عقل معاش وہ ہی کہ جو بین حیات اس دنیا مین کام آئے ان دونون کا مرکب نتیجہ یہ ہی کہ انسان اپنی اوقات عزیز کا پابند رہے اور دنیا کو اپنا مدرسۂ تعلیم خیال کرکے معلم عقل سے قیاس اور تجربہ کا وہ درس لینا لازم ہی کہ جو زندگی اور مرگ دونون حالت مین نہایت مرتبہ کار آمد اور کمال درجہ مفید ہو فرد وہ بات کیجے کہ رہے یادگار کچھ + دو دن کی زندگی کا نہین اعتبار کچھ + مگر ایسے لوگ بہت کم ہین جو اپنی زندگی کے طور طریقے اور اُن کامون سے کہ جو اُنکو اپنی عمر کے ایک حصہ مین کرنے چاہیین واقف ہون حیف تو یہ ہی کہ ہم لوگ ہر روز دیکھتے ہین کہ صبح ہوتی ہی اور پھر وقت گذرتے گذرتے شام ہو جاتی ہی اور اسی طرح زمانہ گذرتا چلا جاتا ہی مگر اس انقلاب سے بھی کہ جسکے معائنہ سے سراسر ناپائداری اور بے ثباتی ہماری زندگانی کی نمایان ہی ہماری آنکھون کا پردہ نہین اُٹھتا بلکہ ہم لوگون کے دلون مین یہ بات سمائی ہوئی ہی کہ ہمکو اپنی زندگی مین یہی تھوڑے سے کام کرنے ہین کہ کھانا کھایا پانی پیا اور پانون پھیلا کر سو رہے اس کوتہ اندیشی کا نتیجہ آخر کار یہ ہی کہ ہم لوگون کو یہ بھی اچھی طرح میسر نہین ہوتا جانورون وغیرہ کی طرح جنگل ناپتے اور خاک چھانتے پھرتے ہین فرد اب خاک کے ہین ڈھیر تو کیا اس خوابے مین جب پہلے تو ہم بھی خاک بہت سی اُڑا چکے + اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے دو عمدہ جوہر ایک شہوت دوم عقل انسان کی ذات مین پیدا کیے ہین اور ان دونون کی ترکیب سے خمیر اس طرفہ معجون کا بنایا اسی لیے فرشتون سے کہ جنکو شہوت سے محروم اور جانورون سے کہ جنکو عقل سے بے بہرہ پیدا کیا انسان کی خلقت اکمل و افضل ہی اگر آدمی عقل کو شہوت کا تابع کرے اور حیوانات کی طرح حلیۂ عقل و دانش سے معرا ہو کر شہوت پرستی اختیار کرے جانور سے بدتر اور گدھے سے بڑھ کر ہی اور جو شہوت کو عقل کا فرمانبردار بنائے اور نفس ناطقہ کی تکمیل اور محاسنِ اخلاق اور خوبیون اور نیکیون کے حاصل کرنے مین کوشش بلیغ کرے پس فرشتون مین مل گیا دنیا مین اُسکو ہر طرح کی نعمتین حاصل اور عقبی مین ہمیشہ کے لیے نجات ہی اس بات سے معلوم ہوا کہ نفس ناطقہ کی تکمیل اور روشنائی علم حاصل کرکے تاریکی جہالت کو دور کرنا آدمی پر بڑا بھاری فرض ہی کیونکہ بدون حصول علم کے انسانیت نصیب ہونی غیر ممکن اور بغیر دور کرنے تاریکی جہالت کے آدمیت حاصل کرنی دشوار بلکہ محال ہی اقبال دولت سلطنت اور جملہ مراتب درجہ وسطے تابع علم کے ہین جس قوم کو علم حاصل ہوا اُسکے اقبال کا ستارہ چمکا

دیکھو ہر قوم اپنے تکمیل علوم پر نازان ہی چنانچہ یونان والے اپنے علم پر فخر کرتے ہین کہ سب سے پہلے ہمنے علم کی بدولت ہفت اقلیم کو زیر نگین کیا ہندوستان والے کہتے ہین کہ ہمارا علم سب سے قدیم ہی چنانچہ صوبہ بہار کسی زمانہ مین تمام دنیا کے علوم وفنون کا مخزن تھا عرب والے ناز کرتے ہین کہ علم کے ذریعہ سے فتوحات کے وسیع میدانون مین پہلے ہمارا جھنڈا سربلند ہوا مصر والے دعوی کرتے ہین کہ ہمنے یونانیون سے پہلے علوم وفنون کی مددگاری سے ہر طرح کی کامیابی حاصل کی اور ہر قوم کے پاس اپنی وجہ ثبوت کی ہزارہا دلیلین موجود ہین اتنے مین ایک شخص نے عرض کی کہ اے شہزادۂ بلند اقبال ان دونون عقلونکا جداگانہ بیان فرمایئے کہ عوام الناس بھی استفادہ حاصل کرین شہزادہ نے کہا کہ عقل معاد کی یہ حقیقت ہی کہ اُسکے ذریعہ سے انسان اپنے معبود حقیقی کی شناخت مین کمال حاصل کرلیتا ہی اور ریاضت وعبادت اور زہد وتقوی اور دینداری وپرہیزگاری کا پابند ہوجاتا ہی دنیا کی طرف اصلا راغب نہین ہوتا اگرچہ ہر چیز کی صنعت وندرت کاری صانع حقیقی کی ذات والاصفات کا بخوبی اثبات کررہی ہی مگر انسان کو تزکیۂ نفس وتصفیۂ قلب سے وہ درجہ حاصل ہوجاتا ہی کہ ہر دم جمال حقیقی کا نظارہ دیدۂ دل کے پیش نظر رہتا ہی اور موحد خداپرست کے لقب سے ملقب ہوتا ہی جس مین یہ عقل نہین ہوتی وہ نصف الانسان نصف خر ہی مثلاً فرض کرو کہ دو شخصون مین ایک خدا کو مانتا ہی اور دوسرا منکر ہی پس جو شخص خدا کا قائل ہوگا وہ بہر صورت بہتر رہیگا اس دلیل سے کہ اگر بعد مرگ خدا سے سروکار رہنا اتو اسکا کچھ نقصان نہین اور بالفرض اگر خدا کوئی چیز ہی تو مرجانے کے بعد روح منکر کو عذاب دائمی ہی اور دوسرا کوئی بجا یہ الا یہ دست تھمے جو اُس وقت کام آئے خداپرست ہی کہ نہ دور تسلسل اُسکو نقصان پہونچا سکتا ہی نہ تاریخ مشرقی اُسکی [illegible] لی مین خلل پیدا کرسکتی ہی اتنے مین ایک اور شخص بولا اگر خدا نہ ہو تو خداپرست نے خوف بیفائدہ وامید موہوم مین اپنی زندگی برباد کی اور کل کے وعدون پر آج کی لذتون سے بھی محروم رہا شہزادہ نے جواب دیا کہ جو شخص لذت دنیا کا [illegible] فریفتہ ہو اُسکو پورا گدھا قرار دینا چاہیئے کہ وہ عقل معاش سے بھی بے بہرہ ہی جسکے تجربہ سے دنیا کی نعمتون کا بے بقا ہونا اور گردش روزگار کا انقلاب بوجہ احسن ثابت ہوجاتا ہی یعنی نعمت دنیاوی پائدار نہین اور ناپائدار چیزون کو ہرگز کوئی عقلمند پسند نہ کریگا بلکہ ہمیشہ راحت دائمی کی طلب مین ہمہ تن مصروف سرگرم رہیگا۔

فرد

سلنے نہ سلنے کا تو وہ مختار آپ ہی		پر چاہیے کہ تجھکو تگ ودو لگی رہے

جب اسکے جواب سے فارغ ہوا پھر سائل اول کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای مرد دانشمند تمام عالم مین محققون نے ایک ہزار مذہب کے قریب شمار کیے اور اُنکے ماتحت فرقے بیشمار ہین لیکن عموماً مذاہب معقول ومنقول کی تفریق بطور کلیات اس طرح خیال کی گئی ہی کہ مذاہب معقول مین چھ گروہ ہین اوّل سوفسطائیہ اس مذہب والے

بیان مذاہب

جملہ موجوداتِ عالم کو خیالی جانتے ہین اور وجود محسوسات ومعقولات کے قائل نہین **دوم** طبعیہ ان کا اعتقاد
یہ ہی کہ جو شی محسوس ہوتی ہی وہ موجود ہی سوا اسکے غیر محسوس کوئی شی وجود نہین رکھتی انسان وحیوان مثل نباتات
کے پیدا ہوتے ہین اور خشک ہو جاتے ہین قدیم سے اسی وضع پر موجودات عالم کی ساخت ہوتی رہتی ہی اسکی
انتہا ہرگز نہ ہوگی اور سوا اس عالم کے کوئی دوسرا عالم نہین ہی اکثر ان مین سے عناصر کی پرستش کرتے ہین وجود
واجب الوجود کو نہین مانتے **سوم** فلاسفہ دہریہ اس مذہب کے معتقد سوا محسوسات کے عالم معقول کا ہونا بھی
تصور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سوائے عقل کے انسان کو کسی نوع بشر کے ذریعے کی احتیاج نہین اور مقصود انکا
یہ ہی کہ عقلی دلائل پر کاربند ہونا چاہیے یہی وسیلہ نجات دوجہانی ہی منقول کی حاجت نہین مگر عاقلون یا پیغمبرون
کے اقوال جہانتک معقول ہین انکے ماننے مین کچھ مضائقہ نہین **چہارم** فلاسفۂ آلہیہ یہ لوگ باوجود اثبات عالم
محسوس ومعقول کے انبیا پر بھی ایمان رکھتے ہین اسواسطے کہ انبیا نے محض نظام عالم اور بہبودی مخلوقات
کے لیے شریعت وضع کی انکو علم نظامی خاطرخواہ حاصل ہی اثبات احکام واشیاے حلال وحرام بیان کرنے
کے واسطے تائید من جانب اللہ ہوئی اور عالم ارواح وملائک وعرش وکرسی ولوح وقلم وغیرہ کا جو احوال
انھون نے بیان کیا وہ سب امور معقول ہین مگر عوام الناس کے سمجھانے کو انکی خیالی اور جسمی صورتین بیان
کرتے ہین اسی طرح قیامت وبہشت وحور وقصور ونہر ومیوجات وغیرہ کا بیان تالیف قلوب ورغبت کے
لیے کہ اکثر عوام کی طبیعت لذتون کی طرف مائل ہی لہذا اس ترغیب سے وہ نیک عمل کرین اور فعل بد کے
تارک ہون علےٰ ہذا القیاس دوزخ وحساب وکتاب ومنکر نکیر وکراما کاتبین وعذاب وغیرہ کا بیان خوف
وہیبت کے واسطے **پنجم** صابیہ یہ لوگ محسوس ومعقول اور احکام عقلیہ کے قائل ہین مگر شریعت انبیا کے معتقد
نہین **ششم** یزدانی یہ فرقہ محسوسات ومعقولات اور احکام نقلی اہل دین کو مانتا ہی اور اس مذہب والے
کہتے ہین کہ شریعت انبیا عقلی چاہیے جو نبی آتا ہی وہ نبی اوّل کا مخالف نہین ہوتا اور خودپسند کی شریعت معتبر
نہین ہی یہی مذہب معقول کہلاتے ہین اور وہ لوگ جو کہ شریعت نقلی کے قائل ہین مذاہب منقول کے پابند
شمار کیے جاتے ہین یعنے انکے بعضے اقوال شرعی بظاہر دلائل عقلی کے مخالف معلوم ہوتے ہین یہ لوگ پانچ گروہ
پر منقسم ہین **اول** ہندو دوم یہودی سوم مجوسی چہارم نصاریٰ پنجم مسلمان یہ پانچون فرقے اس بات کا
دعوے کرتے ہین کہ ہماری شریعت خاص حضرت واجب الوجود کی ہدایت سے برحق ہی یعنے کتب آسمانی کے
موافق سب احکام شرعی عقلی ونقلی کو تصدیق کرتے ہین ہندو برہما کے چار وید کو یہود موسیٰ کے عہد عتیق یعنی
توریت کو مجوس زردشت کی ژند یعنے اصول آتش پرستی کی تحریر کو نصاریٰ عہد جدید یعنی عیسیٰ مسیح کی انجیل
کو اور مسلمان محمد عربی کے قرآن شریف کو اپنا دین وایمان اور آسمانی کتاب قرار دیتے ہین لیکن جبکہ

منقولات مین سے کسی مذہب کو بنظر غور دیکھتے ہین تو وہ مطلقاً معتقد منقولات نہین ہین اُن مین سے بھی بعضے
باوجود ہندو یا مسلمان یا عیسائی وغیرہ ہونے کے کسی نہ کسی ایک معقول طریقہ کا عقیدہ رکھتے ہین ہرچند
ظاہر مین مذاہب منقول کے شامل رہین اور یہی سبب ہو کہ بہت سے فرقے علحدہ علحدہ ایک ہی مذہب
مین پائے جاسکتے ہین اور سلسلہ اُنکا ہر قوم مین موجود ہو مثلاً طبعیہ مذہب والے یعنی محض عناصر کے معتقد
اور واجب الوجود کے منکر ہر ایک مذہب مین موجود ہین مگر پابند شریعت اُنکو بدمذہب اور بے ایمان کہتے ہین

مؤلف

پہونچی نظر کسی کی نہ اُسکے جمال پر		ہر خیرہ چشم کھیل رہا ہو خیال پر
ہم ممکن الوجود کے قائل ہین اے نظام		صد آفرین ہمارے خیال محال پر

اے مرد دانشمند عقل معاد کا حال معلوم کیا تو نے اب **عقل معاش** کا بیان سن کہ دنیا مین ظاہرا دو قسم کے
آدمی ہین ایک وہ کہ جو ذاتی محنت ومشقت سے زر و مال حاصل کرتے ہین دوسرے وہ کہ جو اپنے زر حاصلکو
داہیات مین کھودیتے ہین جو لوگ سست اور کوتہ اندیش ہین کبھی دنیا مین اپنی ترقی نہین کرسکتے محنت و
کفایت شعاری اور اعتدال مزاجی و دیانت داری سے کم رتبے کے لوگ اچھے بڑے مرتبے پر ترقی حاصل
کرسکتے ہین اور انسان کے عقل معاش کی کسوٹی یہی ہو کہ وہ دولت و مال کو کس طرح سے حاصل کرکے جمع
کرتا ہو اور کس طور پر اُسکو استعمال اور کام مین لاتا ہو اگرچہ بیشک وشبہہ دولت دنیا اور مال واسباب کو
انسان کی زندگی کا ثمرہ اور حیات بے بدل کا اصل مقصود خیال نہ کرنا چاہیے لیکن اُسکو نفرت سے ترک کرنا
اور بے تامل ہاتھ سے کھونا بھی مناسب نہین اسواسطے کہ دولت وحشمت اور مال ومکنت انسان کے آرام
جسمانی اور بہبودی اجتماع کا ایک نیک ذریعہ ہو حقیقت مین انسان کی اکثر عمدہ خصلتین زر کے استعمال مناسب
سے متعلق ہین مثلاً فیاضی و انصاف اور منفعت غیر کو اپنی مصلحت پر مقدم رکھنا اور امانت و دیانت وغیرہ اور اُسکے
مقابل مین بُری خصلتین بھی اسی دولت کے باعث پیدا ہوتی ہین مثلاً طمع و فریب وظلم و خود غرضی وغیرہ
اور زر کی واجبی تحصیل کا طریق اور استعمال کا حق ادا کرنا کمال عقل معاش کا جوہر دکھاتا ہو یعنی دولت حاصل
کرنے اور خرچ مین لانے اور لین دین اور قرض و وصیت مین حد اعتدال کو ملحوظ رکھنا ہوشیاری واحتیاط
کو ظہور مین لانا ہو ہر انسان کو لازم ہو کہ آسایش دنیوی کے حاصل کرنے مین واجبی طور سے کوشش کرے
کیونکہ اس سے وہ فرحت جسمانی اور آسایش بدنی میسر آتی ہو جو انسان کی ترقی فضل وکمال کے لیے ضروری
ہو ہر شخص دولت سے اپنے او احقون اور متعلقون کی پرورش کا سامان تیار کرسکتا ہو جو لوگ کہ آمد
روزینہ کو طعمہ شبینہ کرتے ہین اور کچھ باقی نہین رکھتے وہ نہایت ہی پست ہمت رہتے ہین اور بالفرض

کم زور و بیکس ہوتے ہین ہمیشہ دوسرے لوگونکے دست نگر اور محتاج رہا کرتے ہین اس قسم کی وسعت و تنگی و خوشحالی اور بدحالی محض موسم اور وقت کے ہاتھ مین ہوتی ہی اگر زمانہ فراخ سال اور موسم آمدنی مال کا ہی تو خوشحال ورنہ ذلیل و پامال

مؤلف

نہ اتنا دے کہ ہونا چیز اے یار | کہ ہو نا چیز سے ہر ایک کو عار
کھلا بھی اور کھا بھی اور دے بھی | ذخیرہ پھر تو رکھ کل کے لیے بھی
اگر زندہ رہا تو بیکسی مین | بلا ہی پیر ہونا مفلسی مین

سرمایہ اگرچہ کتنا ہی تھوڑا اور کم مقدار کیون نہ ہو لیکن ایک نوع کی قوت بخشتا ہی جسکو یہ قوت نہو وہ بیشک اپنے اہل و عیال کی طرف خیال کرکے خوف و لرزے مین پڑے گا عاقبت اندیش آدمی خواہ مخواہ دوربین ہوتا ہی کیونکہ وہ اپنی زندگی کو صرف حال ہی کے لیے نہین سمجھتا بلکہ پیش بینی سے استقبال کا انتظام حال مین کرتا ہی اُسے اپنے مزاج کو خواہ مخواہ اعتدال مین رکھنا پڑتا ہی اور وہ بہرصورت اپنی تکلیف گوارا کرکے کام ناکام محنت و مشقت اُٹھاتا ہی اور اپنا کاروبار ایک زمانۂ دراز کے واسطے اس خوبی و خوش اسلوبی سے سرانجام دیتا ہی کہ اُسکے بعد بھی ہر کام وقتاً فوقتاً اپنے اپنے موقع پر نہایت خوبصورتی کے ساتھ ظہور پاتے رہتے ہین اور اُس کے باقی ماندون کی حسرت دل گویا کہ عین حیات مین پوری کرجاتا ہی

فرد

نشان سدا نہین رہتا ہی نام رہتا ہی | وہ کام کر کہ زمانے مین واہ واہ رہے

اس کو عقل معاش کہتے ہین اہل دربار نے یہ تقریر دل پذیر آویزہ گوش کرکے ذہن و ذکا اور فہم رسا کی نہایت تعریف و توصیف کی عقل مجسم نے تبسم فرمایا اور فرزانۂ روزگار کے چہرے سے دل کی چلی کھائی الغرض جس نے جو سوال کیا شہزادے نے فوراً جواب دیا اور ہر سوال کا جواب بہت شائستگی و لیاقت سے ادا کیا پھر بادشاہ فلک بارگاہ نے ارشاد کیا کہ ای خرد پرور ہم بہت خوش اور نہایت محظوظ ہوئے اب مانگ کیا مانگتا ہی خرد پرور نے عرض کی کہ خداوندا آپ کی خوشنودی مزاج کمترین کے واسطے دونون جہان کی نعمتون کا نعم البدل ہی دل مین کسی چیز کی آرزو باقی نہین اور بیشک آرزو ہوتی تو ایک چیز کی ہوتی مگر وہ فضل الٰہی سے حضور کے اقبال عالم پناہی نے اول ہی سے مہیا کردی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ کیا چیز ہی شہزادہ نے کہا کہ بندہ ایک نقل جو کہ اصل حقیقت مین حقیقت اصل ہی گذارش کرتا ہی اس سے احقر کی تمنائے دلی کا بخوبی اظہار ہوسکے گا بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کر خرد پرور نے کہا کہ

حکایت خلفاے عباسیہ مین ایک شخص ہارون رشید بڑا نامور خلیفہ گذرا ہی اُسکے تین لڑکے تھے ایک محمدامین دوسرا مامون رشید تیسرا معتصم باللہ محمدامین اُسکی بی بی زبیدہ خاتون کا فرزند تھا مگر ہارون رشید اپنے فرزند دوم مامون رشید کو زیادہ پیار کرتا تھا ایک شب خاتون موصوفہ نے گلہ کیا کہ تم میرے محمدامین کو جو تمھارا فرزند اکبر اور بی بی زادہ ہی کم چاہتے ہو اور مامون کو جو پرستارزادہ ہی زیادہ تر پیار کرتے ہو اُس نے جواب دیا کہ مین ہر ایک فرزند کو اُسکے حوصلے کے موافق چاہتا ہون اور تمکو امتحان منظور ہو تو مین تماشا دکھا دون یہ کہکر مسرور دار وغۂ محل کو حکم دیا کہ محمدامین کو اسوقت جس حالت مین ہو اُسی ہیئت سے دلا سا دے کر بلالا اُسوقت بے اعتدالی معاف ہوگی بلکہ انعام دیا جاے گا مسرور محمدامین کو بلالایا دیکھا تو وہ مستی مین سرشار ہی پانون نہین ٹھہرتا ہارون رشید نے کہا گھبراؤ نہین آج مین نے تجھے انعام دینے کو بلایا ہی جو دل کی خواہش ہو طلب کر بولا کنیزان مہروژولیدہ موجو علم موسیقی جانتی ہون دلادو اور ایک عیش باغ میری مرضی کے موافق بنوا دو ہارون رشید نے مسرور سے پوچھا کہ تو اس کو کس حالت مین سے بلا لایا اُس نے عرض کی کہ باغ مین گلبدنان سرو قد کے ہمراہ عیش منا رہے تھے راگ ورنگ کی محفل گرم تھی دورِ جام جاری تھا خلیفہ نے مسرور سے کہا کہ میر عمارت اور خانسامان سے کہو کہ اسکو باغ اسکے حسب دلخواہ بنوا دو اور کنیزین خاطر خواہ دلا دو بعد اُس کے رخصت کیا اور مامون رشید کو بلوایا وہ کمر باندھ کر ہتھیارون سے مسلح اور زرہ لون سے ادبچی بنکر حاضر ہوا پہلے خواجہ سرا سے پوچھا کیا کرتا تھا کہا مطالعہ کر رہے تھے اُس سے پوچھا کہ کیا کتاب تھی کہا تواریخ کہا اُس کی سیر سے فائدہ کہا آئین جہانداری معلوم ہوتے ہین کہ فلانا بادشاہ عدل گستری رعیت پروری اور ہوشیاری و بیدار مغزی کا کاربند رہا تو اُس کی سلطنت نے قیام پایا وہ نیکنام ہوا اور فلانا بادشاہ ظالم یا مثل کوت امورات خلافت سے بے خبر راحت طلب رہا تو اُسکی سلطنت تباہ ہوئی اس صورت مین ہمکو تنبیہ سے حاصل ہونے سے علاوہ ایک عبرت بھی حاصل ہوتی ہی کہ کیسے کیسے بادشاہ گذرے مگر آخر انکا بستر اخاک ہوا اب سوا عمل نیک کے کچھ کام نہ آتا ہوگا غیر پھر خلیفہ نے پوچھا تو مسلح بن کر کیون آیا کہا مین نے قیاس کیا کہ آج خلاف عادت نصف شب کے وقت یاد فرمایا ہی تو کسی نہ کسی سبب سے خالی نہین شاید کسی غنیم کے دست درازی کی خبر آئی ہو یا کوئی ایسا قصہ گذرا ہو جو مجھے اُس مہم پر بھیجنے کی صلاح ٹھہری ہو اب کمربستہ تیار ہو جاؤن کہ اُس کام پر روانہ ہونے مین تاخیر نہ ہو پھر فرمایا کہ آج میرے دل کی جو بڑی آرزو ہو طلب کر مین عنایت کرونگا عرض کی کہ ایک بڑا کتب خانہ بنوا دو اور ہر علم وفن کی کتابین جمع کرا دو اور فلانے فلانے فلانے معروف ومشہور اُستاد فلانے فلانے

مقام مین ہین اُنکا وظیفہ خاطر خواہ معین کرکے بلوا دو۔ اگر ہوس است ہمین قدر بس است ۔ یہ حال قال اُنکا معائنہ کرکے خلیفہ سے پہلے زبیدہ خاتون نے اُسے سینے سے لگا لیا اور کہا کہ الحق میرا لڑکا کم توجہی کا اور یہ زیادہ تلطف کا سزاوار ہی پھر مسرور کو حکم دیا میر عمارت سے کہنا کہ کتب خانہ کے لیے مکان عالیشان اسے بنوا دے اور وزیر کتابین اور سب خواہشین اس کی موجود کردے اس نقل سے صاف ظاہر ہی کہ جو لڑکا اچھے طریقے کا پابند ہوتا ہی اُسپر دشمن کو بھی پیار آتا ہی اور بدرویہ سے دوستونکو بھی انکار وعار رہتا ہی غرض کہ ان دونون شہزادون کے بُرے بھلے افعال واطوار کا نتیجہ بعد ہارون رشید کے تھوڑے ہی دنون مین سب کو معلوم ہوگیا یعنے محمد امین نے برس بھر بھی چین سے بادشاہت نکی اور مامون رشید ایک زمانہ دراز تک نہایت دبدبہ و ترقی کے ساتھ سریر سلطنت پر رونق افروز رہا

مؤلف

درس و تدریس مین کوشش جو کوئی کرتا ہی ۔ زندگانی مین وہی عیش کا دم بھرتا ہی

جب شہزادہ یہ حکایت تمام کرچکا تو کہا کہ حضور نے ایسا کتب خانۂ لاثانی اور اس طرح کا معلم بے مثال اس خاکسار بے مقدار کو مرحمت فرمایا جس کا شکر ادا ہونا کسی صورت سے ممکن نہین ہی

شعر

شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار ۔ کہ اگر خار دگر گل ہمہ پروردۂ تست

یہ بات سنکر دربار سراپا انوار مین چارون طرف سے احسنت وآفرین کی صدا بلند ہوئی عقل مجسم نے خرد پرور کو پاس بلاکر اپنے سینے سے لگا لیا اور کہا مصرعہ مارا باین گیاہِ ضعیف این گمان نبود ۔ پھر فرزانۂ روزگار کو باظہار خوشنودی مزاج اقدس ایک خلعت بیش بہا عنایت فرمایا دربارِ امتحان برخاست ہوا لوگ اپنے اپنے مکانون پر تشریف لے گئے جابجا تمام شہرون اور ملکون مین شہزادۂ عالیشان کی لیاقت وسعادت مندی کا چرچا ہوا اور فرزانۂ روزگار کی تعریفین اُڑنے لگین ۔

باب دوم موسوم بہ عقلِ نہم

مؤلف

ساقی ہمین نہ بھولیو ایسا نہ ہو غضب — آراستہ ہو بزم تو پھر یاد کیجیو
تا دَورِ نہ فلک رہے آباد میکدہ — جاتے ہین آج کل بھی ہمین شاد کیجیو

جسوقت فرزانۂ روزگار ربع شہزادہ والاتبار سکونت گاہ مین داخل ہوئے تعلیم وتعلم کا سلسلہ جاری ہوا خرد پرور کو اپنے روبرو بٹھایا کہ ابھی امتحان اول تھا تم ہرگز خیال نکرنا کہ مین نے سوالون کا بہت عمدہ جواب ادا کیا اور زنہار نازان نہ ہونا کہ مین کچھ معقول تقریر کرسکتا ہون ای خرد پرور سب جانتے ہین کہ ابھی تمنے کوئی علم حاصل نہین کیا صرف حروف شناسی کا مادہ اور قدرے عبارت پڑھ لینے کی طاقت پیدا ہوئی ہی اس لیے اہل دربار نے دیدہ ودانستہ ذرا ذرا سے سوال کیے تھے وہ دلمین خوب جانتے ہین کہ ابھی تم نوآموز مبتدی ہو ابھی تمھاری استعداد کیا ہی ابھی لیاقت علمی کا بہرہ کہان سے آیا اور یہ ہرگز نہ سمجھو کہ عقل مجسم نے تعریف کرکے سینے سے لگا لیا کس لیے کہ اگر تم نہایت خراب امتحان دیتے اور تمھین بہت بڑی خفت وذلت بھی ہوتی اور کوئی تمھاری تعریف نہ کرتا اور سب تمھین بُرا کہتے تو بادشاہ کچھ تمکو دربار سے نکلوا نہ دیتا کہ وہ تمھارا باپ ہی اور تم اُسکے بیٹے دیکھو یہ مثل مشہور ہی **قول** ہر کسے را عقل خود بکمال نماید وفرزند خود بجمال + مگر جو لڑکا نالائق وبدلیاقت ہوتا ہی اُسے ناخلف کہتے ہین صرف کچھ باپ کی محبت سے عزت وحرمت حاصل نہین ہوتی باپ اُسکو ہزار عزیز سمجھے لیکن تمام زمانہ کی نظر مین وہ ذلیل وحقیر اور بے توقیر رہیگا

فرد

کسبِ کمال کن کہ عزیزِ جہان شوی — کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

تم جب تک سب علم وفن مین دستگاہ کامل پیدا نہ کروگے کوئی تمھین علامۂ زمان نہ کہیگا اول ہم تمھین علم صرف تعلیم کرتے ہین جسکو اہل عرب اپنی اصطلاح مین اُم العلوم کہتے ہین پھر علم نحو اور منطق وغیرہ سکھائینگے یاد رکھنا چاہیے کہ ہر علم کے واسطے ایک موضوع ہی موضوع اسکو کہتے ہین کہ جسکا بیان ایک علم خاص مین کیا جاے وضع ایجاد کرنا اور واضع ایجاد کرنے والا چنانچہ صرف کا موضوع کلمہ اور نحو کا موضوع کلام اور منطق کا موضوع تصدیق وتصور ہی پس ہر ایک کا حال موقع بموقع بیان کرینگے اب ہم علم صرف کا بیان کرتے ہین ای خرد پرور جو بات انسان کے منھ سے نکلتی ہی اُسے لفظ کہتے ہین وہ

دو قسم ہی با معنی اور بے معنی لفظ با معنی کو کلمہ اور بے معنی کو مہمل کہتے ہین پھر کلمہ تین قسم پر منقسم ہی
اسم فعل حرف اسم نام کو کہتے ہین اسکی تین اقسام ہین جامد مصدر مشتق اسم جامد پھر دو قسم ہی
نکرہ معرفہ اسم نکرہ غیر معین چیز پر دلالت کرتا ہی جیسے مرد و زن وغیرہ اسکو اسم جنس بھی کہتے ہین اسم
معرفہ وہ ہی جس سے کوئی معین چیز سمجھی جاے جیسے زید عمرو وغیرہ کہ خاص کسی شخص کا نام ہی اسکی سات قسمین
ہین قسم اول علم یہ کسی خاص چیز کا نام ہی چنانچہ کبھی خطاب ہوتا ہی جیسے احتشام الدولہ یا فیروز جنگ یا
عمدۃ الملک یا خان بہادر وغیرہ اور کبھی کنیت ہوتی ہی یعنے باپ بیٹے بھائی وغیرہ کے نام سے پکارا جاتا ہی
جیسے عرب مین ابو القاسم یا ام امین یا ابن عمرو وغیرہ علی ہذا القیاس ہندی مین جیسے بدھو کے باوا گل کی
ما ن نورا کے بیٹے گیتیر کے بھائی وغیرہ اور کبھی عرف ہوتا ہی یعنے نام کچھ اور ہو لوگ کچھ اور کہکر پکارتے
ہون جیسے اسد اللہ خان نام ہی عرف مرزا نوشہ مشہور ہین اور کبھی تخلص ہوتا ہی یعنے شاعر ایک مختصر نام
اپنا مقرر کرکے اشعار مین لاتا ہی اور وہ نام سے بھی زیادہ شہرت پا جاتا ہی جیسے سعدی یا جامی وغیرہ
کہ نام انکا مصلح الدین اور عبد الرحمن ہی مگر جب تک سعدی یا جامی نکھو کوئی نہین سمجھتا اور کبھی القاب ہوتا ہی
یعنی ذات اور قوم وغیرہ کے نام سے مشہور ہو جیسے میر صاحب یا خانصاحب اور مرزا جی یا شیخ جی وغیرہ
اور کبھی ہندی مین سنگھ اور ناتھ اور راے اور داس وغیرہ بھی علم مین داخل ہوتے ہین قسم دوم
ضمیر اکثر ضمیر سے پہلے اسم یا فعل واقع ہوتا ہی اور جس حال مین ضمیر اول اور مرجع اسکے بعد بیان کرتے
ہین اسکو اضمار قبل الذکر کہتے ہین اگرچہ عربی و فارسی مین بہت سی ضمیرین ہین اور ان مین تفریق بھی
ہوتی ہی جیسے ضمائر متصلہ اور ضمائر منفصلہ ضمیر متصل وہ ہی کہ کسی کلمہ سے ملی ہوئی واقع ہو ضمیر منفصل وہ
ہی کہ بذات خود ایک علیحدہ کلمہ ہو اور ان دونون قسمون مین سے ہر ضمیر تین طور پر ہی مرفوع منصوب
مجرور مرفوع ضمیر فاعل کی ہی منصوب ضمیر مفعول کی اور مجرور ضمیر مضاف الیہ کی اس صورت مین ضمیر
چھ قسم پر منقسم ہوتی ہی مرفوع متصل مرفوع منفصل منصوب متصل منصوب منفصل مجرور متصل مجرور منفصل مگر
اردو مین کچھ اسکی قید نہین یعنے ضمیر کے لیے تین لفظ مقرر ہین اور عربی مین مذکر و مونث جدا جدا ہین فارسی
مین اسکا لحاظ بھی ملحوظ خاطر نہین بلکہ دونون کو ہمیشہ ایک ہی طور پر استعمال کرتے ہین ہر چند کہ اردو مین
مذکر و مونث کی جداگانہ علامت ہی لیکن ضمیرون مین دونون یکسان ہین چنانچہ واحد غائب مذکر و مونث
کے واسطے وہ اور جمع غائب مذکر و مونث کے واسطے وہ یا وے مقرر ہی مگر فی زمانا تنہا وہی ضمیر واحد
یعنے وہ کا لفظ بجاے جمع بھی فصیح و مستعمل ہی اور واحد حاضر مذکر و مونث کے واسطے تو اور جمع حاضر مذکر
و مونث کے واسطے تم اور واحد متکلم مذکر و مونث کے واسطے مین اور جمع متکلم مذکر و مونث کیواسطے ہم مقرر ہی

اور ضمیر کے پھرنے کو راجع اور ضمیر جس طرف پھرتی ہی اُسے مرجع کہتے ہین قسم سوم کلمات اشارہ جنکے
ذریعے سے کسی کی طرف اشارہ کرین یعنی وہ کلمہ جو خاص واسطے اشارہ کے موضوع ہوا ہو جسکی طرف
اشارہ کرتے ہین اُسکو مشار الیہ اور اشارہ کرنے والے کو مشیر اور جس لفظ سے اشارہ کیا جاتا ہی اسکو اسم
اشارہ کہتے ہین اردو مین اسکے واسطے دو لفظ مقرر ہین ایک واسطے قریب کے اور دوسرا واسطے بعید کے
بس اُن مین سے قریب کے لیے یہ اور بعید کے لیے وہ اگرچہ اُنکی جمع بھی یے اور وے ہی مگر اہل فصاحت
جمع مین بھی وہی دونون لفظ جاری رکھتے ہین جو واحد کے محل پر استعمال کیے جاتے ہین اور کبھی محاورے
مین ضمیر متکلم کے مقام پر فروتنی اور کسر نفسی کے واسطے بحسب مراتب لفظ بندہ اور غلام اور نیاز مند اور
خاکسار اور احقر اور مخلص اور فدوی اور عاصی اور کمترین اور گنہگار اور خانہ زاد وغیرہ اور ضمیر مخاطب
غائب مین آپ اور حضرت اور جناب اور خود بدولت اور خداوند اور پیر و مرشد وغیرہ مستعمل ہوتے ہین
قسم چہارم اسم موصول جو بغیر صلہ کے تنہا نہ مبتدا ہو سکے نہ خبر اسکے واسطے یہ الفاظ مقرر ہین جو جس
جسکو جسے واحد کے لیے اور جن جنکو جنھین جنھون کو جمع کے لیے مگر جو کا لفظ واحد اور جمع دونون
کے واسطے کافی ہو سکتا ہی اور صلہ اُسکا ایک جملہ ہوا کرتا ہی جیسے جو آدمی کل آیا تھا آب حاضر ہی اس
مثال مین جو آدمی اسم موصول ہی اور کل آیا تھا اُسکا صلہ اور اسماے موصول کبھی شرط کے معنے بھی
دیتے ہین اُنکی جزا مین سو یا وہ وغیرہ آتا ہی جیسے جو آئے گا سو پائے گا مگر سو کا محاورہ اب غیر فصیح
ہی اور وہ کی مثال اس مصرعہ مین موجود ہی مصرعہ جو گیا ملک عدم وہ نہ پھرا صد افسوس + علے
ہذا القیاس اور مثالین سمجھ لو ای خردمند یاد رکھنا چاہیے کہ ضمیر اور اسماے اشارہ اور اسماے
موصول مین تبدیل بھی واقع ہوتی ہی یعنی اسکے اکثر حروف دوسرے حرفون سے بدل جاتے ہین جیسے
ضمائر مین مین اور تو اور وہ سے مین نے تو نے اُس نے اور مجھکو تجھکو اُسکو اور مجھے تجھے اُسے وغیرہ
ضمیر واحد مین اور ہم تم وے سے ہمکو تمکو اُنکو اور ہمین تمھین اُنھین وغیرہ ضمیر جمع مین اور اضافت کی
صورت مین میرا تیرا اُسکا اور ہمارا تمھارا اُنکا اُنھون کا وغیرہ اور ضمیرون کی تبدیل کے واسطے
حروفِ معنوی کا لفظون مین ہونا ضرور ہی مقدر کبھی نہین آتے خواہ متصل ہون یا فاصلے سے مگر
تبدیل یکسان ہی اسماے اشارہ کی تبدیل بعینہ ایسی ہی جیسے ضمیر غائب کی اور اسماے موصول کی
تبدیل کا قاعدہ بھی اسی طور پر قیاس کر لینا چاہیے اور ہر تبدیل ان تین صورتون مین سے ایک
صورت پر واقع ہوگی فاعلی یا مفعولی یا اضافت قسم پنجم حرف ندا جو نکرہ کو معرفہ بنا دیتا ہی جیسے او آدمی
کیونکہ جو سامنے ہوتا ہی اسکو پکارتے ہین مگر اندھا آدمی کسی غیر معین کو پکارے گا وہ نکرہ ہی رہے گا

قسم ششم وہ ہی کہ نکرہ کسی خاص لفظ کے سبب سے معرفہ ہو جاے جیسے مرد معلوم سے کہو مرد نکرہ ہی مگر معلوم وغیرہ کی طرح کا لفظ ملے گا تو معرفہ ہو جاے گا قسم ہفتم یہ ہی کہ اگر اسم نکرہ معرفہ کی طرف سواے ندا کے مضاف ہوگا تو وہ بھی معرفہ بن جاے گا جیسے کتاب کا ورق یا میرا سبق یا اپنا مال وعلے ہذا القیاس اب خوب ور اسم کی کیفیت معلوم کی سنئے اب فعل کی حقیقت سنو فعل کام کو کہتے ہین اور یہ سب اسم مصدر سے مشتق ہوتے ہین مصدر تمہین سب یاد ہین اُنکی علامتین اور شناخت کے قاعدے بھی ہم بخوبی سمجھا چکے ہین مگر اُنکے اقسام اور اسما مشتقات کا یاد کر لینا بھی ضرور ہی یاد رکھو کہ باعتبار وضع کے مصدر کی دو قسمین ہین وضعی اور غیر وضعی وضعی وہ کہ جسکو واضع نے خاص مصدر کے معنی مین وضع کیا ہی جیسے آمدن آنا اور رفتن جانا غیر وضعی وہ کہ ہندی یا عربی کے لفظون مین فارسی کی علامت لگا دی یا فارسی و عربی لفظ مین ہندی علامت ملا کر مصدر بنا لیا چنانچہ رقصیدن طلبیدن فہمیدن یعنی رقص اور طلب اور فہم عربی لفظ ہین اور چلیدن چلنا تنیدن تننا چریدن چرنا ہندی سے بنائے گئے یا خریدنا بخشنا بدلنا داغنا قبولنا وغیرہ خرید اور بخش اور بدل اور داغ اور قبول عربی فارسی لفظ ہین اُنپر نا کہ ہندی مین علامت مصدر کی ہی زیادہ کر کے مصدر بنا لیا اور ایک قسم مصدر مرکب ہی وہ دو لفظون سے ملکر بنایا جاتا ہی جیسے نگاہداشتن اور خرچ کردن یا خوش ہونا اور تماشا دیکھنا وغیرہ یاد رکھنا چاہیے کہ مصدر مرکب کے صیغے بھی مرکب ہوتے ہین اور جس مصدر کا فعل اسکے فاعل پر تمام ہو جاے اُسکو مصدر لازم کہتے ہین اور جسکا فعل فاعل سے تجاوز کرکے مفعول بھی طلب کرے وہ متعدی ہی اور جو ایک مفعول سے زیادہ کا محتاج ہو اُسکو متعدی المتعدی اور متعدی بدو مفعول یا متعدی بسہ مفعول کہتے ہین جیسے کھانا پینا مصدر لازم ہی کہ فاعل پر تمام ہو گیا اور کھلانا پلانا متعدی ہی یعنے فاعل کے ہاتھ سے یہ فعل دوسرے شخص پر واقع ہو اور کھلوانا پلوانا متعدی المتعدی ہی یعنے ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ سے تیسرے شخص کو کھلوایا یا پلوایا اور فارسی مین ایک قسم مصدر کی مصدر مشترک ہی اُسکے معنی کبھی لازم ہوتے ہین کبھی متعدی جیسے تاختن دوڑنا اور دوڑانا چنانچہ اس رباعی اور شعر مین دونون مثالین موجود ہین

رباعی

ما پست و بلند روزگاران دیدیم — ما فصل خزان و نو بہاران دیدیم
در راه طلب دو اسپه می باید تاخت — ما تاختن شاہسواران دیدیم

شعر

نه هر جاے مرکب توان تاختن — که جاها سپر باید انداختن

اور ایک قسم مصدر کی مقتضب ہی یعنی بریدہ اُس سے تمام صیغے مشتق نہین ہو سکتے جیسے سُمتن یعنی سنجیدن

کہ اسکا صیغہ مضارع و مستقبل نہین ہی اسی طرح بعضے افعال بھی ناقصہ کہلاتے ہین جنکا مصدر نہین ہوتا چنانچہ
است اند آمد اید ام ایم یا ہست ہستند ہستی ہستید ہستم ہستیم اور باشد باشند باشی باشید باشم باشیم بھی
اسی مین داخل ہین اسواسطے کہ شدن کا مضارع شود اور بودن کا بود بنتا ہی بعضے کہتے ہین کہ استن
اور ہستن بمعنے بودن مصدر ہین ہست اور است اُنکی ماضی اور بودن سے خلاف قیاس باشد بھی مضارع ہی
مگر انکو ناقص اسواسطے کہتے ہین کہ بغیر اسم و خبر کے ان صیغون کے معنی مفید مطلب نہین ہوتے اور افعال
ناقصہ ہمیشہ اسم و خبر کو طلب کرتے ہین ای خردپرور مصدر باعتبار معنی کے دو قسم ہی اول صحیح دوم غیر صحیح صحیح وہ ہی
جسکی ماضی مصدر سے ایک قاعدہ پر مبنی ہو یعنی علامت مصدر کہ لفظ نا ہی مصدر سے دور کر کے دیکھین اگر الف
یا واو باقی رہے تو لفظ یا زیادہ کرین جیسے کھانا سے کھایا اور سونا سے سویا اور جبکہ ان دو حرفون کے سوا
کوئی اور حرف ہو تو فقط الف زیادہ کرنا کافی ہی جیسے گذرنا اور دوڑنا سے گذرا اور دوڑا غیر صحیح وہ ہی
جسکی ماضی مین یہ قاعدہ جاری نہ ہو جیسے جانا سے گیا اور ہونا سے ہوا اور مرنا سے موا وغیرہ اگرچہ جانا سے
جایا بھی ماضی اکثر مقام پر بولی جاتی ہی جیسے تم جایا چاہتے ہو یا ہم جایا کرتے ہین مگر یہ قاعدہ خلاف قیاس
ہی اب سمجھو کہ فعل دو قسم ہی ایک لغوی جسکو مصدر کہتے ہین دوسرے اصطلاحی جو مصدر سے بنایا جاتا ہی
فعل کام فاعل کام کرنے والا مفعول کام کیا گیا یعنی جسپر فعل صادر ہو اور جس فعل کا فاعل معلوم ہو اسکو
فعل معروف اور جسکا فاعل معلوم نہ ہو اُسکو فعل مجہول کہتے ہین مگر فعل لازمی کبھی مجہول نہوگا اور فعل متعدی معروف
و مجہول دونون ہو سکتا ہی فعل معروف اور فعل مجہول بھی دو قسم ہی اثبات و نفی اثبات فعل کا سرزد
ہونا ثابت کرتا ہی جیسے کرو کیا اُس ایک شخص نے نفی سے فعل کے واقع ہونے کا انکار پیدا ہوتا ہی جیسے
نہ کرو نہ کیا اس ایک شخص نے انکو فعل مثبت اور فعل منفی بھی کہتے ہین مگر امر و نہی کبھی اثبات و نفی مین شامل
نہین کیا جاتا ای خردپرور مصدر سے اول صیغہ ماضی بنایا جاتا ہی ماضی چھ قسم پر منقسم ہی اول
ماضی مطلق یعنے کسی طرح کی قید اُس مین نہ ہو اور فقط زمانہ گذشتہ پر دلالت کرے جیسے آمد آیا وہ
ایک شخص گذرے ہوے زمانہ مین اور اُسکے بنانے کا طریقہ اوپر بیان ہو چکا یعنے اُردو مین نا کے مقام
پر مصدر مین سے الف یا فقط الف لانے سے ماضی بنجاتی ہی اور فارسی مین علامت مصدر سے نون
دور کر کے ماضی بنا لیتے ہین دوم ماضی قریب اسکی علامت فارسی مین ہ است ہی اُسکو ماضی مطلق
سے بناتے ہین جیسے آمد سے آمدہ است آیا ہی اور ہندی مین ہی کا لفظ ماضی مطلق پر بڑھاتے ہین
جیسے آیا سے آیا ہی سوم ماضی بعید فارسی مین اس کی علامت ہ بود ہی اور ہندی مین تھا جیسے
آمدہ بود آیا تھا چہارم ماضی استمراری جسکو ماضی دوامی اور ماضی ناتمام بھی کہتے ہین

فعل ماضی کا بیان

فارسی مین اسکی علامت یہ ہی کہ ماضی مطلق کے ماقبل می زیادہ کرتے ہین جیسے آمد سے می آمد اور ہندی مین
اسکا یہ قاعدہ ہی کہ مصدر سے نا دور کرکے تا تھا لگا دیتے ہین جیسے آنا سے نا دور کرکے اسپر تا تھا بڑھایا تو
آتا تھا بنگیا یہی ماضی استمراری ہی پنجم ماضی احتمالی جسکو ماضی شکیہ اور ماضی موہوم بھی کہتے ہین اسکی علامت فارسی
مین ماضی مطلق پر باشد اور ہندی مین ماضی مطلق پر ہو زیادہ کرنا ہی جیسے آمد سے آمدہ باشد اور آیا سے
آیا ہو ششم ماضی تمنائی جسکو ماضی شرطیہ بھی کہتے ہین اسکی علامت فارسی مین ے مجہول ہی کہ جو ماضی مطلق کے
آخر مین زیادہ کرتے ہین جیسے آمدے اور ہندی مین ماضی بعید سے تھا دور کرکے ماضی تمنائی بنالیتے ہین
جیسے آیا تھا سے تھا دور کیا تو آیا باقی رہا یہی ماضی شرطیہ ہی یہ چھہ قسمین جو ہمنے بیان کی ہین علاوہ اسکے
باصطلاح جدید قسم ہفتم ماضی معطوفہ ہی فارسی مین یہ صیغہ بالکل اسم مفعول سے مشابہت رکھتا ہی یعنے
ماضی مطلق کے آخر مین ہاے ہوز بڑھاتے ہین اور ہندی مین امر کے صیغے پر کر یا کے زیادہ کرتے ہین جیسے
آمدہ آکر یا کردہ کرکے اور ماضی معطوفہ کبھی تنہا واقع نہ ہوگی بلکہ ہمیشہ دو فعل باہم ہونگے انمین سے فعل اول کو ماضی
معطوفہ کہتے ہین جیسے ایک شخص نے کھانا کھاکر پانی پیا یا ہم بازار ہوکے آئے ہین اب مضارع کا بیان سنو
لغتِ عرب مین مضارع کے یہ معنی ہین کہ ایک پستان سے دو بچے دودھ پئین مگر صرفیون کی اصطلاح مین ایک
صیغے سے دو زمانے پاے جائین فعلِ مضارع مین حال و استقبال دونون زمانے موجود ہوتے ہین اسکو اُردو
مین اس طرح بناتے ہین کہ نا جو علامت مصدر کی ہی دور کرکے دیکھین اگر الف یا واو ہو تو لفظ وے یا یے کا
زیادہ کرین جیسے سونا اور جانا وغیرہ سے سووے اور جائے یا سووے اور جاوے وغیرہ اور جو مصدر کی
علامت دور کرنے کے بعد کوئی دوسرا حرف باقی رہے تو صرف ے مجہول کافی ہی جیسے پڑھے اور یاد کرے
وغیرہ اور جس جگہہ ے باقی رہے وہان دونون طرح مضارع درست ہی جیسے جینا سے جیے یا جیوے لیکن ہونا جو
مصدر ہی اسکا مضارع بدون علامت کے بھی آتا ہی چنانچہ ہو اور مضارع کے صیغون مین مذکر و مؤنث یکسان ہی
فارسی مین دال ماقبل مفتوح علامت مضارع کی ہی مگر زد کہ ماضی کا صیغہ ہی شاذ ہی اور قاعدہ ہی کہ دو حرفی ماضی
مین ایک حرف زیادہ کرکے سہ حرفی مضارع بناتے ہین جیسے زد سے زند اور شد سے شود اور یاد رکھنا چاہیے
کہ مضارع کی دال سے ماقبل کبھی اصلی حرف مصدر کا بحالت اصلی مفتوح رہے گا جیسے افشردن سے افشرد
اور گستردن سے گسترد وغیرہ اور کبھی ابجد کے گیارہ حرفون مین سے کسی حرف کے ساتھ بدلا جاتا ہی یعنے
ا ئ خ ر ز س ش ف م ن و ی چنانچہ ان حروف کا مجموعہ یہ ہی شرفم از سخن وی یا از می فن سخن خوش
اور ان حرفون مین کسی مقام پر ایک حرف کے عوض ایک حرف اور کسی محل پر ایک حرف کے بدلے
دو حرف لاتے ہین اور کسی موقع پر اُس حرف اصلی کو باوجود قائم رکھنے کے اُن مین سے بھی کوئی حرف

فعل مضارع کا بیان

فعل مستقبل کا بیان

زیادہ کر دیتے ہیں اب **مستقبل** کا حال سنو اے خرد پرور جس صیغے مین زمانۂ آیندہ پایا جاے گا اسکو مستقبل کہین گے اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ اردو مین مضارع کے صیغے پر واحد مین گا زیادہ کرتے ہین جیسے وہ پڑھیگا اور جمع مین گے جیسے وہ پڑھین گے اور حاضر غائب متکلم سب مین ان علامتون کی یہی صورت رہیگی جیسے مین کرونگا تو کرے گا وہ کرے گا وغیرہ اور مونث کے واسطے گا کا الف ی معروف سے بدل جاے گا جیسے وہ پڑھیگی تم پڑھو گی وغیرہ اور جو بعضے اشخاص اپنے محاورے مین ماضی قریب اور حال کے صیغے مین بھی گا اور گے لاتے ہین وہ بالکل غیر فصیح اور بے معنی ہے جیسے وہ سوتا ہیگا یا ہم دیکھ رہے ہین گے وغیرہ اور کبھی مستقبل کا صیغہ اس طرح بناتے ہین کہ مصدر اردو کے الف آخر کو یاے مجہول سے بدل کر کا اور گے کاف تازی سے بڑھاتے ہین جیسے مین نہین پڑھنے کا اور تو نہین لکھنے کا وغیرہ اور فارسی مین یہ قاعدہ ہے کہ صیغہ ماضی مطلق کے اول مین خواہد زیادہ کرتے ہین جیسے خواہد آمد آئے گا خواہد رفت جائے گا اور لطف یہ ہے کہ ہمیشہ اس مین صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کا بدستور قائم رہے گا صرف خواہد کی تصریف ہوا کرے گی جیسے اس مثال سے ظاہر ہے خواہد آمد خواہند آمد خواہی آمد خواہید آمد خواہم آمد خواہیم آمد

فعل حال کا بیان

حال زمانہ موجود کو کہتے ہین اگرچہ زمانۂ حال کو کسی طرح قرار نہین یعنے دمبدم ماضی مین شامل ہوتا جاتا ہے لیکن جو وقت موہوم کہ ماضی و استقبال کا فرق ظاہر کرتا ہے اُسی کا نام حال ٹھہرایا گیا ہے اُسکو فارسی مین مضارع سے بناتے ہین اور طریق اُسکا یہ کہ مضارع کے صیغے پر می یا ہمی زیادہ کرنے سے صیغہ حال بنجاتا ہے جیسے آید اور رود سے می آید و میرود دیا اس مصرع مین مصرع ع یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید + اُردو مین صیغہ ماضی تمنائی سے حال بنتا ہے یعنے اُسکے آخر مین ہے کا لفظ بڑھاتے ہین جیسے آتا اور کرتا سے آتا ہے اور کرتا ہے وغیرہ اور کبھی مضارع کے آخر مین بھی ہے زیادہ کرنے سے حال کے معنی پیدا ہوتے ہین چنانچہ اس شعر مین شعر رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکاے ہے + مژدہ خارِ دشت پھر تلوا مرا کھجلاے ہے + یعنی کھڑکاتا ہے اور کھجلاتا ہے مگر فی زماننا اس طرح کا محاورہ فصاحت کے برخلاف زمانۂ سابق مین البتہ جائز ہوگا اور کبھی ماضی تمنائی کو بھی حال کے موقع پر استعمال کرتے ہین جیسے تو نہین پڑھتا مگر یہ محاورہ اکثر نفی مین یا استفہام کے مقام پر ہے اور اُسوقت حرف استفہام کو مقدر جانتے ہین

امر کا بیان

امر وہ فعل جسمین کسی کام کرنے کا حکم ہو اُسکے صیغے بعینہ مضارع کے صیغے ہوتے ہین صرف اسی قدر فرق ہے کہ مضارع واحد حاضر کے آخر مین ے مجہول یا وے ہوتا ہے اور امر واحد حاضر کے آخر مین اسکو نہین لاتے اسی سبب سے کچھ علامت لانے کی ضرورت نہین کہ خود بخود مضارع واحد سے امر واحد کا صیغہ علحدہ ہے مگر غائب اور متکلم کے صیغے مین تمیز کے واسطے کچھ اور الفاظ ملانے جاتے ہین جیسے چاہیے کہ وہ کرے یا لازم کہ ہم کرین یا مناسب کہ مین کرون وغیرہ اور جمع حاضر کے واسطے صیغہ واحد حاضر کے

آخر واو مجہول بڑھاتے ہین جیسے تو چل سے تم چلو یا پڑھ سے پڑھو وغیرہ اور مقام تعظیم مین امر حاضر کے آخر یاے مکسور و مجہول زیادہ کر کے اول مین آپ کا لفظ لاتے ہین جیسے آپ بیٹھیے یا آپ بولیے وغیرہ اور جو امر کے آخر مین الف ہوگا تو ہمزہ اور یے بڑھاتے ہین جیسے آئیے لائیے وغیرہ اور جو امر کے آخر مین واو یا یے ہوگی تو ہمزہ کی جگہ جیم بولین گے جیسے دیجیے یا ہوجیے اور کبھی واو مین بھی الف کا قاعدہ جاری کر کے کھوئیے اور سوئیے بولتے ہین اور کبھی یہی صیغہ مضارع کے معنے مین آتا ہے جیسے کیا کیجیے کچھ بن نہین پڑتی یعنی کیا کرین اور کبھی امر کے واسطے آئیےگا بیٹھیےگا بھی کہتے ہین اس مین گا کچھ استقبال کے لیے نہین ہے تاکید زیادہ آتا ہے اور کبھی اس امر کے آخر کی یاے مجہول کو واو مجہول سے بدل لیتے ہین اسوقت امر کے صیغے مین خاص زمانہ مستقبل پیدا ہوجاتا ہے جیسے کھائیو دیجیو وغیرہ مگر اس طرح کا امر دعا کا فائدہ بخشتا ہے جیسے خدا انکو زندہ رکھیو یا تمھاری عمر دراز ہوجیو وغیرہ اور یاد رکھنا چاہیے کہ مضارع کی طرح امر مین حال و استقبال دونون موجود ہوتے ہین اور امر اپنے محل پر مختلف معنی پیدا کرتا ہے فارسی مین علامت مضارع کی یعنی دال ماقبل مفتوح دور کرنے سے امر واحد حاضر بنجاتا ہے جیسے سازد سے ساز اور شناسد سے شناس وغیرہ اور دعا کے واسطے مضارع کی دال سے ماقبل الف دعائیہ زیادہ کر کے امر بنا لیتے ہین جیسے کند سے کناد اور شود سے شواد اور اردو مین مصدر بھی امر حاضر کے مقام پر مستعمل ہے جیسے یہ کتاب لانا یعنی لاؤ اور اس مین جمع اور واحد برابر ہے

نہی کا بیان

نہی اس فعل کا نام ہے جس مین سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جاے اسکو فارسی مین اس طرح بناتے ہین کہ امر کے صیغے پر ایک میم مفتوح جو علامت نہی کی ہے زیادہ کرتے ہین جیسے تراش سے متراش اور کن سے مکن وغیرہ اور امر دعائیہ کی نہی کے واسطے بھی یہی میم مقرر ہے جیسے کہ اور صیغون کے لیے فارسی مین نفی کا نون آیا کرتا ہے چنانچہ نرسد سے مرساد اور بنشیند سے مبیناد وعلی ہذا القیاس اردو مین تین لفظ مقرر ہین مت اور نہ اور نہین یہ الفاظ موقع بموقع اپنے مقامات پر واقع ہوتے ہین اور یاد رکھو کہ خاص محاورۂ زبان فارسی مین ماضی اور مضارع اور امر پر باے موحدہ تحسین کلام کے لیے اکثر لایا کرتے ہین اسکو معنی مین اصلا مداخلت نہین ہے جیسے بگفت بگوید بگو وغیرہ اے خرد پرور یہ طریقہ جو ہم نے بیان کیا مثبت فعلون کا تھا اور اگر منفی بنانا منظور ہو تو نون مفتوح جو علامت نفی کی ہے فارسی اور اردو دونون مین یا نہین کا لفظ خاص اردو مین ہر فعل پر واقع ہونے سے نفی کا صیغہ بن جائےگا غرضکہ فرزانۂ روزگار نے ہر فعل کا بیان مفصل شہزادۂ دانش پناہ کو خاطر خواہ سمجھا دیا پھر فرمایا کہ اگر کوئی فعل کبھی مکرر واقع ہو تو کثرت کا فائدہ دیتا ہے جیسے بولتے بولتے تھک گیا یا مارتے مارتے ہوش کھو دیے یعنے بہت باتین کین یا بہت مارا

اور کبھی کیفیت ظاہر کرنے کے واسطے فعل مکرر واقع ہوتا ہے جیسے جاگتے جاگتے سو گیا اور کبھی اظہار تبدیل حال
کے واسطے مکرر آتا ہے جیسے ہنستے ہنستے رو دیا اسی طرح کبھی تدریج کے معنی مستفاد ہوتے ہیں جیسے رفتہ رفتہ
شدہ شدہ اور یا اردو میں جیسے کہیں کہ پڑھتے پڑھتے پڑھنا آجائے گا وعلیٰ ہذا القیاس اب مصدر سے جو
سات مشتقات پیدا ہوتے ہیں انکا معلوم کرنا بھی ضرور ہے اور وہ سات ہیں حاصل مصدر اسم فاعل اسم مفعول
اسم آلہ اسم ظرف اسم حالیہ اسم تفضیل **حاصل مصدر** اس کام کے اثر کو کہتے ہیں کہ جو کام فاعل سے سرزد ہوا اس سے
مصدر کی کیفیت دریافت ہو جاوے اور علامت مصدر اسمیں نہو اردو میں اسکے واسطے اکثر یہ قاعدہ ہے کہ مصدر
سے نا دور کرنے کے بعد جو باقی رہے وہ حاصل مصدر ہے اور یہ امر واحد حاضر سے بالکل مشابہت رکھتا ہے جیسے
مارنا سے مار اور پیٹنا سے پیٹ وغیرہ اور کبھی ماضی کے آخر و آو یا یے زیادہ کرکے بولتے ہیں جیسے لگاؤ چڑھاؤ
ملاپ وغیرہ اور فارسی میں حاصل مصدر کے واسطے کئی صورتیں ہیں کبھی مصدر کا نون دور کرکے بنا لیتے ہیں
جیسے خریدن اور فروختن سے خرید و فروخت وغیرہ اور یہ ماضی مطلق واحد غائب سے التباس رکھتا ہے
کبھی امر حاضر کے آخر شین ماقبل مکسور زیادہ کرتے ہیں جیسے گردش سوزش افزائش زیبائش وغیرہ اور کبھی
صیغہ ماضی کے آخر گی زیادہ کرنے سے اور کبھی آہ بڑھانے سے بھی حاصل مصدر بنجائے گا جیسے آسودگی و آلودگی
اور رفتار و گفتار وغیرہ **اسم فاعل** وہ اسم ہے جس سے فعل کا ظہور میں لانے والا دریافت ہو جو فعل
اختیاری ظاہر ہوتا ہے اسکو صادر کہتے ہیں جیسے مارنا آنا جانا وغیرہ اور فعل غیر اختیاری کو قائم کہتے ہیں
جیسے مرنا جینا وغیرہ اردو میں اسکا یہ قاعدہ ہے کہ الف مصدر کو یاے مجہول سے بدل کر والا کا لفظ آخر میں
زیادہ کرتے ہیں جیسے مارنے والا اور مرنے والا اور آنے والا جانے والا وغیرہ اور فارسی میں
اسم فاعل کی دو صورتیں ہیں اول قیاسی کہ جو امر واحد حاضر پر ندہ کے لگانے سے بنایا جاتا ہے جیسے پرندہ
و رسندہ اور کنندہ اور روندہ وغیرہ دوم سماعی کہ جس کو اسم فاعل ترکیبی کہتے ہیں وہ ہمیشہ اسم اور
فعل سے ملکر بنایا جاتا ہے جیسے دستگیر اور جلدساز وغیرہ اور کبھی امر حاضر کے آخر میں الف زیادہ کرتے ہیں
جیسے دانا بینا وغیرہ اور یاد رکھنا چاہیے کہ اسم و فعل مرکب ہو کر پانچ معنے میں استعمال کیا جاتا ہے اول
اسم فاعل اسم اور امر سے جیسا کہ ہم نے بیان کیا دوم اسم مفعول جیسے دوا سے خانہ ساز یعنے گھر کی بنی
ہوئی سوم اسم ظرف جیسے زمین زرخیز یعنی زر پیدا ہونے کی جگہ چہارم اسم آلہ جیسے گلگیر یعنی گل تراشی
آلہ پنجم حاصل مصدر جیسے آرزوے قدمبوس یعنی تمنا قدم چومنے کی اور علاوہ ان کے اور بھی کچھ
لفظ ہیں جنکو اختصار بہ زیادہ کرکے اسم فاعل ترکیبی بنا لیتے ہیں جیسے گر اور گار اور ار وغیرہ چنانچہ
ستمگر گنہگار خریدار **اسم مفعول** وہ ہے کہ جسپر فعل کسی فاعل کا واقع ہو اردو میں اسکی علامت یہ ہے کہ

سات مشتقات کا بیان
حاصل مصدر
اسم فاعل کا بیان
اسم مفعول کا بیان

ماضی مطلق پر ہوا یا گیا زیادہ کرتے ہین جیسے مارا اور پیٹا سے مارا گیا اور پیٹا ہوا اور کبھی فعل ماضی خو[د]
مفعول کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے وہ میرا مارا آہی یعنی مارا ہوا اور فارسی مین ماضی مطلق پر ہ زیادہ کرنے سے
اسم مفعول بنجاتا ہی جیسے گشت سے گشتہ اور شنید سے شنیدہ وغیرہ اور یاد رکھو کہ مفعول کی چھ قسمین ہین
مفعول مطلق مفعول بہ مفعول لہ مفعول معہ مفعول فیہ مفعول مالم یسم فاعلہ انکا بیان ہم علم نحو مین کرینگے اسم آ[لہ]
وہ ہی جسکے ذریعے سے فاعل اپنا فعل کرسکے اردو مین اسکے واسطے یہ طریقہ ہی کہ مصدر کے آخر کا الف یا سے
معروف سے بدل دیتے ہین جیسے بیلنی اور کترنی وغیرہ اور کبھی الف کو حذف کرکے نون کا فتحہ ماقبل کو دیتے
ہین جیسے بیلن اور ڈھکن وغیرہ اور کبھی کسی اور طریقے سے بھی بنایا جاتا ہی اور فارسی کا وہی قاعدہ ہی جو ہم بیان
کرچکے ہین یعنی امر کا صیغہ جب کسی [illegible] سے ملتا ہی اسوقت اسم آلہ کے معنی حاصل ہوتے ہین جیسے جاروب اور رو[illegible]
وغیرہ اسم ظرف وہ ہی کہ کسی مکان یا زمان پر دلالت کرے اسکے بنانے کے مختلف قواعد ہین کبھی مصدر خود ظرف
کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے جھرنا یعنی پانی جھرنے کی جگہ اور کبھی علامت مصدر کے مقام پر کاف تازی لاتے ہین
جیسے بیٹھک اور کبھی مرکب کرکے بطور اضافت بناتے ہین جیسے لکھنے کی جگہ اور سونے کا وقت وغیرہ اور اسم ظرف اور
فارسی مین مصدر سے بہت کم مشتق ہوتے ہین اسکا بیان ہم مفعول فیہ مین کرینگے اسم حالیہ وہ ہی کہ فاعل یا
مفعول کی ہیئت یا دونون کا حال بیان کرے اسکا صیغہ بعینہ ماضی تمنائی کا صیغہ ہی اور یہ صیغہ تین معنون مین آتا ہی
اول ماضی تمنائی جسکا ہم بیان کرچکے دوم فعل حال سوم اسم حالیہ جیسے زید مسکراتا جاتا ہی مسکراتا کا لفظ حال
فاعل کا بیان کرتا ہی کہ زید کی ہیئت یہی اسی واسطے مسکراتا اسم حالیہ ہی اور کوئلے کو جلتا دیکھا یہان جلتا حالت
مفعول کی بیان کرتا ہی اور کبھی اسپر ہوا بھی زیادہ کرتے ہین جیسے مسکراتا ہوا جاتا تھا اور فارسی مین یہ قاعدہ
ہی کہ امر کے صیغے پر یا صفت پر الف و نون بڑھا کر بناتے ہین اور وہ اردو مین بھی مستعمل ہوتا ہی جیسے خندان
شادان اسم تفضیل اس اسم کو کہتے ہین جس سے کسی کی نسبت کسی وصف مین زیادت ثابت ہو اسکے بنانے کا
یہ قاعدہ ہی کہ صیغہ اسم فاعل پر زیادہ یا بہت یا اسکا مرادف زیادہ کرین جیسے زید زیادہ جاننے والا ہی اور
فارسی مین اسم فاعل پر لفظ تر اور ترین اور جو لفظ مفید کثرت ہو زیادہ کرتے ہین جیسے خوشترین و پایندہ تر
اور بسیار گو وغیرہ اسکی دو قسمین ہین اول تفضیل بعض کہ جسمین بعض پر زیادہ ہونا پایا جاے اسکی علامت فارسی
مین تر اور اردو مین بہت وغیرہ ہی جیسے بہت اچھا دوم تفضیل کل جس مین سب سے زیادہ ہونا پایا جاے جیسے سب سے
اچھا اسکی علامت اردو مین سب سے وغیرہ اور فارسی مین لفظ ترین ہی اور دونون قسمین اسم تفضیل مین داخل ہین اور
علاوہ ان اقسام کے اسم کی ایک اور قسم ہی جسکو اسم تصغیر کہتے ہین اور یہ تین معنون کے واسطے استعمال کیا جاتا ہی
وصف تحقیر پیار چنانچہ پیالی وصف کا بیان ہی یعنے پیالے سے چھوٹی اور مردک حقارت کے واسطے اور بچوا پیار

اسم آلہ
اسم ظرف
اسم حالیہ
اسم تفضیل
اسم تصغیر

کے طور پر بولا جاتا ہو اُردو مین اسکے واسطے کوئی قاعدہ خاص نہین ہو مگر وا اور یا آخر اسم مین علامت تصغیر کی ہو جیسے مرد سے مردوا اور آنکھ سے انکھیا وغیرہ اور فارسی مین ک اور چہ آخر اسم مین تصغیر کے لیے آتا ہو جیسے مرد سے مردک اور باغ سے باغچہ وغیرہ الغرض اسی طرح شہزادہ خرد پروفرخندہ اختر کو فعل معروف و مجہول اور اثبات و نفی اور تبدیل و غیر تبدیل اور مبہمات و متعلقات اور اسم کے مذکر و مونث اور حقیقی و غیر حقیقی اور اُسکے واحد و جمع ہونے کا قاعدہ اور جمع سالم و جمع تکسیر کی حقیقت اور جمع الجمع کی کیفیت بخوبی گوش گذار کر کے فرمایا کہ اب حرف کا بیان سنو حرف وہ ہو کہ اسم یا فعل سے ملکر معنی اُسکے مفید مطلب ہون وہ دو قسم ہین ہجی و معنوی حروف ہجی بست و ہشتگانہ کا حال ہم تمھین ابتدا مین سمجھا چکے ہین مگر اُنکے معنے اور خاصیتین جداگانہ ہین چنانچہ ہم اُنکا بیان اسوقت مناسب جانتے ہین **الف** بمعنی مرد مجرد و جواد و سخی اور یہ حرف کئی خواص رکھتا ہو جیسے کبھی فاعل کے واسطے چنانچہ دانا و بینا وغیرہ اور کبھی عطف کے واسطے جیسے تکاپو اور شبا روز وغیرہ اور کبھی اتصال کے واسطے جیسے لبالب اور دمادم وغیرہ اور کبھی دعائیہ جیسے دہاد اور کناد وغیرہ اور کبھی کثرت کے واسطے جیسے لبا اور خوشا وغیرہ اور کبھی مصدر کے واسطے جیسے درازا وغیرہ اور کبھی قسم کے واسطے جیسے حقا وغیرہ اور کبھی متکلم کے واسطے جیسے دلا وغیرہ اور کبھی ندا کے واسطے جیسے پروردگارا وغیرہ اور کبھی ندبہ یعنی افسوس کے واسطے جیسے دریغا حسرتا دردا وغیرہ غرض اسی طرح ہر حرف کی بہت کچھ خاصیتین ہین چنانچہ **الف** پچیس خواص رکھتا ہو **بے** بمعنی مرد کثیر الجماع یعنی جو شخص عورتون سے بہت شوق رکھتا ہو **تے** بمعنی خمیر اور شیر دوشیدہ **ثے** بمعنی چیز نرم اور چشم زخم یعنے نظر بد **جیم** بمعنے شتر مست اور سوار شتر **حے** بمعنی زن طویل القامت اور تیز زبان **خے** بمعنی موے گردن و موے سُرین **دال** بمعنی زن فربہ و رہنما و دلیل **ذال** بمعنی تاج خروس اور مرغ کا بانگ دینا **رے** بمعنی مرد کینہ جو اور کفچہ خرد **زے** بمعنی زن بدخو اور مرد بسیار خوار **سین** بمعنی مرد فربہ اور جو شخص بہت کھانستا ہو **شین** بمعنی مرد وونده اور جو شخص بہت عورتین رکھتا ہو اور بالفتح بمعنی عیب **صاد** بمعنی صحیح اور درخت تلخ اور وہ مرغ جو خاک مین لوٹتا ہو **ضاد** بمعنی جنگ و خصومت اور جو خروس ماکیان پر آواز کرے **طوے** بمعنی مرد حریص اور شادی کتخدائی **ظوے** بمعنی زن بزرگ پستان اور پستان پیرزن کو بھی کہتے ہین **عین** بمعنی چشم اور چشمۂ آفتاب اور ناف شتر اور نقش ہر چیز اور جاسوس اور مال نقد اور ابر اور حقیقی اور مرد بزرگوار اور ترازو اور دیدبان اور زر اور ذات اور کوہان شتر اور چشم زخم اور ابر قبلہ رو اور آشکارا اور خیر اندیش اور گھٹنے کی آنکھ اور بارش کی جھڑی او ہر چیز عمدہ اور بکسر اول بمعنی فراخ چشم جیسے حور العین اور گاؤ وحشی اور ہل ہانکنے کا بیل **غین** بمعنی تشنگی اور ابر سیاہ اور بلبل **فے** بمعنی کف دریا اور گرداب **قاف** بمعنی

حرف کا بیان

قسم حروف

مرد توانگر اور مستغنی اور مرد متقی اور کوہ لاجورد کہ جو اطراف عالم مین حلقہ زن ہے کاف بمعنی مرد خشمناک اور کفایت کرنے والا لام بمعنی شتر اور زرہ اور کلاہ فقرا اور دفع نظر کے واسطے اطفال کے بناگوش پر جو سیاہی کا نشان دیتے ہین اسکو بھی لام کہتے ہین میم بمعنی خرمائے دراز اور شراب نون بمعنی ماہی بزرگ اور دوات اور تیغہ درخت اور ایک شہر کا نام بھی ہے وا و بمعنی کوہان شتر ہے بمعنی افسوس اور رخسار کودک پر تپانچہ مارنا یے بمعنی شیر عورت اور جانور کا دودھ کہ جو بعد بچون کے پینے اور یا دودھ لینے کے پستان مین باقی رہجاے اب حروف معنوی کا حال سُنو کہ وہ کئی قسم ہین چنانچہ حرف ضمائر جو ضمیر کے واسطے آتے ہین جیسے فارسی مین ش غائب کے واسطے اور ت حاضر کے واسطے اور م متکلم کے واسطے اور اردو مین یہ اور وہ وغیرہ اور حروف تشبیہ جیسے فارسی مین چون چو مچون ہمچو مانند مثل سا ان شبیہ رنگ وغیرہ اور اردو مین سا اور ایسا اور جیسا اور ویسا اور چنانچہ وغیرہ اور حروف مواضع کہ جو کثرت اور ظرفیت کے واسطے مستعمل ہین جیسے لاخ زار سار ستان وغیرہ سنگ لاخ اور کوہسار اور لالہ زار اور گلستان و دبستان وغیرہ مین اور اردو مین وان اور خانہ وغیرہ الفاظ فارسی اور سالہ اور گھر وغیرہ الفاظ ہندی دونون صورتین مروج ہین جیسے ناگردان اوگالدان اور گاڑی خانہ بگھی خانہ اور دھرم سالہ گاوسالہ اور عجائب گھر ڈاک گھر وغیرہ اور حروف صفت جیسے مند اور ور اور ناک خردمند ہنرور خطرناک وغیرہ ہین اور حروف شک جیسے باشد اور آیا اور بود اور شاید فارسی مین اور خدا جانے دیکھیے دیکھا چاہیے اور شاید کہ اور ہوگا اور واللہ اعلم اردو مین آتے ہین اور حروف تمنی جیسے فارسی مین کاش اور کاشکے وغیرہ اور اردو مین کیا ہوتا اور خوب ہوتا اور کیا خوب ہو کیا اچھی بات ہو وغیرہ آتا ہے اور حروف استفہام کہ جو سمجھنے اور سمجھانے سے متعلق ہین اسکے واسطے فارسی مین چہ کہ چیست کیست چرا چون کی کجا چگونہ کدام وغیرہ اور اردو مین کیا اور کون اور کب اور کہان اور کس کا وغیرہ مقرر ہین استفہام کسی بات کے دریافت کرنے کا نام ہے اسکی تین قسمین ہین اول استفہام اقراری جس سے اقرار دریافت ہو جیسے تم دانا نہین ہو تو اور کون ہو یعنی تم دانا ہو دوم استفہام انکاری کہ اُس سے انکار معلوم ہو جیسے کیا دنیا مین ہمیشہ رہو گے یعنی ہمیشہ نہ رہو گے سوم استفہام استخباری جس مین نہ انکار ہو نہ اقرار اور اُس سے صرف کوئی خبر پوچھین جیسے تمھارا کیا نام ہے یا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو اور کب جاؤ گے وغیرہ غرضکہ اسی طریق پر حروف نسبت اور حروف حفاظت اور حروف لون اور حروف لیاقت اور حروف اشارات اور حروف تنبیہ اور حروف عطف اور حروف جار اور حروف تردید اور حروف ندا اور حروف ایجاب اور حروف تفسیر اور حروف کنایہ اور حروف اصوات اور حروف مفاجات اور حروف ندبہ و افسوس اور حروف

بیان حروف معنوی

استفہام کا بیان

شرط و جزا اور حروفِ تعظیم اور حروفِ تصغیر و تحقیر اور حروفِ تعجب اور حروفِ استثنا کہ جو مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ مین آتے ہین اور استثنائے متصل و منفصل اور حروف زوائد و تحسین کلام اور تاج الکلام وادا خر الکلام یعنے جو حرف کلام مین اول و آخر واقع ہوتے ہین اور زیادات و محذوفات و مقدرات کے تمام و کمال قاعدے اور مثالین بآئین شائستہ و طریق معقول بیان کرکے ہر ایک کی حقیقت اور کیفیت شہزادہ خرد پرور کو حسبِ دلخواہ سمجھا دی پھر فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ اب کچھ علم نحو بھی سیکھ لو کہ اس علم کے ذریعے سے کلام کرنے کی ترکیب اور فعل فاعل مفعول اور مبتدا و خبر معلوم ہو جاتی ہی دو کلمون کے باہم ملانے کو ترکیب کہتے ہین اور سخن مین لفظ دو قسم پر مستعمل ہی مفرد و مرکب **مفرد** وہ لفظ ہی کہ جو تنہا ایک معنی پر دلالت کرے اسکی تین قسمین ہین اسم فعل حرف کہ جسکی بحث علم صرف سے تعلق ہی اور وہ سب ہم تعین باد و دلوا چکے ہین اور **مرکب** وہ لفظ ہی جو دو کلمون سے یا زیادہ کلمون سے حاصل ہو وہ دو قسم ہی مفید و غیر مفید مرکب **غیر مفید** وہ ہی جسکے سننے والون کو فائدہ کامل حاصل نہ ہو بلکہ دوسری بات کا منتظر رہے اور اسکو مرکب ناقص بھی کہتے ہین جیسے زید کا غلام اور مرکب ناقص ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتا ہی بغیر اور لفظون کے جملہ نہین ہو سکتا اسی واسطے اسکا اور مفرد کا ایک حکم ہی اسکی چار قسمین ہین **اول** مرکب اضافی یعنے ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت کرین جیسے فارسی مین مکان زید مکان مضاف ہی اور زید مضاف الیہ اور مکان کے نون پر جو کسرہ ہی اسکو اضافت کہتے ہین اردو مین ہمیشہ مضاف الیہ مضاف پر مقدم ہوگا جیسے زید کا مکان پس زید مضاف الیہ ہی اور کا علامت اضافت اور مکان مضاف ہی اگرچہ مضاف بھی مقدم ہوتا ہی مگر فصیح وہی ہی محققین کے نزدیک اضافت پچیس قسم سے بھی زیادہ ہی مگر محاورۂ اردو مین یہ چار قسم بہت مستعمل ہین **اول** اضافتِ تخصیصی جس مین مضاف خاص ہو واسطے مضاف الیہ کے جیسے میرا دوست **دوم** اضافت تملیکی جس مین مضاف ملک ہو مضاف الیہ کی جیسے میری کتاب **سوم** اضافت بیانی یعنی مضاف الیہ مضاف کا بیان ہو اور دونون ایک ہو سکتے ہون جیسے لوہے کی میخ یہان لوہا بیان ہی میخ کا اور دونون ایک ہو سکتے ہین اور اضافت توضیحی بھی اسمین داخل ہی جیسے شہر بریلی **چہارم** اضافت ظرفی جس مین مظروف مضاف ہو اور ظرف مکان یا ظرف زمان مضاف الیہ جیسے دریا کا پانی پانی مضاف ہی اور مظروف یعنی ظرف مین کی چیز اور دریا مضاف الیہ اور ظرف مکان ہی یا جیسے سونے کا وقت سونا مظروف مضاف الیہ اور وقت مضاف اور ظرف زمان اب سنو کہ ان چارون اضافتون مین اگر مضاف کا ثبوت درحقیقت مضاف الیہ کے لیے ہو سکتا ہو تو اضافت حقیقی کہین گے جیسے میرا گھوڑا کہ یہان مضاف یعنی گھوڑے کا ثبوت متکلم کے واسطے اصل مین ممکن ہی اسلیے یہ اضافت حقیقی ہی اور اگر حقیقت مین کچھ نہ ہو بلکہ صرف کہنے والے نے مضاف الیہ کو ایک امر خیالی فرض کرکے کوئی مضاف اسکا بیان کیا ہو تو اسکو

علم نحو کا بیان

مرکب غیر مفید کا بیان

مرکب اضافی

اضافت مجازی کہین گے جیسے ہوش کا سر اور فکر کا پاؤن کہ ہوش اور فکر کوئی ایسی چیز نہین ہی جو سر پاؤن رکھتی ہو مگر خیال مین انکو صاحب سر و پا فرض کرلیا اور پھر سر اور پاؤن کو انکی طرف مضاف کیا اسی لیے یہ اضافت مجازی مین داخل ہی اور اضافت تشبیہی وہ ہی جس مین مشبہ کو مشبہ بہ کی طرف مضاف کیا کرتے ہین جیسے تیرون کا مینھ یعنی تیر مانند مینھ کے **دوم** مرکب توصیفی جو صفت اور موصوف سے ملکر بنایا جاے اس ترکیب مین جو لفظ کہ ذات پر دلالت کرے خواہ وہ اسم ظاہر ہو یا ضمیر اسکو موصوف جانو اور جس سے کچھ بھلائی یا برائی معلوم ہوتی ہو اسکو صفت سمجھو جیسے اچھا آدمی اور مین ناتوان اس مین آدمی اور مین موصوف ہین اور اچھا اور ناتوان صفت اور اردو مین یہی محاورہ فصیح ہی کہ صفت کو موصوف سے اول بیان کرین جیسے اچھا آدمی اور فارسی مین موصوف مقدم ہوتا ہی تو اسپر کسرہ پڑھتے ہین جیسے ترکیب اضافی مین چنانچہ مرد نیک ورنہ آخر ساکن پڑھین گے جیسے نیک مرد اور اسکو اضافت مقلوب کہتے ہین اور صفت دو قسم ہی مدح یعنی تعریف اور ذم یعنی مذمت **سوم** مرکب امتزاجی جو دو لفظ ملکر ایک ہو جائین اور ان مین دو ہونے کی تمیز باقی نرہے جیسے بغداد کہ یہ لفظ باغ اور داد سے مرکب ہی یعنی نوشیروان عادل نے ایک باغ بنوایا تھا اور آٹھوین روز وہان اجلاس فرما کر خود بہ نفس نفیس ہر مقدمہ فیصل کیا کرتا تھا اب کثرت استعمال سے دونون ایسے مل گئے کہ تمیز نہین ہوتی **چہارم** مرکب غیر امتزاجی کہ جسکے اجزا ملکر ایک نہ ہو گئے ہون بلکہ جدا جدا سمجھین آئین جیسے اکبر آباد اور شاہجہان آباد وغیرہ اے خرد پرور مرکب غیر مفید کی یہ چار قسمین تھین جو ہم نے بیان کین اب مرکب مفید کا بیان سنو مرکب **مفید** وہ ہی کہ جسکے سننے والے کو اور کسی بات کا انتظار باقی نہ رہے بلکہ سنتے ہی متکلم کا مطلب دریافت ہو جاے کہ کسی چیز کی خبر دیتا ہی یا کچھ خواہش وغیرہ ظاہر کرتا ہی اور مرکب مفید کو جملہ بھی کہتے ہین **جملہ** دو چیز سے بنتا ہی ایک مسند دوسرا مسند الیہ مسند حکم کو کہتے ہین اور مسند الیہ جسپر حکم کیا جاے اسم مسند اور مسند الیہ دونون ہوتا ہی فعل مسند ہوتا ہی اور مسند الیہ نہین ہوتا حرف نہ مسند ہوتا ہی نہ مسند الیہ اب یاد رکھو کہ جملہ دو قسم ہی خبریہ اور انشائیہ **جملۂ خبریہ** دو قسم ہی فعلیہ اور اسمیہ **جملۂ اسمیہ** وہ ہی کہ اول جزو اسکا **اسم** ہو اور وہ دونون **اسم** ہوتے ہین یعنی دو اسم سے مرکب ہوتا ہی اس مین ایک کا نام مسند اور دوسرے کا نام مسند الیہ ہی اور اس جملۂ اسمیہ مین مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہین اور ایک حرف دونون مین باہم ربط پیدا کرنے کے لیے لاتے ہین جیسے زید امیر ہی زید مبتدا امیر اسکی خبر اور ہی حرف ربط اور **جملۂ فعلیہ** اسے کہتے ہین جو فعل اور فاعل سے ملکر بنے اس مین مسند کو فعل اور مسند الیہ کو فاعل کہتے ہین پس اگر فعل لازمی ہی تو فعل اور فاعل سے جملہ تمام ہوگا اور فعل ناقص ہی تو اسم و خبر کو طلب کرے گا اور فعل متعدی ہی تو مفعول کی بھی ضرورت پڑے گی اور یاد رکھو کہ کبھی ایک فاعل ہوتا ہی کبھی زیادہ اور اسی طرح کبھی ایک مفعول ہوتا ہی

مرکب توصیفی

مرکب امتزاجی

مرکب غیر امتزاجی

مرکب مفید کا بیان

جملہ خبریہ کا بیان

جملہ اسمیہ

جملہ فعلیہ

کبھی دو کبھی تین اور کبھی [illegible] ہی ہوا اور مفعول کی سب قسمین کہ جنکو متعلقات فعل بھی کہتے ہین چنانچہ **مفعول بہ**
کہ جسپر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے کتاب پڑھو اس جملہ مین کتاب مفعول بہ ہی کہ پڑھنے کا فعل اسکے اوپر واقع ہوا اور
مفعول لہ کہ جس کے باعث فعل کیا جاے جیسے کاہلی کے سبب نہ پڑھا یہان کاہلی مفعول لہ یعنی [illegible] نہ پڑھنے کی [illegible]
اور **مفعول فیہ** کہ جس مکان اور جس وقت مین فعل کیا جاے جیسے گھر مین بیٹھا ہی بادشاہ کل آیا [illegible]
مفعول فیہ ہین اور مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہین اور **مفعول معہ** کہ جسکے ساتھ فعل واقع ہو اور جو حال فاعل
یا مفعول کا ہو وہی اسکا بھی ہو جیسے گنگا جمنا کے برابر ہو گئی اس مین برابر ہو گئی فعل ہی گنگا فاعل اور جمنا
مفعول معہ کہ برابر ہونے مین فاعل کی شریک ہی اور **مفعول مطلق** کہ مصدر یا حاصل مصدر کسی فعل کا ہوتا ہی جو
فعل سے اول یا آخر واقع ہو جیسے خوب چال چلا یا امیر کی بیٹھک بیٹھا یا اچھا کھیل کھیلو وغیرہ اور مطلق کے
معنے بے قید ہین چونکہ اس مفعول مین کوئی حرف بہ یا فیہ یا لہ یا معہ جیسا کہ پہلے چارون مفعولون مین تھا مذکور
نہین اس واسطے اسکو مفعول مطلق کہا اسی طرح جو ماضی کہ قریب اور بعید اور استمراری اور تمنائی اور احتمالی
کی قید سے آزاد ہی اسکو ماضی مطلق کہتے ہین اور یہ پانچون مفعول جو ہم نے بیان کیے متعلقات فعل کہلاتے
ہین اور علاوہ انکے ایک اور بھی قسم ہی جسکو **مفعول مالم یسم فاعلہ** کہتے ہین اور فعل مجہول کا یہ مفعول ہوتا
ہی فعل مجہول وہ ہی جسکا فاعل معلوم نہ ہو جیسے زید مار ڈالا گیا اس مین زید کا مار ڈالنے والا معلوم نہ ہوا کہ کس
نے مار ڈالا پس یہ مفعول ایسا ہی کہ جسکے فاعل کا نام و نشان نہین اسواسطے خود فاعل کا قائم مقام بنجاتا ہی اور
فعل لازمی کبھی مجہول نہین آتا متعدی مجہول ہو گا غرضکہ ان پانچون مفعولون کے سوا متعلقات فعل اور بھی ہین
جیسے **حال** یعنی جو مفرد یا مرکب فاعل یا مفعول یا دونون کی ہیئت بیان کرے جیسے زید روتا ہوا جاتا تھا اس
مثال مین روتا ہوا زید کا حال ہی جو کہ فاعل ہی جانے کا اور جاتا تھا فعل ماضی ناتمام اور زید اس حال کا ذو الحال ہی
فعل مین جسکا حال بیان ہوا اسکو ذو الحال یعنی حال والا کہتے ہین اور حال مرکب مفید بھی ہوتا ہی جیسے زید کو
مین نے دیکھا اور اسکا باپ کھڑا تھا اس مثال مین اسکا باپ کھڑا تھا حال ہی اور مرکب مفید جس طرح مثال
اول مین روتا ہوا حال تھا اور مرکب غیر مفید اور **تمیز** یعنے جس سے شک رفع ہو جیسے دو سیر مٹھائی دو سیر
مین شک تھا کہ کیا چیز مگر مٹھائی سے شک رفع ہو گیا اس لیے مٹھائی تمیز ہی اور جس شے سے تمیز ہوتی ہی اسکو ممیز
کہتے ہین چنانچہ اس مثال مین سیر کا لفظ تھا اور جار مجرور کہ یہ بھی ہمیشہ فعل کے متعلق ہوتے ہین اور فعل
خواہ کسی قسم کا ہو یعنی لغوی یا اصطلاحی یا معنی فعل یا مشابہ فعل لغوی و اصطلاحی کا بیان ہم پیشتر کر چکے اور معنی
فعل جیسے بس ہی اسکے یہ معنی ہین کہ کفایت کرتا ہی ایسے نامون کو جو فعل کے معنی مین مستعمل ہوتے ہین اسما
افعال کہتے ہین اور وہ جاری مجری یعنے فعل کے قائم مقام ہو کر فعل کے مانند فاعل اور مفعول چاہتے ہین

اور مشابہ فعل اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت وغیرہ کو کہتے ہین [illegible] گا مگر قرینے سے مقدر
مانا جاتا ہی اور جار و مجرور اُسکے ساتھ متعلق کیے جاتے ہین جیسے کسی نے ایک شخص کو جاتے ہوے دیکھا اور پوچھا
کہ کدھر [illegible] ہی کہ تم کدھر جاتے ہو اسکے جواب مین اُسنے کہا کہ بازار یعنی مین بازار کو جاتا ہون اور جملۂ اسمیہ
مین [illegible] مبتدا موخر بھی لاتے ہین جیسے احمق ہی زید احمق ہی خبر مقدم اور زید مبتدا موخر لیس خبر
مقدم اپنے مبتدا موخر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا علیٰ ہذا القیاس جملۂ انشائیہ وہ ہی کہ سننے والے کو فائدہ
تام ہو مگر اُسکے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکین اسکی نو قسمین ہین اول امر جیسے پڑھو اچھا لکھو خوش رہو
وغیرہ دوم نہی جیسے شرارت مت کرو بُری صحبت مین نہ بیٹھو وغیرہ مگر فی زمانا مت کا لفظ بھی نہی کیواسطے
متروک ہی سوم استفہام جیسے تم کہان گئے تھے تمھارا نام کیا ہی یہ کیا چیز ہی وغیرہ چہارم تمنی یعنی ایسے
جملے جن مین کسی ممکن یا غیر ممکن چیز کی آرزو اور تمنا پائی جاے جیسے کیا خوب ہوتا جو تم لکھ پڑھ جاتے یا کیا اچھا
ہو جو آدمی کے پر ہو جائین وغیرہ پنجم ندا جیسے ای لڑکو ادھر متوجہ ہو وغیرہ ششم عرض یعنی مخاطب کو کسی
کام کے واسطے آمادہ و برانگیختہ کرنا جیسے تم کیون نہین محنت کرتے کہ تمکو انعام ملے وغیرہ ہفتم قسم یعنے وہ جملہ جو
قسم سے بنے اور قسم اُسکو کہتے ہین کہ خود کسی چیز کو لازم کرین یا مخاطب کو کسی بات کا یقین دلائین خواہ وہ
خدا کے نام سے ہو یا اور کسی بڑی شے اور عزیز چیز کے نام سے مثلاً خدا کی قسم مین رشوت نہ لونگا یا بخدا
کہ اس مین شک نہین یا آپ کی جان عزیز کی قسم کہ مین سچ کہتا ہون وغیرہ جس چیز کی قسم کھاتے ہین اُسکو
مقسم بہ اور بعد اُسکے جو جملہ واقع ہوتا ہی اُسکو جواب قسم کہتے ہین جیسے اوپر کی مثال مین خدا مقسم بہ اور
رشوت نہ لونگا جواب قسم ہی ہشتم تعجب جیسے واہ واہ بہت خوب ہی اور [illegible] وغیرہ نہم عقود یعنی
وہ جملے جو معاملات کے وقت بولتے ہین جیسے کوئی کہے کہ مین کتاب بیچتا ہون اور کوئی کہے کہ مین خریدتا ہون
تو یہ دونون جملے عقود اور انشائیہ ہین اب سنو کہ اگر مضامین مین یا فاعل و مفعول وغیرہ ہوتے ہین ایک کلمہ
جو دوسرے کلمے کا شریک ہو اُسکو تابع کہتے ہین اور اسکی چھ قسمین ہین اول تاکید اسکی دو قسمین ہین
لفظی اور معنوی تاکید لفظی لفظ کے مکرر لانے سے ہوتی ہی یہ تاکید اسم فعل حرف سب مین آتی ہی اسم کی
مثال جیسے زید آیا ہی زید پہلا زید متبوع ہی اور دوسرا تابع یعنی سننے والا شاید کسی اور کا آنا سمجھا ہو
یا اچھی طرح خیال نہ رکھتا ہو تو دوبارہ زید کہنے سے معلوم ہوا کہ آنے والا زید ہی کوئی دوسرا نہین اور فعل
کی مثال جیسے مارا مارا زید نے اور حرف کی مثال جیسے ہان ہان ہم نے کیا ہی اور تاکید معنوی وہ
ہی جو دوسرے لفظون سے ہو جیسے زید خود آیا ہی اس مین خود کا لفظ تاکید ہی علیٰ ہذا القیاس دوم نعت
یعنی صفت سوم بدل اسکی چار قسمین ہین اوّل بدل کل جیسے کسی سے کہین کہ ای شخص احمد تیرا بھائی

جملۂ انشائیہ کا بیان

توابع کا بیان

گھڑا ہے احمد مبدل [illegible] بھائی بدلِ کل ہو یہان مبدل منہ اور بدل کے ایک ہی معنی ہین دوم بدل
بعض یعنی بدل اپنے مبدل منہ کا جزو ہو جیسے یہ کتاب مین نے اُسکا ورق پھاڑ ڈالا ہے یہان کتاب مبدل منہ ہے
اور اُسکا ورق بدل بعض اور مبدل منہ کا جزو ہے سوم بدل اشتمال جو مبدل منہ کا نہ کل [illegible] تعلق ہو
جیسے یہ کتاب اُسکا جزدان اچھا ہے اس مین جزدان نہ کتاب کا کل ہے نہ جزو بلکہ کتاب [illegible] چہارم بدل
غلط جو غلطی کے بعد واسطے صحت کے بولا جاے مثلاً بولنا منظور تھا کہ مدرسہ کو چلنا چاہیے اور بیساختہ زبان سے
نکلگیا کہ گھر کو بعد اُسکے فوراً کہا کہ مدرسہ کو چلنا چاہیے اس صورت مین گھر مبدل منہ ہوگا اور مدرسہ بدلِ غلط چہارم
عطف بیان یعنی جو ایک چیز کے دو نامون مین سے زیادہ مشہور ہو اور اُسکو عرف بھی کہتے ہین جیسے
محمد جلال الدین اکبر شاہ اسمین محمد جلال الدین معطوف علیہ اور اکبر شاہ عطف بیان ہے اور یاد رکھو کہ بدل کل اور عطف
بیان مین بہت کم فرق ہے پنجم عطف بحرف جیسے زید کا غلام اور اُسکا نوکر آیا ہے اسمین زید کا غلام معطوف علیہ اور
اُسکا نوکر معطوف ہے اسی طرح عطف جملہ کا جملہ پر یعنے مرکب کا مرکب پر بھی آتا ہے جیسے احمد آیا ہے اور محمود جاتا ہے
اس مین اول جملہ معطوف علیہ ہے اور دوسرا معطوف ششم تابع مہمل جو لفظ بے معنی صرف زینت کلام کیواسطے
بولا جاتا ہے جیسے روٹی ووٹی اور پانی وانی مگر یہ اردو مین بہت مروج ہے اسکا قاعدہ یہ ہے کہ کسی کلمہ کے حرف اول
کو واو سے بدل کر اس قسم کا تابع بناتے ہین اور واو پر وہی حرکت ہوتی ہے جو کلمہ کے حرف اول پر تھی جیسے جزدان
وزدان اور کتاب وتاب اور قلم ولم وغیرہ اور کبھی اور طرح سے بھی آتا ہے آخر پرور ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے

جزو جملہ کے لازم و ملزوم کا بیان

کہ اول مضاف بغیر مضاف الیہ کے جملہ کا جزو نہ ہوگا دوسرے موصوف ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا تیسرے
معطوف علیہ کو ہمیشہ [illegible] کی ضرورت ہے چوتھے موصول کہ صلہ کے ساتھ ہوگا پانچوین ذوالحال کہ حال
کا محتاج رہتا ہے چھٹے اسم اشارہ کہ بدون مشار الیہ لفظی یا مقدر کے نہ ہوگا ساتوین مبدل منہ کہ بدل کے
ساتھ ہوگا آٹھوین مشبہ بہ کہ مشبہ کے ساتھ ہوتا ہے نوین مستثنیٰ منہ کہ بغیر مستثنیٰ کے نہین آتا دسوین مفسَّر
کہ ہمیشہ مفسِّر کے ساتھ ہوگا گیارھوین عدد کہ اپنے معدود کے ساتھ آئے گا بارھوین تمیز کہ ہمیشہ
تمیز کے ہمراہ واقع ہوگا تیرھوین مبین کہ ہمیشہ بیان کے ساتھ ہوتا ہے چودھوین جار کہ ہمیشہ مجرور
کے ساتھ ہوگا پندرھوین افعال ناقصہ کہ ہمیشہ اسم وخبر کو طلب کرتے ہین اور جملہ بھی چند اقسام پر منقسم

اقسام جملہ کا بیان

ہے چنانچہ جس جملے سے کلام شروع ہو اُسکو جملۂ مفتتحہ اور جس مین کسی چیز کی صفت ہو اُس کو جملۂ وصفیہ اور
جو جملہ موصول کا صلہ واقع ہو اُسکو جملۂ موصولہ اور کسی چیز کا حال واقع ہو تو جملۂ حالیہ اور بدل ہو تو
جملۂ مبدلہ اور تمیز پر مشتمل ہو تو جملۂ ممیزہ اور کسی چیز کی تاکید ہو تو جملۂ موکدہ اور کسی چیز کی تفسیر ہو تو
جملۂ مفسرہ اور تشبیہ پر متضمن ہو تو جملۂ تشبیہیہ اور جو ایک جملہ دوسرے جملہ پر عطف ہو تو جملۂ معطوفہ

اور جملہ مین استثنا ہو تو جملہ استثنائیہ اور کسی چیز کی علت ہو تو جملہ معللہ [illegible] شرط ہو تو جملہ شرطیہ
اور جملہ مین سوال معلوم ہوتا ہو تو جملہ استفہامیہ اور جملہ جواب ہو کسی سوال مقدر کا تو اُسکو جملہ مُستانفہ
اور ندا پر متضمن ہو تو جملہ ندائیہ اور قسم پر شامل ہو تو جملہ قسمیہ اور کسی چیز کے بیان پر مبنی ہو تو اُسکو جملہ
مبینہ اور جو ماقبل و مابعد سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو تو جملہ معترضہ اور جو ایک مضمون سے دوسرے مضمون
کی طرف پھر جاے گا تو جملہ اضرابیہ اور اگر کوئی جملہ پہلے جملون سے پیدا ہوتا ہو تو اُسکو جملہ نتیجیہ اور
تعجب پر مشتمل ہوگا تو جملہ تعجبیہ اور جھڑکی ہو تو جملہ تہدیدیہ اور تنبیہ ہو تو جملہ تنبیہیہ اور جو دو جملون کا
ایک مضمون ہوگا تو جملہ متوافقہ اور جو دو جملون کا مختلف مضمون ہو تو جملہ متبائنہ کہتے ہین اور جو امر و
نہی پر مبنی ہوگا اُسکی تین قسمین ہین اگر بڑے کی طرف سے چھوٹے کو ہی تو اُس صورت مین جملہ حکمیہ اور برابر
والے کے واسطے ہی تو جملہ التماسیہ اور چھوٹے کی جانب سے بڑے کی خدمت مین ہو تو جملہ عرضیہ اور
اسی طرح بندہ کچھ خدا سے کہے تو جملہ دعائیہ کہلاتا ہی پھر فرزانہ روزگار نے شہزادہ عالی وقار کو ہر جملہ کی
مثال اور ترکیب حسب دلخواہ سمجھا دی خلاصہ یہ ہی کہ شہزادہ بلند اقبال صرف و نحو بخوبی یاد کر چکا تو اُستاد
والانژاد نے ارشاد کیا کہ تمنے بڑے جھگڑے سے فرصت پائی اب منطق کی بھی کچھ کیفیت دریافت کرلینی ضرور ہی
کہ کلام کے حسن و قبح اور عیب و صواب سے انسان بغیر اسکے واقف نہین ہو سکتا اس علم کے جاننے والونکو منطقین کہتے
ہین جبتک انسان کو علم منطق مین دخل نہین حیوان ناطق کا اطلاق اُسپر خطا ہی بلکہ حیوانِ صامت ہی ہر چند
منطق کوئی خاص علم نہین لیکن حکیم ارسطا طالیس اُسکو سب علمون مین سے مستثنیٰ کرکے اپنی تصنیف مین بزبانِ
یونانی لکھتا ہی کہ اگرچہ کچھ منطق جداگانہ علم نہین ہی مگر اُسکو تحصیل علوم اور فصاحت و بلاغت اور سلامت بیان کے
واسطے ایک نہایت عمدہ و کارآمد معاون اور بہت اچھا چلتا ہوا اوزار سمجھنا چاہیے اے شہزادہ خرد پرور حضرت
پروردگار نے انسان کو وہ قوت دراکہ عنایت فرمائی ہی جسمین اشیا کی صورتین اسطرح منتقش ہوتی ہین جسطرح
آئینہ مین لیکن آئینہ مین صُوَرِ محسوسات کے سوا کچھ حاصل نہین ہوتا اور قوت مدرکۂ انسان مین صور محسوسات
اور معقولات دونون جلوہ گر ہوتے ہین محسوس وہ ہی کہ کسی حواس پنجگانہ ظاہری یعنی باصرہ سامعہ شامہ ذائقہ
لامسہ سے دریافت ہو اور معقول وہ ہی جو اُنسے مدرک نہ ہو اور جو صورت قوت مدرکہ انسانی مین کہ جسکو ذہن کہتے
ہین حاصل ہوتی ہی وہ دو قسم پر منقسم ہی تصور یا تصدیق تصور وہ ہی کہ جو حکم سے خالی ہو مثلاً تصور زید یعنے
فقط زید کی صورت کو ذہن مین لانا اور اگر اُسمین حکم ہو تو وہ تصدیق ہی مثلاً زید عقلمند ہی حکم اُسکو کہتے ہین کہ ایک
شی کو دوسری شی کے ساتھ منسوب کرین جیسے زید اور چیز ہی اور عقلمندی اور چیز ہی مگر جب کہا کہ زید عقلمند ہی
پس دونون مین نسبت پیدا ہو گئی اب سنو کہ حکم دو قسم ہی حکم بالایجاب اور حکم بالسلب ایجاب اثبات کو اور سلب

منطق کا بیان

تصور و تصدیق کا بیان

نفی کو کہتے ہین اور ایک چیز کی نسبت دوسری چیز سے خواہ بالایجاب خواہ بالسلب تین صورت پر ہی ایک نسبت حملی دوسری نسبت اتصالی تیسری نسبت انفصالی اور ان نسبتون کا دریافت کرنا تصدیق ہی اسکو حکم بھی کہتے ہین اور سوا اسکے دوسری چیز کا ادراک تصور ہوتا ہی اور یاد رکھو کہ تصدیق مین بھی تین تصور موجود ہین اول تصور منسوب الیہ کا جسکو محکوم علیہ کہتے ہین دوم تصور منسوب کا جسکو محکوم بہ کہتے ہین سوم تصور نسبت درمیانی کا جسکو نسبت حکمیہ کہتے ہین مثلاً اس مثال مین کہ زید قائم ہی اول تصور زید کا کہ محکوم علیہ ہی ضرور ہوگا دوم تصور قائم کا کہ محکوم بہ ہی سوم تصور اُس نسبت کا کہ جو درمیان زید اور قائم کے موجود ہی جسکو نسبت حکمیہ کہتے ہین بعد ازان نسبت مذکور کا ادراک بروجہ ایجاب یا بصورت سلب حاصل ہوتا ہی لیکن تصورات ثلثہ مین سے اہل تحقیق کے نزدیک کوئی بھی تصدیق کا جزو نہین ہی اور تصور دو قسم ہی ایک وہ کہ جسکا حصول استعانت نظری و فکری کا محتاج نہ ہو جیسے سیاہی و سفیدی اور حرارت و برودت کا تصور اور اس قسم کو تصورات بدیہی ضروری کہتے ہین دوسری قسم وہ ہی جسکا حاصل ہونا محتاج نظری و فکری ہو جیسے روح اور فرشتون اور جنات وغیرہ کا تصور ان کو تصورات نظری کہتے ہین اسی طرح تصدیق بھی دو قسم ہی ایک تصدیق ضروری کہ محتاج نظری و فکری نہ ہو جیسے تصدیق اسکی کہ آفتاب روشن ہی اور آتش گرم ہی دوسری تصدیق نظری کہ جسکے حصول مین نظر اور فکر کی احتیاج ہو جیسے تصدیق اسکی کہ صانع عالم قدیم ہی اور عالم حادث ہی تصور نظری کو تصور ضروری سے اور تصدیق نظری کو تصدیق ضروری سے بطریق فکر اور نظر کے حاصل کرسکتے ہین اور وہ اس سے عبارت ہی کہ دوسرے تصورات یا تصدیقات سے ایک تازہ تصور یا تصدیق حاصل ہو جیسے حیوان کے تصور کو ناطق کے تصور سے ملا کر کہے کہ حیوان ناطق اس سے انسان کا تصور کہ جو پہلے حاصل نہ تھا حاصل ہوتا ہی اسی طرح تصدیق اسکی کہ عالم متغیر ہی ساتھ اس تصدیق کے کہ جو چیز متغیر ہی وہ حادث ہی جمع کرنے سے ایک نئی تصدیق حاصل ہوتی ہی یعنے اگر کہے کہ عالم متغیر ہی اور جو چیز متغیر ہی وہ حادث ہی اس سے تصدیق اسکی کہ عالم حادث ہی حصول ہو جاے گی اہل منطق کی اصطلاح مین دوسرے تصورات سے جو تصور حاصل ہوتا ہی اسکو معرف اور قول شارح کہتے ہین اور دوسری تصدیقات سے جو تصدیق حاصل ہوتی ہی اسکو حجت اور دلیل کہتے ہین پس مقصود اس علم سے یہی ہی کہ معرف اور حجت کو سمجھنا چاہیے اور معرف و حجت فی الحقیقت معانی ہین کچھ الفاظ نہین مثلاً انسان کہ یہ حیوان ناطق کے معنی ہین پس لفظ سے غرض نہین بلکہ معنے سے مطلب ہی اور حدوث عالم کی حجت قضایاے مذکورہ کے معنے ہین نہ الفاظ اس صورت مین ہر چند الفاظ کی احتیاج نہین مگر چونکہ معانی سمجھنے سمجھانے کے واسطے عبارت و الفاظ

دلالت کا بیان

ضرور ہین اس سیلیے واجب ہوا کہ حال الفاظ پر دلالت معانی کے اعتبار سے نظر کرین اور دلالت وہ شی ہی کہ جسکے معلوم کرنے سے دوسری شی پر علم حاصل ہوتا ہی اور جو لفظ جس معنے کے واسطے موضوع ہوا اگر اُس معنے پر دلالت کرے تو اُسکو دال بالمطابقت کہتے ہین جیسے لفظ انسان کہ حیوان ناطق پر دلالت کرتا ہی پس حیوان ناطق لفظ انسان کے تمام معنی ہین اور جو لفظ جزو معنے پر دلالت کرے اُسکو دال بالتضمن کہتے ہین جیسے لفظ انسان کے معنی مین دو جز ہین اول حیوان دوم ناطق اور جو لفظ اُس معنی پر دلالت کرے جو اُسکے معنے موضوع سے خارج ہو مگر اُس لفظ کے واسطے لازم پڑے اُسکو دال بالالتزام کہتے ہین جیسے علم وصنعت کی قابلیت لفظ انسان کے واسطے غرضکہ ہر چیز کی اُس حالت کو دلالت کہتے ہین جسکے علم سے دوسری چیز پر علم حاصل ہو شی اول کو دال اور شی دوم کو مدلول کہتے ہین اور وضع ایک شی کا دوسری شی کے ساتھ خاص کرنا ہی اس طرح پر کہ شی اول شی ثانی سے حاصل ہو پس دریافت ہوا کہ وضع ایک سبب ہی اسباب دلالت وضعیہ مین سے اور وضع کو اُسین دخل ہی اور یاد رکھو کہ دلالت وضعیہ کبھی الفاظ مین ہوتی ہی جیسے لفظ انسان کہ حیوان ناطق پر دلالت کرتا ہی اور کبھی غیر الفاظ مین بھی پائی جاتی ہی جیسے دلالت خطوط اور اشارات کہ فقط اُنکے وجود سے معنی سمجھ مین آجاتے ہین دوم دلالت عقلیہ جیسے کسی دیوار کے پس پشت سے کوئی لفظ سنا جاوے تو وہ وجود لافظ پر دلالت کرتا ہی اور کبھی دلالت عقلیہ غیر الفاظ مین بھی ہوتی ہی جیسے دلالت مصنوعات کی وجود صانع پر سوم دلالت طبعیہ جیسے دلالت اُح اُح کی کھانسی پر یعنی اگر کوئی اُح اُح کرے گا تو معلوم ہوگا کہ یہ کھانستا ہی اور غیر الفاظ مین بھی پائی جاتی ہی جیسے غضب کی حالت مین رنگ سرخ ہو جانا اور شرمندگی کے وقت زردی کا منھ پر آجانا مگر ان سب دلالتون مین دلالت لفظیہ وضعیہ سب سے زیادہ معتبر ہی اور لفظ دو قسم ہی مفرد اور مرکب اور کبھی ایک اعتبار سے مفرد ہوتا ہی اور دوسرے اعتبار سے مرکب جیسے عبداللہ کہ باعتبار علم ہونے کے مفرد ہی یعنی ایک شخص کا نام ہی اور باعتبار اضافت کے مرکب ہی یعنی مضاف اور مضاف الیہ اور لفظ مفرد دو قسم ہی مفرد کلی اور مفرد جزئی خلاصہ یہ ہی کہ مفرد کلی سے نکرہ مراد ہی اور مفرد جزئی سے معرفہ اب پھر سنو کہ مفرد کلی دو قسم ہی ایک کلی ذاتی دوسرا کلی عرضی کلی ذاتی وہ ہی کہ جو اپنی حقیقت جزئیات سے خارج نہ ہو جیسے لفظ حیوان بہ نسبت انسان کے کلی ہی اور افراد حیوانات اُسکے جزئیات ہین اور کلی عرضی اُسکے برخلاف جیسے لفظ ضاحک بہ نسبت انسان کے یعنی انسان بفعل ضاحک ہی برخلاف دوسرے افراد حیوانات کے اور یاد رکھو کہ کلی ذاتی پانچ قسم ہی جنس نوع فصل خاصہ عرض عام جنس کی مثال حیوان کہ سب حیوانات اور انسان پر اسکا اطلاق ہو سکتا ہی نوع کی مثال انسان یعنی آدمی کہ زید

مفرد کا بیان

اور عمرو اور بکر وغیرہ پر سوا حیوانات کے اطلاق ہوسکتا ہے فصل کی مثال **ناطق** یعنے باتین کرنے والا جسکے
سبب سے انسان کی تمیز ہوسکتی ہے خاصہ کی مثال **ضحک** یعنی ہنسنا کہ انسان مین بالخاصیت موجود ہے اور حیوانات
مین نہین عرض عام کی مثال **مشی** یعنی چلنا کہ کل انسان اور اکثر حیوانات کی نوع مین موجود ہے اور مخفی نہ رہے کہ
لفظ **مرکب** بھی دو قسم ہے **مرکب تام** اور **مرکب غیر تام** مرکب تام وہ ہے کہ سکوت اوسپر صحیح ہو اور مخاطب کو انتظار نہ
رہے جیسے زید قائم ہے پس زید مبتدا اور قائم خبر ہے مگر اہل منطق کی اصطلاح مین مبتدا کو **محکوم علیہ** اور **موضوع**
اور خبر کو **محکوم بہ** اور **محمول** کہتے ہین اور مرکب غیر تام کہ جسکو مرکب ناقص بھی کہتے ہین وہ ہے کہ متکلم کا سکوت اوسپر نہ
ہو جیسے مرکبات دو اسم یا دو فعل یا دو حرف کا اور حکماے منطق کی اصطلاح مین معرف چار قسم ہے اول **حد تام**
کہ جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب ہوتی ہے جیسے حیوان ناطق دوم **حد ناقص** کہ جنس بعید اور فصل قریب سے مرکب ہوتی ہے
جیسے جسم ناطق سوم **رسم تام** کہ جنس قریب اور خاصہ سے مرکب ہے جیسے حیوان ضاحک چہارم **رسم ناقص** کہ جنس
بعید اور خاصہ سے مرکب ہے جیسے موجود ضاحک اور یہ چارون مثالین انسان کی تعریف مین ہین دیکھو
غور کرو تصورات مین الفاظ و معانی سے بحث ہے اور تصدیقات مین قضایا سے چونکہ قضایا بے الفاظ و معانی
کے نہین ہین اسواسطے اول تصورات کا بیان کیا گیا اب **تصدیقات** کا حال سنو عزیز من خلاصہ یہ ہے
کہ **تصدیقات** مین پانچ بحث ہین **بحث اول** قضایا مین معلوم کرنا چاہیے کہ قضیہ تین قسم ہے حملیہ اور
شرطیہ متصلہ اور شرطیہ منفصلہ اور ان تین قضیون مین ہر قضیہ یا موجبہ ہوگا یا سالبہ اگر دو لفظ مفرد ہین
اسکو **قضیہ حملیہ** کہتے ہین جیسے زید قائم ہے پس زید اور قائم دو لفظ مفرد ہین اور **قضیہ شرطیہ متصلہ** دو
قضیون پر مشتمل ہوگا اسی طرح قضیہ شرطیہ منفصلہ بھی **بحث دوم** تناقض مین اور وہ عبارت ہے دو
قضیون کے اختلاف سے کیفیت اور کمیت اور جہت اور ایجاب و سلب مین **بحث سوم** عکس کے
بیان مین عکس اوس سے عبارت ہے کہ موضوع کو محمول اور محمول کو موضوع کرتے ہین اسطرح پر کہ ایجاب و سلب
اور صدق و کذب اپنی حالت اصلی پر برقرار رہین **بحث چہارم** حجت کے بیان مین حجت تین قسم ہے اول
قیاس یعنی حال کلی سے حال جزوی پر دلیل ثابت کرنی دوم استقرا یعنی حال جزوی سے حال کلی
پر ثبوت دلیل سوم تمثیل یعنے ایک حال جزوی سے دوسرے حال جزوی کے معنی مین شراکت باہمی پیدا
کرنے کے لیے دلیل لانی پس استقرا اور **تمثیل** مفید ظن اور قیاس مفید یقین ہوتا ہے اور تحصیل تصدیقات
کے باب مین قیاس بہت عمدہ شی ہے **بحث پنجم** قیاس کے بیان مین قیاس دو قسم ہے **قیاس اقترانی** اور
قیاس استثنائی قیاس استثنائی وہ ہے کہ جس مین نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور ہو جیسے اگر یہ آدمی
ہوگا حیوان ہوگا لیکن آدمی ہے پس حیوان ہے لیکن حیوان نہین ہے پس آدمی نہوگا اور قیاس اقترانی وہ ہے

جس مین نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل موجود نہین ہوتا جیسے سب انسان حیوان ہین اور سب حیوان حساس ہین اور
اسکا نتیجہ یہ کہ سب انسان حساس ہین مقدماتِ قیاس مین مذکور نہین ہی الغرض تمام علم منطق کی کیفیت
بوجہ احسن دلنشین کر کے علم اخلاق بھی بخوبی تعلیم فرما دیا خلاصہ یہ ہی کہ چھ مہینے کا عرصہ منقضی ہوا اور
وہی روز امتحان پیش آیا اس مدت مین جسقدر علم کی آمدنی اور محنت کا خرچ ہوا تھا شہزادہ نے استاد
کی خدمت مین ایک روز پیشتر سے اُسکا حساب پاک کر دیا تھا صبح کو شہریار عرش وقار نے
وزیر اعظم کو فرزانۂ روزگار کی خدمت مین روانہ کیا اور دربارِ دُربار مین یاد فرمایا

امتحان دوم

مؤلف

ادب سے بلبل قدم نر کھے چمن مین جبتک گل بلائے | ہزار کھینچے بہار دامن ہزار دل اُسکا گلبلائے

حسب الطلب سلطانِ عالی نسب و خسروِ والا حسب خرد پرور صاحب ادب اور فرزانۂ روزگار روشن
نفس مع دستور المعظم شعور سخن رس بارگاہِ عالی مین جلوہ فرما ہوے بادشاہ سلامت نے بدستور قدیم اعزاز
وتکریم کی شرطین ادا کین پھر فرمایا کہ ای خرد پرور اس عرصہ مین کیا کیا باتین حاصل ہوئین اول بیان کروپھر سوال
کیا جاے شہزادۂ دانا دل نے عرض کی کہ حضور معلی اس کمترین نے پہلے علم صرف و نحو مین کوشش بلیغ کی ہی
بادشاہ نے کہا کہ صرف کسے کہتے ہین اور نحو کسکا نام ہی شہزادہ نے بیان کیا کہ صرف ام العلوم ہی اس مین کلمہ
سے بحث کیجاتی ہی اور نحو مین کلام سے اس گفتگو کے اثنا مین ایک عالم جید جو وہان حاضر تھا بولا کہ ای
شہزادۂ عالیجناب میرا ایک سوال ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ دنیا مین جو بات انسان کے دہن سے برآمد
ہوتی ہی وہ تین قسم ہی یا اسم یا فعل یا حرف پس اگر مفرد ہی تو اُسے کلمہ کہین گے اور وہ صرف سے متعلق
ہوگا اور اگر دو تین کلمے باہم ہین پس وہ مرکب مفید ہوگا یا غیر مفید اسکی ترکیب نحو سے متعلق ہی شہزادہ
نے کہا مولانا یہ جو آپ نے بیان کیا اسکو تو مبتدی بھی جانتے ہین مگر مطلب کی بات ارشاد کیجیے کہ مین جواب
گذارش کرون اُس عالم دانا نے کہا کہ میرا سوال یہ ہی سوال بھلا وہ کونسا کلمہ ہی جسمین یہ تینون صفتین
موجود ہون کہ باعتبار کیفیتِ معنی کے وہی کلمہ اسم بھی ہو اور فعل بھی ہو اور حرف بھی ہو یہ بات سنتے ہی
ہر ایک پر عالم حیرت طاری ہوا کہ آجتک اسطرح کا سوال علم صرف و نحو مین کبھی نہ سنا تھا مگر شاہزادہ نے اُسی وقت
یہ جواب دیا **جواب** مولانا یہ کلمہ وَرَہ ہی یعنی جسوقت بیچ یا مین کے معنی مین آیا حرف ہی اور جب وریدن کے
مصدر سے امر بنایا گیا فعل ہی اور درواز سے کے معنی مین یہی کلمہ اسم بھی ہی مگر بڑا تعجب ہی کہ حضرت نے دو صفتین

اور بیان نہ کین یعنی وہی کلمہ نہ اسم ہو نہ فعل ہو نہ حرف اور وہی کلمہ مہمل بھی ہوا اُس عالم نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہی
خرد پرور نے جواب دیا کہ حرف کی یہ صفت ہی کہ دوسرے کلمے سے ملانے کے بغیر معنی اُسکے مفید مطلب نہو سکین
مگر جس وقت صرفیون کی اصطلاح مین زائد کہلاتا ہی اُسدم نہ اسم کے معنی دیتا ہی نہ فعل کے نہ حرف کے اور جو کلمہ
کچھ معنی نہ رکھتا ہو وہ مہمل کہلاتا ہی اسی طرح بر کہ حرف ہی اوپر اور تہہ کے معنی مین اور اسم ہی ثمر و میوہ اور آغوش
و بغل کے معنی مین اور فعل ہی بُردن مصدر کے امر حاضر ہونے سے اور زائد بھی آتا ہی پس پانچ صفتین اس
کلمہ مین موجود ہین یہ سنتے ہی ہر طرف سے شور تحسین بلند ہوا اور صرف و نحو کا اسی قدر امتحان پر فیصلہ ہو گیا
پھر شہزادہ نے کہا کہ مین نے بعد اسکے علم منطق تحصیل کیا اتنے مین اُن چارون وزیرون مین سے وزیر
اول نے کہا کہ شکل بدیہی الانتاج جو منطق کی شکل اول ہی اُسکی کیفیت بیان فرمائیے شہزادہ نے
کہا کہ سنئے شکل مرکب ہوتی ہی دو قضیون سے قضیہ اول کو صغریٰ اور قضیہ دوم کو کبریٰ اور نتیجہ کے موضوع
کو اصغر اور نتیجہ کے محمول کو اکبر اور جو لفظ دونون مقدمہ قیاس یعنی آخر صغرے اور وسط کبرے مین مکرر
ہوتا ہی اُسکو حد اوسط کہتے ہین اور اسی طرح محکوم علیہ کو قضیہ حملیہ مین موضوع کہتے ہین اور محکوم بہ کو محمول
اور جو لفظ کہ نسبت حکمیہ اور حکم پر دلالت کرے اُسکو رابطہ کہتے ہین اور قضیہ شرطیہ مین محکوم علیہ کو مقدم
اور محکوم بہ کو تالی کہتے ہین مثلاً ہم کہین کہ سب انسان حیوان ہین اور سب حیوان صاحب حواس ہین اس
مثال مین انسان کو اصغر اور صاحب حواس کو اکبر اور حیوان کو اوسط کہتے ہین اور مقدم اول اس قیاس کا کہ
سب انسان حیوان ہین اس مقدمہ کو صغریٰ کہتے ہین اور مقدم دوم اس قیاس کا کہ سب حیوان صاحب
حواس ہین اس مقدمہ کو کبریٰ کہتے ہین اور جب حد اوسط کو دور کرتے ہین تو شکل سے نتیجہ حاصل ہوتا ہی یعنی
کل انسان صاحب حواس ہین اور شکل اول کہ جسکو بدیہی الانتاج کہتے ہین یہ ہی کہ اوسط محمول ہو صغریٰ
مین اور موضوع ہو کبریٰ مین جیسے کل انسان حیوان ہین اور کل حیوان جسم ہین پس نتیجہ یہ ہی کہ کل انسان
جسم ہین پھر وزیر دوم بولا کہ شکل دوم کا بیان فرمائیے خرد پرور نے کہا دوسری شکل یہ ہی کہ حد اوسط
اُسکی صغریٰ و کبرے دونون مین محمول ہو جیسے سب انسان حیوان ہین اور کوئی پتھر حیوان نہین ہی پس نتیجہ اسکا
یہ ہی کہ کوئی انسان پتھر نہین ہی پھر وزیر سوم نے کہا کہ شکل سوم کی کیا کیفیت ہی شہزادہ نے جواب دیا کہ
تیسری شکل یہ ہی کہ حد اوسط اُسکی موضوع ہو صغرے اور کبریٰ دونون مین جیسے سب انسان حیوان ہین اور
سب انسان ضاحک ہین پس نتیجہ اسکا یہ ہی کہ بعض حیوان ضاحک ہین پھر وزیر چہارم نے کہا کہ
شکل چہارم کی صورت کیا ہی شہزادہ نے کہا کہ حد اوسط اُسکی موضوع ہو صغرے مین اور محمول
ہو کبرے مین جیسے کل انسان حیوان ہین اور کل ناطق انسان ہین پس نتیجہ اسکا یہ ہی کہ بعض حیوان ناطق

ہین اور فقط ان ہی چار شگون پر منطق کا دار مدار ہی بعد اُسکے شہزادۂ خرد پرور نے کہا کہ مین نے علم ادب اور علم اخلاق بھی حاصل کیا ہو چنانچہ حکمتِ منزلی اسکی ایک شاخ ہو بادشاہ نے فرمایا کہ حکمت منزلی کسکو کہتے ہین شہزادہ نے کہا اسکی تین قسمین ہین اول وہ کہ جو اپنی ذات خاص سے متعلق ہو دوم وہ کہ جو دوسرے شخصون کی نسبت عمل مین لانی لازم ہی سوم نصائح عام اور حکما کے قول وغیرہ حکمت منزلی کی **قسم اول** وہ چیزین جو اپنی ذات خاص سے تعلق رکھتی ہین وہ سات ہین پہلے کھانا کم کھائے لقمہ برابر ہو ایک چیز بہت نہ کھا جائے کھانے کے وقت چاٹے اور بُری طرح چبانے سے احتراز کرے دوسرے کے نوالون پر نظر نہ ڈالے سب لوگ جس چیز سے کراہیت کرین اُسکو تناول نکرے کھاتے وقت ناک اور ہونٹھ پاک وصاف نکرتا جاے دوسرون سے آگے یا پیچھے نہ کھاے جو چیز گرم ہو یا جس مین نشہ پایا جاے اُس سے اجتناب کرے **دوسرے** پینا گرم پانی نوش نہ کرے ایکبار تمام پانی نہ پیئے پینے کے وقت خندہ نکرے خواب سے بیدار ہو کر فوراً پانی پینے سے باز رہے **تیسرے** پوشاک اچھے کپڑے پہنے جامہ پاک وصاف رکھے اپنی لیاقت وحیثیت کے موافق پہنے **چوتھے** گفتگو بہت باتین نکرے بے تامل اور مکرر سہ کرر کوئی بات نہ کہے جبتک گفتگو کا موقع نہ ملے ہرگز نہ بولے جواب مین سبقت نکرے دوسرون کی بات قطع نکرے آواز کو اعتدال کے ساتھ نکالا رکھے جو بات کہ لوگ تجھسے پوشیدہ کرین اُسکے دریافت کرنے مین مبالغہ نہ کرے ہمیشہ سچ بولے حق کو باطل نہ کرے وقت طلب اور بے محل بات نہ کہے اشارون مین کلام نہ کرے ہر شخص کے ساتھ اُسکی سمجھ کے موافق تقریر کرے گفتگو کے وقت ہاتھ یا پانون ہلا ہلا کر باتین کرنی شروع نکرے بیہودہ اور بیکار سخن زبان سے نہ نکالے جبتک تجھسے سوال نہ کرین جواب نہ دے سخن چین کو اپنی محفل مین نہ آنے دے اور اُس سے زیادہ افترا پرداز کی احتیاط لازم ہی

قطعہ

سخن چین را دوا سے توانم ولیکن مفتری را چارۂ نیست
چو من چیزے نہ گویم او چہ چینند کہ از خود حیلہ ہاے آفرینند

پانچوین رفتار چلنے کے وقت نظر کو نگاہ رکھے بے ضرورت نہ دوڑے راہ خطرناک اور مکان وحشت انگیز مین نہ جاے راستے مین کبھی چلتے چلتے کوئی چیز تناول نکرے **چھٹے** حرکت اعضا آفتاب پر نظر نہ ڈالے اول شب اور آخر شب اور روز روشن اور شب تاریک وبے نور اور صبح صادق مین مجامعت نکرے شیرین زبانی اور کشادہ پیشانی کے ساتھ اوقات گذارے غیبت نہ سُنے کسی پر نگاہ بد نہ کرے **ساتوین** سکون پانون پر پانون نہ رکھے زانو پہ سر نہ جھکائے مضطرب نہ بیٹھے اہل محفل کا منھ بہت نہ گھورے

حکمت منزلی کا بیان

بار بار انگڑائیان نہ لے اپنے اعضا اور ریش و بروت سے بازی نکرے محفل مین سو نہ جائے اور جب دوسرے سو جائین تو ہرگز بیدار نہ رہے اوندھا سونا اختیار نہ کرے سحر خیزی کی عادت رکھے نیک صحبت قبول کرے فسق و فجور سے باز رہے صبر کرے فضولی چھوڑ دے دیانت و امانت کا شیوہ مد نظر رکھے ہمیشہ قایم مزاج رہے شتاب کاری ہرگز نہ کرے خرچ اندازہ سے زیادہ مناسب نہین **شعر** براحوال آنکس ببایدگریست ٭ کہ دخلش بود نوزدہ خرج بیست ٭ **حکمت منزلی کی قسم دوم** وہ ہی جو دوسرون کے ساتھ لازم آتی ہی اُسکی آٹھ قسمین ہین **اول** والدین انکی خدمت فرض جان تعظیم و تواضع ہر حال مین نگاہ رکھ بزرگون سے زبان درازی نکر اُنکی رضا جوئی مین مصروف رہو ہر وقت ادب سے پیش آ بے ادبی اور گستاخی نکر اُنکی بات نصیحت جان کر یاد رکھ **دوم** آقا اپنے حاکم اور مالک کے حضور مین جھوٹ نہ بول کہ دروغ کو فروغ نہین ہر وقت اُسکی تعظیم و توقیر کر جو بات آقا کی زبان سے نکلے اُسکو دل سے سن اور بجا لا اگر اُسنے تیرے حق مین کسیطرح کا نقصان تصور کیا ہو اُسکی شکایت نہ کر بلکہ مشکور رہو شرم رکھ حد آداب سے قدم باہر نہ نکال عنایت پر مغرور نہو سخن برمحل کہو اور با دیانت و امانت رہو **سوم** دوست دانا دوست قبول کر اور سود و زیان مین دوست کو امتحان کر اگر دوست ہاتھ آ جائے اُس سے دل صاف رکھ اور دوستی مین اپنا مطلب طلب نکر **چہارم** برادر اور بھائیون کو عزیز رکھ اور اپنا بھائی جان مہمان کی خدمت کر اور جو بات اپنے لیے ناپسند کرے دوسرون کے واسطے بھی پسند نہ کر کسی کی دل شکنی جائز نہ رکھو وعدہ وفا کر خوشخو رہو نیک صحبت اختیار کر حوصلہ فراخ اور ہمت بلند رکھ **پنجم** زوجہ راز دل عورت سے نہ کہو دلبری اور رضا جوئی عورت کی ہر دم ملحوظ رکھ اپنی ہیبت ہر حال مین اُسکے دل پر برقرار رہنے دے ایسا نہو کہ بیخوف ہو جائے گھر کے کامون مین اُس سے مصلحت طلب کر زیادہ اختیار نہ دے زن فاحشہ کی صحبت سے محفوظ رکھ **ششم** فرزند اولاد کے روٹی کپڑے کا خبر گیران رہو تحصیل علم سے فرصت نہ دے صحبت بد سے بچا اسقدر مہلت نہ دے کہ بے شرم ہو جائے گستاخ نہ بنا بے ادب نکر ہر وقت اُسکی احتیاط لازم ہی **ہفتم** نوکر ملازم معتبر پیدا کر عفو کی عادت اختیار کر نوکر سے بدگمان نہو اُسکو اپنے اعضا کی طرح دوست رکھ جو کام اُسکے لائق نہ ہو ہرگز اُس سے نہ لے اگر کوئی قصور سرزد ہو تو حتی المقدور معاف کر مگر اسقدر منھ نہ لگا کہ بیخوف ہو جائے **ہشتم** غلام غلام کو نظر کے روبرو رکھ اُسکی پرورش کا خیال دل سے باہر نہ کر اگر باوفا ہی تو اپنے عضو جسمانی کی طرح آرام سے رکھ اور جو بیوفا ہی تو آزاد کر کہ ایک نہ ایک روز فساد کریگا اور نہایت ضروری واجبات سے ہی کہ فقیرون کی خبرگیری اور رعیت کی رعایت اور مہمان کی تواضع اور خلق عام ہمیشہ اپنا شعار کر **شعر** آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا **حکمت منزلی کی قسم سوم** احوال حکما ہی یعنے اُسپر کاربند ہونا اور اُنکے پند و نصائح پر عمل کرنا حکیمون کے

قول بے انتہا ہین اور اسقدر مشہور و معروف کہ بیان کی حاجت اصلا نہین ہی اس گفتگو مین ایک فاضل فضیلت پناہ نے کہا کہ ای شہزادۂ تیز ہوش بھلا آپ نے علم اخلاق کی ایک شاخ کا بیان کیا ہم یہ سوال کرتے ہین کہ وہ درخت کیسا ہی اُسکی جڑ کیا ہی اور دوسری شاخین کونسی ہین اور اُس درخت کا پھل کیا ہی خرد پرور نے کہا کہ یہ درخت وہ درخت ہی جسکی تعریف آپ نے سنی ہوگی کہ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء اس درخت کی جڑ عبادت ہی اور پرستش معبود حقیقی اور درستی اعتقاد مگر اُسکے واسطے ریا کاری دیمک ہی کہ اُسکو کھا جاتی ہی اور وہ جڑ محکم و مستحکم نہین ہونے پاتی صدق و اخلاص اسکے لیے بمنزلہ آبیاری ہی پس شاخ در شاخ یہ درخت بلند اسطرح نشو و نما پاتا ہی کہ عبادت کے ساتھ اخلاص ہو اور اخلاص کے ساتھ دعا و عرض نیاز اور دعا کے ساتھ عاجزی و تضرع اور عجز کے ساتھ صبر و شکیبائی اور صبر کے ساتھ رضا بقضائے الٰہی اور رضا کے ساتھ شکر و سپاس منعم حقیقی اور شکر کے ساتھ توکل و قناعت ضروری

نظم

علم و فضل و عقل و دانش زور و زر	ان پر اے نادان کبھی تکیہ نہ کر
جو کوئی مرد توکل پیشہ ہی	پھر اُسے کس بات کا اندیشہ ہی

حضرت من درخت اخلاق کی بہت شاخین ہین چنانچہ اُن مین سے ایک حیا ہی

مؤلف

دل جو گذرگاہ حیا ہو گیا	آئینۂ نور خدا ہو گیا

اور ایک عفت ہی یعنی حرام کاری سے دامن آلودہ نکرنا اور ایک ادب ہی یعنی بُرے فعلون اور بُرے قول سے اجتناب کرنا

مؤلف

ہم خدا سے ہین طلبگار ادب	بے ادب پر ہو نہ ہرگز فضل رب

اور ایک بلند ہمتی ہی پست ہمت ہمیشہ مقصد سے محروم رہتا ہی اور عالی حوصلہ بہت جلد مقصود پر کامیاب ہو جاتا ہی اور ایک جد و جہد ہی یعنی ہر کام مین بدل و جان کوشش کرنی مگر یہ صفت ہمت عالی کی تابع و مطیع ہی اور ایک عدالت ہی اور ایک احسان ہی بعد ایک عفو ہی اور ایک حلم ہی اور ایک خوشخوئی ہی اور ایک نرمی و دلجوئی ہی اسی طرح سخاوت اور شجاعت اور تواضع اور امانت و دیانت اور صدق و راستی اور آہستگی و تامل اور ادائے حقوق اور نیک مردون کی صحبت اور شریرون کا تدارک اور غیرت اور استقامت اور ایفائے وعدہ اور فرصت غنیمت جاننا اور افشائے راز نہ کرنا یہ سب اُسی درخت کی شاخین ہین اور پھل اسکا یہ ہی کہ پروردگار خوشنود و رضامند ہو اور ذائقہ اُس پھل کا یہ ہی کہ دنیا و عقبیٰ کا فائدہ حاصل ہو اور بادشاہون کے واسطے جو اخلاق درکار ہین اُنکا بیان بہت طول و طویل ہی نوشیروان عادل کے

وزیر اعظم حکیم بزرجمہر کا یہ قول ہی کہ بادشاہ کے واسطے گیارہ باتین ضرور ہین جنکو اخلاق با نیز یادہ گا نہ سکتے ہین اول خشم وغضب سے احتراز کرنا مگر چونکہ ریاست کو سیاست لازم ہی پس قہر بحد اعتدال ہو اسکا نام عدل ہی اور جو مجرم عذر کرے اُسپر سیاست نہ کرنی اُسکا نام عفو ہی دوم صداقت و راستی سوم دانشوروں سے مصلحت لینی اور عقلمندون سے صحبت رکھنی چہارم تواضع اور فروتنی اختیار کرنی پنجم قیدیون کے حال سے خبردار رہنا اور قید کا سبب تحقیق کرنا ششم درندون اور چورون اور رہزنون سے راہ کی حفاظت رکھنی ہفتم سیاست وعفو بمقدار جرائم یعنی چورون اور رہزنون اور مفسدون اور فتنہ انگیزون اور لڑاکون اور قاتلون اور قماربازون اور مفتریون اور خیانت کرنے والون کو سیاست لازم ہی تاکہ دوسرون کو عبرت حاصل ہو اور جو کبھی حسب اتفاق نیک بختون سے کوئی خطا واقع ہو تو اُن کا عذر قبول کرنا بہتر ہی

مؤلف

گنہگار کوئی جو مانگے پناہ	ہی لازم کہ کر عفو اول گناہ
جو سمجھاے تو اور نہ مانے وہ پند	تو بس ہی سزا اور زندان و بند
اگر دونون باتین نہ ہون کچھ مفید	اُکھیڑ اُسکو وہ ہی درخت پلید

ہشتم سپاہ کو آراستہ و پیراستہ اور سامان جنگ درست اور لڑائی کے ہتھیار موجود رکھنا نہم اپنے عیال اور عزیزون کی رعایت کرنی دہم جاسوس مخبر اور ہر کارے تعین فرمانا یازدہم ارکان سلطنت اور ارباب خدمت کے حال پر نظر عنایت رکھنی اور قدیمی نوکرون مین سے بعلت ضعف پیری اگر کوئی خدمت سے معذور رہے اُسکا حق فراموش نہ کرنا اور ہوشنگ بادشاہ کی یہ چودہ وصیتین نہایت کار آمد ہین پہلی وصیت جسکو بادشاہ جہان پناہ اعزاز و سربلندی عطا فرمائے اُسکو کسی کے کہنے سے یکبارگی ذلیل نہ کرے کس لیے کہ حاسد بہت ہوتے ہین دوسری وصیت سخن چین اور مفتری کو محفل مین بار نہ دین اور جب کوئی شخص ایسا معلوم ہو تو فوراً دربار سے بلکہ شہر سے بلکہ ملک محروسہ سے خارج کرین تیسری وصیت ارکان دولت اور بندگان خیرخواہ کی دلدہی مین مصروف رہین اور اُنکی آزردگی کسی صورت جائز نہ رکھین چوتھی وصیت دشمن ہرچند دوستون کی صورت بناکر خوشامد کرے لیکن اُسکے فریب مین نہ آئین اسواسطے کہ جب دشمن ضعیف مقابلہ نہین کرسکتا تو دوستی کے لباس مین دشمنی کرتا ہی پانچوین وصیت جب کوئی مقصد حاصل ہو اُسکی نگہبانی ضرور ہی ایسا نہ ہو کہ بسبب غفلت کے گوہر مقصود مفت ہاتھ سے جاتا رہے اور حسرت و افسوس باقی رہجاے چھٹی وصیت کامون کے سرانجام دینے مین جلدی اور تعجیل نہ کرین بلکہ غور و تامل ضرور ہی ساتوین وصیت ہر کام تدبیر کے ساتھ کرنا لازم ہی گھبرانے سے کچھ بھی حاصل

نہین ہوتا آٹھوین وصیت منافق سے اور کینہ داران بانی فساد سے بچتا رہے اُنکی چرب زبانی پر فریفتہ نہو نوین وصیت عفو کی عادت رکھین ملازمون کو تھوڑی خطا پر بہت سزا ندین بلکہ نصیحت فرماکر درگذر کرین دسوین وصیت کسی کے درپے آزار نہون کہ دنیا دار المکافات ہی

مؤلف

تو جو بدی کرے نہ سمجھنا کہ وہ بدی
اعمال بد ہین قرض ترے روزگار پر
گردون کرے معاف زمانہ رہا کرے
جس وقت جس زمانہ مین چاہے ادا کرے

گیارھوین وصیت ہر شخص کو اُس کی لیاقت کے موافق منصب و خدمت عطا کرین

شعر

بوریا باف گرچہ بافندہ است
نبرندش بہ کارگاہ حریر

بارھوین وصیت بُردباری و ثابت قدمی سے اپنا حال آراستہ و پیراستہ کرین

مؤلف

کی ہو جس شخص نے بدی تجھسے
مرد گر ہی تو اُس سے کر نیکی
اُس کا بدلا بدی تو ہی آسان
جو کہ تیری بدی کا ہو خواہان

صاحب حلم کے تین نشان ہین ایک یہ کہ جو اُسکے ساتھ سختی کرے یہ اُس سے بنرمی پیش آئے دوسرے شدت غضب کے وقت سکوت اختیار کرے تیسرے عذر قبول کرے اور گناہ معاف فرمائے تیرھوین وصیت جو شخص امین و معتمد ہو اُسکو ملازم رکھین مکاردن اور خیانت کرنے والون سے احتراز لازم ہی چودھوین وصیت یہ ہی کہ یہ سب وصیتون کا اختتام ہی یعنی چاہیے کہ محنت روزگار اور انقلاب چرخ دوار سے دامن ہمت پر غبار ملال نہ بیٹھے اور آئینہ استقلال پر گرد اضطراب نہ جمے بلکہ ہر حال مین خوش و خرم رہین کس واسطے کہ مرد عاقل ہمیشہ اندیشہ دور و دراز مین مبتلا رہتا ہی اور اُسکی روشنی طبع اُسکے حق مین خود بلا بنجاتی ہی اور جو شخص غافل ہوتا ہی اُسکی اوقات چین سے گذرتی ہی اور زمانہ کا بھی یہی قاعدہ ہی کہ فلک سفلہ پرور ہمیشہ اہل کمال اور صاحب ہنر کو ذلیل رکھتا ہی اور جاہلون اور بے ہنرون کی ترقی مین شب و روز سرگرم رہتا ہی جناب عالی سکندر رومی نے ایک روز دربار آراستہ کیا اور حکیمون کو حکم دیا کہ تم مین سے ہر ایک شخص جداگانہ ایک ایک پندنامہ نصیحت و حکمت آمیز تحریر کرے تا بروقت احتیاج کار آمد ہو چنانچہ حسب الحکم جہاندار گیہان خدیو ارسطاطالیس اور افلاطون اور بقراط نے علحدہ علحدہ خردنامہ نگارش کیا اور شہنشاہ گیتی پناہ اُسکو آئین جہانداری تصور کرکے ہمیشہ اُسپر کاربند رہا اور روز بروز سلطنت کو ترقی ہوتی گئی خردنامہ ارسطو حکیم یہ ہی اے سکندر دلکو نور دانش سے منور فرما بے تمیزون سے اختلاط نہ کر جس وقت کوئی مشکل اور مہم درپیش ہو تو

دانایان مشکلکشا سے استعانت ضروری ہی ہر نعمت و فیروزی کے حاصل ہونے پر سجدۂ شکر سے پیشانی کو
نورانی کر اپنے زور و زر پر مغرور نہ ہو اور خداوند زبردست سے ہمیشہ ڈرنا لازم ہی ہر روز علے الصباح
چشم بد کی حفاظت کے واسطے سپند کو آتش پر بخور کر حسد کو دل مین اور حاسد کو محفل مین راہ نہ دے سینے
کے آئینہ کو کینہ کے زنگ سے صاف رکھ اگر اتفاق وقت سے ایسا موقع بھی آجائے تو کینۂ دل کسی
پر ظاہر نہ کر بیگناہون کو سزا نہ دے کہ آئین انصاف سے بعید ہی نیکی پر راغب ہو بدی سے حذر کر قلعہ
پروری اختیار نہ فرما نیکون کی عزت و حرمت زیادہ کر بد اصل کی پرورش خوب نہین کہ سانپ اور
بھیڑیے کا پالنا نہایت بُرا ہی بزرگون کی صحبت اور خردمندون کی ہمنشینی قبول کر جو شخص جس لائق ہو
اُسکے ساتھ اُسی کام کا مشورہ کر اگر قصد کارزار ہو تو شیردلان صف شکن اور بہادران جنگ آزما سے
مصلحت ضرور ہی کہ جو فروش سے جواہر فروشی ممکن نہین بدمزاجون کے ساتھ درشتی سے پیش آ جو دشمن قوی
ہو اُسکو ملائمت و نرمی سے قبضہ مین لا اگر دو شخص متفق ہو کر تیری بدخواہی پر کمربستہ و مستعد ہون اور تجھکو مقابلہ
کی تاب نہ رہے تو ایسی چال چل کہ باہم دونون آمادۂ جنگ ہو کر آپس مین لڑ مرین اور تو تماشا دیکھ ہر وضیع
و شریف کو حسب لیاقت رتبہ عنایت کر جس شخص کے پاس قاصد بھیجنے کی ضرورت ہو تو اُسکا ہمجنس دانا
تجویز کر کہ غیر جنسیت مخل صحبت ہی دشمن کبھی شیرین زبانی سے مسخر ہوتا ہی اور کبھی احسان سے اور کبھی بخشش سیم و
زر سے مگر جبکہ اس درجہ سے تجاوز کر جاے اُسوقت تو بھی مستعد جنگ ہو لیکن باطن مین صلح کا طالب رہو
جہان کو عدل و انصاف سے آراستہ کر اپنی آرائش کا پابند نہ ہو خود پسندی نہ کر اہل جہان سے بہ نیکی پیش
آ کہ جہان تیرے ساتھ نیکی کرے اور زمانہ تجھسے بسلوک پیش آئے جس منزل مین فروکش ہو بیدھڑک استراحت
نہ فرما اور آزمائش کے بغیر پانی بھی نوش نہ کر کہ ہر مقام کی آب و ہوا مزاج سے موافق ہونی دشوار ہی جس
میوہ کا فائدہ و نقصان معلوم نہ ہو اُسکے تناول پر جرأت نہ فرما جس راہ سے کبھی کوئی نہ گذرا ہو ہرچند تیرے
ساتھ بہت ہمراہی موجود ہون مگر ہرگز نجا راہ دور و دراز کو کہ صاف اور بےخطر ہو راہ نزدیک اور اندیشہ
ناک سے بہتر تصور کر جو مال تاراج مین ہاتھ آیا ہو بیقدر جانکر مفت برباد نہ کر سیر و سفر کے وقت اسقدر
مال اپنے ساتھ لے کہ گرانباری نہ ہو محتاج اور مفلسون کے ساتھ اس طرح بخشش کر کہ کسی کو خبر نہ ہو سپاہ و
لشکر کو اندازہ سے نگاہ رکھ نہ اسقدر آسودہ کر کہ مست ہو جائین نہ اتنا بےخبر ہو کہ تنگدستی مین مبتلا ہون
ہر روز اپنے خوان کرم پر افسران فوج کی دو مرتبہ مہمانی کر ممالک غیر مین شرابخواری ہرگز نہ کر کہ بیہوشی
اور نادانی ہی جبتک سفر مین رہے جفاکشی پر کمر باندھ راستگو اور اہل دیانت کو امانت تفویض کر مقبلون
کو عزیز و گرامی رکھ جسکا بخت یاور ہو اور طالع مددگار اُس کے ساتھ مخالفت اور ستیزہ کاری خلاف

مصلحت ہی گردش روزگار پر صبر و شکر کر کہ صابر و شاکر ہمیشہ آسائش مین رہتا ہی مصیبت و سختی کے وقت ناامید و ہراسان نہو جو تیرے ساتھ بدی کرے اور تو جسکے ساتھ نیکی سے پیش آئے دونون کو فراموش کر بیداری شب کو دولت عظمی شمار کر اگر توانائی سے مقصد دل حاصل ہو خوشی سے خندہ نہ کر اور جو ناتوانی سے مراد پر دسترس نہو تو اپنا رنج دلی ظاہر نہونے دے وقت جنگ جو گروہ کسی لڑائی مین شکست کھا کر فرار ہو چکا ہو ہرگز اُسکو معرکہ کارزار مین اپنے ہمراہ نہ رکھ

مؤلف

عدو پر جو چاہے کہ ہو فتحیاب
تو فوج ظفر موج رکھ ہمرکاب

اگر ہین جوانان فیروزمند
تو ہو فتح زیر سپہر بلند

نہ ہون مرد کار آزمودہ اگر
تو بیشک شکست آئے جائے ظفر

خرد نامہ فلاطون حکیم اے سکندر تمام جہان دو صورت سے مسخر ہو سکتا ہی یا بزور شمشیر یا بحسن تدبیر مگر شمشیر ہرگز تدبیر کو نہین پہونچتی بلکہ شمشیر نے بھی دانشمندون کی تدبیر سے تیزی حاصل کی پس نہایت ضرور ہی کہ تیری بزم خسروی کسی دم اور کسی لحظہ خردوران زمان اور زیرکان جہان سے خالی نرہے دنیا کو ایک مرحلہ کمین گاہ دزدان سمجھنا اور کمال خبرداری و ہوشیاری سے زندگی بسر کرنی چاہیے خواب و خورش اور شہوت یہ تینون درجۂ افراط پر تین سخت آفتون کا باعث بنجاتی ہین جسطرح بہت کھانا بدہضمی پیدا کرتا ہی اسیطرح بہت گفتگو موجب ذلت و خواری ہی جبکہ مرنا مسلم ٹھہرا اور موت سے تمام آرزوئین اور حسرتین بھی فوت ہو جاتی ہین پس مرد زیرک و دانا وہی ہی کہ جو مرگ سے پیشتر ہی آرزوؤن کو فنا کر کے خداپرستی پر قائم ہو جاے ہزارونکا یہ حال ہی کہ حرص دل مین اور زر زمین مین مگر آخر کار جستجوے زر مین خود بھی زر کی طرح زیر زمین دفن ہوے تنہا طعام تناول فرمانا مناسب نہین جسطرف عزم سیر و سفر ہو اس سرزمین کے چند واقف کار اور محرم اسرار خبررسانی و رہبری کے لیے ہمراہ رکھنے ضرور ہین پس و پیش اور چپ و راست اپنے چارون طرف نیک اندیشون اور اخلاص کیشون کو حصار کی طرح رکھنا چاہیے بیداری کو اپنی حفاظت کا ایک رکن اعظم حساب کرنا مناسب ہی ہر حال مین ہوشیاری لازم ہی سخن بیگانہ سننا کچھ خوب نہین اور اگر حسب اتفاق سن لیا جاے تو نیک و بد پر قیاس واجب ہی کسی مقام پر رہزنی روزگار سے ایمن نرہنا چاہیے اپنی جماعت پراگندہ نہ کرنی چاہیے جبتک نرمی سے کار برآری ہو سکے ہرگز سخت گیری مناسب نہین اگر ایک آدمی سے گناہ سرزد ہو تو سواے مجرم کے دوسرون پر سیاست روا رکھنی بہتر نہین جس محکمہ مین دعوی پیش نہ چلے وہان جرأت خوب نہین جس کام مین دشواری لاحق ہو اُسمین تدبیر کو شکیبائی سے ملا اور بمقتضاے جہالت شتاب کاری نہ کر کہ زینہار مفید مطلب نہین عقدہ مشکل بہ آہستگی و روشندلی حل ہو سکتے ہین

خرد نامہ فلاطون حکیم

مؤلف

سخن گرچہ ہی یہ نہایت درست	کیا ہی کشش مین نے مضمون چست
مگر اس سے ازبس بہ فضلِ اِلٰہ	فزون ہی سخندانیٔ بادشاہ
تجھے کس کی پروا ہی پھر خسروا	خرد جبکہ خود ہو تری رہنما

خرد نامۂ بقراطِ حکیم اٰی سکندر دنیا ایک چاہِ خس پوش ہی خردمند کو نہایت ہوشیاری سے قدم رکھنا چاہیے اور مرگ ایک شیر ہی کمین گاہ مین جس کے پنجہ سے رہائی ممکن نہین زندگی غفلت مین بسر نہ کر تجھے لہو و لعب کے واسطے نہین پیدا کیا انجام کار پر غور فرما اور سوا ے فرزانہ وعقلمند کے کسی کو رفیق وہمنشین نہ بنا کہ اس سے ہوش وخرد زیادہ ہوتا ہی اور مصاحب نادان و بے تمیز سے دونون جہان کے کام تباہ ہوتے ہین رنج وغمگین پر نگاہ نہ کر کہ تیری خوشی غم سے نہ بدل جائے جسوقت دربار عام ہو اُس دم وقار وتمکین سے اجلاس فرما اور جو لوگ کہ خلوت مین بے تکلف ہین اُن پر التفات نہ کر کہ مبادا بدستورِ خلوت کوئی الفاظِ گستاخانہ اُن سے وہان بھی سرزد ہو تنہا طعام تناول نہ کر کہ ہر شخص کو رزقِ مقسوم پہونچتا ہی اور تیرا نام بلند ہوتا ہی

شعر

شکر بجا آر کہ مہمان تو	روزیِ خود میخورد از خوان تو

حرص کو دل مین راہ نہ دے کہ خورش تیری دوسرون کی خوراک سے نہین غذا کم کر کہ زیادہ کھانے سے بہت نقصان ہوتے ہین اور یہ بھی ممکن نہین کہ جو بہت کھائے وہ بہت دن زندہ رہے اشیاے گرم وتر اور سرد وخشک اِس قدر نوشجان کر کہ تیری طبیعت درجۂ اعتدال سے نہ گذرے بخشش وکرم اپنا شعار کر کہ آدمی زاد کے لیے بہترین صفات ہی مآل نگاہ رکھ کہ حوادث کا احتمال ہی طعام خوشگوار ملاحظہ فرما مگر فریفتۂ حلاوت نہ ہو اگر سرکہ استعمال مین آیا ہو تو شیر کی طرف رغبت نہ کر کہ ناگواری کا باعث ہی سفر آخرت کا خیال اور زادِ راہ کی فکر ہر دم مدِ نظر رکھ اپنے دست وپا اور اعضاے جسمانی کو کام مین مصروف رکھ ہرچند غلام وخدمتگار بہ کثرت ہون مگر شاید ایسا اتفاق پڑے کہ وہ نہ رہین اُس وقت بے دست وپائی کے سبب تو نہایت عاجز ہو اور زمانہ کی چال چلن سے یہ بات کچھ بعید نہین ہی سخن صلاحیت آمیز نرمی کے ساتھ ضرور ہی مگر کم کہ زیادہ گوئی ہرچند خوب ہو لیکن دلیل دیوانگی ہی جس چیز کی طلب مین تو نہایت کوشش کرے اور اُس کا حاصل ہونا بخت

دشوار ہو اُس وقت صبر کر اور دل کو امید سے تسکین دے ظالمون کی مدد ہرگز نہ کر کہ اُس کی
باز پرس کا تو ذمہ دار ہوگا خون ریزی کا قصد نہ کر کہ روز حساب ایک خون کی جواب دہی سے
بھی بری الذمہ نہ ہو سکے گا دولت و اقبال پر مغرور نہ ہو کہ ظاہر بین تجھ پر مہربان اور باطن مین
کینہ جو ہی ہر چند آہستگی زیبا ہی مگر جس کام مین کہ غم سے نجات ملتی ہو شتابی و عجلت
نہایت ضرور ہی اور جب کہ ارادۂ جنگ و فساد ہو تو اُس مین جس قدر تاخیر ہو سکے بہتر ہی
ہر گناہ کو قابلِ عفو تصور کر لیکن خونی و دزد کو ہرگز نہ چھوڑ جو تجھ سے درجے مین کم
ہین اُنکے مقابلے پر متوجہ نہ ہو کمینون کو منھ نہ لگا کہ شرافت سے بعید ہی اپنا راز دلی
مخفی رکھ جاہلون کا کلام نہ سُن جو کام کہ ہو چکا یا تیرے اختیار سے باہر ہو اُس
پر افسوس نہ کر افسوس ہی کہ افسوس بے فائدہ مین تیرا وقت گرامی ضائع ہو

مؤلف

کیا مین نے اظہار ما فی الضمیر	لکھے نکتۂ بہتر و دلپذیر
اگرچہ بہت اور باتین ہین یاد	مگر سب سے ہی عقل تیری زیاد
عطا کی خدا نے جو حکمت تجھے	نہین احتیاج نصیحت تجھے

جس وقت شہزادۂ خرد پرور نے تقریر دلپذیر کو اس
درجہ تک پہونچایا اہل دربار نے ہر طرف سے
تحسین و آفرین کا غل مچایا عقل مجسم نے
فرزانۂ روزگار کے تعلیم و تربیت کی بہت
کچھ تعریف و توصیف کی اور خلعت
بیش بہا عنایت فرما کر
مرخص کیا اور دربار امتحان
برخاست

+ ہوا +
+

باب سوم موسوم بہ عقل ہشتم

مؤلف

جاتے ہین اتو بزم سے خلوتکدے مین ہم | اہل نظر کو اپنا تماشا دکھا چکے
گر اتفاق سے کبھی آنا ہوا تو خیر | لیکن کئی دنون کے لیے اب تو جا چکے

جسوقت فرزانۂ روزگار نے ہمراہِ خردپرور نامدار مقام قیام مین نزول اجلال فرمایا شہزادہ کو اسنے روبرو بٹھا کر ارشاد کیا کہ اب ہم تمھین علم معانی تعلیم کرتے ہین جس کے باعث ذہن سلیم خطا سے محفوظ رہتا ہی علم بیان اور علم بدیع بھی اسی ذیل مین مشمول ہین ان علوم ثلثہ کو علم بلاغت کہتے ہین ہرچند فوائد ان کے جدا گانہ ہین مگر قدماے عرب نے کچھ فرق نہین کیا اور ان سب علمون کو ملا کر علم بدیع نامزد کرتے ہین اسی طرح فصاحت اور بلاغت مین بھی کچھ تفاوت نہین جانا ہی اے خردپرور یاد رکھو کہ خوبی کلام دو قسم ہی ذاتی اور عرضی حسن ذاتی الفاظِ فصیح اور معانی بلیغ سے ظاہر ہوتا ہی الفاظ فصیح وہ ہین جو اہل زبان کے محاورہ اور روزمرہ کے مطابق ہون وحشی وغیر مانوس نہون جسکے دریافت کرنے مین صراح وقاموس کی حاجت پڑے اور معانی بلیغ وہ ہین کہ لفظ کے معنی سے حسب دلخواہ مطالب دلی واضح وآشکار ہو جائین اور بخوبی تمام ایک دلپسند موقع سے مناسب مقام نظر آئین حسن عرضی خوبی تمہیدات اور رعایت مناسبات صناعات سے کلام مین جلوہ گر ہوتا ہی جو شخص اِن دونون باتون کا لحاظ رکھیگا اُسکا کلام بھی فصیح وبلیغ ہوگا کلام کی فصاحت لفظی وبلاغت معنوی مین چند وجوہات سے خلل واقع ہوتا ہی چنانچہ اول ضعف تالیف یعنے فصحاے زباندان کے محاورہ سے برخلاف الفاظ کا استعمال کرنا دوم اخلال یعنی ترکیب کلام مین کسی لفظ مناسب مقام کے ترک کرنے سے خلل واقع ہوتا جیسے اِس مصرعہ مین + مصرعہ بہت رنج وغم سے خوشی خوب ہی + چونکہ رنج وغم کے واسطے بہت کا لفظ موجود ہی تو خوشی کے لیے بھی تھوڑی کا لفظ ہونا ضرور تھا اسکے نہونے سے ترکیب کلام مین خلل واقع ہوا چنانچہ یہ مصرعہ اسطرح درست ہوگا + مصرعہ بہت غمسے تھوڑی خوشی خوب ہی + سوم تنافر کلمات یعنی ارباب فصاحت وبلاغت کے برخلاف چند کلمے ایک مقام پر جمع کرنا جیسے اس شعر مین

شعر

آن شاہ شجاع گر بکشد تیر وکمان را | از یک شش شش شصد وشش شیر بلرزد

چہارم اثقال یعنے دو لفظ ایسے لانا کہ لفظ اول کا حرف آخر لفظ ثانی کا حرف اول ہو جیسے نفع علم

پنجم تعقید یعنی رعایت وزن کے لیے الفاظ مین تقدیم و تاخیر کرنی اور وہ دو قسم ہی تعقید لفظی و تعقید معنوی مگر بعضون نے لفظی کو عیب اور معنوی کو ہنر لکھا ہی ششم تکرار الفاظ کہ جس مین کچھ خوبی پیدا نہو ہفتم توالی اضافات یعنی چند اضافتون کا پے در پے لانا ہشتم تذبیب یعنی کوئی حرف بےموقع کسی لفظ مین زیادہ کر دینا نہم مخالفت قیاس لغوی یعنی محاورۂ اہل زبان سے برخلاف کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا دہم کلمۂ مبتذل یعنی ذلیل و خوار و بیقدر و فحش وغیرہ کہ حتے الامکان اُس سے احتراز واجب و لازم ہی یازدہم غرابت یعنی ایسا کلمہ لانا کہ جس سے سب لوگ واقف نہون اور وہ طبیعتون سے غیر مانوس ہو جس کے سمجھنے مین وقت پڑے اے خرد پرور علم معانی مین کلام سے بحث ہی اور کلام دو قسم پر منقسم ہی خبر اور طلب خبر واقعات کے بیان کو کہتے ہین اور اُسپر صدق و کذب کا احتمال ہوتا ہی طلب وہ ہی کہ متکلم اپنے نفس کے واسطے کوئی سخن زبان پر لائے پس خبر کے لیے مسندالیہ اور مسند ضرور ہی مسندالیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر اور جو نسبت اِن دونون مین ہوتی ہی اُسکو اسناد کہتے ہین اسناد دو قسم ہی ایک حقیقت عقلیہ دوسرے مجاز عقلیہ حقیقت عقلیہ نسبت کسی فعل کی طرف فاعل حقیقی کے جیسے عالم کا قول کہ خدائے تعالی نے جہان کو سرسبز فرمایا اس مثال مین سرسبز کرنے کی نسبت خدائے تعالی کی طرف قول عالم کے بموجب نسبت حقیقی عقلیہ ہی اسلیے کہ ہر فعل کا فاعل حقیقی وہی ہی اور مجاز عقلیہ فعل کی نسبت فاعل مجازی کی طرف کہ وہ فعل مجازاً اُس سے منسوب ہو جیسے جاہل کا قول کہ فصل بہار نے جہان کو سرسبز کیا پس جہان کو سرسبز کرنے کی نسبت فصل بہار کی طرف جاہل کے بقول نسبت مجازی عقلیہ ہی اور یاد رکھو کہ اگر مسند یعنی خبر مین کہ جسکو حکم بھی کہتے ہین سامع کو تردد یا انکار واقع ہو تو واسطے رفع تردد کے اور رفع انکار کے الفاظ موکدات زیادہ کرتے ہین اور وہ لفظ یہ ہین قسم اور ہرگز اور ہر آئینہ ہرگز سلب کے واسطے ہی اور قسم اور ہر آئینہ ایجاب و سلب دونون کے لیے مقرر ہین ایجاب اقبال کو اور سلب انکار کو کہتے ہین اور جس قدر تردد و انکار زیادہ ہوتا ہی تاکید بھی زیادہ ہوتی ہی اب سنو کہ طلب دو قسم ہی ممکن اور محال طلب ممکن کو ترجی اور طلب محال کو تمنی کہتے ہین ترجی پانچ قسم ہی اول استفہام دوم امر سوم نہی چہارم ندا پنجم دعا اور طلب محال کہ جسکو تمنی کہتے ہین اُسکے واسطے کاش اور کاشکے حرف تمنا ہین جیسے یہ مصرعہ ہی مصرعہ کاشکے عمر رفتہ باز آید* عمر گذشتہ کا عود کرنا یعنے دوبارہ پلٹنا محالات مین داخل ہی اور اُسکو طلب محال کہتے ہین اے شہزادۂ خرد پرور علم بیان مین چار باتین ہین تشبیہ اور استعارہ اور مجاز مرسل اور کنایہ

تشبیہ کا بیان

اول تشبیہ کا بیان سنو تشبیہ کے پانچ ارکان ہین اول مشبہ دوم مشبہ بہ سوم وجہ شبہ چہارم غرض تشبیہ پنجم حروف تشبیہ جیسے پھول سا چہرہ اس مثال مین چہرہ مشبہ اور پھول مشبہ بہ

اور رنگینی وجہ شبہ اور اظہار خوبروئی معشوق غرض تشبیہ اور سا حرف تشبیہ ہی اور کبھی مشبہ اور مشبہ به
دونون حسی ہوتے ہین یعنی کسی حواس ظاہری سے متعلق جیسے باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور ذائقہ
اور لامسہ چنانچہ سرو سا قد کہ باصرہ سے متعلق ہی وعلی ہذا القیاس اور کبھی مشبہ اور مشبہ بہ دونون
عقلی ہوتے ہین یعنی متعلق کسی حواس خمسہ باطنی سے جیسے حس مشترک اور خیال اور متصرفہ اور واہمہ
اور حافظہ چنانچہ شہادت مثل حیات ابدی ہی شہادت اور حیات ابدی دونون مدرک بہ عقل ہین
وعلی ہذا القیاس اور کبھی مشبہ اور مشبہ بہ ہین ایک حسی اور ایک عقلی بھی ہوتا ہی جیسے تشبیہ عدل کی ترازو
سے اور خلق کی عطر سے یہان ترازو اور عطر دونون محسوسات مین سے اور عدل اور خلق دونون
معقولات مین سے ہین اور وجہ شبہ اس معنی سے مطلب ہی کہ مشبہ اور مشبہ بہ اس مین شراکت رکھتے ہون
جیسے تشبیہ شجاع کی شیر کے ساتھ اور قد کی تشبیہ سرو سے یہان راستی اور بلندی وجہ شبہ ہی سرو اور قد مین
اور دلیری و بہادری وجہ شبہ ہی شیر اور شجاع مین اور کبھی ایک ہیئت مجموعی کو دوسری ہیئت مجموعی
سے تشبیہ دیتے ہین اور اسکو تشبیہ مرکب کہتے ہین جیسے اس فقرے مین + فقرہ + اسکی دونون زلفین
اس طرح دل مانگتی ہین جیسے ایک کھلونے پر دو بچے مچلتے ہین + کبھی دو اشیاے متضادہ کو ظرافت و طنز
کے طور پر تشبیہ دیتے ہین جیسے بخیل کی تشبیہ حاتم کے ساتھ اور تشبیہ مین اگر وجہ شبہ مذکور ہو تو اسکو مفصل
کہتے ہین ورنہ مجمل اور غرض تشبیہ کی بہت قسمین ہین چنانچہ اول غیر ممکن کو ممکن کردینا جیسے اس شعر سے ظاہر ہی

مؤلف

فوقیت انسان کو خلقت پر ہی مخلوق	تو دیکھ لے کہ مشک بھی خون غزال ہی

اس شعر کے یہ معنی ہین کہ کل حیوانات اور نباتات اور جمادات پر جنس بنی آدم کو فضیلت حاصل ہی
باوجودیکہ یہ بھی داخل مخلوقات ہی مگر یہ بات ممکن ہی کیونکہ مشک بھی خون آہو کا ایک ادنی حصہ ہی
لیکن اب خون مین شمار نہین بلکہ اپنی جنس سے جدا ہو کر کمال فوقیت حاصل کی اسی طرح انسان نے
بھی تمام مخلوقات سے زیادہ شرف پایا ہی دوم غرض تشبیہ سے مشبہ کا حال ظاہر کرنا اور اسمین شرط ہی کہ
حال مشبہ بہ کا بھی واضح ہو چنانچہ اس مصرعہ مین + مصرعہ + وداع یار سے دل جیسے دیگ آتش پر + دل مشبہ
اور دیگ مشبہ بہ اور آتش پر حال ہی مشبہ بہ کا غرضکہ اسی طرح غرض کی بہت سی صورتین ہین جیسے مشبہ کی
زینت کا ظاہر کرنا اور مذمت وعیب کھولنا وغیرہ اب سنو کہ متقدمین کا یہ دستور تھا کہ انکا کلام تشبیہات
سے کم خالی ہوتا اور ہر سخن پر ایک دلیل بصورت تشبیہ برسبیل تمثیل پیش کرتے اور مخفی نہ رہے کہ تشبیہ
کو غیر جنسیت لازم ہی جیسے رخ کی تشبیہ آفتاب و مہتاب سے اور زلف کی تشبیہ سنبل و مشک سے مگر انکی

مغائرت اور غیر جنسیت ظاہر ہی اور ادنیٰ کی تشبیہ اعلیٰ سے اور اعلیٰ کی تشبیہ ادنیٰ سے درست ہی مگر فی زمانناً
شعرو غزل مین حسن وعشق کا مضمون زیادہ باندھتے ہین اور اکثر سراپائے معشوق کی تعریف خصوصاً چہرہ
کی بہت صنعت ہوتی ہی اس نظر سے ہم چند تشبیہات یہان بیان کرتے ہین اُسکے مطابق ہر چیز کی تشبیہ
تصور کر لینی چاہیے تشبیہ قامت سرو سرو صنوبر سرو شمشاد سرو آزاد سروِ سہی سرو ناز طوبےٰ
شاخ طوبےٰ شاخ گل قیامت نخل نہال وغیرہ اور کبھی قدر است کو تیر اور قامت خمیدہ کو کمان
سے بھی تشبیہ دیتے ہین جیسے شعر اُس جوان سے وصل کیونکر ہو سکے اس پیر کا ٭ ٹھہرنا مشکل ہی
آغوشِ کمان مین تیر کا ٭ تشبیہ خرام بہار برق نسیم نسیم صبح نسیم سحر بادِ صبا شمیم گل وغیرہ اور
نرمی رفتار کو آب سے تشبیہ دیتے ہین تشبیہ موے سر شب نیم شب شب دیجور شبِ یلدا ظلمات
مشک عنبر دام شام دام مشکین ابر سیاہ وغیرہ تشبیہ فرق یعنی مانگ راہ ظلمات خط
استوا خط کہکشان برق درخشان تیغ خط سحر وغیرہ اور اس شعر مین ایک عمدہ تشبیہ موجود ہی

شعر

نہین تو پیدے ہیرا لکھرل مین سنگ موسیٰ کی	دلا پر ڈر دکھا دے مانگ اُس رشکِ مسیحا کی

زلف و کاکل اور گیسو کی تشبیہ سنبل دستۂ سنبل ریحان دستۂ ریحان کمند زنجیر طناب مشک
شام شب عمر دراز شمشاد حبش تازیانہ مار عقرب عنبر سار ارشتۂ رسن دو دلام میم چوگان چلیپا
ابر سیاہ قلاب دام ہند ہندو کافر خطا ختن تاتار چین وغیرہ رخ کی تشبیہ ماہ آفتاب شمع چراغ
کعبہ مصحف گل شعلہ مشعل شعلۂ طور مشعلِ طور تجلی طور لالہ ارغوان صبح روز گلستان گلشن گلزار چمن بہشت
باغ ارم وغیرہ خال کی تشبیہ ہندو زنگی بچہ حبشی زادہ مشک دانۂ اسپند نقطۂ
سویدا مردمک حجر الاسود تخم سپند وغیرہ تشبیہ جبین آئینہ لوح سیمین لوحِ محفوظ ماہ
ہلال بدر ماہِ نو خورشید زہرہ مشتری سہیل وغیرہ چین جبین کی تشبیہ تیغ رگِ گل موج
وغیرہ تشبیہ ابرو موج محراب ہلال کمان قوس قزح ذوالفقار شمشیر خنجر حلقہ کمند طاق
کلید ہلال عید نون خط نسخ وغیرہ تشبیہ چشم بادام نرگس ہندو زہرہ بابل ہاروت سامری
ساحر جادوگر فسونگر جام ساغر آہو غزال روزگار صاد عین وغیرہ پلکون کی تشبیہ خنجر تیغ سنان
نیزہ تیر خار سوزن چنگل باز چنگل شاہین خدنگ پیکان نیش نشتر وغیرہ تشبیہ گردن
صراحی دستۂ عاج بیاض صبح گردن آہو وغیرہ بینی کی تشبیہ الف غنچۂ نرگس غنچۂ شببو
غنچۂ گل غنچۂ یاسمین انگشت قدرت بندوق دونالی وغیرہ تشبیہ لب غنچہ برگ گل

رگ گل آب حیات عرق پستہ موج آبحیات موج کوثر موج تسنیم موج شراب رشحۂ مریم رشتۂ جان مسیحا شہد شکر نبات
قند لعل یاقوت عقیق مرجان سہیل ہلال آتش خاموش شفق اخگر وغیرہ تشبیہ خط بنفشۂ ہند وریحان
زمرد خطار ریحان خط غبار نامۂ خضر سبزہ مورچہ ہالہ زنگ حبش عنبر مشک جدول مشکین جدول
عنبرین جدول زنگاری جدول قرآن وغیرہ تشبیہ دہن غنچہ پستہ انگشتری جوہر فرد نقطۂ موہوم
صفر عدم صدف قطرہ تنگ شکر حقۂ لعل حقۂ مرجان حقۂ یاقوت حقۂ مروارید میم دل مور
چشم مور نمکدان کوزۂ نبات وغیرہ تشبیہ دندان گوہر دُر ژالہ الماس انجم دانۂ انار عقد پروین
عقد گوہر سلک در غنچہ یاسمین غنچۂ نسترن وغیرہ خندہ وتبسم کی تشبیہ برق لمعۂ برق
شکرین نمکین غنچۂ نیم شگفتہ صبح وغیرہ تشبیہ زنخدان سیب شفتالو گوے سیمین وستنبویہ بہی سیب
جنت سیب سمرقند وغیرہ علی ہذا القیاس ہر عضو کی تشبیہ بخوبی سمجھانے کے بعد فرمایا کہ ہر چیز خواہ وہ
حسّی ہو یا عقلی اُسکے واسطے تشبیہات مقرر ہین اور طبع رسا تشبیہ تازہ بھی پیدا کر سکتی ہے اب سُنو
کہ **لطف** کو ابر اور دریا اور چشمۂ کوثر اور چشمۂ آبحیات اور باران رحمت اور باغ جنت اور باد بہار
وغیرہ سے اور **خلق** کو مشک کافور نسیم صبح شمیم گل باغ گلستان بہشت اور عطریات وغیرہ سے
تشبیہ دیتے ہین اور **قہر وغضب** کو برق آتش دوزخ باد سموم باد صرصر سیلاب تند صور قیامت باد خزان
طوفان باد وغیرہ سے تشبیہ دیا کرتے ہین اور یاد رکھو کہ مناسبات کلام وہ ہے کہ نظم ہو خواہ نثر اور اُس مین
کسی کی تعریف شروع کیجائے یا مذمت یا کسی قسم کا مضمون ہو اُسی کے موافق **کلمات** اور الفاظ برمحل داخل
کرین چنانچہ **مناسبات حسن** بے مہری بیوفائی خود بینی خود نمائی عشوہ غمزہ ناز کرشمہ چالاکی سفاکی
سنگدلی انداز خوبی جلوہ محبوبی شوخ چشمی وعدہ خلافی دیر آشتی زود خشمی تلخگوئی تند خوئی دلبری دلربائی
ترکتازی رقیب نوازی خونخواری دل آزاری خوش ادائی جانفزائی ستمگاری جفا کاری کم اختلاطی
خونریزی بے ارتباطی فتنہ انگیزی بہانہ جوئی دروغگوئی فریب سازی عربدہ پردازی اور اسکے سوا
بہت سے لوازم مناسب حسن وجمال ہین اور **مناسبات عشق** آہ نالہ فریاد فغان بیخوابی بیتابی زاری
نزاری ناتوانی جانفشانی خود سری جامہ دری آرزو شوق انتظار درد اندوہ سوز گداز تمنا نیاز صحرا گردی
کوہ نوردی نالہ فروشی خانہ بردوشی جنون مشربی گریہ نیم شبی سودا گزینی تنہا نشینی بیخودی ہرزہ گوئی
بے اختیاری قلق تپش دیوانگی بیگانگی آوارگی بیچارگی سرگشتگی سراسیمگی حیرانی پریشانی اور سوا
اسکے طرح طرح کی حالتین ہین علی ہذا القیاس **مناسبات فقر** صبر توکل ہمت تحمل مراقبہ مشاہدہ مجاہدہ
معاملہ محاسبہ مجادلہ عبادت ارادت قناعت ریاضت خاکساری پرہیزگاری استغنا ترک دنیا شریعت

مناسبات کا بیان

طریقت حقیقت عزلت خلوت معرفت تجرید تفرید صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ دم قدم فکر ذکر تقویٰ طہارت محنت مشقت حق پرستی خداشناسی عفت عصمت راستی مقام رضا مقام تسلیم اور دوسرے مقامات اور منازل فقر جیسے ہوش در دم نظر بر قدم خلوت در انجمن سفر در وطن اور علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین اور اسی طرح مناسبات غنا جاہ و جلال دولت و اقبال حشمت و مکنت سخاوت عدالت شجاعت عنایت مرحمت شفقت عزم جزم شان شوکت قدر منزلت رعیت پروری کرم گستری فتح نصرت اقبال کرامت کامرانی فیض رسانی کشور کشائی لشکر آرائی ملک داری بُردباری شکوہ تجمل کوس نوازی علم افرازی وغیرہ اور مطابق ان مثالون کے ہر شے کے لوازم اور مناسبات قیاس کرنے مناسب ہین ای خرد پرور ہم اسی بیان مین رعایت کا بیان بھی مناسب جانتے ہین تم خوب یاد رکھو کہ رعایت کلام دو قسم ہی ایک لفظی دوسرے معنوی رعایت لفظی اُسے کہتے ہین کہ جس چیز کا بیان ہو اُسکے مناسب حال الفاظ بھی عبارت مین داخل ہون جیسے اس مصرع مین ✣ مصرعہ ✣ چھیڑنے کو مرے در پردہ کیا شوق ستار ✣ اسمین رعایت لفظی یہ ہی کہ ستار مین پردے ہوتے ہین اور ستار بجانے کو مطربون کی اصطلاح مین ستار چھیڑنا کہتے ہین اسیطرح ان شعرون مین

رعایت لفظی کا بیان

مؤلف

صحن گلشن مین نہال گل پھولا	شاخ گلبن پر گل تر جھولا
جھونکے جب دینے لگی باد بہار	عندلیبون کو ہوا رشک سے خار

شاعر کا مطلب یہ ہی کہ ہوا سے پھولون کی ڈالیان ہلتی ہین لیکن رعایت لفظی سے یہ مضمون دو شعرون مین ادا ہوا یعنی گل کے واسطے تر و تازگی لازم ہی اور گل کی شگفتگی کو بہار درکار اور جب بہار آتی ہی باغ سرسبز ہوتا ہی اور صحن گلشن مین نہال گل نشو و نما پاتے ہین اور گلبن کے واسطے شاخ اور شاخ کے لیے پھول کھلنا لازم ہی چونکہ شاخ گل نازک ہوتی ہی اسواسطے بار گل اور تحریک نسیم سے اُسکی حرکت ظاہر ہی اُس حرکت کو جھولا جھولنے سے استعارہ کیا جھولے کے واسطے ایک حرکت دینے والا چاہیے اسواسطے باد بہار کو جو کہ لوازم باغ سے ہی جھولا جھولانے والا مقرر کیا اور گل کے واسطے خار بھی ضرور ہی اور باغ مین بلبلون کا ہونا بھی لازم ہی جو کہ عندلیب گل تر پر عاشق زار ہی اسواسطے اُسکو رشک آیا کہ مجھے کس سبب سے گل نے جھونکا دینے کی خدمت عنایت نہ کی اور باد بہار کو کس واسطے اس کام پر مقرر فرمایا اور بلبل جب شاخ گل پر بیٹھتی ہی اُسوقت بھی شاخ کی حرکت ثابت ہی اس صورت مین بلبل نے اُسکو اپنا رقیب تصور کیا اور عاشق کو رقیب پر ہمیشہ رشک آتا ہی اور نہال گل پھولا کلمہ تعجب ہی جیسے کہ این گل دیگر شگفت اور یہ فقرہ صرف رعایت لفظی کے واسطے ہی اسی طرح خار رشک کے معنے جلنا اور حسد کرنا ہی مگر اس لفظ سے

گل کی رعایت مدنظر ہی بس ہماری دانست مین رعایت لفظی کے واسطے اسی قدر مثال کفایت کرسکے گی اور رعایت معنوی اُسے کہتے ہین کہ ظاہر الفاظ مین مناسبات کی پابندی نہو مگر معنی مین تمام کیفیت معلوم ہو جائے جیسے اِس شعر مین شعر مگس کو باغ مین آنے نہ دینا + کہ ناحق خون پروانو نکا ہوگا + سبحان اللہ اِس شعر مین کسقدر رعایت معنوی ہی آفرین باد برجان مصنف یعنی مگس سے شہد کی مکھی مراد ہی اور اُسکو باغ مین داخل ہونے کی ممانعت اس واسطے کرتا ہی کہ جب وہ باغ مین آئے گی تو بیشک پھولون کا رس چوسے گی اور اپنے چھتے مین کہ جسکو شانِ عسل کہتے ہین لاکر شہد بنائے گی اور کوئی شخص اگر شہد کے لالچ سے اُس چھتے کو توڑے گا تو اُس مین سے موم نکلے گا اور موم سے شمع بنائی جاتی ہی وہ شمع مومی جب محفل مین روشن ہوگی تو پروانے اُسکے گرد جمع ہونگے اور جل جلکر اپنی جان ہلاک کرینگے مفت مین اُن کا خون ہوگا اسواسطے اول ہی سے تدارک لازم ہی الغرض اسکو رعایت معنوی کہتے ہین قسم دوم استعارہ ہی یعنی کوئی چیز کسی سے مستعار طلب کرنے کو استعارہ کہتے ہین اس مین مشبہ کو مستعار لہ اور مشبہ بہ کو مستعار منہ اور وہ معنی کہ جو دونون مین باہم شریک ہون اُسکو وجہ جامع کہا کرتے ہین جیسے نرگس کو اُسکے معنی سے واسطے چشم یار کے مستعار کیا پس مستعار منہ گل نرگس ہی کہ مشبہ بہ ہوتا ہی اور مستعار لہ چشم معشوق کہ مشبہ ہی اور لفظ نرگس چشم یار کے واسطے مستعار ہی اور اس عمل کو استعارہ کہتے ہین اصل مطلب یہ ہی کہ کلام کرنے والا مشبہ بہ کا ذکر کرے اور مشبہ کو مطلق نہ لائے جیسے رخ کو گل سے اور زلف کو سنبل سے تشبیہ دیتے ہین پس فقط گل اور سنبل کو بیان کرکے اسکے معنی رخ اور زلف سمجھین یہ استعارہ ہی جیسے کہ مصرع کے معنے مصرع نمایان ہی سنبل گل یار پر یعنی اصل مطلب یہ ہی مصرع نمایان ہی کاکل رخ یار پر یا جیسے اس شعر مین

مؤلف

برق ہی ہاتھ مین اور دوش پہ ہی ابر سیاہ ۔۔ زیر ران چرخ ہی اور سر پہ نمودار ہی ماہ

شمشیر کو برق اور سپر کو ابر اور اسپ کو چرخ اور چتر کو ماہ سے استعارہ کیا ہی برق کہ مشبہ بہ ہی مستعار منہ اور شمشیر کہ مشبہ ہی مستعار لہ ہی اور ابر اور ماہ اور چرخ کو بھی اسی پر قیاس کیا چاہیے اور وجہ جامع ان چارون مین ظاہر ہی یعنی درخشندگی اور جھلک برق و شمشیر مین اور سیاہی و سایہ ابر و سپر مین اور تیز روی و گردش چرخ و اسپ مین اور دوَر و مدوّر ہی ماہ و چتر مین غرض کہ اسکا نام استعارہ ہی اسی ذکر مین مبالغہ کا حال سنو مبالغہ سخن مین تین قسم ہی تبلیغ اور اغراق اور غلو مبالغہ تبلیغ وہ ہی کہ قریب القیاس اور ممکن الوقوع ہو جیسے یہ شعر کسی زنگی کی تعریف مین + شعر + وہ زنگی تھا مانند نخل بلند + ہراسان ہو جس سے دلِ نخل بند + یعنی قیاس سے بعید نہین کہ کسی زنگی کا قد و قامت درخت خرما کے

استعارہ کا بیان

مبالغہ کا بیان

ہمارا برابر بلند ہو اس نظر سے کہ سابق مین مرد اکثر طویل القامت ہوا کرتے تھے اور اُس سے نخل بند یعنے باغبان کا ڈرنا بھی ممکن ہو اور مبالغۂ اغراق وہ ہو کہ قریب القیاس اور غیر ممکن الوقوع ہو جیسے اس شعر مین

مؤلف

چمن حسن سے لے بیترے جو زنبور عسل	کیا عجب گر ہو گل شمع سے تیار گلاب

یعنی اگر شہد کی مکھی تیرے حسن کے باغ سے شہد حاصل کرکے شان عسل بنائے اور جو موم اُس مین سے نکلے اُس سے شمع تیار کرکے روشن کرین تو جس وقت اُسکا گل بندھے اُس گل سے اگر گلاب کھینچین تو جائے تعجب نہین اور مبالغۂ غلو وہ ہو کہ خلاف قیاس اور غیر ممکن الوقوع ہو جیسے اس شعر مین ٭ مؤلف ٭ چوکڑی سے اُس ہرن کے سایہ یون مارا پھرے ٭ جیسے زاغ آشیان گم کردہ آوارا پھرے ٭ یہ شعر جست وخیز آہو کی صفت مین ہو یعنی وہ ہرن صحرا مین اس تیزی سے رم کررہا ہو کہ وقت رمیدن اُسکا سایہ اُس سے جدا ہوکے پیچھے رہگیا اور مانند زاغ گم کردہ آشیان کے سراسیمہ پھرتا ہو اور اُسکو نہین پاتا سایہ کا جدا ہونا اور آوارہ پھرنا خلاف قیاس اور غیر ممکن الوقوع ہو یہی مبالغہ کی تین قسمین ہین جو ہمنے بیان کین مبالغہ اُسے کہتے ہین کہ نظم یا نثر مین کوئی مضمون ایسا بیان کیا جائے کہ درجۂ اعتدال سے اُسپر تجاوز کا گمان واقع ہو قسم سوم مجاز مرسل ہو مجاز مرسل اُسکو کہتے ہین جو لفظ اپنے معنی حقیقی کے کسی غیر معنے مین استعمال کیا جائے اور وہ کئی قسم ہو کبھی بجائے مسبب کے سبب کو لاتے ہین جیسے دھوپ آفتاب مین بیٹھا یعنی پرتو آفتاب مین بیٹھا پس آفتاب سبب ہو اور پرتو مسبب اور صورت بیان سے سبب مسبب پہچانا جاتا ہو اور کبھی مسبب کو سبب کے مقام پر لاتے ہین جیسے دن نکلا یعنی آفتاب نکلا دن مسبب ہو اور آفتاب سبب یہان مسبب کے بیان سے سبب دریافت ہوتا ہو اور کبھی ظرف کو بجائے مظروف استعمال کرتے ہین جیسے قارورہ کہ شیشے کو کہتے ہین پیشاب کے معنے مین مستعمل ہو چنانچہ کہینگے کہ قارورہ حکیم کو دکھاؤ پس قارورہ ظرف بول ہو اور بول مظروف اور کبھی مظروف کو بجائے ظرف استعمال کرتے ہین مثلاً گلاب کو طاق مین رکھدو اس سے یہ مراد ہو کہ شیشۂ گلاب کو طاق مین رکھدو پس گلاب مظروف ہو اور شیشہ ظرف اسی طرح کبھی لفظ کو باعتبار حالت زمانہ ماضی استعمال کرتے ہین جیسے امیر کو امیرزادہ اور کبھی باعتبار زمانہ مستقبل کے ذکر کرتے ہین جیسے طالب علم کو مولوی کہنا اور کبھی جز کو بجائے کل اور کبھی کل کو بجائے جزو اور کبھی عام کو بجائے خاص اور کبھی خاص کو بجائے عام استعمال کرتے ہین اور سوا اسکے مجاز مرسل کی بہت قسمین ہین اب قسم چہارم کنایہ کنایہ لغت مین پوشیدہ بات کو کہتے ہین مگر اصطلاح مین اُس سے عبارت ہو کہ اصلی معنی کا ارادہ کیا جائے اور کنایہ تین قسم ہو قسم اول کنایہ سے مقصود فقط ذات موصوف ہو اُسکی دو قسمین ہین اول قریب دوم بعید کنایہ قریب وہ ہم

مجاز مرسل کا بیان

کنایہ کا بیان

کہ ایسی ایک صفت خاص کسی موصوف کی ذکر کرین جس سے موصوف کی ذات مراد ہو جیسے شجاع ارغوان تن مریخ سے کنایہ ہی اسواسطے کہ سرخ رنگ ہی اُسکو جلاد فلک اور ترکِ فلک بھی کہتے ہین اور سپاہی و جلاد کے واسطے شجاعت لازم ہی پس باعتبار بہادری اور سرخی رنگ کے مریخ کو شجاع ارغوان تن کہا اور کنایۂ بعید وہ ہی کہ چند صفتین کسی موصوف کی بیان کرے اُن سب سے ذات موصوف مقصود ہو جیسے اس مثال مین *فقرہ* مین چاہتا ہون کہ طبیعت کو قوت حاصل ہو اور کام وزبان کو لذت نصیب ہو اور چشم کو سُرخی میسر ہو اور دل کو فرحت پہونچے اور دماغ کو خوشبو *یعنی جس مین یہ سب صفتین موجود ہون وہ شراب مقطر ہی اس تقریر سے یہ ظاہر ہی کہ مین شراب کا طلبگار ہون **قسم دوم** وہ کنایہ ہی کہ جس سے فقط صفت غرض ہو اور ذات موصوف سے کچھ سروکار نہ رہے یہ بھی قریب و بعید ہی قریب وہ ہی کہ لازم سے ملزوم کی طرف ذہن بوسیلہ انتقال کرے جیسے اس شعر مین

مؤلف

اُس کو اندیشہ کیا رہا باقی — جس نے دامن کمر سے باندھ لیا

دامن کمر سے لپٹینا آمادۂ سفر ہونے سے کنایہ ہی کسواسطے کہ مسافر راہ چلنے کیوقت دامن کمر سے باندھ لیتے ہین پس دامن باندھنا لازم اور سفر کرنے والا ملزوم ہی اور اس قسم کا بعید وہ ہی کہ ذہن لازم سے ملزوم کیطرف کسی وسیلے سے انتقال کرے جیسے اس مثال مین

مؤلف

گر سرِ کیسہ باندھنا ہو تجھے — اے سخی تارِ عنکبوت سے باندھ

یعنی تھیلی کا مُنھ مکڑی کے جالے سے باندھنا کنایہ ہی بند مضبوط نہونیسے اور تھیلی کے جلد کھلجانیسے اور بہت جلد بخشش کرنیسے **قسم سوم** وہ ہی کہ جس سے کنایہ کی غرض معلوم ہو اُسکی بھی دو قسمین ہین اوّل موصوف کیواسطے اثبات صفت دوم موصوف نفی صفت اثبات صفت کی مثال

مؤلف

دامن ہمت بلند اُس کا — گردنِ چرخ کا گریبان ہی

دامن ہمت ممدوح کو گریبان آسمان کہنا کنایہ ہی آسمان سے زیادہ ہمت بلند ہونے کا یعنی اُسکی ہمت آسمان سے اسقدر بلند ہی کہ سر آسمان اُسکے زانو تک ہی اور گردنِ آسمان پنڈلیون تک جو کہ اکثر دامن ساق پر رہتا ہی اسواسطے اُسکی اور اُسکی نسبت باہم دیکھئے نفی صفت کی مثال

مؤلف

کس کے یہ شعلۂ ہیبت نے گرائی بجلی — ماہ نے کان مین ہلنے کا جو بالا ڈالا

یعنی اپنی صفت اصلی ترک کرکے غلام بنگیا کان مین بالا ڈالنا غلام ہونے سے کنایہ ہی اور یاد رکھو کہ استعارہ کبھی بالتصریح اور کبھی بالکنایہ ہوتا ہی اور ایک قاعدہ یہ بھی اسی ذیل مین شامل ہی کہ ایک شی عقلی کو مجسم فرض کرکے اُسکا ایک عضو کہ جس کی ضرورت ہو قرار دیتے ہین جیسے سرہوش اور پاے فکر اور چشم حیرت

اور دست جنون وغیرہ یعنی ہوش اور فکر اور حیرت اور جنون کو ایک شخص سراپا مجسم مقرر کیا اور اُسکے تمام اعضا فرض کرکے سر اور پاؤن اور آنکھ اور ہاتھ قرار دیے غرضکہ اِس علم کا نام علم بیان ہی اب ہم علم بدیع کا ذکر کرتے ہین اے خرد پرور علم بدیع وہ علم ہی جسکے الفاظ کو صنائع اور بدائع سے زینت بخشی جاتی ہی مخفی نرہے

علم بدیع کا بیان

کہ کلام دو قسم ہی نظم اور نثر کلام نظم کو بہمہ وجوہ کلام نثر پر فوقیت حاصل ہی اور اس دلیل سے کہ جس مُلک مین دیکھو سب پُرانے ہی شعرون کو اچھا بتاتے ہین یہ بات بخوبی پایہ ثبوت کو پہونچی ہی کہ شاید ابتدا ابتدا مین ہر قوم نظم کے عجائبات دیکھکر حیران رہگئی اور جو رتبہ اُسے حاصل ہوگیا وہ ابتک بدستور چلا آتا ہی ایک وجہ یہ ہی کہ نفس ناطقہ کے جذبے اور طبیعات کے عالم سے تعلق رکھتا ہی اگلون نے محسوسات فی الخارج مین سے اُن چیزون کو بیان کر دیا جنپر سب کی نظر جاتی ہی اور فوراً انکا اثر ہوتا ہی قصے کہانیون مین سے وہ واقعات چھانٹ لیے کہ جن مین خاصیت نفس پائی جاتی ہی طبیعت متقدمین کے اختیار مین تھی صنعت متاخرین کے حصے آئی اُنکا کلام زبردست اور پُرمضمون تھا انکی زبان خوبصورت اور منجھی ہی یون تو جسکی طبیعت موزون ہوئی وہ شاعرون کی برادری مین ملگیا مگر تتبع سے بلندی حاصل نہین ہوتی شاعرون کے لیے ہر علم پر توجہ کرنی ضرور ہی شاعری کا ارادہ ہو تو دنیا کو نئے مطلب سے دیکھنا چاہیے تشبیہ اور معانی کی تلاش مین جنگلون مین پھرنا اور پہاڑون مین ٹکرین کھانی ضرور ہین چنانچہ ایک شاعر کا بیان ہی کہ اگر جنگل کا درخت ہی تو میرے دل مین اور وادی کا پھول ہی تو میرے جگر مین پہاڑ کا ٹیلا ہی تو میرے لیے اور قلعہ کا کنگورہ ہی تو میرے واسطے کبھی ندیون کے ساتھ چکر کھاتے پھرنا اور کبھی بادل کی بدلیون کے تماشے دیکھنا غرضکہ شاعر کے واسطے کوئی چیز بیکار نہین جو کچھ دنیا مین خوبصورت یا مہیب اُسکے خلاق معانی کے پاس چاہیے اُسکو ہر چیز سے واقف ہونا ضرور ہی خواہ وہ عظمت کے سبب سے ہیبت ناک ہو یا نزاکت کے سبب سے فقط خیال کا وہم باغ کے پودے جنگل کے حیوان زمین کے معدنیات آسمان کے شہابے ان سب کو ملکر شاعر کے مغز کو بھر دینا چاہیے کہ ضرورت کے وقت کسی چیز کا محتاج نرہے اور ہر ایک خیال اسکا سودمند عالم ہو جسکے پاس سامان زیادہ ہوگا وہی غالب رہے گا وہ ایسی تلمیحین باندھیگا کہ آدمی خواہ مخواہ خوش ہو جائینگے اور وہ اس طرح نصیحت کر جائیگا کہ حریف دیکھنے کے دیکھتے رہجائینگے مگر دلو دیکھنا شاعر کا کام نہین ہی اُسکی نظر ہمیشہ نوع پر جاتی ہی وہ بڑے بڑے سانچون پر غور کرتا ہی اشیا کی عام خاصیتین دیکھتا ہی کچھ پھولون کی پتیان گننے کو نہین بیٹھتا مرغزار کے مختلف سایون کو نہین دیکھتا جب وہ عالم طبیعات کی تصویر کھینچتا ہی تو فقط اُن خال و خط پر نظر رکھتا ہی جن پر عوام کی نظر سماتی ہی اور جن کا اثر فوراً ہوتا ہی کیونکہ اُسکی غرض تو یہ ہی کہ نفس ناطقہ کی ایک خاص حالت سے یہ خاکا اصل صورت کو سامنے لاکر دے اُسکو اُن باریک امتیازون سے مطلب نہین جنپر بعضون نے خیال کیا ہو اور بعضون نے نہ کیا ہو

مگر ابھی شاعر ہونے مین آدھی کسر ہی اُسکو زیست کے مختلف طریقے بھی معلوم ہونے چاہیین پیشہ کی ضرورت
سے لازم ہوا کہ وہ ہر حالت کے رنج و راحت کا اندازہ کرے حرکات نفس کو اُن حرکتون کی مختلف جماعت اور مختلف
صورتون مین دیکھے اور طفلی کی شوخی سے لگا کر پیری کی مایوسی تک اُن تبدیلیون کا سراغ لگائے جو کہ آب و ہوا
اور دستور ملک کے سبب سے نفس ناطقہ مین واقع ہوتی ہین اپنے زمانے اور اپنے ملک کے تعجب کو چھوڑ دے
اور حق و باطل کو اُس خاص صورت مین دیکھے جہان اُن مین کسی طرح کی تبدیلی نہین آسکتی اپنے وقت کی راے
یا قانون کا لحاظ نہ کرے اور اُن حقائق اعلیٰ کی طرف چلے جسکی حالت مین کچھ بھی فرق نہین ہو سکتا اگر شہرت
مین دیر ہو تو کچھ مضائقہ نہین اُسکو اپنے وقت کی تعریف ہیچ سمجھنی چاہیے اور وہ اپنا انصاف اُنپر چھوڑ دے
جو قدرت کے نظام سے اِس زمانہ کے بعد آئینگے تحریر ایسی ہو کہ گویا وہ زمانہ کا مترجم اور انسان کا واضع
قانون ہی جب شعر کہنے بیٹھے تو یہ خوب سمجھ لے کہ جو لوگ مختلف پشتون مین آیندہ پیدا ہونگے مین اُنکے اطوار
اور طرز خیال پر اس طرح کا حاکم ہون کہ زمان و مکان میرے اوپر کچھ اثر نہین کر سکتا ابھی ذرا سی کسر اور
باقی ہی ہر شاعر کو بہت سی زبانین اور بہت سے علم بھی جاننے چاہیین اُسکی عبارت مضمون کے رتبہ کی ہو
اس لیے ضرور ہوا کہ وہ مشق کی کثرت سے کلام کے ہر قسم کی نزاکت اور ہر طرح کے ربط و ضبط کو اپنے اختیار
مین کر لے اے خرد پرور یاد رکھو کہ نظم کی دس قسمین ہین غزل قصیدہ تشبیب قطعہ رباعی فرد مثنوی
ترجیع بند مسمط مستزاد + غزل مین حسن و عشق اور ہجر و وصل کا بیان ہوتا ہی اول شعر مین دونون مصرعہ کا
قافیہ برابر ہوگا اور آخر شعر مین کبھی شاعر اپنا تخلص لاتا ہی کبھی نہین لاتا اور کبھی مطلع مین بھی تخلص آجاتا ہی
غزل کے اشعار پانچ سے سترہ تک ہوتے ہین اور انتہا پچیس شعر ہین مگر متاخرین نے چالیس شعر سے بھی زیادہ
کہے ہین لیکن غزل کے شعر اکثر طاق ہوتے ہین قصیدہ اُسے کہتے ہین جس مین حمد و نعت یا تعریف اور
مذمت یا کسی کا حال وغیرہ لکھتے ہین اور یہ بعینہ غزل کے مانند ہی مگر صرف اسی قدر فرق ہی کہ غزل مین ذکر معشوق کی
خصوصیت ہی قصیدہ کے شعر پندرہ یا پچیس سے ایکسو بیس یا ایکسو ستر تک ہوتے ہین اور قصیدہ مین چند مطلع
مختلف مقامات پر بھی آیا کرتے ہین قصیدہ دو قسم پر ہوتا ہی تمہیدیہ اور مجردہ تمہیدیہ اُسکو کہتے ہین کہ شراب و
کباب اور مستی و صحبت یار اور صنم پرستی و موسم بہار اور ابر و باران اور باغ و دشت و کوہسار وغیرہ کا ذکر بیان
کرکے بعد اُسکے تعریف کی طرف رجوع کرتے ہین اور اسی کو گریز شاعرانہ کہتے ہین اور جس قصیدہ مین یہ
باتین نہون اور اول ہی سے تعریف شروع ہو جائے اُسکو مجردہ کہتے ہین تشبیب وہ ہی جس مین اپنے
عہد شباب اور ایام جوانی کے زور و شور کی ترنگین اور جوش و خروش کی اُمنگین بیان کرین
قطعہ عبارت ہی ایک وزن اور ایک قافیہ کی دو یا زیادہ بیتون سے اور اُسمین مطلع ہو یا نہو مگر مضمون

رتبۂ شعر

تمام ابیات کا باہم متعلق ہو قطعہ کے اشعار کم سے کم دو اور زیادہ اکیسو ستر تک ہوتے ہین رباعی کے فقط
چار مصرع متفق الوزن والقوافی ہوا کرتے ہین مصرع سوم مین اگر قافیہ ہو تو بہتر ہی اور نہو تو کچھ مضائقہ نہین
اور رباعی مین لو زحاف واقع ہوتے ہین زحاف تغیرات کا نام ہی ان تغیرات سے جو بیس وزن مختلف بنائے
گئے ہین انہین سے بارہ وزن اخرب اور بارہ اخرم کہلاتے ہین مگر خلاصہ یہ ہی کہ اکثر رباعی اس وزن پر ہوتی ہی
وزن لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ ، گر رباعی کا مصرع چہارم تینون مصرعون سے چربا اور عمدہ ہوتا ہی **فرد** ایک
شعر کو کہتے ہین خواہ مقفی ہو یا غیر مقفی اور اُس کا مضمون بھی غزل اور قصیدہ کے مضمون سے علیحدہ ہو
مثنوی اُسے کہتے ہین جس کے ابیات متفق الوزن ہون اور ہر بیت کے دونون مصرع باہم مقفی
ترجیع بند وہ ہی کہ چند اشعار متفق الوزن والقوافی قصیدہ وغزل کے طور پر ہون بعد اُسکے ایک شعر
اُسی وزن پر کہ جو مختلف قافیہ رکھتا ہو لاتے ہین اور وہ مطلع کی طرز پر ہو اُسکو بند کہتے ہین اسیطرح کئی بند
ہون اور ہر بند کے آگے وہی شعر آتا جائے تو اُسکو ترجیع بند کہینگے اور جو بعد ہر بند کے نیا شعر مختلف القافیہ
ہو تو اُسکو ترکیب بند کہتے ہین بند کے ساتھ جس شعر کو گرہ دیتے ہین وہ مطلع ہوتا ہی اُسکے آگے پھر دوسرے
قافیہ کا مطلع کہکر اُسمین شعرون کو غزل کے طور پر شامل کرتے ہین اور ترکیب بند ہو یا ترجیع بند اُن مین
ہر بند کے اشعار مساوی ہوتے ہین خواہ وہ سات ہون یا نو یا گیارہ یا جس قدر مناسب نظر آئین **مسمط**
اُسے کہتے ہین کہ پہلے ایک بند کئی مصرعہ کا ایک وزن اور ایک قافیہ پر لکھا جائے پھر اُسمین ہر بند
کا قافیہ جدا ہو مگر آخری مصرع اُسی قافیہ پر آتا جائے اور یاد رکھو کہ یہ بند تین مصرع سے کم اور
دس مصرعہ سے زیادہ نہین ہوتا اس لیے اسکی آٹھ قسمین قرار پائی ہین اول مثلث یعنی تین مصرع کا بند
خواہ وہ تینون مصرع اپنی تصنیف سے ہون یا دوسرے مصنف کے شعرون پر ایک مصرعہ چسپان کرین علیٰ
ہذا القیاس بند کے چار مصرعہ ہون تو مربع اور پانچ ہون تو مخمس مگر فی زمانا مخمس زیادہ مروج ہی اور چھ
مصرع ہون تو مسدس مگر اسکی دو قسمین ہین اول یہ کہ پانچ مصرعہ ایک طرح ہون اور چھٹا مصرعہ بند اول
کے قافیہ پر ہو دوسری قسم یہ کہ چار مصرع ایک قافیہ پر ہون اور اُسکے آگے بطور گرہ بند اُسی وزن کا
ایک مطلع کہ جداگانہ قافیہ رکھتا ہو جیسے اکثر واسوخت اور مرثیہ مین مروج ہی اور کبھی چار چار مصرعہ کے
بعد وہی ایک مطلع ہر جگہ لاتے ہین اسکو گرہ بند کہتے ہین اور سات مصرعہ ہون تو مسبع اور آٹھ
ہون تو مثمن اور نو ہون تو متسع اور دس ہون تو معشر کہتے ہین پھر ایک قسم کی مثال بخوبی سمجھادی
بعد اُسکے ارشاد کیا کہ **متزاد** اُسے کہتے ہین کہ ایک مصرع کے بعد خواہ ایک شعر کے ایک چھوٹا
سا فقرہ جو کسی ارکان شاعری کے وزن پر ہو اور اُس مصرعہ یا شعر سے ربط بھی رکھتا ہو زیادہ

کرتے ہین ہر مصرعہ کے ساتھ فقرۂ مستزاد ایک مشہور طریقہ ہی جیسے سب جانتے ہین اور مثال اُس مستزاد کی جو ایک شعر کے بعد آتا ہی یہ ہی

مؤلف

محفل مین ہین دیکھ کے وہ دلبرِ عالم | کہتا ہی خدا کے لیے بس آپ اسی دم

اگر مر جائین تو اچھا

ناچار چلے جاتے ہین غیرت سے مگر آہ | اُس وقت کا کیا حال نظام اپنا کہین ہم

مرجائین تو اچھا

اور جو مستزاد ہر مصرع کے بعد آتا ہی وہ مشہور و معروف ہی مخفی نہ رہے کہ اقسام شعر مین سے ایک قسم تاریخ گوئی ہی تاریخ اُسے کہتے ہین کہ ایک لفظ یا فقرہ خواہ مصرعہ یا شعر ایسا تجویز کیا جائے جس سے کسی کی وفات یا تولد یا تصنیفِ کتاب یا لڑائی کی فتح کا سنہ و سال یا بادشاہ کے جلوس یا کسی اور واقعات وغیرہ کا زمانہ سمجھا جائے اسکی دو قسمین ہین تاریخ صوری اور تاریخ معنوی متقدمین کا قاعدہ تھا کہ شعر یا عبارت مین سنہ بیان کر دیتے تھے جیسے سعدی کہتے ہین شعر ز ششصد فزون بود پنجاہ و پنج * کہ پر دُر شد این نامبردار گنج سنہ ۶۵۵ھ یہ قسم صوری ہی اور معنوی وہ ہی کہ کسی مصرعہ یا فقرہ مین حروف تہجی کے اعداد جمع کرنے سے مادہ تاریخ پیدا ہو اب اعداد حروف کا قاعدہ یاد رکھنا چاہیے یعنی منجملہ اٹھائیس حروف ابجد اول کے ان دس حرفون کے عدد ایک سے دس تک مقرر ہین ابجد ہوز حطی اُسکو آحاد کہتے ہین تفصیل اسکی یہ ہی الف کا ایک بے کے دو جیم کے تین دال کے چار ہے کے پانچ واو کے چھ زے کے سات حے کے آٹھ طوے کے نو یے کے دس پھر گیارھوین حرف سے آٹھ حرفون تک دس دس عدد بڑھا کر نبے پر شمار پہونچایا ہی یعنی کلمن سعفص اسکو عشرات کہتے ہین تفصیل اسکی یہ ہی کاف کے بیس لام کے تیس میم کے چالیس نون کے پچاس سین کے ساٹھ عین کے ستر فے کے اسی صاد کے نوے پھر اُنیسوین حرف کے سو عدد ٹھہرا کر نو حرفون پر سو سو عدد زیادہ کر کے ہزار تک درجہ بڑھایا ہی یعنی قرشت ثخذ ضظغ اُسکو مآت کہتے ہین تفصیل اسکی یہ ہی قاف کے سو رے کے دو سو شین کے تین سو تے کے چار سو ثے کے پانسو خے کے چھ سو ذال کے سات سو ضاد کے آٹھ سو ظوے کے نو سو غین کے ہزار یہ سب اٹھائیس حرف ہوئے اگرچہ حرف مشدد کو دو بار پڑھتے ہین مگر ایک حرف کا عدد شمار مین آتا ہی اسی طرح الف ممدودہ کا عدد بھی ایک ہی اور ہمزہ کا عدد نہین لیا جاتا کہ ابجد سے خارج ہی مگر بعض نے ہمزۂ مکتوبی کو الف اور پ چ ژ گ کو ب ج ز ک اور ٹ ڈ ڑ کو ت د ر کے حساب مین رکھا ہی اور جو حروف ہاے ہوز سے مخلوط ہین جیسے بھ پھ تھ ٹھ وغیرہ اُن مین ھ کے عدد جو پانچ مقرر ہین شامل کیے جائینگے جب تم یہ قاعدہ معلوم کر چکے تو اب تاریخ کا سمجھنا اور کہنا سہل ہی

اسہل ہوگیا دیکھو ادب مین سب حرف آحاد کے موجود ہین اور علم مین سب حرف عشرات کے اور شرق مین سب حرف مئات کے اور ہنر مین ایک حرف آحاد کا اور ایک عشرات کا اور ایک مئات کا موجود ہی مگر اسکی قید نہین کہ تاریخ اسی طرح پر ہوا کرے بلکہ لفظون مین جو اعداد مضمر ہین اُنکو سنہ فصلی یا ہجری یا عیسوی یا سنبت وغیرہ کے ساتھ مطابق کرکے جس برس مین جو واقعہ گذرا ہو اُسکی تاریخ کہنی چاہیے اور جس مضمون کی تاریخ ہو اُسی مضمون کے اشعار یا عبارت مناسب ہی جیسے وفات کی تاریخ آہ واویلا وا دریغ [۱۲۸۱] کے عدد ایکہزار دوسو اکاسی ہوئے یعنی سنہ ۱۲۸۱ھ اور اسی طرح تولد کی تاریخ نیک [۱۲۸۱] اختر کہ اسکے عدد بھی ایکہزار دوسو اکاسی ہین جس لفظ مین تاریخی عدد ہوتے ہین اُسکا نام مادہ ہی اور تاریخ کے مادے کو اکثر مصرعہ آخر مین اسطرح موزون کرتے ہین کہ ہاتف یا سروش فلک یا ملہم غیب یا خضر یا مسیح وغیرہ نے یہ تاریخ ارشاد کی اور خود دین مین اپنے تخلص کے ساتھ یہ مضمون لکھتے ہین کہ مجھے نہایت فکر تھی اُسوقت یہ آواز آئی اور کبھی تاریخ کے ایک ہی مصرعہ مین دو مادے یا زیادہ بھی لاتے ہین چنانچہ غالب دہلوی نے اپنے ولادت کی تاریخ اسطرح موزون کی ہی

رباعی دو تاریخ

غالب چو زنا رسائے فرجام نصیب | ہسم بیم عدو دارم و ہم ذوق حبیب
تاریخ ولادت من از عالم قدس | ہم شورش شوق آمد و ہم لفظ غریب

یعنی اس مصرعہ آخر مین شورش شوق اور غریب یہ دولون مادۂ تاریخ ہین اسکے عدد سنہ ۱۲۱۲ھ ہوتے ہین اور ای خرد پرور ہمارے نام کے عدد بھی یہی بارہ سو بارہ ۱۲۱۲ھ ہین پس یہ تینون لفظ ہمعدد کہلاوینگے اور جسقدر الفاظ باہم برابر عدد رکھتے ہین وہ سب ہمعدد کہلاتے ہین جیسے بادِ صبا اور صبح اور زندہ دل اور اہل دین ہمعدد ہین یا دہان اور زبان یا عقل اور اعجازِ مسیح یا تسلی اور امتحان یا گلخن اور شر یا افتخار اور عیش بخش یا مظہر علم اور خجستہ اطوار یا فروغ اور ذی شعور یا مرغ جان اور دُرِ غلطان یا ساغر دل و آفتاب ضیا وغیرہ غرض ایسے ہزارون لفظ ہمعدد ہین مگر خیال اور غور شرط ہی چنانچہ ہمارے اس شعر مین دو دو چیزین ہمعدد موجود ہین

مؤلف

۷۱ ۷۱ ۱۰۴۰ ۱۰۴۰ ۲۴۵ ۲۴۵ | ۵۰ ۵۰ ۴۸۱ ۴۸۱ ۵۸ ۵۸
ہوس و یاس و غم و تلخی و مہر و مادر | گل و می عاشقی و آفت و ناز و محبوب

اور تاریخ اکثر صنائع مین بھی کہی جاتی ہی چنانچہ صورتی و معنوی دونون صورتین ایک مادۂ تاریخ سے واضح و آشکار ہون یعنے الفاظ مین سنہ واقعہ موجود اور اعداد سے تاریخ نمود ہو جیسے سنہ نہصد و ہشتاد اس فقرہ مین عدد بھی اسی قدر موجود ہین کہ جسقدر الفاظ سے ظاہر ہوتے ہین یعنی سنہ ۹۸۰ھ اور کبھی ایک لفظ کے مکرر لانے سے تاریخ پیدا ہوتی ہی جسوقت سنہ مطلوبہ آدھے آدھے برابر تقسیم ہوسکین جیسے ہمکو سنہ بارہ سو اٹھتر ہجری ۱۲۷۸ ہجری

در کا ہین اسس کے آدھے چھ سو اُنتالیس ہوئے اُسکے عدد کیا خوب کے لفظ مین موجود ہین جب اس کو دوبار کہین گے تاریخ حاصل ہو جائے۔ خواہ اجمال کے ساتھ ہو جیسے یہ شعر ؎

تاریخ

جو لفظ اسے اسے فقط مکرر	٭	تو پیدا ہو سنہ تاریخ کیا خوب ۱۲۷۸

یا تفصیل کے ساتھ ہو جیسے شعر کہا گردون سے بہرسال تاریخ ٭ سروش غیب نے کیا خوب کیا خوب ٭ اور کبھی اس سے زیادہ تکرار بھی واقع ہوتی ہے جیسے کسی محل کی عیسوی تاریخ مین دیکھو

مؤلف

مد نظر سبھے ہو جو تاریخ عیسوی		گردون سے آفتاب کے کاخ کاخ کاخ

یعنی کاخ کے عدد چھ سو اکیس ہین اس کو سہ چند کرنے سے اٹھارہ سو ترسٹھ عیسوی ہو جاتے ہین اور ایک دروازہ عالیشان کی تاریخ بارہ سو اسی ہجری مین اس طرح واقع ہے

مؤلف

در دولت جو قصر عالی کا		چرخ ہفتم سے ہے زیادہ بلند
ہے یہ لازم کہ ہون پئے تاریخ		عدد باب ہشت بار دوچند

یعنی باب کے عدد پانچ ہین اسکو دوچند کیا دس ہوئے دس دونی بیس بیس دونی چالیس چالیس دونی اسی اسی دونی ایکسو ساٹھ ایکسو ساٹھ دونی تین سو بیس تین سو بیس دونی چھ سو چالیس چھ سو چالیس دونی بارہ سو اسی ہوتے ہین اور درجۂ ہشتم پر بھی اعداد تاریخی ہین شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی نے عجیب صنعت مین ایک تاریخ لکھی ہے اور بہت خوبی سے عدد مطلوبہ کی شکل پیدا کر کے نقش مراد کو کرسی بیان پر بٹھایا ہے

تاریخ طرز جدید

افتادہ حکیم از نیابت		تاریخ بطرز نو رقم کن
از حائے حکیم ہشت برگیر		سہ مرتبہ نصف نصف کم کن

حائے حطی کے آٹھ عدد ہین اُسکے آدھے چار اُسکے آدھے دو اور دو کا آدھا ایک باقی رہتا ہے پس تاریخی اعداد کی یہ صورت ہوئی ۸۴۲۱ سنہ ہجری اور یہ ہیئت مجموعی بارہ سو اڑتالیس ہوئے اسی طرح کسی تاریخ کا یہ مضمون ہے کہ بادشاہ نے جب ستارہ فتح کیا اُسوقت خوش ہو کر شکر الٰہی بجا لایا اور عقد انامل پر اسم اعظم شمار کرنے لگا جبکہ ابہام کو خنصر کے نیچے لایا تو چار اُنگلیون سے چار الف پیدا ہوئے یہی فتح ستارہ کی تاریخ ہے یعنی گیارہ سو گیارہ ہجری جسکی یہ صورت ہوئی ۱۱۱۱ سنہ عقد انامل انگلیون پر شمار کرنے کا نام ہے عقائد

اہل اسلام مین یہ طریقہ مسنون ہی اسکے وسیلے سے ہزارون لاکھون کی گنتی گن لیتے ہین اور ہر ایک کیواسطے جداگانہ علامت مقرر ہی عربی مین پانچون انگلیون کے یہ نام ہین خنصر بنصر وسطیٰ سبابہ ابہام غرضکہ اکثر اشعار اور فقرات ایسے ہوتے ہین کہ جسکے ہر مصرع مین سے یا ہر فقرے مین سے تاریخ برابر نکلتی جاتی ہی اور بعضے قطعات اور قصائد وغیرہ ایسے ہین کہ جنکا ہر مصرعہ تاریخی ہی اور دو دو مصرع کے حروف منقوط اور غیر منقوط سے الگ ایک مصرع کے منقوط دوسرے کے غیر منقوط اور ایک مصرع کے غیر منقوط دوسرے کے منقوط ملانے سے بھی وہی مادۂ تاریخ جلوہ گر ہوتا ہی اور کبھی تاریخ زُبُر و بیّنہ مین ہوتی ہی یعنے ہر حرف کے ملفوظی عدد لیتے ہین مثلاً س کہ اسکے ساٹھ عدد ہین اسکو اس طرح پر لکھینگے کہ سین اور ایکسو بیس عدد لینگے ان مین حرف اول کا نام زُبر ہی اور باقی حرفون کا نام بیّنہ چنانچہ سین مین س زُبر ہی اور ین بیّنہ اور کبھی تاریخ کہنے مین ایسا اتفاق پڑتا ہی کہ مادۂ تاریخ عمدہ ہاتھ آجاتا ہی مگر ایک دو عدد کم رہجاتے ہین یا زیادہ ہوجاتے ہین پس اگر دو چار کم ہین تو اس عدد کا ایک حرف خوبصورتی کے ساتھ بڑھاتے ہین جیسے دو کے واسطے خوشی کے موقع پر سر بشارت اور چار کے لیے غم کے محل پر سر درد وغیرہ اور اسکو تاریخ گوئی کی اصطلاح مین تعمیہ کہتے ہین اور عدد زیادہ ہوتے ہین تو اسی صورت سے اُسکو خارج کرکے اُسکا نام تخرجہ رکھتے ہین جیسے اس شعر مین ساٹھ عدد مطلوب ہین اور مادۂ تاریخ مین چونسٹھ ہوجاتے ہین پس چار کو کس خوبی سے نکالا ہی شعر گفت تاریخ شاہ سکینی ⁂ سردین را برید بیدینی ⁂ اور یہی قاعدہ زیادہ اعداد کے تخرجہ و تعمیہ پر بھی جاری ہوسکتا ہی غرضکہ اسی طرح فرزانۂ روزگار نے لغز و معما اور ہر قسم کی صنعت لفظی و معنوی اور عروض و قافیہ و بحور و زحافات کا مفصل بیان شہزادۂ خرد پرور کو تعلیم فرما دیا اس مین چھ مہینے کا عرصہ منقضی ہوچکا اور وزیر اعظم یعنے شعور سخن رس دونون کو باعزاز و اکرام دربار شاہی مین لے گیا

امتحان سوم

مؤلف

کبھی تو بحر کرم کا ہو ساقیا ملاح
دکھائین صنعتین اپنی اگر عجیب و غریب
کیا ہی ہنسنے جو دعوے اگر کسی کو کہین

کبھی تو کشتی مے اس طرف روان ہو جاے
تو ہمپہ دختر رز کیون نہ مہربان ہو جاے
ہماری بات مین شک ہو تو امتحان ہو جاے

جسدم شہزادۂ عالی دقار اور معلم یکتاے روزگار داخل دربار ہوئے بادشاہ نے بعد السلام علیک رسم تعظیم مراتب علماے فضیلت آثار ادا کرکے شہزادۂ نامدار سے حسب عادت معہودہ ارشاد فرمایا

صنائع معنوی کا بیان

کہا کہ خود بدولت اس مدت مین کس علم کے سبق پر سبقت حاصل کی شہزادہٴ دانشور نے جواب دیا کہ اس کمترین نے علم معانی اور علم بیان اور علم بدیع اور علم عروض اور علم قوافی وغیرہ سے حظ کافی پایا اور بہرہٴ وافی اُٹھایا معانی اور بیان اور بدیع مین متقدمین عرب نے فرق نہین سمجھا مگر متاخرین نے علم بدیع کو بلاغت کا تتمہ شمار کیا ہی اسواسطے کہ اس مین صنعتین داخل ہین عقل مجسم نے کہا کہ علمی صنعتین کس طرح معلوم ہوتی ہین اسکا بیان کرنا بھی مناسب ہی شہزادہ نے عرض کی کہ صنعتین دو قسم پر منقسم ہین لفظی اور معنوی صنائع معنوی بکثرت ہین چنانچہ صنعتِ **تضاد** یعنے دو لفظ ایک دوسرے کی ضد مین لانا جیسے راستی کے واسطے کجی اور نیکی کے لیے بدی وغیرہ **صنعت مراعات النظیر** یعنی ایسے الفاظ کہ جن مین سوا تضاد کے کوئی اور نسبت ہو جیسے فلک اور کہکشان ماہ اور آفتاب وغیرہ **صنعت ایہام** یعنی وہم مین ڈالنا جیسے سونے کا پلنگ کہ سونے کا لفظ زر کی طرف ایہام رکھتا ہی **تصحیف** یعنی تغیرِ نقاط سے دوسرا لفظ بنا لینا جیسے جعد مشکین اور جعد سکین **تزلزل** یعنے تبدیل حرکات سے لفظ کے معنی پلٹ جائین جیسے مَطلب مُطلب اول مطلب مدعا کے معنی مین اور دوسرا مطلب طلبیدن سے نہی کا صیغہ ہی **لف ونشر** وہ ہی کہ اول چند چیز متواتر ذکر کرین پھر ہر چیز کے واسطے ایسا ایک ایک لفظ کہ جو اُن چیزون سے مطابق ہو بیان کرین اور یہ دو قسم ہی مرتب اور غیر مرتب لف ونشر مرتب کی مثال **فقرہ** سرو وگل تیرے قد و عارض کے شوق مین قمری وبلبل کی طرح نالے کرتے ہین ✤ لف ونشر غیر مرتب کی مثال اس شعر سے واضح ہی

شعر

دہن میم بینی الف زلف لام	ہی سورہٴ الف لام میم اسکا نام

مصرعہٴ اول سے ترتیب وار یہ حرف پیدا ہوتے ہین کہ میم الف لام مگر ترتیب کا لحاظ نہ کیا اور اُن سبکو مختلف صورت سے جمع کرکے (الٓمٓ) بنا لیا **صنعت حسن التعلیل** یعنی کسی امر کی علت بطرز پسندیدہ ثابت کرنی کہ جو درحقیقت اُس طور پر نہو جیسے اس مثال مین **فقرہ** ہرن کے کباب مین چشم یار کا سودا خشکی کا باعث ہی **محتمل الضدین** یعنے وہ کلام جو دو مختلف معنی پر دلالت کرے جیسے تیری صحبت مین احمق دانا ہو جاے **تجاہل العارف** یعنے کسی چیز سے دیدہٴ ودانستہ بیخبری کا اظہار کرنا جیسے **فقرہ** یہ زلفِ معشوق ہی یا شام غریبان یا شمع جمال کا دھوان ہی یا ابر سیاہ آفتاب سے متصل آگیا **تعجب** یعنی کسی کلام مین حیرت ظاہر کرنی جیسے **فقرہ** سرو مین ایک پھل نہین آتا مگر تماشا ہی کہ قامت یار مین دو پستان نمودار ہین **تلمیح** یعنی وہ کلام جو کسی قصہٴ معروف اور مضمون مشہور پر مشتمل ہو جیسے **فقرہ** عشق نے کبھی آتش کو گلزار بنایا ہی اور کبھی کوہ کو برنگ کاہ جلایا ہی ✤ یہ تلمیح ہی قصہٴ ابراہیمؑ اور قصہٴ موسےؑ کے

آپ کا قطع کلام ہوتا ہی معاف فرمانا مگر اسوقت ایک شعر مجھے یاد آیا ہی آپ اسکا مضمون بیان فرمائیے

شعر

بہ تصحیف و بہ تقلیب و بہ ترولیف | زروے یار خواہم ضد شرقی

خرد پرور نے کہا کہ حضرت یہ تو ذراسی بات ہی کہ جسکو ہر شخص ادنی التفات مین سمجھ سکتا ہی یعنی اسکا مضمون یہ ہی کہ عاشق زار رخسار یار سے بوسہ کا طلبگار ہی اُس نے کہا کہ یہ تو مین بھی جانتا ہون مگر ان لفظون مین بوسہ کہان موجود ہی اور مقدر یا محذوف بھی نہین ہوسکتا شہزادہ نے کہا واہ سبحان اللہ وہ مصرع اول مین ترکیب صاف بیان کر چکا ہی یعنی ضد شرقی کو غربی تصور کرنا چاہیے اسواسطے کہ وہ طلوع کا مقام ہی اور یہ غروب کا پھر غربی کی تصحیف عربی ہی کہ تبدیل نقاط سے لفظ بدل گیا اور عربی کو مقلوب بعض کیا تو ربیع ہوا اور یہ ایک فصل کا نام ہی جسکو بہار کہتے ہین اور بہار مرادف ہی ربیع کی پھر بہار کو تصحیف کیا تو نہار ہوا یعنی روز کہ جسکو یوم بھی کہتے ہین اور یوم نہار کا مرادف ہی جب یوم کو مقلوب کل کیا تو موے ہوا اور موے بال کو کہتے ہین کہ جسکی عربی شعر ہی اور یہ شعر تجنیس اُس شعر کی ہی کہ جسکو بیت کہتے ہین اور بیت مرادف شعر ہی اور گھر کو بھی بیت کہتے ہین جسکی عربی دار ہی بیت اور دار مرادف ہین دار کا مقلوب کل راد ہی بمعنے سخی اور راد کو قاعدہ تصحیف سے نقطہ زیادہ کرکے زاد بنایا زاد توشہ کو کہتے ہین کہ اُسکا مرادف ہی اور توشہ تجنیس خطی یعنی تصحیف سے بوسہ ہو جاتا ہی پس یہی جواب ہی سائل کے سوال کا جب شہزادہ نے اسقدر تصریح بیان کی سب کو جودت طبع اور رسائی ذہن پر یقین واثق ہوا اور بالاتفاق آوازۂ تحسین و آفرین بلند کیا شہزادہ نے کہا صاحبو خاموش ابھی اور گفتگو باقی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ بھی درجۂ اختتام کو پہونچا دو خرد پرور نے کہا کہ اب مین تقریر مختصر کرتا ہون صنعت منقوط وہ ہی کہ سب حروف معجمہ ہون غیر منقوط وہ ہی کہ سب حروف مہملہ ہون رقطا وہ ہی کہ ایک حرف منقوط اور ایک غیر منقوط ہو خیفا وہ ہی کہ ایک کلمہ معجمہ اور ایک مہملہ ہو مقطع وہ ہی کہ سب حرف جدا جدا لکھے جائین موصل وہ ہی کہ سب حرف ملکر تحریر مین آئین واسع الشفتین وہ ہی کہ جس کے پڑھنے مین لب سے لب باہم نہ ہون واصل الشفتین وہ ہی کہ جسکے ہر کلمہ مین لب سے لب ملتے جائین تحت النقاط وہ ہی جس مین حرفون کے سب نقطے نیچے ہون فوق النقاط وہ ہی جس مین حروف کے سب نقطے اوپر ہون صنعت توشیح وہ کلام نظم ہی کہ جس مین سے ہر مصرع کا حرف اول جمع کیا جائے تو اُس سے کوئی فقرہ یا عبارت یا نام پیدا ہو جیسے ان دو شعرون کے سر حروف کو ایک جگہ باہم جمع کرنے سے لفظ نظام ظاہر و آشکار ہوتا ہی

آپ کا قطع کلام ہوتا ہے معاف فرمانا مگر اسوقت ایک شعر مجھے یاد آیا ہے آپ اسکا مضمون بیان فرمائیے

شعر

بہ تصحیف و بہ تقلیب و بہ ترادیف　　زروے یار خواہم صد شرقی

خرد پرور نے کہا کہ حضرت یہ تو ذرا سی بات ہے کہ جسکو ہر شخص بادی النظر مین سمجھ سکتا ہے یعنی اسکا مضمون یہ ہے کہ عاشق زار رخسار یار سے بوسہ کا طلبگار ہے اُس نے کہا کہ یہ تو مین بھی جانتا ہون مگر ان لفظون مین بوسہ کہان موجود ہے اور مقدر یا محذوف بھی نہین ہوسکتا شہزادہ نے کہا واہ سبحان اللہ یہ مصرع اول مین ترکیب صاف بیان کر چکا ہے یعنی صد شرقی کو غربی تصور کرنا چاہیے اسواسطے کہ وہ طلوع کا مقام ہے اور یہ غروب کا پھر غربی کی تصحیف عربی ہے کہ تبدیل نقاط سے لفظ بدل گیا اور عربی کو مقلوب بعض کیا تو ربیع ہوا اور یہ ایک **فصل** کا نام ہے جسکو بہار کہتے ہین اور بہار مرادف ہے ربیع کی پھر بہار کو تصحیف کیا تو نہار ہوا یعنی روز کہ جسکو یوم بھی کہتے ہین اور یوم نہار کا مرادف ہے جب یوم کو مقلوب کل کیا تو موے ہوا اور موے بال کو کہتے ہین کہ جسکی عربی شعر ہے اور یہ شعر تجنیس اُس شعر کی ہے کہ جسکو بیت کہتے ہین اور بیت مرادف شعر ہے اور گھر کو بھی بیت کہتے ہین جسکی عربی دار ہے بیت اور دار مرادف ہین دار کا مقلوب کل راد ہے بمعنی سخی اور راد کو قاعدہ تصحیف سے نقطہ زیادہ کرکے زاد بنایا زاد توشہ کو کہتے ہین کہ اسکا مرادف ہے اور توشہ تجنیس خطی یعنی تصحیف سے بوسہ ہوجاتا ہے پس یہی جواب ہے سائل کے سوال کا جب شہزادہ نے اسقدر تصریح بیان کی سب کو جودت طبع اور رسائی ذہن پر یقین واثق ہوا اور بالاتفاق آوازۂ تحسین و آفرین بلند کیا شہزادہ نے کہا صاحبو خاموش ابھی اور گفتگو باقی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ وہ بھی درجۂ اختتام کو پہونچا دو خرد پرور نے کہا کہ اب مین تقریر مختصر کرتا ہون صنعت **منقوط** وہ ہے کہ سب حروف معجمہ ہون **غیر منقوط** وہ ہے کہ سب حروف مہملہ ہون **رقطا** وہ ہے کہ ایک حرف منقوط اور ایک غیر منقوط ہو **خیفا** وہ ہے کہ ایک کلمہ معجمہ اور ایک مہملہ ہو **مقطع** وہ ہے کہ سب حرف جدا جدا لکھے جائین **موصل** وہ ہے کہ سب حرف ملکر تحریر مین آئین **واسع الشفتین** وہ ہے کہ جس کے پڑھنے مین لب سے لب باہم نہ ہون **واصل الشفتین** وہ ہے کہ جسکے ہر کلمہ مین لب سے لب ملتے جائین **تحت النقاط** وہ ہے جس مین حرفون کے سب نقطے نیچے ہون **فوق النقاط** وہ ہے جس مین حروف کے سب نقطے اوپر ہون صنعت **توشیح** وہ کلام نظم ہے کہ جس مین سے ہر مصرع کا حرف اول جمع کیا جائے تو اُس سے کوئی شعر یا عبارت یا نام پیدا ہو جیسے ان دو شعرون کے سر حروف کو ایک جگہ باہم جمع کرنے سے لفظ **نظام** ظاہر و آشکار ہوتا ہے

نظم

ن	نور ایمان کا ہر طرف ہی ظہور		ظ	ظلمتِ کفر ہی جہان سے دور	
ا	آج توحید کی وہ کثرت ہی		م	موج در موج بحرِ وحدت ہی	

جامع الحروف وہ صنعت ہی جس مین سب حروف تہجی موجود ہون **براعۃ الاستہلال** وہ ہی کہ دیباچۂ کتاب یا آغازِ قصیدہ و مثنوی مین ایسے الفاظ داخل کرین جس سے وہ مضمون کہ آگے بیان کیا جائیگا بیان سے پہلے ہی معلوم ہو جائے **صنعت ترصیع مع التجنیس** وہ ہی کہ جسکا مصرعۂ ثانی ہو بہو مصرعۂ اول کی نقل ہو یعنی وہی مصرع بعینہٖ دوبارہ لکھدین مگر معنی جدا گانہ ہون جیسے

شعر

من نیاز آرم ار تو ناز آری	من نیاز آزم ار تو ناز آری

یا یہ شعر

چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت	چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت

یا یہ شعر

چون شدی از وے دو عالم از تو شد	چون شدی از وی دو عالم از تو شد

یا یہ شعر

شیر آن باشد کہ آدم می خورد	شیر آن باشد کہ آدم می خورد

ان سب شعرون مین ہر مصرع کے معنی علحدہ ہین **صنعت ذو بحرین** وہ ہی کہ ایک شعر دو بحر مین پڑھا جاتا ہی

مؤلف

ماہ تابان کو ترے چہرے سے طلعت ہی نصیب	مہر انور کو ترے جلوے سے حاصل ہی فروغ

اول فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات کے وزن پر جیسے یہ مطلع **فرد** وعدے ہر روز رہے اور تم آتے ہی رہے ہمکو دیکھو کہ لگے چلنے تو چلتے ہی رہے ✤ دوم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کے وزن پر جیسے یہ مطلع

فرد

آج دکھلاؤنگا اپنی پیاس کی تاثیر کو	آب پیکان لے کے خود آنا پڑے گا تیر کو

اور کبھی ایک شعر کئی بحرون مین پڑھا جاتا ہی جیسے یہ شعر چار بحر مین **شعر** اے رخ و ابروے تو بدر و ہلال شاہد خوبی تو حسن و جمال ✤ اول بحر رمل مسدس مقصور یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلات جیسے **فرد** بشنو از نے چون حکایت می کند ✤ وز جدائیہا شکایت میکند ✤ دوم بحر رمل مسدس مجنون یعنی فاعلاتن

فعلاتن

فعلاتن فعلات جیسے **فرد** مرحبا ساقیٔ میخانۂ ما ٭ کام بخش لب مستانۂ ما ٭ سوم بحر خفیف مسدس یعنے فاعلاتن مفاعلن فعلات جیسے **فرد** حمد را با تو نسبتی است درست ٭ ہر در بہر کہ رفت بدرست ٭ چہارم سریع مطوی موقوف یعنے مفتعلن مفتعلن فاعلات جیسے **فرد** برفگن از ماہ رخ خود نقاب ٭ تا نہ کند دعوئ حسن آفتاب ٭ اتنے مین ایک شخص نے سوال کیا کہ ای شہزادہ ہمایون فال آپ نے جو مفاعلن اور فاعلاتن اور مفتعلن وغیرہ الفاظ بیان کیے اس سے کیا مطلب ہی خرد پرور نے فرمایا کہ یہ بحث علم عروض سے متعلق ہی جسکے ذریعے سے اشعار کے بحرون کا وزن معلوم ہوتا ہی اور شعر وہ کلام موزون ہی جو متکلم سے قصداً صادر ہو متقدمین نے اُسکے واسطے انیس[۱۹] بحر مقرر کیے ہین اور متاخرین نے اُس سے علاوہ گیارہ بحر نکالے ہین چنانچہ نوزدہ بحور کا نام اس قطعہ مین موجود ہی **قطعۂ اسامی بحور**

عروض کی بیان

رجز خفیف و رمل منسرح دگر مجتث		لبسیط و وافر و کامل ہزج طویل مدید
مشاکل و متقارب سریع و مقتضب است		مضارع و متدارک قریب و نیز جدید

بحر **طویل** کا وزن فعولن مفاعیلن چار بار بحر **مدید** فاعلاتن فاعلن چار بار بحر **بسیط** مستفعلن فاعلن چار بار بحر **وافر** مفاعلتن آٹھ بار بحر **کامل** متفاعلن آٹھ بار بحر **ہزج** مفاعیلن آٹھ بار بحر **رجز** مستفعلن آٹھ بار بحر **رمل** فاعلاتن آٹھ بار بحر **سریع** مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار بحر **منسرح** مستفعلن مفعولات چار بار بحر **خفیف** فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن دو بار بحر **مضارع** مفاعیلن فاعلاتن چار بار بحر **مقتضب** مفعولات مستفعلن چار بار بحر **مجتث** مستفعلن فاعلاتن چار بار بحر **متقارب** فعولن آٹھ بار بحر **متدارک** فاعلن آٹھ بار بحر **قریب** مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن دو بار بحر **جدید** فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن دو بار بحر **مشاکل** فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار اور عروضیان پارسی نے جداگانہ گیارہ بحر جو ایجاد کیے ہین انکا نام یہ ہی

	مؤلف	
عریض و عمیق و صریم و کبیر		ندیل و قلیب و حمید و صغیر
سلیم و حمیم و اصم ای نگار		ہمین یازدہ بحر دیگر شمار

بحر **عریض** کا وزن مفاعیلن فعولن چار بار بحر **عمیق** فاعلن فاعلاتن چار بار بحر **صریم** مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن دو بار بحر **کبیر** مفعولات مفعولات مستفعلن دو بار بحر **ندیل** مستفعلن مستفعلن فاعلاتن دو بار بحر **قلیب** فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن دو بار بحر **حمید** مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار بحر **اصم** فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن دو بار بحر **سلیم** مستفعلن مفعولات مفعولات دو بار بحر **صغیر** مستفعلن فاعلات مستفعلن دو بار بحر **حمیم** فاعلاتن مستفعلن مستفعلن دو بار اور جبتک کہ شعر کے وزن مین ارکان بجنسہ اسکے مطابق نہ ہون

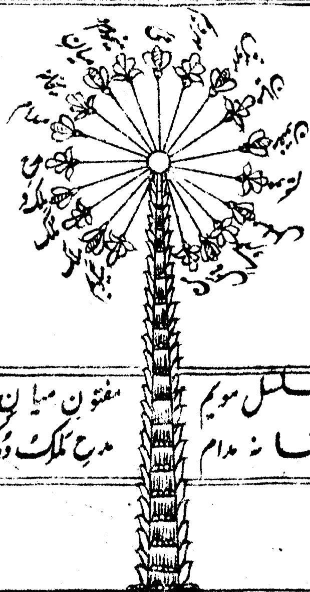
توبحرِ سالم کہلاتا ہی اور جو ان مین کچھ تغیر و تبدل اور کمی بیشی وغیرہ واقع ہو جائے تو اُسکا نام زحافات و علل ہی غرضکہ شہزادہ موزون طبیعت نے عروض و قوافی وغیرہ کا بہ نہایت شرح و بسط ارشاد کیا پھر مطلب اصلی کیطرف متوجہ ہوکر عقل مجسم کے حضور مین گذارش کرنے لگا کہ خاکسار جن صنعتون کی حقیقت عرض کرچکا ہی اُن کے علاوہ اور بہت سی صنعتین ہین چنانچہ **صنعت مدور** یعنے ایک دائرہ بناکر اُس کو چند خانون پر تقسیم کرکے ہر خانہ مین ایک رکن تحریر کرتے ہین پھر اُسکو جس خانہ سے شروع کرین پورا شعر پڑھا جائے شعر



اسی طرح **صنعت مربع** ہی کہ عرض و طول مین وہی ایک قطعہ برابر پڑھا جائے قطعہ

گردن کیا	خفا ہی	آلہی	وہ دلبر
خفا ہی	وہ مجھے	عبث کیون	سمن بر
آلہی	عبث کیون	خفا ہی	غضب ہی
وہ دلبر	سمن بر	غضب ہی	ستمگر

اسی طرح **صنعت مشجر** جو بصورت شجر لکھکر پڑھتے ہین جیسے یہ رباعی رباعی



من مائل مہروے مسلسل مویم — مفتون میان مہوشِ مہر ویم
مے میخورم و میانِ میخانہ مدام — مدحِ ملک و ملکِ ملک مے گویم

اور جناب عالی یہ رباعی جو فدوی نے عرض کی اس مین صنعت داخل اشتقاق بھی موجود ہی اور ان سب
صنعتون سے زیادہ مشکل صنعت معما ہی عقل مجسم نے فرمایا کہ اسکو سب سے زیادہ مشکل کس نظر سے قرار دیا
خرد پرور نے کہا کہ یہ فن دقیق ہی اور اسکی اصطلاحین بھی جداگانہ مگر حضور نے استفسار کیا ہی اسلیے گذارش
کرتا ہون حضرت سلامت اس فن مین لفظ کا جزو تین صورت سے باہر نہوگا اول یا اوسط یا آخر پس اگر ابتداے
کلمہ مین واقع ہو تو اسکی تعبیر لفظ مطلع اور تارک اور سر اور لب اور اول اور تاج اور افسر اور کلاہ اور
رخ اور مبتدا اور فرق وغیرہ سے کرتے ہین اور وسط کلمہ مین ہو تو لفظ قلب اور درون اور دل اور مغز
اور مرکز اور میان اور وسط اور کمر اور موضع اور مقام وغیرہ کہتے ہین اور انتہاے کلمہ مین ہو تو لفظ پاے
اور قدم اور دامن اور پایان اور انجام اور انتہا اور آخر اور ذیل اور غایت اور تمام وغیرہ
کہتے ہین اور غرہ و سلخ اور اوج و حضیض اور فراز و نشیب اور پوست و جامہ اور بالا و زیر اور صباحت
و ورد اور شاخ و بیخ اور جیب و دامن اور اسی طرح کے لفظون سے فن معما مین حرف اول و آخر مراد ہوتی
ہی اور اگر لفظ جانب اور لب اور سوے اور طرف اور گوشہ اور کنارا اور پہلو واقع ہو تو اس سے حرف اول
اور کبھی حرف آخر لیتے ہین اور ناقص اور مختصر اور کوتاہ اور ابتر حرف آخر کے نقصان پر دلالت کرتا ہی اور مجوف
اور تہی اور خالی مابین الطرفین کے نقصان پر اور سرو اور علم اور نیزہ اور نخل اور خدنگ اور ناوک اور تیر
اور خار اور قد و بالا حرف الف سے کنایہ ہی اور ارہ اور دندان اور پشت نہنگ حرف سین سے کنایہ ہی
اور ابرو اور ہلال حرف نون اور جیم اور دال سے کنایہ ہی اور زلف حرف لام سے کنایہ ہی اور خال اور
ستارہ اور قطرہ اور گرہ اور گوہر اور ذرہ نقطون سے کنایہ ہی اور کبھی صرفیون کے طریق پر کلمہ کے حرف
اول کو فا اور دوم کو عین اور سوم کو لام کہتے ہین اور کبھی کوئی لغت بیان کرکے فارسی مین اسکے معنی مراد
لیتے ہین اور کبھی فارسی بیان کرکے عربی مطلب لیتے ہین اور کبھی کوئی لفظ بیان کرنے سے ترکی مراد ہوتی
ہی اور کبھی جو لفظ بیان کرتے ہین اس سے وہی ارادہ ہوتا ہی اور کبھی عدد بیان کرکے اس سے بحساب
جمل کوئی حرف بنا لیتے ہین اور کبھی نجومیون کی اصطلاح سے کام پڑتا ہی چنانچہ سبعہ سیارہ سے حرف آخر
سے ارادہ ہوتا ہی جیسے قمر سے رے اور عطارد سے دال اور زہرہ سے ہے اور شمس سے سین اور مریخ
سے خے اور مشتری سے یے اور زحل سے لام اور کبھی ایام اسبوع یعنی ہفتہ کے دنون مین سے حروف
ابجد کے اس حرف کی طرف اشارہ ہوتا ہی جو احدن کے شمار سے ہمعدد ہو چنانچہ الف ایک عدد رکھتا ہی
اس سے یکشنبہ اور بے کے دو عدد ہین اس سے دوشنبہ اسی طرح جیم سے سہ شنبہ اور دال سے چہار شنبہ اور
ہے سے پنجشنبہ اور واو سے جمعہ اور زے سے ہفتہ مراد ہی کبھی سال کے لفظ سے تین سو ساٹھ

لیتے ہین یعنی سین شین اور کبھی آہ کہتے ہین اور شین مراد ہوتی ہی یعنے لام و علی ہذا القیاس اعراب وغیرہ بھی اسی طرح ثبوت کرتے ہین جیسے اس شعر مین علی کا لفظ مع حرکات و سکنات ظاہر ہی

معما باسم علی

چشم بکشا زلف بشکن جان من ۔۔۔ ہست تسکین دل بریان من

چشم کو عربی مین عین کہتے ہین اور اُس سے حرف عین مراد ہی اور کھولنے کو عربی مین فتح کہتے ہین اور فتح صرفیون کی اصطلاح مین زبر کا نام ہی پس چشم بکشا سے یہ بات ثابت ہوئی کہ عین مفتوح ہی اور زلف کو لام سے تشبیہ دیتے ہین اُس سے حرف لام مراد ہی اور شکستگی کو عربی مین کسر کہتے ہین اور کسر صرفیون کی اصطلاح مین زیر کا نام ہی پس زلف بشکن سے لام مکسور مراد ہی اور مصرعۂ ثانی مین تسکین دل بریان سے یہ بات عیان ہی کہ لفظ بریان کا دل اور جو دل تمام جسم کے درمیان واقع ہوا ہی اس واسطے حرف اوسط یعنی یائے تحتانی سے مدعا ہی اس لیے کہ دو حرف اِس طرف اور دو حرف اُس طرف باقی رہے اور تسکین سکون سے مطلب ہی سکون صرفیون کی اصطلاح مین جزم کو کہتے ہین پس تسکین دل بریان سے یا ساکن حاصل ہوئی غرضکہ ان حروف کے ملانے سے لفظ علی پیدا ہوا اور ایک طرح کی سیدھی سادی ہی جیسے یہ شعر

معما باسم محمدؐ

خم چو نگون گشت سے کے قطرہ ریخت ۔۔۔ ہوش زمد ہوش بجست گریخت

لفظ خم کو جسوقت نگون کیا یعنی اُلٹا تو مخ ہوا اور قطرہ کہ باعتبار تشبیہ کے نقطہ سے کنایہ ہی جسوقت مخ سے نقطہ ساقط ہوا مح باقی رہا اور مصرعۂ ثانی مین لفظ مدہوش سے جب ہوش کا لفظ جدا ہو گیا تو مد رہ گیا اور مح کو مد سے باہم ملایا تو محمدؐ پیدا ہوا اسنے مین ایک عالم فاضل کہ حاضر دربار تھا کہنے لگا کہ میان شہزادے صاحب یہ بات سنی نہین ہی کہ خود معما بیان کرو اور خود اُسکی کیفیت بھی کہو بلکہ اس علم کا حال جب معلوم ہو کہ کوئی دوسرا شخص معما بیان کرے اور تم اُسکو حل کرو تو البتہ تمھارے ذہن کی رسائی ثابت ہو شہزادے نے کہا کہ اگر آپ کو کچھ یاد ہو تو آپ ہی فرمایئے اُس نے کہا کہ ہم کسی شی کا معما اسی کی زبانِ حال سے بیان کرتے ہین شہزادے نے کہا کہ حضرت بہتر ہی ارشاد کیجیے اُس نے کہا اے خرد پرور معما جسم ہمارا پانچ حروف سے مرکب ہی مگر ہم شمار مین بیشمار ہین یون تو ہم ہمیشہ سب کے سر پر رہتے ہین مگر کبھی کبھی جب اخیر حرف ہمارا گرا دیا جاتا ہی تو ہم ہاتھ مین بھی آجاتے ہین جب سر پر رہتے ہین تو ہمکو توت باصرہ سے کام رہتا ہی اور جب ہاتھ مین آتے ہین تو قوت سامعہ سے سروکار ہوتا ہی جب آخر حرف ہمارا اُڑا دیا جاتا ہی تو تا وقتیکہ سوا الیہ ثلثہ تینون موجود نہ ہون ہمارا عدم و وجود برابر ہوتا ہی

جسم ہمارا آجتک کسی کو معلوم نہین ہی فارسی یونانی پہلوی رومی سکسن جرمن لاٹن ڈین سیلٹک بنگالہ ہندوستانی انگریزی ان سب زبانون مین ہمارا نام ایک ہی صرف حرف علت تلفظ بدل دیتے ہین جب ہم مسلم رہتے ہین تو آدمی ہمارے اختیار مین رہتا ہی اور جب ہم تیمور لنگ ہو جاتے ہین تو ہم لوگون کے اختیار مین ہوتے ہین ذرا ذرا سے لڑکے ہمارے کان اینٹھا کرتے ہین تنگی مین ہمارا مقام بھی ہی لوگ ہم مین رہتے ہین اور ہم لوگون پر رہتے ہین تو فرمایئے ہم کون ہین ٭ شہزادہ خرد پرور نے کہا کہ جناب حل معما آپ ستارہ ہین کہ پانچ حرف سے لفظ ستارہ مرکب ہی اور آپ شمار مین بھی پانچ ہین اور درجہ بھی آپ کا بلند ہی مگر جب حرف آخر یعنی ہ گر گئی تب ستار بنگئے اور سب کے ہاتھون مین آگئے جب آسمان پر رہتے ہو تو قوت باصرہ سے کام ہی اور جب ستار بنتے ہو تو حقیقت مین قوت سامعہ سے سروکار رہتا ہی اور تا وقتیکہ موالید ثلثہ یعنے تینون تار موجود نہ ہون آپ کا وجود و عدم برابر ہی یا یہ کہ آپ کا جسم نباتات سے متعلق ہی اور تار وغیرہ حیوانات سے اور کوئی ذی روح آپ کو بجانے کے لیے درکار ہی اور وہ شمار حیوانات مین داخل ہوگا ہی گویا اصلی موالید ثلثہ ہین بغیر انکے آپ بیکار محض ہین اور صورت تمہارے جسم کی درحقیقت کسی کو معلوم نہین اور زبان ہاے متعدد مین ایک ہی نام ہی اور جب مسلم رہتے ہو تو آدمی تمہارے اختیار مین ہین یعنے سب لوگ ستارہ کی گردش کے محکوم ہین اور جب تم تیمور لنگ ہوتے ہو یعنی صرف ہ گر جاتی ہی اسوقت تم ستار بنکے آدمی کے اختیار مین ہوتے ہو اور کان اینٹھنے سے ستار کی کھونٹی مروڑنی مراد ہی اور تنگی مین تمہارا مقام ہی یعنی اُس سرزمین مین پونا کے قریب ستارہ ایک شہر کا نام ہی اُس مین لوگ رہتے ہین اور ستارہ ہوکر آپ آدمیون پر امیر ہین ٭ یہی جواب ہی آپ کے سوال کا اُس عالم نے کہا شہزادے شاباش مرحبا خوب جواب دیا پروردگار تمہارے ذہن مین برکت عنایت کرے اب دوسرا سوال سنو معما نہ تو ہم مین گوشت ہی نہ خون مگر ہڈیان بکثرت نہ ہمارے کوئی عضو ہی مگر ایک ٹانگ لیکن ہم اُس ٹانگ سے کھڑے نہین ہو سکتے کبھی تو ہم لوگون کی بغل مین ہوتے ہین اور کبھی جب ہمارا آفتاب ثریا سرطان مین ہوتا ہی تو ہم لوگون کے سر پر ہوتے ہین کبھی ہم آدمی کی مٹھی مین ہوتے ہین اور کبھی آدمی ہماری مٹھی مین ہین کبھی ہم لوگون کے سرپرست ہو جاتے ہین اور کبھی ہم بڑھاپے کی لکڑی بنجاتے ہین ہمارے دوستون کی دنیا مین انتہا نہین سب ملکون مین پائے جاتے ہین مگر باوجود اس دوستی کے ہمسے خاک مین ناک رگڑواتے ہین اور بجیا ہمارے سر پہ خاک ڈالتے ہین نہ تو ہمارے دروازہ ہی نہ کھڑکی لیکن لوگ ہمیشہ بند کیا کرتے ہین اور کھولتے ہین تو بتلایئے ہم کون ہین ٭ شہزادے نے کہا جناب سن لیجیے حل معما آپ چھتری ہین کہ آپ مین نہ گوشت ہی نہ خون مگر ہڈیان بکثرت

حل معما

معما

حل معما

ہین اور ایک ٹانگ ہی یعنی ڈنڈی اُس ٹانگ سے آپ کھڑے نہین ہو سکتے اور لوگون کی
بغل مین رہتے ہو اور جب آفتاب جیٹھ اور اساڑھ کے مہینے مین ثور اور سرطان مین سب کے
سر پر ہوتا ہی اُس وقت تم بھی دھوپ اور بارش کے سبب سب کے سر پر ہوتے ہو اور
آپ آدمی کی مٹھی مین رہتے ہو اور آدمی آپ کی مٹھی مین اور تمام عالم آپ کا دوست ہی اور ہر شخص
تمھاری ناک زمین پر رگڑتا ہی اور بغیر کھڑکی اور دروازے کے تم کو کھولتے اور بند کرتے ہین
اُس عالم نے کہا جزاک اللہ تم نے خوب معقول جواب دیا بیشک یہی جواب تھا اسی اثناء
مین ایک اور دانشمند کہنے لگے کہ اے شہزادہ عالم ہم بھی ایک سوال کرنا چاہتے ہین اگر خاطر
اقدس پر گران نہ گذرے خرد پرور نے فرمایا کہ حضرت مین تو ہمیشہ اسی بات کا خواہشمند
رہتا ہون کہ کوئی نئی بات معلوم ہو آپ ارشاد کرین جیسا کہ راے ناقص مین آئے گا
گذارش کیا جائے گا اُس نے کہا کہ بھلا فرمایئے معما وہ کون جانور ہی کہ پر ہون اور
اُڑ نہ سکے اگر اُس کا پانون کاٹ ڈالین تو زمین و آسمان کا فرق ہو جائے اور جو بالکل
بے سر و پا کر دین تو ملک فارس مین رنج و تکلیف کے وقت ظاہر ہو اور جو سر کاٹ
ڈالین اور بجاے سر کے پانون لگا کر مقلوب کرین تو ہند مین وہی غم کی حالت پیدا
کرے اور اگر بجنسہ فارس مین لے جائین تو کھانے کی چیز بجائے پانون کاٹنے سے فارس مین
ہمیشہ نظر پڑے اور ہند مین اُس کے برعکس ایک مدت کے بعد بھی ایک دفعہ کا دیکھا ہوا پھر
دوبارہ نظر آئے * شہزادہ نے کہا کہ جناب من حل معما وہ ماہی ہی کہ پر بھی ہین اور اُڑ سکنے
کی طاقت نہین اور پانون کاٹنے سے یعنے صرف یاے تحتانی دور کرنے سے ماہ

حل معما

باقی رہتا ہی پس ماہ سے ماہی تک زمین و آسمان کا فرق ہی اور سر اور پیر دور کرنے سے
یعنے میم اور یے جدا ہونے سے آہ رہگیا اہل فارس مقام غم مین آہ کہتے ہین اور سر کاٹ کر
پانون لگانے سے یعنی میم دور کر کے اُس مقام پر یاے تحتانی قائم کرنے سے یاہ ہوتا ہی اور یاہ
کو مقلوب کرنے سے ہاے ہوا ہند مین مقام غم پر یہ لفظ ورد زبان ہوتا ہی اور فارس مین
ماہی کھانے کی چیز ہی یعنی مچھلی اور پیر کاٹنے سے ماہ رہجاتا ہی ماہ فارسی مین چاند کو کہتے
ہین وہ ہمیشہ نظر آتا ہی اور ہند مین ماہ کا مہینا ایک سال کے بعد ہوا کرتا ہی جبکہ
شہزادہ والا مقدار نے اس جواب سے بھی فرصت حاصل کی پھر اصل مطلب کی طرف
متوجہ ہوا اور شاہنشاہ عقل مجسم کی خدمت مین عرض کی کہ خداوندا ایک صنعت سراپا ندرت

صنعت

صنعتِ اظہارِ مضمر کا بیان

صنعتِ منقوط اور مقلوب مستوی سے بھی زیادہ تر مشکل ہی اُسکو صنعت اظہار مضمر کہتے ہین وہ اس طرح پر ہی کہ ایک مصرعہ پانزدہ حرفی جس مین سب حروف غیر مکرر واقع ہون موزون کرکے پھر چار مصرعہ خواہ بطریق رباعی خواہ جس وزن پر چاہین تصنیف کرین مگر حرف کا لحاظ مد نظر رہے اور کسی سے کہین کہ اس مصرع مین سے ایک حرف پہچان کر فرض کرلو اور خود اُس رباعی سے دریافت کرلین کہ کونسا حرف سائل کا مافی الضمیر ہی چنانچہ کمترین دو تین مثالین گذارش کرتا ہی

مصرعہ

سخنِ عشق جز بہار مگو

رباعی

۱	آن شاہِ بتان نمود با حسن و جمال		۲	چوگانِ خط و گوے کہ آن نقطۂ خال
۴	شد ہوش دلم چو جلوہ گرشد معشوق		۸	یا رب کہ مبادا دہر گزت بیم زوال

مصرعہ

صفتِ سنبل شاہد گویم

رباعی

۱	محزونم و دردل ز تو دارم صد غم		۲	بے لعل لبت حریف دردم ہمدم
۴	زین گونہ ملولم من مسکین و غریب		۸	کاخر شود آرام کہم کوے عدم

مصرعہ

آہ دلِ من ز چرخ بگذشت

رباعی

۱	برتر ز حواس و فکر مردم ذاتت		۲	بنشستہ ز شوق خویش بکنج وحدت
۴	ذی منتی و ملتزم منت گشت		۸	از ذی روح و شعور و چرخ و گیتی بصفت

حروف کے دریافت کرنے کا یہ قاعدہ ہی کہ رباعی کے مصرع اول پر ایک کا ہندسہ اور مصرعۂ دوم پہ دو کا اور مصرعۂ سوم پر چار کا اور مصرعۂ چہارم پہ آٹھ کا عدد لکھین اور جو مصرعۂ جامع علٰحدہ کہا گیا ہی کسی شخص کے روبرو پڑھ کر کہین کہ اس مین سے کوئی حرف اپنے دل مین لے لو پھر آپ رباعی کے چارون مصرعہ پڑھ کر اُس سے دریافت کرین کہ وہ حرف جو تمنے لیا ہی کون کون سے مصرعہ مین موجود ہی اگر وہ شخص بیان کرے کہ حرف اول مصرعہ مین ہی اور باقی تین

مصرعہ مین نہین پس حرف اول ہوگا اور جو فقط دوسرے مصرعہ مین ہی تو حرف دوم ہی
اور صرف تیسرے مصرعہ مین ہی تو حرف چہارم اور فقط چوتھے مصرعہ مین ہی
تو آٹھوان حرف ہی اور اگر وہ حرف مصرعہ اول اور دوم دونون مین ہی سوم اور
چہارم مین نہین ہی تو حرف سوم اور اگر اول اور سوم مین ہی تو حرف پنجم اور جو اول
اور دوم اور سوم مصرعہ مین ہی چہارم مین نہین تو ساتوان حرف ہی اور چارون مصرعہ
مین موجود ہی تو پندرھوان حرف ہی اور جو دوم اور سوم مصرعہ مین ہی اول
اور چہارم مین نہین تو چھٹا حرف ہی اور اگر مصرعہ دوم و چہارم مین ہی اول اور سوم
مین نہین تو دسوان حرف ہی اگر سوم اور چہارم مین ہی اول اور دوم مین نہین تو
بارھوان حرف ہی اگر اول مصرعہ اور آخر مصرعہ مین ہی تو نوان حرف ہی اور اول
و سوم و چہارم مین ہی تو تیرھوان حرف ہی اگر دوم اور سوم اور چہارم مصرعہ مین
ہی تو چودھوان حرف ہی اور جو اول اور دوم اور چہارم مین ہی تو گیارھوان حرف
ہی غرض خلاصہ اس تقریر کا یہ ہی کہ جس جس مصرعہ مین حرف مطلوبہ
موجود ہو اُن کے اعداد مقررہ جو ابھی بیان ہو چکے ہین جمع کرکے جس قدر
اعداد حاصل ہون اسی درجہ کا حرف مصرعہ جامع مین شمار
کرکے بیان کرین بیشک وہی حرف ہوگا اس کے بنانے کا
بھی یہی طریقہ ہی جو مذکور ہوا اور حروف مصرعہ جامع غیر
مکرر کو اسی ترکیب سے ہر مصرعہ مین لاکر خصوصیت سے
ساتھ موزون کرین یہ کہکر شہزادہ تو خاموش
ہوا اور ہر طرف سے واہ واہ کی صدا بلند ہوئی
اور تحسین و مرحبا کی دھوم مچی بادشاہ
گیتی پناہ کمال محظوظ ہوا اور
برسم ستره خلعت فاخره
عنایت فرماکر ممتاز
و سربلند کیا دربار
برخاست ہوا

باب چہارم موسوم بہ عقل ہفتم

مؤلف

ہوا بہار مین پیدا خزان مین موت آئی ۔ یہ باغ کب سے ہی آباد پشتہ کیا جانے
یہ غنچے کیسے ہین یہ گل کہان سے آئے ہین ۔ یہ طائران چمن کون ہین خدا جانے

فرزانہ روزگار اور خرد پرور قیام گاہ مین تشریف لاکے امتحان سے تو فرصت ہو چکی تھی اب دوسرے علوم کی طرف توجہ فرمائی اُستاد نے کہا کہ ای خرد پرور قدرے علوم ضروری سے بھی واقف ہونا ضروری چنانچہ جغرافیہ و تواریخ و ریاضی و ہیئات و طبعیات وغیرہ ہر ایک مین کم معلومات بھی زیادہ کار آمد ہی اول ہم تمہین علم جغرافیہ سے آگاہ کرتے ہین مخفی نرہے کہ جغرافیہ وہ علم ہی جسکے ذریعہ سے احوال ممالک و بلاد اور بقاع و بحار اور انہار و جویبار اور کوہسار روے زمین کا معلوم ہوتا ہی اگرچہ فی زماننا اسمین نہایت اختلافات واقع ہو گیا مگر حقیقت مین اصل مدعا ایک ہی اب یہ علم دو قسم پر منقسم پایا جاتا ہی اول حکماے یونان نے اسکی کیفیت دریافت کی تھی اُسکے بعد اہل فرنگ نے تحقیقات کرکے قواعد و ضوابط جداگانہ مقرر کیے ہین ہم ان دونون کو مختصر طور پر بیان کرتے ہین یاد رکھو کہ یونانیون نے کرۂ زمین کو گنبد کی صورت پر مدور قرار دے کر دریافت کیا ہی کہ دو ربع جنوبی اور ایک ربع شمالی اُسکا غرق آب ہی اور ایک ربع شمالی پانی سے باہر ہی اُسکو ربع مسکون کہتے ہین ہفت اقلیم اور خرابے اور کوہسار اسمین محصور ہین حکما نے ربع مسکون کا عرض خط استوا سے نوّے درجہ تخمینہ کیا ہی اُس مین سے تیس درجے سمت قطب شمالی سے خارج کرکے عرض اقالیم سبعہ کا ساٹھ درجے قرار دیا ہی اور جو زمین کہ بسبب غلبۂ برودت کے آبادی کے قابل نہین ہی تیس درجہ فرض کی گئی طول مین مشرق سے مغرب تک آفتاب جس خط پر چلتا ہی اُسکو خط استوا کہتے ہین وہ ایک خط موہوم ہی کہ ایک سرا اُسکا مشرق مین ہی اور دوسرا سرا مغرب مین اُسکو حکما نے دائرۂ معدل النہار کے مقابل وسط زمین پر فرض کیا ہی اور خط استوا جنوب چین سے شروع ہو کر گنگ دژ اور جزیرۂ جمکوٹ پر سے ہوتا ہوا جزیرۂ ارض ذہب اور جنوب سراندیپ اور جزائر زنگ مین ہو نکلتا ہی اور شمال جبال قمر سے اور جنوب سیاہان مغرب سے بحر اوقیانوس پر منتہی ہوتا ہی اور درجہ اصطلاح علم نجوم و ہیئات مین تین سو ساٹھوان حصہ آسمان کا ہی اور آسمان کو بارہ حصے پر تقسیم کرکے ہر حصہ کو برج کہتے ہین اور برج کو جب تیس حصہ پر منقسم کرین ہر حصہ اُسکا درجہ ہوتا ہی اور جب درجہ کو

ساٹھ حصہ پر تقسیم کریں ہر حصہ کو دقیقہ کہتے ہین اور ہر دقیقہ کے ساٹھ ثانیہ اور ہر ثانیہ کے ساٹھ ثالثہ
اور ہر ثالثہ کے ساٹھ رابعہ ہوتے ہین علی ہذا القیاس جس طرح فلک کو تین سو ساٹھ درجہ پر قسمت
کیا ہی اسی طرح زمین کو بھی تین سو ساٹھ درجون پر بانٹا ہی مگر درجہ فلک کی مسافت درجۂ زمین کی
مسافت کے برابر نہین ہی بلکہ درجۂ فلک درجۂ زمین سے بہت بڑا ہی چنانچہ درجۂ فلک کی مسافت
گیارہ لاکھ ستر ہزار چھ سو چھبیس کوس کی ہی اور درجۂ زمین کی مسافت تقریباً پاؤ کوس کم سڑسٹھ کوس
کی ہی کوس چار ہزار گز کا اور گز دو ہاتھ کا اور ہاتھ آٹھ گرہ کا ہوتا ہی اور ہفت اقلیم مین سے
اقلیم اول کا نام ارزہ ہی اُسکو ستارہ زحل سے تعلق ہی طول اس اقلیم کا ایک سو ساٹھ درجہ ہی
کہ بحساب صحیح تین ہزار بائیس فرسنگ ہی اور عرض تیس درجہ اڑتالیس دقیقہ اور عرض آخر چھتیس درجہ ستائیس
دقیقہ یعنی ایک سو سینتالیس فرسنگ ہی حکیم بطلیموس کا قول ہی کہ ایک درجہ پچیس فرسنگ کا ہوتا ہی اور حکیم
ابوریحان کا قول ہی کہ ہر درجہ کی مسافت کچھ کم اٹھارہ فرسنگ اور ہر فرسنگ کا طول بقدر تین میل
کے اور ہر میل کی مسافت بقدر دو آوازون کے یعنی مرد بلند آواز چلائے اور جہانتک اُسکی آواز
پہونچے اور ہر آواز کو چار آماج لکھا ہی یعنے تیر پرتاب اور ہر آماج موافق دس نہون کے ہی اور ہر
نہمہ پچاس گز کا ہی اور ہر ایک گز چوبیس اُنگل کا اور ہر اُنگل موافق چھ دانۂ جو کے اور ہر جو بقدر
سات بال دم اسپ کے ہی اس اقلیم مین بیس پہاڑ اور تیس نہرین ہین باشندے اس اقلیم کے سیاہ رنگ
اور درازی روز پونے سترہ ساعت تک اقلیم دوم کا نام سُوت ہی اور ستارۂ مشتری سے متعلق مگر
بقول ابوریحان و ابومعشر اسکو آفتاب سے علاقہ ہی اس اقلیم کا طول پچاس درجہ یعنی دو ہزار آٹھ سو بتیس
فرسنگ اور عرض اسکا سات درجہ ایک دقیقہ ہی کہ ایک سو تیس فرسنگ ہوئے اور عرض آخر اس کا ستائیس
درجہ اٹھائیس دقیقہ ہی اس اقلیم مین سات پہاڑ اور اسی قدر نہرین ہین باشندے یہان کے گندم گون مائل
بسیاہی اور درازی روز پونے چودہ ساعتین اقلیم سوم کا نام ورجش ہی اس اقلیم کو فاسیدون کے نزدیک
مریخ سے علاقہ ہی اور ابومعشر کے نزدیک عطارد سے اس اقلیم کا طول ایک سو چالیس درجہ یعنی دو ہزار
دو سو چوالیس فرسنگ ہوتا ہی عرض چھ درجے نو دقیقے یعنی ایک سو سولہ فرسنگ اور عرض آخر چھتیس درجہ
سنتیس دقیقہ اس اقلیم مین تینتیس پہاڑ بائیس نہرین ہین باشندے یہان کے نہایت گندم گون اور درازی
روز ساڑھے چودہ ساعت اقلیم چہارم کا نام بدرخس ہی فاسیدون کا قول یہ ہی کہ آفتاب سے
متعلق ہی اور ابومعشر کے نزدیک مشتری سے طول اس اقلیم کا ایک سو بیس درجہ یعنی دو ہزار دو سو چھیاسٹھ
فرسنگ اور عرض پانچ درجہ سترہ دقیقہ یعنے ننانوے فرسنگ اور عرض آخر اڑتیس درجہ چون دقیقہ ہی

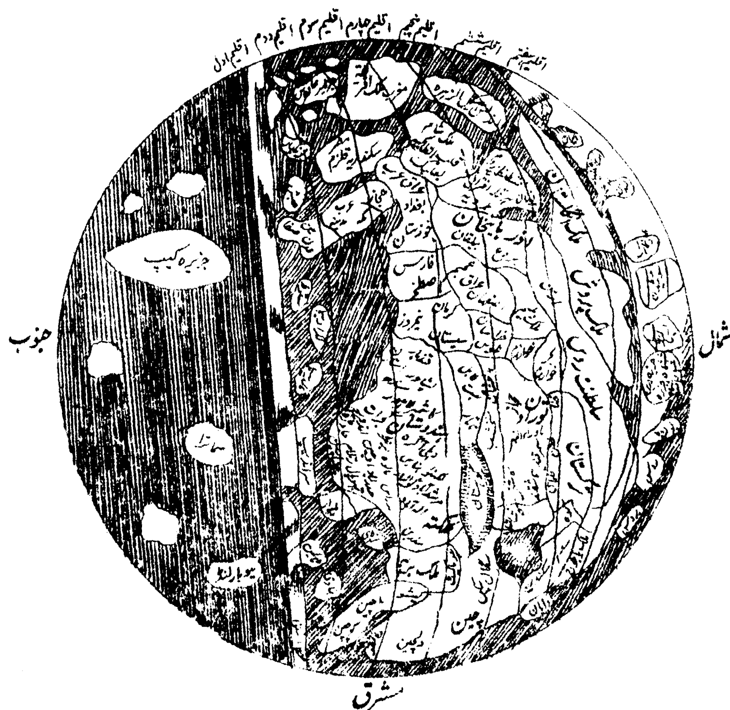
ہفت اقلیم کا بیان

اس مین پچیس پہاڑ بائیس نہرین ہین باشندے یہان کے گندم گون اور سفیدی مائل درازی روز پونے
پندرہ ساعت اقلیم پنجم کا نام اوریرست ہی اسکو زہرہ سے تعلق ہی طول اس اقلیم کا سو درجہ
یعنے ایک ہزار سات سو ستاسی فرسنگ اور عرض چودہ درجہ انتیس دقیقہ کہ چوراسی فرسنگ ہوتا ہی اور
عرض آخر اسکا تینتالیس درجہ اٹھائیس دقیقہ ہی اس اقلیم مین تیس پہاڑ اور پندرہ نہرین ہین باشندے
یہان کے سفید رنگ درازی روز ساڑھے پندرہ ساعت اقلیم ششم کا نام خوست ہی فارسیون کے
نزدیک اسکا عطارد سے تعلق ہی اور ابو معشر کے نزدیک مریخ سے طول اس اقلیم کا اسی درجہ ہی کہ پندرہ سو
گیارہ فرسنگ ہوا اور عرض تین درجہ اڑتالیس دقیقہ یعنی الہتر فرسنگ اور عرض آخر سینتالیس درجہ گیارہ
دقیقہ اس اقلیم مین دس پہاڑ اور چالیس نہرین ہین باشندے یہان کے سرخ رنگ درازی روز پونے
سولہ ساعت اقلیم ہفتم کا نام خمرہ ہی اسکو قمر سے علاقہ ہی طول اس اقلیم کا ساٹھ درجہ یعنی گیارہ سو تنتیس فرسنگ
اور عرض چودہ دقیقہ یعنی اکسٹھ فرسنگ اور عرض آخر پچاس درجہ پچیس دقیقہ ہی یہان کے باشندون کا
رنگ سرخ و سفید ہی اس اقلیم مین دس پہاڑ اور چالیس نہرین واقع ہین اور سوا سولہ ساعتون کا روز ہوتا ہی
اور اس اقلیم ہفتم مین بلغار ایک شہر ہی اس شہر مین درازی روز بیس ساعت کی اور کوتاہی شب چار ساعت
کی ہی اور پھر برعکس ہو جاتا ہی یعنی کوتاہی روز چار ساعت اور درازی شب بیس ساعت ہی اور اوائل فصل گرما مین
سرخی شفق یہان سے غائب نہین ہونے پاتی کہ آثار صبح نمودار ہو جاتے ہین اے خردپرور معلوم کرنا چاہیے کہ
معمورۂ ربع مسکون کا طول بحر محیط کے ساحل غربی سے ساحل شرقی تک حکیم بطلیموس کے نزدیک ایکسو اسی درجہ
اور عرض اناسی درجہ اور بعضون کے نزدیک جزائر خالدات سے کہ آبادی ربع مسکون کی حد غربی ہی گنگ
دژ تک کہ حد شرقی ہی آبادی کا طول ایکسو اسی درجہ اور عرض خط استوا سے کہ حد جنوبی ہی انتہائے آبادی
جانب شمال تک چھیاسٹھ درجہ ہین اور جو زمین حساب ہفت اقلیم سے باہر ہی اسکا نام قبۃ الارض ہی اہل ہند
اسکو پرستان کہتے ہین وہان ہمیشہ روز و شب برابر ہین اور ہوا بھی ہمیشہ معتدل رہتی ہی کوئی درد اور
بیماری اس سرزمین مین نہین ہی مگر موت سوا اسکے کوہ تبیر اور اطراف کے جزیرے کہ دریائے الاطیقون سے
متعلق ہین اور انکا نام درانک ہی یہ زمین بھی پیمائش ہفت اقلیم سے باہر اور مقام فرشتگان سفلی ہی اس
سرزمین کی مسافت بقول بطلیموس حکیم نوے درجہ یعنی ساڑھے بائیس سو فرسنگ ہی اور بقول ثانی دو ہزار
فرسنگ اور بقول ثالث سترہ سو فرسنگ ہی اور اٹھارہ ہزار عالم کے باب مین صاحب بصائر کا قول
ہی کہ ارباع عالم مین سے ہر ربع مین شرقی و غربی و جنوبی و شمالی چار ہزار پانسو عالم ہین کہ انکا مجموع ہژدہ ہزار
عالم ہوئے ہین اور سید علی ہمدانی کا قول ہی کہ عالم ساٹھ ہزار تین سو ہین اور بقول بعضے ستر ہزار اور اکثر کے

ہژدہ ہزار عالم کا بیان

نزدیک اٹھارہ عالم ہین چنانچہ عقلیہ اور نوریہ اور روحیہ اور نفسیہ اور شبحیہ اور جسمیہ اور عنصریہ اور مثالیہ
اور خیالیہ اور برزخیہ اور حشریہ اور جنانیہ اور جہنمیہ اور اعرافیہ اور رویتیہ اور صوریہ اور جمالیہ اور کمالیہ
اور بعضون نے بجاے کمالیہ کے جلالیہ بھی لکھا ہی اور مجموع ان اٹھارہ عالمون کا دو عالمون مین کہ غیب
اور شہادت سے مراد ہی مندرج ہی اور بعضے محققین کا قول ہی کہ اٹھارہ عالم اس طور پر شمار کیے گئے
کہ عالم عقول اور عالم ارواح دو ہوئے اور عالم افلاک نو ہوئے اور عالم عناصر چار اور عالم موالید
تین عالم ہین پس مجموع ان عالمون کا کہ اٹھارہ ہوے یہی اٹھارہ ہزار ہو جاتے ہین اسطور سے کہ جناب اقدس
الٰہی کے ہزار اسم ہین اور ان اٹھارہ عالمون مین ہر ایک اسم کا تصرف لازم پڑا لہذا جب ہزار کو اٹھارہ مین ضرب دیا
اٹھارہ ہزار ہوئے اب ہم جغرافیہ اہل یونان کے موافق کرہ زمین کا نقشہ بنا کر اسکی کیفیت سے تعیین و تعرف کرتے ہین

نقشہ کرہ زمین بطریق اہل یونان



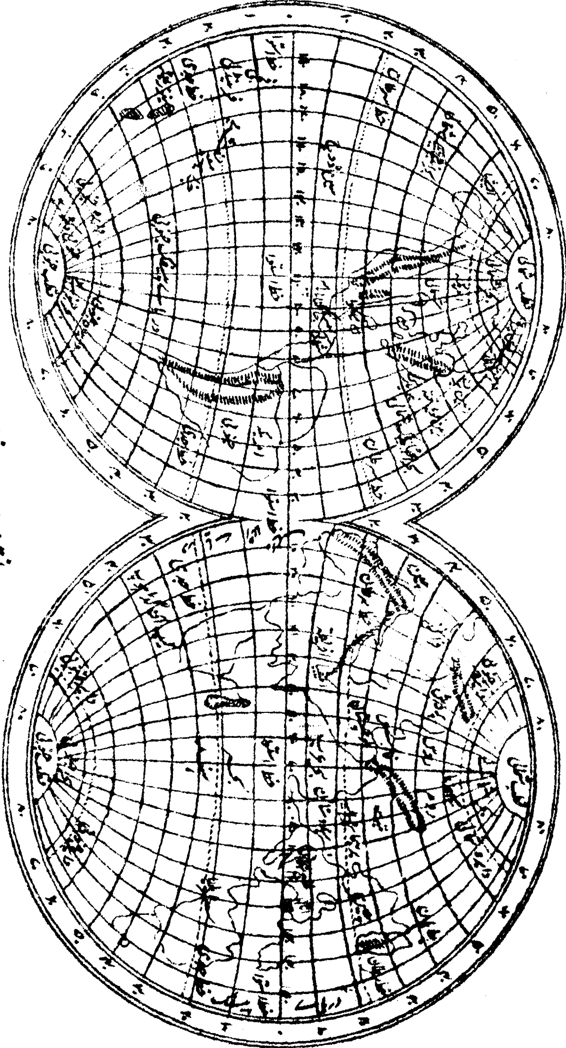
ای خردپرور اہل فرنگ نے جو طریق اختراع کیا ہو وہ یہ ہو کہ زمین کو مدور مانتے ہین مگر اس صورت سے کہ وہ اپنے قطب شمالی وجنوبی سے کسی قدر مسطح یعنی اُسکا قطر مشرق سے مغرب تک بہ نسبت قطر شمال وجنوب کے چھبیس میل طول ہو پس اُسکا قطر استوائی سات ہزار نوسو چھبیس میل ہو اور قطر قطبی سات ہزار نوسو میل اور زمین کے مدور ہونے پر اہل فلاسفہ حکیم فیثاغورس کے عہد سے یعنی پانسو برس حضرت مسیح کے پہلے سے ابتک متفق ہین مگر اُسکا مسطح ہونا اپنے قطبون کے دونون طرف سے فیلسوف اسحاق نیوٹن نے عیسوی اٹھارھوین صدی کے شروع مین ظاہر کیا اور زمین کے مدور ہونے پر بہت سے دلائل ہین جغرافیہ دان لوگون نے سب دائرون کو تین سو ساٹھ درجون مین اور درجون کو ساٹھ مساوی دقیقون مین اور دقیقون کو ساٹھ ثانیون مین تقسیم کیا ہو اور ہر ایک درجہ جغرافوی میل کے حساب سے خط استوا پر ساٹھ میل ہو اور انگریزی میل سے جو فی الحال مروج ہو چھ ہزار نوسو دو میل ہو اس سے معلوم ہوا کہ ایک میل جغرافوی برابر ایک سو پندرہ میل اور دو سو ساٹھوین حصہ میل کے ہو اور یاد رکھو کہ انگریز خط استوا کو ای کویٹر کہتے ہین اور دائرہ نصف النہار کو کہ قطبین پر سے گذرتا ہوا معدل النہار اور منطقۃ البروج کو تنصیف کرتا ہو انگریزی مین مریڈین کہتے ہین قطب شمالی کو نارتھ پول اور قطب جنوبی کو ساؤتھ پول اور خط سرطان کو ٹراپک آف کینسر اور خط جدی کو ٹراپک آف کیپری کارن کہتے ہین اور برجون کے نام اور فصلون کا حال ہم تمھین اس نقشہ مین بخوبی یاد دلواتے ہین

جدول بروج دوازدہ گانہ وفصول اربعہ

فصول اربعہ	عربی	انگریزی	فارسی	ہندی	موسم چہارگانہ
ربیع	حمل	رام	برہ	میکھ	بہار
	ثور	بل	گاو	برکھ	
	جوزا	ٹوئنیس	دوپیکر	متھن	
صیف	سرطان	کریب	خرچنگ	کرکھ	تابستان
	اسد	لائن	شیر	سنگھ	
	سنبلہ	ورجن	خوشہ	کنیان	
خریف	میزان	اسکیلس	ترازو	تلا	خزان
	عقرب	سکارپین	کژدم	برچھک	
	قوس	آرچر	کمان	دھن	
شتا	جدی	گوٹ	بزغالہ	مکر	زمستان
	دلو	واٹربیرر	دلو	کنبھ	
	حوت	فش	ماہی	مین	

پس آفتاب برج حمل سے اکیسوین مارچ کو اپنا سفر شروع کرتا ہی اور اسی طرح ایک مہینے بعد برج ثور مین داخل ہوتا ہی علی ہذا القیاس اسی روش سے تمام برجون مین پھرتا ہی جاننا چاہیے کہ خط استوا سے آفتاب جب اول روانہ ہوتا ہی تو جاتے جاتے پہلے اُس منزل کے ربع کو تمام کرکے خطِ سرطان تک پہونچتا ہی اور پھر اُس جگہہ سے پھر کر وہان آتا ہی کہ جہان سے دورہ شروع کرتا ہی یعنی اکیسوین مارچ سے لیکر چھبیسوین ستمبر تک آفتاب خط مذکور سے جانب شمال رہتا ہی اور چھبیسوین ستمبر سے اکیسوین مارچ تک سمت جنوب پس ہم اسی جہت سے طریق الشمس کو بہ نسبت خطِ استوا کے ہر ایک ربع پر تبدیل کی حالت مین دیکھتے ہین اور وہ خطِ استوا اس لیے کہلاتا ہی کہ جسدن آفتاب اس خط پر زمین کی گردش سے مقام حمل اور میزان مین ملتا ہی اُن دنون کا دن اور رات تمام دنیا مین برابر ہوتا ہی اور جو دائرے کہ خط استوا سے ساڑھے چھیاسٹھ درجہ شمال اور جنوب پر اور قطبین سے ساڑھے تئیس درجہ کے فاصلہ پر شمال اور جنوب مین فرض کیے گئے ہین اُن مین خط استوا سے جو سمت شمال ہی اُسکا نام دائرہ قطبی شمالی ہی اور جو جانب جنوب ہی اُسکا نام دائرہ قطبی جنوبی ہی اور جو قطعات کہ خط سرطان سے دائرہ قطبی شمالی تک یا خطِ جدی سے دائرہ قطبی جنوبی تک واقع ہین وہ اقالیم معتدلہ کہلاتے ہین کیونکہ یہ اقالیم آفتاب کی راہ سے جدا ہین مگر اسقدر دور نہین کہ سورج کی کرنین بہت ترچھی پڑتی ہون اس باعث سے وہان کی ہوا معتدل ہی یعنی نہ بہت گرم نہ بہت سرد مگر جو قطعات کہ دائرہ قطبی جنوبی سے قطب جنوبی تک اور دائرہ قطبی شمالی سے قطب شمالی تک واقع ہین اُنکو اقالیم باردہ کہتے ہین کیونکہ آفتاب کی کرنین وہان بہت ترچھی پڑتی ہین اس سبب سے برف باری بہت شدت سے ہوتی ہی اور وہ جگہہ آبادی کی حد ہی یعنی حیوانات اور نباتات برف زدہ رہتے ہین اور جو سطحِ زمین خط سرطان اور خط جدی کے درمیان واقع ہی اُسکو منطقۂ حارّہ کہتے ہین پس زمین کی تقسیم اعتبار حرارت آفتاب کے انھین تین قسم پر ہی حارہ اور معتدلہ اور باردہ اور زمین کے ایک درجہ کی تعداد پیمائش ۵۹ ۱/۱۰ اُنسٹھ میل اور ایک میل کا دسوان حصہ ہی اس درجہ کی تعداد کو تین سو ساٹھ مین ضرب دین تو کل محیط دنیا کی تعداد چوبیس ہزار آٹھ سو نوے میل ہوئی اور چونکہ تمام قطر اپنے محیط کے ثلث ہین لہذا ہم قطر دنیا کو آٹھ ہزار میل قرار دیتے ہین مگر چونکہ کرۂ ارض شمالاً اور جنوباً مسطح ہی اسلیے قطر شمالی و جنوبی بہ نسبت قطرِ شرقی و غربی کے چھبیس میل کم ہی اور یاد رکھو کہ ایک حصہ زمین پانی سے باہر اور دو حصہ زمین غرق آب ہی پس دریافتِ حقیقت کے واسطے انگریزون نے زمین کو برابر دو قطعہ کیا ہی اس صورت پر کہ قطعہ اول تین حصون پر منقسم ہی اول ایشیا دوم یورپ سوم افریقہ اور قطعۂ دوم مین دو حصے ہین اول امریکہ شمالی دوم امریکہ جنوبی

اور یہ نصف دوم یعنی دونون امریکہ ہمارے حساب سے نیچے ہین اور وہان کے باشندون کے نزدیک ہمارا ملک
اُنکے نیچے آباد ہے اس سبب سے کہ کرہ کے چارون طرف زمین معمور ہے اور بباعث کشش زمین کے سب لوگ اپنی جگہ کو سب
سے اوپر تصور کر سکتے ہین چنانچہ بحساب جغرافیۂ اہل فرنگ ان دونون قطعات زمین کا نقشہ اس طور پر ہے نقشہ



نقشہ کرۂ زمین

ای خرد پرور انسان کو لازم ہی کہ جو علم سیکھے اُسکی اصطلاحون سے بخوبی آگاہی حاصل کرے پہ سطح زمین دو طرحون
پر منقسم ہی ایک سطح خشک دوسرا سطح تر لیس یہ اصطلاحات سطح خشک مین مروج ہین بر اعظم جزیرہ نما
جزایر خاکناے راس ساحل پہاڑ میدان گھاٹی جنگل وغیرہ بر اعظم خشکی کا وہ بڑا قطعہ ہی جس مین
بہت سے ملک شامل ہون جیسے یورپ ایشیا افریقہ امریکہ جزیرہ نما وہ قطعہ خشکی ہی جسکے تین طرف
پانی اور ایک طرف خشکی ہو جیسے جزیرہ نماے عرب اور جزیرہ نماے ہند اور جزیرہ نماے افریقہ جزیرہ
وہ قطعہ خشکی ہی جسکے چارون طرف پانی گھرا ہو جیسے سنگلدیپ اور برٹن کلان وغیرہ خاکناے وہ تنگ
قطعہ خشکی ہی جو بڑے بڑے دو قطعات خشکی کو وصل کرے جیسے خاکناے سویز کہ جو ایشیا کو افریقہ سے
وصل کرتی ہی راس وہ گوشہ خشکی ہی جو دور تک پانی مین چلا گیا ہو جیسے راس کماری اور راس امید وغیرہ اور
راس کو گریبان زمین بھی کہتے ہین ساحل اُس خشکی کو کہتے ہین جو کہ سامنے قطعہ آب کے متصل واقع
ہو جیسے ساحل کورومنڈل اور ساحل ملیبار پہاڑ وہ قطعہ زمین ہی جو زمین سے اونچا ہو اور جو کئی پہاڑ
برابر ایک قطار مین دور تک پھیلے ہون تو اُنکو سلسلہ کوہ کہتے ہین اور چھوٹے چھوٹے پہاڑون کو
ٹیکری اور ٹیلہ بھی کہا کرتے ہین کوہ آتش خیز وہ ہی جس مین سے آگ اور دھوان یا مانند ہمیشہ نکلتے
جیسے کوہ اٹنا میدان وہ قطعہ خشک ہی جو قریب بہ ہموار ہو اور سطح مرتفع وسیع بلند میدان کو کہتے ہین
گھاٹی وہ قطعہ خشکی ہی جو پہاڑ یا پہاڑون کے درمیان واقع ہو جنگل وہ بنجر قطعہ زمین ہی جو ریت اور
پتھرون سے بھرا ہو جیسے صحراے افریقہ تری کی اصطلاحین بحر بحیرہ بحر الجزائر خلیج جھیل آبناے
رود بار دریا وغیرہ بحیرہ بڑا قطعہ پانی کا کہ بحر سے چھوٹا اور قریب تمام اطراف کے خشکی سے گھرا ہوا جیسے
بحیرہ روم اور بحیرہ اسود وغیرہ بحر الجزائر وہ قطعہ آب ہی جس مین بہت سے جزیرے ایک دوسرے کے متصل
واقع ہون جیسے بحر الجزائر واقع مشرق یونان اور جو ریس کا قطعہ کہ وہ جزیرون کو شامل کرتا ہی اُسکو
گردن زمین کہتے ہین خلیج یعنی کھاڑی وہ قطعہ آب ہی جو دور تک خشکی پر چلا گیا ہو جیسے خلیج فارس اور
خلیج بنگالہ پس اگر خلیج تنگ ہی تو لنگرگاہ اور تنگ ہی تو دہانہ کہتے ہین جھیل وہ قطعہ آب ہی جو چارون
طرف خشکی سے گھرا ہو جیسے جھیل مانسرور جو ملک تبت مین واقع ہی اکثر جھیلین کھاری ہین اُنکو بحیرہ
بھی کہتے ہین آبناے وہ قطعہ آب ہی جو بڑے بڑے دو قطعات آب کو وصل کرے جیسے آبناے
جبل طارق جو بحیرہ شام کو دریاے اوقیانوس سے وصل کرتا ہی رود بار جو عموما آبناے سے چوڑا ہوتا ہی
دریا وہ ہی جو بہت سا پانی پہاڑ یا جھیل سے نکل کر خشکی پر بہتا ہی اور میدان مین سے ہو کر سمندر مین گرتا ہی
اور دریا جہان سے نکلتا ہی اُسکو منبع کہتے ہین اور جہان ختم ہوتا ہی اُسکا نام دہانہ ہی اور جو حصہ کوہ

پانی مین داخل ہو تو اسکو میٹھی کو ہ کہتے ہین تمام زمین پر ایک بحر ہی جس قطعۂ آب کا پانی کھارا ہی وہ سب جگہ ایک
ہی مگر جغرافیہ والون نے آسانی کے واسطے کئی حصون پر تقسیم کیا ہی اور بحر کی تھاہ ناہموار ہی جس طرح زمین
خشکی مین بلند و پست ہی اور بحر کا زیادہ سے زیادہ عمق جو ابتک دریافت ہوا نو میل ہی مگر بعضے مقام
پر ابتک تھاہ نہین ملی اور تری کے بڑے بڑے حصے یہ ہین بحر محیط جسکو بحر اوقیانوس بھی کہتے ہین اور
بحر الکاہل اور بحر پیسفک اور بحر ہند اور بحر شمالی اور بحر جنوبی بحر اوقیانوس کہ انگریزی مین جسکا نام
اٹیلینٹک ہی پرانی دنیا کے مغربی اور نئی دنیا کے مشرقی کنارون کے درمیان ایک دریا کی صورت
پھیلا ہوا ہی اور اسکا زیادہ سے زیادہ طول قریب نو ہزار میل کے ہی اور عرض تین ہزار میل سے چار ہزار
میل تک اور نہایت گہراؤ شمال و جنوب کی طرف ہی اس سبب سے بحر اوقیانوس دو قسم پر منقسم ہی
اوقیانوس شمالی اور اوقیانوس جنوبی اور یاد رکھو کہ اوقیانوس مغرب کو اٹیلینٹک اور بحر ظلمات
اور اوقیانوس شرقی کو بحر الکاہل اور پیسفک اور بحر یخ بستہ کو بحر شمالی اور بحر منجمد اور بحر ہند کو
بحر جنوبی اور بحر ہند کہتے ہین اور بحر الکاہل جو سب بحرون سے بڑا ہی وہ درمیان ایشیا اور امریکہ
کے واقع ہی اور وہ کرۂ زمین کے ایک تہائی حصہ کو گھیرے ہوئے ہی اسکا طول شمالاً و جنوباً قریب نو ہزار
میل کے اور عرض شرقاً و غرباً قریب بارہ ہزار میل کے ہی اور بحر ہند ایشیا کے جنوب کو واقع ہی اس کا
طول و عرض دونون قریب چھ ہزار میل کے ہی بحر شمالی و بحر جنوبی کا حال آج تک تحقیق نہین ہوا تری
کی تو یہ کیفیت ہی اب خشکی کے پانچون حصون کا احوال سنو اول ایشیا یہ ایک براعظم ہی
جس مین کئی ملک واقع ہین اسکے حدود اربعہ یہ ہین حد شمالی بحر شمالی حد شرقی بحر الکاہل حد جنوبی بحر
ہند حد غربی بحیرۂ قلزم اور بحیرۂ شام اور بحیرۂ یورپ طول ایشیا کا شمال مشرق سے جنوب
مغرب تک چھ ہزار نو سو میل اور عرض شمال سے جنوب تک پانچ ہزار تین سو چالیس میل یعنی طول شرقی
چھبیس درجے سے ایک سو نوے درجہ تک شمار کیا جاتا ہی اور عرض شمالی ایک درجہ اور بیس منٹ یعنی
بیس دقیقہ سے اٹھتر درجہ تک اور کل ایشیا کا رقبہ ایک کروڑ پچھتر لاکھ میل مربع ہی اس مین سب
طرح کے آدمی رہتے ہین اور جواہرات اور چاندی اور سونا بہت پیدا ہوتا ہی دوم یورپ یہ ایک
براعظم ہی جسکے حدود اربعہ مین سے حد شمالی بحر شمالی اور حد شرقی کوہ یورال اور دریاے یورال اور حد جنوبی
بحیرۂ روم اور بحیرۂ اسود اور بحیرۂ مارمورا اور کوہ کاکیشس اور حد غربی بحر اوقیانوس ہی یہ براعظم شمال
مشرق سے جنوب مغرب تک تین ہزار تین سو ستر میل لمبا اور شمال سے جنوب تک دو ہزار چار سو میل
چوڑا ہی یہ حصہ اگرچہ دنیا کے سب حصون سے چھوٹا ہی اور پیداوار بھی کم ہی مگر ہر بات مین دنیا کے

بیان خشکی

بیان یورپ

حصون پر غالب ہی دولت اور کلون کی ایجاد اور ہر طرح کے علوم کی ترقی وہان ہی اور آدمی اکثر عاقل اور
عالم اور ادیب اور چالاک اور ذی شعور ہوتے ہین اور ہنر وصنعت مین کامل **سوم افریقہ** یہ برّ اعظم
یورپ کے جنوب ومغرب کی طرف واقع ہی اس ملک کے حدود اربعہ یہ ہین حد شمالی بحیرۂ روم حد جنوبی
بحر ہند اور اٹلینٹک حد غربی بحر اوقیانوس حد شرقی بحیرۂ قلزم وبحر ہند اس برّ اعظم کا طول شمال سے جنوب
تک پانچ ہزار دو سو میل اور عرض شرق سے مغرب تک چار ہزار چھ سو پچاس میل ہی چونکہ بہت ساحصہ اس
برّ اعظم کا منطقۂ محترقہ مین ہی اور اُس مین کوئی پہاڑ ایسا نہین جو ہمیشہ برف سے مستور رہے اسواسطے وہان
گرمی زیادہ ہوتی ہی اور جاڑا مطلق نہین ہوتا اس برّ اعظم افریقہ مین ایک بہت بڑا صحرا تین ہزار میل لمبا اور
ایک ہزار میل چوڑا ہی یہ صحرا ایک وسیع سمندر کے مانند ریگستان ہی اُسکی سطح جب ہوا سے موج مارتی ہی
تو بعض اوقات پہاڑ کے برابر اونچی اُٹھتی ہی اور اکثر جب باد تند چلتی ہی تو کاروان کے کاروان مسافرون
کے ہلاک کرتی ہی اور بعضے وقت **بونڈر** یعنی بگھولے سے ایک ستون متحرک اسقدر بلند ہوتا ہی کہ اُسکا
سر بادل سے چھو جاتا ہی اور جب پچیس تیس ایسے ستون یکبارگی اُٹھتے ہین اور ایک طرف گھومتے ہوے
دیکھنے والے کے اور آفتاب کے درمیان واقع ہوتے ہین تو اُن کی عجیب ہولناک صورت معلوم ہوتی ہی
کیونکہ جب سورج کی کرن اُن مین سے گذرتی ہی تو وہ ایک بڑے ستون آتشی کے مانند دکھلائی دیتے ہین

بیان افریقہ

چہارم امیریکہ عالم کے پانچون برّ اعظم مین سب سے بڑا ہی اسکے حدود اربعہ یہ ہین حد شمالی بحر منجمد حد شرقی
بحر اوقیانوس حد غربی بحر الکاہل حد جنوبی بحر جنوبی اور یاد رکھو کہ برّ اعظم امیریکہ دو حصون پر منقسم ہی اول
امیریکہ جنوبی دوم امیریکہ شمالی اور امیریکہ شمالی بہ نسبت امیریکہ جنوبی کے زیادہ وسیع ہی اور جو قطعۂ
زمین کہ امیریکۂ شمالی کو امیریکہ جنوبی سے وصل کرتا ہی اُسکا نام **خاکنائے پانامہ** ہی اسکے چارون طرف
بحر محیط واقع ہی ۱۴۹۲ء ایک ہزار چار سو بانوے عیسوی مین **کلمبس** نامی ایک حکیم نے جو سلطنت اسپانیہ کا
ملازم تھا اپنی عقل وحکمت اور تردد وتگاپو سے کہ جسکا بیان ایک قصۂ طول وطویل ہی اس ملک کو دریافت
کیا اور اس سے پہلے اہل فرنگستان کو اس برّ اعظم کی خبر مطلق نہ تھی

بیان امریکہ

پنجم اسٹرل ایشیہ زمین خشک کے
حصون مین سے اسٹرل ایشیہ بھی ایک حصہ ہی اس مین چند جزائر شامل ہین مگر اعلے وہ ہین جنکا ذکر ہم خلاصہ
طور پر کرتے ہین شمال مین **نیوگنی** اُس سے شرق کی طرف **نیو برٹن** اور **نیو ائرلینڈ** اس سے جنوب کی جانب
جزائر سولومن اور نیو ہیبرائڈ اور نیوکیلی ڈونیا ہین اور جزیرۂ نیوگنی سے جنوب کی سمت
نیو ہالینڈ یعنی **اسٹریلیا** ہی جو تمام جہان کے جزیرون سے بڑا ہی اُسکا طول پچیس سو میل اور عرض
انیس سو میل کے قریب ہی **پولینیشیا** اُن بیشمار خوبصورت جزائر کا نام ہی جو بحر الکاہل کے گرم حصہ مین

بیان اسٹرل ایشیہ

واقع ہین اور اُن مین سے اکثر ان مجموعون مین شامل ہین لیڈرون اور کیرولائین اور سین فوورچ
خط استوا کے شمال مین فی جی اور فرینڈلی اور نیوگیٹرز اور جزائر لک وغیرہ وہان کے باشندے
ہوہین اور متفحص اسرار ہین خرد پرور نے عرض کی کہ پیرو مرشد امریکہ کو لوگ نئی دنیا کہتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ اگر کوئی پھر تلاش کرے تو شاید اور تیسری دنیا بھی میسر آجائے اگرچہ آپ نے اُس کی حقیقت سے مجھے
خوب آگاہ فرما دیا کہ حکما نے زمین کو دو حصون پر منقسم کرلیا ہے ایک حصہ مین ایشیا یورپ اور افریقہ واقع ہے
دوسرے حصہ مین براعظم امریکہ شمالی و جنوبی مگر حسب اتفاق کسی اور طرف بھی کوئی براعظم بذریعہ خاکنائے
یا گزرِ زمین وغیرہ کے مقادیر کرۂ ارضی سے امکان پذیر ہو تو کیا تعجب ہے اور بہت جہات اور سمتین
ہنوز ایسی باقی ہین جنکے استدراک حالات سے عقل انسان عاجز و قاصر ہے اور باوجود تحقیقات بسیار
کے ابتک اُسکی مفصل کیفیت نہین معلوم ہوئی اور اس براعظم کے باب مین جو حضرت نے فرمایا کہ ۱۴۹۲ء
چودہ سو بانوے عیسوی مین یہ ملک دریافت ہوا بھلا یہ کیا سبب تھا کہ حکماے متقدمین نے اس کی
جستجو پر توجہ نہ کی یا تو وہ متاخرین سے عقل مین کم تھے یا اُنھون نے اس براعظم کا سراغ لگایا اور اُس
زمانہ کے بادشاہون نے پست ہمتی سے وہان کا جانا دشوار سمجھا اور یا اُسوقت کے لوگون نے بسبب راحت طلبی
اور حب الوطنی کے سرزمین غیر پر بسنا اور بود و باش قدیم سے دل اُٹھانا نامناسب بجانا فرزانۂ روزگار نے
فرمایا کہ اے خرد پرور حکماے متقدمین نے کوئی چیز ایسی نہین چھوڑی کہ جسکی تحقیقات مین کوئی دقیقہ فروگذاشت
رہ گیا ہو ہم نے جو تمہین جغرافیۂ یونان مین سمجھا دیا ہے کہ حساب ہفت اقلیم سے جو زمین باہر ہے اُس کا
نام قبۃ الارض ہے جسکو اہل ہند پرستان قرار دیتے تھے بس قبۃ الارض اسی زمین امریکہ سے مراد ہے چونکہ
زمانہ سلف مین حکماے اشراقین قوم جنات سے باہم ربط و ضبط رکھتے تھے اس واسطے بادشاہون
کو اُسپر متصرف اور قابض ہونے کی رغبت نہ دلائی اور بنی جان یعنے قوم جنات نے بھی دوسرے ملکون
مین سکونت کا قصد نہ کیا جبکہ وہ زمانہ منقضی اور سلسلۂ اتحاد منقطع ہو گیا قوم جن بھی اطراف و جوانب مین
منتشر ہونے لگی چنانچہ اکثر نے دریا اور نہرون کے کنارون پر اور باغون اور بیابانون اور خرابون
اور ویرانون اور تاریک مکانون اور تہ خانون اور حمامون اور وخمون اور گورستانون وغیرہ مین جابجا
اقامت اختیار کی اس قوم مین جو کہ شریر اور ایذا رسان خلائق ہین وہ دیو کے نام سے خلق اللہ
مین پکارے جاتے ہین اُن مین کچھ ایسے بھی تھے کہ جسوقت بطریق سیر و تماشا ممالک انسان
مین گذرتے تو چھوٹے چھوٹے آدم زادون کو اُٹھا لیجاتے اور اپنی قوم مین نمونہ کے طور پر پیش کرتے
کہ اسطرح کی شکل و شمائل کی چند صورتین زمین کے ایک حصے پر آباد ہین چنانچہ اُن آدم زادون مین مزدیادم

باہم ہونے کے سبب سے اولاد بنی آدم کا سلسلہ وہان بھی شروع ہوگیا اور وہی لوگ امیریکہ کے قدیم باشندے
اور اس سرزمین کے اگلے زمانہ والے شمار کیے جاتے ہین غرضکہ جب حکیم کلمبس کی ترقی علوم وحکمت درجۂ اعلےٰ
پر پہونچی تو اُس نے از روے علم نجوم یہ بات دریافت کی کہ بالفعل قبۂ الارض سکونت جنات سے خالی ہی
اور یہ مثل تو سب مین مشہور رہی کہ مثل خانۂ خالی را دیو میگیرد ؎ مگر کسی نے کبھی نہ سنا ہوگا کہ ملک
جنات پر حضرت انسان قابض ہوگئے یہ دریافت کرکے اُس سرزمین کو بہزار کوشش تلاش کرنیکے
بعد آبادی کی فکر مین مصروف ہوا بعد اُسکے ایک شخص موسوم بہ امیریکس نے اس ویرانۂ وسیع کو اپنے
نام سے معمور کرکے براعظم امیریکہ کے لقب سے نامزد کیا شہزادہ نے پوچھا کہ کلمبس ہان کیونکر پہونچا
اور کس طرح اُس براعظم کو تسخیر کیا فرزانہ روزگار نے کہا کہ جب حکیم کلمبس براعظم یورپ مین پیدا ہوا
اور لکھنا پڑھنا سیکھ کر اپنے جوہر عقل سے علم ہندسہ اور مصوری اور نقاشی اور زبان لاٹینی سے
بھی واقف ہوا اور سمندر کے کنارے سکونت پسند کرکے نہایت خوشی سے جہاز رانی شروع کی
اور چودہ برس کی عمر مین دریاؤن کے سفر کرنے لگا ہمیشہ اپنے علم کو اچھی طرح برا استعمال مین لاتا
اور تجربے کو روز بروز ترقی دیتا اور خیال کیا کرتا کہ زمین اس زمانے کے اعتقاد کے موافق مسطح اور
ہموار ہرگز نہین وہ ان باتون کو دن مین سوچتا اور رات کو خواب مین دیکھتا پھر اُسکو یقین کلّی ہوگیا کہ
مغربی سمندر کے دوسری طرف ایک ایسا ملک واقع ہی جسکو کسی نے ابھی تک دریافت نہین کیا اور یہ
بات بھی دلپر نقش ہوگئی کہ خدا نے اُسکے دریافت کرنے کو مجھے مقرر کیا ہی اس واسطے اُس نے اپنی کل
زندگی اسی کام مین صرف کرنی تجویز کی اور بادشاہ اسپین سے مدد مانگنے کی امید پر ملک مذکور کی طرف
روانہ ہوا اور سردار خانقاہ کی معرفت وزیر اعظم سے ملاقات کی پھر اُسکے ذریعہ سے درگاہ بادشاہ
مین رسائی حاصل کرکے اپنے مطلب دلی اور اولو العزمی کا اظہار کیا اور بادشاہ و وزیر کی صلاح
سے کلمبس کے بیان کی تحقیقات کرنے کے لیے ایک جلسہ پادری لوگون کا منعقد ہوا اس حکیم سلیم نے
نہایت دلیری سے اس بات مین گفتگو کی کہ سمندر کے پار ایک ایسا برّ اعظم واقع ہی جواب تک دریافت نہین
ہوا اور زمین کے گول ہونے کی بابت بہت کچھ دلیلین بیان کین مگر اُس کے بیانات بدعت سمجھے گئے
اور لوگون نے کلمبس سے ناراض ہوکر جلسہ برخاست کیا لیکن اُس نے فصاحت تقریر سے یہ امر بادشاہ کے
دلنشین کردیا کہ اس بات مین ہرگز شک نہین ہی چنانچہ اُسکی عرض قبول ہوئی اور تاریخ سترھوین ماہ اپریل
سنہ ۱۴۹۲ء کو ایک عہدنامہ لکھا گیا کہ جس سے کلمبس نے آپ کو بادشاہت اسپین کا تابع مقرر کیا
اور اُسی سال مین تاریخ تیسری اگست کو اُس نے جنگی جہازون اور فوج کے ہمراہ جو حضور ملکۂ اسپین سے

ملے تھے لنگر اٹھایا اس فوج بحری مین تین جہاز تھے الحاصل چند روز مین کنارہ کے جزیرون تک جو اُس زمانہ
مین مغربی حد سمجھی جاتی تھی پہونچ گئے اُس سے آگے کسی کو کچھ معلوم نہ تھا سواے ایک بحر عمیق کے کہ جس مین
ابتداے دنیا سے ایک چھوٹا سا جہاز بھی نہ گیا تھا اُس مین وہ روز بروز اور ہفتہ بہفتہ آگے بڑھتے چلے گئے
باد موافق چلتی اور سفید جھاگ بہتے رہے اور اُنکے پیچھے جہاز کی لکیر سے کھنچتی گئی پہلے اُدھر کوئی نہ گیا تھا
کلمبس کے ہمراہیون کو خوف پیدا ہوا اور بغاوت کا ارادہ کرنے لگے کہ اسکو سمندر مین ڈالکر واپس چلے جائین
مگر یہ ارادہ دل مین پست ہو گیا اور کچھ نہ کر سکے دو مہینے کے بعد سبکو پھر زمین کے ملنے کی امید ہوئی کچھ لکڑی کے
منقش ٹکڑے اور گھانس کے خوبصورت تنکے بہتے اور عجیب عجیب قسم کے پرند اُڑتے اور جہاز کے رسون وغیرہ
پر بیٹھتے نظر آئے اور ایک روز ایک خاردار شاخ سرسبز جس مین سُرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھل لگے تھے
دکھی کلمبس نے اُس روز سب کو دلاسا دے کر کہا کہ آج رات کو بہت ہوشیار رہنا چنانچہ اُسی شبکو زمین ملی وہ زمین
کیا تھی کہ قریب دو میل کے لمبا ایک جزیرہ تھا کلمبس نے جہاز کی مسلح فوج ساتھ لی اور ایک کشتی مین سوار
ہوکر کنارہ تک گیا وہان کوئی پہاڑ یا ٹیلا نہ تھا مگر درخت بکثرت تھے اُس جزیرہ کے رہنے والے غول کے
غول جمع ہوکر ان نئے آنے والون کو نہایت تعجب سے دیکھنے لگے اور جسوقت کلمبس نے جو گلنار رنگ کی
پوشاک پہنے تھا گھٹنے جھکا کر زمین کو بوسہ دیا اور جھنڈا کھڑا کر کے بادشاہ ملک اسپین کے نام سے جزیرہ مذکور پر
قبضہ کیا اُسوقت کی یہ کیفیت دیکھکر وہ لوگ زیادہ تر حیران ہوے رفتہ رفتہ اُس نے اتنے نئے ملک دریافت
کیے کہ خاص براعظم امریکہ تک پہونچ گیا جس روز کلمبس ملک اسپین کو واپس آیا اور فیروزمندی و کامیابی کے
ساتھ شہر مین داخل ہوا اُس روز وہان نہایت خوشی ہوئی بیشمار جھنڈیان اور نشان ہوا مین لہرا رہے تھے
اور لوگ عمدہ عمدہ پوشاک پہنے ہوئے غول کے غول شاہراہون مین جمع تھے قلعۂ بندر کی فصیل پر توپین
سر ہوتی تھین اور سب گرجا گھرون مین گھنٹے بج رہے تھے جنکی آواز سے کُل شہر گونجتا تھا اس طرف کو کلمبس
بڑی شان و شوکت سے سوار ہوکر آیا سب لوگ اس سے نہایت محبت سے ملے مگر بسبب اس کی کامیابی
کے اکثر لوگ اُس سے بغض بھی رکھتے تھے نئی دنیا کے کچھ انڈین لوگ جنکو کلمبس اپنے ساتھ لایا تھا پانون
مین سونے کے کڑے اور سرون پر تاج پہنے دو قطار مین چلے جاتے تھے انکے بعد جہاز کی جماعت سونیکے
تاج پتھر کے بُت نہایت خوبصورت رنگ کی چڑیان بڑے کچھوے گھڑیال اور اجنبی درختون کی شاخین
لیے ہوے آئے ان سب کے اوپر میر بحری کا نشان بلند تھا جس پر یہ لکھا تھا کہ کلمبس نے اپنے بادشاہ کو
ایک نئی دنیا دی + اسکے بعد کلمبس نے بہت ملک دریافت کیے مگر بسبب اس ناموری کے اکثر لوگ رشک
سے اُسکے دشمن ہو گئے اور بغض و کینہ رکھنے لگے اور ہتک و ذلت کے درپے ہوئے لیکن وہ سب سے بنیکی

پیش آتا تھا یہانتک کہ اُسپر خود سری اور سخت گیری اور خیانت و بغاوت کی تہمت لگائی گئی اور ان جرموں کی تحقیقات کے واسطے ایک شخص مقرر کیا گیا کلمبس اُسکی مداخلت سے ناراض ہوا کیونکہ وہ شخص کلمبس سے نہایت دشمنی رکھتا تھا اگر اُسکے اختیار مین ہوتا تو کلمبس کو بالکل تباہ کردیتا چنانچہ اُس نے کلمبس کے مکان پر قبضہ کرلیا اور بہ الزام بغاوت اُسکو قید کرکے بیڑیان پہنائین اور قیدی کی طرح ملک اسپین کو روانہ کیا مگر دربار مین پہنچنے کے بعد فوراً اُسکی رہائی ہوئی اور عزت و تعظیم کی گئی لیکن اُسکا دل ٹوٹ گیا تھا اور وہ ذلت دیکھنے کو بہت دنون تک نہ جیا اُنیسوین مئی ۱۵۰۶ء پندرہ سو چھ عیسوی کو وفات پائی اور ایک بڑے عبادت خانہ مین دفن کیا گیا اور اُسکا نام بڑے نیک آدمیون کی تواریخ مین مشہور رہا مگر یہ کیفیت بھی ایک نہایت حیرت آمیز کیفیت ہے کہ جو بر اعظم کلمبس نے دریافت کیا وہ امیرکس کے نام سے شہرہ آفاق ہوا جو صرف اُسکا ایک پیرو اور مقلد تھا

شعر

نہ خریدار کا حصہ ہون نہ حق بائع کا — مین وہ دانہ ہون جو گر جائے کف میزان سے

کسی نے کلمبس کے اس نئی دنیا دریافت کرنے کی کچھ بھی قدر نہ کی بیت نہ پوچھ حال مرا چوب خشک صحرا ہون ۔ لگا کے آگ مجھے کاروان روانہ ہوا ۔ بعضے لوگ جو دوسرے شخص کی نیکنامی نہین چاہتے تھے کہنے لگے کہ اگر کلمبس مغربی سمندر کے پار نجاتا اور نئی دنیا کو دریافت نکرتا تو کوئی اور شخص جاکر دریافت کرتا اور جب براعظم امیریکہ دریافت ہوگیا تو سب کہنے لگے کہ اُسکا دریافت کرنا بہت آسان تھا

فرد

سر [illegible] لطف ہون مری قیمت یہ ہی — کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا

اب سنو کہ ہر براعظم مین بہت ملک اور بہت پہاڑ اور بہت دریا اور بہت چشمے اور بہت صحرا واقع ہین اور ملک باہم ایک دوسرے کی نسبت چھوٹے بڑے ہوتے ہین چنانچہ براعظم ایشیا مین سب سے بڑا ملک انڈیا یعنی ہندوستان ہے اور یہ ایک بہت وسیع ملک ہے جو بسبب آبادی اور حاصلات اور ادب و رفاعدہ کے قدیم سے مشہور چلا آیا ہے اس ملک کا ذکر ہم تفصیل مختصر کے ساتھ اسواسطے بیان کرتے ہین کہ اس ملک مین سب طرح کے انسان ہر قوم ہر مذہب ہر ملک والے بلکہ ہر براعظم کے باشندے تھوڑے بہت موجود ہین اور اکثر آمد و رفت اور تجارت و سیاحی کے ذریعہ سے نظر آجاتے ہین اور جب ایک ملک کا حال بخوبی معلوم ہوجاتا ہے تو دوسرے ملکون کی کیفیت بھی مجملاً عقل مین آسکتی ہے ہندوستان کے حدود اربعہ یہ ہین حد شمالی تاتار اور تبت اور حد جنوبی بحر ہند اور حد شرقی ملک برہما اور خلیج بنگالہ اور حد غربی خلیج فارس اور ہندوستان کی بڑی نہرون مین سے گنگا ہے جو سات سو کوس بہکر خلیج بنگالہ مین گرتی ہے اس مین جمنا اور گھاگرہ اور برہم پوتر یعنی سانپو تبت اور آسام سے ہوکر گنگا مین ملتی ہین اور پچھم مین رود سندھ جسکو نیلاب بھی کہتے ہین پانچ نہرون سے مخلوط ہے

ہندوستان [illegible]

یعنی ستلج راوی جیلم چناب بیاس چنانچہ اسی جہت سے اس ملک کو پنجاب کہتے ہین دکھن مین نربدا اور گوداوری اور کشنا ہی یہ تینون ندیان پورب کی طرف ہوکر خلیج بنگالہ سے جا ملی ہین اور ہندوستان کے نامی پہاڑون مین سے کوہ ہمالہ تمام جہان مین نامی ہی اور وہ پہاڑ ہندوستان و تبت کے درمیان واقع ہوا ہی اور راج محل کی پہاڑی اور دکھن مین کوہ گھاٹ یعنی بندھیا چل بکا سلسلہ لب دریا سے شرقاً و غرباً محاذی ہی ہندوستان کی پیداوار اور تجارت مین نیل روئی افیون ململ ریشم چاول وغیرہ اور ہندوستان کے جواہرات سے الماس اور زمرد اور لعل تمام جہان مین مشہور ہین بلکہ کوہ نور ہیرا جسکی شہرت تمام روے زمین پر ہی اور غالبًا اسکی قیمت سب سے زیادہ ہی اور یقین ہی کہ دنیا مین کوئی ایسا قیمتی پتھر نہ ہوگا کہ جسکا قصہ صحت کے ساتھ معلوم ہو اور جسکے واسطے کئی بادشاہون نے کشت و خون کیا ہو شہزادہ نے کہا کہ یہ نایاب ہیرا کس طرح ہاتھ آیا اُستاد نے بیان کیا کہ کوہ نور ہیرا ۱۵۵۰ء پندرہ سو پچاس عیسوی مین گولکنڈے کی کان سے برآمد ہوا اور شاہجہان بادشاہ کے عہد مین گولکنڈے سے دہلی کو لایا گیا اور ۱۶۶۵ء سولہ سو پینسٹھ عیسوی مین تاریخ دوسری نومبر کو ایک فرانس کے سیاح ٹاورنیر نامی کو اورنگ زیب عالمگیر نے دیکھنے اور پرکھنے کی اجازت دی یہ پہلا غیر شخص تھا جسکو اول مرتبہ کوہ نور دیکھنے کا اتفاق ہوا حاصل کلام ۱۷۳۹ء سترہ سو انتالیس عیسوی مین نادر شاہ نے دہلی پر چڑھائی کی اور نوے لاکھ روپیہ کا خزانہ مع کوہ نور خراسان کو لے گیا پھر ۱۸۱۳ء اٹھارہ سو تیرہ عیسوی مین شاہ شجاع کی جلاوطنی کے عہد مین یکم جون کو رنجیت سنگھ والی لاہور نے جبراً اُس سے لے لیا جب رنجیت سنگھ کے ساتھ افواج انگریزی کا مقابلہ ہوا اور مقام لاہور مین اُسنے شکست فاش کھائی تو کوہ نور انگریزون کے ہاتھ لگا اور تاج انگلستان کا اول رقم جواہر مقرر ہوا اور ۱۸۵۱ء اٹھارہ سو اکاون عیسوی کی بڑی نمایش مین کوہ نور نمایشگاہ مین رکھا گیا تھا جس کو لاکھون بلکہ کروڑون روپیہ کی مالیت کہین تو کچھ مبالغہ نہین ہی لوگون نے مفت بے کھٹکے دیکھا اس ہیرے کی مقدار عمومًا اس طرح بتائی جاسکتی ہی کہ مرغی کے ایک چھوٹے آدھے انڈے کے برابر ہی اور اس ہیرے کا وزن تین سو انتیس ۳۲۹ رتی ہی یعنی تین تولہ تین ماشہ سات رتی غرض فرزانہ روزگار نے اسی تذکرہ مین جواہرات کی شناخت اور خواص وغیرہ بھی خاطر خواہ شہزادہ کو یاد دلوائے پھر فرمایا کہ ملک ہندوستان بڑا زرخیز ملک ہی باشندے یہان کے دس کروڑ اُسمین سات کروڑ پچاس لاکھ ہندو اور ایک کروڑ ستاسی لاکھ پچاس ہزار اہل اسلام اور مسیحی اور یہودی وغیرہ باسٹھ لاکھ پچاس ہزار ہین آب و ہواے ہندوستان کی یہ صورت ہی کہ اُتر اور پچھم یعنی شمال اور مغرب کے صوبجات مین موسم سرما مین سردی ہوتی ہی مگر باقی تمام ہندوستان مین اور کوئی علامت سردی کی نہین لیکن کثرتِ بارش یا گرمی زیادہ ہونے سے موسمون کا تفاوت معلوم ہوتا ہی اور اہل ہند ادب و قاعدہ مین بہتر ہین

سوانح کوہ نور کا بیان

[illegible]

مگر راستی اور صفائے دلی سے عاری اور اکثر باہم بے اعتبار ہین کسی کو کسی پر اعتماد ہرگز نہین ہوتا اور دوستی بے غرض نہین رکھتے صرف مطلب کے آشنا ہین اور آلات جر ثقیل کی صنعت سے بالکل ناواقف ہین اور بدرجہ کمال نامرد و بزدل بھی ہین دوسرے ملک والے ہمیشہ ان پر غلبہ اور حملہ کرتے رہے اور یہ شکست نصیب ہر معرکہ مین مغلوب ہوے ان مین کوئی بادشاہ یا راجہ ایسا نہ ہوا کہ حوصلہ بڑھاتا اور دوسری ولایت پر فوج کشی کرتا البتہ یہ لوگ حیلہ گر اور مفتری اور بیوقوف زیادہ ہین اور خوشامدگو اور خوشامد پسند بھی ہین ای خرد پرور اب ہم تمھین یہ تھوڑے سے شعر یاد دلواتے ہین جس مین ہندوستان کی خلاصہ کیفیت ایک طریق معقول سے مندرج ہی تم اس مختصر کے یاد کر لینے سے فائدہ کثیر اُٹھاؤ گے

نظم حال ہندوستان

ہند ہی اک عجب جزیرہ نما
غیرت روم و روس و چین و تتار

نقشۂ ایشیا کے سوے جنوب
ہی نمایان یہ کشور غدار

شرق و غرب و جنوب کی جانب
بحر اعظم نے کرلیا ہی حصار

چین سے ہی شمال مین محدود
ہی جو کوہ ہمالہ کے اُس پار

ملک آسام سے کراچی تک
وسعت ہند ہی سن اے ہشیار

طول اس کا حد جنوب سے ہی
تا بہ کشمیر رشک باغ و بہار

عرض اسکا ہی پندرہ سو میل (۱۵۰۰)
طول اُنیس سو ہی بے تکرار (۱۹۰۰)

لوگ رہتے ہین اس مین تیس کروڑ
جنکے ہین مختلف طریق و شعار

مشتہر ہی یہان کی زرخیزی
گرد ہین جس سے جملہ شہر و دیار

اُس کے اُتر مین ہی ہمالہ کوہ
جسپہ رہتا ہی برف کا انبار

چوٹیان ہین وہ ڈھول گرد بہ گل
جن پہ مشکل ہی آدمی کا گذار

اونچی ہین چوٹیان ہزارون فٹ
بیس پچیس کوئی تیس ہزار

کوہ بندھیا ہی بیچ مین اسکے
اُسپہ بھی دشت و سبزہ کی ہی بہار

مغربی مشرقی جو گھاٹ ہین دو
جانب غرب و شرق ہین وہ دوچار

اسکے مغرب مین بحر ہی اک سندھ
موج در موج پر خطر زخار

راوی و ستلج و چناب و جہلم
بیاس دریا ہے تیرہ و تہ دار

مل گئے ہین یہ سندھ مین پانچون
ششدر انسان ہو دیکھکر اک بار

ہی برہم پتر سشرق مین اک بحر | اُپر خطۂ سندو موجب وقار
بہا جمنو تری سے بحر جمن | بہی گنگو تری سے گنگ کی دھار
ایک جا پر پراگ مین جا کر | ہو گئے دونون وصل وصلی دار
راپتی کوسی گھاگرا گنڈک | ملے گنگا مین یہ سبکے آخر کار
سندھیہ سے سون نربدا تاپی | ہین روان مثل اشک دیدۂ زار
کرشنا تن بھدرا بہیا کاویری | نکلے ہین گھاٹ مغربی سے یہ چار
اس مین تیرتھ بھی ہین بہت مشہور | جاتے ہین سر کے بل جہان زوار
بدری ناتھ ہین ہمالیہ پر | وان سے سوے جنوب ہے ہردوار
ہند راک شہر نگر کوٹ مین ہے | لو نکلتی ہے جس سے نیل بہار
بندھیچل بندھ باسنی ہین موذ | جن پہ ہندو ہین جان و دل سے نثار
ہین جگن ناتھ جی سوے مشرق | معتقد ہین ہزارہا دیندار
غرب مین دوارکا پوری ہے شہر | سجدہ گاہ ہنود بے تکرار
ہے یہ سوے جنوب رامیشر | لوگ جاتے ہین وان پئے دیدار
وسط مین سوے شرق کاشی ہے | معبد ہندوان خوش کردار
شہر متھرا ہے اک کنار جمنا | جس مین ہی کرشن کا ہوا اوتار
اور بھی ہین یہان بہت تیرتھ | شرح مین جنکے خامہ ہے بیکار
ہستنا پور تخت گاہ ہنود | لب جمنا تھا شہر رونق دار
اہل اسلام جب ہوے قابض | ہوئی دہلی کی رونق بازار
آگرہ کو محمد اکبر نے | دیا دار الخلافت اپنا قرار
ہوئے انگریز جب سے حاکم ہند | شہر کلکتے کا بڑھا ہے وقار
ہے وہ گنگا کی شاخ ہوگلی پر | جس مین رہتے ہین سیکڑون تجار
ملک بنگال بمبی مدراس | ہین یہ تینون احاطۂ سرکار
گورنر لفٹنٹ ہین ان مین | تیغ افگن ہے لشکر جرار
سندھ پنجاب ناگپور اودھ | اس طرح سے جو ملک ہین دو چار
منتظم ان مین چیف صاحب ہین | یا کمشنر ہین مالک و مختار

پرگورنر ہین سب پہ بالادست	جن کے ماتحت ہین صغار و کبار
ملک ہین چار قسم کے اسمین	نام کرتا ہون شرح وار اظہار
ملکِ انگریزی و ممالکِ غیر	ملکِ محفوظ و ملکِ خود مختار
انڈپنڈنٹ یعنی خود سر ہین	بھوٹ نیپال واقع کہسار
حیدرآباد راجپوتانہ	ملکِ محفوظ مین ہر ان کا شمار
شہر گوا دیا نڈچیری ہین	ڈچھ اور پرتگیز ہین سردار
باقی جو کچھ کہ ہین ممالکِ ہند	سب مین سرکار کا ہر دار و مدار
مختصر ہین بیانِ طول ہو کب	جاے تنگ است و مردمان بسیار
ہر یہ بالاختصار صورتِ ہند	ہر یہ مشتے نمونہ از خروار

اے خرد پرور یہ خیال نہ کرنا کہ سب ملکون مین اسی قدر لوگ بستے ہین اور یہی حال وہان کا بھی ہوگا بلکہ ہر ملک مین باشندے جداگانہ اور انتظام کی علحدہ صورتین اور آبادی کے نئے طور و طریقے اور آب وہوا کی مختلف خاصیتین ہین اگر انسان سفر اختیار کرے اور سیاحی پر مستعد ہو تو عجیب و غریب لطف اور کیفیتین حاصل ہوتی ہین سفر مین تکلیف تو بیشک ہر مگر تجربہ کاری و پختگی بغیر اس کے حصول نہین ہوسکتی مصرعہ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی + زمانۂ سلف سے آجتک تمام تربیت یافتہ قومون نے سفر کو ہمیشہ تہذیب و ترقی کا ذریعہ تسلیم کیا ہر صرف کتابون کے پڑھنے اور دیکھنے یا مطالعہ کرنے سے دنیا کے لوگون کا پورا پورا حال ہرگز نہین معلوم ہوسکتا جو شخص کہ تحصیل علوم سے فارغ ہو کر سفر سے خوب حظ اٹھا چکا ہوگا اُسکی دانشمندی کا مرتبہ کمال پر پہونچ گیا ترقی عقل اور تہذیب اخلاق کے واسطے سفر بہت کارآمد ہر سفر سے آدمی کی فہم و فراست نہایت وسعت پاتی ہر اور اخلاق کو یہ نفع پہونچتا ہر کہ اُسکے دل مین لوگون کی ہمدردی اور اُنکی جانب سے دلسوزی پیدا ہو جاتی ہر اور ایسی تنگ ظرفی سیاح کی ذات مین نہین رہتی جسکے سبب سے آدمی یہ سمجھکر کہ فلانا شخص مجھسا نہین ہر یا میرے ملک مین پیدا نہین ہوا یا میرا سا رسم و رواج نہین رکھتا یا میرا سا لباس نہین پہنتا ہر شخص کو بنظر تحقیر دیکھتا ہر بلکہ یہ بات سیاح سے بہت دور رہجاتی ہر اور وہ معلوم کرلیتا ہر کہ اسبابِ مخالفت بہت قلیل اور سراسر ظاہری ہین مگر اسبابِ مناسبت و اتفاق واقعی ہین اور سمجھ لیتا ہر کہ تمام انسانون مین بہ لباسِ ظاہری اختلاف ہر لیکن حقیقت سے بخوبی آگاہ ہوتا ہر چنانچہ انگریز اپنے ملک کو نہایت وسیع اور عمدہ بتاتے ہین فرانس والے فرانس کی تعریف کرتے ہین یہ تعصبات کچھ اسباب کو مضر نہین ہوتے اور یہ جہالت اور تنگ حوصلگی اور پست ہمتی ایک معین جگہ پر پڑے رہنے سے پیدا

ہوتی ہی وہ سب سفر کے ذریعہ سے رفع ہو جاتی ہی مگر تواریخ بھی عجیب مشغلہ ہی اور خاص گھر بیٹھے کی سیاحت بلکہ
سیاحت کی کیا حقیقت ہی سیاحت مین صرف زر اور مصائب سفر پھر اُنھین چیزون کی سیر جو بالفعل موجود ہین
کتب تواریخ کے مطالعہ مین بہت سے دیار و امصار کی کیفیت بے مشقت پیش نظر رہتی ہی صدہا بلکہ ہزارہا
برس پیشتر کے حالات گویا مشاہدہ ہو جاتے ہین گھر بیٹھے آدمی جہاندیدہ بنجاتا ہی عموماً سب امرا و رؤسا کو
خصوصاً والیان ملک کو تاریخ دانی بہت ضرور ہی کہ اگلے راجاؤن اور بادشاہون کا حال دریافت ہو جن امور سے
اُنکی سلطنت کی ترقی اور اُنکی بلند نامی ہوئی اُسے اس زمانہ کے والیان ملک اپنا دستور العمل مقرر کرین جن
باتون سے اگلی سلطنتون کی خرابی اور بادشاہون کی بدنامی ہوئی اُس سے پرہیز کرین شایستگی و تہذیب پر
کاربند ہون اور یاد رکھو کہ جن ملکون مین سب سے پہلے آثار شایستگی نمودار ہوے اُنین کا پہلا خطہ یونان تھا اور
مصر والون کا قول ہی کہ یونان سے پہلے حضرت علم کی بدولت ہمکو ہر طرح کی کامیابی حاصل ہوئی غرض جبکہ
خطہ یونان پر اقبال کا ستارہ چمکا تو اُن لوگون نے قواے جسمانی کی نگہداشت اور ترقی کے باب مین
نہایت کوششون کے ساتھ توجہ بلیغ مبذول رکھی بعد اُسکے رومیون کو جسمانی تربیت کا شوق پیدا ہوا اور اُن
لوگون نے تربیت جسمانی کو فروغ دیا اور اب بھی جن ملکون مین نہایت شایستگی ہی وہان جسمانی تربیت کا خیال
بدرجہ کمال ہی چنانچہ انگلستان مین لڑکیون کو بھی جسمانی تعلیم دیجاتی ہی جرمن کے لوگون نے اکھاڑے بنانے
سے زیادہ کسی چیز کو مفید نہ سمجھا جیسا کہ ہم اپنی عقل کو ترقی دیتے ہین لازم ہی کہ ایسا ہی ہم اپنے جسم کو تر و تازہ
رکھین دیکھو کہ ہندوستان کے دہقان اور محنتی لوگ شہریون سے زیادہ تندرست پائے جاتے ہین اے خردپرور
جسطرح کہ اہل فرنگ و اہل یونان کے جغرافیہ مین اختلاف ہی اسی طرح تواریخ مین بھی بہت تغیر و تبدیل واقع ہی ہر
قوم کے مورخون نے اپنی اپنی تصنیفات کو حاکمون کی خوشامد اور مذہبی تعصبات سے بھر دیا جہان کہ اپنا حاکم ذلیل ہوا
یا کسی آفت اور گردش کے پنجے مین پھنسا ہی وہان تو بالکل بال بال بچا گئے ہین اور جس مقام پر حسب دلخواہ
ایک امر بھی وقوع مین آیا وہان کیا کیا عبارت آرائیان اور مبالغہ پردازیان بروے کار لائے ہین کہ خارج
از قیاس ہی اور ہمیشہ تعصب کے ساتھ تحریر کیا کہ غیر کے طور و طریق مین یہ خرابیان اور ہمارے چال چلن مین
اسقدر خوبیان موجود ہین اور جس قوم والون نے جو کام جس نتیجے اور خوبی کے واسطے تجویز کیا تھا اُسکو یک
لخت نسیاً منسیاً کر دیا مگر عقل سلیم خود غور طلبی اور باریک بینی سے سراغ مطلب پیدا کر لیتی ہی خیالات حکیمانہ پر نظر کرو
کہ سب ایک طریقے کے پابند ہوتے ہین مگر ہنوز بحث عقلی ناتمام ہی یعنی حکیم یا فلاسفر اُسکو کہتے ہین کہ جو عالم
علویات و سفلیات کی حقیقت اشیا سے بخوبی واقف ہو چنانچہ زمانۂ حال مین جس طرح کاروبار عالم جاری
ہین جب اسپر نظر ڈال کر ہم زمانۂ سلف کا خیال کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہی کہ پہلے دنیا کا عجیب ڈھنگ ہوگا

اس مین تو شک نہین کہ جس طرح کوئی قطعۂ زمین بغیر روئیدگی کے نہین رہ سکتا اسی طرح انسان کا دل بھی کہ بجائے خود ایک جہان جداگانہ ہی خیالات سے خالی نہین رہ سکتا حکمت کا سلسلہ بھی یہی ہی کہ انسان کے نفس ناطقہ کا معطل رہنا ممکن نہین کچھ نہ کچھ اُدھیڑبُن کیے جاتا ہی جس جس سرزمین پر انسان تھا وہان وقتاً فوقتاً جیسی ضرورتین پیش آتی گیئن اُسکے سامان وہی نکالتا گیا اُنھین اصول کا نام حکمت و فلسفہ ہی ہر ہر قطعۂ زمین کی خاصیت علحدہ ہی اور آب و ہوا کی تاثیر بھی جداگانہ چنانچہ روئیدگی اور نباتات قسم قسم کے پیدا ہوتے ہین ہر ولایت کے آدمی کا قد و قامت چہرہ مہرہ رنگ و روغن نرالا ہی دل گواہی دیتا ہی کہ جیسا ہر شخص کے اعضاے ظاہری مین فرق ہی ویسا ہی اُسکے خیالات دماغی مین بھی ضرور اختلاف ہوگا دیکھو ہر ایک حکیم یا خاص خاص فرقے کے صاحب تصنیف جو گذرے ہین اُن کی رائین اور ہدایتین اور اُنکے مختصر حالات عمری کا ایک چمن پھولا ہوا ہی ہر ایک کے نئے نئے خیالات جدا جدا رنگ ڈھنگ دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا ایک باغ مین مختلف طائر بولتے ہین اور نہین معلوم ہوتا کہ ایک دوسرے کی سُنی ہوئی کہتا ہو ان سب کو بے تعصب ایک نظر سے برابر دیکھنا عجب لطف و کیفیت پیدا کرتا ہی **علم تواریخ** مین حکماے فلاسفہ کا حال قابل غور ہی کہ ان دانشمندون نے عالم بے ثبات مین کس کس طرز پر معیشت کی اور آغاز و انجام کیا کیا ہوا فلاسفہ جمع ہی فیلسوف کی اور فیلسوف کے معنی ہین حکیم فلسفہ دان یہ لفظ یونانی ہی اصل اسکی دو لفظون سے مرکب ہی یعنی فیلا اور سوفا **فیلا** کے معنی محب کے ہین اور **سوفا** کے معنے علم و حکمت کے ہیکا یہ مطلب ہوا کہ **دوستدار حکمت** اور بعضون کا قول ہی کہ **فلسفہ** کے معنی ریاضت اور مشقت کر کے حضرت واجب الوجود سے مشابہت پیدا کرنے کے ہین متقدمین کے مسائل زیادہ تر الٰہیات اور طبعیات مین ہوتے تھے متاخرین نے اُسمین ریاضی کو بھی داخل کر کے تین قسم پر منقسم کیا **اول علم** ماہیت شی یعنی کیا چیز ہی **دوم علم** کیفیت شی یعنی کیسی چیز ہی **سوم علم** مقدار شے یعنی چیز قلیل ہی یا کثیر پس ماہیت کے باب مین جو گفتگو ہو وہ **علم الٰہی** ہی اور کیفیت کے باب مین جو گفتگو ہو وہ **علم طبیعی** ہی اور مقدار کی کمی و بیشی مین جو گفتگو ہو وہ **علم ریاضی** ہی اُن کو علم وہبی اور علم عقلی اور علم حسی کہتے ہین **مؤلف** علم وہبی علم عقلی علم حسی یاد کن + زین موالید ثلثہ عالمی ایجاد کن + پس ریاضی علم وہبی دان الٰہی عقلی است + علم حسی شد طبیعی دل ز حفظش شاد کن + حکماے فلاسفہ کا قول ہی کہ ترقی کی خواہش انسان کے دل مین طبیعی ہی چونکہ نفس ناطقہ کی ترقی سب سے اعلیٰ درجہ کی ترقی ہی اسواسطے جو انسان ہی وہ تحصیل سعادت مین کوشش کرتا ہی مگر خلاصہ یہ ہی کہ اسکے لیے سیکھنا اور عمل کرنا دونون لازم ہین کیونکہ جو عقل مین زیادہ ہوگا وہ زور مین بھی غالب رہیگا **حکایت** قدیم الایام مین یہ دستور تھا کہ ہر سال مین روم کے حکماے فلاسفہ جمع ہو کر باہم ایک مجلس آراستہ کرتے تھے اُس مین ہمیشہ گفتگوے علمی ہوتی جبکہ

تعریف علم تواریخ

سکندر رومی کا زمانہ آیا تو حکیم ہرمس ہر مجلس مین تمام محفل سے عمدہ تقریر اور رازورحانیان اس خوبی سے بیان کرتا کہ یونانیون کو رشک پیدا ہوتا چنانچہ ایکبار ستر حکیمون نے متفق ہو کر اسکے قول کو لا تسلم کرنے کے واسطے ایک انجمن ترتیب دی کہ جو بات ہرمس بیان کرے گا ہم اسکو کسی طرح تسلیم نہ کرینگے الغرض حکیم ہرمس نے گفتگو شروع کی اور عقل کا دروازہ کھولا ہر نکتہ ایسا بیان کرتا کہ دلنشین ہوتا مگر دیکھا کہ یہ لوگ پسند نہین کرتے اور علانیہ منکر ہوتے ہین دوبارہ تقریر کرنے لگا اور حکمت کا خزانہ لٹایا پھر بھی نظر آیا کہ سب انکار کے درپے ہین بار سوم از راہ مشکلکشائی وہ بیان علمی کا دریا بہایا کہ حقیقت اشیا کے اظہار مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہوا لیکن کسی نے نہ مانا اور سر بھی نہ ہلایا جب ہرمس نے دریافت کیا کہ یہ سب لوگ بر سر عداوت ہین اور مجھے ذلیل کرنے کی یہ تجویز نکالی ہی ہنسا اور رفیقون سے منھ پھیرا پھر ایک نعرہ مارا کہ خبردار قیامت تک اسیطرح بیحس و حرکت رہو اور اپنے مقام سے تمھین ذرا جنبش نہو اسی دم وہ ستر آدمی سرنگون ہو کر گر پڑے اور سرد ہو گئے پس جو لوگ کہ ریاضت جسمانی سے قوت بدنی کو بڑھاتے ہین انکا نام پہلوان ہی اور جو کہ مشقت علمی سے قوائے عقلی کو ترقی دیتے ہین انکا نام حکیم اس سے معلوم ہوا کہ جسم کے زور آور کو پہلوان اور عقل کے پہلوان کو حکیم کہتے ہین جسطرح کہ پہلوانون مین نریمان اور سام اور زال اور رستم اور فرامرز اور سہراب اور برزو اور بہمن و اسفندیار وغیرہ کہ ہمنے شاہنامۂ فردوسی مین تمھین انکی سرگذشت سے بخوبی مطلع کر دیا ہی گذرے ہین اسی طرح بڑے بڑے نامور حکیم بھی پیشتر ہو چکے ہین چنانچہ انکا مختصر بیان اس طور پر ہی کہ حکمائے نامی و گرامی مین سے اول لقمان حکیم ہی اگرچہ بنظر ظاہر نہایت کریہ منظر سیاہ رنگ تھا مگر باطن اسکا جمال روحانی اور کمال نفسانی سے آراستہ و پیراستہ تھا حضرت عیسیٰ مسیح سے چھ سو تین برس پہلے شہر ازنجہ واقع ملک یونان مین پیدا ہوا حضرت داؤد کا ہمعصر اور شاگرد تھا ملک شام مین علم حکمت کو بخوبی تحصیل کیا ہمیشہ بلاد یونان مین وعظ و نصیحت اور عادات بد کی مذمت کیا کرتا تھا جب شہر ولفیس مین اسکا گذر ہوا وہان کے ذمیم الاخلاق لوگون نے پانسو اکانوے برس حضرت مسیح سے پیشتر اسکو اُنتالیس برس کی عمر مین قتل کیا چند پند سودمند اسکی تصنیفات سے مشہور ہی اسکا قول ہی قول سختی اور مصیبت کے وقت استقلال اور مشکلات حوادث کے وقت صبر اور نعمت و صحت کے وقت شکر لازم ہی دوسرا افیثاغورس حکیم سلیم اور ناصح خلائق تھا پانسو نوے برس پہلے حضرت مسیح سے شہر صور مین پیدا ہوا کبھی کسی نے اسکو گریان و خندان نہ دیکھا یہ حکیم شام سے مصر مین آیا اور اصحاب سلیمان سے ملاقات کر کے علم الٰہی و حکمت طبیعات مین دستگاہ حاصل کی اور علم موسیقی ایجاد کیا اور ایسا بھی کہتے ہین کہ پہلے شہر سوس کو گیا پھر اطالیہ مین آیا وہان کے حاکم نے فرزندی مین لیا اور معلمون کے سپرد کیا لغت اور علم ادب اور علم موسیقی سیکھا پھر حکیم تالیس ملطی سے

وہان علم ہندسہ اور علم نجوم سے بہرہ ور ہوا پھر حکمت یاد کر کے سوس کی طرف مراجعت کی ادہر وہان ایک مدرسہ جاری کر کے لوگون کو حکمت عملی اور تہذیب اخلاق کا درس دینے لگا جسوقت وعظ کہتا تو اُسکی یہ صفت ہوتی تھی ڈاڑھی دراز جبّہ سفید نہایت طویل پہنے ہوے بڑے تمکین و وقار سے تلقین دیتا اور اکثر اوقات تاج سر پر رکھے ہوئے ہوتا کہ اُسکی عظمت لوگون کے دلون مین ذہن نشین ہو اور اُسکا کلام جلد اثر کرے اس حکیم کے مذہب مین قتل حیوانات بالکل ناجائز تھا وہ سونا آتش کتابین حکمت کی اسکی تصنیفات سے ہین اسی برس کی عمر مین مرزبان بداخلاق کی ظلم و تعدی سے ایک عبادت خانہ مین پناہ لی اور کئی روز تک بے آب و دانہ وہان چھپا رہا یہانتک کہ بھوک پیاس کی شدت سے روح ملاء اعلی کو پرواز کر گئی اُسکا قول ہی **قول** اپنی کردار و گفتار کو نگاہ رکھ اور اندیشہ کر اس واسطے کہ جو بات فرمان رواے ہوس کے فرمان سے پیدا ہوتی ہی وہ تیرے واسطے ایک ایسا زیان بنجاتی ہی کہ وقت زندگی تیرے حق مین بلاے جانگزا اور بعد مرگ حجاب نور مطلق ہی اور جو امر کہ سلطان خرد کے حسب الحکم عالم ظہور مین آتا ہی وہ ایک ایسا سروش فرخ فال ہوتا ہی کہ جسکی ہمنشینی سے لذت حیات دنیا میسر ہوتی ہی اور تیری بخشش و کرامت کا رہبر ہو تیسرا سقراط حکیم یونان کے حکماے کبار مین شمار کیا جاتا ہی چارسو ستر برس پہلے پیدایش حضرت مسیحؑ سے مدینۃ الحکما مین پیدا ہوا فلسفہ الحکیم انکساغورس سے سیکھا اور علم بلاغت و بیان نزد نقیس سے جو بڑے فصحاے یونان مین معدود تھا اور موسیقی دیمون سے جو اس فن مین لاجواب تھا غرض اسی طرح ہر علم کو حسب دلخواہ حاصل کیا اکثر اوقات برہنہ پا پرانی چادر اوڑھے پھرتا اور سب سے بہ خندہ پیشانی پیش آتا اس حکیم کے بارہ ہزار شاگرد ہین اور حکیم قریطون اور علسبیدس اور زینوفون اور افلاطون اور اقلیدس ارشد تلامذہ مین سے ہین ان سبکو علم اخلاق اور علم سیاست مدن اور منطق اور بلاغت اور حساب اور ہندسہ اور تمام علوم تعلیم کیے اور کفر و ایمان اور رزیلت و فضیلت اور ظلم و انصاف اور عقل و حماقت اور بہادری و نامردی مین امتیاز سکھایا نہایت کم خوراک اور جفاکش تھا اُسکے اقوال اور افعال اور احوال مین کسی نے کوئی بات خلاف حکمت مشاہدہ نہ کی بڑا موحد تھا ہمیشہ بت پرستی کو منع کرتا امر معروف اور نہی منکر کا حکم دیتا اس لیے سقراط زاہد کے لقب سے ملقب ہوا بادشاہ وقت نے کہ بت پرست تھا اُسکو قید کر کے زہر پلوا دیا ایک سو نو برس زندہ رہا کوئی کتاب تصنیف نہ کی زبانی تعلیم حکمت جاری رکھتا بسبب فرط زہد و ریاضت کے روشن ضمیر ہو گیا تھا اُسکا قول ہی **قول** الدنیا غنیمت العقلاء و حسرت الحمقاء چوتھا **فلاطون حکیم** اشرف اور افضل اور اعلم حکماے یونان ہی اور طبقہ اشراقیہ کا مقتدا و پیشوا چار سو تیس برس پہلے پیدایش حضرت مسیحؑ سے جزیرہ عجینیہ مین پیدا ہوا لڑکپن سے شاعری کا ذوق و شوق تھا ہنوز بیس برس کو نہ پہونچا تھا کہ کئی دیوان تالیف کر چکا اتفاقاً ایکروز سقراط کی مجلس مین گذر ہوا اُسدن سقراط بھی حسب اتفاق اُس جماعت کی مذمت بیان کر رہا تھا کہ جو تمام اوقات اپنی شعر و شاعری مین

سقراط حکیم کا حال

افلاطون حکیم کا حال

مصروف رکھتے ہین فلاطون کے دل پر اُسکے قول کا نہایت اثر پیدا ہوا اپنی بیہودہ گوئی پر کمال افسوس کیا آخرالامر اپنی تالیفات آگ مین جلاکر سقراط کی شاگردی اختیار کی اور آٹھ برس تک اُسکی خدمت مین رہا جب سقراط کو زہر دیا گیا تو وہ اپنے شاگردون کے روبرو اُنکی اطمینان خاطر کے لیے بقاے نفس کے باب مین وعظ و پند کرنے لگا فلاطون نے سب تقریر یاد کرلی اور بعد اُسکے وہ تمام مضمون کتاب کے طور پر تحریر کرکے اُسکا نام فیدون رکھا پھر بنظر تحصیل علوم ایطالیہ اور مصر اور فارس کا سفر کیا جب واپس اپنے وطن مین آیا تو مقام اثینہ مین باغ اقدمس تجویز کرکے مدرسہ قائم کیا اور اُسکا نام اقدمیہ رکھا اُس مین علم الٰہیات کا درس جاری کیا اسواسطے اُسکو افلاطون الٰہی کہتے ہین اُسکے حسنِ صورت و خوبی سیرت کے بیان مین لوگون نے نہایت مبالغہ کیا ہی چنانچہ کسی نے ارسطو سے اُسکی صفت پوچھی اُسنے کہا کہ اگر تو فلاطون کو دیکھتا تو اُسکی شان مین کہتا کہ یا انسان ہی کہ بصورت خدا نظر آتا ہی یا خدا ہی کہ بپیکر انسان مین جلوہ گر ہی شاید کہ اسی سبب سے اُسکو افلاطون الٰہی کہتے ہون اس حکیم کی تالیفات و تصنیفات بکثرت ہین اُن سب کو فلسفیات افلاطونیہ کہتے ہین پینتیس[۳۵] بحثین اور تیرہ مکتوب اُن مین مندرج ہین علم طبیعیات اور منطق اور سیاست مدن اور تہذیب اخلاق اور الٰہیات کا بیان ہی عمر عزیز اُسکی اکاسی برس کی اور بروایتے ایک سو تیرہ برس کی ہوئی اُسکا قول ہی **قول** مجھے تین شخصون پر نہایت افسوس اور رحم آتا ہی اول وہ تونگر کہ جو درویش ہوجاے دوم وہ صاحب عزت کہ جو پنجۂ ذلت مین گرفتار ہو سوم وہ اہل علم کہ جاہل جسپر ترس کھائین اور اُسی کا قول ہی **قول** سب جراحتون سے دو زخم زیادہ بدتر ہین اول کوئی کریم کسی لئیم سے یا کوئی سخی کسی بخیل سے مراد مانگے اور وہ ہاتھ نہ آئے دوم کوئی مرد اشراف کسی کمینہ کے دروازے پر جائے اور بار نپائے **پانچوان ارسطا طالیس حکیم** سردار اور رئیس فلاسفہ شائین کا ہی اُس کو فیلسوف اکبر اور معلم اول اور ارسطو بھی کہتے ہین تین سو چوراسی برس پہلے پیدایش حضرت مسیح سے شہر اسطاغریہ مین پیدا ہوا افلاطون حکیم کہ اُسکا اُستاد تھا وہ اسکو بسبب فہم سلیم اور جودت طبع کے نہایت دوست رکھتا اور کمال محبت سے روح المدینہ یعنی شہر کی جان کہا کرتا تھا ارسطو نے نو برس کی عمر مین علوم متداولہ سے فضیلت حاصل کی پھر فلاطون کی خدمت مین بیس برس تک تحصیل علوم کرتا رہا اور متقدمین و متاخرین پر سبقت لے گیا پھر مدینۃ الحکما مین مدرسہ بناکر درس و تدریس مین مشغول ہوا بعد اُسکے مقدونیہ کا عزم کیا فیلقوس بادشاہ نے اپنے فرزند یعنی سکندر کی تعلیم پر ارسطو کو تین سو تینتالیس برس پہلے حضرت مسیح سے مامور کیا اُسوقت سکندر کی چودہ[۱۴] برس کی عمر تھی حکیم ارسطاطالیس آٹھ برس برابر سکندر کی تعلیم مین مشغول رہا اور تمام علوم و فنون سے اُسکو بہرہ ور کیا جب سکندر تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا تو ارسطو شہر اثینیہ کو واپس روانہ ہوگیا اور وہان ایک باغ مین کہ حسن

نام لیسیقیم ہی مدرسہ کھولا اور بارہ برس تک وہان تعلیم و تلقین کرتا رہا جب قضاے ایزدی سے سکندر نے انتقال کیا تو
حاسدون کی بن پڑی اور اُسکو اثینہ سے نکالدیا چنانچہ وہ شہر خیلقس مین جاکر مرگیا تریسٹھ برس تک دنیا مین زندہ رہا اور
بعضے محققین کا قول ہی کہ ایک سو آٹھ برس کی عمر مین ملک عدم کو سفر کیا ایک سو بیس کتابین انواع علوم مین تصنیف
کین اور علم منطق کو سب علمون سے علٰحدہ مرتب کیا اُسکا قول ہی قول بادشاہ دریا کے مانند ہی اور امرا و ارکان
دولت نہرون کے مانند جو اُس دریا سے جاری ہوئی ہون آب دریا مین جو مزا ہوتا ہی وہی ذائقہ نہرون کے
پانی مین بھی ہوگا اگر دریا شیرین ہی تو نہرین بھی شیرین ہین اور شور ہی تو شور علیٰ ہذا القیاس ارکان سلطنت و اہالیان
ریاست کا طور و طریق بھی عدل و ظلم مین مطابق سیرت بادشاہ کے ہوگا چھٹا افیقورس حکیم حکمت کے چند اصول
جدیدہ کا موجد ہی حضرت مسیح سے تین سو چوالیس برس پیشتر قریہ جارجطیس نواح اثینہ مین پیدا ہوا اور تمام علوم حاصل
کرکے اڑتیس برس کی عمر مین شہر اثینہ مین گیا وہان ایک باغ مول لے کر اُسمین مدرسہ جاری کیا اور اُسکا نام فلسفہ البستان
قرار دیا یہ حکیم عیش و راحت کو دوست رکھتا اور زہد و ریاضت کو بد جانتا حکمت عملی اور طبعیات پر کاربند تھا منطقیات
کو بیفائدہ جان کر اپنے فلسفے سے خارج کردیا نہایت قانع مزاج تھا چنانچہ جس باغ مین وہ رہتا تھا اُسکے دروازے
پر یہ عبارت لکھدی تھی کتبہ دروازہ اس مکان کے مالک کے پاس کہ جو سُرور کو منتہاے کمالات جانتا ہی لوگون
کی مہمانی کے واسطے صرف پانی اور جو کی روٹی ہی اس ضیافت مین سوا اسکے کہ سدِّ رمق باقی رہے کسی قسم کی لذت
نہین کیا یہ ضیافت اچھی نہین ہی ؟ اس حکیم کے تابعین کو ابیقوریہ کہتے ہین اور اس طبقہ کے مشاہیر حکیم عطیقس
اور بلبناس اور لوقیانس اور لارطیس ہین ساتوان فیرحون حکیم پیشواے فرقہ سوفسطائیہ اور سرگروہ
اہل تشکیک ہی دو سو چالیس برس پیشتر حضرت مسیح سے شہر ملیس متعلقہ بلاد یونان مین پیدا ہوا انقاشی و تصویر کشی
اور علوم حکمت و فلاسفہ مین یکتاے روزگار تھا اس حکیم نے ملک ہند مین آکر برہمنون سے فلسفہ حاصل کیا اور یہین
اُسکی طبیعت مین شکوک و اوہام خلل انداز ہوے یہان سے جب یونان کو مراجعت کی تو وہان پہونچکر مدرسہ کھولا اور
اس امر کی تلقین کرنے لگا کہ تمامی تحقیقات انسان شک سے خالی نہین اور انسان ہرگز قدرت نہین رکھتا کہ
حقائق اشیا کی حیثیت اصلی سے مطلع ہوسکے پس جو کچھ انسان جانتا ہی وہ اعتبارات اور تخیلات ہین کہ واقع
مین جنکی کچھ اصل نہین یہ حکیم نہایت فصیح و بلیغ تھا ہمیشہ حکمت سابقہ کو غلط جان کر اُس کے ہر مسئلے پر زبردست
اعتراض کیا کرتا تھا بسبب فصاحت کے اُسکا کلام لوگون پر بہت جلد اثر بخشتا اور بخوبی تمام دل نشین خلائق ہوتا
نوّے برس کی عمر مین راہی عالم فانی ہوا اور ہمیشہ اپنے حینِ حیات مین اصولِ حکمتِ قدیم کا بطلان کرتا رہا
اُسکا قول ہی قول غرور وہ بلندی ہی کہ تمام پستیون سے زیادہ پست ہی اور تواضع وہ پستی ہی کہ تمام
بلندیون سے زیادہ بلند ہی آٹھوان زینون حکیم اہل ظلال کے اصولِ حکمت کا بانی مبانی ہی جنکو

فلاسفۂ اسطوئیہ کہتے ہین تین سو باسٹھ برس پیشتر حضرت مسیح سے جزیرہ فنیقرس مین پیدا ہوا تیس برس کی عمر
مین اکثر علوم رسمیہ کی تحصیل سے فارغ ہوگیا اسکا باپ سوداگر تھا زیتون کو مال تجارت کے ہمراہ جہاز مین سوار
کرکے شہر اثینہ کی طرف روانہ کیا اتفاقاً وہ کشتی طوفان کے باعث غریق آب فنا ہوگئی اسکی زندگی باقی تھی
ڈوبتے ڈوبتے بچا اور بہزار دقت شہر اثینہ مین داخل ہوا وہان اپنے دل مین خیال کیا کہ زندگی نقش برآب ہی
انسان گویا حباب ہی ابھی مین غرق ہوجاتا تو باوجودیکہ دولتمند تھا مگر کوئی میرا نام بھی نجانتا اس سے بہتر یہ ہی
کہ علم حاصل کرون جسکے ذریعے سے دنیا مین نام اور عقبیٰ مین نیک انجام ہو غرض اُس مفلسی کی حالت مین حسب
اتفاق ایک روز حکیم قرلیلس کی مجلس مین گذر ہوا وہ حکیم دیوجانس کلبی کے تلامذہ مین سے تھا اُسکے کلمات حکمت
سے بہرہ ور ہونے کے سبب دل مین مطالعہ کتب فلسفہ کا شوق پیدا ہوا اور قرلیلس کی خدمت مین تحصیل علوم
حکمت کرنے لگا اسیطرح اور حکماسے بھی استفاضہ کیا چونکہ اُسکو مفلسی مین اسقدر مقدور نہ تھا کہ کتابین خرید کرسکے
اس سیلیے ایک کتب فروش سے دوستی کی اور جن کتابون کو نہ دیکھا تھا اُنکا مطالعہ کرنے لگا اسیطرح ہر علم وفن کے
دفتر دیکھ لیے ذہن اچھا تھا اکثر علوم ازبر ہوگئے پھر ایک سائبان بناکر اُسمین درس کرنے لگا اٹھانوے برس کی عمر مین
جہان فانی سے انتقال کیا اور موت کی یہ وجہ ہوئی کہ ایک روز اتفاقاً بلند پہاڑ سے گرگیا اور ایک انگلی ٹوٹ گئی اس
واقعے سے اُسکو یہ توہم ہوا کہ گویا غیب سے اسمین یہ اشارہ ہی کہ مجھمین اب زندگی کی قابلیت نہین اور اس جینے سے
مرنا بہتر یہ سوچکر اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو قتل کرکے خودکشی کا مرتکب ہوا اُسکا قول ہی **قول** ایک آدمی کی زبان
ہزار آدمی کو قابو مین رکھ سکتی ہی بشرطیکہ اُس بشر کے قابو مین ہو **نوان بلبنیاس حکیم** شاگرد ارسطو کا ہی اور آئینہ
سکندر اس حکیم کی صنعت گری کا ایک نمونہ ہی یعنی جسوقت سکندر نے سرحد فرنگ پر ایک شہر آباد کرکے اُسکا نام
سکندریہ رکھا اُس شہر مین شورش اہل فرنگ سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے بلبنیاس نے ایک منارہ بلند بنایا اور
ایک آئینہ طلسم وحکمت سے تیار کرکے اُسپر نصب کیا اور ایک دیدبان مقرر کردیا دیدبان اُسے کہتے ہین کہ جو کوئی شخص
اُسی بلند مقام پر بیٹھکر بار بار چارون طرف نگاہ کرتا ہی اور فوج دشمن کی آمد سے قلعہ نشینونکو اطلاع دیتا ہی
چنانچہ دوبار اس ترکیب سے فتح پائی مگر بار سوم بسبب دیدبان کی غفلت کے اہل فرنگ نے آنکر شہر اسکندریہ کو خراب
کیا اور آئینہ دریا مین ڈالدیا جب سکندر کو خبر ہوئی تو اُسکو دریا مین سے نکلوا کر پھر کنارہ منارہ پر نصب کیا یہ منارہ
تین سو گز بلند تھا اور آئینہ مدور کہ جسکا قطر سات گز اور دور تخمیناً بائیس گز تھا جسوقت اسمین نگاہ کیجاتی جو کچھ اُسکے دل
مین گذرتا وہ اس آئینہ مین ظاہر ہوجاتا تھا اُسکا قول ہی **قول** بیمار گرسنہ صحت سے قریب تر ہی بنسبت تندرست
بے اشتہا کے **دسوان عنطنطیس حکیم** فرقہ کلبیہ کا مقتدا و پیشوا ہی اس فرقہ کو کلبیہ اس سبب سے کہتے ہین کہ
یہ لوگ محنت ومشقت اور قہر نفس کو دوست رکھتے ہین راحت ولذت کو مکروہ جانتے ہین تھوڑا وخوش اور

پوشش مین بدترین اقسام کو پسند کرتے ہین نفس کو سخت عذاب مین مبتلا رکھتے ہین کسی خواہش نفسانی کو پورا نہین کرتے آدمیون کے اختلاط سے متنفر رہتے ہین کلام مین درشتی وخشونت روا رکھتے ہین گویا کتے کی طرح بھونکتے ہین جو کہ عربی مین کتے کو کلب کہتے ہین اس سبب کلب کے ساتھ منسوب کیا چنانچہ اس حکیم کے شاگردون مین دیوجانس کلبی شاگرد رشید ہی

دیوجانس حکیم کا حال

گیارھوان دیوجانس حکیم شہر قوقلس مین پیدا ہوا اسکا باپ کسی جرم مین وہان سے نکالا گیا یہ بھی عہد طفلی مین اُسکے ساتھ جلاء وطن ہوا جب شہر آثینہ مین پہونچا وہان حکیم عنطثلیس کی تعریف سنکر اُسکی خدمت مین حاضر ہوا جبکہ عنطثلیس نے دیوجانس کو علم کی طلب مین ثابت قدم پایا بہت خوش ہوا اور شاگردون مین داخل کیا یہانتک کہ یہ زہد وقناعت مین اُستاد سے بھی بڑھ گیا اپنے جسم کو نہایت تکلیف پہونچاتا اور بات نہایت درشتی سے کرتا اور بغیر گالی کے کسی کو تعلیم نہ دیتا مگر اس صورت مین بھی اُسکی باتین نکات حکمت اور غرائب لطائف سے خالی نہ ہوتین ہمیشہ عالم تجرید مین زندگانی بسر کرتا اور کلمۂ الحق کے بیان مین کچھ مضائقہ اور ملاحظہ نہ رکھتا اس سبب بعد چند مدت کے اُسکا لقب دیوجانس کلبی مشہور ہوا **قول** کسی نے اُس سے سوال کیا کہ کھانا اور پینا کسوقت بہتر ہی جواب دیا کہ اہل دولت کو جسوقت اشتہا غالب ہو اور اہل افلاس کو جسدم میسر آجائے ایک شخص نے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہی کہا کیسا حال ہوگا اُس شخص کا جو کہ ہر روز موت سے ایک منزل قریب ہوتا جائے

بقراط حکیم کا حال

بارھوان بقراط حکیم ہمعصر بہمن بن اسفندیار کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ سکندر رومی کے عہد سلطنت سے سنو برس پہلے تھا سولہ برس کی عمر مین تحصیل علوم سے فارغ اور صدر تدریس پر قائم ہوکر علم طب کو اہل عالم پر ظاہر و آشکار کیا اس سے پیشتر تمام حکما اُسکو اسرار غیبی جانتے تھے اور اس باعث سے کسی غیر پر ظاہر نکرتے اُسکا قول ہی **قول** داناترین مردم وہ ہی کہ جو حالت عشرت وتنگدستی مین تنگدل نہ ہو اور وقت عشرت وآسودگی مین اپنے قدیم رفیقون کو فراموش نہ کرے اور نادان ترین مردم وہ ہی کہ اُس شخص کو چاہے جو اُسکو نہ چاہے اور دنیا کی دولت کو عقبیٰ کی نعمت پر مقدم سمجھے

بقراطیس حکیم کا حال

تیرھوان بقراطیس حکیم شاگرد بقراط کا اور دانائے کامل تھا تزکیۂ نفس مین مدارج بلند بہم پہونچایا تھا اُسکا قول ہی **قول** جبتک خطرات خسیس دل مین سے باہر نہین نکل جاتے ہین علوم شریف ہرگز دلنشین نہین ہوتے اس لیے کہ لطیف کبھی کثیف کے ساتھ مجتمع نہوگا

سقراطیس حکیم کا حال

چودھوان سقراطیس حکیم شاگرد سقراط کا ہی بڑا عالم وفاضل اور حکیم دانا دل تھا اُسکا قول ہی **قول** مجھے فضیلت سے صرف یہی مرتبہ حاصل ہوا کہ مین اپنی جہالت سے خبردار ہو گیا

انتافلس حکیم کا حال

پندرھوان انتافلس حکیم شاگرد لقمان کا ہی دانائے حقائق اسرار اور واقف راز نہان وآشکار تھا اُسکا قول ہی **قول** عالم اجسام ایک شعبہ ہی عالم ارواح کا اور عالم ارواح محصور ہی حصار قدرت مین اور حصار قدرت ایک دائرہ ہی مرکز فضائے نامتناہی کا

بطلمیوس حکیم کا حال

سولھوان بطلمیوس حکیم علم ہندسہ اور ہیئت اور نجوم مین اُستاد وقت اور یکتائے روزگار گذرا ہی کتاب مجسطی

کہ علم ہیئت مین نہایت معتبر ہی اسکی تصنیفات سے مشہور و معروف ہی اور ان دونون علوم مذکورہ مین اس نے
بہت سی کتابین تصنیف کی ہین تحقیقات اجرام فلکی کے واسطے اس نے رصد بھی تیار کی تھی اٹھتر برس زندہ

جالینوس حکیم کا حال

رہا اُسکا قول ہی **قول** صاحب تصنیف ہمیشہ زندہ ہی اگرچہ کسی زمانہ مین مرگیا ہو حریص ہمیشہ مفلس ہی اگرچہ
تمام جہان اُسکا ہو قانع ہمیشہ تونگر ہی اگرچہ کچھ بھی نہ رکھتا ہو **سترھوان جالینوس حکیم** بروایت صحیح
دو سو برس بعد حضرت عیسیٰ مسیح کے پیدا ہوا ممالک روم و مصر مین علم حکمت حاصل کیا اور اپنے تمام

دیمقراطیس حکیم کا حال

ہمعصرون پر سبقت لے گیا اُسکا قول ہی **قول** سب نعمتون سے بہتر وہ نعمت ہی کہ جو بے محنت مشقت اور بے
سوال و جستجو ہاتھ آئے **اٹھارھوان دیمقراطیس حکیم** کہتے ہین کہ فلاطون سے پیشتر گذرا ہی اور علم حکمت مین

سولون حکیم کا حال

بھی اُس سے زیادہ تھا اُسکا قول ہی **قول** مغلوبان غضب اور مطیعان شہوت کو آدمیون مین حساب نکرنا چاہیے
انیسوان سولون حکیم مادر فلاطون کا جد امجد ہی ولادت اُسکی شہر مدینۃ اثکھا مین ہی یہ حکیم نہایت فصیح گفتار

فیلسوف حکیم کا حال

اور لطیف بیان تھا **قول** اس سے کسی نے کہا کہ بادشاہ وقت کو تجھ سے عداوت ہی جواب دیا کہ بھلا وہ
کونسا بادشاہ ہی جو اپنے سے بہتر و بزرگ اور بے پروا شخص کو دوست رکھتا ہو **بیسوان انفیلسوف حکیم**

اقلیدس حکیم کا حال

ہمعصر اور شاگرد ادریس علیہ السلام کا ہی شہر بابل مین ہمیشہ نصیحت گر خلائق رہا اُسکا قول ہی **قول** مجھے اس سے
نہایت تعجب آتا ہی کہ جو خوف مرض کے باعث ماکولات ردیہ یعنی غذاے بد سے پرہیز کرے اور عذاب
آخرت کے اندیشہ سے گناہ و خطا کو نچھوڑے **اکیسوان اقلیدس حکیم** ہر علم و فن مین افضل و اکمل تھا

ارشمیدس حکیم کا حال

ریاضی و ہندسہ اُس نے وضع کیا چنانچہ مقالات تحریر اقلیدس اُسکی تالیفات سے ہی اُسکا قول ہی **قول**
متاع دنیا گویا سر راہ ایک آتش روشن ہی جس نے ایک کنارہ سے بقدر احتیاج لیکر اجرا کیا وہ سلامت
رہا اور جس نے ضرورت سے زیادہ لینے کی آرزو کی وہ بیشک جلے گا اور اپنا گھر جلا ئیگا **بائیسوان ارشمیدس**
حکیم علوم ریاضی و ہیئت اور جر ثقیل مین بے عدیل و بے مثال و صاحب فضل و کمال تھا اُسکا قول ہی **قول** اگر کوئی چیز
مجھے اس دنیا سے زیادہ وسیع نظر آئی تو زمین و آسمان کو بذریعہ آلات اور بوسیلہ تدابیر یہان سے اُٹھا کر وہان
لیجاتا ای خرد پرور اسی طرح یونان مین بہت حکیم گذرے ہین اور علاوہ یونان کے اور ملکون مین بھی حکمت کا رواج

جاماسپ عجمی حکیم کا حال

پایا جاتا ہی چنانچہ **ملک عجم** مین اور **ملک عرب** مین اور **ملک ہند** مین بھی اعلی درجہ کے حکیم عالم وجود مین
جلوہ گر ہوے ہین از انجملہ **جاماسپ حکیم عجمی** شاگرد لقمان حکیم کا گشتاسپ بادشاہ ایران کا وزیر اور علوم

ارجاسپ عجمی حکیم کا حال

رمل و نجوم مین کامل و بے نظیر تھا اُسکا قول ہی **قول** سب سے مشکل کام یہ ہی کہ کوئی کریم کسی لئیم کے روبرو دست
احتیاج دراز کرے **ارجاسپ حکیم عجمی** علم حکمت مین یکتاے روزگار تھا جب اُس کی موت کا وقت سر پر
آیا اپنے فرزند کو یہ وصیت کی **قول** ای فرزند جگر بند بادشاہون کو خدمت پسندیدہ سے رضامند

اور دوستون کے ساتھ لطف واحسان سے پیش آ اور دشمنون کو دلاسا اور تسلی دے اور زن و فرزند کی رعایت
کر کہ کبھی تیرا عیش منغص نہ ہو + بعد اُسکے قبلہ رو ہو کر جان عزیز حضرت جان آفرین کو سپرد کی بزرجمہر حکیم بادشاہ
کسریٰ ملقب بہ نوشیروان عادل کا وزیر اور حکماے عصر کا پیشوا تھا اُسکا قول ہی **قول** بادشاہ کو لازم ہی
کہ چار چیزسے ہمیشہ محترز رہے غضب اور بخل اور دروغ اور قسم اس لیے کہ غضب عاجزون کا کام ہی اور بادشاہ
عاجز نہین ہی دروغ امید و بیم کے وقت کام آتا ہی اور بادشاہ دونون سے بری ہی بخل بسبب احتیاج زوال
کے ظہور پاتا ہی اور بادشاہ محتاج نہین ہی قسم نفی تہمت کے واسطے مخصوص ہی اور بادشاہ مقام تہمت سے باہر ہی
حکیم بیدپاے برہمن فضل حکماے ہند ہی بڑا موحد اور خدا پرست اور عارف وقت تھا اس راہ سے کوئی
یہ نہ جانے کہ جیسے اسوقت کے برہمن بت پرست ہوتے ہین اُس زمانہ مین عارف و درویش کو برہمن کے لقب سے
ملقب کرتے تھے کتاب کلیلہ و دمنہ اسکی تصنیفات سے مشہور آفاق ہی اُسکا قول ہی **قول** مین نے حکمت سے چار ہزار
کلام فراہم کیے اُنہین سے چار باتین انتخاب کین دو یاد رکھنے کے قابل ہین اول خالق دوم موت اور دو فراموش کرنے
کے لائق اول وہ کہ تو دوسرونکے ساتھ جو احسان کرے دوم وہ کہ دوسرے تیرے ساتھ جو بدی کرین حکیم عمر خیام
نیشاپوری اہل اسلام اور بے نظیر وقت گذرا ہی علم و حکمت مین بوعلی سینا کے برابر تھا سلطان سنجر سلجوقی والی بخارا
اُسکو اپنے برابر تخت پر بٹھاتا اور نظام الملک نے بارہ ہزار مثقال طلا الملاک نیشاپور سے اُسکا وظیفہ مقرر کر دیا تھا اشعار
اور رباعیات اُسکی مشہور عالم ہین وقت رحلت نماز ادا کر کے سجدہ مین سر رکھا اور کہا **قول** خدایا مین نے تجھے نہ
پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق ہی اپنے لطف و کرم سے مجھپر رحم فرما اور میرے گناہ معاف کر + یہ کہکر سجدے مین
جان بحق ہو گیا وفات اُسکی ۵۱۵ھ پانسو پندرہ ہجری مین واقع ہوئی **ابونصر فارابی** یہ حکیم مدتون بغداد اور
شام وغیرہ مین دنیا سے گریزان تھا اوقات عزیز ریاضت و عبادت مین صرف کرتا اکثر کتابین زبان یونانی
سے عربی مین ترجمہ کین اسواسطے معلم ثانی کے لقب سے مشرف ہوا ۳۴۴ھ تین سو چوالیس ہجری مین ہزنون نے
اُسکو شہید کیا اُسکا قول ہی **قول** موتین اولاد مرضون کی ہین اور امراض اولاد خلطون کی اور اخلاط اولاد غذاؤن
کی اور اغذیہ اولاد نباتات کی اور نباتات اولاد زمین کی پس جو چیز زمین سے نکلتی ہی پھر وہ زمین مین داخل
ہو جاتی ہی **شیخ الرئیس ابوعلی حسین بن عبداللہ بن سینا** کہ عوام الناس جسکو بوعلی سینا بھی کہتے ہین
اعظم فلاسفہ اہل اسلام ہی شیخ الرئیس کے لقب سے ملقب ہوا اٹھارہ برس کی عمر مین سب علوم معقول و منقول
حاصل کر کے شمس الدولہ والی ہمدان کا وزیر مقرر ہوا ہر روز جبتک کہ ایکسو بیس بیمارون کا علاج نکر لیتا ہرگز
طعام نہ کہاتا تھا اُسکا قول ہی **قول** طبیعت مدعی ہی اور مرض مدعا علیہ اور علامات گواہ اور نبض و قارورہ
سند و دستاویز اور یوم بحران روز انصاف اور مریض وکیل اور طبیب منصف عادل ہی آیندہ جیسا فیصلہ ہو

علم حکمت مین قانون اور اشارات وغیرہ اسکی تصنیف سے یادگار ہین اور فن شاعری مین بھی یکتاے دہر تھا عربی مین کتاب ارجوزہ نظم اور فارسی مین بہت اشعار اور رباعیات اسکی مشہور و معروف ہین ۳۷۳ تین سو تہتر ہجری مین پیدا ہوا اور ۴۲۸ھ چار سو اٹھائیس ہجری مین وفات پائی پچپن برس کی عمر مین دریاے ہستی سے کشتی فنا پر عبور کیا **شہاب الدین مقتول** طریقہ اشراقین و مشائین دونون مین حکیم آزاد کیش اور راست اندیش تھا ملک طاہر بن ملک صلاح الدین اسکی نسبت کمال اعتقاد رکھتا جو کہ اکثر ذوق و شوق کے وقت بے اختیار اس سے کلمات خلاف شریعت زبان سے سرزد ہوتے تھے اسواسطے فقیہون نے اسکے قتل پر فتوی دیا اور بادشاہ کے حکم سے ۵۸۷ھ پانسو ستاسی ہجری مین مقتول ہوا حکیم **ناصر خسرو** صوفیہ مذہب اور سیاح ہفت اقلیم تھا بعضے اسکو اہل عرفان و توحید سمجھتے ہین اور بعضے دہریہ قرار دیتے ہین اسواسطے کہ ہر ایک دین سے بحث رکھتا تھا اور کبھی کبھی شعر کیطرف بھی رغبت تھی یہ قطعہ اسکا ہے

مؤلف

ناصر خسرو براہے می گذشت	مست و لایعقل نہ چون می خوارگان
دید گورستان و مبرز روبرو	بانگ بر زد گفت ہین نظارگان
نعمت دنیا و نعمت خوارہ بین	اینش نعمت اینش نعمت خوارگان

میر محمد باقر عمدۂ حکماے اشراقین و مشائین اور صاحب توحید و عرفان تھا مشہد مقدس مین علم حاصل کرکے تھوڑے دنون مین عالم بے بدل اور فاضل بے مثل بنگیا اور مباحثہ و مناظرہ مین علماے ہمعصر پر ہمیشہ غالب رہا سلاطین اسکی صحبت سے رغبت رکھتے اور وہ انسے متنفر تھا صراط المستقیم اور افق المبین اور حاشیہ شرح مختصر اصول اسکی تصنیفات سے ہین اسکا قول ہے **قول** انسان مین آنکھون کی شرم ہے خدا کو دیکھتا تو گناہ نہ کرتا **خواجہ نصیر الدین طوسی** حکیم اعظم و افضل اور صاحب تصنیفات کثیر ہے اسکا قول ہے **قول** جسوقت ایسے مختلف دو کام تجھے پیش آئین کہ ان مین سے بہتر اور درست کام حقیقت مین تجھے معلوم نہ ہو تو دونون مین جو کام تیری خواہش نفس کے موافق ہو اسکو ترک کردے اور جو خواہش نفس کے مخالف ہو اسے عمل مین لاے اسلیے کہ امر حق اور اظہار صواب سے نفس ہمیشہ مخالفت رکھتا ہے + حاصل کلام خرد پیر و عالی مقام کو داناے ہوشیار فرزانۂ روزگار نے گذشتگان سلف کی تواریخ سے خاطر خواہ آگاہ کردیا اور وقت مقررہ تک زمانۂ قدیم کا حال تمام و کمال تفصیل وار بخوبی یاد دلوا دیا اور فرمایا کہ امتحان کے دو چار دن باقی رہ گئے ہین اس واسطے وہ علوم جو حکما نے ایجاد کیے ہین ابھی ہم ملتوی رکھتے ہین بعد امتحان کے تعلیم کرینگے غرض کہ اتنے مین وہی وقت موعود اور روز معہود آپہونچا شعور سخن رس حاضر ہوا اور دونون کو بزم امتحان مین لے گیا

حکیم شہاب الدین مقتول کا حال

حکیم ناصر خسرو کا حال

حکیم میر محمد باقر کا حال

حکیم خواجہ نصیر الدین طوسی کا حال

امتحانِ چہارم

مؤلف

کبھی ترقی کبھی تنزل کبھی عروج و زوال دیکھا	جسے کہ کہتے ہین بدر کامل اُسی کو ہم نے ہلال دیکھا
کبھی تغیر کبھی تبدل عجیب ہی انقلاب عالم	ہی آج جس گھر مین عیش و راحت کل اُسمین رنج و ملال دیکھا
جو ہمسے پوچھے تو ہم بتا دین کہ سارے عالم کی سیر کی ہی	تجھے کب ای ہمنشین خبر ہی جہانکا ہمنے جو حال دیکھا
یہی زمین ہی یہی فلک ہی یہی ہین خورشید و ماہ و انجم	پھرے ہین مشرق سے تا بمغرب جنوب سے تا شمال دیکھا

سیاحت شش جہت مین ہر قوم ہمارے ہمراہ جا بجا تھا
نظام آوارہ گرد کو بھی محقق باکمال دیکھا

فرزانۂ روزگار مع شہزادۂ خرد پرور دربار خسروی مین تشریف لایا حسب قاعدہ مستمرہ رسم استقبال اور طریق اعزاز و اکرام عمل مین آیا عقل مجسم نے نظر فیاضانہ سے خرد پرور کے چہرۂ انور کو مشاہدہ فرمایا دیکھا کہ جبین سے روشنی علوم آشکارا اور صفحۂ بشرہ سے کیفیت جلالت علمی نمودار ہی ارشاد کیا

مؤلف

اے نورِ نگاہ و قرۃ العین	حاصل ہوئے تجھے علوم کونین
ہشیار کہ وقت امتحان ہی	انبوہ جہانیان یہان ہی

اے فرزند عزیز بیان کرو کہ ابتک کس کس علم کی تحقیقات کی اور کون کون سی نئی بات حاصل ہوئی شہزادہ نے عرض کی

مؤلف

شہا بحر محیط و اوقیانوس	لبِ ساحل سے ہو تیرا قدمبوس
ہین احشر اے سلطان عالم	ترے قبضے مین پانچون بحر اعظم

جناب العالی فدوی نے مقدار زمین کا حال اور ویرانی و آبادی کی حقیقت دونون طریقون پر دریافت کی ہی یعنی حکمائے یونان نے کیا راے قائم کی ہی اور محققین فرنگ اس بات مین کیا مذہب رکھتے ہین پس دریافت ہوگیا کہ وہ زمانہ خاص ایجاد کے واسطے موضوع تھا اور یہ وقت عالم تجربہ کا ہی اگرچہ زمانہ سابق مین بھی تجربہ کا چرچا تھا مگر درجہ تکمیل کو نہ پہونچا چنانچہ اسقلینوس اول کی راے فقط تجربہ پر تھی اور اسی طرح ایک ہزار چار سو برس یہ قول یون ہی جاری رہا پھر مینوس طبیب ظاہر ہوا اور تجربہ کو خطا جانکر قیاس بھی شامل کیا سات سو گیارہ برس تک سب اسکی پیروی کرتے رہے بعد اسکے برمانیدس طبیب پیدا ہوا اور تجربہ کو بالکل خطا سمجھ کر قیاس ہی پر عمل کیا مگر اسکے شاگردون مین اختلاف واقع ہوگیا پھر فلاطون نے جانا کہ تجربہ بےقیاس خطرناک ہی

اور قیاس بے تجربہ مستلزم ہلاک لاجرم قیاس کو تجربہ سے ملایا اور رطل الف ثلثہ کی کتابین جلادین اور جو کتب قدیم کہ تجربہ و قیاس دونون پر مبنی تھین اُن پر اعتماد کیا پھر فلاطون سے ایک ہزار چار سو بیس برس کے بعد طبیب اسقلینوس ثانی کا ظہور ہوا اور اُس کی راے درست دیکھ کر اُسی پر کاربند رہا

مولف

مرد خردمند ہنر پیشہ را	عمر دو بایست درین روزگار
تا بیکے تجربہ آموختے	با دگرے تجربہ بردے بکار

آمد گیتی نورد سوداگر سیاح کا حال

شہزادہ بیدار مغز اسی قدر تقریر کرنے پایا تھا کہ بادشاہ دانش پناہ نے فرمایا ذرا توقف کرنا پھر داناے ہوشیار یعنی فرزانہ روزگار کی طرف مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ ہمارے شہر مین ایک سوداگر ملک التجار سیاح جہان و سیاح بحار سیار گیتی نورد کے نام سے مشہور و معروف تازہ وارد ہی کل ہمارے سلام کو حاضر ہوا تھا شاعر ہی اور اکثر علوم مین دستگاہ رکھتا ہی مجالس علما مین استفاضہ حاصل کیا اور تقریر علمی کا بھی شوقین ہی اگر مرضی مبارک ہو تو اُسکو بلوائین فرزانہ روزگار نے کہا بہت مناسب ہی اس مین دو فائدے مقصود ہین اول یہ کہ سیاح اور تجار وغیرہ کے ساتھ آئین سلوک و خاطرداری سے پیش آنا گویا اپنی نیکنامی و الاہمتی کا ذریعۂ اعظم اور وسیلۂ اکبر ہی دوم اُنکی تقریر بھی سامعین کے حق مین تواریخ کا حکم رکھتی ہی اسواسطے کہ احوال زمانہ موجود کو بچشم خود معاینہ کرکے وہ ایک زندہ تواریخ بنجاتا ہی استنے مین شعور سخن رس نے عرض کی کہ سب سے زیادہ لطف یہ ہی کہ جو جو ملک اُسکی نظر سے گذرے ہین شہزادۂ عالم کی زبان صداقت بیان سے اُنکی حقیقت اور حالات سنکر اُسکو نہایت حیرت ہوگی کہ جو کیفیتین مین نے اسقدر خشکی و تری کے سفر کرکے پیرانہ سالی تک حاصل کی ہین وہ بفضل الٰہی سے نور چشم سلطنت کو بلا مشقت عالم خُردسالی مین بہم پہونچ گئین اور جو عجائبات کہ فی زمانناً اُسکو نظر آئے ہین اُنکا تذکرہ سنکر شہزادہ کو بھی حظ کافی اور لطف وافی حاصل ہوگا غرضکہ بمجرد صدور حکم محکم وہ سوداگر جہانگرد سیار گیتی نورد حاضر بارگاہ شہریار ہوا کیا دیکھتا ہی کہ دربار عام ہی عجیب ازدحام ہی بڑے بڑے حکماے عظام و علماے کرام درجہ بدرجہ موجود ہین اور تخت خسرو ہمایون بخت کے روبرو کرسی جواہر نگار مرصع کار پر ایک طفل ہشت سالہ نہایت کروفر اور کمال تزک و احتشام سے متمکن افروز ہی

مولف

نشستہ بر کرسی زرنگار	بصد شوکت و حشمت و عز و جاہ
ز بخت جوان شد بہ طفلی جوان	بزرگی بعقل است بے اشتباہ

برابر اُسکے دوسری کرسی زرین بھی موجود ہی اُسپر ایک شخص مبارک صورت فرشتہ سیرت مشتری طلعت آفتاب شوکت کہ اُسکے چہرۂ نورانی پر جوہر اول کا یقین اور اُسکے جمال فرخ فال پر عقل کل کا گمان ہوتا تھا زیب افزا ہی

فوراً سمجھ گیا کہ یہ نازنین مہ جبین کجکلاہ اِس شاہنشاہِ عالم پناہ کا فرزند ذیجاہ اپنے معلم علوم و فنون کے ہمراہ معرکۂ امتحان مین رطب اللسان ہی لوگون کی زبانی تعریف تو پہلے ہی سن چکا تھا زیادہ تر مشتاق ہوکر قدم بڑھایا آداب گاہ سے شہریارِ گیہان خدیو کی خدمت مین آداب بجالایا اور پھر اپنے مقام قیام پر پہونچ کر شہزادہ گل اندام کی طرف متوجہ ہوکر ترقی عمر و دولت کی دعا دی او فی البدیہہ اُسکی تعریف مین یہ چند اشعار آبدار پڑھے

مؤلف

اشعار زبانی سوداگر

جب سے بلند تونے کیا ہی نشانِ علم — کس اوج و ارتفاع پہ پہونچی ہی شانِ علم
تو آفتاب ہی بہ سرِ آسمانِ علم — روشن ہوا ہی نور سے تیرے جہانِ علم
ہی علم جانِ اہلِ جہان تو ہی جانِ علم — ہی تیری ذات مغز پئے استخوانِ علم
فیضِ ازل نے جب سے بچھایا ہی خوانِ علم — سب ریزہ چین ہین اور ہی تو میہمانِ علم
تیرے سبب سے اے گلِ گلزارِ سلطنت — آئی بہارِ علم گئی اب خزانِ علم
ذہن رسائی تیرے زمانے مین دھوم ہی — ملکون مین مشتہر ہی تری داستانِ علم
سب اہلِ انجمن ہمہ تن گوش کیون نہون — تیرا سخن ہی جوہر نطق زبانِ علم
دامانِ عقل گوہر نایاب سے بھرین — وا ہون اگر ترے لب گوہر فشانِ علم
تیری طرح کا غیرتِ یوسف جو ساتھ ہو — پھر کیون نہ تجھ پہ ناز کرے کاروانِ علم
اب ہی جواہراتِ مضامین کی کیا کمی — اُستاد مل گیا تجھے گویا کہ کانِ علم

کوئی رقم نظر سے نہ گذری تری طرح
گیتی نورد دیکھ چکا ہر دوکانِ علم

خرد پرور نے تبسم فرمایا اور بذلہ سنجی و ذہن رسائی تعریف و توصیف کرکے پھر چند شعر برجستہ اُسکے جواب مین آویزۂ گوش سیارِ گیتی نوردِ سراپا ہوش کیے

مؤلف

اشعار زبانی خرد پرور

دلِ بشر کو ہی جب تک وطن سے مانوسی — رہے گا اُس کا گلوگیر طوق منحوسی
سفر ہی نقش و نگارِ نگارخانۂ عقل — خجل ہی نقش سے جس کے نگارِ طاؤسی
سفر تھی جس کا لقب ہی وہ عین آزادی — وطن ہی جس کا لقب ہی وہ عین محبوسی
سفر سے اہلِ جہان مستفیض ہوتے ہین — وہ تازی و عجمی ہون کہ رومی و روسی
سفر مین ہاتھ سے لگے فیضِ صحبت حکما — سفر مین ہو علما کی نصیب پابوسی

سفر سے مشتعل ہے کو جو ہو فروغ حصول
اگر مسافرین کو کوئی شئے ملے غنیمت جان
مصائب سفر اُس سے ہزار بہتر ہین
عجائبات سفر کا مشاہدہ کرنا
کیا ہی کمنکہ جہاندیدہ سیر عالم نے

وہ روشنی نہین رکھتی ہی شمع فانوسی
ہی سنگ بھی ... ہی افتخار ناموسی
وطن مین گر ہو میسر نشاط کاوسی
ہی بارگاہ ... کل کی جاسوسی
ہمین سفر سے ہی ابتک حصول مایوسی

بہت درست ہی صاحب اگر قبا ... سے
خرد کے تھین رشک ... طوسی

سوداگر جہان گرد سیار گیتی نورد نے زمین ادب پر بوسہ دیا اور جولانی طبیعت کا لوہا مان گیا کمال توصیف و تعریف اور نہایت تحسین و آفرین کر کے چند قطعہ جواہر بیش قیمت و بے بہا حاصل کوہ و دریا انتخاب و نایاب معدن و مخزن خدمت والا مین پیشکش کیے شہزادہ نامدار نے التفات کی پروانگی بخشی اور اُن جواہرات کو نظر تعمق سے ملاحظہ فرما کر نہایت پسند کیے پھر ارشاد کیا کہ اے سوداگر والا گوہر تم جانتے ہو کہ جواہر کس طرح پیدا ہوتے ہین اور اُنکے فوائد و خواص کیا ہین سیار گیتی نورد نے عرض کی کہ گوہر برج فرمانروائی دراختر برج کشورکشائی اس خاکسار جان نثار کو بجز اس کے کہ گوہر و مرجان دریا مین اور یاقوت و الماس وغیرہ کوہسار و معدن مین سے نکلتے ہین اور کچھ نہین معلوم خرد پرور نے کہا کہ اُنکی پیدایش اس وضع پر ہو کہ بارش کا پانی پہاڑون کے مساموں مین جا کر آفتاب کی حرارت سے لطیف بخار بنجاتا ہی جب وہانسے نکلنا چاہتا ہی اور کوئی جگہ نہین پاتا ہی تو وہ کثیف ہوجاتا ہی اور کچھ مدت کے بعد اُسمین ایک طرح کی صفائی اور غلظت آجاتی ہی اُسوقت وہ بالکل سیماب کے مشابہ ہوجاتا ہی پھر بسبب آمیزش اجزاے ارضی کے ہوا سے نضج پاکر رنگ برنگ کے جواہرات بنجاتے ہین اور اختلاف رنگ کا باعث ہر ملک اور زمین کی تاثیر و خاصیت پر منحصر ہی مروارید جسکو موتی کہتے ہین صدف کے شکم سے پیدا ہوتا ہی صدف ایک جانور ہی مچھلی کی طرح انڈے نہین دیتا ہی اُسکے گوشت مین بعینہ مرغ کی سفیدی کا مزا ہوتا ہی اُس جانور کے دونون بازوون پر دو سخت استخوان ہوتی ہین جیسے کہ کچھوے کی لپشت پر سخت ہڈی کی ایک سپر پائی جاتی ہی جسکے ذریعہ سے دریائی جانور اُسکو کسی نوع کی اذیت نہین پہونچا سکتے جب اس جانور کی عمر پانچ برس کی ہوتی ہی تو اول حمل مین بارش کے وقت پانی سے اوپر آتا ہی اور پانی پی کر پھر دریا کی تہ مین اُتر جاتا ہی جب تک کہ آفتاب برج حمل مین رہتا ہی رومی اُس مہینے کو نیسان کے نام سے نامزد کرتے ہین اس ماہ مین جو پانی برستا ہی

اُسکو بھی مجازاً نیسان کہتے ہین غرض جسوقت نہر المتاب جوزا مین داخل ہوتا ہی تو یہ جانور پھر اُبھرتا ہی اور
دن بھر آفتاب کے مقابل پھرتا رہتا ہی جب آفتاب غروب ہوجاتا ہی تو یہ بھی دریا کی تہ مین بیٹھ جاتا ہی پھر
جسوقت آفتاب کا گذر برج سرطان مین ہوتا ہی اُسوقت صدف کے شکم مین گوہر بنجاتے ہین پس اگر بخارات
مزاج کے موافق جذب ہوتے ہین تو موتی بہتر و عمدہ نکلتے ہین اور جو حرارت زیادہ ہوتی ہی تو سیاہ
پڑجاتے ہین اور جو اثر کم ہوتا ہی تو شمعی اور کاہی ہوجاتے ہین جسوقت اُسکو نکالتے ہین تو اسپر پیاز کی طرح سے
چھلکے بھی پائے جاتے ہین موتی اکثر بحر سرندیپ اور قطیف اور بحرین و ولایت ہرمز سے نکلتا ہی اور قطیف
کے قریب قیس بلکان ایک جزیرہ ہی وہان دُرِّ یتیم پیدا ہوتا ہی اور تحت الزنج مین سے بھی نکالتے ہین اور بنگالہ
سے لے کر دریاے عمان اور حوالیٔ مصر تک بھی پایا جاتا ہی موتی کا حسن و قبح تین باتون سے دریافت ہوتا ہی اول
رنگ دوم شکل سوم مقدار پس رنگ مین سفید و آبدار بہتر ہی اور جس کا رنگ چونے کے رنگ سے مشابہ ہو وہ
بدتر ہی اگر موتی کی رنگت مین تھوڑی سی زردی ہو تو بہتر جانتے ہین اور ملوک و سلاطین اُسکو پسند کرتے ہین
کہ اُسمین آبداری زیادہ ہی اور جو سفید ہوتا ہی وہ کم آبدار ہوگا اور جو مروارید سفید خالص کہ ستارے کی طرح
چمکے اور اُسکے رنگ مین کسی رنگ کی آمیزش نہ ہو اُسکو **دُرِّ خوشاب** کہتے ہین وہ سب مین بہتر اور عمدہ
و نایاب ہی اور جو سفیدی مین دودھ کا رنگ پایا جاتا ہی تو اُسکو شیر فام اور زردی مائل ہوگا تو اُسکو تبنی
اور سُرخی مائل ہوگا تو وردی اور سبزی مائل ہوگا اور روشنی مین قوس قزح کے رنگ پیدا کریگا تو صابی
کہینگے اسکی آبداری قابل اعتبار نہین بلکہ جلد زائل ہوجاتی ہی اور ایک قسم ہی کہ رنگ اُسکا موم کی طرح سبزی
و زردی دونون مین شمول ہوتا ہی اُسکو شمعی کہتے ہین اور سیاہی کی جھلک دیگا تو رُمّانی کہینگے اور
ازروے شکل بہتر وہ ہی کہ بالکل گول ہو عربی مین اُسکو مدحرج اور فارسی مین **دُرِّ غلطان** کہتے ہین اور
جو ذرا درازی مائل ہوگا تو اُسکی اہلیلجی اور جو دونون گوشے یکسان ہون تو بیضی اور جو چوڑا ہوگا تو شلجمی اور
جو ایک طرف باریک اور دوسری جانب پہن ہو تو مسطح اور جو بہت لمبا موتی ہوگا تو اُسکو صراحی دار کہینگے
اور ایک موتی ایسا ہوتا ہی کہ گویا دو موتی باہم طول مین توام ہین اُسکو کمر دار کہتے ہین سوا اسکے دوسری
شکلین ناپسند اور کم قیمت ہین اور بسبب مقدار وہ بہتر ہی کہ ایک مثقال یا اُس سے زیادہ ہو اور اُسکا
جوڑا بہم نہ پہونچے اس سبب سے اُسکو دُرِّ یتیم کہتے ہین مثقال ساڑھے چار ماشہ وزن کا نام ہی اور جو موتی
مثقال سے کم ہو اور اُسکا جوڑا بھی بآسانی دستیاب ہوسکے وہ کم قیمت ہوگا کہتے ہین کہ خلفاے عباسیہ کے
خزانہ مین ایک دُرِّ یتیم تین مثقال کا دریاے فارس مین سے نکلا ہوا موجود تھا اُسکا خواص یہ ہی کہ حرارت آتش
سے زرد ہوجاتا ہی اور جسم انسان کی گرمی سے بھی آب اُتر جاتی ہی اور اسی طرح عطریات مثل کافور و مشک

دُرِّ یتیم
دُرِّ خوشاب
دُرِّ غلطان

غرض یعنی اسکی آب وتاب کے دشمن ہین اور جاے نمناک مین بھی آبداری زائل ہو جاتی ہی اور دوسری قسم کے
جواہرات مین بھی شامل رکھنے سے بے رونق ہو جاتا ہی اور سرکہ اور نوسادر مین گل جاتا ہی در یتیم کو احتیاط سے
رکھنے کا یہ طریقہ ہی کہ شیشے مین نگاہ رکھین اور سر شیشہ مضبوط بند کرین اور ہر برس ایک دو بار ہوا دیکر
پھر شیشے مین رکھدیا کرین اور شیشہ بھی مقام معتدل مین رہے خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر موتی کو کھرل کرکے
مفرحات اور معجونات وغیرہ مین داخل کرین تو قوت اعضا بخشتا ہی اور خفقان زائل کرتا ہی اور اندوہ دل سے
کھوتا ہی اور سرمہ مین حل کرکے آنکھون مین لگانے سے بصارت زیادہ ہوتی ہی اور چشم اکثر بیماریون سے محفوظ
رہتی ہی اور موتی کو پاس رکھنا قوت بصر اور حدت نظر کو مفید ہی اور شب کوری اور نزلۂ حار کو رفع کرتا ہی طبیعت
اسکی سرد ہی الماس جسکو ہیرا کہتے ہین ہندوستان مین بندیل کھنڈ کی طرف اور گلبرگہ علاقۂ دکن مین کنوئین
کے مانند زمین کھودی جاتی ہی اور دشت قبچاق متعلقہ جنگل مین کہ جو نہایت لق ودق ہی اور اکثر جزائر
ممالک شرقی مین اور ظلمات کے قریب کہ جہان سکندر ذوالقرنین گیا تھا پیدا ہوتا ہی اسکی بہت قسمین ہین
چنانچہ بلورین کہ نہایت سفید وشفاف ہوتا ہی زیتی کہ زردی مائل پایا جاتا ہی سیمابی کہ پارہ کی جھلک دکھاتا ہی
نباتی کہ سبزی مائل ہوتا ہی اسکو گربہ چشم بھی کہتے ہین زاغی کہ سیاہ رنگ ہوتا ہی اسکو حبشی بھی کہتے ہین اور سرخ
اور زرد اور سرخی وسیاہی مائل وغیرہ اور ہیرا اسقدر سخت ہوتا ہی کہ سنگ وآہن یا اور کسی سخت وکرخت
چیز سے نہین ٹوٹ سکتا لیکن سیسے یا رانگ کے ذریعے سے شکستہ ہو جاتا ہی اور جب سفید ہیرے کو آگ
مین گرم کرکے سرد پانی مین غوطہ دین تو آبدار ہو جاتا ہی اور اگر اسکے کنارون پر موم لگا کر آفتاب کے مقابل
رکھین تو قوس قزح کا رنگ نمودار ہوتا ہی اور ہیرے مین اکثر چہرہ الٹا نظر آتا ہی الماس کی نگینہ تراشی اہل فرنگ
پر ختم ہی یہ لوگ بدرنگ اور بے جلا ہیرے کو بھی دوا لگا کر خوشرنگ اور آبدار بنا لیتے ہین اسکا خواص یہ ہی
کہ ریزۂ الماس جسکو عوام الناس ہیرے کی کنی کہتے ہین اگر کوئی کھالے یا کسی کو کھلا دے تو جگر
پاش پاش ہو جاتا ہی مگر فوراً بکری کا جگر خام نگل کر استفراغ کرنے سے باہر آجاتا ہی اگر ہیرے کی نوکدار
کنی کو فولادی قلم مین جڑ دین تو اس سے آئینہ اور فولاد اور پتھر کٹ جاتا ہی اور اس قسم کی سخت چیزون مین
سوراخ بھی اسی سے کرتے ہین از روے طب ہیرے کا پاس رکھنا امراض برص اور جذام اور سنگ مثانہ اور
مالیخولیا اور صدمۂ برق اور نظر بد کے واسطے مفید ہی اسکی تاثیر سے انسان اپنے دشمن پر غالب آسکتا ہی اور
مزاج اسکا چوتھے درجہ مین سرد وخشک ہی یاقوت جزیرۂ سراندیپ اور پوگنگ واقع بنگالہ مین پیدا ہوتا ہی اور
حدود زنگبار مین ایک پہاڑ ہی جسکو کوہ برف کہتے ہین اسکے نیچے بھی پایا جاتا ہی اسکی چند قسمین ہین چنانچہ
شمعی ترنجی کاہی سرخ رمانی ارغوانی زرد بیگون لحمی طاؤسی نیلی کحلی سبز فام کبود وغیرہ اور قسم کبود شردان

مین بھی نکلتا ہی بعضے محققین کا قول ہی کہ یاقوت سیاہ بھی ہوتا ہی سرخ رنگ سب مین بہتر ہی اول بہرمانی جو گل شبنہ
کی رنگت رکھتا ہو ابدازان رمانی کہ دانۂ انار کی طرح سرخ ہو اگرچہ بعضے جوہریون کے نزدیک رمانی بہتر ہی
مگر ابوریحان کی دانست مین دونون ایک ہین جسکو عراق مین رمانی کہتے ہین اُسی کا نام خراسان مین بہرمانی
ہی پھر ارغوانی مائل بہ تیرگی بہتر ہی پھر میگون یعنی جو شراب سرخ کا ہمرنگ ہو پھر گلناری کہ جو سرکہ سرخ رنگ
سے مشابہ ہو پھر گلابی یعنی جو گل سرخ کی رنگت رکھتا ہو کہتے ہین کہ نوشیروان کے خزانہ مین ایک یاقوت
شب افروز تھا اسکو کوکب کے لقب سے ملقب کیا تھا شب تاریک مین وہ چراغ کی طرح روشن نظر آتا اور
گوہر شب چراغ اسی سے عبارت ہی اور یہ کچھ بعید نہین اس لیے کہ یاقوت کی خاصیت یہی ہی کہ اخگر کی طرح درخشان
ہو چنانچہ سلطان ملک شاہ نے ایک قاصد سلطان ابراہیم کے پاس جو سلطان محمود کی اولاد مین تھا بھیجا جب کہ
قاصد سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا سردی کا موسم تھا دیکھا کہ ایک آتشدان زرین سلطان کے روبرو موجود ہی
اور انگارے اس مین آگ سے زیادہ سرخ نظر آتے ہین درحقیقت وہ سب یاقوت سرخ تھے قاصد حیرت مین
رہگیا غرضکہ یاقوت سرخ وزن مین بھاری ہی مگر محققون کا اتفاق ہی کہ یاقوت کحلی یعنی سیاہ سب سے زیادہ
بھاری ہوتا ہی اور یاقوت عموماً سب جواہرون سے زیادہ سنگین اور غث ہی اور بلور برخلاف اسکے نہایت
سبک اور نرم ہوتا ہی اور یاقوت کا رنگ آتش سے متغیر نہین ہوتا [illegible] یاقوت سفید نظر آتا ہی لیکن جب آگ
سے باہر نکلتا ہی تو فوراً اپنے رنگ اصلی پر آجاتا ہی اور جبکہ یاقوت کو استعمال ادویات کے لیے نرم کرین تو آگ
مین گرم کرکے پانی مین بجھائین اور چندبار اسی ترکیب کو عمل مین لانے سے اس قابل ہوجاتا ہی کہ نرمی کے سبب
باریک پیس لین اور یاقوت ہر قسم کے پتھر کو سوائے الماس کے کاٹتا ہی مگر الماس یاقوت کو بھی کاٹ ڈالتا ہی
اور یاقوت کے دانون مین الماس کی نوک سے سوراخ کرتے ہین اسکا خواص یہ ہی کہ جو کوئی اسکو اپنے پاس
رکھتا ہی طاعون سے امن مین رہتا ہی اور یاقوت مُنھ مین رکھنے سے دل کو تقویت زیادہ حاصل ہوتی ہی اور
غم واندوہ زائل کرتا ہی اور غلبہ تشنگی فرو ہوتا ہی اور جو شخص ہر وقت اسکو پاس رکھتا ہی وہ چشم مردم مین
عزیز و محترم رہتا ہی اور معجونات مین استعمال کرنے سے بہت قوت بخشتا ہی اور مصفی خون ہی لعل کو بدخشان
سے کچھ اسواسطے منسوب نہین کیا ہی کہ خاص وہین پیدا ہوتا ہی بلکہ اُسکے معدن کا راستہ بدخشان کی طرف
سے ہی اور متصل بدخشان کے کوہ مشکنان تلے ایک پہاڑ ہی وہان سے نکال کر بدخشان مین فروخت
کرتے ہین اور معدن لعل کوہستان ولایت ختلان مین ہی چنانچہ زمانہ سابق مین لعل کا وجود نایاب
تھا ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ اُس نواح مین پے درپے چند زلزلہ شدید آئے جن کے صدمہ سے وہ
پہاڑ شق ہوگیا اور شگاف کوہ مین سے لعل کے ٹکڑے جو بیضۂ مرغ کے برابر اور بعضے اُس سے بزرگ

لعل

اور بعضے چھوٹے سے تھے مزہ دار ہوئے اُس نواح کی عورتون نے جب اُنکو دیکھا تو دل مین جانا کہ اس سے کپڑون
پر خوب سرخ رنگ چڑھے گا یہ سوچکر اُنکو ہرچند پیسا اور گھسا مگر کچھ رنگ نہ نکلا آخر چھوڑ دیا بعد اُسکے جوہریون
کی نظر پڑی تو جواہرات کی قسم جانکر اُٹھا لائے اور نگینہ تراشون کو دیا کہ پتھر سے جدا کرکے عمدگی کے ساتھ
اُنکو تراشین غرضکہ جوہری اُنکو تراش کر طرح طرح سے جلا دیتے تھے مگر خوب جلا نہین آتی تھی آخرکار
سونا مکھی سے کہ جسکو مرقشیشا سے ذہبی کہتے ہین جلادی تو اُسکے ٹکڑے آگ کے انگارون کی طرح چمکنے لگے
اور یاقوت سے زیادہ روشن اور بڑے نظر آئے اور اول زمانہ مین نہایت عزیز ہوئے اور اُسکے رو برو یاقوت
کی قیمت کم ہوگئی اُسکے بڑے بڑے ٹکڑے جو کسی بادشاہ اولو العزم کے ہاتھ لگے تو اُسکا لقب لعل شبچراغ
ہوا بعد اُسکے جب آزمایش سے معلوم ہوا کہ رنگ کی پایداری اور وزن کی گرانی یاقوت کے برابر نہین ہے لہذا
اُسکی عزت یاقوت سے کم ہوگئی لعل بزرگ ساٹھ اور ستر مثقال تک پایا جاتا ہے اُسکی چند قسمین ہین سرخ اور زرد
اور سبز بھی ہوتا ہے برنگ زمرد بلکہ اُس سے بھی زیادہ صاف اور شفاف اور سب مین بہتر پیازی ہے پیاز
ولایت ختلان مین ایک معدن کا نام ہے اور جو لعل کہ پانچ مثقال سے زیادہ وزنی اور پاک و بے عیب
ہوتا ہے اُسکی قیمت مقرر نہین ہو سکتی بعضے کاریگر بلور کو صنعت سے لعل بنا لیتے ہین اُنمین اور لعل مین صرف
یہی فرق ہوتا ہے کہ لعل سخت اور وزن دار ہوگا اور بلور نرم و سبک اور لعل کی محافظت بھی موتی کی طرح مناسب ہے
اسکا خواص مفرحات اور معجونات اور ادویات چشم وغیرہ مین بعینہ خاصیت یاقوت کے برابر ہے اگر آدمی پاس رکھے تو
خواب پریشان نظر نہین آتے ہین مزاج اسکا گرم و خشک ہے زمرد پہلے مصر کے گنبد ہرمان سے نکلتا تھا اب زنگستان
سے آتا ہے اور دوسری ولایت کے بہ نسبت ملک ہند مین اُس کی عزت زیادہ ہے زمرد کی بہتر قسم کو زبرجد کہتے ہین
مگر بعضے محققین کا قول ہے کہ زبرجد ایک علحدہ جوہر ہے اور وہ زمرد سے بہتر ہوتا ہے مگر بہرحال مزاج اور خواص مین
دونون ایک ہین زمرد چند قسم ہے سلقی یعنی چقندر کی طرح سرخی مائل اور زنگاری یعنی برنگ زنگار اور ذبابی یعنے
مکھی کی طرح سبزی کی جھلک دکھاتا ہوا اور صیقلی یعنی آہن صیقل زدہ کے مانند کہ بشکل آئینہ اُسمین چہرہ نظر آئے اور
ریحانی کہ برگ ریحان کی طرح سبز ہو سب مین سلقی اور ریحانی اور زنگاری کم قیمت ہوتا ہے اور زمرد بزرگ دیگر رنگ
کمیاب ہے زمانہ قدیم مین ایک ٹکڑا زمرد کا بارہ درم وزنی بارہ ہزار دینار مغربی مین خریدا گیا تھا درم ساڑھے
تین ماشہ وزن کا نام ہے زمرد کا خواص یہ ہے کہ جو کوئی پاس رکھے وہ صرع سے محفوظ رہے اور خواب ہولناک نہ دیکھے
اور قوت دل زیادہ ہو اور خون شکم اور اسہال کو بند کرتا ہے اور ایک دانگ استعمال اسکا سمیات کے اثر اور گزندون کے
زہر سے نجات دیتا ہے دانگ چھ رتی وزن کا نام ہے اور زمرد پاس رکھنا سب زہرون کو دفع کرتا ہے آنکھ کی
روشنی زیادہ ہوتی ہے اور زن حاملہ اپنے پاس رکھے تو وضع حمل بآسانی ہوتا ہے اور سانپ کی نگاہ زمرد پر پڑجائے تو

یا زمرد کا سایہ سانپ پر پڑے ان دونون صورتون مین سانپ اندھا ہو جاتا ہی اور زن حاملہ کا سایہ بھی سانپ
کی بصارت کھو دیتا ہی مزاج اسکا سرد وخشک ہی اور بعضے معتدل جانتے ہین **فیروزہ** پانچ مقام پر دستیاب
ہوتا ہی اول نیشاپور مین جہان کے فیروزے بو اسحاقی اور سبز فام آبدار اور گران بہا ہوتے ہین دوم خجند مین
یہان کے فیروزے اوسط درجہ مین شمار کیے جاتے ہین سوم کرمان کے متصل شادک نام ایک قصبہ ہی یہان نکلے
فیروزے ایسے نرم ہوتے ہین کہ چند روز مین بدرنگ ہو جاتے ہین چہارم مرنجان مین یہان کے فیروزون کا بھی رنگ
جلد متغیر ہو جاتا ہی پانچوین نواح تبت مین نستعلی رنگ کا فیروزہ نکلتا ہی فیروزے کا رنگ بوئے تند اور روغن
زیتون وغیرہ سے زائل ہو جاتا ہی چربی اسکے واسطے مفید ہی کہ اس سے رونق اور آب و تاب زیادہ ہوتی ہی حکما نے
بہ وجہ فرخی اسکا نام سنگ فرخ رکھا ہی فیروزہ کا پاس رکھنا نظر کو فائدہ پہونچاتا ہی اور دوسرے لوگون کو
خواہ وہ کتنے ہی غضبناک ہون مہربان کرتا ہی **عقیق** ولایت یمن مین پیدا ہوتا ہی اور علاقہ گجرات مین بھی
نکلتا ہی مگر عقیق یمنی تمام زمانہ مین مشہور ہی خوشرنگ اور قیمتی ہوتا ہی اسکی بہت رنگتین ہین چنانچہ سرخ اور جگرگون
اور زرد اور سفید اور سرخ وزرد اور زردی و سفیدی مائل وغیرہ مگر سب مین سرخ اور زرد بہتر ہی چونکہ
عقیق بکثرت میسر آتا ہی اسواسطے زیادہ قیمت نہین رکھتا اور عقیق کی انگوٹھی کو مبارک جانتے ہین اور کہتے ہین
کہ جس ہاتھ مین عقیق ہوتا ہی اسکو اگر دعا کے لیے اٹھاتا ہی تو حق تعالیٰ رد نہین کرتا چنانچہ مکہ مدینہ شام مصر
اور یمن کے علما عقیق کو بموجب عقائد مذہبی کے اپنے پاس رکھتے ہین **مرجان** دیار فرنگ مین پیدا ہوتا ہی
اور وہ چند قسم ہی سرخ اور سرخی و تیرگی مائل اور سفید اور سیاہ ان مین سرخ اکثر فرنگستانی ہوتا ہی اور سفید بندر
ہرمز سے نکلتا ہی مگر ناقص ہوتا ہی اور سیاہ طوس سے جو بلاد مغرب کے بڑے شہرون مین سے ساحل پر واقع
ہی قعر دریا مین مونگا پیدا ہوتا ہی پانی مین سفید اور نرم رہتا ہی مگر جب غواص یعنی غوطہ خور خشکی مین نکالتے ہین
اور ہوا لگتی ہی تو سخت اور سرخ یا سفید یا سیاہ بنجاتا ہی کبھی پتھر اور کبھی چوب کرم خوردہ سے مشابہ ہو جاتا ہی
اسکو بُسَد اور مونگا اور مرجان کہتے اور جو سوراخ دار اور رخانہ دار ہوتا ہی اسکو بیخ مرجان کے لقب سے
ملقب کرتے ہین اسکا خواص یہ ہی کہ اگر خون حلق اور سینہ سے آتا ہو تو اسکو موقوف کرتا ہی اور طحال یعنی تلی اور قرح
امعاء اور حسر البول کو زائل کرتا ہی مرجان کا پاس رکھنا قوت بصر کیلیے نہایت سودمند ہی اور اس سبب سے
ارزان ہی کہ بکثرت میسر آتا ہی **لاجورد** حدود ختلان اور بدخشان کے پہاڑون سے نکلتا ہی اسکی معدن کا نام
کوہ لاجورد ہی اسکی بہتر قسم وہ ہی کہ جسپر نقطہ ہاے زر نمودار ہون جو زیادہ صاف اور خوشرنگ ہوتا ہی اسکی
انگوٹھیان اور کوزے اور پیالے وغیرہ بنائے جاتے ہین اور درد چشم کے واسطے استعمال اسکا مفید ہی اور سہال
سنگرہنی کے لیے اس سے بہتر کوئی دوا نہین اور مالیخولیا اور بیخوابی کے واسطے بھی بہت نافع ہی اگر ایک چشم پر

طلا کرین تو پلک کے بالون کو پیدا کرتا ہی یشب جسکو سنگ یشم بھی کہتے ہین ولایت چین مین نکلتا ہی قدوم ہوا
سفید اور سیاہ اسکی انگوٹھیان اور پیالے اور دوسرے ظروف وغیرہ بنائے جاتے ہین خواص اسکا یہ ہی کہ جو کوئی
یشب کو اپنے پاس رکھتا ہی بجلی گرنے سے محفوظ رہتا ہی مقوی دل اور مقوی معدہ اور دافع خفقان ہی کثرت
سے بہم پہونچنے کے سبب سستا فروخت ہوتا ہی فاذہر معدن چین سے برآمد ہوتا ہی زرد اور سفید اور سبز
اور خاکستری رنگ نکلتا ہی اور اُسپر نقطے بھی ہوتے ہین فاذہر سے چھری اور چاقو وغیرہ کے دستے بنائے
جاتے ہین بہتر دستہ پانچ دینار تک قیمت پاتا ہی اسکی شناخت کا امتحان یہ ہی کہ گھسکر تھوڑا سا دودھ مین ڈالدیتے
ہین اگر وہی جمجاوے تو بہتر جانتے ہین خواص اسکا یہ ہی کہ اگر کسی کو زہر دیا ہو یا سانپ نے کاٹا ہو تو ایک دو رتی
فاذہر گھسکر پلا دینے سے زہر کا اثر دفع ہو جاتا ہی الحاصل شہزادہ حزد پرور نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ
آفرینش جواہرات کی کیفیت اور مقامات معدنیات کی حقیقت اس خوبی و عمدگی سے بیان فرمائی کہ تمام حاضرین
دربار پھڑک گئے اور سوداگر دانشور یہ تقریر دلپذیر سنکر لوٹ گیا اور بیساختہ اس شعر آبدار سے رطب اللسان ہوا

مؤلف

عمر تست ورازہا دکہ علام علم غیب	ذات ترا کلید در علم آفرید

پھر شہزادۂ نامور نے فرمایا کہ اے سوداگر والا گوہر قدیمی وطن کہان ہی یہان کس ملک سے آئے ہو اب کونسی ولایت
کا ارادہ ہی اثنا راہ مین کیا کیا کیفیت نظر سے گذری سیاح گیتی نورد نے عرض کی کہ خاکسار پریشان روزگار کا وطن
گردش نگر ہی ہر ملک اور ہر ولایت کی سیر کرتا ہوا بمقتضائے آب و دانہ اس شہر لطافت بہر مین مسافرانہ وارد
ہوا کوئی مقام خاص مقرر نہین کہ جس طرف کا مصمم ارادہ ہو سودائے سفر دامنگیر ہی کچھ خبر نہین کہ تقدیر کس سمت مین ہی اور کہانکا سفر پیش آئے

شعر

ہمچو گوے میدان چوگان بدست ماست	ہر سو مارا چہ اختیار است	می برد بہر سو مارا چہ اختیار است

اے نور چشم شہریاری واے لخت جگر جہانداری سرگذشت سفر اس خانہ بردوش کی ایک داستان طول و طویل
ہی اور گفتگو کا موقع نہایت قلیل ہی مگر جو عجائبات اور غرائب بات دیکھنے یا سننے مین آئی مختصر گذارش
کرتا ہون ابتدائے سیاحت مین ایکبار یورپ مین ملک اطالیہ کی جانب فدوی کا گذر ہوا وہانکے باشندون نے بیان
کیا کہ پہلے سے قریب ایک پہاڑ ہی اُسمین سے ہمیشہ بکثرت آگ کے شعلے نکلا کرتے ہین چنانچہ ابھی چند روز ہوئے
کہ اُس پہاڑ مین ایک نئی دراڑ کھل گئی اور اُسمین سے اسقدر آگ نکلی کہ جس کی روشنی دور دور تک میدانون
مین پہونچی اور اُسکے دوسرے روز رات کے وقت اسی مین سے تین قسم کے درختون کی شکل کے بڑے بڑے
شعلے نکلے اور عجیب تماشا نظر آیا کہ ہزارون آدمی اُسکو دیکھنے کے لیے جمع ہوے یہ بات سنکر بے اختیار فدوی نے

چاہا کہ اُسکی دید سے محروم نہ رہے اسواسطے کہ یہ بھی عجائبات روزگار مین داخل ہی مگر اُس پہاڑ کا نام جان نثار کو اسوقت فراموش ہوگیا ہی یہ سنکر خرد پرور مسکرایا اور فرمایا کہ بیشک اُس ملک مین شہر نیپلز کے قریب ایک آتش خیز پہاڑ ہی اُسکو وہان کے باشندے کوہ وسو ویس کہتے ہین اور اُس سے اکثر آگ اور فلزات جوش کھا کر اُبلتے ہین چنانچہ اٹھارہ سو برس کے قریب عرصہ گذرا یعنی ۹ء ۷۹ اُناسی عیسوی مین وہان ایک بڑے زور و شور کا جوش آیا تھا اور جو مواد اُس مین سے نکلتے تھے دو بڑے بڑے شہر اُسکے نیچے دب گئے اور ڈھائی لاکھ سے زیادہ باشندے ہلاک ہوئے گیتی نورد نے عرض کی کہ حضور کی عمر دراز ہو واللہ کہ اُس پہاڑ کا یہی نام ہی فدوی کو یاد آگیا اور حضور نے جو زبان مبارک سے فرمایا اسمین کسی طرح کا فرق نہین ہی کیونکہ فدوی اُس پہاڑ پر سیر کرنے گیا تھا اور جب وہان پہونچا تو اتفاق سے رات ہوگئی اس واسطے مشعلین اور راہبر ساتھ لیے تھے اول پہاڑ پر جس راہ سے گذر ہوا اُسکے دونون طرف دور تک دھات کا جُوش یعنی میل اور فلزات وغیرہ تھے جو پہاڑ سے کبھی اُبل کر نکلتے تھے سبزہ کا نام کوہین پتا نہ تھا رات کا وقت تھا جیسے کہ اندھیرا ہوتا مگر فلزات جو نہرون کی طرح پہاڑ سے بہ رہے تھے اُنکے سبب سے اُجالا ہو رہا تھا اور بعض بعض مقامون پر دھوئین کی کثرت تھی کہ جس سے کل مقام ایسا نظر آتا تھا جیسے کسی بڑے شہر مین آگ لگجاتی ہی اور وہ آدھا روشن نظر آتا ہی اور آدھا جلکر خاک ہوجاتا ہی جو جل کر خاک ہوگیا اُسمین سے دھوان نکل رہا ہی غرضکہ یہ صورت دور تک دکھائی دیتی تھی مگر حقیقت مین تین میل سے زیادہ نہ تھی صرف دھوئین کی کثرت سے اسقدر فاصلہ معلوم ہوتا تھا چونکہ وہان چلنے کو کوئی راستہ نہ تھا اسواسطے اول فدوی اُس میدان سے گذرا کہ جہان پہلے کبھی کے فلزات نکلے ہوئے تھے اور پھر ایسے مقام پر جہان پندرہ ہی دن پہلے یہ مادہ بہ کر آیا تھا اور پھر اُسپر کہ جو ایک دن پہلے نکلا تھا اور اُسوقت تک بھی گرم تھا ہم لوگون کے پاؤن کے نیچے پہاڑون کی درزون اور شگافون سے اسطرح آگ جھلک رہی تھی کہ اُسکے دیکھنے سے خوف معلوم ہوتا تھا یہان سے گذر کر ایک ایسے مقام پر پہونچا کہ وہان سے چار فوارے نکلتے ہوئے دکھائی دیتے تھے اور اُس سے فلزات اور آگ کے شعلون کا خروج ہو رہا تھا اُنکے گرد دھوئین کے سُرخ اور سفید اور کالے بادلون کا ہجوم تھا ہر چندان سب چیزون پر نظر ڈالنے سے خوف معلوم ہوتا تھا مگر پھر بھی اس عجیب سیر کے دیکھنے کا شوق اسقدر غالب تھا کہ فدوی گرتا پڑتا اور بھی آگے بڑھ گیا اور ایک فوارہ کے دامن مین کہ وہان سے کل کیفیت دکھائی دیتی تھی جا کھڑا ہوا جس مقام سے فوارہ نکلتا تھا وہ پیالے کی صورت نظر آتا تھا وہان سے تیس گز کے فاصلہ پر دو پہاڑون کے درمیان گھاٹی کے سبب سے اونچے مقام پر ایک اور بڑا فوارہ تھا اُسمین سے گویا مادۂ مذکور کا دریا بڑے جوش و خروش سے جاری تھا کمترین نے کسی پہاڑی نالہ کو اس تیز رفتاری سے بہتے نہین دیکھا اول تو مواد ہی فوارہ مین سے بڑے زور و شور سے نکلتے تھے پھر جس پہاڑ پر

یہ دریا بہتا تھا وہ ڈھلوان تھا اور چونکہ وزن مواد کا زیادہ تھا اسواسطے اُسکی رفتار کو اور بھی تیزی ہو گئی تھی کبھی کبھی یہ بھی دیکھنے مین آتا تھا کہ فوارہ مین سے مواد کا اخراج زیادہ ہوتا تھا اسوقت دریا کا چڑھاؤ چند منٹ مین ساٹھ فیٹ سے سو فٹ تک پہونچ جاتا تھا گھاٹی اس مقام پر تنگ تھی اسواسطے مواد ہوا کے زور سے اوپر اُٹھ آتا تھا اور پھر سمندر کی لہرونکی طرح نیچے گرتا تھا مگر یہ حال بیس بائیس سکنڈ تک رہتا تھا اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ اور دھوئین کا یہ حال تھا کہ اس تمام دریا پر شامیانے کی صورت سے چھایا ہوا تھا اُسکی رنگت بھی مختلف مختلف مقامون پر مختلف تھی کہین سفید کہین سرخ اور کہین سیاہ اور دھوئین نے اس دریا کا پاٹ اس قدر بڑھا کر دکھایا تھا کہ گویا پگھلے ہوئے دھات کی جھیل نظر آتی تھی جس مقام پر ہم لوگ کھڑے تھے وہان گرمی کی ایسی شدت تھی کہ چہرون پر دامن کی اوٹ کرنی پڑی وہین آبشار کے اوپر کی طرف ایک بڑا پتھر جھکا ہوا تھا جب دریا چڑھتا تو اس پتھر سے اُسکا فاصلہ صرف دس فیٹ رہجاتا گرمی ہی کی شدت سے اُسکا رنگ تغیر ہو کر سفید ہو جاتا تھا اور پگھلے ہوئے مواد کی سفید چادرین نیچے گرتی ہوئی معلوم ہوتی تھین گرمی ہی کے باعث سے اُس مقام پر کھڑا ہوا جاتا تھا اس واسطے بیس گز نیچے اُتر کر ایک چھوٹے چشمے کے دامن مین ہم لوگ جا کھڑے ہوئے یہ چشمہ بھی بذات خود چھوٹا و سودیس تھا اور اوپر سے اُس کی جڑ مین دریا اس تیزی سے بہکر آتا تھا کہ ہر لحہ اس کے بہ جانے کا خوف تھا یہ چشمہ سولہ فیٹ اونچا تھا اور اُس کا قطر چھ فیٹ اس کے دہن سے بڑے جوش و خروش کے ساتھ آگ کے شعلے اور فلزات کے دہکتے ہوئے دندانہ دار ٹکڑے برابر نکل کر اڑتے تھے اور ہم لوگون کے سرون پر ہو کر جاتے گرمی کے باعث ان کی رنگت سفید رُوپہلی تھی بعضے ٹکڑے ہمارے برابر گرتے اور گرنے کے بعد دو تین منٹ مین ٹھنڈے ہو جاتے چنانچہ ایسے کئی ٹکڑے فدوی کے ساتھ والون نے اُٹھا کر اپنی جیبون مین ڈال لیے اور فدوی نے کوئلے کے بڑے بڑے ٹکڑے اُٹھا کر چشمے کے دہن مین ڈالے وہ اُسی وقت جوش کھا کر فدوی کے سر سے پچاس فیٹ اونچے گئے اُنکی رنگت ایسی سفید نظر آتی تھی جیسے پگھلی ہوئی قلعی ہوتی ہے ہوا کا رخ اُسوقت ایسے موقع پر تھا کہ ہم پر ٹکڑون کے گرنے کا خوف بہت ہی کم تھا اور دھوئین سے بھی دم نہ گھٹتا تھا اس عرصہ مین کئی دفعہ مینھ بھی برسا مگر گرمی ایسی تھی کہ کپڑے تر نہ ہونے پائے مواد خارجہ کی ندی جو اوپر سے آتی تھی آبشار سے گذر کر ہمارے پاس سے ہوتی اور چکر کھاتی ہوئی جاتی تھی اور اُس زین سے ایسی غمناک اور برگ کی صدا آتی تھی جیسے کوئی آدمی درد سے کراہتا ہی غرضکہ چھ سات گھنٹے تک اُس مادے پر جو ایک روز پہلے بہکر نکلا تھا کھڑے رہے ہر طرف آگے پیچھے پانون کے نیچے آگ ہی آگ دکھائی دیتی تھی اور زمین کی سطح ایسی سوراخ سوراخ نظر آتی تھی

کہ کسی نے پتھر کے جلے ہوئے کوئلے وہان بکھیر دیے ہین اور اُن کے سرے ایسے تیز تھے جیسے سوئی کی نوکین اور یہ مواد اُس وقت تک جم کر سخت نہین ہوے تھے گویا پانون رکھنے سے اوپر کا چھلکا ٹوٹ جاتا تھا اور پھر ہمارے پانون آگ پر پڑتے تھے مگر ہم جلدی قدم اُٹھا لیتے تھے جس چشمے کے پاس ہم کھڑے ہوئے تھے اور وہ ہم سے دو گز پرے تھا اُس کے کنارے ایسے پتلے پتلے تھے جسکے ہر طرف سے شعلے نکلتے تھے اگر یہ جان نثار کوُد کر اُسپر کسی طرف جا کھڑا ہوتا تو وہ میرے بوجھ سے دب جاتا یقین ہی کہ وہان سے ہم لوگون کے چلے آنے کے بعد دو تین ہی گھنٹے مین گھُل گھُل کر اُسکا کام تمام ہوگیا ہوگا یعنی اُس کے چارون طرف کے پتھر اور مٹی وغیرہ سب پگھل کر چشمے مین گر پڑے ہون گے اور یہ بھی اُس صورت مین کہ جب دریا نے جو اُس کے برابر بہتا تھا اُس کو چھوڑا ہو اس دریا کی رفتار ایسی تیز تھی کہ ہم مین سے بعض لوگون نے پچاس میل فی گھنٹہ قرار دی تھی مگر تیس میل فی گھنٹہ ہونے مین تو کلام ہی نہین دو سو گز تک بہنے کے بعد اُس کی رفتار مین کمی ہوتی جاتی تھی اور ہر قدم پر کمی ہی تھی یہان تک کہ اُن آتشی ندیون کے سوا جنکا ذکر فدوی اوپر کر چکا ہی حرکت معلوم ہی نہ ہوتی تھی جب دریا طغیانی پر آ کر دونون طرف کے کنارون پر تین تین سو چار چار سو گز تک پھیل جاتا تو اُس کی لہرین بھی آہستہ آہستہ پھیلتی تھین اور جب دریا اُتر جاتا تو وہی لہرین سطح پر اس طرح جم جاتین جیسے قند سیاہ جم جاتا ہی مگر آگ اُسکے نیچے دہکتی تھی ہمارے رہبرون کو اس قسم کے جمے ہوے مواد کا بڑا خیال رہتا تھا مگر اس سے بھی زیادہ اُن کی نظر ایک اور چشمے سے لڑی ہوئی تھی جو دو سو گز اوپر کی طرف چند گھنٹے پیشتر جوش مین آیا تھا اور اُس سے متواتر راکھ اور پتھرون کی بوچھارین پڑ رہی تھین اس چشمے کا حال ایسا ہی تھا جیسے آتشبازی مین انار چھوٹا کرتے ہین تمام شب اس کا یہی حال رہا چشمے سے پٹاخون کے چھوٹنے کی ایسی آواز آتی رہی جیسے کسی رائفل رجمنٹ کے سپاہی باڑھ مار رہے ہین اگر اس چشمے سے خدانخواستہ پتھرون کی جگہ فلزات کا مادہ بہکر آتا تو ہمارا ٹھکانا نہ تھا کیونکہ زمین ڈھلوان تھی اور پھر نیچے بڑے بڑے غار چلے جاتے تھے اسی سبب سے رہبر اُس طرف سے نظر بہت ہی کم ہٹاتے تھے مگر احقر کو تو یہ خوف تھا کہ کہین پانون کے نیچے سے کوئی چشمہ نہ اُبل کھڑا ہو پرانے چشمے سے بھی دھوئین اور راکھ اور چنگاریون کے بادل بڑے زور و شور سے نکل رہے تھے غرضکہ ہم لوگ تین بجے تک وہان کھڑے رہے اُسوقت ہوا پلٹی اور دھوان ہماری طرف آنے لگا پھر پہاڑ سے سب اُتر آئے اور اپنے اپنے گھر کا راستہ لیا فدوی بھی فرودگاہ مین داخل ہوا ابتک وہ کیفیت لوحِ دل پہ منقوش ہی حاضرینِ دربار نے دونون کی گفتگو سے نہایت لطف اُٹھایا پھر سوداگر نے بیان کیا کہ کیا

میرا گذر بر سبیل سیر و سفر براعظم امریکہ مین ہوا تو مین نے وہان کے ڈاکٹرون کا ایک عجیب کمال دیکھا کہ اگر
کسی کے بدن مین کوئی زخم اتفاقاً اس قدر بگڑ جائے کہ قابل اندمال نرہے تو اُسکو تراش کر دوسرے
مقام سے اُسی قدر گوشت اور چمڑا کاٹ کر وہان پیوند لگا دیتے ہین اور زخم اچھا ہوجاتا ہی اسمین
یہ ضرور نہین کہ وہ گوشت و پوست کچھ اُسی شخص کا ہو بلکہ یہانتک کہ کسی مردے کا گوشت بھی قطع
کرکے زندے کے جوڑ مین برابر ملا دیتے ہین شہزادۂ دانشمند نے جواب دیا کہ یہ تو ایک ادنیٰ سی بات
ہی مگر امریکہ والون نے ایک مرتبے یہ کارستانی کی تھی کہ جس وقت دو خونی شخصون کا سر تلوار سے
اُڑا دیا گیا تو ایک عیار ڈاکٹر نے فوراً سرون کو گردنون سے ملا کر مادۂ برقی کی حرارت پہونچانا
شروع کر دی چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ مین دست و پا وغیرہ نے حرکت پیدا کی اور قوت برقی
کے اثر سے زخم درست ہونے شروع ہوگئے اس مین زیادہ تعجب یہ ہی کہ اس جلدی مین ایک
لاش کا سر دوسرے کی لاش پر لگا دیا گیا اور تندرست ہوجانے کے بعد انسانون کی طرح اپنے
تمام کاروبار سرانجام دیتے رہے صرف عیب یہی تھا کہ اُن دونون مین ایک شخص کا جسم فربہ اور
تنومند تھا مگر سر چھوٹا اور دوسرے کا سر بہت بڑا تھا لیکن جسم نحیف و لاغر اس واسطے کہ پہلے ان دونون
مین ایک جوان قوی ہیکل تھا اور دوسرا لاغر اندام پھر سوداگر نے بیان کیا کہ وہان کے کاریگرون
نے ایک بہت بڑا مکان آلاتِ جرِ ثقیل اور کلون کے ذریعے سے مع تمام صحن اور فرش زمین کے
ایک مقام سے اُٹھا کر بہت دور کے فاصلہ پر رکھ دیا اور وہ اسی خوبی کے ساتھ بجنسہ قائم ہوگیا
کہ اُسکی تعمیر مین کسی طرح کا خلل واقع نہ ہوا خرد پرور نے فرمایا کہ وہان کے صناعون نے ایک
بہت بڑی عمارت عالیشان ایک آئینے کی تیار کی ہی کہ جس مین بہت وسیع دالان اور کمرے اور
دیوارین اور ستون اور سقف اور بام وغیرہ سب ایک ہی آئینے کے ڈھلے ہوے مین غور
کا مقام ہی کہ فقط ایک ہی سانچہ تیار کرکے وہ آبگینہ یکبارگی اُس مین ڈھال دینا کہ سب جگہ برابر
پہونچ جائے کسقدر دشوار ہی ظرف اور سانچہ کی وسعت تو بالاے طاق مگر صناع کی عقل وسیع کی
وسعت قابل ستائش ہی سوداگر نے عرض کی کہ بخدا اے لایزال فدوی نے جس روز سے اُس عمارت
کو دیکھا تھا آجتک اُس صناع کی صنعت کاری کا قائل ہی ہمیشہ اپنے دل مین خیال کرتا تھا کہ یا الٰہی ان
آئینون کو کس قسم کے مصالح سے اس عمارت مین نصب کیا ہی کہ جوڑ اصلا نظر نہین آتا لیکن حضور کے
ارشاد سے آج عقدہ حل ہوگیا پھر عرض کی کہ جب فدوی کا گذر براعظم افریقہ کی طرف ہوا
تو ایک بھول بھلیان بنی ہوئی اسقدر وسیع نظر آئی کہ جس مین بارہ محل عالیشان داخل ہین

جو بہ ترتیب ایک دوسرے کے پاس بنے ہوے ہین جو کوئی اُن کے دیکھنے کو اندر جاتا ہی پھر باہر نکلنے کا راستہ نہین پاتا ہی مگر ظاہرا ایک عجیب شی ہی خرد پرور نے فرمایا کہ شاید آپ کو اسکا مفصل حال معلوم نہین یعنے جس قدر یہ عمارت اوپر بنی ہوئی ہی اُسی قدر زمین کے نیچے بھی ہی یہ عمارتین بادشاہون کے قبرستان کے لیے بنائی گئی تھین اس بھول بھلیان مین مُردون اور دالانون کی سیر کے لیے اندر جانے والے کو داخل ہونے سے پیشتر اپنے نکلنے کی تدبیر سوچ لینی ضرور ہی چنانچہ ایک بھول بھلیان جزیرۂ کریٹ کی جو ملکِ یونان کے جنوب مین واقع ہی اس مین بھی سیکڑون پیچدار راستے اور ہزارون دروازے اور بیشمار تہ خانے اور بے انتہا بالاخانے بنے ہوئے ہین پھر سیاح گیتی نورد نے عرض کی کہ حضور عالی اسی طرح سے ایک دفعہ خانہ زاد کو برّ اعظم ایشیا کی طرف سفر کا اتفاق ہوا جس وقت ہندوستان مین وارد ہوا بہت سے عجائب و غرائب نظر سے گذرے یہان کے باشندون کو ہر علم کی طرف متوجہ پایا اور مکانات و عمارات وغیرہ دور دور تک مشہور و معروف ہین چنانچہ **اکبر آباد** مین روضۂ منورۂ تاج گنج تین میل یعنی ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر جانب مشرق واقع ہی اول حاشیۂ در پر سورۂ والفجر بخطِ ثلث تختہ سنگِ سفید پر حروف سنگِ سیاہ سے مرصع لکھی ہی اگرچہ باعتبار حروف ایک **والفجر** ہی مگر بحیثیت سواد و بیاض **واللیل** بھی اُسی مین حروف سنگ سفید سے آشکار ہی عقل اس طلسمات سے حیران ہی کہ ہر حرف جیسا نزدیک سے نظر آتا ہی اُسی طرح دور سے بھی دکھائی دیتا ہی جب کہ فدوی نے دروازے مین قدم رکھا تو گویا بے حساب و کتاب جنت مین داخل ہو گیا یعنی ایک باغ فردوس نگار لبریز بہار نظر آیا روشون پہ دور رویہ سرو و صنوبر کی قطار ہر خیابان سے خیابانِ بہشت کی کیفیت آشکار نہرین جا بجا روان فوارے موقع بموقع نمایان حوض دلآویز نہر لبریز بقرینہ لبریز جب کہ فدوی اُس باغ سے آگے بڑھا وہ روضۂ رفعت انتما نظر آیا ہیبتِ مجموعی اس روضۂ روح افزا کی ہشت پہلو بنائی ہی اور اُس پر آٹھ مینار یا گنبد بہاے آفتابی و کلس طلائی ترتیب دیے ہین مقبرے کے اندر جا کے دیکھا تو وہان طرفہ تجلیات انوار الٰہی اور عجائبات صنعت کبریائی کا مشاہدہ کر کے دیدۂ بصارت اور چشم بصیرت کو منور و مجلّا کیا کہ نہ کبھی دیدۂ دید نے دیکھا اور نہ کبھی گوش شنید نے سنا مدفن اصلی ایک تہ خانے مین واقع ہی واقع مین وہ تہ خانۂ انوار رحمت الٰہی کا خزانہ ہی اور اوپر کے درجے مین مدفن اصلی کے مقابل دو تعویذ علحدہ ہین اُن دونون مقابر اسفل و اعلیٰ کی نقش طرازی و پرچین کاری کے

نظارہ سے نقاش عقل وشعور کو حیرانی اور مصور قوت مصورہ کو سرگردانی ہے صناعان نازک دست نے پتھر کے ہر پھول پتے مین ایسا رگ وریشہ باریک بنایا ہے کہ جسکے روبرو آدھا بال بھی موٹا ہے اُس رشک نگارخانۂ ارژنگ کی ادنی صنعت یہ ہے کہ ایک پھول مین باسٹھ پارہ سنگ رنگارنگ ایسے وصل کیے ہین کہ ہرگز اُسکے پیوند ثابت نہین ہوتے اسی طرح اکثر سنگ زرد سے تختۂ مرمر پر تحریر کی ہین گویا طلاے مہر سے صفحۂ ماہ پر جدولین کھینچی ہین اور سنگ مرمر کی جالیان اِس خوبی و لطافت سے بنائی ہین کہ فدوی نے اُنکو چادر گلہاے نسترن جانا پھر قفس نورطائران گلشن عدن سمجھا اُس روضۂ رفیع الشان کا گنبد عرش فرسا ایسا بنایا ہے کہ ایک کرۂ سنگ مرمر کا مانند ایک دانۂ دُریتیم کے معلوم ہوتا ہے شاید گوہر نور اول اسی کو کہتے ہین غرض تمام درجے اُس کے مشاہدہ کیے اور ہر درجہ کے نظارہ سے مدارج دانائی وبینائی زیادہ ہوے عقب مین اُس کے ایک مسجد وسیع اور مسجد کے مقابل تسبیح خانۂ رفیع اور نیچے اُس کے شمال رودریاے جمن شرف پابوسی مین ہمیشہ مشرف ہے اُس جگہ سے کوسون تک عالم آب نظر آتا ہے بروز یکشنبہ ہمیشہ وہان میلہ ہوتا ہے حوض اور نہرین پانی سے لبریز کیجاتی ہین فوارے چھوٹتے ہین شہر کی خلقت اور صاحب لوگ جمع ہوتے ہین تماشائیون کا ازدحام ہوتا ہے فدوی نے دہ روز بہجت افروز دیکھا ہے اور اُس کا نقشہ صفحۂ خاطر پر آج تک کھنچا ہوا ہے اُس جنت سے الشان کا جی باہر نکلنے کو نہین چاہتا حضرت ادریس علیہ السلام کا سا حال ہوجاتا ہے اور یہ شعر بیساختہ زبان پر بار بار آتا ہے

فرد

اگر فردوس بر روے زمین است	ہمین است وہمین است وہمین است

شہزادۂ خرد پرور نیک اختر نے ارشاد کیا کہ اے سوداگر گیتی نورد تم نے اُس روضۂ معلی کی کیفیت ظاہری بیان کی مگر حقیقت اصلی سے حاضرین دربار آگاہ نہوے لہذا ہم گوش گذار سامعین کرتے ہین اُسدم تمام باریافتگان بارگاہ خسروی نوردیدۂ خسرو عالیوقار کی طرف مع سوداگر جہانگرد متوجہ ہوے خرد پرور نے ارشاد کیا کہ اگرچہ وہ روضۂ مقدسہ ہنوز میری نظر سے نہین گذرا لیکن ازروے تحقیقات اہل تواریخ مجھے اس قدر معلوم ہے کہ جسوقت ارجمند بانو بیگم زوجۂ شاہجہان بادشاہ کا کہ جو آصف جاہ برادر نورجہان بیگم کی دختر تھی انتقال ہوا تو اُس بادشاہ وفاشناس نے بناے روضۂ فلک رفعت کا حکم دیا اور تمام قلمرو ہند اور بلاد دور دست مین فرامین وشقجات سنگہاے عجائب وغرائب کی طلب مین جاری کیے اور بنایان بدیع کار ومعماران شگرف آثار

اور خوشنویسان جواہر رقم ونقاشان مانی قلم کو ہر کشور وولایت اور ہر اقلیم وبر اعظم سے بلوایا چنانچہ
بیلداران قوی ہیکل اور خاراشگافان فولاد بازو نے بنیاد اُسکی تاسر آب پہونچاکر ایک چبوترہ تین سو چوہتر گز
طول اور ایک سو چالیس گز عرض مین نہایت متانت واستحکام کے ساتھ تیار کرکے اُسپر زمین سے
سولہ گز کرسی بلند مترتب کی اور سطح کرسی پر وہ عمارت سراپا کرامت بارہ برس کے عرصہ مین
درجۂ اختتام کو پہونچی دائرہ اُس گنبد بزرگ کا دوسو دس گز ہی کہ جسکا قطر قریب ستر گز کے ہوتا ہی اندر سے
سقف تیئیس گز بلند ہی اور سر گنبد سے کلس مطلا گیارہ گز اور زمین سے کلس کی نوک تک ایکسو سات گز
ارتفاع ہی اس روضۂ مقدسہ کی چار دیواری کے باہر ایک جلوخانہ ہی طول اُسکا دوسو چار گز اور
عرض دوسو پچاس گز اور اُسکے چارون اضلاع مین ایک سو اٹھائیس حجرے ہین اور دو بڑے بڑے کرے
کہ ہر ایک طول مین چہتر گز اور عرض مین چونسٹھ گز ہی اور اُس مین بتیس بتیس حجرے اور چارون طرف ایوان
وسیع اور اُسکے روبرو بازار چار سو کہ جسکو عرف مین چوک کا بازار کہتے ہین بہت عریض وطویل اور چار سرائین
نہایت فراخ ووسیع کہ جن مین سے ہر ایک کا عرض وطول مین سو ساٹھ گز اور چھتیس چھتیس حجرے ہین اور
یہ عمارتین مع ایوان اور دالانون کے سب پختہ سنگ سرخ سے مترتب ہین غرض یہ مقام محمود اور روضۂ مسعود
ہر موسم مین خلد ثانی اور بہشت جاودانی ہی سردی مین تابش آفتاب سے حمام معتدل اور گرمی مین ہوا اُسکی خنک سے
راحت جان وآرام دل برسات مین آبشار وسبزہ زار سے فردوس نظیر اور بہار مین لالہ وگل سے رشک قطعۂ کشمیر

مؤلف

عجب مرقد پاک بلقیس عہد — کہ بانوے آفاق کا ہی وہ مہد
مرصع جواہر سے دیوار و در — ہو آب گوہر سے بھی تازہ تر
خجل کیون نہ ہو اُس سے باغ بہشت — کہ ہی رشک فردوس عنبر سرشت
وہان کی ہی جاروب مژگان حور — کہ آنکھین بچھاتے ہین دامان حور

باغ کا وہ عالم کہ لالۂ کوہ خاور اس کے شقائق رنگین کی غیرت سے ہر سحر زرد رو ولرزان
اور شب بوے روضۂ سپہر اُس کے گل چاندنی کی حسرت سے ہر شب داغ در پہلو وسرگردان

مؤلف

دیکھکر نیرنگی سرسبزی رنگ چمن — حوض فوارے سے ہی انگشت حیرت در دہن

اُسکے سرو وشمشاد بلند کے سامنے خوبی قامت خوبان جہان پست اور اُسکی بہار دلکش کے روبرو رونق
حسن گلرخان درشکست نظم بعالم چنین باغ نامد پدید چو نقش جنین چشم افلاک دید بدیدہ خیابان کز وچشم بد باد دور

کتاب چمن راست بین السطور ہو زہر مصرع شاخ گل بے درنگ ہو بر آوردہ سرمعنی رنگ رنگ ہو اُسکے حوض
حیات بخش کی شرم سے آب حیوان پردۂ شرم مین روپوش اور اُسکی نہر مصفا کی حسد سے دل کہکشان ہزار آبلہ در جوش

مؤلف

آئینۂ حوض ہے وہ روشن
پنہان نہین جس سے راز گلشن
فوارۂ ارتفاع مشحون
با قامت راست وقد موزون
ہر لحظہ براہ دستگیری
گردون کے لیے عصاے پیری
فوارہ ہے یا کہ نخل سیماب
یا سرو روان عالم آب

مہندی کی ٹٹیان گل تر نے شکار دل بلبل کے لیے باندھی ہین یا باغبان عصمت نے پردگیان چمن کیواسطے قناتین سبز بخی کی کھڑی کی ہین

قطعہ

بہار گل طرب انگیز گشت و توبہ شکن
بشادی رخ گل بیخ غم ز دل برکن
طریق صدق بیاموز ز آب صافی دل
براستی طلب آزادگی ز سرو چمن

اس باغ کا طول و عرض چالیس بیگھہ ہے فرش و روشین تمام سنگ سرخ کی اور اُسمین سبزہ و گل جیسے عقیق مین کی بٹری ہین
یاقوت و زمرد کی چٹنیان جڑی ہین سنگ مرمر کی نہرون مین آب روان جسطرح آئینۂ جہان نما کے اطراف جداول سیمین کھنچی ہین

مؤلف

وہ نہرین زیب دریا زیور باغ
کہون یا اُنکو روح پیکر باغ
وہ نہرین رشک آب زندگانی
طراوت بخش باغ کامرانی

اُس گل زمین کے وسط مین ایک چبوترۂ بیضا رنگ جلوہ نما ہے اور درمیان اُسکے نقطۂ مرکز کے مانند ایک حوض کاشمس
فی السماء جو سنگ مرمر و سنگ موسی اُس عمارت عالیشان مین صرف ہوا ہے نور چشم تجلی طور ہے اور سواد و بیاض دیدۂ حور
اور جو عقیق ولاجورد اُس بناے سماوی بنیان مین خرچ کیا ہے لخت جگر مین اور نور چشم معدن ہے اُسکی محرابین خورشید قباب کے
رشک سے ہلال ہمہ تن ناخن سینہ خراش بنگیا ہے اور اُسکے کمانچۂ طاق رفیع کے سامنے فلک بھی قوس قزح کو نقش بر آب بنا ہوا جانتا ہے

قطعہ

پیش مرغولۂ محراب و درو الانش
طاق ابروے بتان بہر سلام آمدہ خم
پایۂ بنیاد تو کش لب گاو زمین
از لب بام تو زند بوسہ بعرش اعظم

اس قصر نادر العصر کا تہ خانہ نورانی کا شانہ کہ آفتاب ہر روز اُسکی باریابی کے واسطے رخنہ جو اور ماہتاب کو ہر شب اُسکی
آستانہ بوسی مین نگاپو ہے وہان برابر بہار بر سلطان ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی خاطب بہ شاہجہان بادشاہ

اور ارجمند بانو بیگم ملقب بہ ممتاز محل کا مدفن ہی بادشاہ کی تاریخ انتقال رضی اللہ اور ممتاز محل کی تاریخ وفات یہ ہی

تاریخ

زین جہان رفت چو ممتاز محل	در جنت بر خش حور کشاد
بہر تاریخ ملائک گفتند	جائے ممتاز محل جنت باد

اس مصرع مین سے ایکہزار چالیس ہجری اور رضی اللہ مین سے ایکہزار چھ برآمد ہوتے ہین قصہ مختصر زمانہ سابق مین وہان ایک شہر جداگانہ بنام ممتاز محل آباد تھا مگر اب انقلاب روزگار سے ویران ہو گیا ہی لیکن تاہم کچھ کچھ نشان لطور یادگار کہین کہین باقی ہین

فرد

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ	آثار پدید است صنادید عجم را

الحاصل سوداگر نامور سیاح جہانگرد سیار گیتی نورد جو عجائب و غرائب در ندرت گوناگون صنعت بوقلمون بیان کرتا تھا شہزادہ عالیجناب دانش مآب والا گوہر خرد پرور انکی حقیقت اور کیفیت اس عمدگی و لطافت سے ارشاد فرماتا تھا کہ حاضرین محفل امتحان گوش سماعت سے چشم بصیرت کا لطف مشاہدہ کرتے تھے اور جس چیز کو خواب مین بھی کسی نے نہ سنا تھا شہزادہ روشن بیان کی فصاحت تقریر سے قوت مصورہ انکی تصویر صفحۂ خاطر پر منقوش کر دیتی تھی اور نقشہ اسکا قوت متخیلہ کی آنکھون مین کھچ جاتا تھا

مؤلف

درفشانی جو وہ فرخندہ اثر کرتا تھا	صدف گوش کو لبریز گہر کرتا تھا

حضار محفل بہشت مشاکل اور سامعین تقریر دلپذیر نے غلغلہ تحسین و آفرین تا گنبد فلک ہفتم پہونچایا اور زمزمۂ تحسین و مرحبا ہر طرف سے اسقدر بلند ہوا کہ حاملان عرش اعظم نے سنا اور شہزادہ دانش پناہ کی ترقی مدارج علم و عقل کے واسطے درگاہ پروردگار مین التجا کرنے لگے اور افزونی عمر و دولت کے لیے بارگاہ کردگار سے بدل و جان خواستگار ہوے

مؤلف

کیا خوش نصیب ہی کہ جسے حاملان عرش	دیتے ہین دمبدم یہ دعا طال عمرہ
اس عندلیب گلشن اقبال کے لیے	ہی مرغ سدرہ لغمہ سرا طال عمرہ
الیاس و خضر و عیسی و ادریس ای نظام	رکھتے ہین ورد صبح و مسا طال عمرہ

سلطان التاجرین سیاح روے زمین نے درہم و دینار بیشمار اور اطباق زر و جواہر آبدار شہزادہ نامدار کے فرق مبارک پر نثار کیے شہریار عرش وقار نے ہزار پارچہ کا خلعت گران بہا مرحمت فرما کر سوداگر دانشور کو رخصت کیا اور فرزانۂ روزگار کو بھی نوازش بیحد و بیحساب سے معزز و ممتاز فرمایا دربار برخاست ہوا

باب پنجم موسوم بہ عقل ششم

مؤلف

ساقیا تجھکو دعا دیتے ہوے جاتے ہین — شاد رہ تو کہ تری بزم سے ہم شاد چلے
وقت پر بھول نہ جانا کبھی ہان یاد رہے — دورِ ساغر اگر ای شوخِ پریزاد چلے

فرزانۂ روزگار اور خرد پرور قیامگاہ مین تشریف لائے امتحان سے تو فرصت ہو چلی تھی دوسرے علوم کی طرف متوجہ ہوے اُستاد نے کہا کہ ای خرد پرور اب کچھ علم کار آمد مثلِ حساب و جبر و مقابلہ و مساحت و ریاضی و طبیعیات و ہیئت و جر اثقال وغیرہ بھی تھوڑا تھوڑا سمجھ لو فرد کار دنیا کے تمام نکرد + ہر چہ گیرید مختصر گیرید + اگرچہ ان مین سے ہر علم ایک دریا ہی مگر ہم کوزے مین بند کرکے تمھین اُسکی کیفیت سے واقف و آگاہ کرتے ہین شہزادۂ ہوشمند آداب بجا لایا فرزانۂ روزگار نے دعاے خیر دی اور کہا کہ ان علوم مین سے پہلے درجے پر علم حساب ہی اس لیے ہم بھی اُسکو اول بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین حقیقت مین علم حساب چہرۂ جمیع معاملات دنیوی کے لیے آئینہ اور جملہ امورات ظاہری و باطنی کیواسطے کسوٹی ہی جو شخص اس مین کامل نہین وہ ہر بات مین ناقص ہی اگر یہ علم نہ ہوتا تو حق و باطل مین کچھ تفاوت نہ کیا جاتا اور انسان مثل حیوان بے تمیز و نادان رہتے ایک سے ایک کو شرف امتیاز ہرگز نہ ہوتا جو آدمی خواہ غریب ہو خواہ امیر امور دنیا مین اپنے مخدوم و خدم اور ملک و حشم سے اور مراتب دین مین اپنے نفس نفیس اور اوقات عزیز سے شب و روز بر سرِ حساب رہتا ہی وہ بجز سود و مفاد کے زِنہار نقصان و زیان مین نہین پڑتا پس ہر شخص کو واجب و لازم ہی کہ یہ علم حاصل کرے اور اس نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ سے محروم و بے نصیب نہ رہے خصوصاً اہل سلطنت و ریاست اور صاحب فرمان و حکومت کو تو نہایت ضرور ہی کہ اُنکو ہر وقت اس سے کام پڑتا ہی ای خرد پرور اس علم شریف کے ذریعے سے عدد مجہولات کو عدد معلومات سے دریافت کر لیتے ہین اور اس علم کا موضوع عدد ہی یعنی خاص عدد سے بحث کیجاتی ہی پس عدد کی دو قسمین ہین ایک مطلق یعنے صحیح دوسرے مضاف یعنی کسر اور اُستادان علم حساب نے صورت اعداد کیواسطے نو رقمین مقرر کی ہین چنانچہ اُن کی شکل یہ ہی ۱ + ۲ + ۳ + ۴ + ۵ + ۶ + ۷ + ۸ + ۹ + اور دسوین شکل صفر کی یہ ہی + ۰ + یاد رکھو کہ صفر حساب کی اصطلاح مین اُس نقطے کو کہتے ہین جو حفظ مراتب کیواسطے لکھا جاتا ہی اور متقدمین صفر کی صورت کو ہاے مکتوبی کی طرح مدور لکھتے تھے یعنی + ٥ + اور پانچ کی رقم

اُسکو چھوٹی عین کی صورت پر اس طرح کہ جسکا دامن سرسے ملا ہوا ہو یعنی ؏ لیکن متاخرین نے پانچ کو صفر متقدمین کی شکل اور صفر کو نقطۂ حروف تہجی کی صورت لکھنا شروع کردیا اسکا یہ دستور ہی کہ اگر بڑا عدد تحریر کرنا منظور ہو اور اُس سے پہلے کوئی عدد نہو تو اول مین جسقدر مرتبے واقع ہون اُسیقدر نقطے لکھدیتے ہین چنانچہ دس اور بیس وغیرہ مین نوے تک درجۂ آحاد پر ایک نقطہ موجود ہی یعنی ۱۰ ، ۲۰ ، ۳۰ ، ۴۰ ، ۵۰ ، ۶۰ ، ۷۰ ، ۸۰ ، ۹۰ ، اور سو دو سو وغیرہ مین نو سو تک درجۂ آحاد و عشرات پر دو نقطے موجود ہین یعنے ۱۰۰ ، ۲۰۰ ، ۳۰۰ ، ۴۰۰ ، ۵۰۰ ، ۶۰۰ ، ۷۰۰ ، ۸۰۰ ، ۹۰۰ ، اور ہزار دو ہزار وغیرہ مین آحاد و عشرات و مئات کا مرتبہ خالی ہونے کے سبب سے تین نقطے موجود ہین یعنی ۱۰۰۰ ، ۲۰۰۰ ، ۳۰۰۰ ، ۴۰۰۰ ، ۵۰۰۰ ، ۶۰۰۰ ، ۷۰۰۰ ، ۸۰۰۰ ، ۹۰۰۰ ، و علی ہذا القیاس اور جب اس سے پہلے کوئی عدد ہوگا جیسے ۳۲ بتیس یا ۴۵۷ چار سو ستاون وغیرہ تو اُن اعداد کے سبب سے بڑا عدد اپنے مرتبے مین ہوتا ہی نقطون کی کچھ ضرورت نہین اور جبکہ بعضے مراتب مین اعداد ہون اور بعضے مین نہ ہون تو جن مرتبون مین عدد نہ ہوگا وہان نقطہ رکھدینگے مثلاً چھ سو نو یا تین ہزار دو سو سات اس طرح لکھتے ہین ۶۰۹ اور ۳۲۰۷ و علی ہذا القیاس اور ہر مابعد کا عدد اپنے ماقبل کے عدد سے مرتبے مین دہ چند ہوگا اور ہر مرتبے کے واسطے ایک نام جداگانہ مقرر ہی چنانچہ اکن ، دہن ، سہن ، ہزارن ، دہ ہزارن ، لکھن ، دہ لکھن ، کروڑن ، دہ کروڑن ، اربن ، دہ اربن ، کھربن ، دہ کھربن ، نیلین ، دہ نیلین ، پدمن ، دہ پدمن ، سنکمن ، دہ سنکمن ، وغیرہ اسی کی طرف اشارہ ہی اور محاسبین متقدمین و حکماے سلف تعداد ایام و شہور و سنین اور آنہ و پائی وغیرہ اور وزن اشیا کے لیے اور ہر عددِ صغیر کو عدد کبیر کے مقابل لکھنے کے واسطے یہی اعداد مذکورہ استعمال مین لاتے ہین اور تعداد مبالغ و نقرہ و طلا و اراضی وغیرہ کو رقوم عربی سے لکھتے ہین عربی رقمین یہ ہین

[siyaq numerals — illegible] ان رقمون مین ایک سے لگا کر اُنیس ۱۹ تک برابر شکلین متواتر موجود ہین اور بیس سے نوے ۹۰ تک دہائیان اور سو سے نو سو تک سینکڑے اور ہزار سے بیس ہزار تک رقمون کی صورتین معلوم ہوتی ہین اُنکے دریافت کرلینے سے انسان ہر طرح کی رقم لکھ سکتا ہی

عمل جمع

نمونہ کے لیے اسی قدر بہمہ وجوہ کافی ہین اور لاکھ کے واسطے عربی مین یہ شکل مقرر ہی لک اہی خرد پہ ور پیشتر
ہم بیان کر چکے ہین کہ عدد یا صحیح ہوگا یا کسر لہذا پہلے عدد صحیح کی تشریح کرتے ہین اول عمل جمع اور وہ دو
عدد یا زیادہ عددون کے اکھٹے کرنے کو کہتے ہین یہ عمل داہنی طرف سے شروع کیا جاتا ہی اسکا طریق یہ ہی کہ جن
عددون کو جمع کرنا منظور ہو انکو دو سطرون مین اسطرح لکھو کہ اکائی کے نیچے اکائی اور دہائی کے نیچے دہائی
اور سینکڑے کے نیچے سینکڑا وعلی ہذا القیاس جہانتک چاہو پھر اسکے نیچے ایک خط کھینچکر حاصل جمع کو اسکے نیچے
لکھدو اس لیے کہ وہ خط عدد مجموع سے عدد حاصل کو جدا کرتا ہی اس خط کا نام خط عرضی ہی اب اس خط کے نیچے
اکائی کو اکائی کے ساتھ جمع کرکے لکھو اور دہائی کو دہائی کے ساتھ غرضکہ آخر تک یہی طریقہ جاری رکھو پس اگر دو عددون
کی جمع دس سے کم ہو تو اسکو بجنسہ اس عدد کے نیچے لکھدو اور دس سے زیادہ حاصل ہو تو اس زیادہ کو تحریر
کرلو اور جو پورے دس حاصل ہون تو اس مرتبے کے نیچے صفر لگاؤ اور ان دونون صورتون مین دس کے
لیے ایک عدد اپنے ذہن مین محفوظ رکھو اسواسطے کہ ہر مرتبہ اپنے اگلے مرتبے سے دہ چند ہوتا ہی اور قاعدہ
ہی کہ دو سطرون کی جمع مین ایک سے زیادہ دہائی کبھی حاصل نہ ہوگی غرضکہ مرتبہ آیندہ کے حاصل جمع مین وہ
ایک زیادہ کرنا پڑتا ہی اور جو آیندہ کوئی عدد نہ ہو تو صرف وہی ایک نیچے لکھدو اہی خرد پہ ور اسکی
چار صورتین ہین ایک یہ کہ وہ مرتبہ ایک سطر مین ہو اور دوسری مین نہ ہو چنانچہ دوسرے یہ کہ
ایک سطر مین وہ مرتبہ موجود ہی مگر عدد نہ ہونے کے سبب سے صفر دیا گیا اور دوسری سطر مین وہ مرتبہ
نہین ہی چنانچہ تیسرے یہ کہ وہ مرتبہ دونون سطرون مین پایا جائے مگر ایک سطر مین عدد اور دوسری
سطر مین صفر ہو چنانچہ چوتھے یہ کہ وہ مرتبہ دونون سطرون مین موجود ہو مگر دونون جگہ بجائے عدد
صفر لگا ہو چنانچہ پس اگر حاصل جمع کی سطر مین کوئی چیز محفوظ نہو تو عدد کو یا صفر کو بعینہ رقم کردو اور جو محفوظ
ہی تو صورت اول اور سوم مین محفوظ اس مرتبے کے اعداد مین ملادو اور صورت دوم و چہارم مین محفوظ کو
بعینہ اس مرتبے کے صفر کے نیچے لکھدو اور ان چارون صورتون کی مثال اس عمل سے ظاہر ہی
یہ طریق دو سطرون کے جمع کرنے کا ہی اور جو بہت سطرین ہون یعنی تین چار یا اس سے زیادہ تو انکو بھی اسی
طرح نیچے اوپر لکھو چنانچہ اکائی کے نیچے اکائی اور دہائی کے نیچے دہائی وغیرہ اور عمل کو سیدھی طرف سے
شروع کرکے ہر دس کے لیے ایک ایک یاد رکھتے جاؤ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین ان دونون عملون مین کچھ
فرق نہین ہی مگر صرف اسی قدر کہ دو سطرون مین ایک سے زیادہ دہائی حاصل نہین ہوتی اس لیے ایک یاد رکھنا
پڑتا تھا اور اس مین زیادہ دہائیان حاصل ہوتی ہین اور ہر دہائی کے واسطے ایک ایک نگاہ رکھتے ہین
یعنی اگر بیس حاصل ہون تو دو اور تیس حاصل ہون تو تین اور چالیس حاصل ہون تو چار وعلی ہذا القیاس چنانچہ اسکی مثال یہ ہی

اعداد مجموعی

٧	٢	٣	٧	٣
	٣	٣	١	٨
		٥	١	۴
			٩	٦
				٧

خط جمع

حاصل جمع ٧ ٦ ٣ ٠ ٨

عمل جمع کے امتحان کا طریق یہ ہی کہ اعداد مجموع مین سے بے لحاظ مراتب نو نو طرح دین جو باقی رہے اُسکا نام میزان ہی اسی طرح حاصل جمع مین سے بھی نو نو طرح کرین جو اس مین سے باقی رہے وہ اگر میزان کے برابر ہی تو غالبًا عمل صحیح ہی ورنہ غلط چنانچہ عمل مذکورہ کی میزان یہ ہی ٦ × ٦

عمل تضعیف

دوم عمل تضعیف اور وہ عددون کے دوچند کرنے کو کہتے ہین یہ عمل داہنی طرف سے شروع ہوتا ہی اسکا یہ طریق ہی کہ ایک سطر لکھو اُسکے نیچے ایک خط عرضی کھینچو پھر ایک عدد کو دوگنا کرکے اس مرتبہ کے نیچے لکھتے جاؤ اور دہائی حاصل ہو تو عدد آیندہ کی تضعیف مین شامل کرو یہ عمل بھی جمع کے مطابق ہی صرف اسی قدر فرق سمجھو کہ اُس مین دوسری طرف تحریر کرکے جمع کرتے ہین اور اس مین فرض کرلیتے ہین کہ دوسری سطر بھی بجنسہ اُسی کے مشابہ موجود ہی اور تصور مین دونون کو باہم جمع کرکے حاصل جمع کو نیچے لکھتے جاتے ہین چنانچہ عمل تضعیف کی یہ صورت ہی مضعف ٣ ٧ ٠ ١ ٥ ٢ ضعف ٦ ۴ ١ ٢ ٠ ٥ اسکا امتحان یہ ہی کہ مضعف کو نو نو کی طرح دو جو میزان باقی رہے اُسکو دونا کرکے لکھو پھر ضعف یعنی حاصل تضعیف کی میزان نکالو اگر دونون مساوی عدد ہین تو غالبًا عمل صحیح ہوگا ورنہ غلط ہی چنانچہ ١٢ × ٣

عمل تنصیف

سوم عمل تنصیف اور وہ عددون کے نصف یعنی آدھا کرنے کو کہتے ہین یہ عمل بائین طرف سے ابتدا کیا جاتا ہی اسکو خوب یاد رکھو کہ عدد صحیح دو قسم ہی ایک زوج یعنی جفت جو دو حصون پر صحیح تقسیم ہو جاتا ہی جیسے چار چھ آٹھ وغیرہ دوسرے فرد یعنی طاق کہ جو دو صحیح حصون پر منقسم نہ ہو سکے جیسے تین پانچ سات وغیرہ اب سنو کہ ایک سطر برابر لکھو اور ہر عدد کو دو حصہ کرکے ایک حصہ بائین طرف سے خط عرضی کے نیچے لکھتے جاؤ اگر صحیح ہی تو فبہا اور جو کسر باقی ہو تو اُسکے واسطے پانچ اپنے ذہن مین محفوظ رکھو اور اس مرتبہ سے داہنی طرف جو عدد ہی اُس کی تنصیف کرکے یہ پانچ اُس مین ملادو اور جو سیدھی طرف صفر ہو تو وہی پانچ اُسکے نیچے لکھدو اور جو ایک کا عدد ہو تو یہ پانچ اُسکے نیچے بھی لکھے جائینگے مگر اُس ایک کا آدھا یعنی پانچ پھر اگلے عدد کی تنصیف مین ملایا جائیگا اس لیے کہ اگلا مرتبہ اپنے بائین طرف کے مرتبے سے دس حصے کم ہی تو بایان عدد ایک کا اس اپنے مرتبے مین دس پنجائیگا جسطرح دس

اپنے بائین طرف کے مرتبے سے دس حصے کم ہو تو بایان عدد ایک کا اس داہنے مرتبے مین دس ہجائے گا جسطرح دس اپنے بائین مرتبے مین ایک رہجاتا ہو اور جبکہ عمل تضعیف مین اکائی کے مرتبے پر ایک واقع ہوگا تو اسکے واسطے آدہے کی شکل جدا بنانی پڑیگی اور اسکے نیچے اگر پانچ محفوظ ہو تو بجنسہ لکھدیا جاے گا ورنہ صرف ایک صفر لگا دینگے اور جو اوپر اکائی مین کوئی اور عدد طاق ہوگا تو اسکی تنصیف کے بعد اکائی کا آدھا لکھنا پڑے گا چنانچہ عمل تنصیف کی یہ صورت ہو ۱۰۲۵۴ اور نصف کی علٰحدہ صورت یہ ہو ½ شمار کنندہ نسب نما اس خط کے نیچے جو دو کا عدد ہو اُس کو نسب نما اور اوپر جو ایک کا عدد ہو اُس کو شمار کنندہ کہتے ہین اس کا حال ہم تضعیف کسر کے بیان مین سمجھائین گے اور اسکے امتحان کا یہ طریق ہو کہ سطر بالا کی میزان بطریق مذکور جو باقی رہے اسکو تضعیف کرکے داہنی طرف لکھو اور حاصل تضعیف کی میزان کو بائین جانب لکھو اگر دونون مساوی ہین تو غالباً عمل صحیح ہوگا چنانچہ اس عمل تضعیف کی میزان یہ ہو ۹ ۸ ۲ ۵ ۱ ½ ✕ ۲ چہارم عمل تفریق یعنی بہت عددون مین سے تھوڑے عددون کو کم کرنا یہ عمل سیدھی طرف سے شروع ہوتا ہو اسکا یہ طریق ہو کہ زیادہ اعداد کو اوپر اور کم اعداد کو بطریق معلوم نیچے لکھکر ایک خط عرضی کھینچو اور بڑے عددون مین سے چھوٹے عدد کو کم کرکے جو باقی رہے اُس کو اُسی عدد کے مقابل خط عرضی کے نیچے لکھو اگر کچھ نہ بچے تو صفر تحریر کرو اور جو اوپر والا عدد کم ہو تو بائین طرف سے ایک دہائی اُس مین ملاؤ یعنے اگر ایک ہو تو گیارہ اور دو ہون تو بارہ بنالو علےٰ ہذا القیاس اٹھارہ تک اختیار رہی اور انیس کے واسطے احتیاج نہین پڑتی اس لیے کہ نو سب مین بڑا عدد ہو اگر اسکے نیچے نو ہونگے تو بعد تفریق کے ایک نقطہ لگایا جاے گا غرضکہ اس عدد مرکب مین سے وہ عدد کم کرکے جو باقی رہتا ہو اسکو لکھدو اور جس مین سے یہ دہائی لی ہو اُسمین ایک کم شمار کرو یعنی پانچ تھے تو چار رہ گئے اور چھ تھے تو پانچ علےٰ ہذا القیاس اور جو دہائی ملانے کی ضرورت مین بائین طرف ایک صفر ہو یا زیادہ تو ہر صفر پر نو کا عدد لکھدو اور اُن صفرون کے بعد جہان کوئی عدد ہو اس مین سے ایک کم کرکے وہ رقم اُسپر تحریر کرو اور جو آخر مین ایسے موقع پر ایک کا عدد ہوگا تو وہ خود فنا ہو جاے گا اُس کے اول کے نقطے پہ صرف نو باقی رہجائینگے اور اُن نقطون کے نیچے اوپر والے عدد کی تفریق لیجائیگی اور یاد رکھو کہ زیادہ عدد زنہار نیچے واقع نہ ہونگے چنانچہ عمل تفریق کی مثال یہ ہی

مفروق منہ ۲۴۰۷۵۳

مفروق ۲۹۸۷۲

حاصل تفریق ۲۴۰۸۸۱

طریق کا امتحان اصلاح کیا جاتا ہی کہ نو نو کی طرح سے کے بعد مفروق منہ کی میزان سے مفروق کی میزان کم کرین میزانونکی حاصل تفریق کو اوپر کے خانہ مین لکھو اور حاصل تفریق کی میزانکو نیچے کے خانہ مین لکھو اگر ان دونون خانونکی میزانین برابر ہین تو غالبًا عمل صحیح ہی

دونون کی حاصل تفریق

مفروق منہ کی میزان ۶ ۵ ۱ ۵ مفروق کی میزان

حاصل تفریق کی میزان

پنجم عمل ضرب یعنی ایک عدد کو دوسرے عدد کی مقدار پر بڑھا لینا جیسے پانچ کو چھ مین ضرب دینے سے یہ مطلب ہی کہ پانچ کو چھ بار اکھٹا کرلین اور جن دو عددون کو باہم ضرب کرتے ہین ایک کو مضروب اور دوسرے کو مضروب فیہ اور تیسرے عدد کو جو کہ ان دونون کی ضرب سے حاصل ہوتا ہی حاصل ضرب کہتے ہین اور ہمکو اختیار ہی کہ ان دونون مین جسکو چاہین مضروب اور جسکو چاہین مضروب فیہ قرار دین مگر دستور یہ ہی کہ زیادہ کو مضروب اور کم کو مضروب فیہ مقرر کرتے ہین ای خرد پرور عمل ضرب کی تین قسمین ہین اول مفرد کی ضرب مفرد مین یعنی اکائی کو اکائی مین ضرب دینا اور اسکے واسطے ایک عمدہ نقشہ ہم تمھین یاد دلواتے ہین نقشہ طریق عمل ضرب

								۱	
							۲	۱	۱
						۳	۴	۲	۲
					۴	۹	۶	۳	۳
				۵	۱۶	۱۲	۸	۴	۴
			۶	۲۵	۲۰	۱۵	۱۰	۵	۵
		۷	۳۶	۳۰	۲۴	۱۸	۱۲	۶	۶
	۸	۴۹	۴۲	۳۵	۲۸	۲۱	۱۴	۷	۷
۹	۶۴	۵۶	۴۸	۴۰	۳۲	۲۴	۱۶	۸	۸
۸۱	۷۲	۶۳	۵۴	۴۵	۳۶	۲۷	۱۸	۹	۹

اس نقشہ مین داہنی طرف کے عدد مضروب اور اوپر کے مضروب فیہ اور باقی حاصل ضرب ہین سکے دریافت کرنیکا یہ طریق ہی کہ دونون عددونکا حاصل ضرب اسی خانہ مین موجود ہی جو مضروب اور مضروب فیہ کے مقابل واقع ہوا ہی مثلاً چھ کو چار مین ضرب کرین تو چوبیس ہونگے یہ عدد اس خانہ مین موجود ہی جو عرضاً چھ کے مقابل اور طولاً چار سے محاذی ہی و علی ہذا القیاس اور اگر آحاد کو غیر آحاد مین یعنی اکائی کو دہائی یا سینکڑے وغیرہ مین ضرب کرین یا غیر آحاد کو غیر آحاد مین یعنی دہائیونکو دہائیون مین اور سینکڑون کو سینکڑون مین یا ہزارون کو ہزارون مین ضرب دین تو اُسکا یہ قاعدہ ہی کہ ایک عدد کی صورت کو دوسرے عدد کی صورت مین بغیر لحاظ مراتب کے ضرب کر کے حاصل ضرب کو تحریر کر کے ایک جانب یا دونون

جانب مین جتنے صفر ہون اُن سبکو اسی حاصل ضرب کے داہنی طرف لکھدو اب بلحاظ مراتب وہ عدد حاصل
ضرب ہی مثلاً چار کو پچاس مین ضرب دینے سے دوسو ہوتے ہین پس ۴ کو ۵ مین ضرب دیا ۲۰ ہوئے اسپر
جو ایک صفر ۵۰ مین موجود ہی لکھدیا ۲۰۰ ہوئے اسیطرح ۸۰ کو ۶۰۰ مین ضرب دیا تو ۴۸۰۰۰ ہوئے
یعنے ۸ کو ۶ مین ضرب دیا ۴۸ ہوتے ہین اُس کے داہنی طرف ۸۰ کا ایک نقطہ اور ۶۰۰ کے دو نقطے رکھدیے
تو ۴۸۰۰۰ ہوگئے **دوم ضرب مفرد کی مرکب مین** اس کا یہ طریق ہی کہ عددِ مرکب یعنی مضروب فیہ
کے داہنی طرف ایک قوس کھینچکر مفرد مضروب کو لکھو اور مرکب کے نیچے ایک خط عرضی کھینچکر مفرد کو ہر رقم
مین ضرب دے کر حاصل ضرب کو اگر دس سے کم ہی تو خط عرضی کے نیچے لکھتے جاؤ اور جو دہائی حاصل ہو تو
صفر دو اور دہائی سے زیادہ حاصل ہو تو زیادہ کو لکھدو اور ان دونون صورتون مین دہائی آیندہ مرتبہ کی
حاصل ضرب پر زیادہ کرکے عمل جمع کا قاعدہ جاری کرو مثال اسکی یہ ہی ۴ (۲۵۴۷۴ / ۱۸۹۸۸ **سوم ضرب**
مرکب کی مرکب مین اسکے واسطے یہ طریق ہی کہ مضروب کے پہلے عدد کو مضروب فیہ کے سب عددون مین لطریق
مذکور ضرب کرکے حاصل ضرب کو خط عرضی کے نیچے لکھو پھر مضروب کے دوسرے عدد کو مضروب فیہ کے
سب عددون مین ضرب کرکے نیچے ایک مرتبہ چھوڑ کر تحریر کرو اسیطرح آخر تک عمل مین لاؤ جب عمل تمام ہو تو
پھر دوسرا خط عرضی کھینچکر حاصل ضرب کی سطرونکو مرتبہ وار جمع کرلو یہ حاصل جمع تمام مضروب اور مضروب فیہ کی حاصل ضرب ہی

مضروب فیہ ۸ ۶ ۵ ۳

مضروب ۲ ۳ ۴

عملِ ضرب ۳ ۴ ۶ ۱ ۲
۲ ۵ ۹ ۵ ۹
۱ ۷ ۳ ۰ ۶

حاصلِ ضرب ۲ ۰ ۲ ۴ ۸ ۰ ۲ عمل جمع

مگر اس ضرب کے واسطے ایک طریقہ سب سے بہتر وعمدہ جسکو شبکہ کہتے ہین نہایت آسان اور اسہل الاصول
ہی یعنی چار ضلع کی ایک شکل بناکر جسقدر مضروب فیہ کے مرتبے ہون اُتنے مربع خانے عرض مین اور جسقدر
مضروب کے مرتبے ہون اُتنے مربع خانے طول مین بناؤ اور ہر مربع مین ایک ایک ترچھا خط کھینچکر دو دو
مثلث نکالو اور مضروب فیہ کا ہر مرتبہ ایک ایک خانے پر برابر برابر ایک سطر مین لکھو اور مضروب کے عدد
بائین جانب اس شکل سے تحریر کرو کہ سب کے نیچے اکائی ہو اُسکے اوپر دہائی اور اُسکے اوپر سینکڑا وعلے
ہذاالقیاس پھر مضروب کے ہر رتبے کو مضروب فیہ کے ہر رتبے مین اکائی سمجھکر ضرب کرو اور حاصل ضرب کو
ایسے خانہ مین لکھو کہ جو دونون عددون کے مقابل ہو جسطرح ہم تمھین ضرب مربع کے نقشے مین سمجھا چکے ہین

مگر اتنا فرق ہی کہ اکائی کو نیچے کے مثلث مین اور دہائی کو اوپر کے مثلث مین تحریر کرو اور پوری حاصل ہو تو اوپر والے مثلث مین لکھو اور نیچے والے مثلث مین صفر دو اور یاد رکھو کہ ہر مربع مین ایک عدد کی ضرب پوری ہو جائے گی دہائیان محفوظ رکھنے سے مطلق سروکار نہ ہوگا غرضکہ اسی طرح عمل تمام کرو اور ان عددون کو منحرف جمع کرنا چاہیے یعنی جسقدر ترچھے خطوط اُن کے درمیان جو عدد ہون اُن پر جمع کا قاعدہ جاری کرنا پڑے گا اور حاصل جمع مین ہر دہائی کے واسطے ایک ایک فرض کر کے ما بعد کے عدد پر زیادہ کرو جیسے عمل جمع وغیرہ مین تم یاد کر چکے ہو چنانچہ ہمکو منظور ہی کہ بطریق شبکہ آٹھ ہزار چھ سو ترپن ٨٦٥٣ کو دو سو چونتیس ٢٣٤ مین ضرب کرین گے تو یہ صورت ہوگی شبکہ

امتحان ضرب

	٨	٦	٥	٣
٢	١ / ٦	١ / ٢	١ / ٠	٦
٣	٢ / ٤	١ / ٨	١ / ٥	٩
٤	٣ / ٢	٢ / ٣	١ / ٥	١ / ٢

٢ ٠ ٢ ٤ ٨ ٠ ٢

عمل ضرب کا امتحان یہ ہی کہ مضروب کی میزان کو مضروب فیہ کی میزان مین ضرب کر کے حاصل کی میزان لین جو باقی رہے اگر وہ حاصل ضرب کی میزان سے مطابق ہی تو غالباً عمل صحیح ہوگا چنانچہ

حاصل کی میزان
مضروب فیہ کی میزان ٤ ✕ ٢ مضروب کی میزان
حاصل ضرب کی میزان

عمل قسمت

ششم عمل قسمت یعنی ایک عدد کو دوسرے عدد کے شمار برابر تقسیم کرنا پہلے عدد کو مقسوم اور دوسرے کو مقسوم علیہ اور تیسرے کو خارج قسمت کہتے ہین مثلاً بیس کو چار پر تقسیم کرین یعنی اُسکے چار حصے برابر نکالین تو پانچ حاصل ہوتے ہین ان مین ٢٠ مقسوم ہی اور ٤ مقسوم علیہ اور ٥ خارج قسمت اور یہ عمل بائین طرف سے شروع کیا جاتا ہی اسکا طریقہ یہ ہی کہ مقسوم کے عددون کو برابر ایک سطر مین لکھو اور اُسکے بائین طرف ایک قوس کھینچکر مقسوم علیہ تحریر کرو پھر دیکھو کہ مقسوم کی رقم آخرین سے مقسوم علیہ ایکبار یا زیادہ بار نقصان پا سکتا ہی یا نہین اگر پا سکتا ہی تو عمل جاری کرو ورنہ مقسوم کے داہنی طرف سے ایک رقم یا دو تین رقمین یا زیادہ عدد آخرین شامل کر کے ان سب مین سے مقسوم علیہ جتنی دفع نکل سکتا ہی نکالو اور داہنی طرف قوس دیکر اسکو لکھو اُسکا نام خارج قسمت ہی اس خارج قسمت کو مقسوم علیہ مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو مقسوم مین سے تفریق کرو حاصل تفریق ہمیشہ مقسوم علیہ سے کم ہوگا اُسپر مقسوم کے داہنی جانب سے عدد اُتارنے جاؤ اور اسی طریق پر یہ عمل تمام کرو اگرچہ اعداد پورے تقسیم ہو جائین تو بہتر ہی نہین تو کسر کی صورت اُسکے داہنی طرف بناؤ چنانچہ اُسکا مفصل طریقہ ہم کسر کے

بیان مین ذکر کرینگے اور صورت اس عمل کی یہ ہی کہ مثلاً ہم چاہتے ہین کہ دو سو ستانوے کو ستائیس پر قسمت کرین تو
گیارہ خارج قسمت ہونگے یعنی ۱۱) ۲۹۷ (۲۷ - اب دیکھا کہ ۲۷ کا عدد جو مقسوم علیہ ہی مقسوم کے عدد آخرین
سے کہ ۲ ہین نہین جا سکتا اس لیے اس دو کی داہنی طرف سے ایک عدد اور ملایا ۲۹ ہوے اسمین ۲۷ ایکبار جا سکتا ہی
اسکو سیدھی طرف قوس مین لکھا اس ۱ کو خارج قسمت کا ایک جزو سمجھو اب اسکو ۲۷ مین ضرب دیکر ۲۹ کے نیچے لکھا ۲۷
حاصل ہوئے پھر تفریق کا عمل جاری کیا ۲۹ مین سے ۲۷ گئے ۲ باقی رہے انکو خط عرضی کے نیچے لکھا اور دیکھا کہ مقسوم
علیہ ۲۷ اس ۲ مین سے نہین جا سکتا اسواسطے مقسوم مین کا ایک عدد داہنی طرف سے اوتارا یعنی ۷ تو اب یہ
۲۷ ہوئے اسمین سے ۲۷ جو مقسوم علیہ تھا ایکبار نکلا اس ۱ کو خارج قسمت اول کے داہنی جانب تحریر کیا اس ۱
کو پھر ۲۷ مین ضرب دیکر مقسوم کے نیچے لکھا اور عمل تفریق جاری کیا ۲۷ مین سے ۲۷ گئے کچھ نرہا اور عمل بھی تمام ہوگیا

مقسوم

خارج قسمت ۱۱) ۲۹۷ (۲۷ مقسوم علیہ

۲۷
۲۷
۲۷

عمل قسمت کے امتحان کا یہ قاعدہ ہی کہ خارج قسمت کی میزان کو مقسوم علیہ کی میزان مین ضرب دو حاصل
ضرب کی میزان اگر مقسوم کی میزان سے مطابق ہو تو غالب عمل صحیح ہوگا چنانچہ

حاصل ضرب کی میزان

میزان خارج قسمت ۲ ✕ ۹ میزان مقسوم علیہ

مقسوم کی میزان

ہفتم عمل جذر جو عدد کہ اپنی ذات مین ضرب کیا جاتا ہی اہل حساب کی اصطلاح مین اسکا نام جذر ہی
اور مساحت کی اصطلاح مین مربع اور جبر و مقابلہ کی اصطلاح مین مال کہتے ہین اسی طرح یہ بھی یاد رکھو
کہ عدد دو قسم ہی منطق اور اصم منطق وہ ہی کہ فی الحقیقت جذر رکھتا ہو اور اصم وہ ہی کہ فی الحقیقت جذر
نہ رکھتا ہو مگر تقریباً اور اسکا قاعدہ یہ ہی کہ بائین طرف سے شروع کیا جاتا ہی اول جن عددون کا جذر نکالنا
منظور ہی انکو ایک سطر مین لکھو پھر اکائی پر ایک نقطہ دیکر ایک ایک عدد کے بعد علامت کے نقطے
لگاتے چلے جاؤ پس نقطہ یا آخر کے عدد پر تمام ہوگا یا عدد آخر کے ماقبل پر اب دیکھو کہ اگر آخر کے عدد پر
نقطہ ہی تو فقط وہی عدد لو اور جو اسکے ماقبل پر ہی تو دونون کو ایک عدد مرکب تصور کرو پھر اسکا جذر نکالکر نقطہ آخر کے
اوپر لکھو اور اسکو بنفسہ ضرب دیکر اسکے مجذور مین سے تفریق کرو حاصل تفریق کو خط عرضی کے نیچے لکھو پھر اسکے
بائین طرف ایک قوس دیکر اس جذر کو جو نقطے پر لکھا ہی تضعیف کرکے اس قوس مین لکھو اور اسکو مقسوم علیہ قرار دیکر

داہنی طرف سے دو عدد حاصل تفریق پر اُتارو اور اُسکو مقسوم قرار دیکر خارج قسمت کو نقطۂ دوم پر لکھو یہ اعداد
جذر کا جزو دوم ہی اب پہلے اسکو بنفسہ ضرب دیکر اُسکے نیچے لکھو اگر دہائی حاصل ہو تو یاد رکھو پھر اسی عدد کو
اُس عدد قوسی مین ضرب دیکر دہائی شامل کرلو اور اس حاصل ضرب کو اوپر کے عددون مین سے تفریق کرکے
حاصل تفریق کے بائین جانب دوسری قوس کھینچو اور اوپر کے دونون عددون کی تضعیف اس قوس مین لکھکر
مقسوم علیہ قرار دو اور مجذور مین سے دو عدد اور حاصل تفریق پر اُتار کر اُسکو مقسوم سمجھو خارج قسمت کو تیسرے نقطے پر
لکھو اور آخر تک یہی عمل جاری کرو اگر کسر باقی نہ رہے تو جذر منطق ہی اور جو کسر بچے تو جذر اصم ہی اُسکا نسب نما اور
شمار کنندہ بناؤ یعنی جذر کو دو چند کرکے اپنی طرف سے ایک عدد قانون کا اُس مین ملادو اور اُسکو نسب نما سمجھکر خط عرضی
کے نیچے لکھو اور جو کچھ کسر باقی رہی ہو اُسکو اس خط عرضی کے اوپر لکھدو چنانچہ دونون صورتون مین اس عمل کی مثال یہ ہی

جذر منطق کی مثال

۹ ۷ ۴

۹۴۸۶۷۶

۸۱

۱۸) ۱۳۸۶

۱۳۰۹

۱۹۴) ۷۷۷۶

۷۷۷۶

۰۰۰۰

شمار کنندہ ۳۸۱
نسب نما ۴۶۳

جذر اصم کی مثال

۲ ۳ ۱

۵۳۷۴۲

۴

۴) ۱۳۷ (

۱۲۹

۴۶) ۵۴۲ (

۴۶۱

کسر ۳۸۱

ہشتم اربعۂ متناسبہ یعنی تین عدد معلوم مین سے چوتھا عدد مجہول دریافت کرنا اسکا قاعدہ یہ ہی کہ اس حساب
مین چار عدد ہوتے ہین پس جو نسبت کہ اول کو دوسرے کے ساتھ ہو وہی نسبت چوتھے کو تیسرے کے ساتھ ہی اگر
تیسرا عدد معلوم نہ ہو تو پہلے عدد کو چوتھے مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو دوسرے عدد پر قسمت کرو خارج قسمت
تیسرا عدد مجہول ہوگا اور جو چوتھا عدد معلوم نہ ہو تو دوسرے اور تیسرے عدد کو باہم ضرب دیکر اول پر تقسیم کرو
خارج قسمت چوتھا عدد مجہول ہوگا چنانچہ ایک چیز دس روپیہ کی چار سیر ہی تو پانچ روپیہ کی کتنی ہوگی اس مین تین عدد
معلوم ہین یعنی ۱۰ اور ۴ اور ۵ مگر چونکہ اسمین چوتھا عدد معلوم نہین اس واسطے دوسرے عدد کو تیسرے عدد مین یعنی
۴ کو ۵ مین ضرب دیا ۲۰ ہوے اس حاصل ضرب کو عدد اول یعنی دس پر تقسیم کیا بیس مین سے دس دو مرتبہ نکلتے ہین
یہی خارج قسمت یعنی ۲ مطلوب اور چوتھا عدد ہی اس سے ظاہر ہوا کہ پانچ روپیہ کی دو سیر ہوگی و علی ہذا القیاس تیسرا عدد
معلوم نہین چنانچہ اسی مثال کو ہم دوسرے طور پر بیان کرتے ہین جیسے دس روپیہ کی چار سیر تو کتنے کی دو سیر
ہوگی یعنی ۱۰ کو ۴ ہی ۲ کی ۲ ہوگی اب پہلے عدد کو چوتھے عدد مین ضرب دیکر دوسرے عدد پر قسمت کیا یعنی

عمل خطائین

دس کو دو مین ضرب دیکر چار پر بانٹا تو بیس مین سے پانچ حاصل ہوئے یہی پانچ مطلوب اور تیسرا عدد ہی نہم عمل خطائین یعنی دو غلطیون مین سے تیسرا صحیح جواب حاصل کرنا اسکا یہ طریق ہی کہ اگر کوئی سائل سوال کرے تو اپنے ذہن مین ایک عدد فرض کرکے اسمین سے جواب تلاش کرو اگر موافق ہی تو فہو المراد ورنہ خطا واقع ہوئی پس دیکھو کہ خطا کم ہی یا زیادہ اور اس عدد کو علیحدہ تحریر کرکے جسقدر خطا واقع ہوئی ہی اُسکو بھی جدا گانہ لکھو اس عدد کا نام مفروض اول اور اس خطا کا نام خطاے اول ہی پھر دوبارہ ایک عدد فرض کرکے اُسپر وہی عمل جاری کرو اگر موافق ہوا تو جواب حاصل ہی اور خطا واقع ہوئی تو دیکھنا چاہیے کہ زیادہ ہی یا کم اور اس عدد کو علیحدہ لکھو اور جسقدر خطا واقع ہوئی ہی اُسکو بھی جدا تحریر کرو اس عدد کا نام مفروض دوم اور خطا کا نام خطاے دوم ہی اب ان چارون مین سے سوال نکالنے کا یہ طریق ہی کہ مفروض اول کو خطاے دوم مین ضرب دو حاصل ضرب کا نام محفوظ اول ہی اور مفروض دوم کو خطاے اول مین ضرب دو حاصل ضرب کا نام محفوظ ثانی ہی اب غور کرو کہ اگر دونون خطائین ایک قسم کی ہین یعنی دونون کم ہین یا دونون زیادہ تو اس صورت مین ایک خطا کو دوسری خطا مین سے تفریق کرو حاصل تفریق کا نام فضل خطائین ہی اور ایک محفوظ مین سے دوسرے محفوظ کو تفریق کرو حاصل تفریق کا نام فضل محفوظین ہی پس فضل محفوظین کو فضل خطائین پر قسمت کرو خارج قسمت جواب صحیح ہی اور جو خطائین مختلف ہین یعنی ایک کم اور ایک زیادہ تو اس صورت مین دونون خطاؤن کو جمع کرو اور دونون محفوظون کو بھی جمع کرو اُسکا نام مجموع خطائین ہی اور اسکا نام مجموع محفوظین پھر مجموع محفوظین کو مجموع خطائین پر قسمت کرو جو کچھ خارج قسمت ہو وہی عدد مطلوب ہی مثلاً ہم تمھین بہت سہل مثال مین سمجھاتے ہین کہ وقت واقع نہ ہو اے خرد پرور بھلا وہ کونسا عدد ہی کہ اگر ہم اُسپر پانچ زیادہ کرین تو چودہ ہون پس ظاہر ہی کہ نو ہین مگر اس طریقے سے دریافت کرنا چاہتے ہین چنانچہ ہمنے آٹھ کو فرض کیا اور اُسپر پانچ زیادہ کیے تو تیرہ ہوئے ہمین چودہ درکار تھے ایک کی خطا واقع ہوئی آٹھ کا نام مفروض اول اور ایک کا نام خطاے اول ہی اب ہمنے دوسرا عدد فرض کیا کہ دس ہی اسمین پانچ ملانے سے پندرہ ہوگئے اور ہمین چودہ درکار تھے پس ایک زیادہ ہو گیا اس صورت مین پھر ایک کی غلطی واقع ہوئی اُس دس کا نام مفروض دوم اور اس ایک کا نام خطاے دوم ہی اب ہمنے مفروض اول یعنی آٹھ کو خطاے دوم یعنی ایک مین ضرب دیا تو یہی آٹھ حاصل ہوئے اسکا نام محفوظ اول ہی اور مفروض دوم یعنی دس کو خطاے دوم یعنی ایک مین ضرب دیا دس ہوئے اسکا نام محفوظ ثانی ہی چونکہ خطائین مختلف ہین یعنی ایک کم اور ایک زیادہ پس خطاؤن کو جمع کیا دو ہوئے محفوظون کو جمع کیا اٹھارہ ہوئے ۱۸ کو ۲ پر قسمت کیا خارج قسمت ۹ ہین یہی ہمارے سوال کا جواب ہی یعنی ۹ پر ۵ زیادہ کرین گے تو ۱۴ ہو جائینگے مثال اسکی یہ ہی سوال وہ کونسا عدد ہی

جسپر پانچ زیادہ کرو تو چودہ ہوجائین اب دیکھو کہ سوال کی تین صورتین ہین یا تو دونون خطائین باہم مختلف ہونگی جیسے ایک کم اور ایک زیادہ یا دونون زیادہ ہونگی اور یا دونون کم اس خطاے مختلف کا طریق علحدہ اور خطاے یکجنس کا طریق جدا لکھا ہی چنانچہ

اس سوال کی پہلی صورت

مفروض اول	عمل خطائین	خطاے اول	محفوظ اول	مفروض دوم	عمل خطائین	خطاے دوم	محفوظ ثانی
۹	۵ ۹ ۱۳	ا کم	۸ ۱ ۸	۱۰	۵ ۱۰ ۱۵	ا زائد	۱۰ ۱ ۱۰

مجموع خطائین	مقسوم علیہ	مقسوم	خارج قسمت	مجموع محفوظین
۲	۲	۱۸	۹	۱۸
	مجموع خطائین	مجموع محفوظین	وہذا المطلوب	

اس سوال کی دوسری صورت

مفروض اول	عمل خطائین	خطاے اول	محفوظ اول	مفروض دوم	عمل خطائین	خطاے دوم	محفوظ دوم
۴	۵ ۴ ۹	۵ کم	۴ ۴ ۸	۷	۵ ۷ ۱۲	۲ کم	۷ ۵ ۳۵

فضل خطائین	خارج قسمت	مقسوم	مقسوم علیہ	فضل محفوظین
۵ ۳ ۲	۹	۲۷	۳	۳۵ ۸ ۲۷
	وہذا المطلوب	فضل محفوظین	فضل خطائین	

صورت اول مین خطاے مختلف کی مثال ہی اور صورت ثانی مین خطاے یکجنس کی مثال ہی اور خطاے یکجنس مین خواہ دونون کم ہون یا دونون زیادہ ہون اسی صورت سے عمل جاری کیا جاے گا **دہم عمل عکس** یعنی سوال کو الٹ کر سیدھا جواب حاصل کرنا اس عمل کو کبھی **تحلیل** اور کبھی **تعاکس** بھی کہتے ہین اسکا طریق یہ ہی کہ اگر کوئی کسی طرح کا پیچدار سوال کرے تو اُسکے بیان کو آخر حساب سے برعکس کرنا شروع کرو جہان جمع ہی وہان تفریق اور تفریق کی جگہ جمع اور قسمت ہو تو ضرب اور ضرب ہو تو قسمت اور تضعیف ہو تو تنصیف اور تنصیف ہو تو تضعیف اور مجذور ہو تو جذر اور جذر ہو تو مجذور وغیرہ عمل مین لاؤ جسوقت کہ عمل تمام ہوگا مشتاے عدد مضمر حاصل ہو جائیگا چنانچہ اسکی مثال یہ ہی مثلاً وہ کونسا عدد ہی کہ جسکو چار پر تقسیم کرکے پانچ مین ضرب دو اور حاصل ضرب کو تضعیف کرکے اُس مین دس اور جمع کردو تو پچاس ہوجائین اب ہم نے پچاس مین سے دس تفریق کیے چالیس باقی رہے اسکو تنصیف کیا بیس ہوے بیس کو پانچ پر قسمت کیا چار حاصل ہوے چار کو چار مین ضرب دینے سے سولہ ہوتے ہین یہی سائل کے سوال کا جواب ہی اس لیے کہ سولہ کو چار پر تقسیم کیا چار حاصل ہوے ان چار کو پانچ مین ضرب دیا بیس ہوے بیس کو دوچند کیا چالیس ہوے دس اور جمع کیے تو پچاس حاصل

عمل عکس

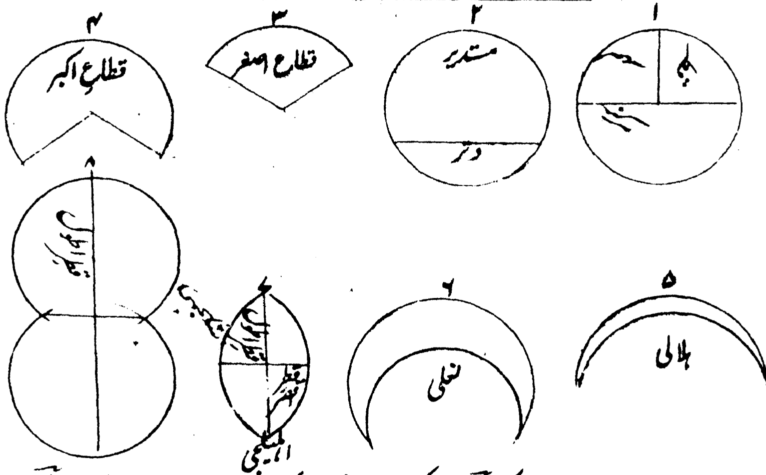
ہوگئے وعلی ہذا القیاس اے خرد پرور یہانتک ہمنے عدد صحیح کا بیان کیا اب کسرون کا بھی مختصر حال تمھین سمجھاتے ہین اور تمکو کہ کسی چیز یا عدد صحیح کے کئی برابر حصون مین سے اگر ایک یا کئی حصے لیے جائین تو اسکو کسر کہینگے اُسمین دو قسمین لکھی جاتی ہین اُنکے لکھنے کا یہ طریق ہے کہ جتنے حصے اُس شے کے ہون اُنکو صورت کسر مین **نسب نما** اور **مخرج** کہتے ہین اور جتنے حصے اُنمین سے لین اُنکو **شمار کنندہ** اور کسر کے نام سے نامزد کرتے ہین ان دونون رقمون مین سے ایک چھوٹی لکیر کے نیچے نسب نما کو لکھتے ہین اور اُسکے اوپر شمار کنندہ کو تحریر کرتے ہین مثلاً $\frac{3}{4}$ ایک کسر ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدد صحیح چار حصون مین برابر تقسیم کیا گیا ہے اور ان چار حصون مین سے تین حصے لیے گئے ہین اس قسم کی کسرون کو **کسور عام** کہتے ہین اور جن کسرون کا نسب نما دس یا کوئی حاصل ضرب دس کا دس مین ہو وہ **کسور اعشاریہ** کہلاتے ہین اب سنو کہ کسور عام چھ قسمون پر منقسم ہے کسر واجب کسر غیر واجب کسر مفرد کسر مضاف کسر مرکب کسر ملتف **اول کسر واجب** وہ کسر ہے جسکا شمار کنندہ نسب نما سے کم ہو مثلاً $\frac{3}{5}$ $\frac{4}{9}$ $\frac{5}{8}$ وغیرہ **دوم کسر غیر واجب** وہ ہے جسمین شمار کنندہ نسب نما کے برابر ہو یا اُس سے زیادہ مثلاً $\frac{5}{5}$ $\frac{9}{7}$ $\frac{11}{11}$ وغیرہ **سوم کسر مفرد** وہ ہے جس مین صرف ایک شمار کنندہ اور ایک نسب نما ہو خواہ وہ کسر واجب ہو یا کسر غیر واجب مثلاً $\frac{4}{5}$ $\frac{7}{8}$ وغیرہ **چہارم کسر مضاف** وہ ہے جسمین کسر کی کسر ہو مثلاً $\frac{1}{4}$ کا $\frac{3}{4}$ یعنی چوتھائی کی چوتھائی اور $\frac{5}{7}$ کا $\frac{1}{2}$ کا $\frac{3}{4}$ یعنی ایک چیز کے پانچ ساتوین حصے کے نصف کی چوتھائی کی تین چوتھائی وغیرہ **پنجم کسر مرکب** وہ ہے جس مین عدد صحیح اور کسر بھی ہو مثلاً $7\frac{1}{2}$ اور $2\frac{4}{5}$ وغیرہ **ششم کسر ملتف** وہ ہے جسمین شمار کنندہ یا نسب نما دونون کسر ہو مثلاً $\frac{\frac{1}{2}}{4}$ جس سے ایک چیز کا چوتھا حصہ مراد نہین ہے بلکہ ایک چیز کے $\frac{1}{2}$ کی چوتھائی سے مراد ہے اسی طرح $\frac{\frac{1}{2}}{5}$ اور [illegible] اور [illegible] وغیرہ اور **تحویل کسور** اسکو کہتے ہین جسمین ایک نام یا ایک صورت کی کسر کو دوسرے نام یا دوسری صورت کی کسر مین لاتے ہین اسکا کام جمع اور تفریق اور ضرب اور تقسیم کسور مین پڑتا ہے غرضکہ فرزانۂ روزگار نے شہزادۂ خرد پرور کو کسور عام کے سب قاعدے بخوبی سمجھا دیے پھر فرمایا کہ **کسور اعشاریہ** وہ کسرین ہین جو دسوین حصون کی طرف منسوب ہین اسلیے کہ ان کسرون کا نسب نما دس یا سو یا ہزار وغیرہ ہوتا ہے پس جس کسر کا نسب نما دس ہوگا اسکا شمار کنندہ دسوین حصون سے منسوب ہوگا اور جسکا نسب نما سو ہوگا اُسکا شمار کنندہ سوون کا دسوان ہوگا اور جسکا نسب نما ہزار ہوگا اُسکا شمار کنندہ سوون کے دسوان کا دسوان ہوگا وعلی ہذا القیاس ورنہ [illegible] انکو **کسور عشراتی** بھی کہتے ہین کیونکہ انکے نسب نما عشرات یعنی دہائیان ہوتی ہین غرضکہ کسر اعشاریہ ایک خاص قسم کی کسر ہوتی ہے جسکا نسب نما ہمیشہ دس یا دس کا دہ چند یعنی سو یا سو کا دہ چند یعنی ہزار یا ہزار کا دہ چند یعنی دس ہزار ہوتا ہے وعلی ہذا القیاس لیکن یہ نسب نما لکھا نہین جاتا فقط شمار کنندہ [illegible] کر دیا کرتے ہین اور

شمار کنندہ کے بائین طرف ایک ہمزہ لکھدیتے ہین اس لیے کہ اگر کسور اعشاری مین شمار کنندہ کے اعداد معلوم ہون تو نسب نما بھی معلوم ہو سکتا ہے مثلاً شمار کنندہ مین اگر ایک ہی مرتبہ اکائی کا ہو جیسا کہ ۳ء تو اُسکے نسب نما مین ایک کے داہنی طرف ایک صفر ہوگا جیسا کہ ۱۰ اور شمار کنندہ مین دو مرتبے ہون تو نسب نما مین دو صفر ہونگے مثلاً ۱۴ء شمار کنندہ ہے تو ۱۰۰ نسب نما ہوگا اور اگر شمار کنندہ مین تین مرتبے ہون تو نسب نما مین بھی تین صفر ہونگے مثلاً اگر ۱۱۲ء شمار کنندہ ہو تو ۱۰۰۰ نسب نما ہوگا وعلیٰ ہذا القیاس اس لیے نسب نما کے لکھنے کی کچھ ضرورت نہین صرف شمار کنندہ لکھدیا کرتے ہین اور شمار کنندہ کے اعداد سے بائین طرف ایک ہمزہ لکھدیتے ہین اور جو کوئی عدد صحیح ہو تو اُسکو ہمزہ کے بائین طرف لکھتے ہین مثلاً ۲ء سے مراد ہے کہ دو دسوین حصے اور ۱۲ء سے مراد ہے بارہ سودین حصے اور ۱۱۲ء سے مراد ہے ایک سو بارہ ہزارین حصے وعلیٰ ہذا القیاس اس بیان سے ثابت ہوا کہ کسور اعشاریہ کا نسب نما معلوم ہو تو شمار کنندہ خود بخود معلوم ہو جاتا ہے مثلاً اگر کسر اعشاری کا نسب نما ۱۰۰۰۰۰ ہو تو معلوم کر لین گے کہ اسکا شمار کنندہ پانچ مرتبے کا کوئی عدد ہوگا اس لیے کہ نسب نما مین جسقدر صفر ہونگے شمار کنندہ مین بھی اُسی قدر مرتبے ہونگے پس اگر چار سودین حصے کسور اعشاریہ مین لکھنے ہون تو اسطور پر لکھین گے ۰۴ء کیونکہ سودین حصے کے لکھنے مین نسب نما ۱۰۰ لکھا جاتا ہے اسواسطے شمار کنندہ کے حسب قاعدہ دو مرتبے چاہیین پس دو مرتبے برابر کرنے کے واسطے چار کے بائین طرف ایک صفر دیکر ہمزہ بنانا چاہیے کیونکہ اگر چار کے داہنی طرف صفر لکھین تو چالیس سودین حصے ہو جائین گے اور اگر تین ہزارین حصے لکھنے منظور ہون تو اسطور پر ۰۰۳ء لکھے جائین گے اور پانچ دس ہزارین لکھنے ہون تو اس طرح سے ۰۰۰۵ء لکھین گے وعلیٰ ہذا القیاس اور اگر کسر اعشاری کے ساتھ صحیح اعداد بھی ہون تو اُنکو ہمزہ کے بائین طرف لکھو مثلاً ۱۴ عدد صحیح اور ۲۶ اعداد کسر کو اسطرح لکھینگے ۱۴ء۲۶ الغرض شہزادہ روشن را نے کسور اعشاری کے تمام قاعدے یعنی جمع اور تفریق اور ضرب اور تقسیم اور کسور عام کی تحویل کسور اعشاریہ کی طرف اور کسور اعشاریہ متوالی خالص اور کسور اعشاریہ متوالی مخلوط وغیرہ کا احوال بخوبی دلنشین کر لیا اور مقسوم علیہ اعظم کا طریقہ بھی معلوم ہو گیا کہ اعداد مفروضہ مین سے جو چھوٹا عدد ہو اُسپر بڑے عدد کو تقسیم کرو اور بڑے عدد مین سے جو باقی بچتا ہے اُسپر چھوٹے عدد کو جو پہلے مقسوم علیہ تھا تقسیم کرو اور جو باقی کو قسمت کرو اسی طرح ہر ایک پچھلے باقی پر پہلے باقی کو جو مقسوم علیہ ہو تقسیم کرتے چلے جاؤ اور جو باقی عدد پر پہلی باقی پوری تقسیم ہو سکے تو یہ اخیر مقسوم علیہ مقسوم علیہ اعظم ہوگا الحاصل جب کہ فرزانہ روزگار علم حساب کی تعلیم سے فرصت حاصل کر چکا تو فرمایا کہ ای خرد پرور مہندسون نے سہولت و اختصار کے واسطے جمع و تفریق اور ضرب و تقسیم وغیرہ کے لیے علامات مقرر کی ہین اُنکے استعمال سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو مطلب چند سطور مین بیان ہوتا ہے وہی مدعا بوسیلہ

علامات ایک سطر مین ادا ہوسکتا ہی اسواسطے ضرور ہی کہ ان علامات کو خوب یاد رکھو اور استعمال مین لاؤ
(۱) + یہ علامت جمع کی ہی جن عددون مین لکھتے ہین وہ باہم جمع کیے جاتے ہین مثلاً ۴ + ۵ + ۲ برابر ہین
۱۱ کے (۲) — یہ علامت تفریق کی ہی جب دو عددون مین لکھتے ہین تو یہ مراد ہوتی ہی کہ داہنی طرف
کے عدد مین سے بائین طرف کے عدد کو نقصان کرو مثلاً ۹ — ۴ کا حاصل ۵ ہوگا اور (۳) × یہ علامت
ضرب کی ہی جب دو یا زیادہ عددون مین آتی ہی تو یہ مراد ہوتی ہی کہ باہم ضرب کرو مثلاً ۴ × ۸ کا حاصل
۳۲ ہی اور ۲ × ۳ × ۴ کا حاصل ۲۴ ہی (۴) ÷ یہ علامت تقسیم کی ہی جب دو عددون مین آتی ہی تو اول کو
دوسرے عدد پر قسمت کرتی ہی مثلاً ۸ ÷ ۲ سے یہ مراد ہی کہ آٹھ کو دو پر قسمت کرو اور ایک خط عرضی کے اوپر
اور نیچے دو عدد اس طور پر لکھین $\frac{۸}{۲}$ تو اسکے بھی یہی معنی ہین کہ اوپر کا عدد مقسوم اور نیچے کا مقسوم علیہ ہی
(۵) = یہ علامت مساوات کی ہی جن عددون مین آتی ہی وہ عدد مساوی سمجھے جاتے ہین مثلاً
۲ × ۴ = ۸ یعنی دو ضرب دیے ہوئے چار مین برابر ہین آٹھ کے (۶) : : : : یہ علامت تناسب کی ہی جن
عددون مین آتی ہی وہ عدد متناسب ہوتے ہین یعنی اول کو دوسرے سے وہ نسبت ہی جو تیسرے کو چوتھے
سے مثلاً ۴ : ۲ : : ۸ : ۴ لکھتے ہین (۷) $\sqrt{}$ یا $\sqrt{}$ یہ علامت جذر کی ہی جس عدد کے اوپر یہ علامت
ہوتی ہی اُسکا جذر نکالا جاتا ہی مثلاً $\sqrt{۱۶}$ برابر ہی ۴ کے کیونکہ ۴ × ۴ = ۱۶ (۸) $\sqrt[۳]{}$ یہ علامت جزر الکعب
کی ہی جس عدد کے اوپر ہوتی ہی اُسکا وہ عدد نکالا جاتا ہی جسکو تین بار باہم ضرب کرنے سے وہ عدد پیدا ہو جائے
مثلاً $\sqrt[۳]{۲۷}$ برابر ہی ۳ کے یعنی تین کو تین مین ضرب دیا نو ہوئے نو کو تین مین ضرب دیا ستائیس ہوئے کیونکہ
۳ × ۳ × ۳ = ۲۷ (۹) > اس علامت کو بڑا ہی پڑھتے ہین مثلاً ۳ > ۲ یعنی ۳ بڑا ہی ۲ سے (۱۰)
< اس علامت کو چھوٹا ہی پڑھتے ہین مثلاً ۲ < ۳ یعنی ۲ چھوٹا ہی ۳ سے (۱۱) — اور ( ) اور
اور { } انکو خطوط وحدانی کہتے ہین یہ خطوطِ خط قوسی کے قائم مقام بھی سمجھے جاتے ہین الغرض جب کہ
علامات حساب سے فرصت پائی تو مساحت کی طرف متوجہ ہوئے اور شہزادہ خردپرور کو قواعد وضوابط علم مساحت
سے آگاہ کرنے کا وقت آیا دانائے ہوشیار یعنی فرزانۂ روزگار نے ارشاد فرمایا کہ پیمایش کی دو صورتین ہین
یونانیون کا علیحدہ طور ہی اور فرنگستانیون کا جداگانہ طریق یونان والونکا یہ قاعدہ ہی کہ خط اور سطح اور جسم سے
بحث کرتے ہین خط ایک درازی کا نام ہی وہ دو قسم ہی مستقیم اور غیر مستقیم مستقیم مفروضہ نقطون مین
سب سے چھوٹا خط ہوتا ہی اور جہان کہین صرف خط کا لفظ مذکور ہو وہان اسی خط مستقیم سے مراد ہی اور
اہل مساحت کی اصطلاح مین خط مستقیم کے دس نام مشہور ہین ضلع ساق مسقط الحجر عمود قاعدہ
جانب قطر وتر سہم ارتفاع انمین سے ہر اسم ایک موقع کے لیے مخصوص ہی اور جو دو خط ایسے ہون کہ انکو

جہانتک لیجاؤ اور وہ آپس مین نہ ملین تو متوازی کہتے ہین اور غیر مستقیم دو قسم ہی پرگاری اور غیر پرگاری مگر غیر پرگاری سے کچھ بحث نہین ہی اور سطح دو قسم ہی مستوی اور غیر مستوی سطح مستوی وہ ہی کہ اُسپر جسقدر خط مستقیم کھینچین وہ سب ہر مقام پر اُس سے برابر ملے رہین کہین نشیب و فراز واقع نہو اور غیر مستوی اُسکے برخلاف ہی یاد رکھو کہ سب شکلین سطح پر قائم کیجاتی ہین اور جسم کی یہ صفت ہی کہ وہ طول اور عرض اور عمق رکھتا ہو اُسکی بھی مختلف شکلین ہوتی ہین اول ہم اُن شکلون کا بیان کرتے ہین جو سطح قائم کیجاتی ہین اُنکی صورتین بھی ہمین دکھلاتے ہین اور ہر شکل پر شمار کا ہندسہ دیکر نام لکھتے جاتے ہین کہ تم خاطر خواہ اُنکو سمجھ لو اگر سطح پر ایک خط پرکاری محیط ہو اُس سطح کو دائرہ اور اس خط محیط کو مستدیر اور اُس نقطے کو جو دائرہ کے وسط حقیقی مین ہوتا ہی مرکز اور جو خط مستقیم کہ محیط سے مرکز تک جاتے ہین اُنکو نصف قطر اور جو خط مستقیم کہ دائرہ کو دو ٹکڑے کرتا ہی اُسکو وتر اور جو وتر کہ مرکز پر سے گذرتا ہی اُسکو قطر اور جو خط کہ نصف وتر سے نصف قوس تک آتا ہی اُسکو سہم کہتے ہین اور جو شکل دائرہ کی ایک قوس اور دو نصف قطر سے محیط ہو پس اگر وہ قوس نصف دائرہ سے کم ہی تو اُس کو قطاع اصغر اور زیادہ ہی تو قطاع اکبر کہین گے اور جو شکل دو قوس دائرہ سے اسطرح محیط ہو کہ دونون کی پشت ایک جانب ہے اگر نصف دائرہ سے زیادہ نہین تو ہلالی اور زیادہ ہین تو نعلی کہینگے اور جو دو قوسین اسطرح محیط ہون کہ دونون کی پشت ایک طرف نہو پس جو وہ دونون نصف دائرہ سے کم ہین تو اُنکو اہلیلجی اور دونون زیادہ ہین تو شلجمی کہینگے ان دونون شکلون مین دو دو قطر ہوتے ہین اطول اور اقصر چنانچہ یہ آٹھون شکلین

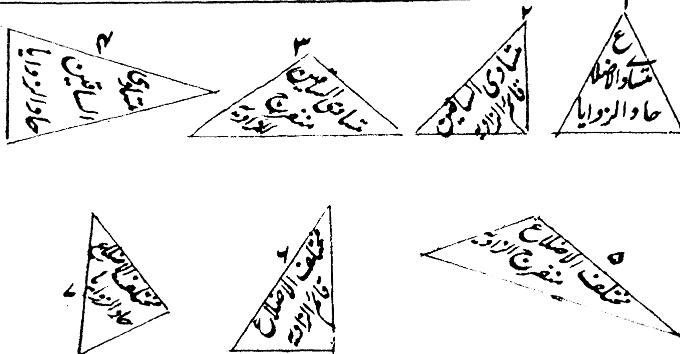
گروش پرگاری سے متعلق ہین اور ہر ایک کا نام جدا جدا ہی



اور جو سطح پر تین خط باہم محیط ہون اُنکو مثلث کہتے ہین اور مثلث کے تینون خطون مین سے ہر خط کا نام ضلع ہی اور

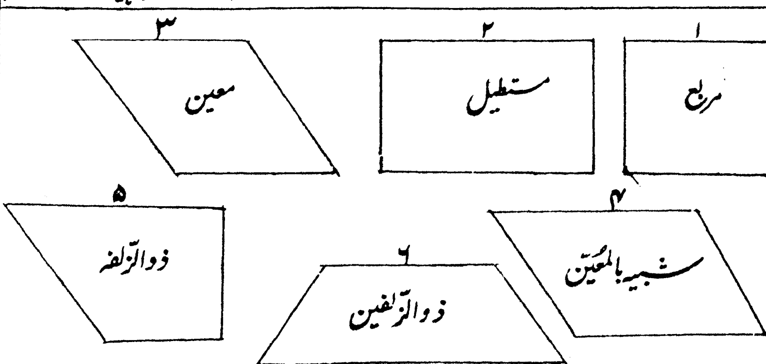
ہر ضلع کو بہ نسبت دوسرے ضلعون کے قاعدہ اور دوسرے ضلعون کو بہ نسبت قاعدے کے ساقین کہتے ہین اور یہ
خاص مثلث ہی کے خطوط کو اضلاع نہین کہتے بلکہ جو شکل خطوط مستقیمہ سے محیط ہوگی اُسکے خطوط محیط کو اضلاع
کہینگے اور مثلث باعتبار اضلاع کے تین قسم ہی اول متساوی الاضلاع جسکے تینون ضلع برابر ہون دوم متساوی الساقین
جسکے دو ضلع برابر ہون اور تیسرا کم یا زیادہ سوم مختلف الاضلاع جسکے تینون ضلع باہم برابر نہون اور مثلث
باعتبار زاویہ بھی تین قسم ہی اول قائم الزاویہ جسکے تینون زاویون مین سے ایک زاویہ قائمہ ہو اور باقی حادہ ہون
دوم منفرج الزاویہ جسکا ایک زاویہ کشادہ ہو اور دو زاویہ حادہ ہون سوم حاد الزوایا جسکے تینون زاویے
حادہ یعنی تنگ ہون اے خرد پرور جبکہ ایک خط مستقیم کسی دوسرے خط مستقیم پر واقع ہو تو جس مقام پر وہ خط ملتا ہی
وہان دو گوشے پیدا ہوتے ہین اُنکو زاویہ کہتے ہین پس اگر دونون زاویے برابر ہین تو اُن دونون کو قائمہ کہینگے
اور اُن دونون خطون کو ایک دوسرے پر عمود چنانچہ اور جو دونون زاویے کم و بیش ہون تو جو
فراخ ہی اُس کو منفرجہ اور جو تنگ ہی اُسکو حادہ کہین گے چنانچہ اور مثلث کی یہ سات شکلین ہین

اشکال مثلث

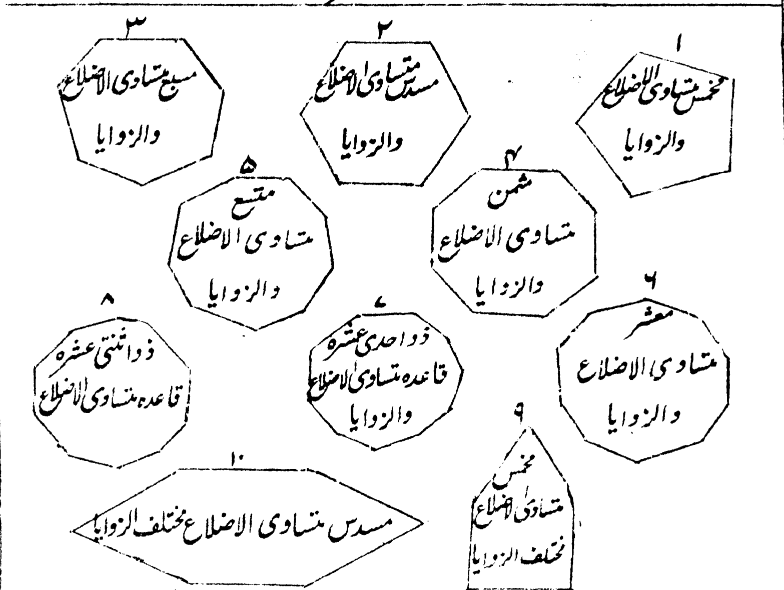


اور جو شکلین چار ضلعون سے مرتب کیجاتی ہین اُنکو ذوار بعۃ الاضلاع کہتے ہین وہ شمار مین چھ ہین اُنکی صورت یہ ہی

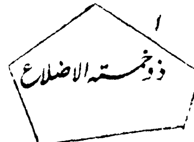
اشکال مربع



اور جو شکلین زیادہ چار ضلعون سے بنتی ہین اُنکو کثیر الاضلاع کہتے ہین چنانچہ وہ شکلین یہہ ہین

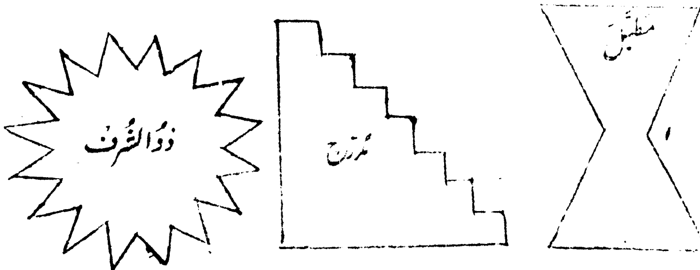


اگر ان شکلون کے اضلاع و زوایا برابر نہونگے تو ہر ایک شکل کا نام بدل جائیگا چنانچہ مخمس کو ذو خمسۃ الاضلاع اور مسدس کو ذو ستۃ الاضلاع کہینگے وعلیٰ ہذا القیاس



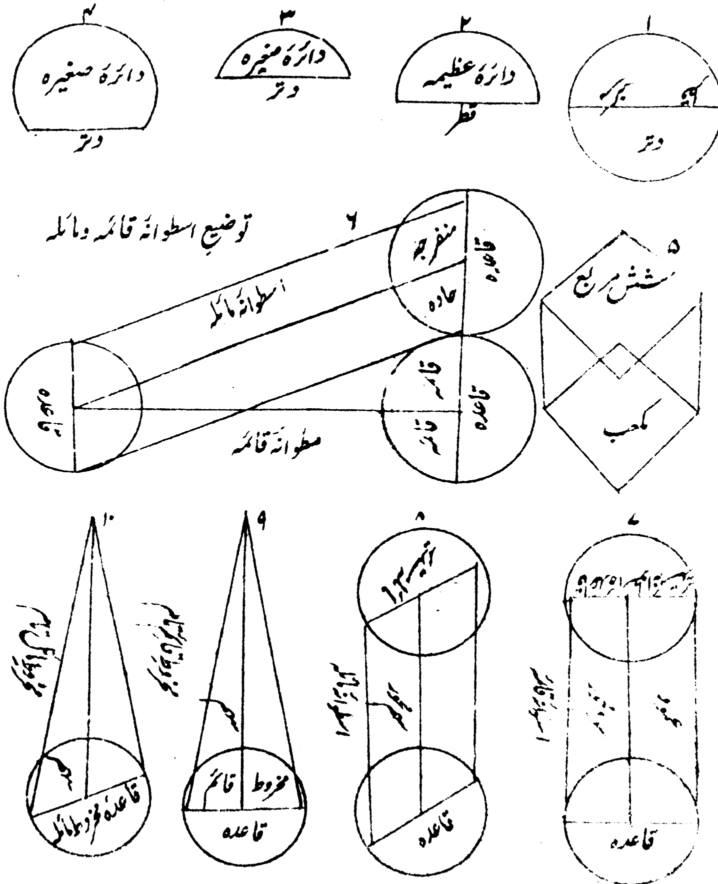


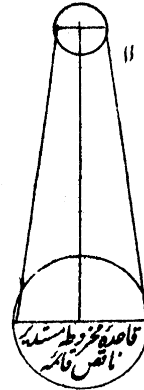
اور بعض کثیر الاضلاع شکلین ایک اسم خاص کے ساتھ موسوم ہین جیسے مطبل اور مُدرّج اور ذو الشرف اور ان مین سے ہر شکل مین کئی کئی شکلین شامل ہین چنانچہ اُن کی صورت یہ ہے

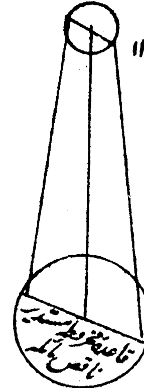


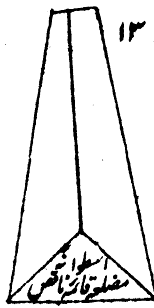
اب جسم کی کیفیت سنو جسم خواہ منجمد ہو یا رقیق اُسکو کہتے ہین کہ جسمین یہ چھ صفتین موجود ہون اوّل ابعاد ثلثہ یعنی
طول اور عرض اور عمق تینون چیزین پائی جائین دیکھو پہاڑ اور دانہ خشخاش کی صورت مین بڑا اختلاف ہی مگر ہر ایک
تھوڑا یا بہت عرض و طول اور عمق تینون چیزین رکھتا ہی اسی طرح سب جسمون کو تصور کرو طول و عرض لمبائی
اور چوڑائی کا نام ہی عمق گہرائی کو کہتے ہین اور حقیقت مین عمق اور بلندی ایک ہی شے ہی لیکن بلحاظ موقع کے
مختلف ہی یعنی اگر کسی شے کو نیچے سے اوپر کو دیکھو تو اُسکو بلندی اور اوپر سے نیچے کو خیال کرو تو عمق کہینگے **دوم**
شکل یعنی ہر جسم لمبائی اور چوڑائی اور موٹائی رکھتا ہی اس سبب سے تھوڑی یا بہت جگہ ضرور گھیرے گا
اسکا نام شکل ہی اور سطح مین صرف طول و عرض ہوتا ہی عمق نہین ہوتا **سوم امتناع تداخل** یعنی جسم کی خاصیت
ہی کہ جسکے ہونے سے ایک جگہ یا ایک ہی وقت مین دو چیزین نہین رہ سکتین بلکہ ایک شَے دوسری شَے کو ضرور
دفع کرکے اپنی جگہ نکالے گی اور جو شَے متخلخل ہوگی اُس مین دوسری چیز کے داخل ہونے سے جسامت زیادہ ہوجائیگی
اگر زیادہ نہ ہوگی تو مسامات کے سبب سے وہ جسم دب جائیگا اس صورت مین حجم بدستور رہتا ہی یا کم ہوجاتا ہی
چہارم عدم تحرک یا مزاحمت یعنی جسم ساکن بغیر حرکت دینے کے خود بخود متحرک نہین ہوسکتا ہی اور اسکے برعکس
جسم متحرک بدون ٹھہرانے کے آپ ہی آپ ٹھہر سکتا ہی اور جس متحرک شَے کو کوئی نہین روکتا اُسکو ہوا روکتی ہی **پنجم**
قبول قسمت یعنی ہر جسم کے لاانتہا حصے ہوسکتے ہین چنانچہ کسی جسم کو اگر ذرا ذرا سے حصون پر تقسیم کرین پھر بھی
اُسکا ہر حصہ عمدہ آلات تقسیم کے ذریعہ سے قسمت پذیر ہوسکتا ہی **ششم کشش** اور یہ دو قسم ہی اوّل
کشش اتصال دوم **کشش ثقل** کشش اتصال وہ ہی جس کے باعث جسم کے اجزا ایک دوسرے
کو جذب کرتے ہین اور باہم نزدیک آجاتے ہین چنانچہ جسم بے انتہا جزون سے مجتمع ہی اُن مین کا ہر جزو کشش
کی طاقت رکھتا ہی ایک دوسرے کو علحدہ نہین ہونے دیتا اگر یہ قوت نہ ہوتی تو کشش ثقل کے سبب سے
جسم ٹکڑے ٹکڑے اور ذرے ذرے ہوکر ہموار زمین ہوجاتی نہ کسی طرح کی عمارت بن سکتی نہ کسی قسم کا برتن وغیرہ اور
نہ کوئی اوزار درست ہوسکتا بلکہ انسان وحیوان کا جسم بھی صحیح و سالم نہ رہ سکتا اور یاد رکھو کہ کشش اتصال سب
جسمون مین برابر نہین کسی مین کم کسی مین زیادہ ہی اور اجسام کی نرمی و سختی کا بھی یہی سبب ہی کہ جس شَے مین کشش
اتصالی زیادہ ہی وہ سخت ہوگی اور جسمین کم ہی وہ نرم اور کشش ثقل سے کشش اجسام مراد ہی جس سے ایک جسم دوسرے
جسم کو کھینچتا ہی جیسے زمین اور پہاڑ وغیرہ یعنی جس طرح کشش اتصال کی خاصیت سے ہر جسم کے اجزا آپسمین کشش کرتے
ہین اسی طرح سے کشش ثقل کی خاصیت سے ہر جسم کے اجزا آپسمین کشش کرتے ہین مثلاً آفتاب زمین کو کھینچتا ہی اور
زمین آفتاب کو اور اگر کوئی شَے اوپر کو پھینکو تو باعث کشش زمین کے نیچے کو گر پڑتی ہی اور اجسام کا وزن بھی
کشش زمین کے باعث سے ہی اس لیے کہ جب کسی جسم کو اُٹھاؤ تو وہ کشش ثقل کی قوت سے زمین کیجانب حرکت

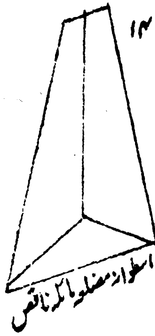
کرنا چاہتا ہی اسی سبب سے ہاتھ پر بوجھ پڑتا ہی اور وہی جسم کا وزن ہی اور جسم ہلکے بھاری اس لیے ہوستے ہین کہ جسقدر جسم بڑا
ہوتا ہی اُسیقدر زمین زیادہ طاقت کرتی ہی ای عزو پرور اجسام پرکاری کی چند مختلف صورتین ہین چنانچہ ہر طرف
سے مطابق دائرہ پرکاری سکے جو گول جسم ہوگا اُسکو کرہ اور نصف کرے کو دائرۂ عظیمہ اور نصف سے کم یا زیادہ ہو
تو دائرۂ صغیرہ اور کرے کے بیچ مین جو نقطہ ہوتا ہی اُسکو مرکزِ کرہ کہتے ہین اور جو کوئی جسم چھہ مربع متساوی
سے بنایا جاتا ہی اُسکو مکعب کہتے ہین اور جو شکل ستون کی صورت ہو جسکے دونون کنارے دو برابر کے دائرہ سطح پر
تمام ہون اُسکو اسطوانہ کہتے ہین اور جو شکل ایک طرف سے دائرہ پر تمام ہو اور دوسری جانب ایک نقطے پر گاجر کی صورت تو
اُسکو مخروطِ مستدیرہ کہینگے اور جو اسطوانہ یا مخروط مین مثلث یا مربع وغیرہ کی طرح ضلع مساوی پائے جائین تو انکو اسطوانہ مضلعہ
یا مخروطِ مضلعہ کہتے ہین اور ان مین ہر ایک شکل قائمہ اور مائلہ ہوگی چنانچہ اُن شکلونکی صورتین ان نقشون سے بخوبی ظاہر ہو سکتی ہین

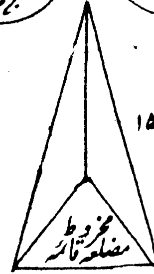










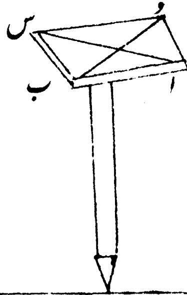




جبکہ شہزادۂ والا اخردان شکلون سے بخوبی واقف وآگاہ ہوگیا تو معلم علوم نے ہرشکل کا قاعدہ ساحت وپیمائش اور رقبہ وغیرہ کا عمدہ طور وطریق یاد دلوادیا اور سمجھا دیا کہ آٹھ جو کا ایک انگل اور تین انگل کی ایک گرہ اور آٹھ گرہ کا ایک ہاتھ اور دو ہاتھ کا ایک گز اور تین ہندوستانی گز کا ایک گٹھہ اور بیس گٹھے کی ایک ہندوستانی جریب ہوتی ہی اور یاد رکھو کہ اگر حاملہ عورت پانی کا گھڑا سر پر اور لڑکا گود مین لیے ہوئے چلے تو اُس سے ساڑھے تین قدم زمین پر رکھنے سے ایک گٹھہ حاصل ہوتا ہی اور ایسے بیس گٹھے کی ایک جریب اور جریب کو جریب مین ضرب دینے سے بیگھہ اور جریب کو گٹھون مین ضرب دینے سے بسوہ اور گٹھون کو گٹھون مین ضرب دینے سے بسوانسی حاصل ہوتی ہی اور بسوانسی کا بیسوان حصہ کچوانسی اور کچوانسی کا بیسوان حصہ انسوانسی کہلاتا ہی مگر پیمائش مین اکثر بسوانسی تک لکھتے ہین کچوانسی اور انسوانسی کچھ نہین لکھتے اور یاد رکھو کہ ہندوستانی پیمائش کا گز انگریزی گز سے تین انچھ بڑا ہوتا ہی انگریزی پیمائش کا حساب اس قاعدہ پر ہی کہ تین جَو کا ایک انچھ بارہ انچھ کا ایک فٹ تین فٹ کا ایک گز ساڑھے پانچ گز کا ایک پول چالیس پول کا ایک فرلانگ آٹھ فرلانگ کا ایک میل ہوتا ہی اور ا اور ب کے درمیان جو خط ہی اتنی ہی ایک انچھ کی لمبائی ہوتی ہی ا ———— ب انگل کی ناپ آٹھ جَو کو پیٹے سے پیٹا ملا کر اور انچھ کی ناپ تین جَو کو کھڑے نوک سے نوک ملا کر رکھتے ہین انگریزی جریب

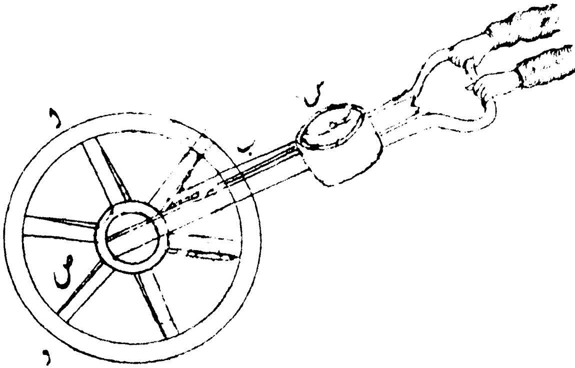
سو فیٹ کی عمدہ ہوتی ہے اس مین ایک ایک فٹ کی سو کڑیان ہوتی ہین اور خط جریب مین عمود قائم کرنے کے لیے
کراس اسٹاف ایک قسم کا انگریزی آلہ ہے اس صورت پر کہ ایک لکڑی کی گول لاٹھی پر جو قریب چار فٹ کے لمبی اور
سیدھی ہوتی ہے اور اُسکے نیچے کے سرے پر لوہا جڑا ہوتا ہے ایک تختہ مربع نصب کیا جاتا ہے اور اُسپر دو لکیرین کندہ ہوتی ہین جیسے اس شکل سے ظاہر ہے

آلات پیمائش کا بیان



کراس اسٹاف کا نقشہ

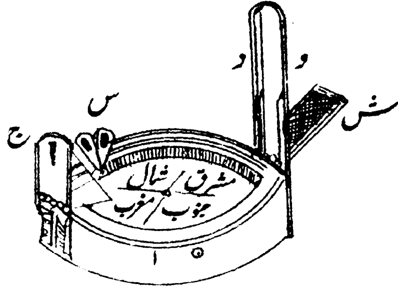
یہ دونون قطر مربع اب س د مین باہم ایک دوسرے پر عمود ہین علی ہذا القیاس پرمبولیٹر یعنے
کوس پیمیہ جس کے وسیلے سے بغیر جریب کے بُعد مسافت دریافت ہوجاتا ہے چنانچہ اُسکی شکل یہ ہے



اب و ایک لکڑی کا پہیہ ہے اسکا محیط آٹھ فیٹ اور تین انچہ کے برابر ص پیتل کی لاٹھیان جو اندر
سے پولی ہوتی ہین اُس پہیے کے مرکز پر جڑی ہوئی ہین س پیتل کی ایک ڈبیہ گھڑی کی صورت لگی ہوتی ہے اُسمین
تین دائرے منقسم ہین بڑا دائرہ ۲۲۰ حصون مین اور اُس سے چھوٹا ۴۰ حصون مین اور اُس سے چھوٹا ۸۰
حصون مین اس واسطے کہ ۲۲۰ گز کا ایک فرلانگ ہوتا ہے اور ایک فرلانگ مین ۴۰ پول اور آٹھ فرلانگ کا ایک
میل ہوتا ہے جسوقت یہ پہیہ دس میل گردش کریگا اُسوقت ۸۰ فرلانگ پر سوئی ایک مرتبہ دورہ تمام کرتی ہے اور
اُسمین دو سوئیان ہین ایک بڑی اور دوسری چھوٹی غرضکہ الآت کے ذریعے سے انگریزی پیمائش بآسانی ہوا کرتی ہے

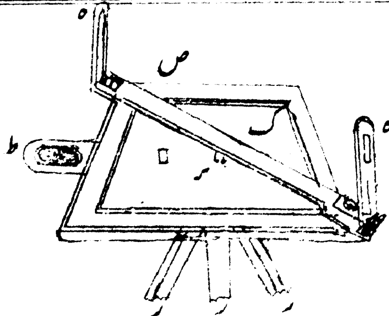
اور آلات پیمایش بکثرت ہین مگر اُن مین سے پرزمیٹک یعنی کمپاس و پلین ٹیبل یعنی تختہ مسطح زیادہ تر مستعمل ہی
کمپاس ایک بڑی ڈبیہ کی صورت ہوتا ہی اُسمین ایک قطب نما لگا رہتا ہی اُسکے نیچے ایک کاغذ پر ایک دائرہ
۳۶۰ درجون پر منقسم ہوتا ہی اور درجون کی گنتی نقطہ شمال سے شروع ہوتی ہی یعنی شمال سے مشرق تک ۹۰ درجے اور
مشرق سے جنوب تک ۹۰ درجے اور جنوب سے مغرب تک ۹۰ درجے اور مغرب سے شمال تک ۹۰ درجے ہوتے ہین اس
حساب سے نقطہ شرق پر ۹۰ اور نقطہ جنوب پر ۱۸۰ اور نقطہ غرب پر ۲۷۰ اور نقطہ شمال پر ۳۶۰ درجے ہونگے شکل اسکی یہ ہی

کمپاس کا نقشہ



د و ٹیبل کے دو ٹکڑے ہین اُنکے بیچ مین ایک باریک تار یا گھوڑی کی دم کا بال لگا ہوا ہی اور ش ایک مستطیل آئینہ ہی
دونون ٹکڑے دو مع شیشہ ش اس ڈبیہ مین بذریعہ قبضون کے اس ترکیب سے جڑے ہین کہ پیمایش کے وقت کھڑے
کیے جاتے ہین اور کمپاس کے ساتھ بند ہوتے ہین اُنکے مقابل دوسری طرف ایک شیشہ ج لگا ہی اسکے سوراخ مین آنکھ لگا کر دیکھتے ہین
تو مقابل کا تار اور کاغذ کے درجے دونون ایک ساتھ نظر آتے ہین اور ش ایک قلعی کیا ہوا شیشہ ہی اور س کئی شیشے بے قلعی ہین
کوئی سیاہ رنگ اور کوئی سبز رنگ اور کوئی سرخ رنگ مگر انکا کام اُسوقت پڑتا ہی کہ جب آفتاب آنکھونکے مقابل ہو تو شعاع آفتاب
کی تیزی کم ہو جائے پیمائش کے وقت کمپاس کو تپائی پر رکھتے ہین اور ا کی جگہ ایک پیچ لگا ہی کہ اسکے سبب سے قطب نما کی حرکت
کو جلد ساکن کر دیتے ہین و پلین ٹیبل ایک طرح کا آلہ ہی جسکے وسیلے سے پیمایش کے وقت نقشہ بھی بنتا جاتا ہی یہ ایک لکڑی کا تختہ
قریب ایک فٹ تین انچ کے لمبا اور ایک فٹ چوڑا ہوتا ہی اسکو نقشہ اتارنے کے لیے تپائی پر چڑھاتے ہین چنانچہ اُسکی شکل یہ ہی

پلین ٹیبل کا نقشہ



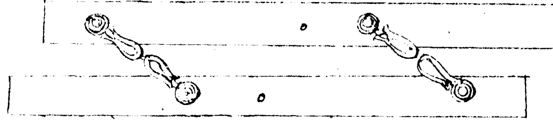
ص تختہ مسطح ہی اور ک ایک دوسرا لکڑی کا ٹکڑا اوسپر رکھا ہی اُسکے دونون طرف ہ ہ لکڑی یا پیتل کے دو کھڑے ٹکڑے لگے ہین اُن مین کھڑے دو راخ ہین اُن مین تار یا بال سے لگے ہوئے ہین ایک سرے پر ط ایک ڈبیہ درجہ نما ہی ر ر ر اس تختے کی تپائی ہی اور اسکے اوپر جو ص ایک لکڑی کا ٹکڑا ہی وہ بیچ مین اسطرح جڑا ہوا ہی کہ چارون طرف گھوم سکتا ہی غرضکہ اسی طرح تھیوڈلیٹ اور ورنیئر اور لیول وغیرہ بہت قسم کے آلات پیمائش انگریزی مین کام دیتے ہین اور کاغذ پر نقشہ بنانے کے واسطے بھی بہت آلات مفید مروج ہین چنانچہ اُنمین سے اکثر کی یہ صورتین ہوتی ہین

پرگار قسم اول — پرگار قسم دوم — ح — ص — دائرہ کش — خط کش — نوکدار سوئی — پنسل کا پرگار

پرگار شکل اول واسطے پیمائش فاصلے کے اکثر یا پیمانہ وغیرہ پر سے کام مین آتی ہی اور پرگار دوم واسطے ناپنے دوریون کے اور کھینچنے بڑی قوسون کے جو چھوٹے دائرہ کش سے نہین کھنچ سکتین کار آمد ہی اور جسوقت دائرہ یا دائرہ کی قوس پنسل یا شیشے کی قلم سے کھینچتے ہین اُس وقت پرزہ اب کو نکال کر پرزہ در کو وہان لگا دیتے ہین اور پرگار کی نوک ع کو دائرے کے مرکز پر جما کر دائرہ کھینچ لیتے ہین مگر جسوقت دائرہ سیاہی سے کھینچنا ہوتا ہی تو بجاے در کے پرزہ ج س لگایا جاتا ہی اور یاد رکھو پرزہ در یا ج س سے سیاہی کا یا پنسل کا خط جب پیدا ہوگا کہ در کے سرے پر پنسل کا ٹکڑا لگایا جائیگا اور ج س کے سرے پر سیاہی بھری جائیگی جسوقت بہت بڑا دائرہ کھینچنا ہوتا ہی تو پرزہ ص ط کو پرگار مین لگا کر اُسکے سرے پر در یا ج س لگایا جائیگا چھوٹے دائرون کے واسطے دائرہ کش ل ن کام مین آتا ہی اور خط کش سے سیدھے خط کھینچے جاتے ہین اور ایک چھوٹا دائرہ کش پنسل کا سب سے علحدہ ہوتا ہی اُسکے پرزہ م ک مین جو ہمیشہ شامل رہتا ہی پنسل کا نوکدار ٹکڑا لگایا جاتا ہی اسکے سوا کچھ اور بھی آلات ہین چنانچہ ایک طرح کا آلہ پرلل رولر ہوتا ہی جسکے وسیلے سے خطوط متوازی جسقدر چاہو کھینچے جاتے ہین یہ آلہ دو مستطیل شکل کے پرزون سے بنایا جاتا ہی اور یہ پرزے یا آبنوس کی لکڑی کے ہوتے ہین یا ہاتھی دانت کے اور باہم دو پتیل کے پرزون کے ذریعے سے جوڑے جاتے ہین چنانچہ شکل اسکی یہ ہی

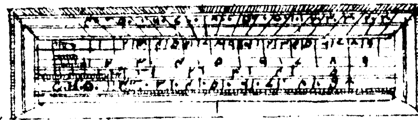
آلات پیمائش نقشہ

پیرلل رولر اور سیکٹر کا نقشہ

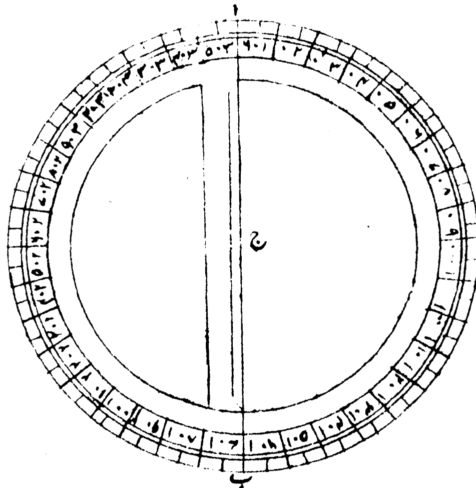


اور پروٹریکٹر ایک قسم کا آلہ ہی جس کے وسیلے سے کسی خط پر کسی نقطۂ مفروضہ سے کوئی زاویہ جسکا شمار درجے اور دقیقون پر منحصر ہی بنا سکتے ہین یہ آلہ دو قسم کا ہی ایک مستطیل دوسرا مدور اکثر مستطیل ہاتھی دانت کا اور گول پیتل کا ہوتا ہی مدور پروٹریکٹر پر درجونکا شمار ۱۰۔۲۰۔۳۰ وغیرہ ۳۶۰ تک مقرر رکھا ہی اور مستطیل پروٹریکٹر پر اکثر ایک طرف شمار ۱۰ سے ۱۸۰ تک اور دوسری جانب انچون اور انچھ کے حصون مین منقسم ہوتی ہی

مستطیل پروٹریکٹر



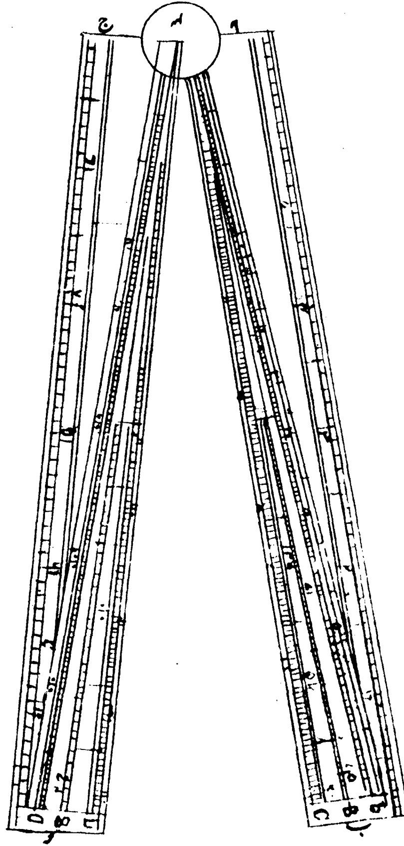
مدور پروٹریکٹر



انکے سوا ایک آلہ اور ہوتا ہی جسے سیکٹر کہتے ہین وہ اکثر ایک فٹ لمبا ہوتا ہی اور چھ چھ انچھ کے دو لمبے پرزون سے ملکر بنتا ہی یہ دونون پرزے ایک پیتل کے پرزے کے وسیلے سے ایک سرے پر جڑے

ہوئے ہوتے ہین اس طرح سے کہ دونون اُس جوڑ پر پھر سکتے ہین نقشہ کشی کے لیے یہ آلہ بہت کام آتا ہی اور اسکے وسیلے سے سب چیزین نقشے کے اندر بن سکتی ہین اسپر چار اسکیلین ہوتی ہین چنانچہ اسکی صورت یہ ہی

سکیل کا نقشہ



اب اور ج د دو ہاتھی دانت کے پرزے ہین اور پیتل کا وہ پرزہ ہی جس مین اب اور ج د ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہین اور علاوہ ازین پروپورشنیل کمپاس ایک قسم کی پرگار ہوتی ہی جسکے وسیلے سے خطون اور دائرون اور سطح اور جسم کو برابر حصون مین بانٹتے ہین یہ دو پرزے ب س اور ج ر ایک پیچ ا کے وسیلے سے ملے ہوئے ہوتے ہین اس پیچ کے ساتھ ایک ٹکڑا پیتل کا ہمراہ لگا ہوتا ہی جسوقت پیچ کو

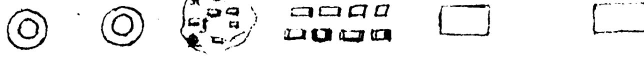
اوپر نیچے ہلاتے ہین وہ بھی کے ساتھ ہلتا ہی اسپر کار کی دونون ساقین ب س او ر ج رہند سونپر منقسم ہوتی ہین اُن پر نمبر ۱ ۲ ۳ ۴ وغیرہ لکھے ہوتے ہین

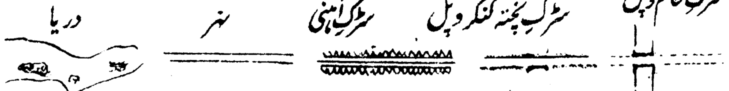
پرکار تبدیل پیمائش

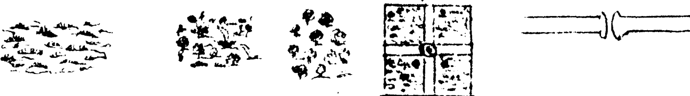


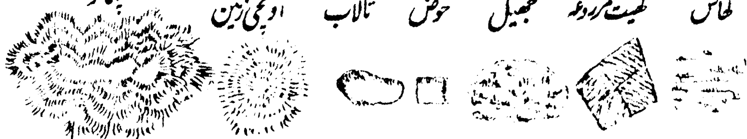
اور یاد رکھو کہ نقشون مین باغ اور تالاب اور جنگل اور پہاڑ اور شہر اور مکانات اور سڑک اور دریا وغیرہ کا رنگ شناخت کے واسطے جدا جدا مقرر ہی چنانچہ دیکھو

علامات رنگ نقشہ









الحاصل اسی طرح جبر و مقابلہ اور علم ہندسہ اور اشکال ریاضی وغیرہ مین شہزادہ روشن دل نے بہرہ کامل حاصل کیا اور میعاد مقررہ بھی منقضی ہوگئی کہ حسب فرمانِ فیض نشان خسرو والاشان وہی وزیر و مشیر حاضر ہوا اور پیغام بادشاہی ادا کرکے دونون کو بصد عزت و جاہ اپنے ہمراہ محفلِ امتحان مین لے گیا

امتحانِ پنجم

مؤلف

خدا کے واسطے تشریف جلد لا ساقی	کہ اب تو وقت تغافل نہین رہا ساقی
ترے لیے ہمہ تن چشم انتظار ہون مین	کہ میری بزم مین خالی ہی تیری جا ساقی

جسدم خرد پرورِ عالی ہمم اور فرزانہ روزگار فرخندہ شیم مع شعور سخن رس رونق افروز بزم اقدس ہوئے عقل مجسم بہ کمال تکریم و تواضع پیش آیا اور زبان گوہر فشان سے ارشاد فرمایا کہ ای لخت جگر آجتک تم نے کیا پڑھا ہی ہمین بتاؤ شہزادۂ ہوشمند نے عرض کی کہ قبلہ و کعبہ اس بندہ بے توقیر نے حساب اور مساحت اور جبر و مقابلہ اور ریاضی وغیرہ مین بریاضتِ شاقہ مداخلت بہم پہونچائی ہی اگر حضور کی مرضی مبارک مین آئے تو کوئی سوال استفسار فرمائیے بعونہ تعالی خاکسار اسکا جواب خدمتِ معلی مین مفصل گذارش کرے گا بادشاہ نے فرمایا کہ جبر و مقابلہ کی کچھ تعریف بیان کرو خرد پرور نے عرض کی کہ بندہ پرور جبر و مقابلہ وہ شی ہی کہ جسکے وسیلے سے سوالات مجہول کا استخراج بآسانی ہوسکتا ہی جبر محاسبون کی اصطلاح مین زیادہ کرنے کا نام ہی اور مقابلہ کم کرنے کو کہتے ہین عدد مجہول کا نام شی فرض کیا جاتا ہی اور شی کو شی مین ضرب دینے سے مال اور مال کو شی مین ضرب دینے سے کعب اور کعب کو شی مین ضرب دینے سے مال مال اور مال مال کو شی مین ضرب دینے سے مال کعب اور مال کعب کو شی مین کعب کعب اور پھر مال مال الکعب اور مال کعب الکعب اور کعب کعب الکعب وغیرہ الی غیر النہایہ حاصل ہوتا ہی یہ سب مراتب اسفل سے اعلی کو جاتے ہین اسواسطے انکا نام سلسلہ مخارج و صعود ہی اور برخلاف اسکے اجزا کا نام بھی جدا جدا ہی وہ ایسی کسرین ہین کہ یہ سلسلہ صعود جنکا مخرج قرار دیا گیا ہی چنانچہ انکا نام جزر الشی اور جزر المال اور جزر الکعب اور جزر مال المال اور جزر مال الکعب اور جزر کعب الکعب اور جزر مال مال الکعب اور جزر مال کعب الکعب اور جزر کعب کعب الکعب ہی چونکہ یہ سب مراتب اعلی سے اسفل کو رجوع کرتے ہین اسواسطے انکو سلسلۂ اجزا و نزول کہتے ہین اور جبر و مقابلہ مین جبکہ استثنار واقع ہوتا ہی تو مستثنی کو ناقص اور مستثنی منہ کو زائد خطاب دیتے ہین استثنار کی دو صورتین ہین اول یہ کہ اس سے شی مجہول کو ناقص کرین جیسے دس ہین شی نہین) دوم یہ کہ شی مجہول مین سے عدد معلوم کو ناقص کرین جیسے دشی ہر مگر دس نہین) پس اگر زائد کو زائد مین یا ناقص کو ناقص مین ضرب دین تو ہمیشہ زائد حاصل ہوگا اور زائد کو ناقص مین یا ناقص کو زائد مین ضرب دین تو ہمیشہ ناقص حاصل ہوگا اور ہر عمل ہمیشہ معادلہ یعنے مساوات پر تمام ہوتا ہی اور جبر و مقابلہ مین صرف یہی امر مطلب ہی کہ کس طریق سے مساوات نکالی جاتی ہی اسکا کوئی قانون کلی نہین مگر مسئلہ مین جداگانہ قاعدہ

ہی محاسب کو حل سوالات کی مشق سے ملکہ حاصل ہوجاتا ہی کہ اپنی عقل سے سوال مسائل مین تصرف کرکے معادلہ تک پہونچ جاے جبر ومقابلہ کے طریق پر عدد مجہولات کو استخراج کرنا ذہن ثاقب اور فکر بلیغ اور فہم درست اور نظر تیز پر منحصر ہی حکماے متقدمین نے اسمین بہت کچھ غور کرکے چھ مسئلے نکالے ہین وہ عدد اور اموال اور اشیا پر مبنی ہین اور انمین تین مسئلہ مفردات کہلاتے ہین اور تین مقترنات مگر بعضے حکماے متاخرین چنانچہ عمر خیام وشرف الدین مسعود وغیرہ نے اور بھی چند مسائل کا [illegible] استخراج کیے ہین جنکا بیان بہت طول وطویل ہی عقل نجم نے فرمایا خیر اب ہم دو چار سوال کرتے ہین انکا جواب دوگے تو سمجھینگے کہ تم کچھ علم حساب سمجھتے ہو شہزادہ نے عرض کی بہت مبارک بادشاہ نے زبان حقائق بیان سے ارشاد کیا کہ ای خرد پرور سوال اتفاقاً ایک لشکر عظیم کسی دریاے زخار کے کنارہ پر وارد ہوا عبور کا ارادہ تھا مگر جہاز اور ملاح کچھ نظر نہ آیا آخرکار بسبب ضرورت چند مقامات مختلف سے پانچ کشتیان جمع کرکے سب انمین سوار ہوگئے اثنا ہی مین بباعث نہایت گرانباری کے ایک کشتی غرق آب ہونے لگی اسوقت اسمین سے اکثر آدمی اترے اور ان چارون کشتیون مین جتنے جسقدر سوار تھے اُتنے ہی اور بھی جا بیٹھے اب ان مین دوچند ہوگئے اتنے مین ناگاہ دوسری کشتی ڈوبنے لگی اسمین سے بھی ان چارون کشتیون کے سوارون کے برابر اتر کر ہر ایک مین جا بیٹھے اسی طرح تیسری اور چوتھی اور پانچوین کشتی پر کے سوارون مین بھی یہی صورت واقع ہوئی جبکہ پانچون کشتیان دوسرے کنارہ پر جا پہونچین اور شمار کیا تو سب کشتیون مین آدمی برابر تھے پس بتاؤ کہ اول ہر کشتی مین کسقدر سوار ہوئے تھے اور پھر کیا کیا تغیر وتبدل ظہور مین آیا + خرد پرور دانشور نے کہا جواب ای پیر ومرشد برحق وای قبلہ وکعبہ مطلق اسکے لیے ایک بہت عمدہ قاعدہ میرے خیال مین گذرا ہی یعنی جسقدر کشتیان ہون انکے شمار پر ایک فرضی عدد اور زیادہ کرکے کشتی اول کے سوار تصور فرمائیے پھر انکو مضاعف کرکے ایک کم کیجیے یہ دوسری کشتی کے سوار ہین انکو پھر دوچند کرکے ایک کم کرنے سے تیسری کشتی کے سوار دریافت ہوتے ہین اسیطرح ہر کشتی کے سوارونکو دوگنا کرکے انمین سے ایک کم کرتے جائین اس سے سوارونکی تعداد معلوم ہوتی جائیگی اس طریقے سے واضح ولائح ہوا کہ ارشاد حضور کے بموجب پانچ کشتیون مین سے اول کشتی مین چھ سوار اور دوسری مین گیارہ اور تیسری مین اکیس اور چوتھی مین اکتالیس اور پانچوین مین اکاسی آدمی ہین یہ سب ایکسو ساٹھ ہوئے اور آخر مین ہر کشتی پر چھتیس چھتیس برابر ہوگئے اس عمل کی یہ صورت ہی

وقت سواری	۶	۱۱	۲۱	۴۱	۸۱
مرتبہ اول	۱۲	۲۲	۴۲	۸۲	۲
مرتبہ دوم	۲۴	۴۴	۸۴	۴	۴
مرتبہ سوم	۴۸	۸۸	۸	۸	۸
مرتبہ چہارم	۹۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
مرتبہ پنجم	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲

پھر شہریارِ عرش وقار نے فرمایا کہ اے خرد پرور سوال بھلا ایک قلعہ مین چار برج ہین حسب اتفاق کسی غنیم نے بسر لشکر کشی کی سردار قلعہ نے جب موقع گریز نپایا ہر ایک کو سیم وزر عطا فرمایا اور سب کی تشفی و اطمینان کر کے جنگ و جدال پر مستعد کیا غنیم نے جس برج پر تھوڑے آدمی پائے اُسی طرف حملہ کیا حاکم نے مدد کے واسطے جسقدر فوج کہ اُس برج پر موجود تھی ہر برج پر سے اُسیقدر وہان بھیجی اور وہ لوگ اُسی مقدار سے چوگنے ہوگئے اس سبب سے دشمن کو بھگا دیا چونکہ دوسرے برج پر فوج کم رہگئی تھی اسواسطے دشمن نے اُسطرف رخ کیا سردار قلعہ نے پھر تینون برجون سے اُس برج کی مدد کو اتنی ہی سپاہ روانہ کی جتنی وہان موجود تھی غرضکہ تیسرے اور چوتھے برج پر بھی اسی صورت سے معاونت کی اور قلعہ سلامت بچالیا اُسکے بعد سپاہ کا لک نے شمار کیا تو ہر ایک برج پر برابر فوج پائی اب بیان کرو کہ قلعہ مین کتنے آدمیون کی جماعت تھی۔ خرد پرور نے گذارش کی جواب اسکا قاعدہ کمترین کی رائے ناقص مین یہ آتا ہے کہ جو فرمانِ عالی کے موافق برجون کی تعداد چار ہے اسواسطے چار کو چار مین چار بار ضرب کرینگے حاصل ضرب مردم قلعہ ہونگے یعنی اول مرتبہ ۴ کو ۴ مین ضرب دیا ۱۶ ہوئے دوسری مرتبہ ۱۶ کو ۴ مین ضرب دیا ۶۴ ہوئے تیسری مرتبہ ۶۴ کو ۴ مین ضرب دیا ۲۵۶ ہوئے چوتھی مرتبہ ۲۵۶ کو ۴ مین ضرب دیا ۱۰۲۴ ہوئے گویا یہ تعداد کل فوج قلعہ کی ہے اور بصورت مساوی ہر برج پر ۲۵۶ ہوتے ہین اب اگر حضور کو مدنظر ہے کہ اول ہر برج پر کسقدر آدمی تھے اسکے دریافت کرنیکو یہ قاعدہ جاری کرنا پڑا کہ دوسو چھپن پر اسکی ایک چوتھائی یعنی ۶۴ زیادہ کیے تو ۳۲۰ ہوئے پھر دوبارہ اسکی چوتھائی یعنی ۸۰ اسپر زیادہ کیے تو ۴۰۰ ہوئے پھر بار سوم اسکی چوتھائی یعنی ۱۰۰ اسپر زیادہ کیے تو ۵۰۰ ہوئے چوتھی بار جو اسکی چوتھائی ۱۲۵ حاصل ہوئی یہی تعداد مردم برج اول ہے اب اس سے پہلے جو ۱۰۰ چوتھائی تھی وہ اس ایکسو پچیس پر زیادہ کرنے سے ۲۲۵ ہوئے یہ تعداد مردم برج دوم کی ہے پھر اس سے پہلے جو ۸۰ چوتھائی تھی اسپر زیادہ کرنے سے ۳۰۵ ہوتے ہین یہ تعداد مردم برج سوم کی ہے پھر اس سے پہلے جو ۶۴ چوتھائی تھی اسکو اسپر افزون کرنے سے ۳۶۹ ہوئے یہ تعداد مردم برج چہارم کی ہے اس صورت مین اگر برج کم یا زیادہ ہون تو وہان بھی یہ قاعدہ جاری ہوسکتا ہے اور خاکسار نے اسقدر جو تقریر گذارش کی اُس کی توضیح اس طرح سے آشکار ہے کہ تعداد کل ایکہزار چوبیس اور ہر برج پر بصورت مساوی دوسو چھپن آدمی تھے اس عمل کی یہ صورت ہوگی

	۱	۲	۳	۴
قسمت اول	۱۲۵ / ۳۷۵	۲۲۵ / ۱۲۵	۳۰۵ / ۱۲۵	۳۶۹ / ۱۲۵
قسمت دوم	۵۰۰ / ۱۰۰	۱۰۰ / ۳۰۰	۱۸۰ / ۱۰۰	۲۴۴ / ۱۰۰
قسمت سوم	۴۰۰ / ۸۰	۴۰۰ / ۸۰	۸۰ / ۲۴۰	۱۴۴ / ۸۰
قسمت چہارم	۳۲۰ / ۶۴	۳۲۰ / ۶۴	۳۲۰ / ۶۴	۶۴ / ۱۹۲
مساوی ہر برج	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶

پھر شاہنشاہِ فلک بارگاہ نے فرمایا کہ ای خرد پرور سوال ایک شخص نے بتقاضاے قضا انتقال کیا مگر وقت مرگ کچھ اولاد اور دینار چھوڑ گیا اولاد نے وہ ترکہ اس طرح لوٹ لیا کہ اُنمین سے ایک لڑکا ایک دینار لیکر چلدیا اور دوسرا دو تیسرا تین چوتھا چار و علی ہذا القیاس ہر ایک دوسرے سے ایک زیادہ لیگیا جب حاکم عادل کو خبر ہوئی اُسنے سب سے وہ دینار واپس لیکر ازروے انصاف اُنکو برابر برابر تقسیم کردیے اس صورت مین ہر ایک کو سات سات دینار مساوی پہونچے تم بتاؤ کہ اولاد کتنی تھی اور دینار کسقدر تھے ✤ خرد پرور نے جوابدیا جواب اگرچہ یہ سوال جبر و مقابلہ اور خطائین کے ذریعے سے بھی حل ہوسکتا ہی مگر غلام ایک سہل طریقہ عرض کرتا ہی وہ یہ ہی کہ خارج قسمت کو ہمیشہ تضعیف کرکے ایک کم کردینے سے جو باقی رہتا ہی وہ اولاد کی تعداد ہی اور مقسوم علیہ کو خارج قسمت مین ضرب دینے سے جو مقسوم حاصل ہوتا ہی وہ دینار کا عدد ہی چنانچہ اس سوال مین سات سات دینار تقسیم ہوئے اسواسطے سات کو دوچند کیا چودہ ہوئے اُنمین سے ایک کم کیا تیرہ باقی رہے یہ ۱۳ کی تعداد ہی اسکو ۷ مین ضرب دینے سے دینار کی مقدار معلوم ہوتی ہی یعنی اکانوے حاصل ہوئے یہی ۹۱ دینار تھے جو ۱۳ لڑکون کو برابر برابر پہونچے پھر خداوند تخت ہمایون بخت نے فرمایا کہ ای خرد پرور سوال ایک شخص کے پاس اسقدر اشرفیان موجود ہین کہ وہ ایک آدمی کو یا دو کو یا تین کو یا چار کو غرضکہ دس آدمیون کو اسیطرح برابر برابر بانٹ دے تو باہم سب حصے مساوی تقسیم ہوجائین اور کسر کہین واقع نہویان کرو کہ یہ تمام اشرفیان شمار مین کسقدر ہونگی ✤ خرد پرور نے کہا جواب یہ اشرفیان دو ہزار پانسو بیس ہین اسواسطے کہ یہی کسور نُہ گانہ کا مخرج ہی او عربی مین انکو مخرج کسور تسعہ کہتے ہین عقل مجسم یہ تقریر دلپذیر سنکر نہایت محظوظ ہوا اور فرزانۂ روزگار کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپکی توجہ اور عنایت سے خرد پرور نے کمال کیا ہی ورنہ مصرع ما را بدین گیاہ ضعیف این گمان نبود ✤ فرزانۂ روزگار نے کہا کہ یہ سب کچھ آپکی بلند اقبالی اور تقدیر عالی کی فرخندہ فالی کا ثمرہ ہی حضرت آفریدگار جسپر نہایت مہربان ہوتا ہی اُسکو فرزند سعادتمند اور دلبند بخت بلند عنایت فرماتا ہی اگرچہ ابھی صورت چندمدت خرد پرور بجانب تحصیل علوم ہمت مصروف رکھیگا تو البتہ کچھ ہو رہے گا شہزادۂ دانشور آداب بجالایا پھر اہل انجمن کیطرف روے سخن کیا اور کہا کہ صاحبو اگر کسیکو کوئی سوال مرکوز خاطر ہو تو دریغ نکرے اس لیے کہ مین حاضر ہون اس اثنا مین ایک محاسب نے سوال کیا کہ ای شہزادۂ بلند اقبال ابھی جو آپنے فرمایا تھا کہ کسور تسعہ کا مخرج ۲۵۲۰ ہی یہ کس طریقے سے دریافت ہوسکتا ہی خرد پرور نے کہا کہ اہل عرب نے یہ قاعدہ ایجاد کیا ہی کہ جس کسر کے نام مین حرف عین ہی انکو باہم ضرب کرنے سے یہ اعداد حاصل ہوتے ہین اور وہ ربع اور سبع اور تسع اور عشر یعنی چہارم اور ہفتم اور نہم اور دہم ہین اول ہمنے ۴ کو ۷ مین ضرب دیا ۲۸ ہوئے پھر انکو ۹ مین ضرب کیا ۲۵۲ ہوئے پھر انکو ۱۰ مین ضرب دیا ۲۵۲۰ ہوئے اور یہی اعداد ہمین درکار تھے مگر ایک قاعدہ بہت عمدہ ہی جس سے مخرج کسور تسعہ ایک خوبی کے ساتھ دریافت ہوسکتا ہی یعنی ایک مہینے کے دنون کو ایک برس کے مہینون مین ضرب دیکر ایک ہفتے مین ضرب دینے سے مخرج کسور تسعہ معلوم ہوجاتا ہی

سوال

جواب

سوال

جواب

مخرج کسور تسعہ کا بیان

چنانچہ مہینے کے ۳۰ دن کو ۱۲ مہینون مین ضرب دیا ۳۶۰ ہوئے اُنکو ہفتے کے ۷ دنون مین ضرب دینے سے ۲۵۲۰ ہوتے ہین وہو المطلوب ۔ استنے مین ایک اور فضیلت پناہ فرمانے لگے کہ اے لخت جگر شہریار و اے نور نظر جہاندار بھلا آپ نے جو ارشاد کیا کہ ایک مہینے کے تیس دن ہوتے ہین یہ کونسا مہینہ ہی ہمنے تو ہمیشہ برس کے تین سو پینسٹھ دن یا کم زیادہ سُنے ہین خرد پرور نے جواب دیا آپ کو یہ تو معلوم ہوگا کہ مہینے دو طرح پر شمار کیے جاتے ہین ایک قمری دوسرا شمسی پس قمری مہینے کے دن فی الحقیقت ساڑھے اُنتیس اور کسر سے زائد ہوتے ہین جب دو مہینے کے دن جمع کیے جاتے ہین تو کچھ کسر زیادہ اُنسٹھ روز شمار مین آتے ہین اسواسطے کسر کو قابل اعتبار نہین جانتے لہذا ایک مہینے کو تیس دن کا اور دوسرے کو اُنتیس دن کا قرار دیتے ہین اور کسر کے حساب سے ہر برس مین گیارہ دن زیادہ کر کے تیسرے برس ایک مہینا بڑھا کر ہندی مین اُسکو لوند کہتے ہین وعلی ہذا القیاس جس قوم کے حساب مین دن یا مہینہ زیادہ ہوتا ہی وہ اُسکو ایک مہینے مین درج کر لیتے ہین اسیطرح ایک شمسی مہینے مین حرکت آفتاب کے اختلاف سے کبھی تیس دن کا مہینا ہوتا ہی کبھی کم کبھی زیادہ لیکن اہل فارس کے منجمین متاخرین نے ہر ماہ شمسی کو تیس تیس دن کا قرار دیا ہی اس نظر سے کہ اوراق تقویم مین جو منجمون کا سالانہ حساب مندرج ہوتا ہی کہین اختلاف واقع نہو جائے پس بحساب کور سال قمری تین سو چون روز اور ایکدن کے چھٹے حصے کا ہوتا ہی اور سال شمسی فی الحقیقت اہل فارس کے نزدیک تین سو پینسٹھ دن اور ایک دن کے ساتوین حصے کا ہوتا ہی لیکن منجمین متاخرین نے بباعث وجہ مذکور تین سو ساٹھ دن کا برس قرار دیا ہی اور پانچ روز جو زیادہ ہوتے ہین اُنکو آخر سال مین اضافہ کر کے خمسۂ مسترقہ کے نام سے نامزد کرتے ہین اور کسر کے واسطے چوتھے برس ایکدن زیادہ کر کے اُسکو کبیسہ کہتے ہین اس سبب سے تمکو خوب یاد رکھنا ضرور ہی کہ یہ قاعدہ مطابق مذہب اور اصطلاح متاخرین اہل فارس کے قرار دیا گیا ہی جبکہ شہزادۂ دانش پناہ یہ معلومات جدید بیان کر چکا ایک شخص نے اور یہ سوال کیا کہ کوئی مرد حاجتمند کچھ پھول تین درگاہون مین چڑھانے کو لیگیا جس درگاہ مین داخل ہوتا اُسکے پھول دو چند ہو جاتے اُسنے تینون درگاہون مین برابر چڑھائے اور کوئی پھول آخر مین باقی نرہا خرد پرور نے کہا کہ اس قسم کے سوال کو سیالہ کہتے ہین اسواسطے کہ اسکا جواب خاص ایک عدد پر موقوف نہین ہی چنانچہ ہم کہتے ہین کہ اس شخص کے پاس سات پھول تھے پہلی درگاہ مین جاتے ہی دو چند یعنی چودہ ہو گئے اُسنے آٹھ پھول اُس درگاہ پر چڑھائے چھ باقی رہے جب دوسری درگاہ مین گیا بارہ ہو گئے آٹھ چڑھائے چار بچے پھر تیسری درگاہ مین گیا چار کے آٹھ ہوئے وہان سب چڑھا دیے کچھ باقی نرہا اب سنو کہ اُسکے پاس چودہ پھول تھے پہلی درگاہ مین اٹھائیس ہوئے سولہ چڑھائے بارہ بچے دوسری درگاہ مین چوبیس ہوئے سولہ چڑھائے آٹھ بچے تیسری درگاہ مین پھر آٹھ کے سولہ ہوئے سب کے سب چڑھا دیے کچھ باقی نرہا پھر غور کرو کہ ۲۸ پھول تھے پہلی درگاہ مین ۵۶ ہوئے ۳۲ چڑھائے ۲۴ باقی رہے دوسری درگاہ مین ۴۸ ہوئے ۳۲ چڑھائے ۱۶ بچے تیسری درگاہ مین ۳۲ ہوئے سب چڑھا دیے کچھ

صناع ہنرمند کا حال

باقی نہ رہا غرضکہ اس عمل پر جبتک تضعیف کا قاعدہ جاری کروگے بیشک ہر مرتبہ سوال کا جواب حاصل ہوگا اور اسکا قاعدہ اصلی عمل عکس کے ذریعے سے حسب دلخواہ حاصل ہوتا ہی اتنے مین ایک شخص موسوم بہ صناع ہنرمند کہ ریاضی اور جبر و تعدیل مین بےعدیل تھا کہنے لگا کہ ای خردپرور دانشور سوالات حساب تمنے بخوبی حل کیے اور ہر ایک جواب ایسا معقول دیا کہ سب چھوٹے بڑے سمجھ گئے اب یہ فرمایئے کہ علم ہندسہ مین کس چیز سے بحث کیجاتی ہی شہزادہ خردپرور نے کہا کہ ای صناع ہنرمند علوم ریاضی مین سے علم ہندسہ ایک عمدہ علم ہی اسکے عالم کو مہندس کہتے ہین ارشمیدس

علم ہندسہ کا بیان

مہندس اول ہی بعد اسکے انیسونیوس اور اسکے پیچھے اقلیدس مگر یہ علم اقلیدس سے اسواسطے منسوب ہوا کہ اسنے اسکے قواعد کی تکمیل کرکے ایک کتاب موسوم بہ تحریر اقلیدس تصنیف کی یہ کتاب اصل مین تیرہ مقالون پر مبنی تھی پھر دو مقالے اور بھی داخل ضمیمہ کیے گئے ہر مقالے مین اشکال متعدد ہین کہ جنکا مجموعہ نسخہ حجاج کے مطابق ۴۶۶ چارسو چھیاسٹھ اور بحسب نسخہ ثابت ۴۷۶ چارسو چھہتر شکلین ہین اور ان دونون نسخون کی ترتیب اشکال

حدود

مین بھی خلاف ہو اور ہر شکل ماقبل اپنی شکل مابعد سے ربط رکھتی ہی اس علم کی اصطلاحون مین سے اول حدود ہی اور حدود ہر مقالے کے جداگانہ اور مختلف التعداد ہین ان مین نقطہ اور خط اور زاویون سے بحث کیجاتی ہی نقطہ کو جزو لایتجزی قرار دیتے ہین اور خط کو ایک طول بلاعرض فرض کرتے ہین اور خط کی انتہا دو نقطون پر ہوتی ہی اور کچھ نقطہ اور خط اسی سے عبارت نہین کہ انکی صورت مرتسم ہو بلکہ خط اور نقطہ ہم جسم مین کہ جو طول اور عرض اور عمق رکھتا

اصول موضوعہ

ہوگا یا جس چیز مین انمین کی ایک چیز بھی پائی جائیگی ضرور موجود ہی دوم اس علم کی اصطلاح مین سے اصول موضوعہ ہی وہ تین ہین ۔ اول یہ کہ ہمکو اختیار ہی کہ ایک نقطے سے دوسرے نقطے تک خط مستقیم کھینچین دوم خط مستقیم کو اسکی سیدھ مین دور تک بڑھا سکتے ہین سوم کسی نقطے کو مرکز فرض کرکے جاہین جتنی دوری پر اس سے دائرہ کھینچ سکتے ہین سوم اس علم

علوم متعارفہ

کی اصطلاح مین سے علوم متعارفہ یہ باتین ظاہر ہین جنکو سب لوگ جانتے ہین انکے ثابت کرنے مین دلیل کی حاجت نہین یہ شمار مین بارہ ہین اول جتنی چیزین ایک چیز کے برابر ہون وہ آپسمین سب برابر ہونگی دوم کئی چیزین جو برابر ہین انمین برابر چیزین جوڑنے سے کل بھی برابر ہونگی سوم برابر چیزون سے جو برابر چیزین گھٹائی جائین تو باقی بھی برابر ہونگی چہارم جو چیزین برابر نہون انمین اگر برابر چیزین جوڑین تو کل بھی برابر نہونگی پنجم جو چیزین برابر نہین ہین انمین سے برابر چیزین گھٹانے سے باقی چیزین بھی برابر نہونگی ششم جتنی چیزین کسی ایک چیز سے دوچند ہونگی وہ سب آپسمین بھی برابر ہونگی ہفتم کئی چیزین جو ایک چیز معین کے نصف کے برابر ہون وہ آپسمین بھی برابر ہونگی ہشتم جو مقادیر آپسمین منطبق ہون یعنی برابر جگہ گھیرین تو وہ برابر ہونگے نہم کوئی چیز کل اپنے جزو سے بڑی ہوتی ہی دہم دو مستقیم خطون سے جگہ نہین گھر سکتی یازدہم زاویے قائمے باہم برابر ہوتے ہین دوازدہم اگر دو خطون پر ایک خط گرنے سے اندرونی زاویے ایک طرف کسی خط کے چھوٹے ہون دو قائمے زاویون سے تو یہ دونون خط بڑھانے سے اسطرف ملجائینگے جسطرف کے زاویے دو قائمون سے چھوٹے ہین

پس یہ بارہ علوم متعارفہ امور بدیہی ہین اسواسطے دلائل و براہین کی احتیاج نہین اور اصول موضوعہ کا ماننا اس علم
کی ضروریات سے ہی اس لیے کہ انکو سب شخصون نے بالاتفاق مسائل ہندسیہ کے ثبوت کے لیے صحیح اور درست اور اختیاری
فرض کر رکھا ہی اگرچہ اُنکا ثبوت چندان اُس لیے یقینی ہی ہرچند دراصل یہی تین اصول موضوعہ ہین مگر بعضے مہندسون نے کچھ
اور اصول بھی اسمین شامل کیے ہین چنانچہ ایک یہ کہ نقطہ اور خط اور سطح اور خط مستقیم اور سطح مستوی اور دائرہ سب قبیل
بدیہیات سے موجود ہین کوئی آدمی نفی پر حجت و اعتراض نہین کرسکتا دوسرے یہ کہ جس خط اور جس سطح پر چاہین نقطہ
فرض کرلین تیسرے جس سطح پر چاہین خط فرض کرلین چوتھے نقطہ نقطے پر اور خط مستقیم خط مستقیم پر اور سطح مستوی سطح
مستوی پر منطبق ہوجاتے ہین پانچوین دو خطون مین نقطہ اور دو سطحون مین خط مشترک ہوتا ہی یہ پانچون اصول موضوعہ
ہین اسیطرح چند علوم متعارفہ بھی اُسی طرز پر زیادہ شمار کیے جاتے ہین چنانچہ ایک یہ ہی کہ جن چیزون کی مساوات کا
حال پیشتر سے معلوم نہو پس جسوقت وہ برابر برابر زیادہ یا کم کیجائین اور بعد کم زیادہ ہونے کے دریافت ہو کہ وہ سب
برابر ہین تو یقین کرنا چاہیے کہ وہ سب پیشتر ہی سے برابر تھین باقی علی ہذا القیاس غرضکہ انکے وسیلے سے شکلین ثابت کیجاتی
ہین اور اُنکے حکم سے اختلاف وغیرہ دور ہوتا ہی صناع ہنرمند نے کہا کہ آپ نے بہت درست فرمایا علم ہندسہ کا اصل الاصول
یہی ہی مگر اب مین چاہتا ہون کہ جر ثقیل کا کچھ حال بیان فرمایئے شہزادہ خرد پرور نے ارشاد کیا کہ علم جر ثقیل اس سے
عبارت ہی کہ بار گران وزن کو تھوڑے سے زور و قوت مین ایک جگہ سے دوسری جگہ سرکادین یا پستی سے بلندی پر
لیجائین یا اشیاے عظیم المقدار کو سہل طریق سے دباکر افسردہ اور تنگ کرین یا بڑے بڑے پتھرون اور دوسری
سخت و درشت چیزون کو آسان طریقون سے شگافتہ کرین چنانچہ حکمانے اس کام کو کہ قوت انسانی سے خارج ہی
باسانی سرانجام دینے کے لیے چند آلات مقرر کیے ہین جنکے ذریعے سے یہ کارہاے دشوار سہل ترین وجہ سے سرانجام پاتے ہین
ای صناع ہنرمند پہلے یہ بات قابل غور ہی کہ ایک گھوڑے یا حیوان کو اُسوقت کام کرتے ہوئے کہتے ہین جب کہ
وہ بوجھ لے کر چلتا ہی یا جبکہ وہ کسی قسم کی کل کو حرکت دیتا ہی اور ایک دخانی کل کو اُسوقت کام کرتے ہوئے کہتے
ہین جبکہ وہ پانی اُٹھاتی ہی یا گاڑی کو آہنی سڑک پر لیجاتی ہی یا کسی اور طرح کی محنت جو حیوانون سے ہوتی ہی
لیکن جبکہ وہ ذہن سے کام کرتا ہی تو وہ بشریت کا کام کرتا ہی اور جبکہ وہ صرف اپنے بدن ہی سے کام کرتا ہی
تو وہ کام کرتا ہی جو کہ جر ثقیل سے تعلق رکھتا ہو یا وہ کام کرتا ہی جو کہ بخوبی ایک دخانی کل یا اور کسی قسم کی محنت سے
ہوسکتا ہی اور علم جر ثقیل مین اسی کام سے مراد ہی جو انسان بدن سے کرتا ہی اور جب کوئی کام متعلق جر ثقیل کے ہوتا ہی
تو ایک قوت یا مزاحمت اس فاصلے پر پڑتی ہی جس مین وہ زور و مزاحمت ہوتی ہی مثلاً جب آرے سے کسی لکڑی کو
چیرین گے تو اُس آرہ مین ایک زور لگایا جائے گا جسکے سبب سے آرہ حرکت کریگا اور اُس لکڑی مین ایک مزاحمت
پیدا ہوگی اب اگر کوئی زور آرہ پر لگایا جائے اور وہ نہ سرکے یا برخلاف اسکے آرہ بغیر کسی زور کے حرکت کرے تو صاف

جر ثقیل کا بیان

پیمانہ طاقت کا بیان

ظاہر ہی کہ ان دونون صورتون مین کچھ کام نہ ہوگا اور جب کہ ایک آدمی ایک وزن سیڑھی پر لیجاتا ہی تو ہم کہتے ہین کہ وہ کچھ کام کرتا ہی اور جب کہ وہ اُسپر صرف بوجھ لیے کھڑا ہی تو اب وہ کچھ کام نہین کرتا ہی اسی لیے کام کرنے کے واسطے کچھ زور ہی نہین چاہیے بلکہ وہ زور کسی فاصلہ مین کچھ مسافت بھی طے کرے اور جو ہم یہ بات دریافت کرنی چاہین کہ دو مزدورون نے یا دو کلون نے ایک سے دوسرے کی بہ نسبت کسقدر کام کیا پس دیکھین گے کہ اگر دو آدمی ایک ہی بوجھ کو ایک ہی بلندی پر لیجائین تو کام اُنکا مساوی ہوگا اور اگر ایک اُن مین سے نصف وزن چوگنی بلندی پر لیجاے گا تو اُسکا کام دوسرے سے دوگنا اب سنو کہ لمبائی ناپنے کے واسطے لمبائی کا پیمانہ اور سطح ناپنے کے واسطے سطح کا پیمانہ اور وزن ناپنے کے واسطے وزن کا پیمانہ جسطرح مقرر ہی اسی طرح کام ناپنے کے واسطے کام کا پیمانہ بھی قرار دیا گیا ہی پیمانہ کام کا وہ محنت ہی جو واسطے اُٹھانے ایک پونڈ کے جسکو عربی مین رطل یعنی آدھ سیر کہتے ہین ایک فیٹ مین درکار ہی مثلاً ایک آدمی ایک پونڈ وزن ہاتھ مین لیکر ایک فیٹ اُٹھاے تو وہ ایک پیمانہ کام کا کرتا ہی علیٰ ہذا القیاس اب اگر چار پونڈ وزن ہاتھ مین لے کر پانچ فیٹ اُٹھاے تو وہ بیس پیمانے کام کے کرتا ہی اسواسطے چار پونڈ کے وزن مین اُس بلندی تک پانچ پیمانون کا چوگنا کام یعنی بیس پیمانے کام کریگا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ وزن مذکور کو پونڈون مین لاکر اور اُس فاصلے کو فیٹ بناکر ان پونڈون اور فٹون کو باہم ضرب کرلین تو اُس کام کے پیمانون کی تعداد حاصل ہوتی ہی اور اُس امر سے واضح ہوگیا کہ ایک پیمانہ کام کا جب ہوتا ہی کہ ایک پونڈ زور ایک فیٹ کے فاصلے مین صرف ہو خواہ وہ فاصلہ کسی سمت کو ہو اور جبکہ ہمکو ایک بڑا فاصلہ ناپنا ہوگا تو ہم ایک بڑا پیمانہ بہ نسبت فیٹ یا گز کے لیتے ہین اسی طرح جبکہ کوئی کام بہت بڑا ہوتا ہی تو اُسکے ناپنے کے واسطے بھی ایک بڑا پیمانہ مقرر کرنا پڑیگا صناع ہنرمند نے کہا کہ جو جانور کلون وغیرہ مین کام دیتے ہین اُنکی زور و طاقت کا بھی کچھ احوال بیان فرمایئے خرد پرور نے کہا کہ زمانہ سابق مین تخمینہ کیا گیا ہی کہ ایک گھوڑا ۳۳ ہزار پیمانے کام کے ایک منٹ مین کرسکتا ہی اسواسطے اتنے کام کو گھوڑے کی ایک طاقت کہتے ہین اُس سے تعبیر کرنا کام کا ایک گھوڑے کے معین وقت کی طاقت مین آسان ہی مگر یہ گھوڑے کی طاقت اب حال کی آزمائش سے معلوم ہوا کہ بہت زیادہ تھی اور تجربے سے دریافت ہوتا ہی کہ ایک منٹ مین ۲۲ ہزار پونڈ تقریباً اوسط کام ایک متوسط قوت گھوڑے کا ہی اور یہ بھی یاد رکھنا بہت ضرور ہی کہ جانورون کی طاقت زور لگانے کی ترکیب کے بموجب اور رفتار پر بھی جس سے وہ کام کرتے ہین تبدیل ہوتی ہی اور ایک خچر $\frac{1}{2}$ اور گدہا $\frac{1}{5}$ گھوڑے کا کام کرتے ہین صناع ہنرمند نے کہا کہ بھلا یہ تو فرمایئے کہ جو کوئی آدمی کسی فاصلے مین گھوڑے کے برابر یا اُس سے زیادہ زور کرنا چاہے تو ممکن ہی یا غیر ممکن شہزادہ خرد پرور نے ارشاد کیا کہ انسان اپنی عقل کے زور سے سب کچھ کرسکتا ہی اگر جانورون کا کام انکے ہاتھون سے نہ نکلے تو کچھ

اور ترکیب عمل مین لاتے ہین چنانچہ ہر وقت مین ہر کام کی ضرورت کے لیے عقل کے ذریعے سے ایک آلہ
مقرر کیا گیا ہی کہ تھوڑی سی حرکت کے وسیلے سے بہت بڑا کام دے سکتا ہی جیسے محور اور بیرم اور ربکرہ
اور لولب اور اسفین اور چرخ اور پیچ وغیرہ جو اس کام مین بہ کثرت مستعمل ہوتے ہین اور
اب تک اس کے دانایانِ فن موجود ہین جس وقت جیسا کام پڑتا ہی اُسی کے مطابق ایک
آلہ تجویز کرکے مطلب دل نکال لیتے ہین کبھی اُن کی جولانیٔ ذہن رسا کے روبرو کوئی کام بند نہین
رہتا کسی دانائے علمِ جرِ ثقیل کا قول ہی کہ اگر مجھے اس قدر سہارا میسر ہوتا کہ میرے اوزارون
کے کیل پُرزے وہان رہ سکتے اور مجھے بھی قدم رکھنے کی جگہ ملتی تو مین اس کرۂ
زمین کو اُس کے محورِ اصلی پر سے کہین کا کہین سرکا دیتا اور اُس کی گردش کو ہمیشہ کے
لیے ساکن کر دیتا غرضکہ اس علم کے فوائد بیشمار ہین اور منافع لا انتہا
الغرض جس دم نوبت سخن اُس انجمن مین اس درجہ پر آئی صناع ہنرمند
نے دست ادب باندھ کر گذارش کی کہ اے خرد پرور والا گوہر قسم ہی کہ
آپ نے اپنی زبان گوہر فشان سے وہ درر غرر شاہوار اہلِ
بزم کو انثار فرمائے کہ جو تمام عمر آویزۂ گوش ہوش سامعین
عقیدت گزین رہین گے حاضرین دربار نے یک
زبان اور متفق اللفظ ہو کر اس کلام کی تائید کی
اور ہر جانب سے آواز تحسین و آفرین گنبد
چرخ برین تک پہونچی شاہنشاہ گردون
سریر نے بہزار عزت و توقیر فرزانۂ
روزگار سراپا دانش و تدبیر کو
بعطائے خلعت گران قیمت
مع خرد پرور والا منزلت
رخصت فرمایا
دربار امتحان
برخاست
ہوا

باب ششم موسوم بہ عقل نجم

مؤلف

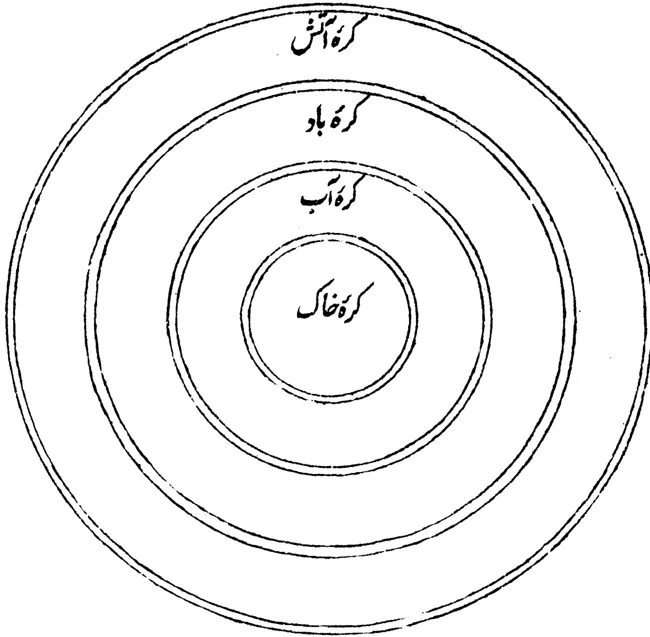
خاصیتِ معجونِ فلک سیر ہو جس مین
ساقی مجھے وہ جام مُزِ ہوش رُبا دے

ہم خوب تماشائے زمین دیکھ چکے ہین
اب سیر ذرا عالم بالا کی دکھا دے

جس وقت اُستاد عالی وقار اور شاگرد نامدار زیب افزائے قصر زرنگار ہوئے بطرز قدیم نگارخانہ تربیت و تعلیم کا دروازہ کھولا گیا مشاطہ جمال جہان آرائے علوم و فنون یعنی فرزانہ روزگار محرم راز بوقلمون نے عروس مضامین پردہ نشین کے چہرۂ عالم افروز سے نقاب حجاب اُلٹ کر شہزادہ والا تبار کو حسن دل آویز کا محو دیدار بنایا اور فرمایا کہ ای خرد پرور اب تجھین علم طبیعیات و علم ہیئت وغیرہ کے اسرار سے مطلع کرتے ہین مخفی نرہے کہ عناصر یعنی آگ اور ہوا اور پانی اور مٹی کی ماہیت سے واقف ہونے کو اور دخان یعنی وہ دھوان جو زمین اور پہاڑون مین سے نکلتا ہی اور بخار یعنی بھاپ اور باد یعنی ہوا اور سحاب یعنی ابر اور صاعقہ یعنی وہ بجلی جو زمین پر گرتی ہی اور رعد یعنی بادلون کا گرجنا اور کڑکنا اور برق یعنی وہ بجلی جو چمکتی ہی اور مطر یعنی باران اور ثلج یعنی برف اور تگرگ یعنی اولے اور شبنم یعنی شبنم اور قوس قزح یعنی دھنک اور خرمن ماہ یعنی ہالہ وغیرہ کے معلوم کرنے کو اور زلزلہ یعنی بھونچال کے پیدا ہونے کا سبب اور زمین کے نیچے سے آواز مہیب کے نکلنے کی وجہ اور پانی چشمون سے جاری ہونیکا باعث دریافت کرنے کو اور لعل و یاقوت کی آفرینش اور سونے چاندی رانگ سیسہ جست پارہ اور گندھک وغیرہ کی حقیقت جاننے کو اور نباتات و حیوانات کی پیدائش سے مطلع ہونے کو علم طبیعیات کہتے ہین جمہور حکمائے سلف کا اتفاق ہی کہ طبقات عناصر بھی طبقات افلاک کی طرح نو ہین اُنکی تفصیل اسطرح بیان کی ہی کہ آتش کے دو طبقے ہین اول طبقہ آتش خالص یہ طبقہ سب سے بلند اور فلک قمر سے متصل ہی دوم طبقہ دخانیہ یہ طبقہ اُس بخار غلیظ سے متصل ہی کہ جو زمین سے نکلکر اُس آتش سے ملا ہی جو ہوا سے قریب تر ہی اور باد کے تین طبقے قرار دیے ہین اول طبقہ ہوائے خالص جو آتش کے طبقہ دوم سے متصل ہی دوم طبقہ ہوائے سرد کہ جسکو کرۂ زمہریر کہتے ہین یہ طبقہ دوری زمین کے سبب سے نہایت خنک ہی سوم طبقہ ہوائی حرارت آمیز جو زمین سے قریب تر ہی اس لیے کہ شعاع آفتاب کے اثر سے زمین گرم رہتی ہی وہ ہوا بھی گرم ہی اور آب کا صرف ایک طبقہ ہی اور خاک کے تین طبقے ہین اول طبقہ کہ آب و ہوا سے ملا ہوا ہی معدنیات کا وجود اسی طبقے مین موجود ہی دوم طبقہ طینہ کہ جسمین تری پائی جاتی ہی چنانچہ اکثر چاہ اور چشمہ وغیرہ کھودنے مین ظاہر ہوتی ہی سوم طبقہ خاک جو مرکز عالم سے نزدیک اور گرداگرد مرکز

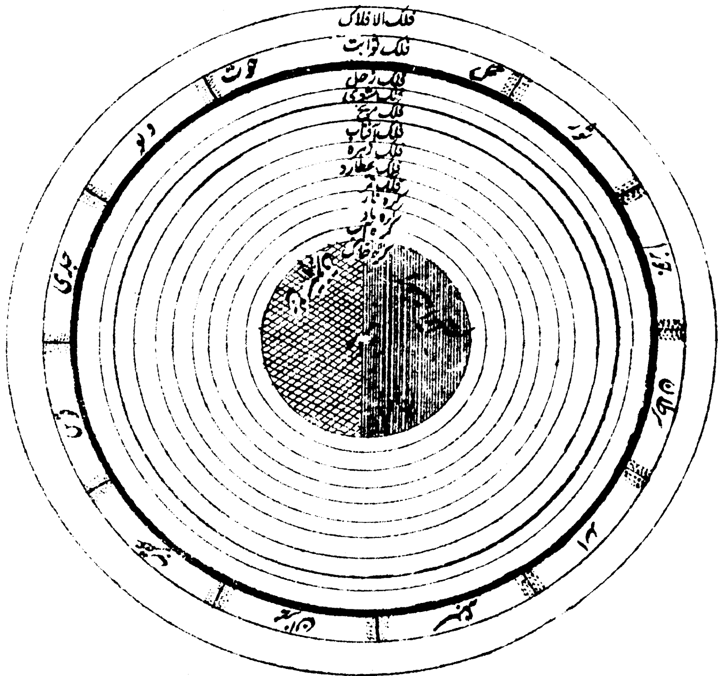
علم طبیعیات کا بیان

سے کے واقع ہی ان چارون عناصر کا رنگ بقول حکما اس طریق پر ہی کہ آتش سیاہ و سرخ اور ہوا سبز اور پانی سفید اور خاک زرد ہے چنانچہ ان چارون عنصرون کی صورت یہ ہی



پانی کا رنگ اس واسطے آسمانی نظر آتا ہی کہ نہایت صاف ہونے کے سبب سے اُسمین عکس فلک پڑتا ہی ان چارون عناصر مین آب و خاک دونون ایسے نظر آتے ہین کہ گویا انمین رنگ کی آلایش ہی مگر چونکہ بسیط ہین اس نظر سے ہماری دانست مین رنگین نہین ہو سکتے حکمانے بسیط کی یہ تعریف کی ہی کہ جسکا جزو اُسکے کل سے مشابہ ہو اُسکا نام بسیط ہی چنانچہ نار و باد اور آب و خاک بس باد اور آتش مین کچھ آمیزش رنگ نہین ہی اس لیے کہ ان مین رنگ شامل ہوتا تو ستارے نظر نہ آتے اور تمام عناصر بصورت افلاک شکلِ کروی رکھتے کرہ کی صفت ہم تعین تعریف اجسام مین سمجھا چکے ہین اے خرد پرور حکما کے نزدیک عالم عبارت ہی کرۂ افلاک و عناصر کے مجموعہ سے اوّل فلک الافلاک جسکو فلک اطلس اور فلک اعظم بھی کہتے ہین اُسپر کوئی ستارہ ثابت و سیارہ نہین وہ سب آسمانون کے اوپر محیط ہی ایک شبانہ روز مین اپنا دورہ تمام کرتا ہی اور تمام آسمانون کو اپنے

ہمراہ حرکت دیتا ہی اُس کے نیچے فلک ہشتم ہی اُسکو فلک ثوابت اور فلک البروج بھی کہتے ہین اُسکے نیچے فلک زحل ہی جس کو ساتوان آسمان کہتے ہین اُسکے نیچے فلک مشتری ہی جسکو چھٹا آسمان کہتے ہین اُسکے نیچے فلک مریخ ہی جس کو پانچوان آسمان کہتے ہین اُسکے نیچے فلک شمس ہی جس کو چوتھا آسمان کہتے ہین اُسکے نیچے فلک زہرہ ہی جسکو تیسرا آسمان کہتے ہین اُسکے نیچے فلک عطارد ہی جس کو دوسرا آسمان کہتے ہین اُسکے نیچے فلک قمر ہی جس کو پہلا آسمان کہتے ہین ان نو آسمانون کے نیچے طبقات عناصر اربعہ ہین اور حکماے روشن راے عالم افلاک کو عالم علوی اور عناصر چہارگانہ و مافیہا کو عالم عنصریات اور عالم سفلی اور عالم کون و فساد کہتے ہین اور جو نقطہ کہ ان تیرہ کرہ ہاے مذکورہ کے درمیان فرض کیا گیا ہی اُس کو مرکز عالم کہتے ہین چنانچہ افلاک اور کرہ ہاے عناصر کی شکل اس نقشہ سے ظاہر ہی



حکما کے نزدیک مقرر ہی کہ جو چیز زمین مین زیادہ ہوتی ہی وہ بحسب طبیعت اور بباعث کشش ذاتی کے مرکز کی طرف زیادہ میل رکھتی ہی کہ وہان قرار پائے اس واسطے یہ بات مقرر ہوئی کہ زمین سب عناصر مین بھاری ہی

پس واجب ہو گیا کہ زمین بسبب گرانی و ثقل ذاتی کے مرکز عالم پر قرار پکڑے چنانچہ حکیم بطلیموس و ارسطاطالیس
وغیرہ کا برخلاف حکیم فیثاغورس کے یہی مذہب ہے اور فیثاغورس کا قول ہم علم ہیئت مین بیان کرینگے اے خرد
پرور اگرچہ ہم تمہین جسم کی حقیقت سے مطلع کر چکے ہین مگر اسقدر اور بھی یاد رکھو کہ حکما نے جسم کو ایک جوہر قرار
دیا ہے جو ابعاد ثلثہ سے موصوف ہو یہ تم پیشتر سے جانتے تھے اب سنو کہ جوہر کے واسطے عرض لازم ہے جس
جوہر مین ابعاد ثلثہ موجود ہون وہ جسم طبعی ہے کوئی جوہر بغیر عرض کے نہین ہوتا عرض وہ ہے کہ اپنے وجود کے
واسطے غیر کا محتاج ہو جیسے زردی یا سرخی کہ عرض ہے بے وجود ایسی چیز کے جو زردی یا سرخی کو قبول کرے
وجود نہین پا سکتی اور حکیمون نے مان لیا ہے کہ ہر جسم مین دو امر لازم و ملزوم ہین اول ہیولی دوم صورت جسمی
اس واسطے کہ جو جسم فلکیات او عنصریات سے نظر آتا ہے اس کے واسطے ایک شکل اور مقدار معین ہے جو محسوس
ہوتی ہے اور شکل و مقدار دونون عرض ہین ان کے واسطے ایک جوہر ضرور ہے اور جو جوہر ان عرضون کو قبول
کرے اسکا نام ہیولی رکھا ہے اس سے واضح ہوا کہ تعینات خارجی مین ہیولی صورت کا اور صورت ہیولی کی
محتاج ہے اور صورت و ہیولی کا فرق اس مثال سے بخوبی ظاہر ہوگا کہ مثلاً پانی کسی ظرف مین لبریز ہے پس
جسم پانی کا اس ظرف کی صورت سے مشابہ ہوگا اس واسطے کہ ظرف سے اتصال رکھتا ہے اور جسوقت اس پانی
کو دوسرے ظرف مین ڈالین تو اسکی صورت اولین نابود ہو جاتی ہے اور دوسری صورت نظر آتی ہے مگر اصل مین پانی
کا وہی جسم ہے جو ظرف اولین مین تھا اس مثال سے دریافت ہوا کہ ہر جسم مین ایک جوہر ہے مگر خود بخود محسوس نہین
ہوتا بلکہ جو کچھ محسوس ہوتا ہے وہ عرض ہے اور جسم یا بسیط ہوگا یا مرکب بسیط وہ ہے کہ جسکے سب اجزا اس مین فرض
کیے جائین اور وہ تمام بالطبع ایک ہون چنانچہ جسم آب کہ اگر اس مین سے کوئی جزو فرض کرو تو اسکی بھی طبیعت
سرد و تر ہوگی اور ان اجزا مین کسی طرح کا اختلاف نپایا جائے گا جسم مرکب وہ ہے کہ جسکے اجزا ایک طبیعت پر نہ ہون
چنانچہ سکنجبین کہ جو سرکہ اور شہد سے مرکب ہے اور دونون کی طبیعت باہم برخلاف یعنی سرکہ سرد اور شہد گرم اب
یاد رکھو کہ جسم بسیط دو قسم ہے ایک قابل فنا جیسے عناصر دوسرے جو قابل فنا نہ ہو جیسے افلاک کہ حکیمون نے
بدلائل ثابت کیا ہے کہ افلاک کو فنا نہین اور وہ ایک جوہر سے دوسرے جوہر مین تغیر و تبدل نہین پا سکتا ہم بسیط
افلاک و عناصر کے سوا اور کوئی نہین ہے افلاک کو بسائط علوی اور عناصر کو بسائط سفلی کہتے ہین اور یہ بھی
حکما کا امر مقرری ہے کہ ہر جسم مرکب کی ترکیب عناصر سے ہوتی ہے پس بسائط کا وجود ہمیشہ مرکبات کے وجود
سے مقدم ہوگا اور اسی دعوے پر کہ ہر مرکب کی اصل عناصر سے ہے دو دلیلین نہایت قوی موجود ہین اول
طریقہ ترکیب دوم طریقہ تحلیل ترکیب کا طریقہ یہ ہے کہ سواے حشرات یعنی ذرا ذرا سے کیڑون کے جن کو
کامل الخلقت نہین کہتے ہر حیوان کامل الخلقت کا جسم منی سے بنتا ہے اور منی خون سے وجود پاتی ہے اور خون غذا سے

پیدا ہوتا ہی اور ہر غذا یا حیوانی ہوگی یا نباتی اور غذاے حیوانی البتہ نباتی پر منتہی ہی اس واسطے کہ ہر حیوانِ کامل الخلقت کی زندگی غذاے نباتات پر منحصر ہی اور نباتات اختلاط عناصر سے حاصل ہوتے ہین اسوجہ سے کہ پانی جب خاک سے ملتا ہی اور اُسے ہوا پہونچتی ہی اور حرارت آفتاب اپنا اثر کرتی ہی تو نباتات وجود پاتے ہین اب سنو کہ طریقۂ تحلیل یہ ہی کہ جسوقت کسی جسم حیوانی یا نباتی یا معدنی کا ٹکڑا قرع وانبیق مین ڈالکر قرع کو آگ پر رکھین تو اُس سے پانی کی تری علحدہ ہو جاتی ہی اور اجزاے ہوائی بخار بنکر اُس سے دور ہوتے ہین اور اجزاے خاکی بشکل خاکستر قرع کی تہ مین بیٹھ جاتے ہین یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ وہ جسم درأصل عناصر اربعہ سے مرکب تھا اور حکما کہتے ہین کہ خلا محال ہی اس دعوی پر بہت سی دلیلین لاتے ہین چنانچہ ایک یہ ہی کہ ایک نَی کا ٹکڑا جو درمیان مین سے خالی ہو اُس کو ایک طرف سطح آب سے ملاکر دوسری طرف منھ لگا کر چوسین تو پانی نیچے سے اوپر چڑھکر منھ مین آجائیگا باوجودیکہ پانی کی طبیعت اوپر کیطرف میل نہین کرتی اور وہ پانی جو اوپر آجاتا ہی اُسکا یہ سبب ہی کہ جب ہوا اوپر کھینچتی ہی تو وہ پانی کو بھی کھینچکر اوپر لیجاتی ہی پس معلوم ہوا کہ نَی اندر سے خالی نہین بلکہ ہوا سے بھری ہوئی ہی دوم یہ کہ جب کسی ایسے ظرف کو کہ جسکا منھ چھوٹا ہو اور اُسکے نیچے چھوٹے چھوٹے تنگ سوراخ ہون پانی سے لبریز کرکے اُسکا منھ مضبوط بند کردین تو پانی اُن سوراخون مین سے نہ گریگا اور جو اُسکا منھ کھولدین تو وہ پانی اُن سوراخون مین سے نکلنے لگے گا اسکا یہی سبب ہی کہ جب ظرف کا سر بند ہوتا ہی تو ہوا اثر نہین کرنے پاتی اور جسوقت کھلجاتا ہی تو ہوا اُس مین گذر کرکے پانی کی جگہ چھین لیتی ہی اور پانی نیچے کے سوراخون مین سے نکلنا شروع ہوتا ہی یہ امر بھی خلا کے نہ ہونے پر بڑی دلیل ہی اور استحالہ یہ ہی کہ عناصر ایک حال سے دوسرے حال پر بدلجاتے ہین جسوقت عنصر کی صورت بدلتی ہی تو صورت اولی کے معدوم ہونے کو فساد اور صورت ثانی کے موجود ہونے کو کون کہتے ہین اسی باعث سے عالمِ عناصر کا نام کون و فساد ہی کہ یہان طریقہ استحالہ جاری ہی اور ہم پہلے بیان کرچکے ہین کہ عناصر اربعہ کا ہیُولی ایک ہی کیونکہ تحقیق معلوم ہوچکا ہی کہ ہر جسم ایک جوہر رکھتا ہی جس سے اُس جسم کی صورت قائم رہتی ہی عناصر اربعہ بھی ایسا ہی ایک جوہر رکھتے ہین کہ جو اُن چارون جسمون کو اٹھا سکے مثلاً ایک کاغذ پر قیاس کرو کہ کسی قدر سرخ رنگ موجود ہی اور کسی قدر زرد اور کسیقدر سبز اور کسی قدر سیاہ پس ان چارون مختلف رنگتون کا جسم کسی جوہر پر قائم ہی اور وہ جوہر ہیولی سے مراد ہی پس ہیولی ہمیشہ آثارِ علوی کی تاثیرات سے ایک صورت چھوڑکر دوسری صورت قبول کرتا ہی چنانچہ صاف نظر آتا ہی کہ چھ طرح کا تغیر و تبدل عناصر مین لاحق ہی اول یہ کہ آگ ہوا سے بدلجاتی ہی جیسے ظاہر ہی کہ جسوقت آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہی تو اُسمین حرارت کی تاثیر باقی نہین رہتی مثلاً باروت جب مشتعل ہوتی ہی تو ایک ایسا شعلہ نظر آتا ہی کہ جسکی حرارت سے ہر ایک مقابل شئے فی النار ہوجاے مگر جب وہ شعلہ زیادہ بلند ہوتا ہی تو ہوا سے بدلجاتا ہی یہانتک کہ حرارت کا کچھ بھی اثر اُس مین نہین پایا جاتا دوم یہ کہ ہوا آگ بنجاتی ہی جیسے لوہارونکی بھٹی سے ظاہر ہی یعنی ؛ ہانکی ہوا

دفعہ تبدل عناصر کا بیان

کسقدر گرم ہوتی ہی کہ جو چیز اُسکے مقابل آتی ہی وہی جلجاتی ہی سوم یہ کہ پانی ہوا سے بدلجاتا ہی چنانچہ ظاہر ہی کہ تھوڑا سا
پانی کسی ظرف مین جوش دین تو اُس مین سے بخار نکل نکل کر ہوا مین ملجائیگا اور رفتہ رفتہ کچھ بھی پانی اُس ظرف مین
نہ رہیگا چہارم یہ کہ ہوا پانی سے متبدل ہوتی ہی چنانچہ دیکھنے مین آتا ہی کہ کسی پتیل یا تانبے وغیرہ کے ظرف مین برف
یا یخ یا آب سرد لبریز کرکے ہواے گرم مین رکھین تو اُس ظرف کے سطح ظاہری پر قطرات آب نمودار ہوتے ہین اور
جو وہ ظرف لبریز نہ ہوگا تو اندرونی سطح پر بھی جتنا کہ یخ یا برف سے خالی ہی اور سطح بیرونی پر بھی قطرات آب نمودار
ہونگے اسکا یہ سبب ہی کہ کمال گرمی کے باعث ہوا مین حرارت پیدا ہونے سے ہوا لطیف ہوجاتی ہی اور جبکہ برف یا یخ
یا آب سرد اُس ظرف کے جوہر کو نہایت سرد کر دیتا ہی تو جو ہوا کہ اُس ظرف سے متصل ہوتی ہی وہ بھی سرد ہوجاتی ہی اور اُس
مین سردی کے سبب سے اتنی کثافت پیدا ہوتی ہی کہ وہ غلیظ ہوکر پانی سے بدلجانے کی لیاقت حاصل کرلیتی ہی اور
موسم سردی یا ہواے خشک مین یہ قطرے ظاہر نہین ہوتے اسواسطے کہ برودت کے سبب اس ظرف کے اطراف بھی
ہوا مین لطافت باقی نہین رہتی کیونکہ قاعدہ ہی کہ جو شے زیادہ تر گرم ہی وہ زیادہ تر لطیف اور لطافت کے باعث استحالہ
کے واسطے بھی زیادہ تر قابل ہوگی چنانچہ اسپر یہ دلیل ہی کہ جاڑون مین گرم پانی اور ٹھنڈا پانی جدا جدا دو ظرفون مین بھر
کر ایک میدان مین جہان ٹھنڈی ہوا آتی ہو رکھدین تو اول گرم پانی جمیگا اُسکے بعد آب سرد کی نوبت آئیگی پنجم یہ کہ
پانی خاک سے بدلجاتا ہی چنانچہ ملک بدخشان مین ایک پہاڑ کے دامن سے آب صاف نکلتا ہی اور تھوڑی دور تک
زمین پر بہکر پتھر کی طرح سخت ہوجاتا ہی اس پتھر کو اُس ملک مین سنگ آبگیر کہتے ہین ششم یہ کہ خاک پانی سے بدلجاتی ہی
جیسے کہ بعض معدنیات وغیرہ کسی خاص تدبیر سے پانی کی طرح حل ہوجاتے ہین اسکا نام انحلال ہی ای خرد پرور تمام
حکما اس بات پر متفق ہین کہ اجسام سفلی مین اجرام علوی اپنا اثر کرتے رہتے ہین یعنی عالم عنصریات پر سبعہ سیارہ کی
تاثیر ضرور پڑتی ہی انمین سے آفتاب و ماہتاب کو نیرین کہتے ہین ان دونون کا اثر ظاہر و آشکار ہی انکے اختلاف سے
عالم سفلی کا احوال مختلف ہوتا رہتا ہی چنانچہ لیل و نہار کا تغیر اور فصول چہارگانہ کا تبدل آفتاب کی تاثیر سے تعلق رکھ
اور ماہتاب کی تاثیر سے تین چیزون مین اختلاف واقع ہوتا ہی اول دریا کے جزر و مد کا اختلاف یعنی جن دنون مین
نور ماہ کو ترقی ہوتی ہی دریا کا پانی بھی زیادہ ہوتا جاتا ہی اسکو مد کہتے ہین اور جبکہ نور ماہ مین نقصان شروع ہوتا ہی
تو پانی بھی کم ہوتا جاتا ہی اسکا نام جزر ہی دوم ایام تزاید النور مین استخوانون کا مغز بڑھ جاتا ہی اور نور ماہ کے
نقصان مین نقصان پاتا ہی سوم جبکہ ماہ زائد النور ہوتا ہی میوہ جات زیادہ پکتے ہین اور ایام ناقص النور مین
کمتر اس سے ثابت ہوگیا کہ عالم کون و فساد مین کواکب مؤثر ہین اب معلوم کرنا چاہئیے کہ بخار کے پیدا ہونے کا
سبب یہ ہی کہ اجزاے آبی حرارت آفتاب کی تیزی سے لطیف بنکر اجزاے ہوائی کے ساتھ بلند ہوجاتے ہین
پس بخارات حقیقت مین پانی کے وہ اجزاے لطیفہ ہین جو ہوا کے اجزاے صغیر مین مختلط ہوکر نہایت باریکی سبب

بیان تاثیر اجرام علوی

دونون مین سے ایک بھی محسوس نہین ہوتے اور ایسے نظر آتے ہین کہ آب وہوا سے کوئی علحدہ چیز ہی مگر اصل مین
ان دونون عناصر کے چھوٹے چھوٹے اجزا ہین اور دخان کے پیدا ہونے کا یہ سبب ہی کہ زمین کے اجزائے خشک پر دھوپ
کی گرمی اثر کرتی ہی اور حرارت آفتاب کے باعث اجزاے زمین کی رطوبت جلکر یبوست غالب ہوتی ہی پھر وہ اجزا حرارت
کی تاثیر سے خفیف و سبک ہوکر اجزاے ہوا کے ساتھ بلند ہوتے ہین اسکا نام دخان ہی اب سنو کہ اگر کسی جسم مین حرارت
کی کیفیت پیدا ہوتی ہی تو اُس جسم کے اجزا کشادہ اور پراگندہ ہو جاتے ہین چنانچہ ظاہر ہی کہ کسی ظرف پر آب کو
جو تھوڑا سا خالی ہو آگ پر جوش دینے سے پانی اُبلتا ہی بلکہ اکثر جوش کی حالت مین ظرف سے باہر نکلجاتا ہی پس
حرارت کی تاثیر سے اُسکا مادہ بڑھ جاتا ہی اسی طرح جسوقت برودت کی کیفیت کسی جسم مین لاحق ہوتی ہی تو اُسکے
اجزا سخت اور منجمد ہوکر وہ جسم چھوٹا ہو جاتا ہی چنانچہ یخ کی کیفیت سے واضح ہی غرض جبکہ یہ دونون باتین معلوم
ہو چکین تو اب دریافت کرنا لازم ہی کہ حکمانے ہوا کے پیدا ہونے کی چار صورتین مقرر کی ہین اوّل یہ کہ جب کسی
طرف کی ہوا تابش آفتاب کی علت سے نہایت گرم ہو جاتی ہی تو مقدار اصلی سے اُسکا جسم بڑھنا شروع ہوتا
ہی اس سبب سے وہ اپنے اطراف وجوانب کی ہوا کو دفع کرکے اُس مقام پر خود پھیلتی جاتی ہی اور ہوا مین
حرکت پیدا ہوتی ہی اس ہواے متحرک کو باد کہتے ہین دوم یہ کہ جب کسی طرف سے ہوا کو برودت بہت سرد
کر دیتی ہی تو برودت کے سبب سے وہ ہوا منقبض اور منعقد ہو جاتی ہی اور اُسکے اجزا باہم بستگی حاصل کر لیتے ہین
اس علت سے اُسکا مقدار کم ہو جاتا ہی اور اُسکے متصل کی ہوا مین اس لیے حرکت پیدا ہوتی ہی کہ ہواے منعقد
سے جو مقام خالی ہو وہان اپنا دخل کرے چنانچہ ہم کہہ چکے ہین کہ خلا محال ہی اور اسی حرکت ہوا کا نام باد ہی جو جسام
کو محسوس ہوتی ہی ان دونون قسمون کی باد کو نرمی و ملائمت کے لحاظ سے نسیم کہتے ہین سوم یہ کہ ہوا سے علاوہ
کوئی اور چیز اُسکو حرکت دے چنانچہ جو بخار اور دخان زمین سے بلند ہوکر ہوا پر جاتے ہین جسوقت وہ کرۂ زمہریر
پر پہونچتے ہین تو اگر ہواے زمہریری کی برودت اُس بخار یا دخان کی حرارت کو زائل کرتی ہی تو حرارت باقی نرہنے
کے سبب اُس مین غلظت اور ثقالت نمایان ہوتی ہی اور بباعث گرانی وہ بلندی سے پستی کی طرف میل کرتا ہی
اس سبب سے ہوا مین تموج پیدا ہوتا ہی اور آندھی اپنا ظہور دکھلاتی ہی اور جو برودت زمہریری بخار یا دخان کی
حرارت زائل نہین کرتی تو وہ کرۂ زمہریر سے گذر کر کرۂ آتش تک جا پہونچتا ہی مگر ثقل ذاتی کے سبب وہان سے
زیادہ نہین چڑھ سکتا آخر کار اسفل کی طرف نزول کرتا ہی اسوجہ سے ہوا مین حرکت پیدا ہوتی ہی اور آندھی آجاتی ہی
لیکن یاد رکھو کہ جو ہوا اس علت سے حادث ہوتی ہی وہ ہمیشہ اوپر کی طرف سے چلنا شروع کرتی ہی چہارم یہ کہ
ابخرہ یعنی بھاپ زمین سے بلند ہوتی ہی اور حرارتِ آفتاب اُسکو نہایت لطیف و سبک بنا دیتی ہی اور وہ بخار تر کرۂ
زمہریر کے متصل ہو پہنچتا ہی تو اُسمین برودت اثر کرتی ہی اور حرارت و یبوست کم ہو جاتی ہی پس جو کچھ کہ اُسمین لطیف ہی وہ

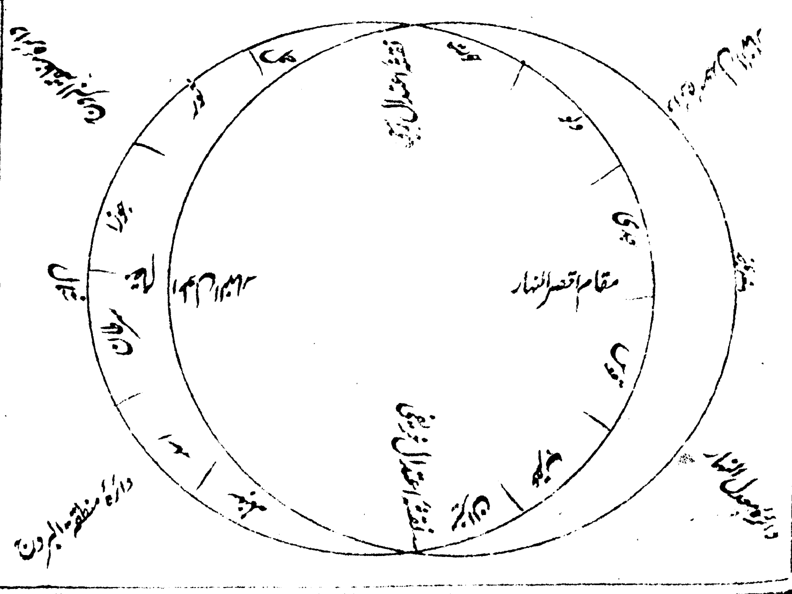
پیدائش دخان
ہوا کا بیان
باد
نسیم
آندھی

ہوا بنجاتا ہی اور جسقدر کثیف و غلیظ ہی ابر اسی سے عبارت ہی اور جو یہ امر مقرر ہو چکا کہ خلا محال ہی اور جس چیز کو خلا خیال
کرتے ہین وہ ہوا سے بھری ہی پس کسی ایسی چیز کو جنبش دین کہ جو ہوا کو متموج کر سکے تو ہوا مین حرکت پیدا ہونے کے سبب
سے باد محسوس ہو گی چنانچہ پنکھے کی ہوا اسی قبیل سے ہی اور آبرو وہ ہی کہ تابش آفتاب کے باعث پانی یا نمناک زمین
سے بخارات ہوا پر بلند ہوتے ہین اگر اُنکا وجود قلیل ہی اور ہوا گرم تو ہوا کی گرمی اُنکو تحلیل و پریشان کر دیتی ہی
اس لیے کہ تفریق اور تلطیف اجزا ہمیشہ حرارت کا فعل مقرری ہی اور جو ابخرے بہت ہین اور ہوا مین حرارت کی
تاثیر کم ہی یا مطلق نہین تو البتہ وہ بخار کرۂ زمہریر تک پہونچکر سردی سے ثقیل و کثیف اور مجتمع و فراہم ہو جاتے
ہین ان بخارات کثیفہ کو ابر کہتے ہین اے خردپرور جبکہ ابر کی حقیقت معلوم ہو گئی تو یہ بھی سمجھ لو کہ اگر اُسمین سردی
کی تاثیر اسقدر نہین کہ اُس کو بہت غلیظ کر دے تو وہ ابر بغیر برسے ہوئے متفرق اور پراگندہ ہو جاتا ہی اور جو
سردی اُسکو اسقدر گاڑھا کر دیتی ہی کہ اُس سے صفت بخاری دور ہو جاتی ہی تو اس صورت مین ابر کے اجزاے
لطیف پانی کی صورت قطرہ قطرہ ہو کر برس پڑتے ہین اور جو کچھ کثیف ہوتا ہی وہ ہوا مین پراگندہ و منتشر ہو جاتا ہی
اس سے ثابت ہوا کہ حقیقت مین قطرات باران بعضے ابر کے اجزا ہوتے ہین جو برودت ہوا کے سبب سے کثیف ہو کر زمین
پر ٹپک پڑتے ہین حکمانے مقرر کیا ہی کہ ہر چیز اپنے مرکز پر مائل ہی یعنی خاک مرکز خاک پر اور آب مرکز آب پر اور
ہوا مرکز ہوا پر اور آتش مرکز آتش پر پس جبکہ حرارت جو آتش کا اثر ہی اجزاے آبی مین اثر کرتی ہی تو اُس سے
بخارات اُٹھتے ہین اور بخار مین بھی اجزاے لطیفہ آبی اور اجزاے آتشی موجود ہین آتش کا خاصہ ہی کہ اپنے
مرکز یعنی کرۂ نار کی طرف میل کرتی ہی اس لیے بخارات ہمیشہ بلندی کی طرف مائل ہوتے ہین اور جب کرۂ زمہریر پر
پہونچتے ہین تو برودت سے حرارت فرو ہو جاتی ہی اور اجزاے آبی حرارت سے جدا ہو کر بجانب مرکز زمین کی
طرف اس لیے میل کرتے ہین کہ مرکز آب اُس سے ملا ہوا ہی یہی پانی برسنے کا سبب ہی اور جبکہ بخار مین نہایت برودت
اثر کرتی ہی تو سردی کے باعث اجزاے بخار مین کشش و تشنج پیدا ہونے سے وہ جم جاتا ہی اُسکو برف کہتے ہین
اور جو ہر طرف سے کشش برابر ہوتی ہی تو اُسکی صورت گردی یعنی مدور بنجاتی ہی اُسکو اولا کہتے ہین اور جب
ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ ہواے صاف کو بخار کی طرح برودت کثیف و غلیظ کر دیتی ہی اور اُسمین حرارت نہین رہتی
اسواسطے وہ بلندی کی طرف رجوع نہین کر سکتی بلکہ زمین کی طرف مائل ہوتی ہی چیزون کو نم کر دیتی ہی اور نباتات
کے ورقون پر قطرون کی صورت نمودار ہو جاتی ہی اُسکو شبنم کہتے ہین اے خردپرور تم جانتے ہو کہ بخار دو قسم ہی
ایک بخار آبی دوم بخار دخانی جبکہ بخارات آبی کرۂ زمہریر پر جا کر سردی سے جم جاتے ہین وہ ابر ہی اور بخارات
دخانی جو مرکز زمہریر سے گذر کر کرۂ نار کی طرف میل کرتے ہین تو حرارت کی طاقت سے ابر کو چاک کر ڈالتے ہین
اُس مین سے آواز ہولناک پیدا ہوتی ہی جسکو رعد کہتے ہین دوم یہ کہ زمین مین سے ہر وقت نئے نئے ابخرے

بلند ہوتے رہتے ہین اور جو بخار کہ پہلے چڑھکر سردی سے جم گیا ہی اُس سے باہم ملتے ہین تو آواز عظیم پیدا ہوتی ہی
اُسکا نام رعد ہی یعنی دستور ہی کہ جب دو چیزین زور و قوت سے ٹکراتی ہین تو اُنمین سے ضرور ایک آواز نکلتی ہی اور جبکہ
(برق) باہم رگڑ جاتے سے مادہ دُخانی زیادہ گرم ہو جاتا ہی تو شعلۂ آتش نمودار ہوتا ہی اسکو برق کہتے ہین چنانچہ ظاہر ہی کہ جب
دو چیزین باہم مزاحم ہونگی تو آواز نکلے گی اور شعلہ پیدا ہوگا جیسے کہ پتھر اور لوہا وغیرہ اور اکثر نیستان مین بھی اسی طرح
درختون کے رگڑ کھانے سے ایک شعلہ نکلکر آگ لگجاتی ہی اور جبکہ بخار و دخان کا مادہ غلیظ اعلی سے اسفل کو نزول کرتا ہی
(صاعقہ) تو آندھی آیا کرتی ہی اس صورت مین اگر ابر درمیان حائل ہوتا ہی تو وہ بخار اپنی قوت سے اُسکو شگافتہ کرتا ہی پس مادۂ
دخانی شدت حرکت کے سبب مشتعل ہو جاتا ہی اور اجسام ارضیہ کے قسم کی کوئی چیز مثلاً لوہا یا تانبہ یا پتھر وغیرہ اُس شعلہ
(قوس قزح) دخانیہ مین سے نیچے گرتا ہی اُسکو صاعقہ کہتے ہین اور قوس قزح کی یہ کیفیت ہی کہ جسوقت آفتاب افق مشرق یا مغرب سے
قریب اور اُسکے مقابل دوسری طرف ابر شفاف اور رقیق منجمد ہوا اور اس ابر کے پیچھے کوئی سیاہ رنگ چیز جیسا کہ ابر
سیاہ یا کوہ وغیرہ ہو تو وہ ابر رقیق و شفاف بصورت آئینہ اُن دونون کا عکس قبول کرتا ہی اور شعاع منحرف کے اثر
(ہالہ ماہ) سے اُسمین مختلف رنگ نظر آتا ہی اور ابر رقیق اگر ماہ کے اطراف مجتمع ہوا اور پرتو ماہ اُس پر پڑے اور پھر اُس ابر
شفاف کا عکس اُس ابر کثیف و ظلمانی کے اجزا پر منعکس ہو کہ جو اُس ابر لطیف و نورانی سے متصل ہی تو اُس کا عکس دائرہ
نورانی کی طرح نظر آئے گا ماہ کامل کا ہالہ بہت بڑا اور گول ہوگا اور جبکہ ماہ قریب بکمال ہو یا وسط سما پر ہو تو ہالہ کا
(زلزلہ کا بیان) دائرہ بھی درست نظر آتا ہی ورنہ ناقص اور زلزلہ پیدا ہونے کا یہ باعث ہی کہ جب حرارت آفتاب زمین کے سطح ظاہری
پر تاثیر کرتی ہی تو جسم زمین کے اندر بخار یا دخان دونون پیدا ہو جاتے ہین پس اگر انکا وجود قلیل ہی تو زمین کی برودت
اُنکی حرارت دور کر دیتی ہی اور وہ زمین مین منتشر ہو جاتے ہین یہ بمنزلہ اُس بخار کے ہی جو ہوا مین تحلیل ہو جاتا ہی اور اگر
بخار و دخان کا وجود بہت زیادہ ہی تو برودت زمین سے اُسکی حرارت سرد نہین ہوتی بلکہ وہ بخارات نہایت
زور و شور کی حرکت سے زمین کو شق کرکے باہر نکلجاتے ہین یہ بمنزلہ اُن بخارات کے ہین جو ہوا مین ابر کا وجود
اختیار کرتے ہین اور جو اُن بخارون مین اسقدر قوت نہین ہی کہ زمین کو شق کرسکین تو جسوقت وہ باہر نکلنے کے
واسطے زور و طاقت کرتے ہین اور اپنے ضعف کے باعث زمین کے سخت مسامات سے نکل نہین سکتے تو ناچار اُنکی
بیقراری اور حرکت اضطرابی کے سبب سے زمین کے اُس قطعہ کو جنبش ہوتی ہی زلزلہ اس سے عبارت ہی یہ بخارات
بمنزلہ اُسکے ہین کہ جس سے زمین پر بجلی گرتی ہی اور آندھی پیدا ہوتی ہی اور جہان مین سخت یا کوہستان ہی وہان بخارات
اور زمین کے مسامات بند ہونے سے زلزلہ کی بہت شدت ہوا کرتی ہی اور زمین شورہ زار اور ریگستان مین اس
باعث سے کہ زمین کے مسامات کھلے ہوے ہوتے ہین اور اُنکے بند نہین ہونے ہلنے زلزلہ کم واقع ہوتا ہی اور کبھی
ایسا اتفاق ہو جاتا ہی کہ زلزلے کی حالت مین بخارات کی قوت سے زمین پھٹ جاتی ہی اور نالے چشمۂ آب پیدا ہو جاتا ہی

اور زمین مین سے آواز نکلنے کا یہ سبب ہی کہ زمین کے اندر بخارات غلیظ اور دخان کثیف بند ہو جاتے ہین اور باہم ان دونو
کے ٹکر کھانے اور رگڑ جانے سے زمین کے نیچے آواز پیدا ہوتی ہی اور اس قسم کی آواز ہیبت ناک اکثر اوقات زلزلہ
کے وقت ہوا کرتی ہی اور کبھی ایسا اتفاق پڑتا ہی کہ زمین پھٹکر اُسمین سے صداے ہولناک نکلتی ہی یہ ہوا بمنزلہ رعد کے ہی
اور زمین مین سے ہوا نکلنے کی یہ صورت ہی کہ جسوقت مواد دخانی زمین کے درمیان منعقد ہوتا ہی تو نکلنے کے ارادے
سے حرکت شروع کرتا ہی اگر اسکو زمین مین کوئی سوراخ یا راستہ ملجاتا ہی تو وہان سے دخان باہر نکل آتا ہی اور اُسیوقت
جوہر ہوا بنجاتا ہی چنانچہ اکثر ولایت بدخشان مین یہ صورت نظر آیا کرتی ہی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ وہ دخان جوہر ہوا نہین بنتا
بلکہ ہوا پر بخار کی طرح معلوم ہوتا ہی اور زمین سے آگ نکلنے کا یہ سبب ہی کہ جب مواد دخانی زمین مین بند ہوتا ہی تو اُسمین
ایک طرح کی چکنائی رہتی ہی اور اس چکنائی کے سبب سے اُس دخان مین نہایت درجہ کی حرارت ہوتی ہی اور جبکہ وہ
حرکت کرتا ہی تو اپنی تمام وکمال طاقت وقوت سے زمین کو کسی مقام سے شق کرکے باہر نکلتا ہی اور اُس چکنائی کے سبب سے
کہ جو اُسمین موجود رہتی ہی جسوقت ہواے خارجی اُسپر اثر کرتی ہی تو مشتعل ہوکر شعلہ کیطرح دکھائی دیتا ہی اور وہ شعلہ زمین پر بہت
دور جاکر پریشان ہوتا ہی یہ بمنزلہ برق کے ہی اور اس کیفیت مین اگر دخان لطیف ہوتا ہی تو شعلہ نظر نہین آتا بلکہ ہوا مین
ایک نور سا نظر پڑتا ہی اور پانی کے پیدا ہونے کا یہ سبب ہی کہ جسوقت بخارات زمین مین محتبس ہوکر کسی طرف اندر ہی اندر
حرکت کرتے ہین اگر اُس زمین مین سردی زیادہ ہوتی ہی تو برودت کی تاثیر سے وہ بخارات صفت آبی یعنی رطوبت
پیدا کر لیتے ہین اور دوسرے بخارات کی پیدائش سے مدد حاصل کرکے بقوت تمام کسی جگہ سے زمین کو چاک کر ڈالتے ہین اور وہان سے
پانی جاری ہو جایا کرتا ہی یہ ندی وغیرہ کا پانی ہی اے خرد پرور یہ پانی تین شرطون سے پیدا ہوتا ہی اول جبکہ بخارات
محتبسہ کا وجود زیادہ ہو دوم اسقدر طاقت رکھتے ہون کہ زمین کو شگافتہ کر ڈالین سوم اُس بخار کے تمام اجزا ایک دوسرے کے
ممد ومعاون ہون اور اُن مین پانی بنجانے کی استعداد موجود ہو پس اگر ان مین سے تیسری شرط مفقود ہوگی تو جھیل کی
پیدائش ہوگی اور یہ پانی جاری نہین ہوتا ہی اور جب دوسری شرط مفقود ہوگی تو کنوئین کا پانی پیدا ہوگا الحاصل
فرزانہ روزگار نے آفرینش کائنات کا احوال تمام وکمال شہزادہ بلند اقبال کو اس شرح وبسط کے ساتھ سمجھا دیا
کہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے پایا پھر فرمایا کہ تم طبقات عناصر کا حال دریافت کرچکے اب علم ہیئت کا بھی
مختصر بیان ضرور ہی تاکہ طبقات افلاک کی حقیقت سے آگاہی حاصل ہو جاے یہ علم ایک نہایت شریف علم ہی اسکے وسیلے
سے کرہ ارض کا احوال اور ملکون کا طول وعرض اور ظلمت ونور یعنی روز وشب کی کیفیت اور موسم کا اختلاف اور اجرام
فلکی اور سبعہ سیارہ کی حقیقت معلوم ہوسکتی ہی اے خرد پرور اس زمانہ مین علم ہیئت دو نظام پر جاری ہی
اول نظام محدود بطلیموسی دوم نظام نا محدود فیثا غورسی پہلے ہم نظام محدود بطلیموسی کا
بیان مناسب سمجھتے ہین یہ وہ ہیئت ہی کہ حکیم بطلیموس نے حکماے مشائین کی علم ہیئت سے بہ ترتیب مرتب کرکے

اس نظام مین زمین کو مرکز عام قرار دیا ہی کہ اسکے گرد تمام اجرام سماوی گردش کرتے ہین اس انتظام کے مطابق تیرہ کرے مقرر کیے گئے ہین یعنی چار عناصر اور نو افلاک جیسا کہ ہم تمکو یاد دلوا چکے ہین آسمانون کی ابتدا فلک الافلاک سے ہی اور فلک قمر پر منتہی ہوتے ہین پھر اُنکے نیچے چارون کرہ عنصری ہین مگر کرہ آب اور کرہ خاک دونون ملکر ایک کرہ کا حکم رکھتے ہین کہ آب نے خاک کا پورا احاطہ نہین کیا بلکہ ربع زمین کشادہ ہی اور کرہ افلاک مین سے پہلے آسمان پر قمر دوسرے پر عطارد تیسرے پر زہرہ چوتھے پر آفتاب پانچوین پر مریخ چھٹے پر مشتری ساتوین پر زحل ہی ان ساتون آسمانون کو ساتون ستارون سے منسوب کیا ہی اور فلک ہشتم کو فلک ثوابت قرار دیا ہی اس کو فلک البروج بھی کہتے ہین حکما نے اس آسمان پر ایک دائرہ فرض کیا ہی اور اسکو بارہ حصون پر منقسم کرکے ہر حصہ مین ایک برج قرار دیا ہی اس دائرہ کو منطقۃ البروج کہتے ہین یہ دائرہ معدل النہار کو تقاطع کرتا ہی اور معدل النہار مشرق سے مغرب تک آسمان کی تنصیف کل مین لاتا ہی اس دائرہ کا قطب شمالی محسوس و معروف ہی اور قطب جنوبی نظر نہین آتا لیکن خط استوا پر یا اُسکے قریب البتہ مشاہدہ ہو سکتا ہی اس معدل النہار کے نیچے عین مقابل زمین پر دوسرا دائرہ اسطرح فرض کیا گیا ہی کہ اگر دائرہ معدل النہار زمین کو برابر دو ٹکڑے کرے تو جس مقام پر زمین قطع ہوگی وہی خط استوا ہی جب آفتاب اس دائرہ کے نقطہ تقاطع پر گذرتا ہی تو لیل و نہار تقریبًا برابر ہو جاتے ہین اور آفتاب کو اس دائرہ پر ہر برس مین دو مرتبہ سیر کا اتفاق پڑتا ہی ایکبار اول حمل مین اور بار دوم آخر سنبلہ مین دیکھو کہ معدل النہار اور منطقۃ البروج کی یہ شکل ہی



اس دائرہ مین جہان تقاطع کے محل پر دو نقطہ واقع ہین اُن کو نقطۂ اعتدال کہتے ہین آفتاب جس نقطے پر سے گذرنے کے بعد شمالی ہوجاتا ہی اُس کو اعتدال ربیعی کہتے ہین وہ راس حمل ہی اور دوسرا نقطہ جو اُس کے مقابل ہی آفتاب اُسپر سے گذرنے کے بعد جنوبی ہوجاتا ہی اُس کو اعتدال خریفی کہتے ہین وہ راس میزان ہی اور سیر آفتاب ہمیشہ دائرۂ منطقۃ البروج پر واقع ہی



اور فلکِ نہم تمام آسمانون پر محیط ہی اسکو فلک اطلس بھی کہتے ہین اگرچہ ہر فلک کی جداگانہ حرکت ہی مگر آٹھون آسمان اور ساتون سیارہ وغیرہ فلک نہم کی حرکت وضعی سے والبتہ ہین اور شب روز کی گردش خاص اسی آسمان سے متعلق ہی مگر سبعہ سیارہ کی حرکتِ سالانہ ہر ایک فلک کی حرکت خاص سے علاقہ رکھتی ہی چنانچہ ارسطو اور برخس وغیرہ اور وہ حکما کہ جو بطلمیوس کے زمانہ سے پیشتر ہوئے تھے اُن سب کی یہی راے تھی

بلکہ تمام ممالک فرنگستان میں بھی سنہ ۱۸۵۰ع تک یہی نظام بطلیموسی تعلیم کیا جاتا تھا اور ایران اور عربستان اور ترکستان اور روم وغیرہ میں ابتک جاری ہی مگر ہندوستان کے عمدہ مدارس میں اب اسکا سلسلہ منقطع ہونے لگا ہی لیکن تاہم اکثر اقوام ہنود وغیرہ میں یہی عقیدہ پارینہ مستعمل ہی اور نظام نامحدود و فیثاغورسی وہ نظام ہی کہ جس کو اُس مقتداے طبقہ حکماے اشراقیہ نے مملکت ہندوستان یا ایران یا مصر سے حاصل کر کے سنہ عیسوی سے پانسو برس پہلے خطۂ یونان میں رواج دیا اور اُس طریقہ پر تعلیم شروع کر دی یہ نظام شمسی کمال حیرت افزاے عقل و ہوش ہی اس نظام نامحدود میں آفتاب کو مرکز قرار دیکر فرض کیا ہی کہ کرہ ارض کی طرح صدہا کواکب ظلمانی اُسکے گرد گردش کرتے ہین اور جتنے سیارے کہ آفتاب کے اطراف گھومتے ہین وہ تین قسم ہین اول سیارات اولی کہ جنکو فرنگستان کے اہل ہیات نے ابتک تلاش کر کے گیارہ سیارے دریافت کیے ہین ہم انکی شرح آگے بیان کرینگے دوم اقمار جنکو سیارات ثانوی کہتے ہین یہ سیارات اولی کے گرد گردش کرتے ہین اور اُنکے ہمراہ آفتاب کے اطراف بھی پھرتے رہتے ہین اس قسم کے ستارے ابتک اٹھارہ شمار میں آئے ہین سوم کواکب دنبالہ دار جسکو اہل فرنگ کامٹ اور اہل عرب ذوذنب اور عوام اہل ہند جھاڑو تارا کہتے ہین مدارات بعضی پر نہایت طولانی گردش کرتے ہین کبھی آفتاب سے اسقدر قریب ہوتے ہین کہ اہل زمین کو نظر آتے ہین اور کبھی اسقدر دور چلے جاتے ہین کہ دوربین سے بھی نہین دکھائی دیتے ان ستارونکی تعداد ہنوز صحیح معلوم نہوئی مگر حکماے فرنگ کا قیاس مقتضی ہی کہ سینکڑون بلکہ ہزارون ہون تو کچھ عجب نہین اب اور ایک نکتہ حیرت افزا یاد رکھنے کے قابل ہی کہ یہ نظام شمسی گویا کہ ایک مملکت ہی اور ایسے بیشمار ممالک ہین کہ عدد ثوابت کی طرح جنکا حساب غیر ممکن ہی اور ثوابت میں سے ہر کوکب ثابتہ اس نظام شمسی کی طرح ایک مرکز خاص ہی اُن سبکے گرد بھی آفتاب کے مانند تینون اقسام کے ستارہ سیارہ گردش میں مصروف ہین اور اہل ہیات کا ایک عجیب و غریب قیاس اس سے بھی زیادہ تعجب خیز و تحیر انگیز ہی یعنی جسطرح کہ تمام سیارات و ثوابت سلسلۂ انتظام آفتاب جہانتاب سے منسلک ہین اور ہر ایک ثابتہ بجاے خود ایک آفتاب ہی کہ جسکے گرد ایسے بہت سیارے گردش کرتے ہین اسیطرح یہ بھی ممکن ہی کہ تمام ثوابت بیحساب کے واسطے کوئی بہت بڑا ستارہ انتظام کے لیے درکار ہی جو سب ستارون سے اعظم ہو اُسکا لقب ثابتۃ الثوابت یا شمس الشموس زیبا ہی وہ تنہا تمام سیارہ و ثوابت کا مرکز ہی اور سب ستارے اپنی شان و شوکت کے ساتھ اُسکے گرد گردش کرتے ہین الغرض یہ وہ نظام ہی کہ جسکو حکمت مشائین کے ظاہر ہونے سے پیشتر یونان کے اعظم فلاسفۂ اشراقیہ نے اختیار کیا تھا اور افلاطون و ارشمیدس نے بھی یہی راے پسند کی تھی چنانچہ سنہ ۱۸۵۰ع سے نظام فیثاغورسی کل ممالک فرنگستان میں ارباب ہیات نے اختیار کر لیا ہی اور عمدہ عمدہ آلات ہیات اور دوربین و خردبین وغیرہ ایجاد کر کے اُسکے وسیلے سے اکثر سیارے اور قمر کہ جنکے نام سے بھی سابق میں اہل ہیات کو آگاہی حاصل نہ تھی دریافت کیے ہین اُنمین سے سیارات اولی پانچ ہین پہلا جارجیم سیڈرس دوسرا سیرس

نظام نامحدود فیثاغورسی

سیارہ

اقمار

ستارہ دنبالہ دار

قیاس عجیب کا بیان

اصطلاحات علم ہیئت

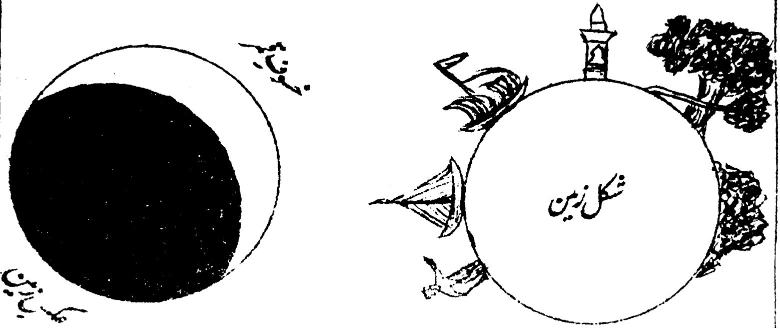
تیسرا وسطا چوتھا جونو پانچوان پالس اور اقمار سترہ ہین چار مشتری کے ہمراہ اور سات زحل کے ہمراہ اور چھ جار یحیم سیڈس کے ہمراہ اور ای خرد پرور یاد رکھو کہ علم ہیئت کی اصطلاحون مین سے چند اصطلاحین یہ ہین خط استوا ایک دائرۂ فرضی ہی کہ جو زمین کو برابر دو حصون پر منقسم کرتا ہی قطبین دو ستارے ہین ایک قطب شمالی دوم قطب جنوبی اور ایک قطب سے دوسرے قطب تک جو دائرہ فرض کیا گیا اوسکا نام خط محور ہی ان دونون خطون سے شکل صلیبی بنتی ہی شعر ز خط استوا و خط محور ✤ فلک را تا صلیب آید ہویدا ✤ خط استوا کے فرض کرنے سے یہ غرض ہی کہ زمین کو اوسکے حساب سے برابر دو حصون پر اس لیے منقسم کیا ہی کہ ہر ملک اور مقام کا فاصلہ دریافت کر لین کہ خط استوا سے قطب جنوبی کی طرف ہی یا قطب شمالی کی جانب اور اہل ریاضی نے ہر دائرہ کو تین سو ساٹھ درجون پر قسمت کیا ہی اور ہر درجے کو ساٹھ دقیقے پر جیسا کہ ہم جغرافیہ مین بیان کر چکے ہین پس خط استوا سے قطب شمالی خواہ قطب جنوبی نوے درجے پر ہی اوسکو عرض تسعین کہتے ہین خط سرطان اور خط جدی کا حال بھی ہمنے جغرافیہ مین بتا دیا اور منطقۃ البروج کا بھی نقشہ دیکھ چکے ہو یہ دائرہ ایک مقام پر خط جدی سے ملا ہوا دو مقام سے خط استوا کو منقطع کرتا ہی دائرۂ نصف النہار ایک دائرۂ عظیمہ ہی جسنے دونون قطب شمالی و جنوبی پر سے گذر کے زمین کو دو حصہ شرقی و غربی پر منقسم کیا ہی اور دائرۂ عظیمہ کا حال ہم علم ہندسہ مین ذکر کر چکے ہین کہ وہ کرہ کی تنصیف کرتا ہی اور جو کرہ کی تنصیف نکرے وہ صغیرہ ہی پس اہل ہیئت نے آسمان پر نو دوائر عظیمہ قرار دیے ہین اول معدل النہار دوم دائرہ منطقۃ البروج سوم دائرۂ مارہ بالاقطاب الاربعہ چہارم دائرۃ الافق پنجم دائرۂ نصف النہار ششم دائرۃ الارتفاع ہفتم دائرۂ اول السموات ہشتم دائرۃ المیل نہم دائرۃ العرض اور بعضے علماے ہیئت نے اونکے علاوہ دائرۂ دہم بھی فرض کرکے وسط السماء الرویۃ اوسکا نام رکھا ہی پھر ان سب دائروںکا مفصل احوال نہایت شرح و بسط کے ساتھ شہزادہ عقیل و فہیم کو فہمائش کر دیا اور فرمایا کہ عرض مکان اوس فاصلہ سے عبارت ہی جو خط استوا سے قطب شمال کیجانب ہو خواہ قطب جنوب کی طرف اور طول مکان اوس فاصلہ سے عبارت ہی جو اول نصف النہار سے خواہ مشرق کی جانب ہو خواہ مغرب کی طرف اور اول نصف النہار اوس سے عبارت ہی کہ جس مقام سے طول شرقی و غربی کو حساب کرتے ہین یہ تمام دوائر اور سب خطوط اور اصل فرضی ہین خارج مین انکا کچھ وجود نہین ای خرد پرور تمام حکماے مشائین و اشراقین یعنے نظام محدود بطلیموسی اور نظام نامحدود فیثاغورسی کے معتقد باہم متفق ہین کہ زمین مدور ہی اور کسی چیز پر کسی طرف سے قائم نہین اوسکے گول ہونے کی بہت سی دلیلین موجود ہین چنانچہ مسافران خشکی کو اول سر کوہ یا سر درخت یا سر منارہ اور رہ نوردان دریا کو پیشتر جہاز کا مستول نظر آتا ہی اگر زمین گول نہوتی تو ہر چیز اول سے آخر تک برابر دکھلائی دیتی و علے ہذا القیاس جو چیز گول ہوتی ہی اوس کا عکس بھی ہمیشہ گول ہوتا ہی یعنے زمین کا

دوائر فلکی کا بیان

مدور ہونا زمین کا

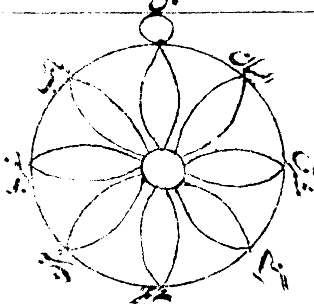
عکس چاند پر خسوف کے وقت مدور نظر آتا ہی دیکھو ان دونون نقشون سے بخوبی ثابت ہی

زمین کی گولائی کا ثبوت



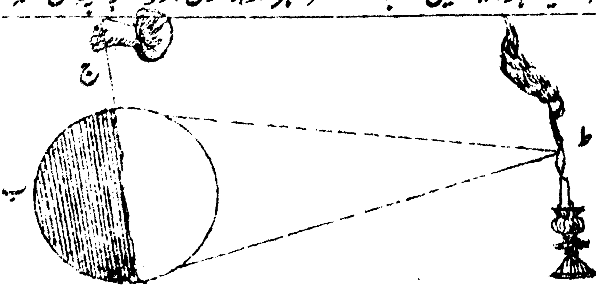
اور زمین کے آٹھ زاویے شمار کیے جاتے ہین چنانچہ اس دائرہ سے ظاہر ہین

زمین کے زاویے



اور اہل ہیئت فرنگستان کہ فیثا غورس کے مذہب پر کاربند ہین انکا یہ عقیدہ ہی کہ آفتاب ساکن اور زمین اپنے محور پر گردش کرتی ہی جسکے سبب زمین کا ہر حصہ تمام دن رات مین ایکبار روشنی اور تاریکی قبول کرتا ہی آفتاب ایک وقت مین اپنے مقابل کی نصف زمین کو روشن رکھتا ہی اس صورت مین زمین کا دوسرا نصف حصہ جو آفتاب سے دور ہی ہمیشہ تاریک ہوگا یہ تاریکی شب سے مراد ہی اور وہ روشنی روز سے چنانچہ اس نقشہ سے ظاہر ہی

حقیقت روز و شب



ب کو ایک گولہ بمنزلۂ زمین فرض کرو اور ج ایک ڈوری اُس گولے مین لگی ہی جسکے پھرانے سے وہ گولہ گھومتا ہی اور ط ایک شمع ہی اُسکو آفتاب سمجھو گولے کا پہلا حصہ جو چراغ کے روبرو روشن ہی وہ پھرنے سے اندھیرے کی طرف ہو جائیگا اور دوسرا حصہ جو تاریکی مین تھا روشنی مین آجائیگا اسی طور پر گردش کرنے سے کرۂ زمین بھی روشن و تاریک ہو جاتا ہی اور کہین دن کہین رات کا عالم نظر آتا ہی محیط زمین کی مساحت چوبیس ہزار نوسو بارہ میل انگریزی ہی اور زمین کی بہ نسبت آفتاب تیرہ لاکھ اسی ہزار مرتبہ بڑا ہی پس عقل سلیم ہرگز رخصت نہین دیتی کہ آفتاب باوجود اس بزرگی کے زمین کے اطراف گردش کرتا ہی زمین مین قوت جاذبہ موجود ہی اسکی یہ تاثیر ہی کہ ہر مرور چیز اپنے دل کی طرف یعنے اپنے مرکز کی جانب مائل ہوتی ہی چنانچہ اس قوت کے سبب زمین بھی اُن سب چیزون کو جو صحن زمین پر واقع ہین مرکز کی طرف کشش کرتی ہی مثلاً اگر توپ کا گولا آسمان کی طرف پھینکین تو پھر دفعۃً زمین کی جانب رجوع کریگا اس مراجعت کا نام میل مرکزی ہی اور اس کشش کا نام قوت جذب اسی قوت کی تاثیر سے تمام حیوانات اور جمادات اور نباتات کرۂ زمین پر ہر طرف قائم رہتے ہین گرنے کا مطلق اندیشہ نہین اسیطرح آفتاب کو بھی قوت جاذبہ طبعی حاصل ہی جسکے سبب وہ زمین کو اپنی طرف جذب کرتا ہی اے خرد پرور اب سنو کہ جب دونون مین کشش پیدا ہوئی تو ظاہر ہی کہ دونون آپس مین ایک ہو جائین یا تو آفتاب زمین پر گر پڑے یا زمین آفتاب سے جا کر ملجائے مگر ان کو حرکت سے ایک امر مانع ہی اسکا بیان ہم تمھین بخوبی سمجھاتے ہین یاد رکھو کہ جو جسم کسی دائرہ پر گردش کرتا ہی تو گردش کے زور سے اسمین یہ طاقت پیدا ہو جاتی ہی کہ وہ دائرہ سے باہر نکل جائے اس طاقت کا نام تارک المرکز ہی اور دائرہ کے مرکز مین جو قوت جاذبہ موجود ہی وہ ہمیشہ اُس جسم کو اپنی طرف کھینچتی ہی اس طاقت کا نام طالب المرکز یہ دونون قوتین باہم برابر ہوتی ہین اب معلوم کرنا چاہیے کہ زمین کو دو طرح کی گردش حاصل ہی ایک گردش محوری کہ جو ایک شبانہ روز مین تمام ہو جاتی ہی اور دوسری حرکت وہ ہی کہ ایک برس کے عرصہ مین آفتاب کے گرد دورہ کرتی ہی اس لیے کہ اگر سورج کے آس پاس نہ گھومتی تو قوت تارک المرکز کہ جذب آفتاب کی ضد ہی کسطرح پیدا ہوتی اور آفتاب بھی اپنی ذات خاص سے ایک محور پر پچیس دن مین گردش کرتا ہی اُسکو بھی اس حرکت کے سبب سے قوت تارک المرکز حاصل ہی پس آفتاب کا مقدار جسقدر بڑا ہی اسیقدر اُسکی حرکت کم ہی اور زمین جسقدر مقدار مین کم ہی اسیقدر حرکت مین تیز ہی اس حالت مین دونون کی قوت تارک المرکز دونونکی طاقت طالب المرکز سے مقابل ہو کر باہم کے صدمے سے دونون محفوظ رہین اے خرد پرور اہل ہیئت فرنگستان کے قیاس مین زمین ایک ستارہ ظلمانی ہی اور آفتاب کے گرد اپنے دائرہ پر ایک برس مین دورہ تمام کرتی ہی اسی طرح اور بھی دس ستارے جداگانہ اپنے دائرون پر مختلف زمانہ مین آفتاب کے اطراف گردش کرتے ہین چنانچہ اُن کے نام یہ ہین عطارد زہرہ مریخ سیرس پالاس جونو وسٹا مشتری زحل جارجیم سائدس کہ جسکو یورنس اور ہرشل بھی کہتے ہین ان گیارہ سیارون مین سے کوکب الارض

یعنی زمین تیسرا ستارہ ہی زہرہ اور عطارد کا مدار اُسکے درمیان واقع ہی اور دوسرے سیارون کا دائرہ گردش مدار زمین سے خارج ہی اور اہل ہئیات فرنگستان نے ایسا دریافت کیا ہی کہ جسطرح سیارۂ زمین معمور اور ذیحیات کا مسکن ہی اسی طرح دوسرے سیارون مین بھی آبادی ہی اور حیوانات بستے ہین ہرچند وہان اس قسم کے حیوانات نہ ہون جیسے کہ کوکب الارض پر ہین مگر دوسرے سیارون کے باشندے بھی اہل زمین کی طرح نور آفتاب سے مستفیض ہوتے رہتے ہین اور جس طرح زمین کو گردش محوری ہی جس کے باعث روز وشب کی کیفیت پیدا ہوتی ہی اسیطرح دوسرے سیارے بھی گردش مدارات کے علاوہ ایک محوری گردش بھی کرتے ہین جسکے سبب سے وہان بھی رات اور دن ظاہر ہوتا ہی چونکہ مشتری اور زحل اور ہرشل آفتاب سے بہت دور ہین اُس سبب سے زمین کی بہ نسبت اُنمین نور آفتاب کم پہونچتا ہی اسواسطے ان سیارون مین کئی کئی چاند موجود ہین چنانچہ مشتری کے چار چاند ہین زحل کے سات چاند اور ہرشل یعنی جارجیم سائیڈس کے چھ چاند ہین اور یہ چاند جو اہل زمین کو نظر آتا ہی اسکا شمار بھی سیارون مین نہین بلکہ یہ زمین کا چاند کہلاتا ہی اور یاد رکھو کہ آفتاب کی قوت جذب کی [illegible] آفتاب سے قریب ہین وہ اپنا دورہ جلد تمام کر لیتے ہین اور جو دور ہین انکا دورہ [illegible] ہوتا [illegible] ہر سیارہ کی مقدار کا حال اور ایام گردش کی کیفیت اور فاصلہ آفتاب کی حقیقت [illegible]

	قطر کواکب سیارات	ایام گردش سیارات	فاصلہ سیارات از آفتاب
عطارد	۳۲۲۴ میل	۸۷ روز ۲۳ ساعت	۳۶۸۴۱۴۶۸ میل
زہرہ	۷۶۸۷ میل	۲۲۴ روز ۱۷ ساعت	[illegible] میل
زمین	۷۹۱۲ میل	۳۶۵ روز ۶ ساعت	[illegible] میل
مریخ	۴۱۸۹ میل	۶۸۰ روز ۲۳ ساعت	[illegible] میل
سیرس	۱۶۳ میل	[illegible] روز ۱۲ ساعت	[illegible] میل
پالس	۸۰ میل	۱۶۰۳ روز ۱۷ ساعت	۲۶۵۰۰۰۰۰۰ میل
جونو	۱۴۲۵ میل	۱۵۸۰ روز ×	۲۵۲۰۰۰۰۰۰ میل
وسٹا	۲۴۳ میل	۱۱۱۰ روز ×	۲۲۵۰۰۰۰۰۰ میل
مشتری	۸۹۱۷۰ میل	۴۳۳۲ روز ۱۴ ساعت	۴۹۴۹۹۰۹۷۶ میل
زحل	۷۹۰۴۲ میل	۱۰۷۵۹ روز ۲ ساعت	۹۰۷۶۵۶۱۳۰ میل
ہرشل	۳۵۱۱۲ میل	۳۰۶۳۷ روز ۴ ساعت	۱۸۲۵۸۴۲۶۶۶ میل

اور مہندسان کامل نے علم ہندسہ کے قاعدہ سے دریافت کیا ہی کہ توپ کا گولہ جس زور سے چلتا ہی اگر اسی قدر تیز رفتاری سے دور تک جائے تو ایک گھنٹہ مین چار سو اسی میل انگریزی طی کریگا پس فرض کرو کہ یہ گولہ اس حساب کے طریق پر آفتاب کے قریب سے روانہ ہو تو مدار عطارد پر آٹھ برس دو سو چھتر دن مین اور مدار زہرہ پر سولہ برس ایکسو چھتیس دن مین اور مدار زمین پر بائیس برس دو سو چھبیس دن مین اور مدار مریخ پر چونتیس برس ایکسو پینسٹھ دن مین اور مدار سیرس پر باسٹھ برس تین سو سینتیس دن مین اور مدار مشتری پر ایک سو سات برس دو سو سینتیس دن مین اور مدار زحل پر تین سو پندرہ برس دو سو ستاسی دن مین اور مدار جارجیم سائیڈس پر چار سو اکتیس برس دو سو نو دن مین پہونچے گا اب رفتار کواکب کی تیزی کا حال سنو کہ عطارد ایک ساعت مین ایک لاکھ نو ہزار چھ سو نناوے میل طی کرتا ہی اور زہرہ ایک ساعت مین اسی ہزار دو سو بچانوے میل اور زمین ایک ساعت مین اڑسٹھ ہزار دو سو سترہ میل اور مریخ ایک ساعت مین پچپن ہزار دو سو ستاسی میل اور سیرس ایک ساعت مین ایک لاکھ ایکہزار سات سو چالیس میل اور مشتری ایک ساعت مین انتیس ہزار تراسی میل اور زحل بائیس ہزار ایکسو ایک میل اور جارجیم سائیڈس چودہ ہزار سات سو ستانوے میل مسافت قطع کرتا ہی اے خرد پرور یاد رکھو کہ آفتاب جہانتاب کا قطر آٹھ لاکھ تراسی ہزار دو سو چھیالیس میل انگریزی ہی اور ماہتاب عالم افروز کا قطر دو ہزار ایک سو ستر میل ہی قمر اپنے دائرہ پر زمین کے گرد ایک ساعت مین دو ہزار دو سو نوے میل طی کرتا ہی اور مشتری کے گرد چار دن قمر مختلف وقتون مین گردش کرتے ہین قمر اول جو مشتری سے بہت قریب ہی ایک دن اور اٹھارہ گھنٹے اور اٹھائیس منٹ مین مشتری کے اطراف دورہ تمام کرتا ہی اور قمر دوم تین دن تیرہ گھنٹے اٹھارہ منٹ مین اور قمر سوم سات دن چار گھنٹے انسٹھ منٹ مین اور قمر چہارم سولہ دن اٹھارہ گھنٹے پانچ منٹ مین پس اقمار مشتری کی تیز رفتاری سے معلوم ہوتا ہی کہ مشتری کی قوت جاذبہ دوسرے سیارونکی بہ نسبت بہت زیادہ ہی اور زحل کے گرد سات قمر دورہ کرتے ہین قمر اول جو زحل سے قریب ہی ایک دن اکیس گھنٹے اٹھارہ منٹ مین اپنا دورہ تمام کرتا ہی اور قمر دوم دو دن سترہ گھنٹے چوبیس منٹ مین اور قمر سوم چار دن بارہ گھنٹے پچیس منٹ مین اور قمر چہارم پندرہ دن بائیس گھنٹے سینتیس منٹ مین اور قمر پنجم اناسی دن سات گھنٹے ستائیس منٹ مین اور قمر ششم ایک دن سات گھنٹے ترپن منٹ مین اور قمر ہفتم بائیس گھنٹے ستائیس منٹ مین اور علاوہ اسکے ایک حلقہ عریض بھی قرص زحل کے اطراف مین دریافت ہوا ہی اسکا حصہ شمالی پندرہ برس تک علی الاتصال نور آفتاب سے روشن رہتا ہی اور اسکے بعد اسیقدر مدت تک اسی حلقہ کا حصہ جنوبی درخشندگی رکھتا ہی پس تیس برس مین زحل کا ایک رات دن تمام ہوتا ہی اور یہی مدت مدار زحل پر دورہ زحل کی ہی اور جارجیم سائیڈس کے گرد چھ قمر دورہ کرتے ہین قمر اول پانچ دن

انیس گھنٹے پچیس منٹ مین اور قمر دوم آٹھ دن سترہ گھنٹے ایک منٹ مین اور قمر سوم دس دن تئیس گھنٹے
چار منٹ مین اور قمر چہارم تیرہ دن گیارہ گھنٹے پانچ منٹ مین اور قمر پنجم اڑتیس دن ایک گھنٹے انچاس منٹ
مین اور قمر ششم ایک سو سات دن سولہ گھنٹے چالیس منٹ مین اور ان چھ چاندون مین سے حکیم ہرشل نے
پہلا اور دوسرا قمر سنہ ۱۸۰۱ء مین اور باقی چارون کو سنہ ۱۷۹۰ء اور سنہ ۱۷۹۱ء مین دریافت کیا اب سنو کہ عطارد اپنے
محور پر چودہ دن چوبیس گھنٹے مین اپنا دورہ تمام کرتا ہی اور زہرہ تئیس دن اکیس منٹ مین اور مریخ چوبیس
گھنٹے چالیس منٹ مین اور مشتری نو گھنٹے چھپن منٹ مین اور زحل دس گھنٹے سولہ منٹ مین اور آفتاب اپنے
محور پر پچیس دن چودہ گھنٹے مین مشرق سے مغرب کی طرف دورہ تمام کرتا ہی اور اہل ہیأت نے گردش آفتاب
کی وجہ دوربین کے ذریعہ سے اس طرح پر دریافت کی ہی کہ جرم آفتاب مین جابجا داغہاے سیاہ موجود مین
ہر چند آفتاب چشمۂ نور ہی مگر اس گردش محوری کے وسیلے سے ان سیاہ داغون کو سیارون کے روبرو سے
اس لیے برطرف کرتا ہی کہ سب کو برابر نور تقسیم ہو اور جرم قمر مدور و مصفا ہی آفتاب سے درجہ بدرجہ نور حاصل
کرتا ہی اور قمر کا فاصلہ سطح زمین سے بارہ ہزار میل ہی ای خرد پرور اگرچہ آفتاب سے جارجیم سائڈس کا فاصلہ
حیرت افزاے عقل و ہوش ہی لیکن یہ نکتہ حیرت افزا اس سے بھی زیادہ تر تعجب خیز ہی کہ بعضے دمدار ستارے

جارجیم سائڈس کے فاصلے سے ہفت چند فاصلہ پر آفتاب سے دور واقع ہین انکا شمار ابتک کسیکو نہین معلوم مگر اور
سنو کہ ہر چند کواکب دنبالدار آفتاب سے نہایت دوری پر واقع ہین لیکن ثوابت کی بہ نسبت بہت نزدیک ہین
اور ثوابت کا فاصلہ عقل و قیاس سے خارج ہی دیکھو اگر دو مکان عظیم الشان جو آپس مین ایک میل کے تفاوت پر ہون
انکو ہم کئی میل کے فاصلے سے دیکھین تو وہ بہت چھوٹے اور پاس پاس نظر آئینگے اور جسقدر قریب جاینگے
بزرگی و عظمت اور بعد و تفاوت بخوبی نظر آتا جائیگا اب معلوم کرنا چاہیے کہ جس دائرہ پر آفتاب کے گرد زمین ایک
برس مین گردش تمام کرتی ہی اُس دائرہ کا قطر اُنیس کروڑ میل سے زیادہ ہی پس ہر برس مین زمین انیس کروڑ
میل ثوابت کی طرف جاتی ہی پھر چھ مہینے کے بعد ثوابت سے انیس کروڑ میل دور ہوتی ہی لیکن باوجود انیس
کروڑ میل نزدیک ہو جانیکے بھی اگر اہل زمین ثوابت کو دوربین سے دیکھتے ہین تو اُس حالت مین بھی قد و قامت

اور مقدار ثوابت مین کچھ تفاوت معلوم نہین ہوتا اس دلیل سے صاف ظاہر ہی کہ بہ نسبت فاصلۂ ثوابت کے
دائرۂ زمین کا قطر گویا کہ بمنزلہ ایک مرکز دائرہ کے تصور کیا جائیگا اور ان ثوابت مین سے جو کہ تمام سطح آسمان
پر جابجا موجود ہین ایک کا بھی فاصلہ ثابت کرنا امکان انسانی سے بعید ہی مگر اہل ہیأت فرنگستان نے اسقدر
البتہ دریافت کیا ہی کہ ثوابت مین سے ہر ستارہ ایک آفتاب ہی اور اُن سب آفتابونکے گرد بیشمار سیارات اور
اقمار اور دنبالہ دار اپنے اپنے محور اور مدار پر گردش کرتے رہتے ہین اور ہر ایک سیارہ مین زمین کیطرح انواع

واقسام کے ذی حیات معمور و آباد ہین اور ثوابت کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ حکماے متقدمین کی راے ہین ثوابت کو حرکت نہین بلکہ وہ ہمیشہ ایک ہی مقام پر ثابت ہین ان مین کواکب سبعہ سیارہ کی طرح تغیر و تبدل واقع نہین ہوتا اور اہل زمین کو زمین کی گردش محوری کے سبب ثوابت کی گردش نظر آتی ہی جب زمین گردش کرتی ہی تو اہل زمین جانتے ہین کہ ثوابت گردش مین مصروف ہین چنانچہ اگر کوئی شخص کشتی مین یا بگھی وغیرہ مین سوار ہوتا ہی تو اُسکو سب چیزین متحرک محسوس ہوتی ہین مگر دراصل وہ سب اپنی جگہ ساکن ہین اور کشتی یا بگھی وغیرہ خود حرکت کرتی ہی اور ہم تمھین سمجھا چکے ہین کہ حکماے متاخرین فرنگستان جو فیثا غورس کے طریق پر چلتے ہین اُنکے قیاس مین تمام کواکب ثوابت آفتاب ہین اور ہر ایک کا نظام شمسی جدا گانہ ہی اور ہر ایک اُن مین سے بذاتِ خود آفتاب کی طرح نورانی ہی کچھ ہمارے آفتاب کا نور اُنکو فائدہ نہین پہونچا سکتا ثوابت کی کثرت سے قدر ہی کہ مہندسان جہان کی فکر اُسکے شمار سے قاصر ہی پس اگرچہ ثوابت حساب و شمار مین لا انتہا ہین مگر حکماے متقدمین نے ایکہزار بائیس ثوابت کو مختلف اڑتالیس شکلون پر قسمت کیا ہی یعنی ہر شکل مین چند ثوابت موجود ہین اور ان تمام ثابتون کو داخل الشکل کہتے ہین اور ان اڑتالیس شکلون سے علاوہ جو ثوابت ہین اُنکو خارج الشکل کے نام سے نامزد کیا ہی ثوابت مین سے جو ستارے دوربین کے ذریعے سے نظر آتے ہین وہ دوربینی ثوابت کہلاتے ہین اور دوسرے ستارے جو بغیر دوربین کے ہمکو اپنی آنکھ سے دکھائی دیتے ہین وہ چھ حصون مین منقسم ہین اہل ہیئات کی اصطلاح مین ہر حصہ کو قدر کہتے ہین جو ستارے سب سے بڑے اور چمکدار نظر آتے ہین وہ اوّل درجہ کے شمار کیے جاتے ہین اُنکو ثوابت قدر اول کہتے ہین اور جو اُس سے کم چمکتے ہین وہ درجہ دوم مین داخل ہین اُنکو ثوابت قدر دوم کہتے ہین وعلیٰ ہذا القیاس اور نقشہ افلاک مین اُنکی شناخت کے واسطے جداگانہ صورتین مقرر ہین دیکھو

مقدار ثوابت

قدر اول قدر دوم قدر سوم قدر چہارم قدر پنجم قدر ششم

شکل آفتاب

ای خرد پرور شکلون کے مطابق آسمان تین حصون پر منقسم ہی حصہ اول نصف شمالی حصہ دوم منطقۃ البروج حصہ سوم نصف جنوبی

مؤلف

پانزدہ پیکر نور است در ایوان جنوب	بست و یک پیکر نور ہست در ایوان شمال
نوزدہ شکل دگر ہست بہ تحقیق فرنگ	دہ و دو آمدہ بر منطقہ با حسن و جمال

اکیس شکلین نصف شمالی مین اور پندرہ نصف جنوبی مین اور بارہ منطقۃ البروج پر واقع ہین پھر ان اڑتالیس شکلون کا نام اور صورتین اور ستارے وغیرہ بخوبی سمجھا دیے بعد اسکے فرمایا کہ حکماے فرنگ نے انیس شکلین دوربین کے وسیلے سے نئی نکالی ہین پس اب آسمان پر اس حساب سے اڑسٹھ شکلین شمار کیجاتی ہین پھر ان اشکال جدیدہ کے بھی نام اور صورت اور ستارون سے حسب دلخواہ واقف و آگاہ کر دیا اور کسوف و خسوف کا احوال اور ہر شکل کا طول و عرض اور درجے و دقیقے اور ہر قسم کے ثوابت و سیار اور کواکب بنات و انکی کیفیت اور طول و عرض ممالک و بلاد وغیرہ کے دقائق و غوامض سے بوجہ احسن محرم راز فرما دیا اتنے عرصہ مین لطلیموس کی راہ سے آفتاب نے نصف منطقۃ البروج طی کیا اور فیثاغورس کے طریق پر کوکب الارض نے رفتار سالانہ سے مدار گردش کو دائرۂ عظیمہ بنایا یعنی چھ مہینے کا عرصہ منقضی ہوا اور شعور سخن رس حاضر ہو کر بدستور قدیم دونونکو محفل امتحان مین اپنے ہمراہ لیگیا

امتحان ششم

مؤلف

ہر آئینہ مرے آئینۂ دل پر ہی آئینہ	اگر شکل جنوبی ہی و گر شکل شمالی ہی
نہین مجھسا کوئی دانائے راز اختر و گردون	اگر میرا ذہن مشائین و اشراقین سے عالی ہی

جبکہ یہ نیر عالم افروز برج سلطنت لازوال اور وہ آفتاب جہانتاب آسمان فضل و کمال مع وزیر اعظم دانش پناہ اس اورنگ نشین گردون بارگاہ کے دربار عرش وقار مین داخل ہوئے شہنشہ خورشید حشم سلطان عقل مجسم نے نہایت اعزاز و اکرام اور تعظیم تمام سے فرزانہ روزگار کی تعظیم و تکریم کی اور خرد پرور سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ای فرزند عزیز اس عرصہ مین گنجینۂ علم و ہنر سے سرمایۂ دانش و تمیز کسقدر حاصل کیا اور خزینۂ فضل و کمال سے کہانتک ذخیرہ اندوز عقل و شعور ہوئے خرد پرور نے عرض کی کہ خدیو کشورستان کے ظل حمایت اور استاد ہمہ دان کے سایۂ عاطفت مین اس ذرۂ ناچیز و احقر بے تمیز نے عناصر و افلاک کی سیر سے دل سیر کیا ہی اور سلسلۂ نظام آفرینش کے کارخانہ کو خیال حکیمانہ سے دیکھنا شروع کر دیا ہی شاہنشاہ عالم پناہ نے ارشاد کیا کہ بھلا عناصر کتنے ہین اور ان سے کیا فائدہ نکلتا ہی شہزادہ خردمند نے گذارش کی کہ یہ بحث علم طبیعیات سے متعلق ہی

اور یہ علم دو قسم پر منقسم ہی ایک یونانی طریق پر کہ جسکو یونانیون نے حکمت کا درجۂ اعلیٰ قرار دیا ہی دوسرے فرنگستانی طرز پر کہ جسکو حکماے فرنگ نے کمسٹری کے لقب سے ملقب کیا ہی عقل مجسم نے کہا کہ مفصل بیان کرو خرد پرور نے عرض کی کہ حضور معلیٰ ذرا ادھر متوجہ ہون بہرحال موالید ثلٰثہ یعنی حیوانات اور جمادات اور نباتات مین سے ہر چیز چند عناصر سے مرکب ہو کر بنائی گئی ہی اور جب کبھی دو عنصر ملائے جاتے ہین تو ایک نئی کیفیت اُنسے حاصل ہوتی ہی جسکا نام مزاج قرار دیا جاتا ہی اور یہ ایک نیا مرکب بنے گا جسکو اُس عنصر سے کچھ مشابہت نہوگی چنانچہ گندھک اور پارہ ملکر شنجرف بنجاتا ہی یا جست اور تانبا ملکر پیتل ہوجاتا ہی ان مین بعد مرکب ہوجانے کے اُن عناصر مین سے کسی چیز کا نشان پایا نہین جاتا اسواسطے کہ اُنکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوکر کشش اتصالی کے سبب سے اسقدر باہم مخلوط ہوجاتے ہین کہ شناخت مین نہین آتے مگر جذب خاص کے واسطے اوزان کی قید بھی شرط ہی چنانچہ جب تک سو کہ حصے گندھک اور سو حصے پارہ نہ ہو شنجرف ہرگز نہ بنے گا اور کشش اتصالی کے سبب سے جو قدرتی اجسام بہت سے ذرات ملکر بنجاتے ہین تو وہ دو حال سے خالی نہین ہوتے یعنی اگر ان مین جذب قوی ہی آپس مین خوب ملجاتے ہین پس جسم سخت اور ٹھوس بنے گا جیسے سنگ مرمر کہ چونے اور کاربونک ایسڈ سے مرکب ہی اور جو انمین قوت جاذبہ کم ہی تو اجسام متخلخل اور نرم بنتے ہین جیسے روئی وغیرہ ڈاکٹرون نے اگرچہ کمسٹری کا ترجمہ علم کیمیاوی کیا ہی مگر اہل عقیدت کیش کی دانست مین علم العناصر یا علم التحلیل بہت درست اور بجا ترجمہ ہی اس لیے کہ اس علم کے ذریعہ سے اجزاے مرکبات کو جدا کرلیتے ہین اسکا نام تحلیل ہی جسے ڈاکٹر اپنی اصطلاح مین تفریق کیمیاوی کہتے ہین اسکی بہت سی ترکیبین ہین ازانجملہ ایک یہ کہ حرارت کے وسیلے سے جدا کرتے ہین اس لیے کہ حرارت کا یہی خاصہ ہی کہ اجزا کو تحلیل و تفریق کردے چنانچہ سنگ مرمر کو جلانے سے کاربونک ایسڈ نکل جاتا ہی صرف چونہ رہجاتا ہی یا نمک پانی مین گھول کر آتش پر رکھنے سے پانی بخار بنکر اڑجاتا ہی اور نمک رہجاتا ہی دوسرا طریق یہ ہی کہ قوت جاذبہ کی کمی و بیشی سے اجزا کو تحلیل کرتے ہین مثلاً ایک مرکب مین دو چیزین شامل ہین تو اُن مین ایک ایسی تیسری چیز ملائینگے کہ جس مین ان دونون سے قوت جاذبہ زیادہ ہو جیسے شنجرف سے پارہ نکالنا منظور ہی تو اُسکو لوہے کے ساتھ آنچ دیتے ہین کیونکہ تجربے سے ثابت ہوا ہی کہ لوہے اور گندھک مین پارہ کے بہ نسبت زیادہ حدت ہی پس تمام گندھک اس سبب سے پارہ کو چھوڑکر لوہے سے ملجاتی ہی یا غورہ کے تیزاب مین کہ جسکو نیٹرک ایسڈ کہتے ہین تانبا ڈالدین تو قوت جاذبہ کے باعث تانبا تیزاب مین گھلکر نیلا پانی ہوجاے گا پھر اُس نیلے پانی مین ایک لوہے کا ٹکڑا ڈالنے سے تیزاب تانبے کو چھوڑکر لوہے مین ملجائیگا اور تانبا لوہے پر جم جائے گا اس لیے کہ تیزاب کا جذب تانبے کے بہ نسبت لوہے کی طرف زیادہ ہی جنابعالی فلاسفۂ متقدمین اس بات کے قائل ہین کہ عناصر چار ہین اور اُنکے مزاج بھی جداگانہ چنانچہ بعضے گران ہین اور بعضے سبک پس اجسام ثقیلہ پستی کو اور اجسام خفیفہ

بلندی کو مائل ہین اجزاے ناری نہایت سبک اور لطیف ہین اس لیے اعلی کو رجوع کرتے ہین اجزاے ہوائی
اس سے کم لطیف وسبک ہین اس وجہ سے قریب بہ اعلی ہین علی ہذا القیاس اجزاے ارضی نہایت ثقیل وکثیف
ہین اس باعث قریب بہ اسفل ہین غرضکہ ان چارون عناصر کا ہیولی ایک ہی اتنے مین ایک حکیم فہیم برگزیدہ انفس
وآفاق موسوم بہ **مظہر الاشراق** سرزمین **ظہورستان** کا رہنے والا کہ دربار جہاندار کیوان اقتدار مین حاضر تھا
خرد پرور عالی وقار کی طرف مخاطب ہوکر سرگرم دعا وثنا ہوا اور عرض کی **مولف** بتایا ... متقال شاہی
خرد پرور بلند اقبال ✤ تا عناصر کو امتزاج رہے ✤ معتدل آپکا مزاج رہے ✤ بیاز مندامیدوار ہر کہ ہیولی
کے معنی بھی زبان مبارک سے سنکر فیضیاب ہو شہزادۂ شیرین کلام نے کہا کہ ہر شی ... اور
ہر چیز کی اصل کو لغت مین ہیولی کہتے ہین اور حکما کی اصطلاح مین ایک جوہر ہو کہ جس سے صورت جسمی کا ظہور
ہوتا ہی اور متکلمین کے نزدیک حقائق اشیا کا نام ہیولی ہی مگر ہماری دانست مین یہ لفظ ہیئت اولی سے
مرکب ہی یعنی صورت وشکل اولین اور کثرت استعمال کے سبب سے مخفف ہوکر ہیولی رہ گیا ... ہر چیز کی ترکیب
کا سامان ہی جو اسکے مرکب ہونے سے پیشتر متفرق رہا کرتا ہی وہ فضاے ناتمناہی مین اجزاے ذرات بے انتہا وضع
کیے گئے ہین اور فناے جسمی کے بعد بھی ہر چیز کا ہیولی قائم رہتا ہی یعنی جب کسی چیز کی ترکیب مین خرابی واقع ہوجاتی
ہی تو پھر اسکے اجزا بشکل ذرات منتشر ہوکر اسی فضاے ناتمناہی مین پریشان ہوجاتے ہین انکو کبھی فنا
نہین ہوتی مگر مزاج ترکیبی اکثر فنا ہوجایا کرتا ہی تم جانتے ہو کہ ہر چیز کی آفرینش دو صورت پر ہوتی ہی یا قدرتی
یا مصنوعی قدرتی وہ ہی کہ ذرات پریشان خود بخود کشش اتصال کے وسیلے سے مرکب ہوکر ایک جسم پیدا کرلیتے
ہین اور مصنوعی وہ ہی کہ انسان یا حیوان اپنی ترکیب عقلی سے اجزاے متفرق کو مجتمع کرکے ایک صورت
بنا لیتے ہین اشیاے مصنوعی ہرگز اشیاے قدرتی کی برابر نہین ہوسکتی ہین یعنی اشیاے قدرتی بالقوی دبا لخا صیت
مفید جمہور انام اور کار آمد خاص وعام ہین اور اشیاے مصنوعی جو رفع ضرورت کے واسطے تیار کیجاتی ہین
اسکا یہ سبب ہوتا ہی کہ اسکے ذریعہ سے کوئی مطلب حصول ہو پس یہ سبب چار قسم ہی اول علت داخل بالقوہ جیسے
تخت کی مناسبت لکڑی سے دوم علت داخل بالفعل جیسے تخت کی نسبت صورت مربع یا مسدس سے
سوم خارج بالقوہ جیسے تخت کی نسبت اسکے بنانے والے سے چہارم خارج بالفعل جیسے تخت کی نسبت جلوس
سے اس نسبت کا نام علت غائی ہی یہ علت بظاہر سب علتون سے آخر ہوتی ہی اور ذہن وتعقل مین سب سے
مقدم ہی میری دانست مین یہ لفظ در اصل علت غایتی تھا یعنی وہ علت کہ جو غایت ومنتہاے علتہا سے
اربعہ ہی یاے نسبت کے الحاق سے تاے فوقانی حذف ہوگئی غرضکہ ایسے ایسے چند غوامض ودقائق حل
کرکے پھر بسر مطلب توجہ فرما ہوا اور سلطان آسمان آستان کی خدمت اعلی درجت مین عرضکی کہ خداوندا حکما سے

برطانیہ متاخرین کا قول ہی کہ آتش کا کوئی کرہ نہین بلکہ زمین عبارت ہی مجموع عناصر سہ گانہ یعنی آب و ہوا و خاک سے اور بجاے خود آفتاب ایک چشمہ حرارت ہی اُس سے آگ زمین پر فائز ہوتی ہی کیونکہ اشعہ شمسیہ کو جو علم تحلیل سے دیکھا تو اجزاے ناری پائے گئے اور آتشی آئینہ کو ملاحظہ فرمائیے کہ جسوقت شعاع آفتاب کے مقابل کیا جاتا ہی تو جو چیز اُسکے محاذی ہوتی ہی وہ فوراً جل اُٹھتی ہی اور چونکہ شعاع آفتاب اکثر زمین پر ٹھہرتی ہی اس سبب سے کرۂ ارض مین بھی اجزاے ناری مختلط ہین غرضکہ خاکسار کے نزدیک دونون کی راے مین اربعہ عناصر کا وجود متحقق ہی فرق اسی قدر ہی کہ متقدمین چار چیزین علحدہ علحدہ قرار دیتے ہین اور چارون کا ہیولی واحد جانتے ہین اور متاخرین حکماے فرنگ تین عنصرون پر ایک کرہ کا اطلاق کرکے چوتھے عنصر کو فائز آفتاب کہتے ہین مگر نظر غور سے دیکھا جاے تو نار کا حدوث خواہ اشعہ شمسیہ سے ہو جیسا کہ متاخرین کہتے ہین یا ہواے شدید الحرارت سے ہو جیسا کہ مذہب اشراقین ہی یا اشتعال حرارت کہربائیہ غریزیہ سے ہو جیسا کہ ہرمس اور اُسکے تابعین مانتے ہین یا بالسر خود عنصر مستقل ہو جیسا کہ محققین مشائین کا اعتقاد ہی بہرحال اسکے واسطے ایک وجود ضرور ہی مگر فلاسفہ متقدمین نے عناصر اربعہ کو فقط خالص اور بسیط نہین قرار دیا بلکہ اس بات پر اُنکا اتفاق ہی کہ ان چارون مین اجزاے یکدیگر باہم مخلوط ہین اور فیثاغورس وغیرہ اس بات کے قائل ہین کہ عناصر کا وجود خالص کسی جا نہین لیکن غلبہ کے سبب سے مشہور ہین یعنی جس مین اجزاے ناری غالب ہین وہ نار ہی اور جس مین اجزاے ہوائی غالب ہین وہ ہوا ہی اور جس مین اجزاے مائی غالب ہین وہ ما ہی اور جس مین اجزاے ترابی غالب ہین وہ تراب ہی حکماے انگلستان کے متاخرین نے تحقیق و تدقیق کو اس درجہ اعلی پر پہونچایا کہ پانی مین سے اٹھانوے حصے آکسیجن اور گیارہ حصہ ہیڈروجن اور ہوا مین سے دو حصہ نٹروجن اور ایک حصہ آکسیجن نکالا ہی اور ان اجزاے بسیطہ کو اُن مرکبات سے علحدہ علحدہ جدا کرلیا ہی پس ان عناصر کا مرکب ہونا حکماے متقدمین نے بھی قرار دیا ہی اور حکماے فرنگ نے اُنکے اجزاے بسیطہ کو بزور علم کمسٹری جدا جدا کرلیا فلاسفۂ متقدمین نے چار عناصر بہ سبیل تجسس مقرر کیے ہین اور حکماے متاخرین فرنگ نے جو نسٹھ عناصر قرار دیے ہین وہ بھی بموجب تلاش و جستجو کے ہین کمترین ہیچمدان کی دانست مین ممکن ہی کہ اس سے بھی زیادہ نکل آئین اسکے حصر کی دلیل عقلی کسی کے پاس موجود نہین ہی مگر تاہم اربعہ عناصر کا حصر کسی قدر دلیل سے ثابت ہو سکتا ہی منظہر الاشراق نے کہا کہ بھلا فرمایے عناصر چارگانہ کا ثبوت کس دلیل سے پایۂ ثبوت کو پہونچتا ہی خرد پرور نے کہا کہ حضرت ذرا غور فرمایئے کہ تمام دنیا مین چار کیفیتین موجود ہین گرمی سردی خشکی تری اور کوئی عنصر ایسا نہین کہ جس مین ایک ہی کیفیت ہو بلکہ دو دو کیفیتین پائی جاتی ہین اور ظاہر ہی کہ اجتماع ان چارون کیفیتون کا یا تین کیفیتون کا ایک شے مین محال ہی کیونکہ گرمی و سردی مین و خشکی تری

ہین باہم ضد ہی اور اجتماع ضدین ممکن نہین تو ضرور ہوا کہ گرمی و خشکی جمع ہو سکے جیسے آگ مین ہی اور گرمی و تری
جمع ہو جیسے ہوا مین ہی اور سردی و تری جمع ہو جیسے پانی مین ہی اور سردی و خشکی جمع ہو جیسے مٹی مین ہی اور
سردی و گرمی یا خشکی و تری زنہار جمع نہ ہون گی پس حصر عناصر کا چار چیزون مین ثابت ہوا دوسرے یہ کہ چند
فلاسفہ متقدمین کا تجربہ اتنا بڑھا ہوا نہ تھا جیسا کہ حکماے حال کا تجربہ ہی مگر اُن دانشمندون نے اپنے قیاس سے
یہ بات دریافت کی تھی کہ جب ہم بعضے مرکبات کے اجزا تحلیل کرتے ہین تو یہی عناصر اربعہ حاصل ہوتے ہین
اور حکماے فرنگ نے جو تجربہ بلیغ و وسیع کیا تو اس سے بھی یہی بات ثابت ہوئی کہ سواے بعضے معدنیات کے کل
موالید ثلثہ مین چار چیزین ضرور پائی جاتی ہین ایک کاربن دوسرا ہیڈروجن تیسرا آکسیجن چوتھا نیٹروجن پس اس تجربہ
سے بھی چار عناصر کا ثبوت ہوا کاربن ایک جوہر ارضی کاجل کی صورت پر ہی کوئلے مین اور اکثر ہڈیون مین اور سیاہ
سیسے مین پایا جاتا ہی اور ہیرا خاص کاربن تصور کیا گیا ہی ہیڈروجن ایک جوہر نہایت خفیف اور ہلکا ہی آکسیجن
ایک ہوا ہی جو پانی مین بکثرت ہی اور پانی مین آٹھ حصے یہ ہوا اور ایک حصہ ہیڈروجن ہی اور پانچ حصے ہواے محیط
ابدان مین بھی ایک حصہ یہ ہوا ہی نیٹروجن سے ہوا مرکب ہی یعنی ہوا مین ایک حصہ آکسیجن اور چار حصہ نیٹروجن
ہی اور سواے انکے کلورین برومین آیوڈین فلورین سلفر فاسفورس سلیسیم بورن پٹاسیم سوڈیم کیلسم بیریم
اسٹرانشیم میگنیشم الیومنیم آیرن وغیرہ ساٹھ عنصر اور بھی ہین غرضکہ جب جولستھ عنصرون کا مفصل بیان
کر چکا تو پھر شہزادہ خرد پرور شاہنشاہ بحر و بر کی طرف پھرا اور علم طبیعیات کی سلسلہ جنبانی کی کہ اے آفاق گیر
گردون سریر جس طرح بدلائل و براہین چار عناصر اصل آفرینش ہین اسی طرح چار چیزین اصل مرکبات ہین
اول آثار علوی جیسے کہ ابر و رعد اور برق و صاعقہ وغیرہ دوم معدنیات جیسے الماس و یاقوت اور سیم و زر
وغیرہ سوم نباتات یعنی درخت و گل اور برگ و بار وغیرہ چہارم حیوانات یعنی انسان و حیوان اور وحوش و
طیور وغیرہ اور ظاہر ہی کہ آمیزش عناصر سے مزاج اور ترکیب ہیولی سے جسم پیدا ہوتا ہی اور چارون عنصرونکا
ہیولی ایک ہی اور ایک عنصر دوسرے عنصر سے بدل جاتا ہی اسکو استحالہ کہتے ہین اور عالم عنصریات پر سبعہ سیارہ
کا اثر ضرور ہوتا رہتا ہی زمین سے کرہ آب ملا ہوا ہی اسواسطے ان دونون پر برابر تاثیر پڑتی ہی اور دو طرح
کے ابخرے اُٹھتے ہین ایک خشک جو زمین خشک پر شعاع آفتاب کے باعث اجزاے غبار سوختہ ہو کر ہوا مین
اڑ جاتے ہین دوم تر جو زمین نمناک وغیرہ سے بلند ہو کر ہوا مین شامل ہو جاتے ہین یعنی جس طرح پانی کو آگ
پر گرم کرنے سے حباب اُٹھتے ہین اسی طرح سمندر اور زمین اور پہاڑ اور جھیل اور ندی اور نباتات و جانورون
کے اجسام سے آفتاب کی گرمی کے باعث ابخرے نکلتے رہتے ہین اور یہ بخار بلند ہو کر سردی کے سبب شبنم اور
برف اور اولے اور مینھ وغیرہ بنجاتا ہی یہ باتین اختلاف موسم سے متعلق ہین اور آفتاب کی شعاعین کچھ ایک

بیان چار چیزین اصل آفرینش ہین

استحالہ عنصر کا بیان

ہی مقام پر مقیم نہین رہتین بلکہ متحرک ہونے کے باعث مختلف اثر کرتی ہین جبکہ ہوا زمین کے نزدیک سرد ہوتی
ہی تو بخارا اونچا نہین اُٹھتا اور سردی کے باعث شبنم وغیرہ بنکر گر پڑتا ہی اور جب زمین کے نزدیک ہوا سرد نہین
ہوتی تو بخارا اوپر چڑھ کر ابر بن جاتا ہی اور ابر زیادہ سردی پاکر برسنا شروع کرتا ہی اور بادلون کا پانی زیادہ
سردی پاکر جم جاتا ہی پس اگر قطرے ہونے سے پہلے جمے گا تو برف بنکر روئی کے گالون کی طرح گریگا اور جو قطرے
بنجانے کے بعد جمیگا تو اُولے بنکر زمین پر رجوع کرے گا ابر پندرہ میل سے بلند نہین ہوتا اور اکثر قریب کوس
دو کوس کے بلند رہتا ہی اور بادلون مین ایک طرح کی آگ ہوتی ہی جسکو بجلی کہتے ہین جب دو بادل ملتے ہین تو وہ

بجلی چمکنا اور بادل کا گرجنا

ایک مین سے دوسرے مین چلی جاتی ہی اُسوقت ایک آواز ہوتی ہی جسکو گرجنا کہتے ہین مظہر الاشراق نے کہا
کہ اے شہزادۂ ارجمند آپ فرماتے ہین کہ بجلی ایک قسم کی آگ ہی جب وہ چمکتی ہی تو فوراً بادل گرجتا ہی بھلا یہ تو فرمایئے
کہ آگ پانی مین کس طرح رہتی ہی اور ہم نے بارہا دیکھا ہی کہ بجلی چمکنے سے بہت دیر کے بعد آواز آتی ہی اور کبھی ایسا
ہوتا ہی کہ آواز نہین آتی اور خالی بجلی چمکتی ہی اور کبھی بجلی نہین چمکتی اور خالی بادل گرجتے ہین اسکا باعث کیا
ہی شہزادہ خرد پرور نے جواب دیا کہ دنیا کی سب چیزون مین کم یا زیادہ گرمی موجود ہی اور جب اس طرح
کی دو چیزین جمع ہوتی ہین کہ ایک مین کم گرمی ہو اور دوسری مین زیادہ تو زیادہ گرم چیز سے اُس قدر گرمی
نکلکر دوسری چیز مین چلی جاتی ہی کہ وہ دونون برابر گرم ہو جاتی ہین اور سردی حقیقت مین کوئی
چیز نہین ہی بلکہ جس چیز مین گرمی کم ہوتی ہی اُسے سرد کہتے ہین چنانچہ ظاہراً برف سب سے زیادہ سرد مانا گیا ہی
مگر جب آزمایش کی ہی تو اس مین سے بھی آگ کی چنگاریان نکلی ہین اور جسم انسان مین جسقدر گرمی ہی اگر اسکی
بہ نسبت کسی چیز مین کم گرمی ہوگی تو بظاہر محسوس نہین ہو سکتی مگر اس پوشیدہ گرمی کے ظاہر کرنے کی چند ترکیبین

گرمی ظاہر کرنے کی ترکیب

ہین چنانچہ دو چیزون کو باہم رگڑنے سے اُن کی گرمی ظہور مین آتی ہی جیسے بانس پر بانس رگڑ کھاتا ہی تو اُنکی
گرمی آگ بنکر نکلتی ہی جس سے اکثر اوقات نیستان جلکر یک لخت خاک سیاہ ہو جاتا ہی یا ایک چیز کو دوسری
چیز پر ضرب دینے سے آگ نکلتی ہی جیسے چقماق اور پتھر وغیرہ مین یا ایک چیز کو دوسری چیز مین ملانے سے
آگ پیدا ہوتی ہی جیسے معدنیات مین تیزاب وغیرہ کے داخل ہونے سے اور جسوقت گرمی کے باعث پانی
کے اجزا منتشر ہوتے ہین تو وہ پانی بخار بنکر اسقدر پھیلتا ہی کہ سیر بھر پانی کی بھاپ اُتنے گھیر مین سماتی ہی جتنے
گھیر مین ہزار سیر پانی سماتا ہی اور آپ جو فرماتے ہین کہ روشنی پہلے نظر آتی ہی اور آواز پیچھے سنائی دیتی ہی

آواز و روشنی کی رفتار

اسکا یہ سبب ہی کہ قوت سامعہ کی بہ نسبت قوت باصرہ نہایت تیز ہی چنانچہ آواز کی رفتار بھی روشنی کی رفتار
سے کمال درجہ سست و ضعیف ہی روشنی کی حائل کوئی چیز نہین ہو سکتی اور جو چیز نظر کو نہین روکتی جیسے
شیشہ اور بلور اور ابرک وغیرہ اُس سے روشنی بھی نہین رک سکتی اور آواز کے لیے ہوا سد راہ ہوتی ہی

آواز کی چال کا بعینہ یہی حال ہی کہ جس طرح تالاب یا دریا مین کوئی پتھر پھینکا تو اُسکے سبب سے لہرین پیدا
ہوتی ہین اسی طرح آواز کا صدمہ جب ہوا کو حرکت دیتا ہی تو وہ ہوا موج در موج کانون کے پردے پر اپنا اثر
پہونچاتی ہی اگر ہوا نہ ہو تو آواز بالکل نہ سنائی دے صرف ہوا کے وسیلے سے آواز کانون تک رسائی پیدا کرتی
ہی زمین سے تیس کوس کی بلندی پر ہوا مطلق نہین ہی حکمانے تحقیقات کامل سے دریافت کیا ہی کہ روشنی ایک
سکنڈ مین ایک لاکھ بانوے ہزار میل کی مسافت قطع کرتی ہی اور آواز ایک سکنڈ مین ایک میل راہ چلتی ہی اور
ہوا سے تیز کی رفتار ایک گھنٹے مین پینتیس میل ہی اور آندھی ایک گھنٹے مین سو میل کا فاصلہ طی کرتی ہی اور سحاب
ابر جس طرح پرتو آفتاب و نور ماہتاب کا حائل ہوتا ہی اسی طرح اگر لمعۂ برق کبھی بطرف بالا جلوہ افروز ہوتا ہی
تو چادر ابر اہل نظر کا پردہ بنجاتی ہی اور صرف آواز رعد آشنائے پردۂ گوش ہوا کرتی ہی اور بابر اسدِ جب
فاصلہ پر بلند ہو جاتا ہی کہ فقط بجلی کی چمک دکھائی دیتی ہی اور گرجنے کی آواز مسموع نہین ہوتی غرضکہ اسی صورت
بہت سی دلیلین پیش کرکے پھر **عقل مجسم** کی جانب روے سخن کیا اور عرض کرنے لگا کہ اس قسم کی چیزین
زیادہ عرصہ تک پائدار نہین رہتین چنانچہ یہ امر بدیہی بخوبی ظاہر و آشکار ہی اور موالید ثلثہ جو عناصر سے پیدا
ہوئے ہین مدت تک باقی رہتے ہین ان مین سے ہر ایک کے انواع و اقسام بے نہایت ہین مثلاً معدنیات
کو ملاحظہ فرمایئے کہ انکی ترکیب عنصری درجۂ اعتدال سے بعید ہی اسی واسطے انکو نفس مدبرہ قبول کرنے کی احتیاج
نہین معدنیات کے پیدا ہونے کا یہ باعث ہی کہ بخار تریا دخان خشک زمین مین بند ہو کر مختلف مقدار و ترکیب کے
ساتھ باہم اختلاط پیدا کرتے ہین اشیاے معدنی کی ترکیب دو قسم ہی یا قوی یا ضعیف قسم اول جو قوی الترکیب ہی
وہ بھی دو قسم پر منقسم ہی یا ہتھوڑے کی ضرب قبول کرے گا جیسے سونا چاندی لوہا تانبا وغیرہ اور یا ہتھوڑے
کی ضرب قبول نہ کرے گا اسکی بھی دو صورتین ہین یا نہایت نرمی سے جیسے پارہ یا نہایت سختی سے جیسے یاقوت
اور قسم دوم جو ضعیف الترکیب ہی یہ بھی دو قسم ہی ایک وہ کہ رطوبت مین حل ہو جاتا ہی جیسے پھٹکری اور نوشادر
وغیرہ دوم وہ کہ تری مین حل نہ ہو جیسے گندھک اور ہرتال وغیرہ اور تمام فلزات یعنے وہ جوہر کانی کہ
جو حرارت آتش سے پگھل جاتے ہین انکا اصل الاصول پارہ اور گندھک ہی اور پارہ کی یہ اصل ہی کہ
بخارات آبی سے بخارات دخانی لطیف مختلط ہوتے ہین اور حرارت آفتاب کی تاثیر سے بحالت احتباس
مین نضج پاکر سیماب تیار ہو جاتا ہی سیماب مین بخارات دخانی پر بخارات آبی غالب ہین اور اصل کبریت بھی
بخار و دخان لطیف ہی مگر وہ بخارات دخانی ہین جس مین چکنائی غالب ہی اگر ابخرۂ آبی کے اجزا غالب ہوتے ہین
تو بلور اور سیماب اور جواہرات وغیرہ اور اسی قسم کی شفاف و آبدار چیزین حاصل ہوتی ہین اور جو ابخرۂ دخانی
غالب ہوتے ہین تو نمکین اور شور چیزین اور گندھک وغیرہ برآمد ہوتی ہی غرضکہ چاندی اور سونا اور تانبا اور لوہا

معدنیات کا بیان

اور سیسہ اور رانگ اور جست وغیرہ کی اصل بھی یہی پارہ اور گندھک ہی منظر الاشراق نے کہا اگر ان سب کی اصل
یہی ہی تو اقسام فروعات مین کس لیے اختلاف واقع ہوا خرد پرور نے کہا کہ اس امر مین ترکیب قدرتی کو
دخل کامل ہی یعنی اگر سیماب و کبریت کا جوہر متساوی المقدار ہی اور نضج کامل بھی پایا ہی تو طلا سے خالص وجود
مین آئیگا نضج اگرچہ لغت مین میوہ کی پختگی کو اور زخم اور مادہ اور خلط اور ہر چیز کے پک جانے کو کہتے ہین مگر
اطبا کی اصطلاح مین جو چیز خروج پانے کے لائق ہو اسکی بھی دو صورتین ہین یا رقیق شے غلیظ ہو یا غلیظ چیز
رقیق ہو اور میری دانست مین نضج کے اصلی معنی یہ ہین کہ کسی چیز کا بغیر آتش کے پکجانا خواہ ادویات کی تاثیر
سے ہو خواہ آفتاب کی حرارت سے خواہ کسی اور ترکیب سے اب سنیئے کہ اگر جوہر سیماب غالب ہی تو نقرہ پیدا
ہوگا اور ہر چند رانگ کا مادہ بھی چاندی سے مشابہ ہی مگر جوہر سیماب و کبریت کے امتزاج کے بعد بار دگر نضج
کامل نہین پایا اور رہوا اسکے اجزا مین بندرہ گئی اس لیے چاندی کے درجہ پر نہ پہونچی اور سیسہ اپنے مادہ مین
رانگ سے مشابہ ہی مگر یہی فرق ہی کہ جوہر سیماب و کبریت مین ہنوز کدورت باقی تھی کہ باہم امتزاج حاصل کر لیا ہی
اور لوہے کے مادہ مین سیماب و کبریت کا جوہر مساوی لیکن بے تنقیہ کلی کے امتزاج قبول کر لیا جست مین
سیماب کے جوہر پر کبریت کا جوہر غالب ہی غرضکہ اسی طرح تمام معدنیات کی آفرینش کا احوال مفصل بیان کرکے
پھر شاہنشاہ عالی وقار کی جانب متوجہ ہوکر گذارش کی کہ جواہرات کا بھی مادہ یہی ہی یعنی لعل و یاقوت اور زمرد
و الماس اور زبرجد و فیروزہ اور عقیق و بلور وغیرہ اسی سے بنتے ہین صفائی و درخشانی اور طراوت و لطافت
اور رنگ و وزن کے اختلاف مین اسیقدر تفاوت ظہور پاتا ہی کہ جسقدر بخارات و دخانات کے امتزاج اور
اُنکی کیفیت و کمیت مین مقدار و نضج کا اختلاف واقع ہوا ہی اور خلقت نباتات کی یہ کیفیت ہی کہ صناع قدرت نے
اُسکو ایک جسم بالندہ بنایا ہی اگرچہ حس و حرکت ارادی کی قوت اُسمین نہین ہی مگر چونکہ ترکیب معدنیات سے
اسکی ترکیب اعتدال بہت قریب ہی اس لیے نباتات کو ایسے نفس مدبرہ کی احتیاج پڑی کہ جو اسکا مدبر ذاتی ہو
جسکو نفس نباتی کہتے ہین نفس نباتی کے واسطے تین قوتین لازم ہین اول قوت غاذیہ دوم قوت نامیہ سوم
قوت مولدہ پس کوئی نفس ارضی قوت غاذیہ سے خالی نہین یہ ایک ایسی قوت ہی کہ اجزاے عناصر کو خارج سے
جسم نباتی کی طرف کھینچکر جسم کے بدن سے مشابہ کردیتی ہی کہ بدل ما تحلل ہو منظر الاشراق نے کہا کہ بدل ما تحلل
کی بھی تشریح بیان فرمائیے خرد پرور نے ارشاد کیا کہ حرارت عزیزی اور حرارت غریبی کے سبب سے
جسقدر جسم کم ہوتا ہی دوسرا جسم اُسکا قائم مقام اور بدل بنتا ہی جو جسم کم ہوتا ہی وہ رطوبتین ہین کہ ان دونون
حرارتون سے تحلیل پاتی ہین اُسکے عوض مین قوت غاذیہ کے وسیلے سے دوسری رطوبتین شامل ہوکر
جسم بنجاتی ہین جس صورت مین بدل ما تحلل نہین پہنچتا البتہ جسم کا مزاج بہت جلد فاسد ہوجاتا ہی اور ترکیب

نباتات کا بیان

بیان نفس نباتی

جسمی فنا اختیار کرتی ہی اس واسطے حکمت اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قوت غاذیہ وجود پاے تاکہ بقدر امکان
جسم نباتی کے لیے بدل ما یتحلل مہیا کرے حرارت عزیزی حرارت طبعی سے مراد ہی اور حرارت غریبی حرارت
خارجی سے عبارت ہی جیسے کہ حرارت آفتاب جسمون پر تاثیر کرتی ہی پھر سلطان فلک نشان سے مخاطب ہوکر
عرض کرنے لگا کہ قوت دوم یعنی قوت نامیہ وہ قوت ہی کہ قوت غاذیہ کے مادہ کو جمع کرکے اجسام کے عرض
وطول وعمق مین بتدریج بڑھاتی ہی سوم قوت مولدہ اور وہ جسم نباتی مین اس قسم کی ایک قوت ہی
کہ اپنی طرح کی چیز پیدا کرتی چلی جاتی ہی قوت غاذیہ کے چار خادم ہین جو اُسکی خدمت کو انجام دیتے رہتے
ہین ایک قوت جاذبہ جو غذا کو جذب کرکے جسم کے اجزا مین کھینچتی ہی دوم قوت ماسکہ جو جذب کی ہوئی غذا
ایک مدت تک نگاہ رکھتی ہی سوم قوتِ ہاضمہ جو غذا کو ایک صورت سے دوسری صورت مین متغیر کرتی
ہی یہ صورت متغیرہ اُس جسم کی صورت سے مشابہ ہوتی ہی چہارم قوت دافعہ جو کہ جسم سے غذا کے فضلہ کو
دفع کرتی ہی ان چارون قوتون کے چار خادم ہین یعنی کیفیات چہارگانہ کہ حرارت اور برودت اور رطوبت
اور یبوست سے عبارت ہی غرضکہ قوت غاذیہ کے آٹھ خادم ہوئے جس وقت حکمت کو یہ بات منظور ہوتی ہی
کہ جسم کو فنا کرے تو پہلے قوت نامیہ بیکار ہوتی ہی پھر قوت مولدہ اُسکے بعد قوت غاذیہ بتدریج ضعیف ہوتی
ہی یہانتک کہ آخر کار جسم فنا ہو جاتا ہی نباتات کی فنا یہ ہی کہ خشک ہو جاے اور حیوانات کی فنا یہ ہی کہ حس و
حرکت جسم سے دور ہو اب خلقت حیوانات کا حال بھی استماع فرمائیے کہ ہر حیوان صفت حیوانی سے
مستفیض ہی اور قوتِ حیوانی اُس سے متعلق اُسکے سبب سے حرکتِ ارادی اور جزئیات جسمانی کا ادراک
حاصل ہی اور اسکی دو قسمین ہین نوع اول کو قوتِ مدرکہ کہتے ہین اسکی بھی دو صورتین ہین مدرکۂ ظاہری اور
مدرکۂ باطنی ان مین مدرکۂ ظاہری پانچ ہین اول سامعہ جو آواز کو ادراک کرتی ہی دوم باصرہ جو نظر آنے والی
چیزون کو ادراک کرتی ہی سوم شامہ جو خوشبو اور بدبو کو ادراک کرتی ہی چہارم ذائقہ جو طعام کی کیفیتون کو
ادراک کرتی ہی پنجم لامسہ جو اشیاء محسوسہ کو دریافت کرلیتی ہی اور مدرکۂ باطنی بھی پانچ ہین اول حس مشترک
کہ صور محسوسات ظاہری وہان پہونچتے ہین دوم خیال یہ حس مشترک کا خزانہ ہی اس لیے کہ صور محسوسات
کا نگہبان ہی اور موقع پر حاضر کردیتا ہی سوم وہم کہ جزئیہ محسوسات کے معانی کا مدرک ہی چہارم حافظہ
یہ وہم کا خزانہ ہی پنجم متخیلہ یہ صور محسوسات کو معانی جزئیہ سے ترکیب دیکر مترتب کرتا ہی اُسکو متصرفہ بھی کہتے
ہین اور نوع دوم قواے نفسانیہ کی قوت محرکہ ہی اسکی بھی دو شکلین ہین اول باعث حرکت اسکا نام شوقیہ ہی
قواے نفسانی اور قواے غضبی اسکے خادم ہین دوم فاعل حرکت کہ جسکے سبب سے اعضا وغیرہ پھیلتے اور
سمٹتے ہین حضرتِ آفریدگار نے انسان کو سب حیوانات سے زیادہ شرافت عنایت فرمائی ہی اور تمام مخلوقات سے

بڑھکر بزرگی بخشی ہی مظہر الاشراق نے کہا کہ بنی آدم کس نظر سے اشرف مخلوقات قرار پایا اور حیوان و انسان مین
کیا فرق ہی خرد پرور نے جواب دیا کہ نفس ناطقہ کے وسیلے سے انسان کلیات کو ادراک کرتا ہی اور عقل کے
ذریعہ سے تصورات و تصدیقات کو معلوم کرلیتا ہی اس باعث تمام حیوانات پر شرف و امتیاز رکھتا ہی مظہر الاشراق
نے پوچھا کہ نفس ناطقہ کسکا نام ہی خرد پرور نے کہا کہ حکما کے نزدیک نفس ناطقہ ایک جوہر مجرد ہی جسم جسمانی
ہرگز نہین اور افلاطون کی دانست مین قدیم ہی مگر ارسطاطالیس کی راے مین حادث اور بدن کے ہمراہ
اسکا بھی حدوث ہوتا ہی لیکن مین جانتا ہون کہ خاص جسم انسانی حالت حیات مین نفس ناطقہ کا مظہر ہی جب
تقریر اس مقام تک پہونچی سلطان عقل مجسم نے فرمایا کہ اے جان پدر تم تو بالکل آباے علوی کے ہو رہے
اہل محفل چاہتے ہین کہ اجرام فلکی کا بھی کچھ حال سنکر محظوظ ہون شہزادہ والا منزلت نے کہا کہ حضور بحث
علم ہیئت سے تعلق رکھتی ہی علم ہیئت ایک بہت عمدہ علم ہی جسکے وسیلے سے کرہ ارض کا احوال اور ملکون
کا طول و عرض اور نور و ظلمت کی کیفیت یعنی شب و روز کا اختلاف اور موسم کا تغیر و تبدل اور کسوف و
خسوف کا حال اور سبعہ سیارہ کی حقیقت اور فلکی اجرام کی شکلین دریافت ہوسکتی ہین پیشتر شہر بابل مین اس
علم کی ابتدا ہوئی وہان آسمان ہمیشہ صاف رہتا تھا اس لیے وہان کے باشندے راتون کو زمین پر آرام سے
رہتے اور اپنے گلون کی نگہبانی کرتے اور اکثر آسمان کی طرف دیکھتے دیکھتے کیا دیکھا کہ شام سے صبح تک بہت
سے ستارے مشرق سے مغرب کی طرف چلے جاتے ہین اور بعضے جو مغرب کی طرف نظر آتے ہین وہ روز بروز
مشرق کی طرف ہٹتے جاتے ہین اور بعضے ایک ہی جگہ ہمیشہ قائم رہتے ہین مگر وہ لوگ صرف اپنی نگاہ سے
کام لیا کرتے تھے انکے پاس کسی طرح کی دوربین یا خوردبین موجود نہ تھی غرضکہ اجرام علوی کی گردش سے
وہانکے باشندے نہایت متعجب ہوے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ چاند سورج وغیرہ کی پرستش کرنے لگے
پھر جب غیر قوم والون نے بابل کو فتح کیا تو اُن لوگون کی زبانی یہ حال اُنکو بھی معلوم ہوا اور اُنھون نے
اپنی عقلون کے زور سے اسمین کچھ ترقی حاصل کرکے اس خیال کو تھوڑا سا رواج دینا چاہا چنانچہ مصر
اور ہندوستان اور چین وغیرہ تک اسکا چرچا ہوا اور ان ملکون کے باشندون نے اس علم کو شریف سمجھکر شامل
مذہب کرلیا مگر عرب اور یونان والے اس علم کی کنہیات کو علمی طور پر سکھلانے لگے خصوصاً سرزمین یونان مین علم
ہیئت نے بہت کچھ ترقی پائی اگرچہ اہل اسلام نے پیشتر اس علم کی قدر کم کردی اور مخلوق کی گمراہی کا باعث جانا مگر
جبکہ ۷۶۲ء سات سو باسٹھ عیسوی مین شہر بغداد کی تعمیر ہونے سے مشرقی مسلمانون نے اس علم کو از سر نو آغاز کیا
اور خلیفہ منصور بانی بغداد اور خلیفہ مامون بن ہارون رشید اور الغ بیگ بنیرہ شاہ تیمور اور اکبر شاہ وغیرہ
نے اس علم کے عمدہ عمدہ مسئلے اور اچھے اچھے مقولے جمع کیے پھر ۱۴۰۰ء چودہ سو عیسوی سے ایشیا مین اس علم کا

ابتداے علم ہیئت کا بیان

تنزل شروع ہوا چنانچہ صرف نجومی اور جوتشی باقی رہ گئے اسکے بعد یورپ مین ترقی ہونے لگی اور کوپرنکس صاحب نے بڑی جانفشانی سے سولھوین صدی کے شروع مین یہ امر دریافت کیا کہ علم ہیات کے قدیم تحقیقات و انتظام مین بہت سی غلطیان ہین کیونکہ اس مین صریح یہ بیان ہی کہ تمام آسمان زمین کے گرد گردش کرتے ہین مین ساکن ہی مگر کوپرنکس صاحب نے بہت صاف طور سے بیان کیا کہ زمین اپنے محور پر روزانہ اور سورج کے گرد سالانہ گردش کرتی ہی پھر کوپرنکس کے بعد ایک شخص کہ جسکا نام ٹیکو براہی تھا اس علم مین مشہور ہوا اُس نے کوپرنکس کا طریقہ متروک کردیا اور اپنا نو ایجاد طور ترتیب دینے لگا کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہی اور سب سیارے اُسکے گرد پھرتے ہین پھر وہ وقت آیا کہ اس علم کے تمام شکوک دفع ہوگئے اور صحیح انتظام ہمیشہ کے واسطے مقرر ہوا یعنی گیلیلیو صاحب ملک اطالیہ مین پیدا ہوے اور علم ہیئات مین نہایت درجہ کی مشق بہم پہونچائی اُسی زمانہ مین جنس صاحب ساکن ہالمینڈ نے بعضے بعضے شیشے کی عینکین اسطرح پر ترتیب دین جسکے باعث دور کی چیزین نزدیک نظر آنے لگین یہ خبر فرحت اثر جب گیلیلیو صاحب کو معلوم ہوئی کہ ہالمینڈ مین اس طرح کی تاثیر دریافت ہوئی تو بہت کچھ تجربون کے بعد ایک دوربین تیار کرکے اُس کے وسیلے سے کوپرنکس صاحب کا انتظام بہت درست پایا حکیم گیلیلیو کا اصل حال یہ ہی کہ یہ فیلسوف سنہ ۱۵۶۴ء مین خلوت گاہ آفرینش سے انجمن وجود مین آیا عہد طفلی سے انوار علم و حکمت اُسکی پیشانی سے ظاہر تھا اُس نے سنہ ۱۶۰۹ء مین دوربین اور سنہ ۱۶۱۲ء مین خردبین نہایت خوبی و لطافت سے ترتیب دیکر اقمار مشتری کو سنہ ۱۶۱۰ء مین دیکھا اور معلوم کیا کہ زمین آفتاب کے گرد گردش کرتی ہی پھر اس تمام تحقیقات اور اقمار مشتری اور گردش زمین وغیرہ کو تحریر کرکے چھاپ دیا جسوقت علماے مذہب نصارے اس احوال سے مطلع ہوے تو اس تحقیقات کو خصوصاً زمین کی حرکت کو مسائل مذہب سے برخلاف جانکر مجرم سخت قرار دیا اور دائم الحبس کیا مگر کسی شہزادہ رحیم دل کی شفاعت سے ایک برس کے بعد رہائی پائی اس حکیم کی عمر اٹھہتر برس کی ہوئی سنہ ۱۶۴۲ء مین دار ناپائدار سے کوچ کیا پھر سر اِزک نیوٹن صاحب ساکن انگلنڈ نے کشش مرکزی کو بہت صاف بیان سے درجہ ثبوت پر پہونچایا جسکے باعث علم ہیئت کو بڑی رونق ہوئی اور اُسوقت سے یورپ مین آجتک اِس علم شریف کی ترقی ہوتی چلی جاتی ہی حکیم مظہر الاشراق نے کہا کہ اے چشم و چراغ دولت و اقبال و اے نیر فروزندہ فلک بخت لازوال حکماے فرنگستان کی عقل سلیم اور ذہن مستقیم نے ہمیشہ کے لیے جو انتظام صحیح مقرر کیا ہی اُسکی کیا صورت قرار دیگئی شہزادہ خرد پرور بلند اختر نے زبان فصاحت بیان سے ارشاد کیا کہ آسمان کا وہ انتظام جسمین آفتاب عالمتاب مرکز ہی اور سب سیارے اُسکے گرد گردش کرتے ہین نظام شمسی کہلاتا ہی یہ نیازمند حضرت کے روبرو تقریر کے پیرایہ وہ تصویر معنی کھینچتا ہی جس کے وسیلے سے چشم ظاہر بین پر تمام و کمال حقیقت حال بخوبی واضح و آشکار ہوجائے ان باتونکو سمجھنے کے

واسطے یہ ترکیب کیجیے کہ اول کسی مقام پر دو فٹ کا ایک گولہ رکھکر آفتاب قرار دیجیے اور اُس سے بیاسی فٹ کے
تشبیہ نظام شمسی
فاصلے پر ایک خردل یعنی رائی کا دانہ رکھکر عطارد سمجھیے پھر آفتاب مفروضہ سے ایک سو بیالیس فٹ کے فاصلے
پر ایک چھوٹی مٹر رکھکر زہرہ مانیے بعد اُسکے دو سو پندرہ فٹ پر ایک بڑی مٹر رکھکر زمین تصور کیجیے پھر تین سو
ستائیس فٹ پر ایک انکڑی کا دانہ رکھکر مریخ جانیے اس کے بعد چار دانے خشخاش کے رکھو انھیں چار
سیارے یعنے وسٹا جونو سیرس پالس شمار کیجیے پھر اُسی آفتاب سے کوس کے آٹھوین حصے پر ایک نارنگی رکھکر
اُسے مشتری معلوم کیجیے بعد ازان ربع کوس کے قریب ایک چھوٹی نارنگی رکھکر اُسکو زحل قرار دیجیے پھر آدہ
کوس کے قریب ایک بیر رکھیے اور اُسکو جارجیم سائیڈس ملاحظہ فرمائیے غرضکہ اس تقریر دلپذیر کے بعد عقل مجسم کی خدمت
معلے مین اظہار کرنے لگا کہ پہلے اس علم کے واقف و کامل محقق یہ خیال کرتے تھے کہ آفتاب کا تمام جسم روشن ہی مگر
جسم آفتاب
سنہ ۱۷۷۴ع مین ڈاکٹر سکندر ولسن ساکن اسکاٹ لنڈ نے اپنی دوربین سے دیکھا تو آفتاب کے جرم پر ایک سیاہ داغ
نظر آیا جو اُسکو امتحان کیا تو دریافت ہوا کہ آفتاب کے جسم نورانی مین ایک اور سیاہ جرم ہی آفتاب زمین سے نو کروڑ
پچاس لاکھ میل انگریزی یعنی چار کروڑ چھہتر لاکھ کوس دور ہی آفتاب کا قطر زمین کے قطر سے تیرہ لاکھ اسی ہزار
گونہ بڑا ہی اور وزن بھی اُسکا تین لاکھ پچپن ہزار زمین کے وزن سے زیادہ ہی لیکن یہ بات لحاظ کے قابل ہی کہ
عطارد
سیارونکا قطر پیمائش سے اور وزن کشش سے معلوم ہوتا ہی عطارد آفتاب سے بہت قریب ہی اس سبب سے
اُسکا حال کم دریافت ہوا مگر دن اسکا زمین کے دنون کی نسبت چوبیس گھنٹے چھ منٹ کا اور برس دو مہینے اٹھائیس
دن کا اور قطر زمین کے قطر سے پچیسوان حصہ اور وزن بیس مین سے تین کے برابر ہی زہرہ کا دن تیئیس گھنٹے اکیس منٹ
زہرہ
اور برس زمین کے دنون سے سات مہینے پندرہ دن اور قطر پانچ مین سے چار اور وزن دس مین سے نو ہی زہرہ کی ہوا
زمین کی ہوا سے بہت گاڑھی ہی اور دوربین سے اُسکی ہوا مین بادل نظر آتا ہی زہرہ مین بہت پانی اور پہاڑ ہین ان پہاڑون
کی بلندی زمین کے پہاڑون سے زیادہ ہی اور اُسکا سطح ناہموار زمین تیسرے درجہ مین ہی اور ہمارے رہنے کی
زمین
جگہ اور آفتاب کے گرد تین سو پینسٹھ دن چھ گھنٹے مین گردش کرتی ہی اس عرصہ کو برس کہتے ہین قطر زمین کا آٹھ ہزار
مریخ
میل کے قریب ہی اور محیط چوبیس ہزار میل اور آفتاب کے گرد ایک گھنٹے مین اٹھاون ہزار میل گھومتی ہی مریخ
کی ہوا اور راتدن زمین کی ہوا اور رات دن سے کچھ موافق ہی اسپر بھی سمندر اور جزیرے زمین ہی کی طرح
واقع ہین اور اُسکے دونون محور دن پر دو روشن نقطے ہین لیکن یہ معلوم ہوا کہ یہ روشنی برف سے نکلتی ہی
ویسٹا جونو سیرس پالس
وسٹا اور جونو اور سیرس اور پالس یہ چارون عجیب و غریب سیارے ہین اور اُنکی نسبت
ایسا گمان ہوتا ہی کہ سابق مین یہ چارون ایک تھے اب شاید کسی صدمہ سے ٹوٹ کر جدا ہو گئے اور چارون
اپنی اپنی راہ مین گردش کرتے ہین مگر کبھی کبھی ایک دوسرے کی راہ پر بھی آجاتے ہین لیکن ہر ایک اپنی اپنی

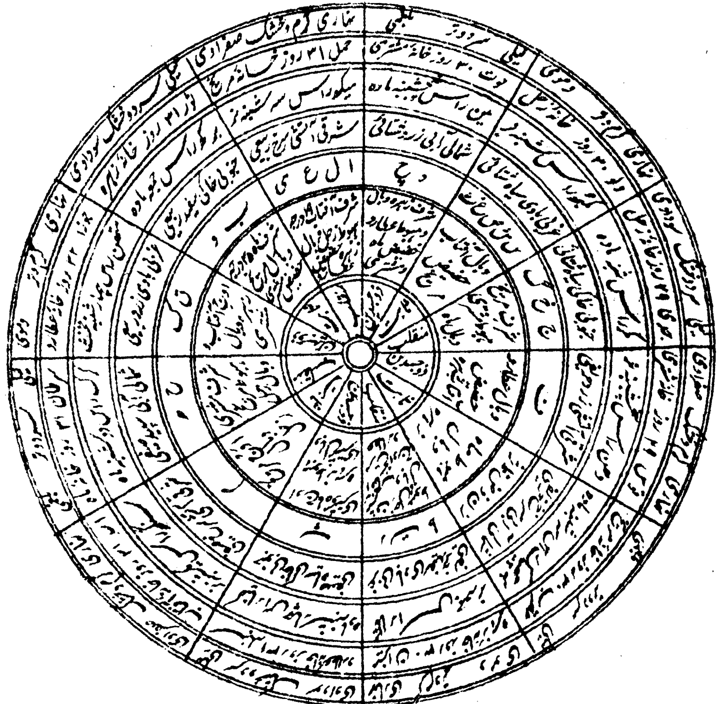
ہوا جدا اگانہ رکھتا ہی ان مین جو بڑا ہی وہ چاند سے کچھ کم ہی اور جو چھوٹا ہی اُس کا کل سطح صوبہ اودھ سے
بڑا نہین ہی **مشتری** کے برابر زہرہ کے سوا اور کوئی سیارہ نہین چمکتا اور یہ دوربین سے بہت خوبصورت
نظر آتا ہی چار چاند اسکے گرد گردش کرتے ہین اسکے موسم مین کچھ فرق نہین ہوتا اسکا محور ہمیشہ اپنی راہ پر سیدھا
رہتا ہی قطر اسکا زمین کے قطر سے دس گونہ بڑا ہی مگر وزن مین زمین سے ہلکا ہی بعض اوقات اسکی ہوا مین نطاق
یعنی کمربند کی طرح بادل نظر آتے ہین **زحل** کے سوا کوئی ایسا عجیب سیارہ آفتاب کے گرد نہین گردش کرتا
اس کی سطح زمین سے برابر نہین قطر اسکا دس گونہ اور کل جسم اس کا زمین سے ہزار گونہ بڑا ہی اس کے
گرد سات چاند گردش کرتے ہین ان مین سے ایک چاند مریخ کے برابر ہی اور زحل پر ایک منور حلقہ ہی اور وہ
اسکے ہر طرف گردش کرتا ہی کبھی افق پر اور کبھی سمت الراس پر گھومتا ہی اس حلقہ کے دو حصے ہین جو باہر ہی
وہ پانچ ہزار کوس عریض ہی اور جو اندر ہی وہ آٹھ ہزار ایک سو کوس اور ان کے درمیان وسعت نو کوس کی
ہی زحل اول حلقہ کے درمیان نو ہزار پانسو کوس کے فاصلہ پر ہی اور زحل کا وہ سطح جو حلقے کے نیچے ہی
اُسکے سایہ سے اٹھارہ برس تاریک ہی **یورنس یا ہرشل** یا جارجیم سائیڈس زمین سے پچاس کرور
کوس کے فاصلہ پر ہی اس لیے اسکا حال بہت کم دریافت ہوتا ہی اسکی حرکت ایک گھنٹے مین سات ہزار میل ہی
اس حساب سے اُسکی گردش ستاسی برس مین تمام ہوتی ہی لیوریار ایک سیارہ ہرشل سے دور ہی سوا سے
اُسکے جرم کے اور کچھ دریافت نہین ہوتا **ثوابت** وہ ستارے ہین جو نظام شمسی سے باہر ہین اور ہمیشہ باہم
ایک ہی مقام پر بیحرکت نظر آتے ہین اور اپنی روشنی سے چمکتے ہین اس لیے معلوم ہوتا ہی کہ شاید یہ سب بجلے
خود آفتاب ہین اور انکے گرد بھی سیارے گھومتے ہین ثوابت درحقیقت بیشمار ہین منظر الاشراق نے کہا کہ بستلہ
اجرام فلکی کا آپ نے بیان فرمایا اسکے سوا کچھ اور بھی ہین یا نہین خرد پرور نے ارشاد کیا کہ اُنکا احوال بھی سُن
لیجیے جبکہ آسمان خوب صاف رہتا ہی تو راتون کو جابجا ابر کی سفیدی بہت نظر آتی ہی اُسکا نام **کہکشان** ہی
متقدمین خیال کرتے تھے کہ یہ سب بیشمار ثوابت ہین لیکن اب دوربین کے ذریعے سے معلوم ہوتا ہی کہ بعض
ان مین ثوابت ہین اور بعض ہالے ان ہالون کی شکل مین اختلاف ہی کیونکہ بعضے دور تک دراز ہین اور
بعضے مدور اور اُن کا مرکز ہالے سے زیادہ روشن ہی مگر ولیم ہرشل صاحب سے پہلے کسی اہل ہیئت نے اس
عجیب صورت کا امتحان بخوبی نہین کیا تھا اور ولیم ہرشل نے ایک بڑی دوربین بنا کر دیکھا کہ اس مین بعضے
اجرام روشن ہین اور بعضے ثوابت پھر یہ نتیجہ نکالا کہ کہکشان نیا جرم ہی جو ابھی تک تیار نہین ہو چکا ہی +
شہاب چند شکلون مین نظر آتے ہین کبھی کبھی ستارونکی صورت چنگاریان نکلتی ہوئین اور بعض اوقات اجرام
منور جو ساعت بساعت ظاہر ہوتے ہین انکو شہاب ثاقب کہتے ہین اور جب ٹوٹکر زمین پر گرتے ہین تو شہاب جلادنی

کہلاتے ہین شہاب ہر سمت سے زمین پر آتے ہین اور بعض مرتبہ جب زمین کی ہوا مین پہونچتے ہین تو پھر پہلے سے اپنی گردش پر چلے جاتے ہین اور وہ اسقدر بلندی سے آتے ہین کہ بعض مرتبہ جب زمین پر گرتے ہین تو نہایت صدمے سے آٹھ یا دس ہاتھ زمین کے اندر گھس جاتے ہین دنبالہ دار ستارے اجرام فلکی کے بہ نسبت عجیب و غریب ہین انکی شکلین ہمیشہ ایک طرح پر نہین کبھی مدور کبھی مطول اور انکی منور دم آسمان کے سطح پر دور تک نظر آتی ہی مگر ہر ایک کا جرم شفاف ہی کیونکہ جو ستارے دنبالہ دار کے حجاب مین آجاتے ہین وہ اُسکے جرم صاف مین سے نظر آتے ہین اس لیے خیال کرتے ہین کہ یہ عجیب جرم شاید ایک قسم کا کہکشان ہو دنبالہ دار ستارون کی مختلف صورتین ہین جو اکثر مختلف الاوقات ظاہر ہوا کرتے ہین اور میری دانست مین نظام شمسی سے متعلق ہین اسی اثنا مین ایک نجومی کہ اختر شناسی مین اپنا نظیر نہ رکھتا تھا موسوم بہ **کوکب درخشان** دربار شاہنشاہ انجم سپاہ مین حاضر تھا شہزادہ خورشید کلاہ سے استفسار کرنے لگا کہ جسوقت اہل تنجیم کوئی زائچہ بناتے ہین تو آفتاب کو متحرک اور زمین کو قائم شمار کرکے حکم لگاتے ہین مگر اس حساب مین احکام نجوم کبھی خطا نہین کرتے اور آپ فرماتے ہین کہ زمین ایک ستارہ ظلماتی ہی پس فرمایئے کہ جرم زمین کیا شی ہی اور اسکی گردش کو غلط جاننے سے احکام نجوم مین خلل کیون نہین واقع ہوتا خرد پرور نے کہا کہ زمین کی پیدایش کوئی تحقیق نہین جانتا کہ کیونکر ہوئی لیکن خیال کرتے ہین کہ شاید زمین کہکشان سے بنی ہی اور یہ بات اُسکی ترکیب سے ثابت ہی اس لیے کہ جسقدر سطح زمین کو مرکز کی طرف کھودتے ہین اُسی قدر سنگریزون کے وزن زیادہ پاتے ہین اور سب کے نیچے باورین سنگ نکلتے ہین اور قیاساً دریافت ہوتا ہی کہ وہ گرمی سے بنتے ہین زمین برس بھر یکسان نہین رہتی کبھی سمندر مین نیا جزیرہ پیدا ہوتا ہی اور کبھی خشک زمین پر نیا آتشی پہاڑ ظاہر ہی گھٹنے مین موسم کے باعث زمین کی شکل مین فرق ہی مثلاً جب اُونچی زمین یا پہاڑ پر پانی پڑتا ہی تو اُسکے ساتھ پتھر اور ریت اور مٹی وغیرہ نیچی زمین پر بہہ آتے ہین اور بھونچال سے بھی زمین کہین کہین اونچی نیچی ہو جاتی ہی اور یہ سب جانتے ہین کہ سمندر اور دریا کے کنارون پر ہر روز فرق نظر آتا ہی الغرض باوجود اس تغیر و تبدل کے زمین ہمیشہ آفتاب کے اطراف گردش کرتی ہی اور جس برج مین زمین ہوتی ہی آفتاب ہمیشہ اُس سے ساتوین برج مین نظر آتا ہی اور بعضے اہل ہیئت کی رائے مین زمین اُسی برج مین ہوتی ہی جس مین زمین کے باشندے آفتاب کو دیکھتے ہین بہر حال تم جسکو آفتاب کی تاثیر خیال کرتے ہو وہ اصل مین زمین کی تاثیر ہی اسواسطے تمھاری رائے مین احکام نجوم صحیح معلوم ہوتے ہین مظہر الاشراق نے کہا کہ اہل تنجیم کہتے ہین کہ ہر ستارہ کسی نہ کسی برج مین ایک مدت مقررہ تک رہا کرتا ہی پس جبکہ نجوم کے قواعد سے آسمان اول پر قمر اور دوم پر عطارد و علیٰ ہذا القیاس فلک ہفتم پر زحل ہی پھر یہ کس طرح ممکن ہی کہ پہلے آسمان پر سے قمر یا ہر آسمان پر سے

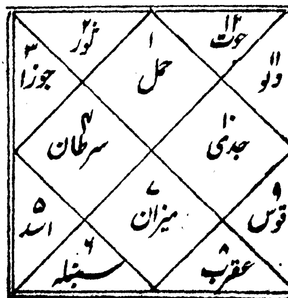
ہر سیارہ فلک ہشتم پر پہونچکر کسی برج مین داخل ہو جاتا ہی خرد پرور نے جواب دیا کہ جو نت نجومی کہتے ہین کہ
فلانا سیارہ فلانے برج مین داخل ہوا یا موجود ہی تو اس سے یہ غرض نہین ہوتی کہ وہی سیارہ بذات خاص
اُس برج مین پہونچ گیا اور نہ یہ کہ وہ برج کچھ اُس سیارہ سے آکر خود ملگیا بلکہ اس سے یہ مراد ہوتی ہی کہ ایک
خط مستقیم زمین کے مرکز سے اُس کوکب سیارہ کے مرکز پر گذرتا ہوا فلک ہشتم مین جس برج تک پہونچے اور اُس
برج کے جس درجہ اور جس دقیقہ پر نظر آئے تو از روے حساب دریافت کرتے ہین کہ وہ سیارہ اُس برج مین
داخل ہی عقل مجسم نے فرمایا کہ اس خط مستقیم سے تاثیر کواکب کس طرح دریافت ہو سکتی ہی خرد پرور نے عرض
کی کہ منجمون نے منطقۃ البروج کی بارہ شکلون کو سبعہ سیارہ سے متعلق کیا ہی چنانچہ زحل کو جدی و دلو سے اور مشتری
کو قوس و حوت سے اور مریخ کو حمل و عقرب سے اور آفتاب کو برج اسد سے اور زہرہ کو ثور و میزان سے اور عطارد
کو جوزا و سنبلہ سے اور قمر کو سرطان سے اور ان سبعہ سیارہ مین سے شمس و قمر کو نیرین کہتے ہین شمس کو نیر اعظم اور
قمر کو نیر اصغر اور زحل و مشتری کو علویین اور ان دونون کے ساتھ مریخ کو بھی شامل کرکے علویہ کہتے ہین اور زہرہ
و عطارد کو سفلیین اور مشتری و زہرہ کو سعدین کہتے ہین مشتری کو سعد اکبر اور زہرہ کو سعد اصغر اور زحل و مریخ کو
نحسین کہتے ہین زحل کو نحس اکبر اور مریخ کو نحس اصغر اور عطارد ممتزج ہی یعنی نحس کے ساتھ نحس ہی اور کواکب
سعد کے ساتھ سعد اور نیرین سے علاوہ یعنی شمس و قمر کے سوا پانچون سیارون کو خمسہ متحیرہ کہتے ہین اور روز و ماہ
و سال کا حساب جو آفتاب سے متعلق ہی اُسکو ماہ شمسی اور سال شمسی اور جو قمر سے متعلق ہی اسکو ماہ قمری اور سال قمری
کہتے ہین برج حمل مین آفتاب کی تحویل سے سال شمسی شروع ہوتا ہی آفتاب تیس روز مین ایک برج طی کرتا ہی اسکو ماہ شمسی
کہتے ہین حمل سے حوت تک بارہ برج طی کرنے سے ایک سال تمام ہوتا ہی شمسی مہینون کے یہ نام ہین فروردی اردی بہشت
خورداد تیر امرداد شہریور مہر آبان آذر دے بہمن اسفندارمذ شمسی ہر مہینا تیس دن کا ہوتا ہی ماہ اسفندارمذ
کے آخر مین پانچ دن زیادہ کرکے خمسہ مسترقہ کہتے ہین اسکو تاریخ فارسی اور تاریخ یزدجردی کہتے ہین اور اہل عرب کا
مہینا خاص رویت ہلال سے شروع ہوتا ہی اور برس کا آغاز ماہ محرم سے چنانچہ عربی زبان مین قمری مہینون
کے یہ نام ہین محرم صفر ربیع الاول ربیع الآخر جمادی الاولی جمادی الآخری رجب شعبان رمضان
شوال ذیقعدہ ذی الحج قمری ہر مہینے کے روز اول کو غرۃ اور روز آخر کو سلخ کہتے ہین یہ مہینا رویت ہلال
پر منحصر ہی کبھی انتیس کا اور کبھی تیس کا ہوتا ہی اسکو تاریخ عربی اور تاریخ ہجری کہتے ہین اور اہل ہند کا مہینا
کمال ماہ سے شروع ہوتا ہی یعنے جب کہ قمر ہلال سے بدر کامل بنجاتا ہی اُس روز اہل عرب کی تیرھوین تاریخ ہوتی
ہی اور اہل ہند کا برس ماہ چیت سے شروع ہوتا ہی ہندی مہینون کے یہ نام ہین چیت بیساکھ جیٹھ اساڑھ
ساون بھادون کنوار کاتک اگھن پوس ماگھ پھاگن اور دونون کی کسر کے حساب سے ایک مہینا

لوند کا تیسرے برس بڑھا کرتا ہی اور اہل روم بھی حساب شمسی پر عمل کرتے ہین ہندی کاتک کے مہینے مین انکا
برس شروع ہوتا ہی اور رومی مہینون کے یہ نام ہین تشرین اول تشرین آخر کانون اول کانون آخر شباط
آذار نیسان آیار حزیران تموز آب ایلول ان مین چار مہینے یعنے تشرین آخر اور نیسان اور حزیران
اور ایلول تیس دن کے اور باقی سات مہینے اکتیس دن کے مگر شباط اٹھائیس دن کا ہی اور چوتھے برس
انتیس روز کا ہوتا ہی اور انگریزی مہینے بھی رومی مہینون سے بہت مطابق ہین انکا برس جنوری سے شروع
ہوتا ہی انگریزی مہینون کے یہ نام ہین جنوری فروری مارچ اپریل مئی جون جولائی اگست ستمبر اکتوبر
نومبر دسمبر ان مین سے اپریل اور جون اور ستمبر اور نومبر یہ چار مہینے تیس دن کے اور جنوری و مارچ اور
مئی اور جولائی اور اگست اور اکتوبر اور دسمبر یہ سات مہینے اکتیس دن کے اور فروری اٹھائیس دن کا
اور چوتھے برس کبیسہ کے شمار سے انتیس روز کا ہوتا ہی اس حساب سے ہمیشہ اکیسوین مارچ کو آفتاب برج حمل
مین داخل ہوتا ہی اسکو تحویل کہتے ہین اہل تنجیم اُس روز ایک زائچہ بناتے ہین اُسکا نام زائچہ سال ہی اس زائچہ کی
بدولت تمام سال کی سعادت و نحوست کا حال اور خیر و شر کی کیفیت چھ سیارون کی نظرات سے دریافت کرتے ہین
کوکب رخشان نے عرض کی کہ نظرات کواکب کسے کہتے ہین خرد پرور نے کہا کہ جب دو ستارے ایک برج اور ایک درجہ
اور ایک دقیقہ مین جمع ہوتے ہین تو اُسکو قران اور مقارنہ کہتے ہین اور جو آفتاب و ماہتاب مین یہی صورت واقع
ہو تو اجتماع نیرین کہتے ہین اور جو آفتاب اور خمسہ متحیرہ مین ہو تو احتراق اور ماہتاب و خمسہ متحیرہ مین ہو تو وہی
قران یا مقارنہ کہتے ہین اور جو دو ستارون مین دو برج کا فاصلہ یعنی سدس آسمان کا تفاوت ہو تو اُسکو
نظر تسدیس کہتے ہین اور تین برج کا یعنے ربع فلک کا فاصلہ ہو تو تربیع اور چار برج یعنی ثلث فلک کا
فاصلہ ہو تو تثلیث اور چھ برجون کا یعنی نصف آسمان کا فاصلہ ہو تو مقابلہ کہتے ہین اور نیرین کے
مقابلہ کا نام استقبال ہی اے کوکب رخشان ان مین سے نظر تربیع و مقابلہ نحس ہی مقابلہ تمام دشمنی
اور تربیع نیم دشمنی ہی اور تثلیث و تسدیس کو نیک جانتے ہین تثلیث تمام دوستی اور تسدیس نیم دوستی
اور نظر مقارنہ کی یہ کیفیت ہی کہ کواکب سعد کے ساتھ سعد اور کواکب نحس کے ساتھ نحس پس تمام
سال کی سعادت و نحوست کو نظرات کواکب اور شرف و ہبوط اور وبال سے معلوم کرتے ہین
مظہر الاشراق نے کہا کہ شرف و ہبوط وغیرہ کا بیان بھی مناسب ہی خرد پرور نے ارشاد کیا کہ آپ قلم
دوات اور کاغذ منگوا لیجیے مین ایک دائرہ قلم بند کرکے آپ کو اور کوکب رخشان کو مختصر طور پر حالات
ہفت سیارہ اور روز منسوب اور حروف متعلقہ اور مدت قیام آفتاب ہر برج مین اور جہات
و امزجہ و الوان اور ہر ستارہ کا شرف و وبال اور خانۂ اصلی اور اوج و حضیض اور ہبوط وغیرہ کی حقیقت

نجومی سمجھا دون وہان کیا دیر تھی فوراً قلمدان حاضر ہو گیا شہزادہ نے اسیوقت ایک دائرہ بصورت پر مرتب کیا



اور ہر خانہ کا احوال نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا کہ تمام حاضرین دربار شہریار گردون
اقتدار فرط حیرت سے نقش بدیوار رہ گئے پھر کہا کہ ای کوکب درخشان دیکھو زائچہ نجوم کی یہ صورت ہوتی ہی



اسکے بارہ خانے بارہ برجون سے تعلق رکھتے ہین ہمنے ہر خانہ مین شناخت کیواسطے ہندسہ لگا دیا ہے جو ستارہ جس برج مین ہوتا ہے اسکو اسی خانہ مین تحریر کرتے ہین غرضکہ اسی طرح منسوبات کواکب و متعلقات بروج وغیرہ مفصل بیان کرکے علم رمل کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ ای کوکب درخشان اس علم کو حضرت آدم علیہ السلام نے وضع کیا اور اکثر حضرت دانیال کی طرف منسوب کرتے ہین اور یہ انکا معجزہ اعظم شمار کیا جاتا ہے دانیال ایک تختہ پر کچھ ریت بچھا کر چند نقاط و خطوط کے ذریعے سے خلق اللہ کو خیر و شر کے احوال اور واقعات ماضی و استقبال سے آگاہ کیا کرتے تھے چونکہ اس علم کی ابتدا ریگ سے ہے اور زبان عربی مین رمل ریت کو کہتے ہین لہذا اس نام سے موسوم ہوا اور جس طرح کہ عالم ایجاد کی بنیاد چار عناصر پر ہے اسی صورت علم رمل بھی چار نقطون پر مبنی ہے نقطۂ اول کو آتشی اور نقطۂ دوم کو بادی اور نقطۂ سوم کو آبی اور نقطۂ چہارم کو خاکی قرار دیکر چار کو چار مین ضرب دینے سے حاصل ضرب سولہ شکلین برآمد ہوئین چنانچہ انکی صورت یہ ہے

نام	لحیان	قبض الداخل	قبض الخارج	جماعت	فرح	عقلہ	انکیس	حمرہ
اشکال								
نام	بیاض	نصرۃ الخارج	نصرۃ الداخل	عتبۃ الخارج	نقی الخد	عتبۃ الداخل	اجتماع	طریق
اشکال								

پھر اشکال سعد و نحس اور داخل و خارج اور ثابت و منقلب اور ذوجسدین اور جہات و رنگت اور ذائقہ و مزاج اور افعال و خواص اور تاثیر و حروف اور بروج و کواکب و منسوبات اشکال شانزدہ خانہ اور احکام خانہاے شانزدہ گانہ اور قواعد استخراج حکم رمل اور طریقۂ دریافت ضمایر و دفائن و خبایا وغیرہ نہایت خوبی و عمدگی سے ارشاد فرماکر مطالب اصلی کیطرف متوجہ ہوا اور آراستہ تقریر ہوا اور سلطان فریشان سے عرض کرنے لگا کہ حضور عالی ہرگز انسان ضعیف و نحیف پروردگار جہان آفرین کی کنہ حقیقت کا محرم راز نہین ہے کما حقہ کسی کی سمجھ مین گیا ہی ادنیٰ ذرہ کو سمجھ لیا مگر انکا کسی نے کیا چہ کیا

مولف

کرتے ہین اہل ہیأت و تنجیم	مختلف قول مختلف گفتار
آج تک اشتباہ مین ہین اسیر	انپہ کھلتے نہین ہین کچھ اسرار
متحرک ہین آسمان کہ زمین	کس کو ان مین سے ہے سکون و قرار

جس وقت خرد پرور فرخندہ اختر یہ شعار انجم نثار زبان گوہر بار سے گوشگزار حاضرین دربار شہریار عرش وقار کرکے خاموش ہوا ہر سمت سے تحسین و آفرین کی صدا اے طرب انگیز اور احسنت و مرحبا کی آواز فرحت خیز نے نقارۂ شادمانی کو بلند آوازہ کیا منظر الاشراق کوکب درخشان نے تبسم نبر بشیر اطمانگ نشاط آمیز ستایش و مدحت بے اندازہ سے ہر گل گوش کو گوش گل کی روش باد بہاری سے زیادہ تر و تازہ کیا جہاندار کامگار یعنی عقل مجسم نامدار نے بہزار عزت و وقعت و الطاف بیشمار منشی الکل شاگرد ناہوشیار یعنی فرزانہ روزگار کو رخصت فرمایا اور دربار برخاست ہوا

باب ہفتم موسوم بہ عقل چہارم

مؤلف

کباب لختِ دل کھانا مے خونِ جگر پینا ترے فرقت مین اے ساقی غضب ہے اسطرح جینا
طلسمِ آفرینش کی حقیقت جس سے کھل جاے پہونچ لیکر خدا کے واسطے وہ ساغر و مینا
تماشا گاہِ عالم جلوۂ سفتِ نظر ٹھہرے بنے دل جامِ جم سینہ سکندر کا ہو آئینا
عجائب خانۂ گیتی ہے سیر و دید کے قابل کہان گوشِ شنیدن ہین کدھر ہے دیدۂ بینا
نہ جیتے گا کبھی تقریرِ علم و بحثِ حکمت مین مریدِ حضرتِ پیرِ مغان سے بو علی سینا

جسوقت دربارِ خسروِ عالی وقار سے خرد پرور و فرزانۂ روزگار اپنے قصرِ زر نگار مین داخل ہوئے وہی درس و تدریس کی نوبت آئی اُستاد نے فرمایا کہ اے عزیز سراپا تمیز فرد غافل منشین نہ وقت بازی است ✤ وقت ہنر وکار سازیست ✤ اب وہ موقع ہے کہ تمکو عجائبات و غرائبات روے زمین اور طلسمات و نیرنجات کی حقیقت و ماہیت سے آگاہ کرین کہ صنعتگری قدرت سے قدرت صنعت گری حضرت انسان کو کسقدر بہم پہونچی ہے کہ باوجود اس بیمقدوری و بیمقداری کے خدائی کے دعوے سے باز نہ رہا مگر سزاوارِ خدائی خاص وہی صناع حقیقی ہے جسنے سراپاے بشر کو اپنی قدرت کاملہ سے خود ایک طلسمِ قدرت پیدا کیا کہ جسکی ادنی توجہ سے طلسم اعلی ظہور پاتے رہتے ہین یاد رکھو کہ صنعتِ نیرنجات قواے روحانی اور اجسام عنصری سے مرکب ہے اور طلسمات اجزاے ارضی و سماوی سے بناے جاتے ہین یعنی بعضے ادویہ اور ساعتون سے کہ ان مین ہر ایک کے جداگانہ بے انتہا خواص ہین مرکب ہوکر طلسم وجود پاتا ہے اسکے وسیلے سے خیالات موہوم عجیب و غریب صورت و شکل سے نظر آتے ہین جنکا بیان بیان کی قوت سے باہر ہے مگر ہم تمھین اس خوبی کے ساتھ سمجھاتے ہین کہ شاید کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ ہو

مؤلف

بہ تماشا رسیدنی دارد جلوہ مفت ست دیدنی دارد
عالم افسانہ است و باقی ہیچ حرفِ ما ہم شنیدنی دارد

ہم اسکو تمھارے ذہن نشین ہونے کے لحاظ سے دو صورت پر بیان کرتے ہین ایک وہ کہ حکماے سلف نے اسکو اپنے خیالات کی ترقی سے ایجاد کیا دوسرے وہ کہ جسکو ہماری قوت واہمہ پیدا کرکے ہماری قوت باصرہ کو دکھا سکتی ہے بلکہ دوسرون پر بھی اُسکا اثر محسوس ہو سکتا ہے حتی کہ مشاہدہ کر سکتے ہین اب سُنو کہ جسکو حکماے متقدمین نے

اختراع کیا ہی وہ بھی دو قسم پر منقسم ہی اول یہ کہ وہ کوئی ایسی چیز بنا کر بطریق یادگار چھوڑ گئے کہ دوسرے سے
اُسکا ہونا ممکن نہین اس سبب سے کہ متاخرین کی عقل اُنکی کنہ حقیقت تک رسائی پیدا کرنے مین قاصر ہی دوم یہ کہ
ابتک اُس طریق ترکیب اور طرز ترتیب سے افادہ و افاضہ متصور ہو قسم اول یعنی یادگار چیزین تا حال سلیمان جہانگرد
کو بکثرت معاینہ ہوتی رہتی ہین حکایت چنانچہ ایک روز سکندر رومی نے دربار آراستہ کرکے سب حکیمون سے

حکایت

استفسار فرمایا کہ تم لوگ میرے زمانہ مین مغتنمات سے ہو بلکہ میرے بعد بھی صفحۂ روزگار پر ہمیشہ یادگار رہوگے مگر یہ بتاؤ کہ
تمسے پیشتر بھی ایسے طلسمات اور نیرنگ خیال ایجاد کیے ہین کہ جنکی ادراک ماہیت مین تمھاری عقل رسا کورانہ ہو
افلاطون نے کہ جو سب سے علم و فضل مین برگزیدہ و منتخب اور سکندر کے اُستاد کا اُستاد تھا بعد ستائش و نیائش بشیار گذارش
کی کہ حکماے ماسبق نے ایسے ہزارہا نیرنگ و افسون ایجاد و اختراع کیے ہین کہ سواے واضع طلسم کے کوئی اُنکی
اصل حقیقت سے اصلا خبردار نہین چنانچہ اُن مین سے ایک یہ ہی کہ کسی زمانہ مین ایکبار بخارات ارضی سے زمین شق ہو کر
ایک غار تیرہ و تار پیدا ہو گیا اور اُسمین سے ایک طلسم نمودار ہوا اُسکی کیفیت یہ تھی کہ رانگ اور تانبے سے ایک
گھوڑا تیار کیا گیا تھا اُسکے پہلو مین بشکل تابدان ایک رخنہ تھا اُس رخنے مین سے خورشید کی طرح تابندہ و درخشندہ کوئی شی
جلوہ گر نظر آتی تھی قضارا اُس دشت وحشت اثر مین ایک شبان کا گذر ہوا وہ غار کے نزدیک آیا دیکھا کہ ایک طلسم
درخشان اُس مین سے آشکار و نمایان ہی جبکہ اُسنے پہلوے اسپ کے روزن مین نگاہ کی کیا دیکھتا ہی کہ ایک
شخص دیرینہ سال اُسکے اندر سرگرم خواب ہی اور اُسکے ہاتھ مین ایک نہایت باآب و تاب انگشتری موجود ہی اُس
چرواہے نے اپنا ہاتھ بڑھا کر حضرت کے ہاتھ سے ملایا اور مصافحہ کرکے نہایت عیاری سے وہ انگوٹھی اپنے ہاتھ مین
پہن لی پھر بہت کچھ ٹٹولا مگر سوا اُس کے کچھ نہ پایا غرض وہانسے خوش و خرم واپس آیا شام ہو گئی تھی سورہا صبحکو اپنے
مالک کے پاس اس امید پر حاضر ہوا کہ انگوٹھی کی قیمت دریافت کرے جسوقت مالک نے گلہ بان کو دیکھا اپنے جانورون
کا حال دریافت کرنے لگا شبان جواب معقول دیتا رہا مگر وقت گفتگو کبھی اُسکی نظر سے پوشیدہ ہو جاتا گاہے ظاہر
جبکہ مالک نے یہ حال مشاہدہ کیا نہایت تعجب سے کہا کہ اے شبان یہ کیا حرکت ہی کہ کبھی میری نظر سے غائب ہو جاتا
ہی اور کبھی پھر ظاہر ہوتا ہی آج ایسا کونسا منتر سیکھا ہی کہ مجھپر جسکا امتحان کرنے آیا ہی چرواہے کو نہایت حیرت ہوئی
اور عقل سے دریافت کیا کہ شاید یہ اس انگشتری کی تاثیر ہی اسواسطے کہ اُسوقت وہ انگوٹھی سے بازی کر رہا تھا
اور اپنی انگشت مین اُسکو اسطرح حرکت دیتا کہ کبھی نگینہ اُسکا کف دست کی طرف گردش کے باعث نہان ہو جاتا اور
کبھی گھوم کر پشت دست کی جانب جلوہ افروز ہوتا سمجھ گیا کہ یہی سبب ہی یعنی حجاب نگین صاحب نگین کیواسطے
حجاب اکبر ہی اور ظہور باعث ظہور الحاصل جسدم شبان اس بازی سے آگاہ ہوا فی الفور مالک کی نظرون سے
پوشیدہ ہو کر دشت و کوہسار کی راہ لی جب چاہتا کہ مجھے کوئی نہ دیکھ سکے نگین انگشتری کو پنہان کرلیتا اور جسوقت

ظاہر ہونا منظور ہوتا تو موافق ترکیب معلومہ کے اُسکو بیرونی گردش دیتا اسی طرح ایک مدت دراز تک ظاہر و پنہان
شہر مین اپنا کام دل بخوبی حاصل کرتا رہا ایک روز جی مین خیال آگیا کہ اپنے حق مین کوئی صورت بہتری کی تجویز کرنی
چاہیے یہ سوچکر ایک شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے بادشاہ وقت کے قصر سلطنت مین داخل ہوکر چھپ رہا جبکہ ارکان
دولت سے انجمن سلطنت خالی ہوئی ناگاہ یہ شخص ایک عجیب و غریب شکل و شمائل سے بادشاہ پر ظاہر ہوگیا بادشاہ
نہایت خائف و ہراسان بحالتِ سراسیمہ و پریشان آداب بجا لایا اور لوازم خدمتگزاری ادا کیے اور کمال ادب
سے دست بستہ عرض کی کہ آپ کون صاحب ہین اور غریب خانہ مین کس تقریب سے قدم رنجہ فرمایا شبان نے کہا کہ
مین پیغمبر ہون میری اطاعت قبول کر اور جو تجھے میری نبوت مین شک ہو تو مین یہ معجزہ رکھتا ہون کہ تمہاری کسی نظر مجھے
نہ دیکھ سکے بادشاہ نے اُسیدم فرمانبرداری قبول کی اور تمام شہر کے باشندے بلکہ اُس ملک کے سب خرد و کلان
اُسپر ایمان لائے یہانتک کہ انجام کار وہی اُس ملک کا بادشاہ ہوگیا اے سکندر اس نگین کو ذرا عقل باریک بین سے
خیال کر کہ اس انگشتری نے کسطرح ایک گلہبان کو منصب نبوت اور درجہ سلطنت پر پہونچا دیا ہر چند ہمنے اسمین بہت
کچھ فکر و تامل اور غور و اندیشہ کیا مگر ناخنِ تدبیر سے یہ عقدہ حل نہو سکا سکندر نہایت متعجب ہوا اور کمال تعریف کی الغرض
اس قسم کے طلسمات بکثرت ہین چنانچہ نواح ہرات مین ایک کوہ ہے اور قلۂ کوہ پر ایک چاہ ہے کنوئین مین سے
ہمیشہ ایک ہوائے تند نکلا کرتی ہے وہ ہوا اسقدر تیز ہوتی ہے کہ اگر کوئی بڑا بھاری پتھر اُسمین ڈالین تو فوراً قوت ہوا اسکو
خشک پتے کی طرح اوپر کو اچھال دیتی ہے اس سبب سے کوئی اُس کنوئین کے قریب نہین جاسکتا اور ابتک اُسکی حقیقت
سے کسیکو اطلاع نہین کہ یہ کیا اسرار ہین اسیطرح مصر اور اہواز کے درمیان ایک چشمہ ہے اُسمین سے کبھی ایک شے منارہ
بلند کے مانند باہر نمودار ہوتی ہے اور اُسکے اندر سے ایک آواز ایسی آتی ہے کہ گویا نوبت و نقارہ اور شہنائی وغیرہ طرح
طرح کے بوقلمون باجے بج رہے ہین اُنکی آواز اسقدر بلند ہوتی ہے کہ سب سنتے رہتے ہین مگر کوئی نہین جانتا کہ اسمین
کیا حکمت ہے اور اسی طرح کوہ واسط مین ایک غار ہے اُس غار مین ایک سنگ وسیع اور اُس سنگ وسیع مین ایک
شگاف ہے جبکہ اُس غار مین داخل ہوکر اس شگاف مین نظر کرتے ہین تو ایک سوار آہنی دکھائی دیتا ہے اور وہ اسپ
آہنی استادہ ہے جب سوار کو ہاتھ لگانا چاہتے ہین تو فوراً غائب ہوجاتا ہے جب ہاتھ ہٹا لیتے ہین تو پھر اُسی جگہ
بدستور نظر آتا ہے اور جو اُسکے چھونے مین زیادہ کوشش و مبالغہ کرتے ہین تو شگافِ سنگ مین سے شرارے نکلنے
شروع ہوتے ہین اور جبتک کہ اُس مین بہت سا سرکہ انگوری نہین ڈالتے وہ آگ ہرگز موقوف نہین ہوتی معلوم
نہین کہ یہ طلسم کسنے بنایا اور کس لیے بنایا اسی طرح مدینۃ النحاس مین ایک قلعہ مستحکم بنا ہوا ہے اُسکا دروازہ کسی طرف
اصلا نہین اور نہ کوئی ایسی راہ کہ جسمین سے انسان داخل ہوسکے اور نہ کوئی ایسا روزن کہ جسمین سے کوئی جھانکے غرضکہ
اُس قلعہ مین سے ہمیشہ شور و غل کی آواز آیا کرتی ہے خلفائے اُمیّہ مین سے ایک خلیفہ نے چاہا کہ اُسکی حقیقت دریافت کرے

جبکہ وہ اُس قلعہ کے متصل پہونچا تو اندر سے لوگونکا شور وغوغا اسقدر سنا کہ جیسے ہزار ہا آدمی غل مچا رہے ہین خلیفہ نے ہر چند کوشش بلیغ کی مگر کسی صورت اُسمین جانا ممکن ہنوا آخر کار ایک مرد ہوشیار کو اُس قلعہ کی دیوار پر چڑھایا جب اُسنے قلعہ کے اندر نظر کی تو ایک قہقہہ مار کر اُسمین جا پڑا یہ حال دیکھکر خلیفہ کو نہایت استعجاب ہوا اور دوسرے شخص کو اُسکی دیوار پر چڑھایا اُسکا بھی یہی حال ہوا جب تو دیوار قلعہ پر چڑھنے سے سبنے انکار کیا اور کوئی بشر قلعہ کی خبر لانے پر مستعد ہنوا بس خلیفہ نے یہ تدبیر کی کہ ایک شخص کو بہت سا مال ومتاع دیا اور نہایت بخشش واکرام کا امیدوار کیا پھر ایک بہت بڑی سیڑھی اُس دیوار پر نصب کی اور اُس شخص کی کمر مین ایک رسّی لمبی اور مضبوط باندھ کر زدبان پر چڑھایا اور کہدیا کہ اس قلعہ مین جو کیفیت ہو اُسکو مفصل دیکھ لینا پھر ہم تجھ سے پوچھ لین گے اور جب دیکھ چکیگا تو ہم تجکو اس طرف کھینچ لینگے وہ شخص اس امر کو منظور کر کے سیڑھی پر سے قلعہ کی دیوار تک پہونچا جب حصار کے اندر نگاہ کی تو بے اختیار ایک قہقہہ لگا کر اُس طرف چلا لوگون نے بقوت تمام اُس رسی کو کھینچنا شروع کیا اُسیوقت وہ شخص دو ٹکڑے ہو کر ایک نصف تو اُس قلعہ مین گر پڑا اور دوسرا نصف جو بستۂ رسن تھا اس طرف کھنچتا ہوا چلا آیا یہ حوال غرابت اشتمال معائنہ کر کے خلیفہ کو حیرتِ کمال دامنگیر حال ہوئی اور حقیقت اُس طلسم کی مطلق منکشف نہو سکی کہ اُسمین کیا رازِ مخفی ہے الحاصل زمانۂ سلف کے یادگار ایسے طلسمات بیشمار باقی ہین ای خرد پرور ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ خود ہمین عالم سیاحت وجہانگردی اور زمانۂ سیر وسفر مین ایک مرتبہ سفرِ دریا پیش آیا چند شخص باہم ایک جہاز پر سوار ہوئے قضا کار وہ جہاز صدمۂ طوفانی سے تباہی مین آگیا اور تلاطم امواج نے اُسکو پاش پاش کر دیا سب مال واسباب ومرد وزن غرق آب ہو گئے چونکہ ہماری زندگی باقی تھی ہم دو شخص ایک تختۂ جہاز پر بیٹھے رہ گئے تھے تختہ بہتے بہتے چو تھے روز ایک ایسے مقام پر پہونچا کہ ہمکو پانی مین ایک نہایت عالیشان عمارت نظر آئی جسکے اطراف وجوانب پانی ہی پانی تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ بانی نے اُسکو بزور طلسم سطحِ آب پر تعمیر کیا تھا چونکہ مین کثرت سفر سے تجربہ کار ہو گیا تھا اور صنعتِ طلسمات سے بھی آگاہ اِس لیے بغیر حقیقتِ حال دریافت کیے ہوئے اُسمین داخل ہونا مناسب نہ جانا اور اسکی اصلِ صنعت کو غور کرنے لگا مگر دوسرے شخص کہ اپنی زندگی سے بالکل دست بردار ہو چکا تھا اُسنے پانی مین سے نکلنا غنیمت جانا اور بیساختہ جست کر کے قصرِ طلسمی کے زینۂ اول پر جا پڑا اور پھر سنبھلکر اوپر چڑھنے کا قصد کیا مگر مین دیکھ رہا تھا کہ وہ شمار مین سات زینے ہین زینۂ ہفتم پر ایک طرف ایک بندوق اور اُسکا سب لوازمہ متفرق پڑا ہے دوسری جانب ایک پیکر انسانی کہ جسکے تمام اعضا جدا جدا تھے افتادہ ہے سر کہین پڑا ہے ہاتھ کہین پانون کہین دھڑ کہین جسوقت اس شخص نے زینۂ اول پر قدم رکھا وہ تمام اعضا متحرک ہوئے اور بندوق نے بھی اپنے مقام سے جنبش کی جب زینۂ دوم پر قدم رکھا سب اعضا سمٹ کر اکٹھا ہو گئے اور پوری تصویر تیار ہو گئی جب زینہ سوم پر قدم رکھا وہ پیکر طلسمی اُٹھ بیٹھا جب زینۂ چہارم پر قدم رکھا وہ استادہ ہو گیا جب زینۂ پنجم پر قدم رکھا اُس نے

شاہدہ داہمہ

بندوق اُٹھاکر بھر لی جب زینۂ ششم پر قدم رکھا اُسنے سپاہیانہ دھج سے بندوق سینہ پر دھر کر نشانہ باندھا
جسوقت زینۂ ہفتم پر پہونچا فوراً اُسنے بندوق فیر کی اور میرے ہمراہی کے سینے پر گولی ایسی کارگر لگی کہ پار نکلگئی
اُدھر تو وہ تڑپ کر بیساختہ دریا مین گرا اور بیدم ہو کر اُسی دم غرق آب ہو گیا ادھر یہ ہیولائے طلسمی بھی ایطرح
پاش پاش ہو کر اُسی زینہ پر گر پڑا اور بندوق و اعضا وغیرہ بدستور سابق اپنے اپنے مقامات مختلف پر جا رہے
پس بقول شخصے مثل اگلا گرا پچھلا ہوشیار ؀ مین بہت خبردار اور اُس کارخانۂ طلسمی کی ماہیت اور صناع کی
اصل صنعت سے بخوبی واقف اسرار ہو گیا اور فی الفور عقل کی رسائی سے ایسی تدبیر نکالی کہ واضع طلسم کی محنت
کا نتیجہ میرے حق مین ناتمام رہ گیا یعنی جبکہ مین نے اُسکے زینۂ اول پر قدم رکھا تو اُن اجزاے متفرقات کو از سر نو
پھر وہی حرکت و اضطراب پیدا ہوا مین نے دوسرا زینہ چھوڑ کر تیسرے زینہ پر قدم رکھا اور پھر چوتھا زینہ چھوڑ
کر پانچوین زینے پر پہونچ گیا اس ترکیب سے اصول قواعد اصلی مین فتور واقع ہو گیا پس وہ اعضا مجتمع نہو سکے مگر
اُنکا اضطراب درجہ بدرجہ زیادہ ہوتا گیا حاصل کلام یہ ہی کہ مین زینۂ ششم کو چھوڑ کر زینۂ ہفتم پر پہونچا مگر اُس
ہیئت طلسمی مین بجز شدت اضطراب کے کوئی بات پائی نہ گئی غرض بعنایت ایزدی مین اُس عمارت عالیشان مین داخل
ہو گیا اور اُسکو انواع و اقسام کی زیب و زینت سے آراستہ و پیراستہ پایا آخر کار جب سیر و تماشے سے فرصت حاصل
کی تو خاص ایک مقام پر پہونچا دیکھا کہ ایک صندوق آہنی معلق ہوا مین قائم ہی مین نے اُسکی وجہ دریافت کی معلوم
ہوا کہ اُسکے داہنے بائین اور آگے پیچھے اور نیچے اوپر سنگ مقناطیس نصب ہی اور ہر طرف کی کشش برابر ہی اسواسطے
کسی طرف نہین جا سکتا مین نے اُس صندوق کو وہانسے ہٹا کر زمین پر اُتارا اُسمین قفل ابجد لگا ہوا تھا مین نے
حروف مطابق کر کے کھول لیا اُسمین ایک بند لفافہ سربمہر موجود اور ایک قلمدان عجیب غریب اُسکے برابر رکھا
ہوا مین نے اُس لفافہ کو اُٹھا کر مطالعہ کیا اُسپر حروف طلسمات سے تحریر تھا کہ اے فرزانۂ روزگار یہ لفافہ چاک کر اور
جو اس کاغذ مین مرقوم ہی ملاحظہ فرما مجھے کمال تعجب ہوا کہ اس لفافہ پر میرا نام کس نے لکھا اور مجھے موجد
طلسم کیا پہچانتا ہی مگر بہر حال مین نے کاغذ ملفوف نکال کر پڑھا اس مین یہ مضمون حیرت مشحون مندرج تھا

برخوردار فرزانۂ روزگار سلامت

مخفی نہ رہے کہ میری روح لطیف کو جسم کثیف سے سلسلۂ حیات منقطع

کیے ہوئے آجتک سات ہزار دو سو پندرہ برس کا عرصہ منقضی ہوا اور

فی الحقیقت یہ ایک بہت بڑا زمانہ ہی آئی فرزند عزیز اوّلاً بعد
میرے طوفانِ نوح تمام روے زمین کو غرق آب کریگا مگر اس عمارت
فلک رفعت کو بیمِ زوال سے مطلق سروکار نہ ہوگا پھر بحر و بر مین طرح طرح کے
انقلاب و حوادثات واقع ہونگے لیکن اس قصر نادر العصر کو اصلاً اندیشۂ تزلزل
نہین تا وقتیکہ تیر اگذر فرحت اثر اس مقام پر ہوا الحمد للہ کہ آج تو بخیر و خوبی
یہان وارد ہوا مگر مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ اسوقت روح میرے
قالب مین نہین ورنہ حسب دلخواہ رسم مہمانداری بجالاتا لیکن اس عالم مجبوری
مین بطریق ہدیہ اب یہ قلمدان تجھے پیشکش کرتا ہون اِسمین ہر چیز ایک نئی صنعت
رکھتی ہی مقراض مین یہ وصف ہی کہ پانی کو کترتی ہی مثلاً کوئی چادرِ آب
گرتی ہو تو اُس مین سے ایک ٹکڑا علیحدہ کترکے گلہاے آبی بن سکتے ہین
اور لطف یہ کہ اِس مقراض کی تاثیر سے فوراً گلہاے آبی تخ بستہ ہوجاتے ہین
اور وہ برف بلور سے زیادہ پائدار ہنجاتا ہی سوا اسکے جس پرند کے پر چاہو

قطع کر لو یعنے وہ جانور پرواز کنان کہین جاتا ہو نظر آتا شرط ہی یہان اس
قینچی کو حرکت ہو وہان اُسکے پر کٹ جاوین غرض یہ مقراض خوش آب ایسی
نایاب ہی کہ در حقیقت عنقا کے پر کترتی ہی قلمتراش مین یہ کمال ہی کہ جس
چیز کا نام لیکر اشارہ کرو یں بالفرض اگر وہ چیز بارہ ہزار کوس کے فاصلے
پہ بھی ہی تو برابر دو ٹکڑے ہو جائیگی پتھر لوہا لکڑی ورقلم اسکی تیزی کے روبرو سب
برابر ہین کسیکی کچھ حقیقت نہین کہ اسکی آب سے مقابل ہو اور فنا کے گھاٹ اتر جائے
قلم مین یہ خوبی ہی کہ اسکے روبرو جیسا کاغذ چاہو رکھدو جو کچھ مضمون یا اندیشہ
تمھارے دل مین گذرے یا وہم و خیال مین پیدا ہو اسکو بے منت دست برابر
لکھتا چلا جائیگا اور جسقدر منظور ہو اُسیقدر یہ قلم آپسے آپ جلی یا خفی ہو سکتا ہی
اور جس قسم کے حروف یا عبارت جس زبان مین چاہو اُسی قسم کے حروف و عبارت
اس زبان مین خود بخود رقم کر سکتا ہی سیاہی مین یہ عمدگی ہی کہ جسکو تم
وہ حرف دکھلانا چاہو گے اُسکو نظر آئینگے اور جس سے پوشیدہ رکھنا منظور ہوگا

اُسکی نگاہ زنہار کام نہ کریگی چنانچہ سوآدمی موجود ہین اور تمکو مد نظر ہی کہ صرف
پانچ یا دس آدمیون کو یہ حروف نظر آئین اور باقی اُسکے معاینہ سے محروم
رہین پس اگر سب کے سب یکبارگی اُس کاغذ پر نظر ڈالین تو بجز مد نظر مردم کے
دوسرے آدمی اُسکے دید سے محروم رہینگے اور جسوقت مصوری پر طبیعت راغب
ہو تو یہی خامۂ طلسمی ہو قلم کا کام دیگا اور یہی سیاہی طلسمی ہر قسم کی رنگت کی خاصیت
پیدا کریگی قلم دوات سے کہدینے کی دیر ہی کہ ہر شکل کی تصویر اور ہر رنگ کا نقشہ
تیار لو اور اسکے نیچے دو خانے موجود ہین ایک مین کاغذ طلسمی کے چند ورق رکھے
ہین اور دوسرے مین ایک کتاب سادہ مجلد کاغذ کی یہ توصیف ہی کہ تمھین جس قسم کی ضرورت
ہو خواہ وصلی یا تختۂ رنگین یا صفحۂ جدولین یا ورق زرافشان یا منقوش و نگارین
وغیرہ ان مین سے ہمیشہ بہم پہونچتا رہے گا کتاب کی یہ تعریف ہی کہ جب تمکو تفریح
طبع کے واسطے کسی نظم و نثر وغیرہ کے مطالعہ کا شوق دامنگیر خاطر ہو اسمین
حسب دلخواہ ملجائیگا یعنی تمھین اسی ایک جلد مین ہر قسم کی کتاب اور ہر رسم کی عبارت

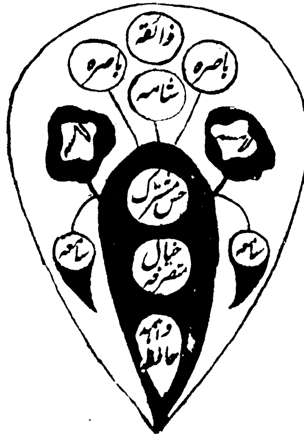
اور ہر قسم کے حروف اور ہر قسم کے مضامین نظر آسکتے ہین اور سب سے عجیب تر
صفتِ جامع یہ ہی کہ نہ کبھی اس قلم کو بنانے کی احتیاج ہوگی نہ سیاہی ختم
کو پہونچے گی نہ قینچی پر زنگ آیگا نہ چاقو کی آبداری مین فرق پڑیگا نہ کاغذ
کی تعداد مین قلت وکمی واقع ہوگی نہ اوراقِ کتاب کہنگی و بوسیدگی قبول
کرینگے ای فرزانۂ روزگار مبارک ہو کہ یہ نعمت غیر مترقب تیری قسمت مین تھی
اسکو لے اور اپنے کام مین لا اب زیادہ توقف مناسب نہین یہ طلسم خاص تیرے
ہی واسطے بنایا گیا تھا اب تو یہان داخل ہو چکا اور اس طلسم کی میعاد بھی پوری
ہوگئی کشتی حاضر ہی سوار ہو جاؤ۔ فقط۔ والسلام باختتام الکلام

ای خرد پرور مین نہایت متعجب و متحیر تھا کہ یہ حالتِ خواب ہی یا عالم بیداری مگر قلمدان ہاتھ مین لیے ہوئے
زینہ سے نیچے اُترا کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص نقاب پوش کشتی لیکر زینۂ اول کے قریب حاضر ہی مین سوار ہو کر تھوڑی
دور چلا تھا کہ یکایک وہ قصرِ عالی اپنے مرکز سے متحرک ہو کر آفتاب کی قوتِ جاذبہ سے اوپر کی طرف رجوع ہوا اور
سطحۂ آب سے بلند ہو کر اسقدر اونچا ہونا شروع ہوا کہ میری نظر سے یک لخت غائب ہو گیا اُسکا نام و نشان بھی
وہان باقی نہ رہا مین اپنے وطن مین داخل ہو گیا اور وہ قلمدان بھی اب تک موجود ہی مین نے اُس زمانہ
دراز کو علم تواریخ کے قاعدے سے جب غور کیا تو خاص حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کا زمانہ پایا گیا

فرد

مژگان بست بست و کشادِ طلسم دھر		ای چشم آگہی بحجابِ غفلت ... ودہ

یہ سرگذشت بیان کرکے فرزانۂ روزگار نے ایک دستک دی معًا ایک شخص قلمدان مذکور لیکر حاضر ہوا اور آداب بجالایا اُستاد نے خرد پرور سے ارشاد کیا کہ یہ وہی قلمدان ہی آج ہم اپنی طرف سے تمکو پیشکش کرتے ہین شہزادۂ خوش قسمت نہایت خوش ہوا اور بکمال شکریہ ادا کیا پھر فرزانہ روزگار نے ارشاد فرمایا کہ ای نورچشم سلطنت واضح ہو کہ دماغ انسانی ایک عجیب جوہر متخلخل ہی اور اُس مین دس قواے بشری موجود ہنا نچہ اُس کی یہ شکل ہی



تمام حکما اسپر متفق ہین کہ واہمہ خلاق ہی یعنی جو چیز موجود نہ ہو وہ بزور واہمہ پیش نظر پیدا ہو جاتی ہی چنانچہ اکثر عوام الناس اُسکو کہین آسیب وغیرہ اور کہین جن وپری اور کہین بھوت اور چڑیل اور کہین بلیات وغیرہ کا اثر جانتے ہین دنیا ہرچند خیالی اثر اسرار نہین مگر ہیولاے اصلی اور تصویر خیالی مین فرق کرنے کو تمیز کامل درکار ہی اور یون تو زمانہ مین ہزارہا باتین خلاف قیاس اور غیر ممکن الوقوع ہمیشہ ظہور مین آتی رہتی ہین اُنہین سے عجائبات آسمانی جیسے ستارۂ دنبالہ دار اور اکثر اشکالِ مختلفہ اور ستارونکا ٹوٹنا اور جسم ثقیل کا گرنا چنانچہ حکیم بوعلی سینا کہتا ہی کہ سرزمین مرجان مین آہن کی طرح ایک جسم ثقیل باجرے کے دانون کے برابر متفرق گرا اور کشش اتصالی کے باعث باہم ملکر ایک جسیم ہو گیا کہ جس کا وزن پچاس من کے قریب تھا ہرچند لوگون نے چاہا کہ اُسکو توڑین یا تراشین مگر اسقدر سخت ہو گیا تھا کہ اُسپر لوہا وغیرہ مطلق اثر نہ کرتا اور آسمان سے لوہے اور تانبے کے مانند پتھر کا گرنا چنانچہ ابوالحسن علی ابن الاثیر لکھتا ہی کہ زمین آفریقیہ مین ایک ابر مع رعد و برق کے پیدا ہوا اور من من بھر کے اولے گرے اور مقام نسیرم مین جو اصفہان اور خوزستان کے درمیان واقع ہی ایک ابر زمین سے اسقدر نزدیک آیا کہ آدمیون کے سر سے تھوڑا ہی سا بلند رہ گیا تھا اور اُس ابر سے شیر نر کی آواز نہایت جوش وخروش اور بکمال زور وشور سے بلند تھی

اس مین سے اسقدر پانی برسا قریب تھا کہ تمام شہر غرق بلکہ تمام مخلوق غارت ہوجائے اور پانی کے ساتھ بڑے
بڑے مینڈک اور گز گز بھر کی مچھلیان برسین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ زمین خشک دریا بنجاتی ہی اور دریا زمین
خشک اور اکثر دریا مین سے اس قسم کے بخارات اُٹھتے ہین کہ حیوانات یا نباتات مین سے جس چیز کو چھو جاتے ہین وہ چیز
اسی دم سنگ خارا بنجاتی ہی اور عجائبات زمینی مین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ زلزلہ ایک مہینے تک اور کبھی اس سے
زیادہ رہا کرتا ہی چنانچہ ابو القاسم رافعی سے منقول ہی کہ اُنکے مکان مین ایک شب زمین کو جنبش ہوئی اور ناگہان
گھر کی چھت مین اسقدر شگاف ظاہر ہوا کہ آسمان کے ستارے اُس شگاف مین سے نظر آنے لگے تھوڑی دیر کے
بعد وہ زلزلہ جاتا رہا اور زمین کو سکون و قرار ہوا تو وہ چھت پھر برابر ملگئی اور سرزمین ہند مین ایک آدمی تھا کہ کمر سے پیر
تک بصورت زن اور سر سے کمر تک بصورت مرد اور اوپر کا جسم گویا کہ دو جسام سے توام تھا دو سر اور سب اعضاے
ہر دو چند اور چار ہاتھ اور دو گردنین اور دو سینے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دو آدمی جدا جدا ہین اور زیادہ تر
لطف یہ تھا کہ وہ دونون جسم علحدہ علحدہ اپنے اپنے عضو سے کام کرتے تھے چنانچہ ایک اُنمین سے اول مرگیا
اُسکی لاش کو ناف سے قطع کر کے دفن کر دیا اُسکے بعد دوسرا جسم ایک عرصہ دراز تک زندہ رہا اُسکی یہ شکل تھی



شخص توام

اسی طرح ولایت بلخ مین ایک عورت کے نصف جسم کا لڑکا تولد ہوا یعنی آدھا سر اور آدھا دھڑ ایک ہاتھ ایک پیر اور چند مدت زندہ رہا ایک مرض عجیب ہی کہ انسان کو جنات وغیرہ کے اثر سے ظاہر ہوتا ہی چنانچہ ایک شخص حالت صرع مین زبان ترکی و عربی مین کلام کرتا اور جب صرع کا دورہ تمام ہوچکتا تو بالکل اُن زبانون سے ناواقف محض ہو جاتا اور کبھی اُسی حالت مرض مین غائبین کا احوال بتاتا اور مریضون کی صحت و بیماری سے خبر دیتا مگر حالت صحت مین اُن حالات سے مطلق بیخبر ہوتا مقام رے اور نیشاپور مین زلزلہ اکثر واقع ہوتا ہی ایکبار میرا گذر وہان اتفاقاً ہوگیا تھا اُن دنون مین ایک عجیب تماشا نظر آیا یعنی اُسی روز سے یہ کیفیت شروع ہوگئی کہ شبکو بخارات زمین اسطور پر نکلتے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام شہر دھوئین سے بھر گیا اور دن کو یہ واضح ہوتا تھا کہ کسی نے زمین کے نیچے آگ بشدت جلا رکھی ہی غرضکہ اس عالم کی روز بروز ترقی ہوتی گئی ساتوین دن دفعتہ کیا دیکھتا ہون کہ زمین بیس بیس ہاتھ اوپر کو تڑپتی ہی اور زمین کے نیچے سے ایسی آواز آتی ہی کہ جیسے برابر برابر بندوقون کی باڑھ چلتی ہی مین نے اُسیوقت سب لوگونکو جمع کرکے کہا کہ اب یہان خیریت نہین ہی اگر زندگی چاہتے ہو تو میرے ہمراہ چلنے پر مستعد ہو جاؤ اُن سب نے اس امر کو قبول کیا غرض مین اُن سبکو اپنے ساتھ لے نکلا پانچ چھ کوس پر ایک بہت بڑا پہاڑ تھا وہان اُس دھوئین کا اثر بالکل نہ تھا اور نہ وہ آواز کان تک پہونچتی تھی مین نے کہا کہ تھوڑی دیر اس جگہ توقف کرو پھر ایک دوربین جو میری جیب مین موجود تھی باہر نکالکر اُس شہر کی طرف لگائی اُس حالت اضطراب مین نگاہ میری دریا کی طرف جا پڑی دیکھتا کیا ہون کہ دریا کا پانی پچاس پچاس گز اُچھلتا ہی اور اپنی جگہ چھوڑ کر دوسری جانب کو بہنے لگا پھر ناگاہ اپنا خاص مقام خالی چھوڑ کر چار کوس پیچھے ہٹ گیا مین نے اُن لوگون سے کہا کہ دیکھو اب کوئی دم مین آب دریا اس کوہ گردون شکوہ کی پابوسی کو حاضر ہوتا ہی ہنوز یہ کہتا ہی تھا کہ جو اُس طرف سے سمٹ کر پانی نے ایک جست کی تو عرصہ قلیل مین اُس پہاڑ کے اوپر کمر کمر آگیا اکثر آدمیون کے پاؤن اُکھڑ گئے اور پتا نہ لگا کہ کدھر گئے مگر فضل ایزد متعال شامل حال تھا کہ جسطرح آیا تھا اُسیطرح واپس گیا اور وہ دھوان بھی موقوف ہوگیا باقی ماندون کو آرزوے وطن دامنگیر ہوئی مین نے کہا کہ اب وہان کیا باقی رہا جو یہ ہوس مین سمائی ہی مگر انکا نائرہ اشتیاق اسقدر مشتعل تھا کہ میرے سمجھانے سے فرو نہ ہوتا ناچار مین نے بھی اُن کی خاطر سے کہا کہ چلو مین بھی تمھارے ہمراہ چلتا ہون

فرد

ہوشمند یکہ بہ ہنگامۂ مستان اُفتد	مصلحت نیست کہ ہشیار نماید خود را

جب وہان پہونچا تو یہ تماشا نظر آیا کہ زمین جا بجا زلزلہ کے صدمہ سے شق ہو کر بڑے بڑے غار پڑ گئے ہین اور اکثر مکانات اُس مین غرق ہوگئے ہین اونٹ اور بکریان وغیرہ جسقدر تھین مع مال و اسباب قارون کی طرح تحت الثری مین پہونچ گئین انکا نام و نشان نہ ملا باقی تمام یہ شہر اس صدمہ سے ایسا تباہ ہوا کہ اگر کوئی

بادشاہ اسکو تیار کرنا چاہے تو بیشک سالہاے دراز مین بھی تیار نہو سکے گا مگر باشندگان قدیم نے پھر زمین بود وباش اختیار کر کے جولاشین عزیز ہموطنون کی دستیاب ہوئین اُنکو دفن کیا فرزندگی اک حباب کی سی ہی + یہ نمائش سراب کی سی ہی + کبھی انسان سے عجائبات ظاہر ہوتے ہین جیسے مریض اُنکی دعا سے صحت پاتے ہین اور خشکسالی مین مینھ برستا ہی اور وبا زائل ہوجاتی ہی اور کبھی خسف اور طوفان اور سنگباری جو حیوانات ونباتات کی ہلاکت کا موجب ہی ہویدا ہوتے ہین اور کبھی نفوس انسانی نفوس اجنہ سے ملکر پیشین گوئی کرتے ہین اور کبھی بعض اشخاص فقط صورت ہی سے سیرت اور حالِ ماضی واستقبال بیان کردیتے ہین اور کبھی انسان ایسا طلسم بمثل ایجاد کرتا ہی کہ دوسرے آدمیون کو نہایت حیرت ہوتی ہی چنانچہ ایک شخص خلیفہ جعفر کی خدمت مین حاضر ہوا اور خلیفہ کی انگوٹھی طلب کر کے دریا مین پھینکدی پھر غلام سے ایک ڈبیہ لیکر ایک ماہی زرین نکالی اور اُسکو بھی دریا مین پھینک دیا تھوڑے عرصہ مین وہ مچھلی اُسی انگوٹھی کو منھ مین لیے ہوے نمودھوئی عامل نے وہ انگشتری جعفر کے حوالہ کی اسی طرح ایک شخص کھلونے فروخت کرتا تھا کسی نے اپنے لڑکے کے لیے خرید کیا اور بہت دنون تک وہ بجنسہٖ رکھا رہا ایک روز اُسنے بت پرستی کی ممانعت کا خیال کر کے اُسکو پھینک دیا وہ تصویر دونون پانون سے کھڑی ہوگئی تین مرتبہ اُسنے اسی طرح اٹھا اٹھا کر پھینکا وہ ہر مرتبہ کھڑی ہوجاتی تھی جب تو زمین کی خاصیت جانکر کھودنا شروع کیا وہان سے خزانہ برآمد ہوا اس مرد ہوشمند نے معلوم کرلیا کہ یہ تصویر خاص واسطے دریافتِ خزائن کے موضوع ہی چنانچہ جب امتحان کیا درست پایا اور ایک قسمِ عجائبات یہ ہی کہ انسان کو یک بیک ہیبت ناک شکل نظر آجائے اُسکی دو صورتین ہین ایک حالت خواب دوم عالم بیداری پس اگر خواب مین ایسی چیزون کا ظہور ہو تو بیداری مین اُسکا اثر باقی نہین رہتا اور بعضے خواب سچ بھی ہوجاتے ہین اُسوقت البتہ رنج یا فرحت سے دل متاثر ہوتا ہی اور اکثر بیداری مین بھی اُسکے آثار ظاہر ہوتے ہین شکل اول جسکا اثر ظاہر نہو جیسے خواب مین اژدہا یا ہاتھی اور شیر اور سانپ وغیرہ سے ڈرنا یا دریا مین غرق ہوجانا یا بلندی سے گرنا یا آگ مین جلنا یا لڑائی مین زخمی ہونا یا بیماری سے مرنا یا کسی دشت پرخطر مین پہونچنا یا کسی بلا سے دوچار ہونا کہ جسکا خوف بیداری مین رفع ہوجاتا ہی یا خواب مین ایک عرصۂ دراز کا منقضی ہونا یا سلطنت وگدائی وغیرہ اور جو خواب سچ ہوجاتے ہین اُنکی یہ حقیقت ہی کہ ایک شخص کی بیش قیمت انگوٹھی گم ہوگئی ہرچند تلاش کی سراغ نہ ملا اُسکو نہایت رنج وملال تھا ایکروز شبکو سوتا تھا کہ دروازے کے کھٹکے سے خدمتگارون کی آنکھ کھل گئی اور پانون کی آہٹ معلوم ہوئی دیکھتے ہین کہ اُنکا آقا باہر سے آکر اپنے پلنگ پر لیٹ رہا مگر اس شکل سے آیا کہ ننگے سر ننگے پیر ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا یہ حال مشاہدہ کر کے ملازمون نے آواز دی کہ میان آپ اسوقت کہان گئے تھے مگر اُسنے جواب نہ دیا غرض جبکہ اُن لوگون نے بہت شوروغل مچایا کہ میان تم کیون نہین بولتے اور تمھین ایسی جلدی کیا ہوگیا ابھی تو ہم نے دیکھا کہ تم باہر سے چپکے چپکے آنکر

عجائباتِ عالمِ خواب

پلنگ پر لیٹ رہے جب تو صاحب خانہ خواب غفلت سے بیدار ہوا اور آنکھیں ملکر کہنے لگا کہ خیریت ہی اسقدر کیون دھوم مچائی ایک نے عرض کی کہ آپ اسوقت بحال پریشان سر و پا برہنہ کہان تشریف لے گئے تھے اور پھر واپس آنکر خاموش کیون ہو گئے اُسنے جواب دیا کہ مین اُسوقت نہایت غافل سو رہا تھا تمنے مجھے جگا دیا ہی اور تو کچھ بات نہین تھی مگر مین نے البتہ اسوقت ایک خواب دیکھا ہی یعنی ایک شخص کہتا ہی کہ تیری انگوٹھی شکار مین گر پڑی تھی اور وہ ایک چوہے کو ملی اور اُسنے فلانے پہاڑ پر جو یہان سے تین میل ہی ایک مندر کے پیچھے زیر دیوار دفن کی ہی اگر اب چلتا ہی تو چل ورنہ صبح کو وہ وہان سے نکال کر دوسرے مقام پر پوشیدہ کرے گا پھر ہاتھ آنا دشوار ہی یہ سنتے ہی مین نے کہا بہتر ہی اور اسی وقت پہاڑ کی طرف روانہ ہوا وہان جا کر بتخانہ کی دیوار کے نیچے جو زمین کھودتا ہون تو فی الحقیقت انگوٹھی موجود ہی مین نے خوش ہو کر اُسکو پہن لیا اور اپنے مکان کی راہ لی جسوقت گھر مین پہونچا اور چاہتا تھا کہ یہ انگوٹھی تم لوگون کو بھی دکھاؤن مگر تمنے اُسیوقت مجکو جگا دیا اور میری آنکھ کھلگئی خدمتگارون نے کہا کہ حضور یہ بھی عجب طرح کا خواب ہی ابھی تو آپ ہمارے سامنے باہر سے تشریف لائے ہین خیر بھلا یہ تو فرمایئے کہ وہ کون شخص تھا جس نے انگشتری کا نشان دیا اُس نے کہا کہ مین اُسکو نہین پہچانتا اور کبھی اُس پہاڑ پر بھی میرا گذر نہین ہوا البتہ شکار کے واسطے تو شاید گیا تھا اتنے مین ایک نے کہا کہ حضرت بھلا اپنا ہاتھ بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا اس نے جبکہ انگلیون پر نگاہ کی تو فی الحقیقت وہی انگوٹھی موجود تھی جب صبح ہوئی تو جا بجا اس بات کا چرچا پھیلا اور جس نے سنا اُسکو کمال تعجب ہوا اسی طرح ایک شخص نے خواب مین دیکھا کہ ایک پری کہتی ہی کہ اُٹھ میرے ساتھ چل اُسنے انکار کیا دوبارہ کہا کہ اگر آج میرے ساتھ چلتا ہی تو بہتر ورنہ کل مین زبردستی تجھے اُڑا لیجاؤنگی یہ سنکر وہ خاموش ہو رہا صبح کو سب دوستون اور عزیزون سے یہ خواب بیان کیا سب نے کہا کہ وہم خیال ہی کچھ اندیشہ نکر غرض جب دوسرے روز رات کو سویا تو صبح بستر پر نہ تھا مؤلف پری کے پر لگا کر اُڑ گیا ملک سلیمان مین ترا دیوانہ اپنے آپ جا پہونچا پرستان مین ÷ اسیطرح ایک شخص نے خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہی تیری موت قریب آگئی ہی تم گھر سب سے رخصت ہو اور مرنے کی تیاری کر یہ سنتے ہی اُسیوقت اُٹھ بیٹھا اور سب گھر والونکو جمع کر کے احوال خواب ظاہر کیا سب نے کہا کہ ہم ایسے بہت کچھ خواب دیکھتے رہتے ہین اس سے کیا ہوتا ہی تو ہرگز غم نکر اُسنے ہر چند کہا میرا دل گواہی دیتا ہی کہ مین زندہ نہ ہونگا مگر کسی نے کچھ خیال نہ کیا صبح کو بستر پر مردہ پایا اسیطرح ایک شخص نے خواب دیکھا کہ مین ملک ہند سے سلطنت روم مین پہونچ گیا ہون اور قصر بادشاہی کی نجوبی سیر کی صبحکو خواب سے اُٹھکر اُس عمارت کا نقشہ ایک کاغذ پر تیار کیا اتفاقاً ایک عرصہ دراز کے بعد سفر روم پیش آیا اور اس سے پیشتر کبھی اُسطرف جانے کا اتفاق نہوا تھا وہان پہونچکر قیصر کا ملاحظہ کیا اور ہر مقام کو خواب کے مطابق پایا لیکن ایک نیا کمرہ کسی جانب نظر آیا جو خواب مین نہ دیکھا تھا نہایت تعجب سے دریافت کیا کہ یہ کمرہ کیسا ہی داروغہ عمارت نے بیان کیا کہ یہ پہلے نہ تھا فی الحال چند روز ہوئے کہ حکم سلطان سے

نیا بنایا گیا ہی غرضکہ اس قسم کے رویاے صادقہ اکثر ہوتے ہین اب سنو کہ جو عالم بیداری مین خوف طاری ہوجاتا ہی
اُسکی چند صورتین ہین **اول بھوت** اسکو فرض کیا ہی کہ ایک شخص ہیبت ناک چوٹی والا ناک مین باتین کرتا ہی **دوم**
چڑیل اُسکو فرض کیا ہی کہ پانون کی ایڑیان سامنے اور پنجے پیچھے کو پھرے ہوئے ایک عورت ہی **سوم غول**
بیابانی اُسکو فرض کیا ہی کہ ایک شخص مشعلین روشن کرکے جنگل مین دوڑتا پھرتا ہی اور لوگونکو رستہ بھکا دیتا ہی **چہارم**
شہابہ اُسکو فرض کیا ہی کہ ایک لشکر مع خیمہ اور فیل و اسپ و شتر وغیرہ نمودار ہوکر صحرا مین یا کوہسار پر مقیم نظر آتا ہی
جسقدر قریب جاؤ دور ہوتا جاتا ہی **پنجم خبیث** اسکو فرض کیا ہی کہ ایک شخص مہیب کسی مقام تیرہ و تاریک مین اسطرح
نظر آتا ہی کہ منھ مین سے انگارے اور نتھنون مین سے چنگاریان اور سانس کے ساتھ شعلے نکلتے ہین **ششم ڈائن**
اُسکو فرض کیا ہی کہ ایک عورت چرغ پر سوار نہایت جوش و خروش مین کسی تنہا مقام پر انسان و حیوان وغیرہ کا کلیجہ
چیٹ کر جاتی ہی **ہفتم شیاطین** اسکو فرض کیا ہی کہ خلقتِ آتشی انسان کی گمراہی پر مسلط ہی اور دلون مین طرح طرح
کے وسوسے اور خیالات فاسد پیدا کرتے ہین **ہشتم دیو** اسکو فرض کیا ہی کہ ایک عجیب الخلقت بہت بڑا جاندار جسم ہی
سر پر دو سینگ اور ہاتھی کے مانند پاؤن اور مختلف صورتین اور پشت پر ایک دم اور بازوؤن پر دو پر ہوتے ہین **نہم جنات**
اسکو فرض کیا ہی کہ پرند انسانون کی صورت ہین مگر شکل بدلنے کا اختیار رکھتے ہین دیو انسانونکو کھاجاتے ہین مگر یہ نہین
کھاتے **دہم پری** یہ ایک خلقت آتشی نہایت حسین و جمیل اور وجیہ و شکیل ہی عورتون کی صورت پر اور سب کی سب
پر پرواز رکھتی ہین انکے بچون کو پریزاد کہتے ہین **یازدہم شہید** اسکو فرض کیا ہی کہ گردن سے قدم تک ایک جسم خون
آلود اور سفید پوش ہی اسکا سر یا اسی کے ہاتھ مین لٹکتا ہوتا ہی یا آگے آگے علحدہ چلتا ہی **دوازدہم بلیات**
اسکو فرض کیا ہی کہ ارواح خبیثہ ہین اور ہر شکل مین نظر آسکتی ہین اور ہر قالب بیجان مین سما سکتی ہین انسان کی دشمن
اور درپے ہلاک **سیزدہم ہمزاد** اسکو فرض کیا ہی کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان پیدا ہوتا ہی اور وہ عمل کے
سبب سے اکثر تسخیر و فرمانبردار ہوجاتا ہی **چہاردہم مؤکل** یہ بطور فرشتگانِ سفلی کے ہین عمل کے تابع رہتے ہین
عامل وغیرہ کو اکثر ڈراتے ہین مگر جب عمل تمام ہوجاتا ہی تو اُسکے محکوم بنجاتے ہین **پانزدہم بیر** یہ بھی شیطان
کی قسم ہین منتر وغیرہ اور عملیات سفلی کے مطیع رہتے ہین اسماے الٰہی کے سنتے ہی فرار ہوجاتے ہین اور کلمات
کفر دلسے سنتے رہتے ہین **شانزدہم بھینسا سور** اسکو فرض کیا ہی کہ ایک پر دار بھینسا قوی الجثہ
سؤر کی طرح دو بڑے بڑے دانت رکھتا ہی **ہفدہم موہنی** اس کو فرض کیا ہی کہ سانپ کی مادہ اگر بارہ
برس پانی نہین پیتی تو ایک خوبصورت عورت بنکر انسان کو اپنے دام فریب مین پھنساتی ہی **ہیجدہم زچا** اسکو
فرض کیا ہی کہ جب کوئی عورت بعد وضع حمل کے چھٹی یا چلے کے اندر مرجاتی ہی تو ایک قسم کی چڑیل بنجاتی ہی **نوزدہم**
نادان اس کو فرض کیا ہی کہ بعضے چھوٹے چھوٹے بچے مرجانے کے بعد ایک ایسی چیز بنجاتے ہین کہ جب وہ

کسی کے سر پر سوار ہوتے ہین تو اُنکا اثر نا مشکل ہی نہ وہ کسی کی سنتے ہین نہ اُنکی کوئی سمجھتا ہی بستم پلید اُسکو فرض کیا
ہی کہ جب کوئی شخص حاجت غسل مین ہلاک ہوتا ہی یا خودکشی کرتا ہی تو وہ ایک قسم کا ہولناک وجود اختیار کر لیتا ہی
غرضکہ ہم نے جو یہ بیس چیزین بیان کین اکثر عالم ہستی مین انکے سبب سے انسان کو ہیبت و وحشت اور اندیشہ
ہلاکت متصور ہی اگر کسی مکان مین کوئی مردہ رات کو تنہا پڑا رہجاے تو اُس کے قالب مین کوئی نہ کوئی چیز ان مین
سے اکثر داخل ہو جایا کرتی ہی حکایت ایکبار ایسا اتفاق پڑا کہ چند آدمی گھوڑون پر سوار ہمسفر ہوکے ایک
گانؤن مین شام کو مقام کیا اُسوقت اُن مین سے ایک شخص نے کہا کہ یہان سے تین کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ
ہی اُسمین ایک میرا دوست رہا کرتا ہی اُس سے بھی ملاقات کرتا چلون جب اُس مقام پر پہونچا تو دیکھا کہ تمام قصبہ جلکر
خاک سیاہ ہوگیا ہی جی مین آیا کہ واپس چلدیجیے مگر سوچا کہ دوست کے مکان پر بھی چلنا ضرور ہی جسوقت وہان گیا
دیکھتا کیا ہی کہ مکان جل چکا ہی مگر دروازہ اندر سے بند ہی اُسنے گمان کیا کہ شاید میرا دوست موجود ہوگا پھر نام
لیکر آواز دی ناگہان اندر سے جواب آیا کہ مین دروازہ کھولتا ہون آپ توقف کیجیے استنے مین دروازہ کھُل گیا
اور یہ گھوڑے سے اُترکے مکان مین داخل ہوا اُسوقت نصف شب گذری تھی اسکو ایک عجیب کیفیت نظر آئی یعنی ایک
چارپائی پر ایک نعش ورم کے سبب سے نہایت پھولی ہوئی کہ جسکی بدبو سے دماغ پریشان ہوتا تھا پڑی ہوئی ہی اور
اُسکی بالین پر ایک چراغ روشن ہی جسکے باعث اسکا چہرہ ہیبت ناک بخوبی دکھائی دیتا تھا اُسکا سر گویا کہ ایک مقبرہ کا
گنبد کہن دونون آنکھین مشعل سوزان سے زیادہ روشن ناک اُسکی منقار سیمرغ سے کلان دو دانت ہاتھی کی طرح دہن
سے باہر عیان ہوتے تھے اُنکا یہ عالم کہ دونون باچھین بناگوش سے متصل اور رخسارہ سیارہ کے روبرو سرین حبشی منفعل
کوتاہی گردن کا یہ عالم کہ سر سینے مین ابھی اُتر جائیگا جسم کی یہ بدبو کہ تمام جہان عنقریب تعفن سے بھر جائیگا غرضکہ
سراپا اسی پر قیاس کر لینا چاہیے اُسے دیکھتے ہی کہنے لگا کہ آو بیٹھو اُسنے اپنا دل بہت سخت کرکے کہا کہ آپکا مزاج کیسا ہی
ناگہان اُس تن بیجان مین سے آواز آئی کہ ہمارا حال کیا پوچھتے ہو تین روز ہوئے کہ اس گانؤن پر ڈاکہ پڑا کچھ لوگ
بھاگ نکلے اور کچھ مارے گئے مین بیخبر سوتا تھا کہ ڈاکہ والون نے اس قصبہ مین آگ لگا دی مین بھی اس سبب سے
جل بھُنکر کباب ہوگیا ہون اسواسطے خاطرداری سے معذور رہا مگر ذرا ٹھہر جایئے کہ رسم مہمانی ادا کرون جب تو یہ شخص
بہت گھبرایا اور کمال تعجب ہوا کہ اسکے بدن مین کیا بلا سما گئی ہی اور تھر تھر کانپنے لگا پھر اُس نعش نے کہا کہ آپ کچھ خوف
نہ کیجیے اور آج شبکو یہین تشریف رکھیے اُسنے جواب دیا کہ حضرت مین صرف آپ کی ملاقات کو حاضر ہوا تھا اب رخصت
ہوتا ہون یہ سنتے ہی اُس پیکر بے روح نے یکبارگی اپنی شکل مہیب کو غضبناک بناکر گول گول اور نیلی نیلی آنکھین
باہر نکال بڑے بڑے اور پیلے پیلے دانت کھول اور پانچ من کا سر ہلاکر خنخنی آواز سے کہا کہ اب کہان جا سکتے
ہو اور فوراً چراغ گل ہوگیا جب تو وہ شخص اُٹھکر بھاگا اور جھٹ پٹ دروازہ باہر سے لگا دیا پھر نہایت

چستی و چالاکی سے سوار ہوگیا اتنے مین وہی نعش دیوار پر سے اُڑکر باہر آپڑی چارپائی بھی اُسکی پشت سے چسپان تھی اور ایک آواز دی کہ بخبردار اب کہان جانے پاتا ہی سوار نے گھوڑے کو کوڑا کیا اور ہوا ہوگیا مگر جب پیچھے پھر کر نگاہ کرتا تو وہ ساتھ ہی اُڑتی ہوئی چلی آتی تھی غرض تین کوس اسی صورت بھاگتا ہوا چلا پہنچا اور وہ چارپائی بھی اردلی مین حاضر تھی جسوقت ہمراہیون پر نگاہ پڑی تو کہا خدا کے واسطے مجھے بچاؤ یہ کہتے ہی گھوڑے سے گر پڑا سب لوگون نے دوڑکر اُس کو اُٹھا لیا تمام رات بیہوش رہا صبح کو جب کچھ ہوش آیا تو دوستون سے اپنی سرگذشت بیان کی جب اُن لوگون نے باہر جاکر دیکھا تو حقیقت مین تھوڑی دور ایک چارپائی میدان مین پڑی ہی اور ایک مردہ بھی سوختہ و بریان اُسپر بحس وحرکت موجود ہی وہ بلاے جان گزا اُس قالب سے نکلکر چلی گئی تھی اُس کو دفن کردیا اور وہ لوگ منزل مقصود کو روانہ ہوگئے ابھی تھوڑی دور چلے تھے کہ ناگاہ لب گورسے نہایت زور و شور سے یہ آواز خدا ساز پیدا ہوئی جسکو سب نے سُنا

فرد

پس از مردن بھی اتنا زور وحشت تھا سے تن مین	کہ اپنے پانؤن سے مین آپ پہونچا اپنے مدفن مین

اے خرد پرور اس طرح کی بہت صورتین پیش آتی ہین مگر ایک عجیب وغریب کیفیت جو میری نظر سے گذری ہی اُسکا بیان بھی لطف سے خالی نہین یعنے مین سفر مین تھا اور مجھے تنہا ایک صحراے لق ودق مین شام ہوگئی دس دس کوس تک چارون طرف آبادی کا نام ونشان نہ تھا اُسوقت مین ایک درخت کے نیچے فروکش ہوا اور دل مین طرح طرح کے توہمات پیدا ہونے لگے کبھی آسمان کی جانب نظر کرتا اور کبھی مین پر چارون طرف آنکھ ڈالتا قاعدہ ہی کہ جب انسان تنہا ہوتا ہی اور طبیعت کو متوجہ کرنے والی کوئی شئے پاس نہین ہوتی تو وہ اپنے مشغلے سے مایوس ہوجاتی ہی اور قوت واہمہ عقل کو مغلوب کرلیتی ہی غرضکہ اُسی حالت مین یکایک نصف شب کو مغرب کی طرف سے ایک روشنی نمودار ہوئی گویا صبح کے آثار نظر آنے لگے مجھے تعجب ہوا کہ آفتاب کو عجب طرح کی رجعت قہقری ہوئی کہ جس طرف سے غروب ہوا تھا اُسی طرف سے پھر طلوع ہوتا ہی اتنے مین جنوب وشمال کی طرف سے بھی یہی کیفیت نمود ہوئی پھر مشرق کی طرف سے بھی ظہور صبح کی علامت نظر آئی اور ناگاہ چارون طرف سے چار آفتاب جلوہ گر ہوئے اور افق زمین سے بلند ہونے لگے مین کمال وفور حیرت سے اُس درخت پر تکیہ کرکے نقش بدیوار ہوگیا کہ آج تک اس طرح کا واقعہ تعجب خیز اور سانحہ حیرت انگیز آنکھون سے دیکھنا تو ایک طرف بلکہ گوش ہوش سے بھی نہ سنا تھا جب کہ پہر بھر مین وہ اپنے افق حسی سے پینتالیس درجہ بلند ہوئے تو اس طرح نظر آنے لگے کہ گویا ایک سپر فولادی پر چار آفتابی پھول نصب ہین اب وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے دفعتًا ایسا

محسوس ہوا کہ گویا آسمان پر سے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑے مگر جسوقت وہ زمین سے سوا نیزے کے فاصلے پر آ پہونچے تو پھر بدستور قدیم اُسی مقام پر قائم ہو گئے مجھسے نہایت قریب تھے اور مین ہرچند اُن پر نگاہ جماتا تھا مگر کیا مجال کہ نظر کام کر سکے یکایک اُن مین سے چار چہرۂ نورانی نہایت ہیبت ناک نمودار ہوئے اور میری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ اے فرزانۂ روزگار ہمارا شہریار عالی وقار آپ کی ملاقات فرحت آیات کا مشتاق مالایطاق ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اگر اجازت ہو تو مین حاضر ہو کر نیاز حاصل کرون اگرچہ اُس وقت میرے حواس بجا نہ تھے مگر مین نے نہایت استقلال کے ساتھ اُن کے سوال کا یہ جواب دیا کہ میری طرف سے خدمت فیضدرجت مین یہ رباعی گذارش کرنا

رباعی	
گر شاہ تفقد بہ گدائے بکند	ور لطف نظر بہ بے نوائے بکند
از دست گدائے بے نوا ناید ہیچ	جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

میرا یہ رباعی پڑھنا تھا کہ وہ چارون آفتاب یک بیک نظر سے غائب ہو گئے اور تمام دشت وصحرا مین اس قدر اندھیرا چھا گیا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھلائی دیا تھوڑی دیر کے بعد آسمان پر چھوٹے بڑے لاکھون تارے ٹوٹتے ہوئے نظر آئے اور جو تارا ٹوٹتا ہے زمین پر گر پڑتا ہے پھر شعلہ آتشین کی طرح بھڑک کر ستارے مین سے ایک پیکر مہیب باہر نکل آتا ہے چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ مین وہ صحراے وحشت افزا بیشمار اشکال مختلف الاعضا سے بھر گیا اکثر کے ہاتھون مین دس دس شعلین روشن ہین اور اُن ہی سے کچھ سرگرم اہتمام بعد اسکے ایک فرش مکلف نہایت سفید کہ جسکے روبرو چاندی کی چاندنی میلی تھی اس وسعت کے ساتھ اُس بیابان ویران مین بچھایا گیا کہ جہانتک مرغ نظر پرواز کرتا اُس کے سوا کچھ اور نظر نہ آتا جب ہر طرح کا اہتمام ہو چکا ناگہان زمین کو ایک سخت زلزلہ آیا اور خط استوا و خط محور کے نقطہ تقاطع پر سے آسمان شق ہو گیا اور ایسی ایک آواز سخت پیدا ہوئی کہ جیسے پچاس ہزار توپین میرے کان کے برابر چل گئین اُسکے صدمے سے ایک خفیف سی بیہوشی مجھپر طاری ہوئی مگر بہت جلد ہوش مین آ گیا دیکھتا ہون کہ ایک تخت مرصع جواہر نگار جسکا ہر جواہر ہفت اقلیم کی قیمت سے بھی گران بہا ہے اُسکے چارون پایون پر وہی چارون خورشید انور جلوہ گر ہین اور تخت پر ایک شخص عجیب الہیئت غریب المنظر جلوس فرما ہے اُسکے چہرۂ بصیرت افروز سے وہ درخشندگی و فروزندگی ہویدا ہے کہ چارون آفتاب جس کے حضور ایسے نظر آتے ہین جیسے آفتاب کے روبرو چاند بے فروغ ہوتا ہے زمین پر اُترا بادشاہ نے میرا استقبال کیا اور لیجا کر اپنے برابر بٹھا لیا پھر فرمایا کہ اے فرزانۂ روزگار تو ہمین پہچانتا ہے کہ ہم کون ہین مین نے کہا کہ

حضرت سلامت نہ مین نے آپ کو کبھی دیکھا ہی اور نہ آپ کا اسم مبارک جانتا ہون لیکن اسوقت آپکے
اخلاق خسروانہ سے نہایت محظوظ ہوا کہ آپ نے اپنے دیدار سراپا انوار سے دیدۂ دیدار طلب کو
روشنی بخشی بادشاہ نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ ہمارا نام سلطان موہوم بیگیہ ہی
اور سلطنتِ عالم مثال ہماری ذاتِ خاص سے وابستہ ہی اور دارالسلطنت حیرت آباد
اور یہ چارون ہمارے وزیر مشیر ہین ایک فروغ بوقلمون دوسرا برق تحیر تیسرا جلوۂ برزخ
چوتھا نیرنگ خیال بغیر ہماری اجازت کے اشکالِ موہومات کا نظر آنا غیر ممکن اور ہمارے
فرمانبردارون کو یہ دستگاہ حاصل ہی کہ ہرشخص خواہ عالم بیداری مین ہو یا حالت خواب مین
مگر اُن کو بخوبی دیکھ سکتا ہی اور ہمارے فرمان بردارون کو اختیار ہی کہ ہر صورت سے
بنگاہِ اہل عالم پر ظاہر ہو سکتے ہین موالید ثلثہ یا اربعہ عناصر مین وہ شی داخل ہو یا خارج اور
ہمارے فرمان برداروں کو اختیار ہی کہ جس قدر جسم چاہین بڑھالین اور جس قدر چاہین
گھٹالین یہان تک کہ دونون صورت مین نگاہ کام نہ کرسکے اور ہمارے فرمان بردارون کو
اختیار ہی کہ ہر شی کو نظر سے غائب کرسکتے ہین اور جس چیز کو چاہین دکھلادین اگرچہ وہ کہین
ہو اور ہمارے فرمان بردارون کو اختیار ہی کہ جس کو چاہین ہلاک کر ڈالین اور جس سے
چاہین درگزر کرین غرض اسی قسم کے بہت کچھ اصول موضوعہ اور علوم متعارفہ بیان
کرکے مجھسے فرمایا کہ اگر کچھ تماشا دیکھنا منظور ہی تو ہم دکھلائین مین نے کہا کہ عین عنایت
وکرم گستری اور نوازش والطاف پروری ہی موہوم بیگیہ نے فوراً ہزار شخصون کو اپنے سامنے
طلب فرماکر کہا کہ ہان خزانۂ روزگار کی تفریح خاطر مابدولت کو منظور ہی تم انھے
سیر دکھلاؤ وہان حکم کی دیر تھی کہ وہ سب کے سب اپنی شکلین بدل کر بہت خوبصورت
بنی آدم بن گئے ایک آدمی آگے بڑھ کر آداب بجالایا اور دوسرے کو کچھ اشارہ کیا
اُس نے جھپٹ کر اُس کے سینے مین ایک ٹکر ماری اور جسم سے لپٹ کر غائب ہو گیا اب یہ
شخص جو کھڑا ہوا تھا دو آدمیون کے برابر اکیلا معلوم ہونے لگا پھر تیسرا آیا اُس نے
بھی یہی حرکت کی اور اُس کے بدن مین سما گیا وہ سہ چند نظر آنے لگا حاصل کلام
یہ ہی کہ اسی طرح وہ ایک کم ہزار آدمی سب اس کے بدن مین پیوست ہوگئے
اور یہ ایک شخص تن تنہا ہزار آدمیون کے برابر فربہ اور تنومند بن گیا

	اُس کی تصویر یہ ہی	



پھر بادشاہ نے کچھ حکم دیا یہ اسی وقت اسقدر بڑھا کہ سر آسمان سے مل گیا اور پاؤن زمین پر قائم رہے اور بازوون پر دو شہپر نمودار ہوئے دہن مین سے کوہ آتشین برسنے لگے نتھنون مین سے ہزارہا دنبالہ دار ستارے شہاب ثاقب کی طرح ٹوٹتے نظر آئے پھر بادشاہ نے ایک اشارہ کیا فوراً وہ سمٹنا شروع ہو گیا یہانتک کہ بالشت بھر کا قد و قامت رہگیا اور ایک بالشت کی چوٹی سر پر ہوا سے اُڑنے لگی عجیب صورت ہو گئی سلطان موہوم پیکر نے مجھے حکم دیا تم اسکی چوٹی کاٹ لو آج سے یہ تمھارا غلام ہوا چنانچہ مین نے اُسیوقت بلا تامل جیب مین سے چاقو نکالکر کمال چالاکی سے اُس کی جعد مشکین تراش لی



پھر بادشاہ نے فرمایا کہ ایک درخت بجا وہ بہت خوبصورت صنوبر بن گیا پھر کہا کہ پتھر ہو جا اسی دم وہ
ایک چھوٹا سا پتھر ہو گیا مجھسے کہا کہ اسکو تم لے لو مین نے سلام کیا اور وہ پتھر اٹھا کر اپنی جیب مین رکھ لیا
اور کہا کہ بندہ رخصت ہوتا ہی موہوم پیکر نے دریافت کیا کہ آپ کس مقام کا ارادہ رکھتے ہین مین نے
کہا کہ سر دست فی الحال میرا ارادہ بجانب کوہ نورافشان ہی کہ تمام جہان کی سیر سے دل سیر ہو چکا

مؤلف

بہت کچھ کر چکے صحرانوردی
ہوئی مدنظر تنہانشینی
کسی غول بیابانی سے کہدو
ہوئی ہی انسیت بیگانگی سے
جو غولون سے کوئی پوچھے کدھر ہی

نہین اب طاقت آوارہ گردی
پسند طبع ہی عزلت گزینی
کہ اس کو اپنے مسکن مین جگہ دو
جنون منظور رہی فرزانگی سے
تو کہدین یہ کہ مفقود الخبر ہی

سلطان موہوم پیکر نے کہا کہ اے فرزانۂ روزگار تم آنکھین بند کر کے تصور کرو کہ مین کوہ نورانشان پر
پہونچ گیا پھر آنکھین کھولدو چنانچہ جسوقت مین نے اُسکے قول پر عمل کیا تو فی الحقیقت وہین موجود تھا اور اُس
مقام سے یہ پہاڑ چھ ہزار تیرہ کوس تھا اور اسوقت جو ہمارا قلمدان ایک چشم زدن مین یہان اٹھا لایا وہی ہی جو
ہماری جیب مین پڑا ہوا ہمارے ساتھ چلا آیا تھا اسے خردپرور یہ واقعہ چشم خود دیدہ مین نے بیان کیا اور دوسرے
لوگون پر بھی اکثر ایسی وارداتین گذری ہین کہ حیرت سے خالی نہین مگر بیان اُسکا ملال وطویل ہی اس نظر سے
ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین یعنی وہ دوسری قسم کہ جسکا سلسلہ ابتک موجود ہی اُسکی بہت صورتین اور
مختلف اقسام ہین چنانچہ کچھ قاعدے فیلسوفون مین مروج اور کچھ طریقے بازیگرون مین جاری ہین جہانگیر بادشاہ
کے زمانہ مین جو تماشا ہوا تھا توزک جہانگیری مین تمہاری نظر سے گذر چکا ہی اُسکو تو ایک عرصۂ دراز منقضی
ہوا مگر اس زمانہ مین بھی اکثر ایسے تماشے نظر سے گذرتے ہین کہ خلق اللہ کو تعجب ہوتا ہی چنانچہ ایک آدمی کو
کرسی پر بٹھا کر کلوری فارم یعنی داروے بیہوشی سونگھاتے ہین جب وہ بیہوش ہو جاتا ہی تو تلوار سے اُسکا سر
علحدہ کر کے ہاتھ مین لٹکا لیتے ہین کہ تازہ تازہ خون رگون مین سے جاری ہوتا ہی پھر وہی سر باہستگی گردن بریدہ
سے ملا کر زندہ کر دیتے ہین اور یہ تماشا ہجوم عام مین بھی ہوتا ہی اور اسیطرح ایک شخص کو کرسی پر ایستادہ کر کے دو
لکڑیان دونون کہنیون کے نیچے ٹیکن کے طور پر لگا کر وہ کرسی پانون کے نیچے سے نکال لیتے ہین اور آدمی
اسی طرح بیحس و حرکت کھڑا رہتا ہی پھر دست چپ کی کہنی کے نیچے سے لکڑی نکال لیتے ہین اور وہ صرف
ایک لکڑی کے سہارے پر معلق کھڑا رہتا ہی پھر دونون پانون اٹھا کر آہستہ آہستہ اسقدر

بلند کرتے ہین کہ جسقدر ٹیکن سے سر بلند ہوتا ہی اور وہ شخص ہوا پر معلق لکڑی کے سہارے سے رہجاتا ہی



اسکے بعد یہ لکڑی بھی دوسری کہنی کے نیچے سے نکال لیتے ہین غرضکہ ایسے ہزارہا تماشے ہوتے ہین اور دیکھنے والے ہمیشہ دیکھتے رہتے ہین فرد و بیناکے جوہرے ہین ہرگز یہ کم نہونگے ❊ جرچے ہی ہینگے انسے یہ ہم نہونگے ❊ اے خرد پرور ہمنے وعدہ کیا تھا کہ طلسمات کے بیان مین ابجد خرد کا ذکر کرینگے اسواسطے ضرور ہوا کہ تمکو اسکی کیفیت سے بھی مطلع کرین یاد رکھو کہ ہم نے جو قاعدہ مختصر الحروف ایجاد کیا ہی اس مین الف عین ہمزہ کے واسطے حرف ا اور تے طوے کیواسطے حرف ت اور ثے سین صاد کیواسطے حرف س اور حے ہے کیواسطے حرف ح اور ذال زے ضاد ظوے کیواسطے حرف ز اور سین شین کیواسطے حرف سین قرار دیا ہی چنانچہ وہ مختصر الحروف موسوم بہ ابجد خرد یہ ہی ابجد ہوزی کلمن سفتح غرق اور انمین سے حروف ہندی وفارسی کیواسطے بھی ایک عمدہ اشارہ ہی جسکے سبب یہ عقدہ حل ہوجاتا ہی اور ابجد کے پڑھنے مین ایک طلسم عجیب

نہان ہی کہ انسان اپنی آنکھین بند کرکے ہر چیز کا نام بتا سکتا ہی وہ قاعدہ یہ ہی

بیان کرد	کرد بیان	تم بیان کرد	بیان کرو تم	بتا دو	بتاؤ	تم بتاؤ
ا	ب	ث	د	ج	ڈ	ز
بتاؤ تم	دریافت کرو	کرو دریافت	تم دریافت کرو	دریافت کرو تم	غور کرد	
ی	ک	ل	م	ن	س	
کرد غور	ظاہر کرد	کرو ظاہر	کیا چیز ہی	کیا جنس ہی	کیا سے ہی	
ف	ت	خ	ج	ر	ق	

اس سے یہ مطلب ہی کہ جب ہم ان مین سے کوئی لفظ بیان کرین تم سمجھ لو کہ اس لفظ کے نیچے جو حرف ہی وہی تعلیم کیا ہی مثلاً خرد کا لفظ دریافت کرنا ہی تو پیشتر کہین گے کہ کرو ظاہر تم خ سمجھ لینا پھر کہین گے کہ کیا جنس ہی تم ر سمجھ لینا پھر کہین گے کہ بیان کرو تم تم دال سمجھ لینا اور جب ہم خاموش ہو جائین تو تم اُن حرفون کو ترتیب وار جمع کرکے بلا تکلف خرد کہدینا اب سنو کہ جلد اور جلد کہو کا لفظ تبدیل حروف کے واسطے مقرر ہی جیسے کہو کہ دریافت کرو یہ ک ہی اور جلد دریافت کرو یہ گ ہوا یا غور کرو یہ س ہی اور جلد غور کرو یہ ش ہوا اور کیا جنس ہی یہ ر ہی اور جلد کہو کیا جنس ہی یہ ڑ ہوا و علی ہذا القیاس ہر چیز اسی طرح معلوم کرکے بیان کردینے سے لوگون کو اسقدر استعجاب ہوتا ہی کہ غیب دانی اور کرامت پر محمول کرتے ہین یا جانتے ہین کہ کسی عمل وغیرہ کے زور سے کوئی جن یا موکل انکا تابع ہو گیا اور وہ چپکے سے کان مین پھونکدیا کرتا ہی غرضکہ اسی طرح مسمریزم کے قواعد و ضوابط اور فری میسن کے دقائق و غوامض سے بھی بخوبی واقف و آگاہ کردیا اور اسی تعلیم و تعلم مین چھ مہینے گذر گئے شعور سخن رس حاضر ہوا اور ان دونون کو بہ آئین قدیم دربار شہریار عالیوقار مین لیگیا

امتحان ہفتم

مؤلف

آگاہی نیرنگِ طلسمات دو عالم	تقدیر کی خوبی سے ہی جاگیر ہماری
افسون ہی جو گفتار تو جادو ہی تکلم	اعجاز سے کچھ کم نہین تقریر ہماری

جسوقت یہ دونون نظارگیان تماشاے آفرینش بزمگاہِ دربار شاہی مین تشریف لائے بدستور مسلوک انجمن آراے محفل امتحان ہوے عقل مجسم نے فرمایا کہ اے خرد پرور بیان کرو کہ آج کس علم و فن کا جوہر دکھلانا منظور ہی شہزادۂ نامدار نے جواب دیا کہ اے شاہنشاہِ ظلِ اللہ یہ بندۂ درگاہ گیتی پناہ عجائبات و غرائبات ہر شہر و دیار سے خبردار اور طلسمات و نیرنجات حکماے روزگار کا محرم اسرار ہو چکا ہی سلطان متعلے شان نے ارشاد کیا کہ ہماری دانست مین کارخانۂ قدرت کی ہر چیز عجیب و غریب ہی پس کسی خاص شی کیواسطے

لفظ عجیب و غریب کا اطلاق غیر ممکن ہی خرد پرور نے عرض کی کہ جناب عالی ہر چند فعل حکیم خالی از حکمت نہین لیکن تمام اشیاے کائنات ایک حکم رکھتین تو کبھی خاص و عام کا لفظ موضوع نہ ہوتا جو چیز ہر شخص کو ہمیشہ نظر آتی رہتی ہی وہ کچھ عجیب و غریب نہین کہلاتی بلکہ جو کچھ کبھی نہ دیکھا ہو نہ سنا ہو وہ ایکبارگی نظر آجانے سے یا اُسکا ذکر سُن لینے سے شگرفکاری صنعت اور ندرت قدرت آئینۂ دل پر عکس افگن ہوتی ہی اُسکو عجائبات کے لقب سے ملقب کرتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ ایسی کیا چیزین ہین شہزادہ نے گذارش کی کہ اُن چیزون کا بیان اگرچہ نہایت طول و طویل ہی مگر یہ ذرۂ بیمقدار تھوڑا سا اہل دربار کے گوش گذار کرتا ہی مؤلف کشف از من واقع روے زمین * ان ہذا عبرۃ للناظرین * صنّاعِ حقیقی کی صنعتون کا بیان انسان ضعیف و نحیف کے دائرۂ حیثیت سے خارج ہی ایسی چشم بینا کہان کہ اُسکی قدرت کو دیکھے اور ایسی عقل رسا کہان کہ اُسکی صنعت کو سمجھے طبقاتِ زمین و آسمان اُسکے حکم سے معلق ہوا پر قائم ہین اُس نے صفحۂ افلاک کو کواکب سے زینت دی اور سطحۂ خاک کو کوہسار سے رونق بخشی وہ مقبولان بارگاہ کبریا کہ جو ایک لحظہ مین تمام عالم کا مشاہدہ کرتے ہین اور وہ بادشاہان ذی جاہ علاکہ تا مقدور اکناف عالم کی سیر فرماتے ہین ادراک اصل صنعت باری اور دریافت کنہ ندرت کاری مین حیران و پریشان اور پشیمان و سرگردان ہین پھر کسی کی کیا تاب و طاقت کہ اس راہ دشوار گذار مین قدم رکھ سکے مگر جسقدر اُسکی ہدایت و رہبری دستگیری کرتی ہی اُسقدر عقل باریک بین اس نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ سے بہرہ اندوز ہوسکتی ہی چنانچہ اکثر عجائبات بحر و بر بہنگام سیر و سفر اہل نظر پر جلوہ گر ہوتے رہتے ہین مثلاً **ولایت توران** مین دشت و کوہسار بکثرت ہین اور آبادی بہت کم وہان **قلماق** نام ایک صحرا ہی اُس صحرا مین ایک کنوان ہی اُسمین سے پارہ پیدا ہوتا ہی اُسے چاہ سیماب کہتے ہین وہان کے باشندے اس کنوئین کے چارون طرف زمین مین گڑھے کھود کر خوبصورت لڑکیون کو زرین ٹوپیان پہنا کر چالاک گھوڑون پر سوار کرکے لب چاہ ایستادہ کرتے ہین اور وہ دختران صاحب جمال کنوئین مین سر جھکا کر باواز بلند کہتی ہین کہ خبردار ہو ہم آن پہونچے ہین یہ سنتے ہی وہ کنوان اُبلنا شروع ہوتا ہی اور وہ حسین لڑکیان گھوڑے کو کوڑا کرتی ہین سیماب بھی کنوئین سے باہر نکلکر ایک کوس تک اُنکا تعاقب کرتا ہی مگر وہ تیز رفتار گھوڑے ہاتھ نہین آتے غرضکہ جب وہ لڑکیان نظر سے غائب ہوجاتی ہین تو سیماب واپس مراجعت کرکے اُسی کنوئین مین داخل ہوجاتا ہی اُسوقت گڑھون مین جو کچھ باقی رہتا ہی اُسکو نکالکر دوسرے ملکون مین فروخت کرتے ہین اور اُسی ولایت مین دوسرا کنوان ہی اُسکو چاہ نخشب کہتے ہین نخشب ایک حکیم کا نام تھا اُس نے از روے حکمت ایک چاند تیار کرکے اُس کنوئین مین اُتار دیا ہی وہ ہر شب جلوہ گر ہوکر بارہ بارہ کوس چارون طرف روشنی پہونچاتا ہی اُسکو ماہ نخشب کے لقب سے ملقب کرتے ہین

عجائبات روی زمین کا بیان

ولایت توران

ولایت ایران وسیع و سیر حاصل ہی اسمین ایک موضع کا نام دیہہ فرعون ہی وہان ایک قد آدم پتھر ہی اسکو
سنگِ کر کہتے ہین اس مین یہ تاثیر ہی کہ اگر سو آدمیون سے بھی زیادہ باہم بہ آواز بلند شور و غل مچائین ہرگز
ایک دوسرے کی نہین سنتا اور پوشنگ نام ایک گاؤن ہی وہان ایک ایسا کنوان ہی کہ اگر اسمین ایک تنکا
بھی گر پڑے تو وہ فوراً اُسکو باہر نکال دیتا ہی کسی انسان و حیوان کو اُس مین غرق ہونے کا خوف و خطر نہین
کہ سب سلامت باہر نکلتے ہین اور ایک پہاڑ ہی اُسپر ہمیشہ برف گرتی ہی اُس برف کے نیچے ایک قسم کے پرند پیدا
ہوتے ہین جب وہ برف پانی ہو جاتا ہی تو مرغ سبز رنگ نکلکر ہوا مین اُڑ جاتے ہین پھر وہان نہین آتے دوسرے
پہاڑون مین اپنا آشیانہ بنا لیتے ہین ولایت ہندوستان سبز و سیراب اور آباد و زرخیز ہی اس ولایت کے
کوہستان مین ایک مقام پر زمین مین سے ایک شعلہ آتش ہمیشہ نکلتا رہتا ہی قوم ہنود اُسکو جوالا مکھی کہتے ہین اور
اُسکی پرستش کرتے ہین اور حدود چنبہ کے متصل ایک نہر ہی اُسکو دریاے سنگین کہتے ہین انسان یا حیوان
وغیرہ جو کچھ اُس مین گر پڑتا ہی فی الفور پتھر کا بنجاتا ہی اور ایک برف کا پہاڑ ہی وہان فیل مرغ اور شتر مرغ اور
بلی کے برابر سفید چوہے سینگون والے اور چقندر کے برابر مکھیان پیدا ہوتی ہین اور ایک صحراے عظیم الشان ہی
وہان آدم دراز گوش اور آدم کیا بیشمار سکونت رکھتے ہین اور ایک درخت ہی اُسمین آدمی کی صورت کا پھل آیا کرتا ہی
مگر گفتگو نہین کر سکتا اور ملک دکھن مین ایک پہاڑ ہی اُس مین ایک غار تنگ و تاریک و ہیبتناک ہی اُسکے اندر ایک
اژدہا ہے خونخوار مردم آزار کا مسکن ہی شکل اُسکی بیل کی شکل سے مشابہ ہی اُس اژدہے کے مُنھ مین ایک چشمہ آب
جاری ہی اور پہاڑ کے نیچے ایک بڑا موضع آباد ہی وہان ایک حوض مین وہ پانی جمع ہوتا ہی برس بھر کے بعد اُسپر کف
کے باعث غبار پیدا ہو جاتا ہی اُس موضع کے باشندے ظروف آہنی مین وہ کف اُٹھا لیتے ہین جبکہ اُسپر ہوا اور دھوپ
اثر کرتی ہی فی الحال پتھر بن جاتا ہی اُسکو زہر مہرہ کہتے ہین وہ ہر قسم کے زہر کو دفع کرتا ہی اور ایک چشمہ ہی کہ اگر
انسان اُس مین گرے پیر ہی تو جوان ہو جائے اور جوان ہی تو چودہ برس کا لڑکا اور لنکا سرندیپ ایک مقام
ہی وہان ایک بہت بڑا پہاڑ ہی اُسکے نیچے ایک صحراے وسیع سرسبز و شاداب ہی جابجا پانی کے چشمے جاری
ہین اور ہر قسم کے میوجات پیدا ہوتے ہین اُس جنگل مین ہاتھیون کی پیدایش بکثرت ہی اور پہاڑ پر سیمرغ کا آشیانہ
ہی ہر روز وہ سیمرغ پرواز کر کے پہاڑ سے نیچے اُترتا ہی اور ہاتھیون کا شکار کر کے کچھ کھاتا ہی اور کچھ بچون
مین لیجاتا ہی ولایت فرنگستان ایک ولایت عالی ہی وہان ایک پہاڑ پر چشمہ شیرین روان ہی اکثر
اوقات حضرت عیسی مسیح نے اُس مین غسل فرمایا ہی ابتک اُس پانی کی یہ تاثیر ہی کہ جو بیمار اُسمین غسل کرتا ہی
وہ ہر قسم کی بیماری سے شفا پاتا ہی اور جو آئینہ بے جوہر ہو اُس پانی مین غوطہ دینے سے جوہر دار ہو جاتا ہی
اُس چشمہ مین ایک شاخدار مچھلی گاے کی شکل بھی پیدا ہوتی ہی اور ولایت فرنگ کے ایک صحراے وسیع

ولایت ایران

ولایت ہندوستان

ولایت فرنگستان

ہین ایک جانور عجیب الخلقت پیدا ہوتا ہی اُسکی شکل انسان کی اور پانٔون ہاتھی کے اور دُم بکری کی ہوتی ہی
اور ایک پہاڑ دریاے شور کے متصل ہی وہان پر دار آدمی پیدا ہوتے ہین اور طائرون کی طرح پر واز کرتے
ہین اور ایک جانور ہوتا ہی فیل کی شکل اور بیل کے پانٔون اور گھوڑے کی دُم اور شیر کی گردن **ولایت**
سراندیپ جزیرہ کے طور پر آباد ہی وہان صندل اسقدر کثرت سے پیدا ہوتا ہی کہ ہر عمارت اسی لکڑی سے
بنائی جاتی ہی اور جلانے مین بھی صرف ہوتا ہی اس ولایت کے جنگل مین فیل سفید پیدا ہوتا ہی اور وہ ہمیشہ
بادشاہ کی سواری مین رہتا ہی اور فیل سیاہ اسقدر ہین کہ ہر شخص کے دروازہ پر بندھے رہتے ہین اور
وہ لکڑیان اُسی پر لاد کر ہمیشہ بازار مین لایا کرتے ہین اور وہان ایک شہر ہی اُس مین درخت عالیشان جسکا
میوہ بالکل قامت فیل کے برابر اور بعینہ ہاتھی کی صورت ہوتا ہی جب وہ پکجاتا ہی تو اُسکی سونڈ مین سے دودھ
شکر ملا ہوا جاری ہوتا ہی اُس شہر کے باشندے بہت مزے سے پیتے ہین اور وہان ایک قسم کا پتھر ہوتا ہی
اُسکو **جاذب موشان** کہتے ہین اُس ولایت مین چوہون کی پیدائش بکثرت ہی اور بلی پیدا نہین ہوتی
اسواسطے لوگ یہ پتھر اپنے مکانون مین رکھتے ہین جو چوہا اُسکے قریب آتا ہی وہ اُس سے پیوست ہوجاتا ہی
پھر ہرگز مخلصی نہین ہوتی **ولایت ترکستان** کم حاصل ہی اور وہان ایک پہاڑ پر پتھر کی ایک تصویر صورت
انسان انگشت بدہان موجود ہی جب اُس ولایت مین پانی نہین برستا تو وہان کے باشندے سب چھوٹے بڑے
مجتمع ہوکر اپنے سردار کو دست بستہ اُس کے روبرو حاضر کرکے نہایت عجز و انکساری سے التماس کرتے ہین کہ
اگر پانی برستا ہی تو بہتر ورنہ ہم سب تیرے قدمون پر اپنا سر فدا کرتے ہین خدا کی قدرت سے وہ تصویر اپنی
اُنگلی دانتون مین سے باہر نکالتی ہی اُسی دم باران رحمت نازل اور اُسکے منھ مین سے بھی پانی جاری ہوجاتا
ہی جب تمام زراعت سیراب ہوچکتی ہی اور پانی کی خواہش نہین رہتی تو پھر سب اُس تصویر کے روبرو آنکر
عرض کرتے ہین کہ اب زراعت بالکل سیراب ہی پانی کی احتیاج نہین یہ سنتے ہی وہ تصویر پھر اپنی اُنگلی دانتون
مین داب لیتی ہی اور پانی برسنا موقوف ہوجاتا ہی **ولایت خطا** وسیع و سیر حاصل ہی وہان ایک مقام پر
جالینوس حکیم نے ایک منارہ تعمیر کیا ہی اُسپر ہمیشہ رات کے وقت ایک غیبی چراغ روشن ہوتا ہی چارون طرف
اُسکی روشنی دس دس کوس برابر جاتی ہی اور ایک پہاڑ ہی اُسپر ہر وقت ابر معلق موجود رہتا ہی اگر کوئی شخص
ڈھول یا نقارہ بجاوے یا بہ آواز بلند بات کرے تو برف اس شدت سے گرتی ہی کہ ہر انسان و حیوان اُسکے
نیچے ہلاک ہوتا ہی اسواسطے اہل قافلہ وہان کوئی آواز بلند نہین کرتے بلکہ خاموش اشارہ کنان گذر جاتے
ہین اور ایک جانور پیدا ہوتا ہی شیر کی صورت ہاتھی کے پانٔون بیل کا قد و قامت اور ایک قسم کا کتا پیدا
ہوتا ہی اُسکے دو سر دو پانٔون اور ایک دُم ہوتی ہی اور دو منھ ایک سے کھاتا پیتا ہی دوسرے سے

ولایت سراندیپ

ولایت ترکستان

ولایت خطا

کاٹتا ہی ولایت ختن وسیع و سیر حاصل آبادی بہت صحرا کم کوہسار زیادہ لیکن سبز و شاداب وہان فلاطون
حکیم نے ایک بہت بڑا منارہ سنگ بلور سے تیار کیا ہی اُس ولایت کے باشندے تماشے کے واسطے جمع
ہوتے ہین جب اُسکے سایہ مین پہونچتے ہین تو عجیب و غریب رنگ جلوہ گر ہوتے ہین کہ کبھی انسان کے وہم
وخیال مین بھی نہین گذرتے اور ایک پہاڑ کے نیچے غار ہی جب اُسپر برف گرتی ہی تو لوگ اُس غار مین بھر کر اُسکا
مُنہ بند کر دیتے ہین کہ دھوپ اثر نہ کرے بارہ برس کے بعد وہ برف بلور بنجاتا ہی **ولایت چین** وسیع ہی یہان
نقاش و مصور عجیب و غریب پیدا ہوتے ہین کہ آواز پر تصویر کھینچتے ہین بادشاہ کا لقب خاقان ہی اُسکا محل
چینی کی منقوش اینٹون سے بنایا گیا ہی اگر کوئی وہان بلند آواز نکالے تو اُس مین سے عجیب و غریب
رنگا رنگ کی آوازین [illegible] تی ہین اور وہان ایک کنوان ہی اُس مین بیشمار مچھلیان اور جلمانس ہین
ہر روز وقت صبح [illegible] باہر نکل کے بچون کی طرح کھیلتے ہین اور اُس ملک مین ایک جزیرہ ہی وہان پانی مین
ایک مرغ کا آشیانہ ہی وہ مرغ اسقدر بڑا ہی کہ اُسکے پرون کا سایہ چار کوس تک پھیلتا ہی **ولایت ماچین**
بہت وسیع ہی اُسکے متصل جزائر دریاے ہرکند واقع ہین اُسکے اطراف ایک عالیشان پہاڑ ہی اُسپر آسمان
سے ہر شب آگ برستی ہی اور ہر روز برف گرتی ہی اور اُس جزیرہ مین ایک درخت ہی بہت بلند گویا آسمان
سے باتین کرتا ہی ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتا ہی دن بھر اُسکی شاخون سے پانی ٹپکتا ہی جب رات ہوتی ہی
تو آتش ہیبناک کی طرح دھڑ دھڑ جلتا ہی اور اُسکے جلنے کی روشنی بارہ کوس تک ہر طرف پہونچتی ہی اور
اُسی دریا کے کنارے ایک جزیرہ ہی اُسکو **جزیرۃ المنغفر** کہتے ہین وہان ایک قوم بود و باش رکھتی ہی اُنکا
سر کتون کے سر سے مطابق اور جسم بدن انسان کے موافق ہی اس قوم مین جواہر و طلا بکثرت ہی اور اُنکے
مکان سونے کی اینٹون سے بنائے گئے ہین جواہر کے تودے اُنکے گھرون مین موجود ہین جب ولایت ماچین
مین سلطان سکندر کا گذر ہوا اُس قوم کا حال سنکر بے اختیار ہی چاہا کہ اس ملک پر اپنا قبضہ کیجیے غرض لشکر
کشی کرکے چھ مہینے تک لڑتا رہا مگر فتح نصیب نہ ہوئی ناچار سب حکیم اور بہادر اور پہلوان لڑائی سے
عاجز ہوگئے پھر ایک لاکھ کتون کے قریب یا اس سے بھی زیادہ اُن حاکمون کے گروہ مین داخل کیے جب
اُس قوم نے اپنے ہمشکلون کو دیکھا نہایت گھبرائی اور خود بخود بھاگ نکلی اس سبب سے سکندر کو فتح حاصل
ہوئی اور وہ دولت بیشمار ہاتھ آئی کہ جسکا اُٹھانا مشکل ہوا اُن دنون سکندر ظلمات کا ارادہ رکھتا تھا یہ بار گران
جا بجا چھوڑنا شروع کیا آخر کار حکیمون نے ایک حصار استوار کرکے وہ خزانہ رکھدیا اور اُس خزانہ پر تصویرون
کا طلسم بنایا ہر تصویر کے ہاتھ مین تیر و کمان ہی جس وقت لوگون کا [illegible] وہ خزانہ لوٹنے کا ارادہ کرکے آتا ہی اُنکو
وہ تصویرین تیرون سے ہلاک کرتی ہین اور دوسرے تیر خود بخود اُنکے ہاتھ مین آجاتے ہین چنانچہ آجتک وہ خزانہ

ولایت ختن
ولایت چین
ولایت ماچین

ولایت روس

اسی طرح مہیا ہی **ولایت روس** وسیع دسیر حاصل ہی وہان ایک پہاڑ کے دامن مین صحراے عالی ہی اُس
مین ایک قوم کا مسکن ہی اور ایک حیوان عجیب پیدا ہوتا ہی اُسکا قد فیل کے برابر اور سا ایک سونڈ ہی اور
ہاتھ پانؤن آدمی کے مانند چھ مہینے تک سوتا ہی اور چھ مہینے بیدار رہتا ہی اُس ولایت کے باشندے
اُسکو مکر و فریب سے قید کر کے شہر مین لاتے ہین اور تعلیم و تربیت کرتے ہین جب کبھی دشمن لشکر کشی کرتا ہی
تو اُس حیوان کو شراب سے مخمور کر کے دشمن کے مقابل چھوڑ دیتے ہین بنی آدم کو اُسکے مقابلہ کی تاب ہرگز
نہین ہوتی اور غنیم کا لشکر ہلاک ہو جاتا ہی اُس ولایت کے حدود آخر پر حکیم فلاطون نے ایک شہر آباد کیا
ہی اُسکو طلسم آباد سکندری کے نام سے نامزد کرتے ہین اُس شہر مین تمام عورتین سکونت رکھتی ہین مرد
کا نام و نشان کبھی نہین ہی جبکہ بہار کا موسم آتا ہی تو وہ عورتین جمع ہو کر شہر کے باہر آتی ہین وہان ایک حوض
طلسمی ہی اُس مین طلسم کے آدمی رہا کرتے ہین یہ عورتین اُس مین داخل ہوتی ہین جو مرد جسکو پسند آتا ہی اُسکے
ساتھ عیش و عشرت کرتی ہین اسی طرح ایک مدت گذر جاتی ہی اور اُن سے اولاد ظہور پاتی ہی بارہ برس کے
بعد ایکدن مقرر ہی اُس روز تمام عورتین ایک طرف علٰحدہ سیر و تماشے کو جاتی ہین اور سب مرد دوسری جانب
روانہ ہوتے ہین اُسدن وہ عورتین اپنے بچون کو شوہرون کے سپرد کر کے آپ اُس حوض سے باہر نکلتی ہین
اور فوراً وہ مرد اور بچے اُنکی نظر سے غائب ہو جاتے ہین باہر یہ صورت پیش آتی ہی کہ گویا ابھی اس شہر سے
باہر جانے کا اتفاق ہوا تھا اور ایک ہی ساعت کے بعد حوض مین سے نکلتے ہین بلکہ پانؤن کے نشانون تک
زمین پر موجود ہوتے ہین غرضکہ وہ سب عورتین عہلانے روتی پیٹتی اپنے گھرون مین آتی ہین اور اطفال و شوہر
کی یاد مین سال آیندہ تک نوحہ و ماتم کرتی ہین ایک برس کے بعد اُن طلسمی شوہرون سے خواب مین حاملہ ہوتی

ولایت حبش

ہین اور اسی طرح ہمیشہ لڑکیان جنتی ہین **ولایت حبش** مین آدمی سیاہ رنگ زرد چشم کشادہ لب سفید
دندان بلند قامت اور قوی ہیکل پیدا ہوتے ہین وہان ایک قوم ہی اُسکے دانت بعینہ دندان خوک سے
مشابہ ہین شاہ حبش کے مطبخ مین ہر روز چالیس ہاتھیون کا گوشت پکایا جاتا ہی اور حاضرین دربار خوشی
بخوشی اُسکو بالکل نوش جان کر لیتے ہین بجز استخوان کے کچھ باقی نہین رہتا زنگبار مین ایک پہاڑ کے غار سے
ایک اژدہا جسکی صورت انسان کی شکل سے مشابہ ہی ہر سال باہر نکلا کرتا ہی اور جب اُسکے ظاہر ہونے کا زمانہ
قریب آتا ہی تو وہان کے باشندے اپنے شہرون کے قریب ایک نہر پانی کی اُسکے رستے مین جاری کرتے ہین
جب وہ اژدہا نہر پر پہونچکر پانی مین اپنا منھ ڈالتا ہی فوراً سارا پانی پی لیتا ہی اور پھر واپس اُسی غار مین داخل
ہو جاتا ہی جزیرہ سفنیۃ الحدلب دریاے ہرکند واقع ہی اُس جزیرہ مین دقیانوس بادشاہ نے ایک
باغ بنایا ہی اُس باغ مین حکیمون نے ایک منارہ بلند آراستہ کر کے اُسپر ایک پتھر کی طلسمی تصویر قائم کی ہی

اُس تصویر کے ہاتھ مین چاندی کی ایک تختی ہی اُس تختی پر تمام آسمان وزمین کی کیفیت درج ہی ولایت روم
عالیشان اور وسیع اور سیر حاصل ہی جنگل بیابان کوہستان ریگستان بہت اور آبادی کم ایک سوستر شہر
عظیم اس ولایت کے تابع ہین اور بارہ بادشاہ جدا جدا حکومت کرتے ہین مگر سب کے سب سلطان
روم کے باجگزار و محکوم ہین سلطان کو قیصر روم کہتے ہین اور ہیرون کو بادشاہ کے لقب سے ملقب
کرتے ہین دار السلطنت کا نام استنبول اُس کی آبادی ہر طرف بارہ بارہ کوس تک ہی وہان ایک درخت
عالیشان سبز و خرم ہی رات کو اُسکے پتے بصورت چراغان روشن نظر آتے ہین اکثر آدمی تماشے کو جمع ہوتے
ہین اگر کوئی اُنکو ہاتھ لگاتا ہی تو شعلۂ آتش سے جلکر آبلے پڑجاتے ہین اور ولایت روم اور ملک عرب اور
نواح کوفہ کے دشت پر خطر مین غول بیابانی مسکن گزین ہین اور ایک شہر کا نام تراب الاقدام ہی اُسکے
قریب ایک پہاڑ پر پرند جانور بعضے آدمیون کی صورت اور بعضے اونٹون اور زرافون کی شکل رہتے ہین اور ایک
چشمہ ہی اُسکے گرد مرغزار وغیرہ مین بشکل اسپ ایک مرغ پیدا ہوتا ہی مستی کے دنون مین اُسکے مُنہ سے موتی جھڑتے ہین
اور ایک پہاڑ ہی اُسپر تمام روے زمین کے حیوانات چرند و پرند کا مسکن ہی اور پیشتر عنقا بھی اسی پہاڑ پر رہتا تھا جب
وہ پرواز کرتا تو اُسکے پرون کا سایہ نو کوس تک پڑتا اور اُسکے خوف سے تمام جانور پوشیدہ ہوجاتے اُس وقت وہ عالم
گرسنگی مین جس شہر کی طرف رُخ کرتا ہزارون آدمیونکو چُن چُنکر نوش کرجاتا ناچار بنی آدم نے نہایت فریاد و زاری سے
جناب باری مین دعا کی حضرت آفریدگار نے اُسکو کوہ قاف پر قید کر دیا اور ہر روز غیب سے اُسکو غذا پہنچجاتی
ہی اور اقلیم عرب مین ایک صحراے بزرگ ہی اُسپر غول رہتے ہین اُنکی شکل انسانونکی صورت سے مشابہ ہی مگر بہت
قدآور اور دراز ریش ہوتے ہین اور تمام بدن پر گول گول بڑے بڑے بال اور اُنکی مادہ عورتونکی صورت نہایت
خوفناک بلند قامت برہنہ اندام اور حیوانات کی طرح تمام جسم پر موے دراز ببول کے کانٹون کی طرح سخت اور نوکدار
یہ قوم غول اُس صحراے ہولناک مین رہزنی کرتی ہی اور ہر قافلہ پر لوٹ مار کرکے جو چیز اشیاے خوردنی غلہ وغیرہ
اور انسان وحیوان ان غولون کے ہاتھ آتی ہی اُسکو اپنے دوش پر اُٹھا کر لیجاتے ہین اور ولایت عرب
مین ایک پہاڑ کا نام کوہ صفا ہی اُسپر ایک غار تاریک و بمیناک ہی کبھی کبھی اُس غار مین سے ایک قوم باہر نکلتی
ہی انسانکی صورت اور حیوان کا جسم اور خنزیر کی آنکھین اور ہاتھی کے کان اور سر پر بیل کی طرح دو سینگ اور اونٹ
کی طرح لمبی گردن اور چار پانون ہاتھی کی طرح فربہ اور بازوون پر پرندون کیطرح دو پر ہوتے ہین اس قوم کا نام
دابۃ الارض ہی اور وہ اُس غار مین سے نمودار ہونے کے بعد پھر اُسمین داخل ہوجاتے ہین یہ قوم اپنے بادشاہ سے
حاصل کرکے دنیا کو غارت اور تباہ کرنے کے ارادہ پر غار سے باہر نکلتے ہین مگر شعاع آفتاب کے اثر سے فی الفور اندھے
ہوجاتے ہین جسوقت اُنکے نکلنے کی ساعت آجائیگی اُسوقت آنکھین بدستور بینا و روشن ہینگی ولایت مصر کو جنگل اور

ولایت روم
ولایت عرب
ولایت مصر

سبز و سیراب سیر حاصل ہی وہان ایک پہاڑ پر عجیب وغریب سانپ پیدا ہوتا ہی انسان کی صورت اور اونٹ کی گردن اگر اتفاقاً انسان اُسکے مقابل ہو جاتا ہی تو اُسکو دیکھتے ہی فوراً ہلاک ہو جاتا ہی اور اُس ولایت مین ایک درخت بلند ہی رات کو آتش کی طرح روشن نظر آتا ہی بلکہ اُسکی روشنی مین گائے بکریان چرتی ہین گر جب کوئی آدمی متصل جاتا ہی تو روشنی غائب ہو جاتی ہی آج تک وہ درخت معلوم نہ ہوا کہ کونسا ہی **ولایت** رَے سبز و شاداب اور سیر حاصل ہی وہان جنگل مین ایک حیوان اونٹ کی شکل پیدا ہوتا ہی ہر وقت اُسکے منھ مین سے شرار آتش نکلتے رہتے ہین **ولایت شام** ایک عالیشان ولایت ہی وہان ایک صحرائے عظیم ہی اُسکو **بادیہ شام** کہتے ہین اُس مین ایک قوم ہی صحرانشین تمام بدن برہنہ اور سراپا جسم پر بال موجود وہ قوم بلند قامت اور قوی ہیکل اور دراز ریش ہی اُنکی غذا ہمیشہ میوے اور صحرائی حیوانات اور پانی کے عوض آب انگور و آب انار وغیرہ مقرر ہی اُس قوم کو اعرابی کے لقب سے ملقب کرتے ہین ایکبار کسی اعرابی نے ایک عرب کو گرفتار کرکے اپنے مکان مین لیجا کر مقیم کیا اُس عرب کے پاس نمک اور سنگ چقماق موجود تھا چند روز مین باہم ایک دوستی ہو گئی اور وہ اعرابی اکثر اس عرب کے واسطے ہرن شکار کر لاتا ایک روز عرب نے گوشت مین نمک ملا کر آگ پر بھونا اور اعرابی کی خدمت مین پیش کیا اُسنے جسوقت تھوڑا سا کباب چکھا اُسکی لذت سے نہایت متعجب اور متحیر ہو کر اپنے رئیس کی خدمت مین لے گیا اعرابیون کے سردار کو بھی کباب کی لذت سے تعجب ہوا اور نہایت خوشوقت ہو کر اعرابی سے دریافت کیا کہ سچ بتا یہ گوشت کہان سے لایا اُس نے مفصل حال بیان کر دیا سردار نے مرد عرب کو طلب کرکے بہت عنایت فرمائی اور چونکہ ایک عرصہ گذر چکا تھا اس لیے یہ اُنکی زبان سے بھی کچھ واقف ہو گیا تھا سردار نے اُس سے کہا کہ تو اپنے قبائل کو مع اسباب و لوازمہ طعام یہان لا کر اقامت اختیار کر اسنے خوف جان سے قبول کرکے اعرابی سے اشارہ کیا کہ کچھ خرچ مجھے درکار ہی کہ مین اپنا سرانجام کرکے اسباب ضروری خرید لاؤن اُس اعرابی نے اپنے سرگروہ سے عرض کی اُس سرگروہ نے سونے کی دس اینٹین اپنے گھر مین سے لادین اور کہا کہ اگر یہ عرب اپنے وعدے پر نہ حاضر ہوگا مین تجھے جان سے مار ڈالونگا آخر الامر وہ اعرابی دوستی کے بھروسے پر ضامن ہوا اور عرب کو رخصت کیا رخصت کے بعد اُسنے عرب کو پھر طلب کرکے دس مٹھی موتی اور دیے غرضکہ اُس عرب نے اپنے وطن مین یہ حال ظاہر کیا اور تھوڑے دنون کے بعد بہت کچھ نمک اور روغن اور غلہ اور شکر وغیرہ اپنے ہمراہ لیکر اُس جنگل مین پہونچا اور منتظر تھا کہ وہی اعرابی نظر آیا اور اُسکو ہمراہ لے کر سرگروہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور ہمیشہ اُس تحفہ مین سے تھوڑا تھوڑا اُس سرگروہ کو دیتا اور اپنے رہنے کے واسطے ایک مکان بنا لیا اور آپ ہمیشہ اسی طرح خرید اجناس کے لیے آمد و رفت رکھتا اور جب سرگروہ سے رخصت

ولایت رے
ولایت شام

مانگتا تو وہ رخصت کے بعد کئی مٹھیان بھر کے موتی دیا کرتا عرب کو نہایت تعجب ہوتا ایک روز اپنے دوست سے
دریافت کیا کہ جنگل مین اسقدر موتی کہان سے آتے ہین اُسنے بیان کیا کہ یہان ایک درخت عالیشان ہی اور اسمین
جو پھل پیدا ہوتا ہی اُسکی سبز رنگت ہوتی ہی اور اندر تمام موتی بھرے ہوئے نکلتے ہین **ولایت یمن** ایک بڑا
ملک ہی وہان موضع **بلقیسہ** کے قریب ایک باغ ہی اُسکو **باغ سلیمان** کہتے ہین اس مین حضرت سلیمانؑ نے
سب قسم کے درخت اور سب طرح کے میوے لگائے ہین اور ایک دیو کو پاسبانی کے واسطے معین فرمایا ہی لوگ
اُس باغ مین سیر کرتے ہین وہ دیو سوا نقصان کرنے والے کے کسی کو ضرر نہین پہونچاتا **ولایت بربر** عالیشان
ہی میوہ جنگل سے لبریز وہان **جبل ہامان** ایک پہاڑ ہی اُسپر ایک عمارت عالی تمام خزانہ سے لبالب ہی اُس کے
دروازہ پر ایک شخص دیوزاد کی قسم سے بیٹھا ہی لوگ اُس خزانہ کو دیکھنے کے واسطے جاتے ہین اور اُس سے
گفتگو کرتے ہین وہ اگلے بادشاہون اور پیغمبرون کا احوال اور سرگذشت مفصل بیان کرتا ہی اگر کوئی شخص
خیانت کرکے باہر نکلنا چاہتا ہی تو اُسکو پہچان کر دونون آنکھین نکال لیتا ہی **ولایت سلب** نہایت وسیع
و سیر حاصل ہی وہان ایک صحراے عالیشان کمال سرسبز و دلکشا ہی اُس سرزمین مین دختران صاحب جمال
حور مثال خود بخود نباتات کی طرح پردۂ زمین سے پیدا ہوتی ہین اور صیاد مکر و حیلے سے اُن لڑکیون کو
دامِ فریب مین گرفتار کرکے شہر و مواضعات مین بقیمت گران فروخت کرتے ہین اور وہ لوگ اُنکو خرید کرکے
اپنے مکانون مین تربیت کرنے کے بعد اُنکے ساتھ عیش و آرام مین مصروف ہوتے ہین اور اُنسے اولاد ظہور
مین آتی ہی جس گھر مین وہ لڑکیان سکونت رکھتی ہین وہان شب کو چراغ کی احتیاج نہین کہ اُن کے چہرۂ انور کی
روشنی سے تمام گھر نورانی رہتا ہی **ولایت تبت** سرسبز و عالیشان ہی اُس ولایت مین ایک حیوان پیدا ہوتا
ہی اُسکے پرون کی مقدار کچھ معلوم نہین چنانچہ ہزارون جانور اُس کے پرون مین خانہ و آشیانہ بناتے ہین اور
ہاتھی اور لومڑیان اور بھیڑیے اور بہت قسم کے پرند جانور سکونت رکھتے ہین اور لطف یہہ ہی کہ وہ مرغ بھی
پہاڑ پر آشیانہ بناتا ہی اُسکے آشیانہ کا طول و عرض اور ارتفاع تین تین کوس تک ہوتا ہی اُس مرغ کو زاجیہ
کہتے ہین **ولایت اندلس** وسیع و سرسبز و سیراب ہی وہان ایک پہاڑ عجیب و غریب ہی اُسکو جاذب آدم
کہتے ہین وہ پتھر ایک فرسنگ سے بنی آدم کو جذب کر لیتا ہی اس واسطے بادشاہ نے اُس پہاڑ کے
مقابل ایک منارہ عالی تعمیر کیا ہی اُسکا نام **حدود جاذب** ہی اس ملک مین یہ دستور ہی کہ اگر کسی آدمی سے
کوئی گناہِ کبیرہ سرزد ہوتا ہی تو اُس کو منارہ کے آگے پہاڑ کی طرف ڈھکیل دیتے ہین اور فوراً وہ پہاڑ
اُس کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی اور اس ملک مین ایک مرغ کا نام **سقا** ہی جس بیابان مین دور دور تک
پانی نہین ہوتا اور مرغان غیر جنس کا آشیانہ وہان موجود ہی اور وہ تشنگی سے قریب ہلاکت پہونچتے ہین

ولایت یمن
ولایت بربر
ولایت سلب
ولایت تبت
ولایت اندلس

اُس وقت وہ مرغ اپنے مُنھ مین پانی بھر کر وہان لیجاتا ہی اُسکا مُنھ بصورت مشک ہی تمام جانور اُس کی آمد کے منتظر رہتے ہین جب آمد قریب ہوتی ہی تو سب مرغ اپنی منقارون سے زمین مین ایک گڑھا تیار کرتے ہین اور جب مرغِ سقا نمودار ہوتا ہی تو سب مرغ شاد و رقصان استقبال کرکے لاتے ہین اور وہ مرغ گڑھا لبریز بھر دیتا ہی یہ جانور بخاطر جمعی سیراب ہو جاتے ہین اُنکی اجرت یہ مقرر کی ہی کہ اپنے گروہ مین سے ایک مرغ خوراک کے لیے نذر کرتے ہین **ولایت بیت النور** وسیع و عالیشان اور سیراب ہی وہان کے باشندے رات کے وقت ایک پہاڑ پر خیمہ و خرگاہ برپا کرتے ہین اور غیب سے اُس پہاڑ پر ایک خیمۂ عالیشان نمودار ہوتا ہی اور ایک چراغ آفتاب کی طرح اُسمین روشن نظر آتا ہی اُس چراغ سے شعلہ ہاے بوقلمون جلوہ گر ہوتے ہین اور ہر شعلۂ رنگین شعلۂ آتشبازی کی طرح رنگا رنگ دکھائی دیتا ہی اور اُن شعلون سے مرغان خوشرنگ ہوا مین اڑ جاتے ہین اور وقت پرواز اُسکے پرون مین سے عجیب شعلۂ آتش بصورت شعاع آفتاب نمایان ہوتے ہین مردم تماشائی کمال درجہ حیران ہوتے ہین کہ یہ کیا اسرار ہی اور جس وقت روز روشن ہوتا ہی وہ خیمہ اور چراغ اور مرغ بالکل نظر سے غائب ہو جاتے ہین اُنکا کچھ اثر باقی نہین رہتا اور ایک شجر عالیشان ہی اُسکا سایہ تین تین کوس چارون طرف پھیلتا ہی اُسپر پرندجانورون کا آشیانہ ہی وہ جانور صورت انسان سے مشابہت رکھتے ہین لیکن پرواز کرتے ہین اور شاخون پر بیٹھکر عمدہ عمدہ راگ گاتے ہین اور انسانون کی طرح باہم حرف و حکایت اور زبان دانی و سرود خوانی مین مشغول ہوتے ہین **ولایت لغورستان** سبز و سیراب ہی اُسمین ایک شہر عالیشان آباد ہی وہان ایک کنوئین مین بہت بڑا درخت ہی اُسکی ڈالیان لب چاہ سے بلند اور باہر پھیلی ہوئی ہین اُس درخت مین بکریون کی صورت میوہ پیدا ہوتا ہی اُس میوہ کی لذت اور خوشبو کباب نمکین سے بعینہ مشابہت رکھتی ہی جب وہ پھل تراش کر نوش کرنا چاہتے ہین اُسوقت اُس مین سے گرم کباب کی طرح دھوان نکلتا ہی اور اُس ولایت مین ایک شہر عالیشان و سیراب ہی اُسکو نیل لقمون کہتے ہین اُسکے گرد و نواح مین تیس منزل تک آفتاب کی روشنی نہین پہونچتی افلاطون حکیم نے اُس شہر مین ایک منارۂ بلند بناکر اُسپر ایک چراغ بصورت آفتاب روشن کیا ہی اُس چراغ کی روشنی ایک مہینے کی راہ تک اثر کرتی ہی جیسے کہ صبح صادق کا ظہور ہوتا ہی اور وہان کے باشندے شب تاریک مین روز روشن کے برابر کام کرتے ہین اُنکو آفتاب کی احتیاج نہین چراغ افلاطون بہر نہج کفایت کرتا ہی اور اُس ولایت مین ایک پہاڑ ہی اُسکے نیچے ایک غار تنگ و تاریک مین سے اکثر گرمی کے موسم مین بچھو نکلا کرتے ہین قامت اُنکا بیل کے برابر اور اُنکے ڈنک مین سے آگ کے شعلے نمودار ہوتے ہین اور وہ غار سے نکلکر اُس ولایت کے باشندون پر حملہ کرتے ہین

ولایت بیت النور

ولایت لغورستان

تمام آدمی اُنکے جور و ظلم سے مع عیال و اطفال جلا وطنی اختیار کرتے ہین اور اُنکے مکان خالی پڑے رہجاتے ہین جس غار مین سے کژدم نکلتے ہین اُس کے برابر دوسرا غار ہی اُس مین سے زنبور نیش دار گربہ کلان کے برابر باہر آن کر اُن بچھوؤن کو اپنے ضرب نیش سے ہلاک کرنا شروع کرتے ہین کژدم اُنکے مقابلہ کی تاب نہین لاسکتے اور فوراً بھاگ بھاگ کر اُسی غار مین داخل ہو جاتے ہین پھر وہ آوارہ وطن اپنے مسکن اور موضع اور مکانون مین آباد ہوتے ہین اور اُس ولایت مین ایک پہاڑ ہی اُسمین ایک غار اور غار مین سے ایک اژدہا نکلا کرتا ہی اُسکے قد کی درازی بارہ کوس کی ہی وہان کے رہنے والے اُسکے منتظر رہتے ہین جسوقت وہ باہر نکلتا ہی تیشہ و تبرے کر اُسکے سر پر جا پہونچتے ہین اور اُن کلھاڑیون بسولون سے اُسکا گوشت کاٹ کاٹ کر کھانا شروع کرتے ہین اور وہ اژدہا اسقدر گوشت کٹ جانے کی کچھ پروا نہین کرتا اور ایک مہینے کے بعد پھر اُسی غار مین داخل ہو جاتا ہی اُسکی غذا پہاڑ کے بڑے بڑے پتھر ہین اور آدمیون کی طرف مطلق رخ نہین کرتا اور اُس کوہ کے قریب ایک دریا ہی تلخ و نمکین پانی کا وہ اُسکو ایک دم مین پیجاتا ہی

ولایت لقیۃ الارض ایک ولایت عالیشان ہی وہان ایک پہاڑ میوے سے لبریز ہی اور اُس پر چشمہاے شیرین جاری ہین اُس پہاڑ کے دامن مین ایک صحرا ہی اُسکے گرد آب سنگین کا ایک دریا ہی جو چیز اُس مین گرتی ہی اُسی وقت پتھر کی صورت ہو جاتی ہی وہ پہاڑ تمام سونے کا ہی اُسپر ایک قوم رہتی ہی اُنکا سر بیل اور ہاتھی اور اونٹ وغیرہ کی طرح اور تمام جسم اعضاے بنی آدم کے مانند اور جب کوئی انسان اُنکے ہاتھ آجاے تو اُسیدم اُسکو ہلاک کرتے ہین مگر اُس چشمۂ سنگین کے خوف سے اُسطرف عبور نہین کر سکتے اور دریاے سنگین کے اُس جانب جو لوگ سکونت رکھتے ہین اُنکا یہ طریقہ ہی کہ بڑے بڑے گڑھے کھود کر لب آب جمع ہوتے ہین اور ڈھول نقارے وغیرہ خوب زور سے بجاتے ہین جب اُس قوم کو خبر ہوتی ہی تو سننے کے واسطے دوسرے کنارہ پر آتے ہین اور کان لگا کر ہمہ تن گوش بنجاتے ہین آخر کار وجد و بیہوشی کا عالم طاری ہوتا ہی جب یہ لوگ اُنکو بیخبر پاتے ہین تو یہان سے تیر اور گولیان اُنپر برساتے ہین جب اُن مین سے کچھ زخمی ہوتے ہین اور کچھ مرتے ہین تو یہ لوگ ڈھول اور نقارے کی آواز موقوف کرتے ہین تھوڑی دیر مین جب اُنکو ہوش آتا ہی اور اپنی طرف والون مین مقتول و مجروح نظر آتے ہین تو نہایت غصہ کی حالت مین اُس پہاڑ پر سے سونے کے پتھر اُٹھا اُٹھا کر اُس ولایت کے آدمیون کو مارتے ہین یہ لوگ اُن گڑھون مین پوشیدہ ہو جاتے ہین جب اُنکو زیادہ غصہ آتا ہی تو بہت بڑے بڑے پتھر نہایت زور و طاقت سے اُن کی طرف پھینکنا شروع کرتے ہین اور جب وہ سمجھتے ہین کہ سب چلے گئے اور نظر نہین آتے اُسوقت وہ روتے پیٹتے جنگل مین داخل ہو جاتے ہین اس ولایت کے باشندے وہ سونا جمع کر کے نصف خزانۂ شاہی مین

ولایت لقیۃ الارض

داخل کرتے ہین اور نصف باہم تقسیم کرلیتے ہین اُس کوہ کو معارج طیبہ اور اُس قوم کو قوم یونق کہتے
ہین اور اُنہین ایک صحراے وسیع ہی وہان ایک قوم کا مسکن ہی چہرہ اُنکا کہربا کی طرح زرد و براق اور آنکھین
سُرخ اور تمام بدن پر لاجوردی بال ہوتے ہین اُس قوم کی غذا سانپ اور چوہے ہے اور جسوقت اُن مین کوئی بچہ
پیدا ہوتا ہی خدا کی قدرت سے اُسی وقت حد بلوغت پر پہونچکر اپنے مان باپ کے برابر قد و قامت پیدا
کرکے ہمکلام ہوتا ہی اُس قوم کی عمر بہت بڑی ہوتی ہی سینکڑون برس زندہ رہتے ہین اور جب موت کا وقت
سر پر آتا ہی تو خود بخود تلوون سے آگ لگتی ہی اور سر سے پانون تک اپنی آتش مین آپ جل بجھتے ہین اور خاک
سیاہ ہوجاتے ہین **ولایت خاورستان** وسیع و سیر حاصل ہی اُس ولایت مین ایک سونے کا مرغ پیدا
ہوتا ہی وہان کے باشندے بمشکل اُسکو گرفتار کرتے ہین وہ مرغ ہر برس ایک بیضہ دیتا ہی اُس انڈے مین سے
موتی پیدا ہوتے ہین اُن موتیون مین ایک درِ یتیم نکلتا ہی **ولایت ظلمات** وسیع و عالیشان ہی وہان
یہ دستور ہی کہ اُس ولایت کے جسقدر باشندے ہین سب کے مکانون مین حسب لیاقت ایک ایک تہ خانہ
موجود ہی اور ہر مکان مین جسقدر لوگ سکونت رکھتے ہین اُسیقدر ڈھول اور نقارے موجود ہین جسوقت آفتاب
جہانتاب غروب ہوتا ہی ایک طرفہ شور و غل اور آواز مہیب ظاہر ہوتی ہی کہ جسکی ہیبت سے زن حاملہ کا حمل گر
پڑتا ہی اور بچون کا کلیجہ پھٹ جاتا ہی اور مرد جوان نامرد ہوجاتا ہی اور پیر خواہ مرد ہو یا عورت ہو بہرے ہوجاتے
ہین اس سبب سے یہ رسم ہی کہ غروب آفتاب کے وقت سب لوگ پیر و جوان اور اطفال غیرہ مع حیوانات
کے تہ خانون مین داخل ہوکر ڈھول اور نقارہ کمال زور و شور سے بجاتے ہین اور اس رسم کے سوا سلطان سکندر
ذو القرنین کا جب اُس ولایت مین گذر ہوا اور اس حال کی خبر ہوئی تو اُسنے حکیمون سے کہا کہ کوئی ایسی
ترکیب کرنی ضرور ہی کہ یہ لوگ اس آواز سے محفوظ رہین حکمانے حکم کے بموجب کوس رُوئین ہر شہر اور موضع مین مقرر
کیا ہر نقارہ کی آواز چالیس کوس پہونچتی ہی غروب آفتاب کے وقت وہ لوگ اُس نقارہ کو بجاتے ہین تو وہ آواز
کسی پر اثر نہین کرتی اور یہی اُس ولایت کی آبادی کا سبب ہی کوہ تصویر کرمان کے متصل ہی اُس پہاڑ
کی صورت بشکل انسان اور ہر پتھر اُسکا انسان کی تصویر ہی اگر اُس پہاڑ مین سے کوئی سنگریزہ یا پتھر توڑکر
علیحدہ کرین تو وہ بھی انسان کی صورت نکلتا ہی اور جو اُسکو باریک پیسکر پانی مین گھول دین تو اُسکی تہ مین
انسان کی تصویر بنکر درد تہ نشین ہوجائیگی **کوہ تبت** ایک پہاڑ ہی جب اُسپر آگ روشن کرتے ہین تو پانی اُسکے
نیچے نمودار ہوکر آتش کو بجھا دیتا ہی چنانچہ ایکبار حاکم تبت امتحان کے واسطے گیا اور حکم دیا کہ لکڑیان جمع
کرکے گندھک اور نفط روشن کرو جسوقت آگ سلگائی فوراً پانی ظاہر ہوا اور آتش سرد ہوگئی **کوہ کشمیر** ایک
پہاڑ ہی دو گھڑی دن باقی رہے ہر روز وہان باد نسیم چلتی ہی اور درختونکے پتون کو ایک عجیب حرکت پیدا ہوتی ہی

ولایت خاورستان

ولایت ظلمات

اُسمین سے ایک ملائم آواز خاطر خواہ کان مین آتی ہی اُس آواز مین سے طرح طرح کے راگ سنائی دیتے ہین اور اکثر
اوقات عجیب و غریب نئے نئے اشعار مختلف الاوزان زبانِ کشمیری مین مفہوم ہوتے ہین ہر روز شعر لے نغمہ سنج
کا وہان ہجوم رہتا ہی چشمۂ داراب مین ایک قسم کی گھانس پیدا ہوتی ہی جس وقت کوئی غسل کے واسطے اُس مین
اُترتا ہی تو وہ گھانس تمام بدن پر لپٹ جاتی ہی جسقدر زیادہ بیقراری کرتا ہی اُسیقدر زیادہ محکم ہوتی ہی اور جب
ایک دم صبر کرتا ہی تو اُس پانی کی خاصیت سے خود بخود جدا ہو جاتی ہی چشمۂ تار نواح انطاکیہ مین موجود ہی جو چیز
اُس مین ڈالتے ہین دم بھر مین جلجاتی ہی چشمۂ موش حدود مصر کے ایک مرغزار مین چشمۂ آب ہی اور اُسکے گرد
ایک قسم کی مٹی ہی جسوقت یہ مٹی اُس پانی مین ملکر کیچڑ ہو جاتی ہی تو سب کے چوہے بنجاتے ہین اور **عجائبات**
انسانی مین **عوج ابن عوق** کہ جس کو اکثر عوام الناس غلطی سے عوج بن عنق کہتے ہین حضرت آدم کی بیٹی
کا لڑکا تھا اُسکا قد و قامت نہایت طول و طویل یعنے انگشتر ہزار نو سو ایک فیٹ اور ہر اُنگلی نو فیٹ دراز تھی
اور طوفانِ نوح کہ جو بلند پہاڑون سے ایک سو بیس فیٹ گذر گیا تھا اُسکے زانو سے بلند نہوا جب وہ مرگیا
تو اُسکی ساق یا ایک عرصہ دراز تک رود نیل پر پل کا کام دیتی رہی اور جب **محمد معظم بہادر شاہ** اپنے
برادر حقیقی **اعظم شاہ** کو قتل کرکے تختِ عالمگیر پر جلوہ افروز ہوا پھر شاہزادہ کام بخش کی فکر مین حیدرآباد کی
طرف روانہ ہوا اور وہان جاکر اُسکو بھی مقتول کیا اس اثنا مین خبر پائی کہ بندا سنگھ جانشین گرو گوبند سنگھ لاہور کی
جانب آمادۂ شورش و فساد ہی اُسی وقت اُدھر کا ارادہ کیا ہر روز شکار کھیلتے ہوئے چلے جاتے تھے ایک دریا کے
کنارے ہر طرف امرائے دولت شکار مین مشغول تھے اتنے مین **فتح اللہ خان بہادر** دو ہزار سوارون کے
ہمراہ ایک درۂ کوہ مین داخل ہوے وہان کیا دیکھتے ہین کہ ایک دیو بچہ جسکا ستر گز کا قد و قامت ہی اور تمام
اعضا جسم کے مطابق طویل و عریض ہین اُسکا سر گدھے کے سر سے مشابہ اور جسم بصورت انسان اور ہنوز
دودھ کے دانت منھ مین موجود ہین خواب غفلت مین مست و مدہوش ہی فتح اللہ خان نے حکم دیا کہ توپخانہ
کے رسون کا پھندا بناکر اُسکے گلے مین ڈالدو اور تمام بدن اسکا پیچ در پیچ حلقون مین جکڑ لو غرضکہ یکبارگی
دونون ہاتھ پانون اُسکے مضبوط باندھ کر تین سو آدمیون نے اُسکو کمال احتیاط سے گرفتار کرلیا اور وہ خواب
سے مطلق بیدار نہوا جب اُسکو گھسیٹنا شروع کیا تو وہ نیند سے چونکا اور ہر چند ہاتھ پانون مارے مگر کچھ اثر نہوا
آخر کار اُسکو ہاتھیون پر لادکر لشکر بادشاہی مین حاضر کرکے بادشاہ کے حضور مین پیش کیا معظم شاہ کو از حد
تعجب ہوا اور فرمایا کہ یہ فال نیک ہی انشاء اللہ تعالیٰ بندا سنگھ بھی اسی طرح اسیر ہوگا اور حکم دیا کہ اسکو زندہ چھوڑ دو
چنانچہ رہائی کے بعد چالیس روز تک زندہ رہا پھر قید حیات سے مخلصی حاصل کی اور حیوانات مین ایک عجیب قسم
کا حیوان ہی اُسکو **جفتنگ** کہتے ہین اُن مین نر ایک جانب ایک پر رکھتا ہی اور دوسری طرف ایک قلابہ

وعلی ہذا القیاس مادہ ایک جانب ایک حلقہ رکھتی ہی اور دوسری طرف ایک پر جب نے مین پر اُترتے ہین تو علحدہ ہو کر دانہ کھاتے ہین اور جب پرواز کا ارادہ کرتے ہین تو نر اپنے قلاب کو مادہ کے حلقہ مین ڈالدیتا ہی اور دونون باہم پرواز کرتے ہین خلاصۂ کلام یہ ہی کہ عجائب ربع مسکون اور غرائب عالم کن فیکون بیشمار و بیحساب ہین کہ زبان کو مقدور بیان اور قلم کو طاقت رقم نہین اور سب سے زیادہ عجیب و غریب حضرت انسان ہین کہ ہمیشہ مقابر آبا واجداد اور عزیز و احباب نظر سے گذرتے ہین مگو بیخردی و غفلت اور غرور و نخوت سے مطلقاً عبرت حاصل نہین کرتے ہین اور تماشا یہ ہی کہ مال کو اپنا دوست جانتے ہین اور دنیا مین چھوڑ جاتے ہین ظلم و ستم کو دشمن سمجھتے ہین اور ساتھ لیجاتے ہین اگر کسی کا ایک گناہ دیکھ لیتے ہین ہزار زبان سے اُس کی شرح کرتے ہین آپ ہزارون گناہ کرکے خبر نہین ہوتے کہ کچھ کیا ہی یا نہین بیان تو دیگر شی ہی مالدارون کو قارون کو خطاب دیتے ہین اور خود سیم و زر کی طلب مین حرص کی تحت الثری کو چلے جاتے ہین دولتمندون کو نمرود کے لقب سے ملقب کرتے ہین اور خود ہوا ے تکبر مین آسمان خودی پر اُڑتے ہین خدا کو دوست جانکر اُسکا حکم نہین مانتے شیطان کو دشمن پہچان کر اُسکی فرمانبرداری سے باز نہین آتے دنیا کو بیوفا جانکر ثواب باقی کو زر فانی سے خرید نہین کرتے قیامت کو برحق مانکر اُسکی بازپرس کا اندیشہ نہین فرماتے صد حیف اس زندگی پر اور ہزار افسوس اس شعور منگی پر

مؤلف

طلسم دہر کا نظارہ فرما چشم عبرت سے	کہ ویران خانۂ دنیا کی ہی تعمیر غفلت سے
عبث اے ہیچ ہیچ و پوچ سے دلبستگی کب تک	نہ ہوگا بعد مردن ساتھ کچھ بھی عمر و دولت سے

خرد پرور والا گوہر کی یہ تقریر دلپذیر سنکر ہر ایک اہل دربار فرط حیرت سے نقش بدیوار رہگیا اور کسی کی ہمت نہ بندھی کہ شہزادۂ بلند اقبال سے کسی طرح کا سوال کرسکے مگر ایک شخص باشندۂ فرانس مسٹر لزوٹ نام عرض کرنے لگا کہ عجائبات انسانی مین یہ بات بھی داخل ہی کہ انسان غائب بینی اور پیشین گوئی کرسکتا ہی لیکن آپ نے اسکا کچھ بیان نہ فرمایا خرد پرور نے جواب دیا کہ یہ بات نہایت سہل طریقے سے انسانکو حاصل ہوسکتی ہی کیا آپ کو نہین معلوم کہ فرنگستان مین ایک فن ایجاد ہوا ہی جسکو مسمریزم کہتے ہین صاحب موصوف نے کہا کہ البتہ مین نے اُسکا نام سنا ہی مگر آپ اُسکی مفصل حقیقت بیان فرمائیے شہزادہ نے کہا کہ حکماے فرانس نے تصور کو اس علم کا موضوع قرار دیا ہی کہ وہ بسبب کثرت مشق کے تصدیق کو پہونچ جاتا ہی پندرہ برس کی عمر سے پینتیس ۳۵ برس کی عمر تک اُسکی تحصیل کا نہایت عمدہ زمانہ ہی اسکے واسطے صحت دماغ لازم ہی بشرطیکہ ترکیب مین کسی طرح کی بے ترتیبی واقع نہ ہو اہل فن کے نزدیک اس منزل مقصود پر پہونچنے کیواسطے پانچ مرحلے مقرر ہین مرحلۂ اول یہ ہی کہ شب کو سونے کے وقت آنکھین بند کرکے کسی چیز غیر ذی روح کا

تصور کرے کہ تمام مکان مین برابر برابر ایک قسم کی رکابیان یا کٹورے یا لوٹے وغیرہ مع فرش و زمین اور
پلنگ پر بلکہ تمام جسم پر بھی رکھے ہین اور ہر روز تصور مین چیزون کو بدلتا جائے جب یہ تصور بخوبی قائم
ہونے لگے اسوقت عالم تصور مین ذرا ذرا آنکھ کھولنی شروع کرے اور رفتہ رفتہ تصور مین آنکھ کھولنے کو
زیادہ کرتا جائے جب اسقدر کیفیت حسب دلخواہ حاصل ہو تو اسکی تصدیق کی فکر کرے یعنی تصور کیا کہ اس جگہ
ایک لوٹا رکھا ہے اور ایک چھڑی ہاتھ مین لیکر اسی خیالی لوٹے پر لگائے پہلے کچھ معلوم نہ ہوگا آخر کار اس ضرب سے
ایسی آواز آئیگی کہ اس مکان کے سب لوگ سنکر بہت حیران ہونگے پھر مرحلۂ دوم کی فکر کرے اور اپنے
تصور کا اثر ذی روح پر پہونچائے اسکی یہ ترکیب ہے کہ چند پیالہ ہائے گلی مین جو بودے جب درخت
اگین تو ایک درخت پر نظر جما کر یہ تصور کرے کہ یہ درخت سب سے بڑا ہے اور مین اپنے تصور سے اسکو بڑھاتا
ہون اسی طرح دو تین بار تصور کرکے اسکا امتحان کرے در اصل وہ درخت اور درختون سے بڑا ہو جائیگا اسی طرح
کسی درخت پر نظر جما کر چھوٹا کرنا شروع کرے وہ چھوٹا ہو جائیگا مگر مرحلۂ اول کی مشق ترک نکرے مرحلۂ سوم یہ
ہے کہ گلہری یا چوہے یا چھوٹے پرند جانورون کے بچون کو سامنے رکھکر کسی چیز سے حرکت دے کہ وہ
بھاگین پھر نظر جما کر تصور کرے کہ یہ چل نہین سکتا اور کسی کو حرکت دیکر تصور کرے کہ یہ بھاگتا ہے جب اسکی تصدیق
ہونے لگے تو اس قسم کے چھوٹے جانورون پر بھی عمل شروع کرے اسیطرح اس سے بڑے جانور پر نظر جمائے
رفتہ رفتہ جب گربہ و سگ کی نوبت گذر جائے اسوقت آدمیون کے بچون پر اسطور سے عمل کرے کہ کسی چھوٹے
لڑکے کو چارپائی پر ایستادہ کرکے کسی چیز کی طرف مخاطب کرکے تصور سے گرائے جب وہ بھی گرنے لگے تو کچھ
فاصلہ سے شروع کرے اور بتدریج دور ہوتا جائے جب بیس تیس قدم کی نوبت آئے تو اُنسے بڑے لڑکون
پر اور پھر جوان آدمیون پر مشق بڑھائے کبھی گرائے اور کبھی اٹھائے اور نظر ملا کر تصور کرنے کی ضرورت
نہین صرف اسکا دیکھنا کافی ہے اور ایسی حالت مین کسی کو بیہوش نکرے اور شاید بیہوش ہو جائے تو اپنے
تصور سے پھر ہوش مین لائے اگر ان تصورات کی تعمیل مین عرصہ گذرے تو گھبرا کر ترک نہ کرے اور اپنے
مرحلۂ اول و دوم کی مشق بھی کرتا رہے مرحلہ چہارم یہ ہے کہ جب مرحلہ سوم تک بخوبی مشق حاصل
ہو اس حالت مین پھر تنہا بیٹھکر یہ تصور کرے کہ مین اسوقت فلانے محلہ مین فلانے دوست کے مکان پر
گیا ہون اور وہان کی کیفیت دیکھ رہا ہون لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مکان بخوبی دیکھا ہوا ہو اسی طرح
چند مکانات کا جو ایک سے ایک باہم فاصلہ رکھتے ہون تصور کیا جائے جب اسکی تصدیق ہونے
لگے تو اپنے تصور کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجائے مگر اس شہر سے یا اسکی سمت سے صحیح
خبر رکھتا ہو اور شہر کے حالات بخوبی مشاہدہ کرے اور اسی مرحلہ مین زمین کے اندر جانے کا تصور اور

دوم

سوم

چہارم

کبھی بند صندوق کے اندر کا تصور اور حجرۂ مقفل کے اندر کا تصور اور انسان کے شکم کے اندر کا تصور کیا کرے
مگر یاد رکھنا چاہیے کہ مرحلہ چہارم و پنجم کبھی آنکھ کھولکر نہ کرے ورنہ اسکی تکمیل دشوار ہی اور اول و دوم و سوم کی مشق بھی فروگذاشت
نہ کرین جب ان چارون مرحلون کی مشق مین تکمیل حاصل ہو جائے اُسوقت مرحلہ پنجم کی فکر کرے وہ یہ ہی کہ اگر روز
جمعہ ہو تو تصور کرے کہ مین بروز فردا یعنی شنبہ کو فلانے مقام پر گیا ہون مگر اس تصور مین کسی حالات کا تصور
اپنے دل سے قائم کرکے نہ کرے بلکہ اُس روز کی جو کیفیت نظر آئے اُسکو اُس حالت مین کہنا شروع کرے جسقدر نظر
آئے اس سے زیادہ کوئی بات نہ کہے غرض جب کیفیت فردا بخوبی نظر آنے لگے تو اسی طرح پس فردا کا تصور کرے
اور رفتہ رفتہ اس تصور کو بڑھاتا جائے آخر بڑھتے بڑھتے نوبت مہینون کی بلکہ سالہا سال کی آئیگی اسکا نام پیشین
گوئی ہی جسوقت شہزادے نے یہانتک مسمر یزم کا بیان فرمایا ایک شخص رومیہ کبریٰ کا رہنے والا کہ جسکو مقالیس
کے لقب سے ملقب کرتے تھے حاضر دربار تھا کہنے لگا کہ ای بلند اقبال فرخ فال بھلا یہ تو فرمائیے کہ فری میسن لوگ
بھی کسی طلسم یا غیب دانی یا پیشین گوئی وغیرہ مین مداخلت رکھتے ہین یا نہین اور اسقدر کس چیز کو پوشیدہ و مخفی کرتے
ہین کہ حالت خوف و طمع اور امید و بیم مین بھی زبان پر نہین لاتے خرد پرور نے کہا آپ جبتک بذات خود فری میسن ہونگے
زنہار مفصل احوال معلوم نہین ہو سکیگا اگر فری میسن کہ جسکو عوام فرامشن کہتے ہین مرکب تو صیغی ہی اسکے لغوی معنے
آزاد معمار مگر اصطلاح مین معنی مقبول بارگاہ کبریا اور اس کارخانہ کا نام زبان ہند مین لاج گھر ہی جو اس
کارخانہ کے خیر خواہ ہین وہ اسکی کمال تعریف کرتے ہین اور جو اسکے بدخواہ ہین وہ ہمیشہ اسکی تفضیح و تحقیر کے درپے
رہتے ہین کوئی کہتا ہی کہ اسکے برابر حق ایمان کہین نہین کوئی اسکو بالکل حرکت شیطانی جانتا ہی بعضے اسے نیکی کا
لب لباب سمجھتے ہین اور بعض اسکو دنیا کی کل برائی قرار دیتے ہین مگر اس مین شک نہین کہ کوئی نہ کوئی بات ایسی
ضرور ہی کہ جسکے لیے لوگ صرف کثیر اور محنت شاقہ بلا مال خوشی گوارا کرتے ہین ان لوگون کے لباس اپنے کارخانے
مین عجیب و غریب ہوتے ہین تمام جواہرات اور تمغے انکے گلون مین لٹکتے ہین اور فری میسن گھر سے جو شے کسی کو
عطا ہوتی ہی وہ نہایت غنیمت اور بڑی نعمت سمجھی جاتی ہی انگریزی لاج گھرون مین ملکی یا مذہبی امور کا کچھ چرچا
نہین رہتا مگر پیشوا اے قوم عیسائی اس سے بڑے نالان اور شاکی ہین اور لطف یہ ہی کہ صاحبان انگریز اور اچھے
اچھے عالم و فاضل اس عقیدۂ خاص کے معتقد بکثرت ہین اور کسی ملت و مذہب پر منحصر نہین ہی سب لوگ اس
عقیدے والون مین داخل ہو سکتے ہین اپنا بھید کسی سے نہین کہتے اور ایک دوسرے کو بھائی کہتے ہین اور باہم الفت
رکھتے ہین لیکن عورت اور غلام اور مشرک اور غیر اہل کتاب اور قوم ہنود اور حرامی کو فری میسن نہین کرتے جسوقت جلسہ
فری میسن کی گفتگو شروع ہوتی ہی تو ایک بڑے کمرے مین چند اشیا بطور نمونہ کے میز پر چنکر نظر عبرت سے حضرت پروردگار کی
قدرت کاملہ کا مشاہدہ کرتے ہین پہلے جلسۂ فری میسن کا ماسٹر ٹوپی اتار کر کہتا ہی کہ لاج گھر کھولا گیا بنام مقدس سینٹ جان

یوحنا کے کوئی گالی اور قسم اور غلیبت وغیرہ بُری بات نہ کرے میر مجلس کا نام گرینڈ ماسٹر
اسکے دو ماتحت کا نام جونیر وارڈن اور سینیر وارڈن ہی پھر کتاب مقدس وہانسے کھولی جاتی ہی جس مقام پر
یوحنا کا ذکر ہی اور آغاز گفتگو کا اس سے ہوتا ہی کہ خیرات نام اللہ دو اور باہم حلم و بردباری رکھو پھر سب ملکر اُس میز کو
عبرت کی آنکھ سے غور کر کے آپسمین شریک ہو کر اُنکی نسبت گفتگو کرتے ہین وہ گفتگو ایک معنی رکھتی ہی کچھ پاگلونکی طرح باتین نہین
کرتے اور نہ اُسوقت کوئی جادو یا طلسم وغیرہ عمل مین لاتے ہین اُنپر سحر و افسونکا گمان غلط ہی بلکہ وہ ایک سمت مقرر کرکے
خدا کی عبادت بجالاتے ہین اور اُس میز پر کئی چیزین ہوتی ہین چنانچہ تین شمعین روشن کرکے چاند اور سورج اور زمین فرض کرتے ہین
اُنکے دیکھنے سے خدا کی عظمت و کبریائی معلوم ہوتی ہی آدمی کی کھوپری اس غرض سے رکھتے ہین کہ آج جو سرتاجور ہین کل وہ
خاک مین ملے ہوئے ہونگے غرضکہ اسیطرح کچھ آلاتِ معماری وغیرہ موجود ہوتے ہین اُس سے یہ مراد ہی کہ محنت و مزدوری مین
شرم نکرو اور میز پر تلوارین رکھی جاتی ہین یہ عقدہ ما لاینحل ہی اُسکو وہی حل کرے جو اس جلسہ مین شامل ہوا ہی مقالیس جسوقت
کوئی شخص فریمیسن ہونا چاہتا ہی تو اُسکو ایک تاریک کمرے مین آنکھونپر پٹی باندھکر عرصہ تک خاموش تنہا کھڑے رہنا پڑتا ہی
اور سب فریمیسن اپنا خاص تمغہ اور ساز و سلاح لگائے درجہ بدرجہ شاہانہ دربار مین کھڑے بیٹھے رہتے ہین میر مجلس ذرا
بلندی پر تشریف رکھتا ہی وہان مطلق کسیکا گذر نہین ہوتا انھین کا پہرہ رہتا ہی وہان اُسکو بلاکر سب اُسکے گرد برہنہ شمشیر
لیے کھڑے رہتے ہین غرض خوف و رجا اور بیم و امید بطریق امتحان اکثر ہین اور جس دین کا وہ شخص ہی اُسی دین کی کتاب کی
قسم کھاتا ہی اور نہایت استحکام کے ساتھ عہد و پیمان کرتا ہی کہ مین یہ راز مخفی کسی حالت مین فاش نکرونگا اگر مجھے
قتل کرین یا جلاوین اور اس مقام پر بعض عابد و پارسا فریمیسن لوگون کے قالب بیجان جنکے زانو و پیشانی پر عبادت
کے نشان ہین عمدہ صندوقون مین مقفل رکھتے ہین وہ اُس شخص کو دکھلاتے ہین اور وہ اڑھائی انچھ جو اس
کارخانہ کا اصل مطلب و مغز سخن ہی چپکے سے اُسکے کان مین پھونک دیتے ہین اُسوقت یہ شخص فریمیسن ہوجاتا ہی یہ
لوگ جدا ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہین صرف آنکھ کی تپلی کا اشارہ ہی کچھ کشف و کرامت نہین اور جسوقت
کوئی فریمیسن ہونے کا قصد کرتا ہی تو اول اُسکو تیس روپے سے سو و دو سو روپے تک داخل کرنا لازم ہی بعضے
دفعہ ایک سال مین ہزار ہزار آدمی فریمیسن ہوا کرتے ہین اور سب کے سب نہایت محبت و ہمدردی سے
باہم اپنی اوقات عزیز بسر کرتے ہین اِس سے زیادہ بیان کرنے مین اصل حال کھلجاتا ہی
اس لیے خاموش ہوتا ہون یہ سنتے ہی ہر جانب سے صدائے سبحان اللہ
و بجہ ہ بلند ہوئی شہریار عالیوقار نے خزانۂ روزگار کو مع
شہزادہ والا تبار بکمال اعزاز و افتخار رخصت
فرمایا دربار برخاست ہوا

باب ہشتم موسوم بہ عقل سوم

مؤلف

نئے نئے ہین تصور نئے نئے ہین خیال — نئے نئے ہین تکلم نئے نئے مضمون
کہین ہی لمعۂ برق تجلی انوار — کہین ہی جلوۂ مہر منور گردون
نقاب دور ہی ہرچند روے لیلیٰ سے — کہان سے لائے مگر کوئی دیدۂ مجنون
مری نگاہ سے کر صنعتون کا نظارہ — مشاہدہ ہو جو نیرنگ دہر بوقلمون

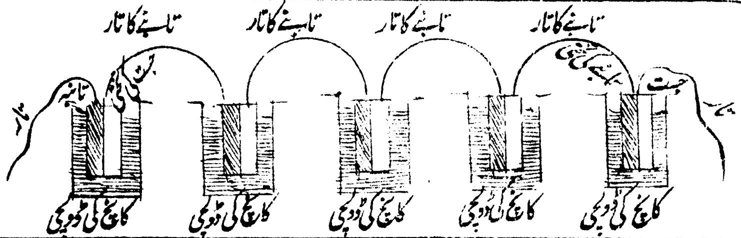
جسوقت انجمن امتحان سے شہزادۂ نامدار ہمراہ معلم عالیوقار بیت العلوم ودار الفنون مین جلوہ افروز ہوا اُستادِ فرخ نہاد نے ناخن زبانِ اسرار بیان سے عقدۂ رموزات معلی کو اسطرح کشائیش دی کہ ای خرد پرور اب ہم تمھارے مزاجِ حکمت پسند کو اس قابل پاتے ہین کہ تمھین کچھ ہنرہاے عجیب وصنعت ہاے غریب کی کیفیت اور اصل حقیقت سے واقف وآگاہ کرین کہ ذہن چالاک کو برق جولانی حاصل ہو اور عنقاے طبیعت کو منصب بلند پروازی ملے شعر وقت ہست کہ گل برفگند پردہ زرخ باز ✤ زان سان کہ زفانوس چراغے بدر آید ✤ مخفی نرہے کہ زمانہ حال مین فرنگستانی فیلسوفون نے ہزارہا فنون بدیع ونادر ایسے ایجاد واختراع کیے ہین کہ اُنکو بھی عالم طلسمات مین محسوب کرنالازم ہی مگر چونکہ ہم لوگ اکثر اُسکے مشاہدات کے عادی ہوگئے اسواسطے کل جدید لذیذ کا لطف مساوات ہوگیا چنانچہ تار برقی اور دھوئین کی گاڑی اور جہاز دخانی اور تصویر عکسی اور بجلی کا لمپ وغیرہ کہ فی زماننا مروج ہین انکے احوال سے واقف ہونا ضرور ہی اول ہم تار برقی کی کیفیت مختصر طور پر بیان کرتے ہین کہ تمھین سمجھنے مین دقت واقع نہو یہ تار آہنی جو کہ سابق مین بالنسون اور لٹھون پر لگایا گیا تھا اور فی الحال اسکے واسطے ستون آہنی بنوائے گئے اسکا نام زبان انگریزی مین ٹیلی گراف ہی اور اس سے پہلے ہندوستانیون کی نظر سے اس ملک مین کبھی نہین گذرا تھا مگر اہل یورپ نے اسکو مروج کیا اگرچہ عوام الناس اسکو ستونون پر رکھا ہوا دیکھتے ہین اور یہ بھی جانتے ہین کہ اسکے ذریعے سے دور ودراز کی خبر بہت جلد آسکتی ہی مگر حقیقت حال سے ایسے ناواقف ہین کہ جسوقت یہ ابتدا مین تیار کیا گیا تھا تو بعضے گمان کرتے تھے کہ اس تار پر ایک پتلی کل کے زور سے دوڑیگی اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر خبر لیجایا کرے گی اور بعضے خیال کرتے تھے کہ تار اندر سے خالی ہی اُسمین کوئی چیز سیال جو پانی وغیرہ کی طرح سے رقیق ہوگی اُسکے بھرنے سے ایک جگہ کی خبر دوسری جگہ پہونچ جائیگی اور اکثر لوگونکو اصل مطلب مین بھی مدتون شک واقع رہا اور کہتے تھے کہ اسقدر جلد خبر کی آمدورفت محال ہی یہ تار سرکار نے کسی ایسے کام کیواسطے لگایا ہی

کہ اسکا مطلب سواے اہلکاران سرکاری کے اور کوئی نہین جانتا اسی طرح ہر ایک اپنی راے کے موافق جداگانہ
بیان کرتا تھا الغرض یہ تار برقی ہندوستان مین اول ۱۸۵۴ء عیسوی کو بمبئی سے آگرہ تک جاری ہو گیا تھا اور وہ آلات
و اسباب وغیرہ جو مقامات متعلقہ پر موجود ہین اُنکی ماہیت اصلی سے اہل ہند بہت کم واقف تھے اور جس طریق سے
باہم خبر رسانی کا سلسلہ جاری ہوتا ہے ہرگز آگاہی نہ رکھتے تھے جبکہ ۱۸۵۷ء مین غدر برپا ہوا تو باغیان ناعاقبت اندیش
نے اُسکو جابجا شکستہ کر دیا مگر جبکہ اقبال عدیم المثال **ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا فرمانرواے انگلستان** نے
آتش فساد کو آب انتظام سے منطفی کر دیا تو بارہ دیگر اسکی مرمت و درستی کا سرانجام ظہور مین آیا اب خبر دیر ور اگرچہ
ابتک یہ کسی کو نہین معلوم کہ مادہ برقی کیا شے اور اُسکی اصل ماہیت کیا ہے لیکن حکیمون نے اسکی بعض بعض قوتین اور
خاصیتین اور مادہ پیدا ہونے کی راہین دریافت کرکے اسکو اکثر مطالب مین مستعمل کیا ہے اور اثر کہربائی یعنی بجلی کی قوت
دو قسم ہے **اول قدرتی** جیسے بادل کی بجلی یا بعض مچھلیون مین پائی جاتی ہے **دوم مصنوعی** جو انسان اپنی کار برآری
کے لیے صنعت سے نکلتا ہے انسان کا نکالا ہوا بجلی کا مادہ کئی ترکیبون سے پیدا ہوتا ہے **اول** والک یعنی رگڑنے
سے دوم گرمی سے سوم کئی چیزون کو ایک خاص ترکیب کے ساتھ ملانے سے چنانچہ قسم سوم ٹیلی گراف کے کارخانہ
مین جاری ہے اور ابتدا اسکی اس طرح پر ہوئی کہ حکیم گیلونیہ کو یہ امر اتفاقیہ دریافت ہو گیا تھا کہ اگر دو مختلف قسم
کی دھاتون کے ٹکڑون کو باہم ملا کر ایک ہاتھ سے ایک دھات کو اور دوسرے ہاتھ سے دوسرے دھات کو چھوئین
تو ایک طرح کا خفیف سا مزہ محسوس ہوتا ہے یا اگر انکو زبان پر رکھین تو ایک قسم کا مزا جو دونون دھاتون کے مزے
سے علیحدہ ہو پایا جائیگا مثلاً ایک روپیہ زبان کے نیچے اور اُتنا ہی بڑا ٹکڑا جست کا زبان کے اوپر رکھکر انگلیون سے دونون کو
ایک طرف سے لانے سے ایک قسم کا مزا جو سابق مین دونون ٹکڑون کے مُنھ مین رکھنے سے پیدا نہین ہوا تھا محسوس
ہو جائیگا اسیطرح اگر جلد جلد اُن ٹکڑون کو ملا کر علیحدہ کرین تو وہ کیفیت زیادہ تر محسوس ہوتی جائیگی حکیم گیلونیہ نے دریافت
کرتے ہی دھاتون کے دو دو ٹکڑون کے بہت سے جوڑے لیے اور بھیگے ہوئے کپڑے کی تہ دیکر باہم ملاے تو
زیادہ طاقت دریافت یعنی دونون ٹکڑون کے سرے کو چھونے سے بہت سا صدمہ محسوس ہوا چنانچہ اُسکا نقشہ یہ ہے



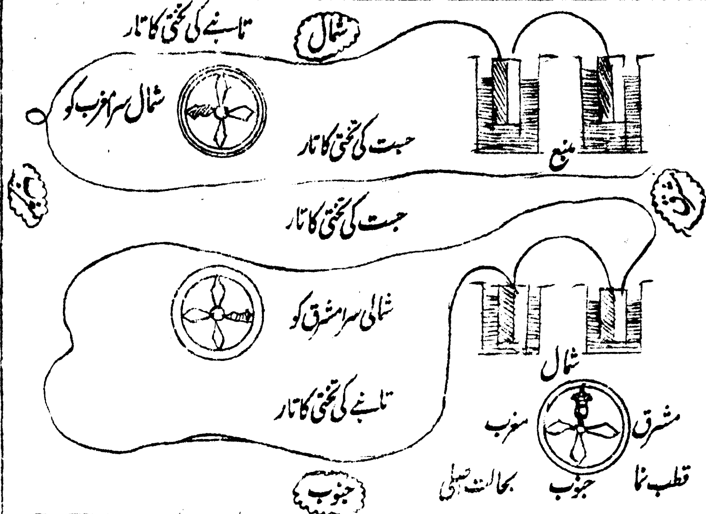
اس مین تانبے اور جست کے دو دو ٹکڑے ہین اور اُن مین کپڑا نمک کے پانی سے بھیگا ہوا رکھا ہے اسکے اوپر اور نیچے کی

تختیون کو چھونے سے خفیف صدمہ حاصل ہوتا ہی اُسکے بعد اسمین یہ اصلاح ہوئی کہ جست اور تانبے کی تختیون کو جدا جدا گلاسون مین یعنی کانچ کی ڈولچیون مین رکھکر بھیگے کپڑے کے بدلے نمک یا نیلے تھوتھے کا پانی یا گندھک وغیرہ کا تیزاب بہت سا پانی ملا ہوا اُس مین ڈالا گیا اور تانبے یا پیتل کے تار سے ایک ڈولچی کے جوڑے کو دوسری ڈولچی کے جوڑے سے اسطرح ملا دیا کہ ایک کنارہ تار کا ایک ڈولچی کے تانبے کے ٹکڑے مین جھالا اور دونون کنارونکی ڈولچیون مین جو دو تانبے اور جست کی تختیان باقی رہین اُنمین جدے جدے تار جھالے جیسے اس نقشے سے ظاہر اشکار ہے



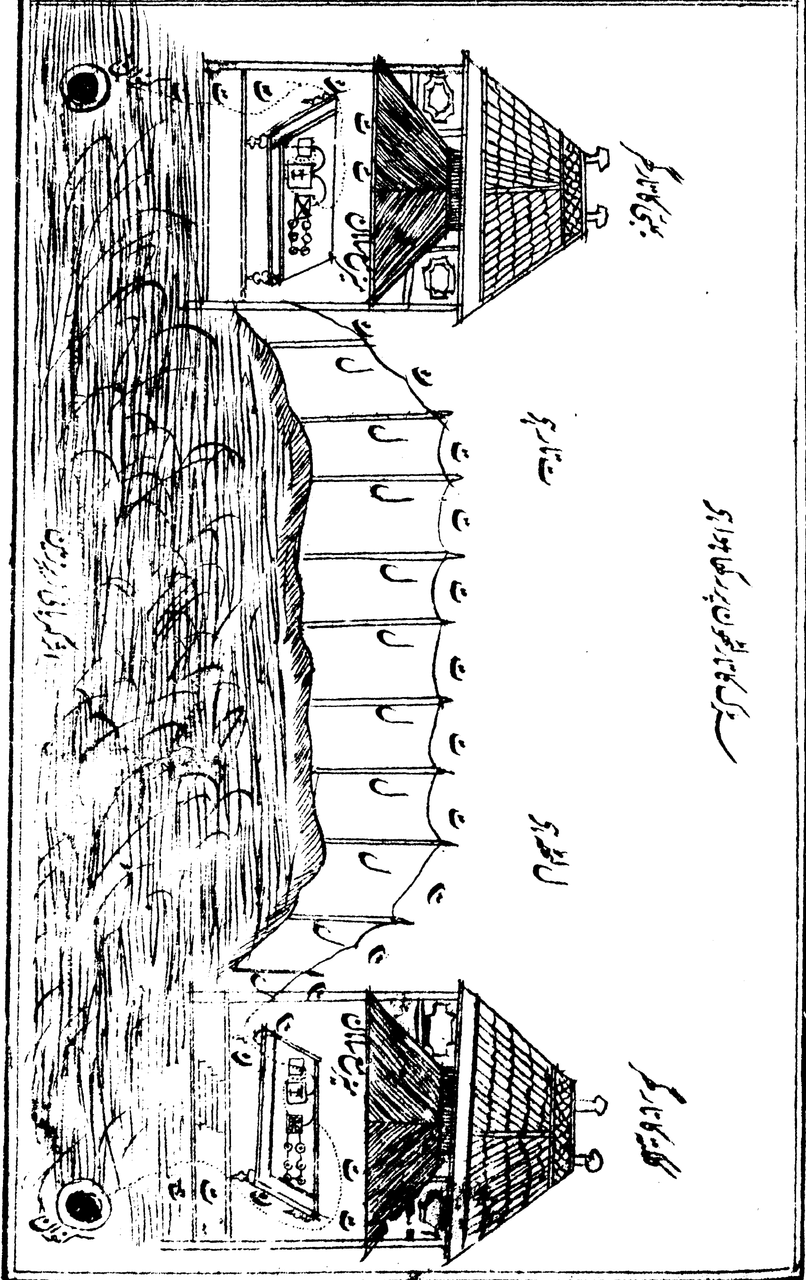
اس ترکیب مین بہت سے فائدون کے علاوہ دو فائدے بہت بڑے حاصل ہوئے ایک تو ڈولچیون کی تعداد زیادہ کرکے بجلی کی قوت بڑھانے کا اختیار رہا اور دوم یہ کہ کنارون کے تارون کو دراز کرنے سے جہانتک چاہین کہربائی کا اثر لیجا سکتے ہین یعنی سابق مین جو نیچے اور اوپر کے فلزات کے ٹکڑون کو چھونے سے تاثیر محسوس ہوتی تھی اب اُن تارون کو جو اوپر نیچے کے ٹکڑون سے دونون کنارون پر ملحق ہین چھوئین تو وہی اثر حاصل ہوگا الغرض جبکہ ایسا آلہ قوت کہربائی کا ترقی بخشنے والا حاصل ہوا تو حکمانے کہربائی کے خواص دریافت کرنے کی طرف توجہ کرکے بہت سے مفید خواص دریافت کیے چنانچہ دونون تارون کو جو کنارونپر ہین ملانے یا پاس لانے سے چٹخ یا چنگاری پیدا ہوتی ہی اور بعد ملادینے کے کچھ کیفیت معلوم نہین ہوتی مگر دونون تارون کو علحدہ کرکے پھر ملائین تو پھر ویسا ہی اثر محسوس ہوگا اور ہزار بار جدا کرکے ملانے سے وہی چٹخ اور چنگاری پیدا ہوگی اور جب ایک تار کو ایک ہاتھ سے اور دوسرے تار کو دوسرے ہاتھ سے چھوئین تو اسوقت بھی یہی اثر محسوس ہوگا کیونکہ وہ اثر ایک تار مین ہوکر انسان کے بدن کی راہ سے دوسرے تار مین پہونچ جاتا ہی اسی طرح ایک تار کو زمین مین گہرا گاڑدین اور دوسرے تار کو بھی گہرا کھود کر زمین مین ملائین تو ملانے کے وقت وہی چنگاری اور چٹخ پائی جائیگی اور سبب اسکا یہ ہی کہ اثر ایک تار مین سے زمین مین جاتا ہی اور زمین کے نیچے نیچے دوسرے تار کے سرے پر ہوکر پھر تختیون تک ڈولچی مین آجاتا ہی اور جسوقت دونون تار باہم بلا واسطہ یا زمین وغیرہ کے وسیلے سے ملے ہوے ہون اور قوت کہربائی اُن مین گردش کر رہی ہو اُسوقت اگر قبلہ نما کی سوئی جو ہمیشہ شمال و جنوب رہتی ہی تار کے نیچے رکھی جاے تو شمال و جنوب نرہیگی بلکہ مشرق و مغرب ہو جائیگی اور اگر جست کی تختی کا تار اوپر رکھا جائے اور تانبے کی تختی کا تار نیچے ہو تو سوئی کا شمالی سرا مشرق کو پھر جائیگا اور جب

تانبے کی تختی کا تار اوپر اور جست کی تختی کا نیچے ہوگا تو وہی شمالی سر امغرب کو پھر جایگا چنانچہ اس شکل سے ظاہر ہی

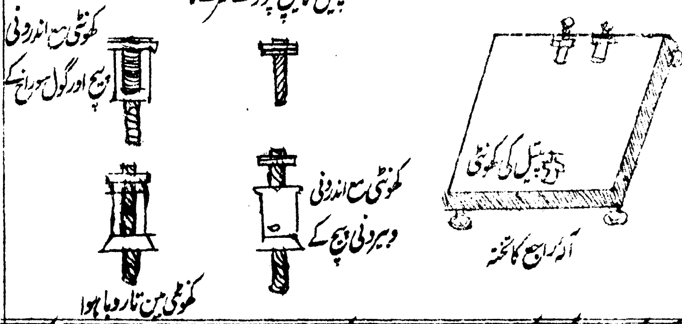


اس بیان سے ظاہر ہوا کہ دونون تارون مین ایک طرح کی کہربائی نہین بلکہ دو طرح کی ہی اور بسبب اختلاف خواص کے سبب سے اُس کہربائی کا نام جو جست کی تختی مین ہوکر اُسکے تار ملحقہ کی راہ سے نکلتی ہی کہربائی موجبہ رکھا ہی اور اُس کہربائی کا نام جو تانبے کی تختی مین ہوکر اُسکے تار ملحقہ کی راہ سے نکلتی ہی کہربائی سالبہ رکھا ہی اور ایک عجوبات یہ ہی کہ اگر کسی لوہے کی سلاخ پر تانبے کا تار سوت خواہ ریشم سے لپٹا ہوا لپیٹا جاوے اور اُس تار کے دونون سرون کو دونون تارون کے سرے سے جو اخیر کی ٹرنیچیون کے تانبے اور جست کی تختی مین جھلے ہوتے ہین ملا دین تو وہ لوہا جسپر ریشم سے ڈھکا ہوا تار لپٹا ہی قوت مقناطیسی پیدا کریگا یعنی اور لوہون کو اپنی طرف جذب کریگا پس اگر وہ لوہا کچا اور نرم ہی تو اُس مین قوت مقناطیسی اُسوقت تک رہیگی کہ جبتک وہ اُس سے ملحق ہی اور جو وہ لوہا پکا اور سخت ہی تو ڈولچیون کے تارون سے علیحدہ کر لینے کے بعد بھی اُس مین قوت مقناطیسی قائم رہیگی اس ترکیب سے اسپات اور فولاد کے مصنوعی مقناطیس بن سکتے ہین اور ایک عجیب خواص یہ ہی کہ مادہ برقی نہایت جلد چلتا ہی اگر کوئی مزاحم نہ ہو تو جتنی دور لیجاؤ اُتنی دور چلا جایگا اس خاصہ کے سبب سے بجلی کی قوت ڈاک کے کام کے لیے بہت مفید اور مناسب ہی یعنی ایک مقام سے دوسرے مقام تک تار کے ذریعے سے اسکا اثر آناً فاناً پلک مارنے سے بھی کم عرصے مین پہونچ جاتا ہی اور اُن اشارون سے کہ جو اثر دریافت کرنے اور حروف کے پہچاننے کے مقرر کر لیے ہین عبارت اور فقرے بنا کر مضمون دریافت کر لیتے ہین ای خرد پرور وہ اصطلاحی حروف ہم تمھین پھر سمجھائینگے مگر پہلے خبر رسانی کا سامان اور اُس کی ترکیب سمجھاتے ہین یاد رکھو کہ تار جس وقت

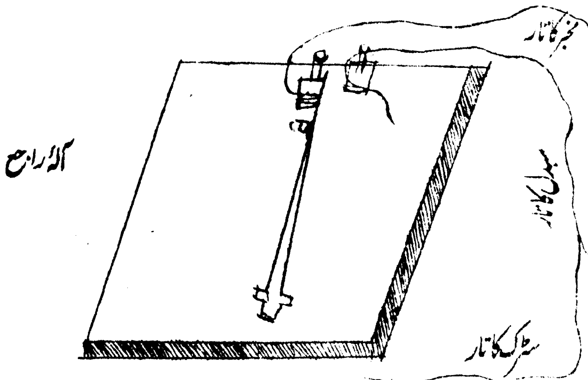
پیشمرملک ہندوستان مین لگایا گیا تو اُس کے ساز و سامان کی یہ صورت تھی



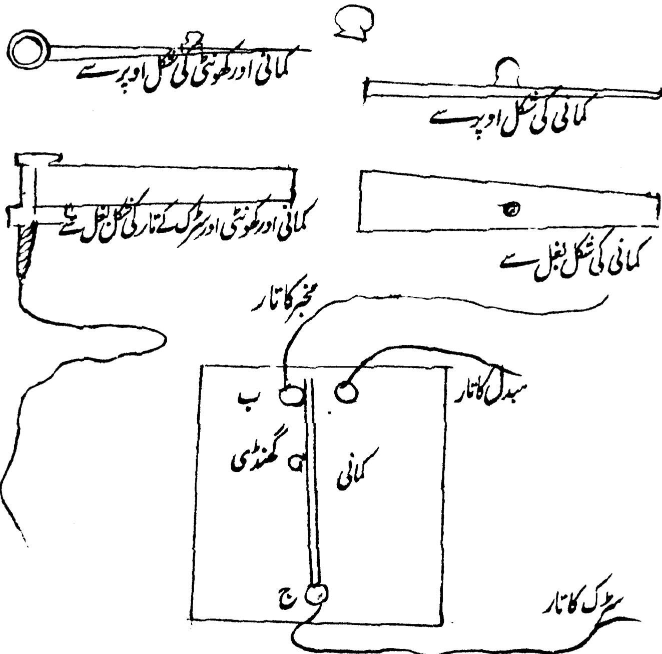
یہ میز جو تار گھر کے بنگلے مین موجود ہی اس پر چار آلے خبر بھیجنے کے رکھے رہتے ہین اول کا نام منبع ہی اور دوسرے کا نام مبدّل ہی اور تیسرے کا نام مخبر ہی اور چوتھے کا نام راجع ہی جو لوہے کا تار سڑک پر لگا ہی اُسکا ایک سرا ایک تار گھر مین اور دوسرا سرا دوسرے تار گھر مین میز کے اُس آلے سے جسکا نام راجع ہی ملا رہتا ہی اول ہم راجع کا بیان کرتے ہین یہ آلہ کسی پکی اور خشک لکڑی کا صرف ایک چوکور تختہ چھ انچھ مربع اور ایک انچھ کا دَل ہوتا ہی اُسمین تین کھونٹیان پیتل کی جمی ہوتی ہین ان کھونٹیون کے اوپر کی طرف اندرونی پیچ کھدا ہوتا ہی اور پیچ کے انتہا پر دار پار ایک سوراخ گول ایسا ہوتا ہی کہ جو تار اُس مین ڈال کر پیچ کسدین تو وہ کھونٹیون سے خوب وصل ہو جائے اس آلہ مین دو کھونٹیان ایک طرف اور ایک کھونٹی دوسری جانب ہی



راجع کے ایک طرف کی دو کھونٹیون مین دو تارون کے سرے پیچ سے دبے ہوتے ہین اور دوسرا ایک تار کا مخبر سے اور دوسرے تار کا میز کے نیچے ہو کر مبدل سے ملا رہتا ہی اور تیسری کھونٹی مین نیچے کی جانب سڑک کا تار میز کے نیچے سے آکر ملتا ہی اور اس کھونٹی مین ایک اسپات کی نوکدار کمانی جھلی ہوتی ہی اسطرح

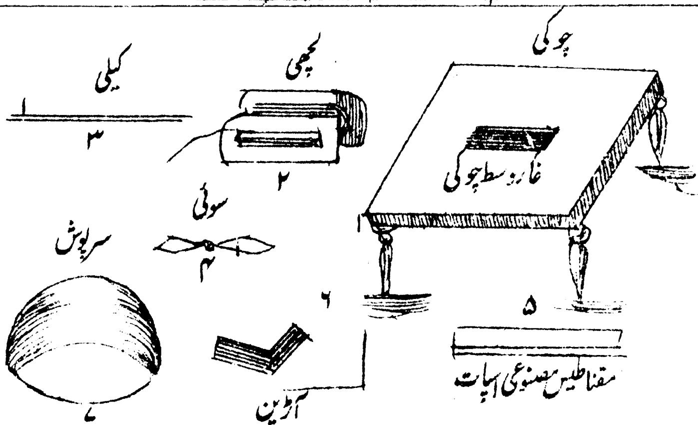


یہ کمانی پانچ انچھ کے قریب لنبی اور آدھ انچھ کی چوڑی اور اسکے درمیان ایک چھوٹی سی گھنڈی ہاتھی دانت
کی اول کی دونون کھونٹیون مین سے اُس کھونٹی کے رخ پر ہوتی ہی جس مین مخبر کا تار آکر دبا ہی حالت اصلی مین یہ
کمانی ہمیشہ اسی کھونٹی سے ملی رہتی ہی اور جب اس کمانی کے ہاتھی دانت کی گھنڈی کو دباتے ہین تو یہ
کمانی دوسری کھونٹی سے جس مین مبدل کا تار آکر لگا ہی ملجاتی ہی چنانچہ ان شکلون سے ظاہر ہی



راجع کا فائدہ یہ ہی کہ خبر کی آمد کے وقت بجلی کا اثر سڑک کے تار کے وسیلے سے تیسری کھونٹی ج پر پہونچتا ہی
اور وہان سے کمانی کے سبب دوسری کھونٹی ب پر پہونچکر تار ملحق کی معرفت مخبر پر اثر کرکے قطب نما کی سوئی کو
داہنے بائین حرکت دیتا ہی لیکن خبر بھیجنے کے وقت ہاتھی دانت کی کھونٹی کو انگلی سے دباکر کمانی کو اول کھونٹی ا سے
ملاتے ہین تو بجلی کا اثر منبع سے مبدل مین ہوکر تار کے ذریعے سے اسی کھونٹی تک آتا ہی پھر اُس مین سے
کمانی کی راہ سے تیسری کھونٹی ج اور سڑک کے تار پر ہوکر دوسرے شہر کے راجع کے ذریعے سے وہان
کے مخبر پر پہونچکر اُسکی سوئی کو حرکت دیتا ہی اسی طرح ہر بار حرف بھیجنے کے وقت کمانی کو ہاتھی دانت کی گھنڈی
دباکر پہلی کھونٹی یعنی ا سے ملاتے جاتے ہین اور جب خبر منگانی ہوتی ہی تو کمانی کو چھوڑ دیتے ہین کہ وہ خود بخود

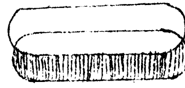
دوسری کھونٹی ب سے ملحق ہوکر تار کا اثر اپنے شہر کے مخبر پر پہونچاتی ہی خرد پرور نے سوال کیا کہ حضرت اس کمانی مین ہاتھی دانت کی گھنڈی نصب کرنے سے کیا فائدہ ہی اور ہم اگر کمانی کو ہاتھ سے دباکر کھونٹی سے ملادیا کرین تو کیا قباحت ہی فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ ای عزیز اسکا سبب یہ ہی کہ ہاتھی دانت مین ہوکر مادۂ برقی گذر نہین سکتا یعنی وہ غیر قابل النفوذ ہی لہذا اُسپر اُنگلی لگا کر کمانی کو دبانے سے اثر بجلی کا اشارہ فہم کے ہاتھ اور بدن مین ہوکر زمین مین نہین اُتر جانے پاتا بلکہ تیسری کھونٹی ج مین سے ہوکر سڑک کے تار پر چلا جاتا ہی انسان کا بدن نہایت سریع النفوذ ہی اس واسطے کہربائی اسکے بدن مین ہوکر بہت جلد نفوذ کر جاتی ہی ای خرد پرور اسکی کیفیت سے تم بخوبی مطلع ہو چکے اب ہم آلۂ مخبر کا بیان کرتے ہین اس آلہ کے سات پرزے ہین اول چوکی دوم لچھی سوم کیلی چہارم سوئی پنجم مقناطیس ششم آرٹین ہفتم سرپوش چنانچہ ان اشکال سے اُنکی کیفیت ظاہر ہی

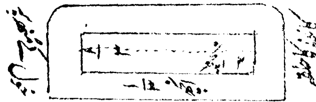


اول چوکی کا حال معلوم کرو یہ مہاگنی یا تون کی لکڑی کا چوکور تختہ آٹھ انچہ مربع اور ایک انچہ کے دل کا جسکے نیچے چار پایے لگے ہوتے ہین بنایا جاتا ہی اس تختہ کے بیچ مین ایک لنبا غار ڈھائی انچہ طول آدھا انچہ عرض او تہائی انچہ عمق کا ہوتا ہی دوم لچھی اسکی یہ صورت ہی کہ تانبے کے بہت باریک پچاس فیٹ لنبے تار پر کچا ریشم لپیٹتے ہین تاکہ لچھی بنانے مین تار کا ایک ٹکڑا دوسرے سے ملکر مادہ برقی کی گردش مین جو تار مین ہوکر ہوا کرتی ہی خلل نڈالے اس ریشم کے لپٹے ہوے تار کو سخت کاغذ یا وصلی کے خول پر جس کی لمبائی دو انچہ اور چوڑائی آدھ انچہ اور درمیان مین فراخی تہائی انچہ کی ہو لپیٹ کر تار کے دونون سرون کو ایک ایک بالشت کے قریب کھلا رکھتے ہین اور اس کاغذ یا وصلی کے خول کے دونون کنارون کی طرف اُسی قسم کے سخت کاغذ کے ٹکڑے حلقے بطور آڑمون کے لگاتے ہین کہ تار خول پر سے اُتر نجائے اور خول کے جوف کی مطابقت کیلیے تہائی انچہ چوڑا اور دو انچہ لمبا سوراخ ہوتا ہی اور

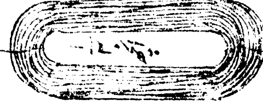
سوراخ کے چاروں طرف کاغذ کی پٹی نمائی انچھ چوڑی چھوڑ دیتے ہین چنانچہ لچھی اور خول اور حلقون وغیرہ کی یہ شکلین ہین

کاغذ کا خول

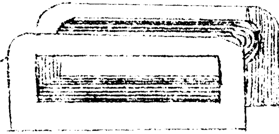




کاغذ کے خول پر تار لپٹا ہوا



لچھی مرتب



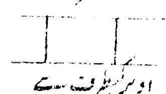
خرد پرور نے عرض کی جناب عالی خول پر تار کس طرح سے لپیٹا جاتا ہے اُستاد نے جواب دیا کہ خول کو اس طرح سے ہاتھ مین رکھنا چاہیے کہ کاغذ کی پٹی کا عرض لپیٹنے والے کے سینے کے سامنے رہے اور دونوں کھلے ہوئے سرے [illegible] ویسا [illegible] ہاتھ کی طرف خول کے کنارے پر نیچے سے ملا کر اپنے سینے کے سامنے سے اوپر کی طرف [illegible] داہنی طرف تک ایک کو دوسرے سے ملا کر لپیٹا جائے جب تک کہ ایک تہ تار کی [illegible] لپیٹنے مین تار نیچے اوپر نہ پڑے پھر دوسری اور تیسری تہ کو اسی قاعدے سے لپیٹین [illegible] تمام ہو جائے اس کل ہیئت مجموعی کا نام لچھی ہے اس طرح

صورت لچھی کی



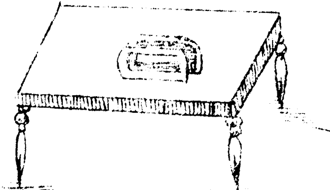
اوپر کی طرف سے

خول مع اطراف کے حلقوں کے



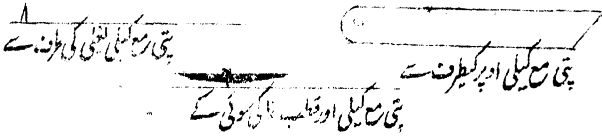
اوپر کی طرف سے

یہ لچھی نیچے کی طرف سے چوکی کے [illegible] مین اس طرح [illegible] جاتی ہے کہ لچھی کے جوف کے نیچے کی سطح چوکی کے تختے کی سطح سے ہموار رہے ذرا بھی نیچی اونچی نہو چنانچہ آلہ مذکور کے ہر پرزہ وابستہ کا نام کیلی ہے اسی جگہ رکھا جاتا ہے اور یہ چوکی میز پر اس طرح رکھی جاتی ہے کہ لچھی کے کھلے ہوئے منھ مشرق و مغرب کی جانب رہین [illegible] لچھی کی شمال و جنوب چنانچہ لچھی مع چوکی یہ ہے

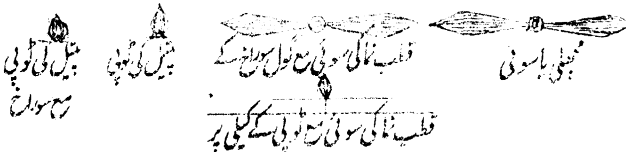


سوم کیلی یہ اسپات کی بہت چھوٹی نوک یعنی انچھ کے آٹھوین حصہ کے برابر لمبی ہوتی ہے اگر اتنا بڑا بھی ہو [illegible] کی

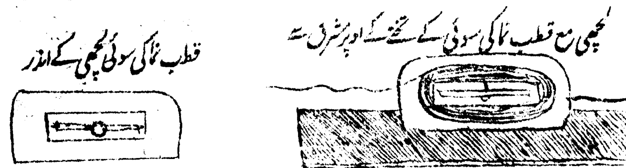
طرف سے ہو تو اُسکی بھی بہت خوب کیلی بنیگی اس نوک کو تانبے کی پتلی پٹی پر اُسکے ایک سرے کے قریب ٹھوکر جھال دیتے ہین یہ تانبے کی پٹی تین انچھ لمبی آدھا انچھ چوڑی اور کاغذ کے برابر موٹی ہوتی ہے اور اس پٹی پر قطب نما کی مچھلی یا سوئی رکھتے ہین پھر تانبے کی پٹی کے اُس سرے کو جدھر کیلی جھلی ہے مغرب کی طرف سے چوکی پر رکھکر اسقدر لچھی کے اندر سرکا دیتے ہین کہ کیلی ٹھیک لچھی کے وسط مین پہونچ جائے اور اُسکے نیچے جھکی رہے چنانچہ کیلی اور سوئی کی یہ شکل ہے



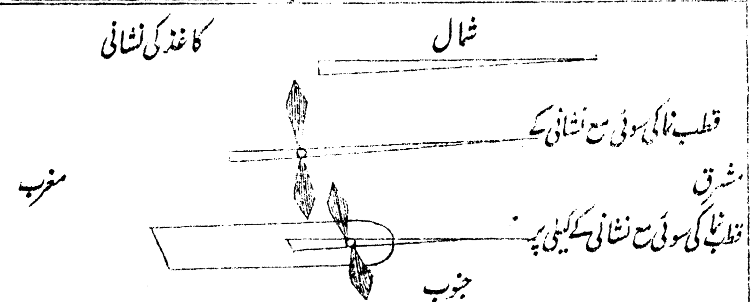
چہارم سوئی پہلے ہم قطب نما بنانے کی ترکیب بیان کرتے ہین قطب نما کی مچھلی ایک انچ لمبی اور انچھ کا بارھوان حصہ چوڑی کاغذ سے پتلی اسپات کی پٹی کی ہوتی ہے اور اسکے وسط مین ایک گول سوراخ کرکے پیتل کی ایک ٹوپی جھال کر ٹوپی مین ایک گول گڑھا جو نیچے سے مچھلی کے گول سوراخ کے برابر چوڑا ہو اور اوپر کو تنگ ہوتے ہوتے ایک نقطے پر ختم ہو جائے بناتے ہین مگر وہ ایک سوراخ بھی [illegible] لیکن [illegible] کیلی کی نوک پر اسکو رکھنے سے ہر طرف بہت آسانی سے گردش کر سکے [illegible] جیسے ان شکلون سے واضح و آشکار ہے



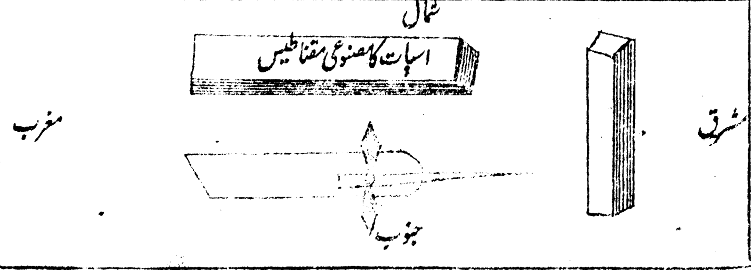
اس سوئی کو اسپات کے مقناطیس پر رگڑنے سے اس مین بھی مقناطیسی اثر پیدا ہو جاتا ہے اس صورت مین اگر اسکو کیلی پر رکھینگے تو سوئی خود بخود گردش کرکے شمال و جنوب کو ٹھہر جائیگی پس شمال کی طرف جو سرا ہے اُسپر کچھ نشان کر دینا چاہیے اور اسطرف یہ سوئی جھکے گی اسواسطے جنوبی سرے پر بقدر ضرورت لاکھ لگا دیتے ہین سوئی اور لچھی کی یہ شکلین ہین



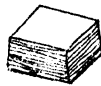
جو کہ بجلی کے کارخانہ میں قطب نما کی سوئی جس کی حرکتیں معلوم ہونی ضرور ہیں ہمیشہ شمال و جنوب میں بچی کے نیچے
ڈھکے رہنے سے انکی حرکتیں دیکھنے میں دقتیں واقع ہوتی ہیں لہذا سوئی کے وسط میں اسکے نیچے کی طرف سفید
کاغذ کی ایک نشانی مشرق و مغرب رہتی ہی لاکھ سے چپکا دیتے ہیں یہ نشانی دو انچ لمبی اور ایک سرے پر انچ کا آٹھوان
حصہ چوڑی اور دوسرے سرے پر نوکدار یعنے گاؤدم ہوتی ہی اس کا موٹا سرا سوئی کے وسط سے نوکدار سرے
کی بہ نسبت زیادہ قریب رہتا ہی تاکہ سوئی ایک طرف سے بھاری ہو کر اپنی گردش میں کچھ فرق پیدا نکرے
نشانی کا چوڑا سرا سوئی کے مغرب طرف اور نوکدار سرا مشرق کی جانب رہتا ہی چنانچہ ان شکلوں کو دیکھو

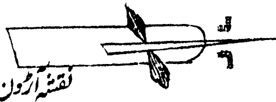


پھر مقناطیس جبکہ نشانی وغیرہ سے سوئی مرتب ہو کر کیلی پر رکھتے ہیں اور بچی کے اندر سرکائی جاتی ہی تو بسبب اسکے
کہ بجلی کا قدرتی مادہ جو ہوا اور بادل وغیرہ میں بھرا ہی اور اکثر اپنی مقدار میں بدلتا رہتا ہی سوئی پر اثر کرکے اسکو ایک
حالت میں ساکن نہیں رہنے دیتا بلکہ مذبذب رکھتا ہی ایک مصنوعی مقناطیس اسپات کا چوکی پر سوئی کے مشرق کی طرف
بچی کے منھ کے قریب لنبا لنبا اسطور سے رکھتے ہیں کہ مقناطیس کا قطب شمالی جنوب کی سمت یعنی سوئی کے جنوبی
سرے کیطرف اور مقناطیس کا قطب جنوبی سمت شمال یعنی سوئی کے قطب شمالی کیطرف ہو اس مختلف کششوں میں سوئی کو جنوباً
و شمالاً گونہ استقلال کی صورت حاصل ہو جاتی ہی اور یہ مقناطیس مصنوعی اسپات کا چھ انچ لمبا اور آدھ انچ چوڑا اور پاؤ انچ موٹا ہوتا ہی اور
اسمین اثر مقناطیسی پہنچنے کی اگرچہ اور بہت سی تدبیرین ہین لیکن جس ترکیب سے ہم قوت مقناطیسی کے چھٹے خواص میں تمھین سمجھا چکے
ہین اُس طریق سے بھی بن سکتا ہی اور یہ شکل مقناطیس کی اور اُسکے رکھے جانے کا مقام ہی ان دونون شکلون پر غور کرو



ششم آڑین اور یہ اسواسطے ہین کہ جب بند وسے شہر کے منبع مین بجلی کا اثر بکثرت ہوتا ہی تو سوئی کو بہت تیز اور زور کی حرکت سے باز رکھتے ہین یہ دونون آڑین سیسے کی ہوتی ہین اور بکھی سے مشرقی دہانے اور مقناطیس کے درمیان نشانی کے نوکدار سرے دونون طرف رکھتے ہین انکو سیسے کی تپلی پتّی سے جو آدھا انچھ لمبی اور پاؤ انچھ چوڑی ہوتی ہین بناتے ہین اور یہین اتنا خم ہوتا ہی کہ جب ایک سرا پتّی کا چوکی پر رکھا جائے تو دوسرا سرا کھڑا ہو کر زاویہ قائمہ پیدا ہو جائے چنانچہ ان شکلون سے اُسکی کیفیت ظاہر ہی

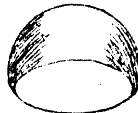


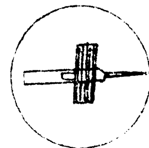


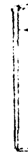


نقشہ آڑون اور مقناطیس کے رکھے جانے کی جگہہ کا

ہفتم سرپوش چونکہ ملک ہندوستان مین اکثر ہوائین تیز تیز چلا کرتی ہین اور سوا اسکے پنکھے کے سبب سے بھی کمرے مین ہوا حرکت کرتی ہی اس باعث سے سوئی اور نشانی کو اکثر حرکت رہتی ہی لہذا اتنا بڑا سرپوش کانچ کا جو بکھی اور سوئی اور نشانی اور آڑون کو ڈھانک سکے چوکی پر رکھا جاتا ہی لیکن اسپات کا مصنوعی مقناطیس سرپوش سے باہر رہتا ہی کہ ہوا اُسکو ہلا نہین سکتی اُسکی صورت یہ ہی

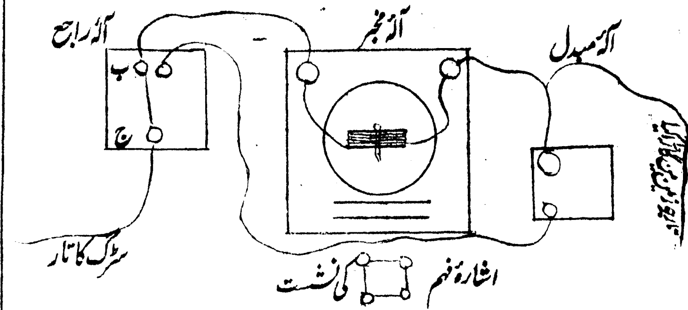




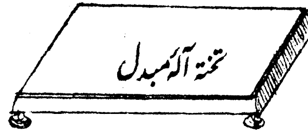


سرپوش مع اسباب کے جو اُسکے نیچے رکھا ہی

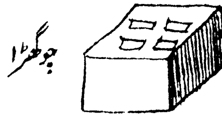
یہ چوکی جو بہمہ آلات مرتب ہی راجع سے داہنی طرف یعنی اُس سے شمال کی سمت میز پر اسطور سے رکھی جاتی ہی کہ بکھی کے دہانے مشرق و مغرب مین رہین پھر بکھی کے جنوبی سرے کے تار کو یعنی اُس سرے کو جس سے تار لپیٹنا شروع کیا تھا راجع کی دوسری کھونٹی ب کے تار کے ساتھ کہ جس کھونٹی سے حالت اصلی مین راجع کی کمانی ہمیشہ ملحق رہتی ہی ملا دیتے ہین اور بکھی کے تار کے دوسرے سرے کو بڑھا کر خواہ گھر اگاڑ دیتے ہین خواہ منبع کے ایک انتہا کے تار کے ساتھ جو زمین مین گھر اگڑا ہوتا ہی ملا دیتے ہین اس آلہ کا یہ فائدہ ہی کہ اسکے سامنے اشارہ فہم کرسی پر بیٹھا ہوا نشانی کی حرکت کو دیکھکر اُسنے حروف اور عبارت سمجھ لیتا ہی خبر بھیجنے کے وقت اشارہ فہم کا بایان ہاتھ راجع کی کمانی کی گھنڈی سے لگا رہتا ہی اور داہنا ہاتھ مبدل سے جو خبر کے داہنے طرف میز پر رکھا جاتا ہی اور اسی طرح خبر کی آمد و رفت جاری ہوتی رہتی ہی دیکھو



آلۂ مبدل کی ترکیب ذرا پیچدار ہی لہذا زیادہ تر تفصیل سے بیان کی جاتی ہی اُسکو غور سے سمجھنا چاہیئے یہ آلہ ایک تختی پر کہ اُسکے نیچے چار چھوٹے چھوٹے پائے اس طرح پر ہوتے ہین ایک عمدہ اور پائدار لکڑی کا بنایا جاتا ہی

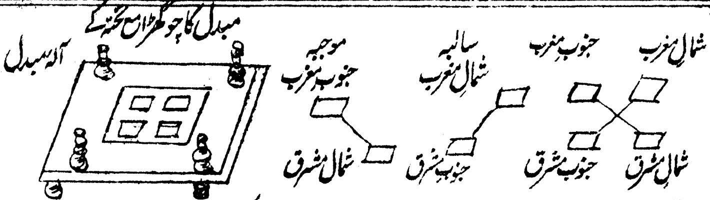


اوّل اِس تختے مین چارون کنارون پر چار کھونٹیان اُسی قسم کی ہوتی ہین جیسے آلۂ راجع مین تم معلوم کر چکے ہو یعنی اُنکے درمیان ایک آڑا سوراخ تار ڈالنے کا اور اوپر ایک کھڑا پیچدار سوراخ مع پیچ تار دبانیکے لیے ہوتا ہی دوم تختے کے بیچون بیچ مین ایک چوگھڑا ایکی اور خشک لکڑیکا چار انچہ مربع اور دو انچہ موٹا لگا دیا جاتا ہی اس چوگھڑیکے اوپر کیطرف چار چوکور خانے ایک ایک انچہ مربع آدھہ آدھہ انچہ گہرے کھود دیجاتے ہین ان خانونمین باہم ایک انچہ کا فاصلہ اور کنارونسے آدھہ انچہ کا رہتا ہی اسطرح

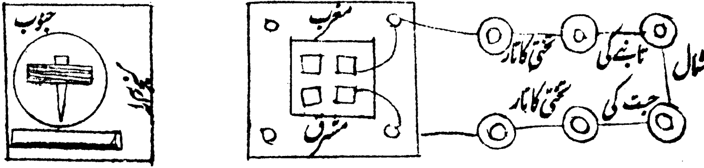


اس چوگھڑے کے مقابل کے کونون کے دو دو خانونمین تانبے کا تار لگا رہتا ہی اس صورت سے لیکن متقاطع تارون کے لگانے مین ایسی ہوشیاری لازم ہی کہ وہ ایک دوسرے سے مل نجائین ورنہ جو اثر کہربائی کا اُسکے ذریعے سے ایک خانہ سے دوسرے خانہ مین پہونچایا جائیگا وہ راہ مین مخلوط ہوکر وہین اپنے برابر کے خانہ مین لوٹ پڑیگا اور دوسرے تار کی راہ سے زمین مین پہونچکر اپنا دورہ پورا کر لیگا اور آگے کو ہرگز نچلے گا اِس چوگھڑے کے شمالی دو خانون مین دو اور تار دو کے سرے لگے ہوتے ہین اور اُن تارونکے دونون سرے اُن خانونکے نزدیک کی کھونٹیون کے نیچے کی طرف جھلے رہتے ہین اور اُن کھونٹیون مین سے شمال مغرب کی کھونٹی مین تانبے کی تختی کا تار اور شمال شرق کی کھونٹی مین جست کی تختی کا تار دبتا ہی

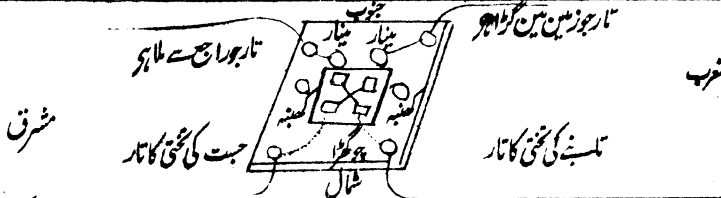
اس سبب سے اول خانہ مین کہربائی سالبہ کا اثر اور دوسرے خانہ مین کہربائی موجبہ کا اثر پیدا ہوتا ہی جو گھڑیکے چارون خانون مین صاف پارہ بھر دیا جاتا ہی تاکہ اُن تارونکا اثر جنکا ایک ایک سرا کھونٹیون سے جھلا ہی اور دوسرا سرا شمالی خانون مین آکر ملا ہی اندرونی کنارونکے تارونکی آگے مقابل کے خانون مین پہونچ جائے غرض اس ترکیب سے شمال مغرب اور جنوب مغرب کے خانون مین اثر کہربائی سالبہ کا اور شمال مشرق و جنوب مغرب کے خانون مین اثر کہربائی موجبہ کا ہمیشہ موجود رہتا ہی



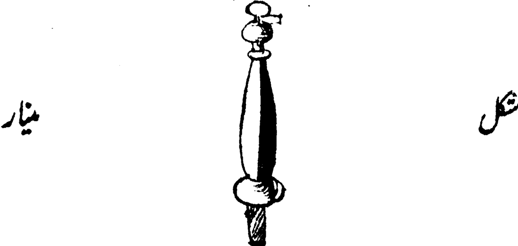
آلہ مبدل ہمیشہ آلہ مخبر کے شمال مین اور منبع کے جنوب مین رکھا جاتا ہی صورت اس سب ترکیب کی یہ ہی



سوا ان چارون پیچ اور چوگھڑے کے آلہ مبدل کے تختے پر دو پیتل کے منار ساڑھے چار انچھ اونچے چوگھڑے کے جنوب کی سمت جڑے جاتے ہین دونون منارون اور اُنکے متصل کے کنارونکی کھونٹیونکے نیچے تار جھلے ہوتے ہین اس شکل سے

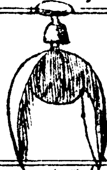


مینار کے اوپر کے سرے پر کھونٹیون کی طرح آڑا گول سوراخ تار کے ڈالنے کے لیے اور کھڑا پیچ کسنے کے لیے ہوتا ہی اس مین شک کا ایک سرا جسکا بیان ہم آگے کرین گے دابا جاتا ہی چنانچہ مینار کی یہ شکل ہی



اى خردپرور ذرا متوجہ ہوکر سنو کہ دو ستونے جو گہڑے کے مشرق و مغرب اُس سے ملے ہوئے بیچون بیچ مین تختے پر
جڑے جاتے ہین یہ بھی قریب چار انچھ کے اونچے ہوتے ہین اُنکے اوپر کے سرون پر ایک گول چھوٹا سوراخ ہوتا ہی اسکے اندر
ایک لاٹھ شرقاً غرباً لمبی ڈالی جاتی ہی اسکے شرقی سرے پر گھنے کے باہر کی طرف ایک دستہ پھیرنیکے لیے لگا رہتا ہی اور دوسرے سرے
پر ایک پیچ ہوتا ہی جسکے کسدینے سے لاٹھ کھنبونکے سوراخون سے از خود نکل نہ سکے اور ظاہر ہی کہ کھنبونکے جو گھڑے کے عرض کے
مطابق لاٹھ کی لمبائی چار انچھ کی ہوگی پس دونون سرون سے ایک ایک انچھ چھوڑ کے لاٹھ کے اوپر دو نوکدار کبڑیان پہنائی جاتی
ہین مشرق کی طرف کی کبڑی تو پیتل کی موٹھ پر ہوتی ہی لیکن مغرب کی طرف کی کبڑی آبنوسی یا ہاتھی دانت کے چھلے پر
جو لاٹھ پر اسطرف کو چڑہایا جاتا ہی پہنائی جاتی ہی اس چھلے سے یہ فائدہ ہی کہ دونون کبڑیون کے درمیان کوئی
جسم جو نفوذ کہربائی کی قابلیت نہ رکھتا ہو مانع آجائے تاکہ اثر کہربائی کا جو ایک کبڑی مین آئے پیتل کی
لاٹھ پر ہوکر دوسری کبڑی مین نہ پہونچ جائے چنانچہ اُس لاٹھ اور پیتل کی کبڑی کی یہ شکل ہوتی ہی

پیتل کی کبڑی



آبنوس کا چھلا



اسکے دونون سرون مین اسپات کے کانٹے یا نوکین ڈیڑھ ڈیڑھ انچھ کے قریب لمبی جھلی ہوتی ہین اور دونون
نوکون کے درمیان دو انچھ کا فاصلہ ہوتا ہی کبڑی کے اوپر جو گول سوراخ ہی اسکی راہ سے وہ لاٹھ پہنا دی
جاتی ہی کبڑی کے اوپر کی طرف بھی ایک آڑا گول سوراخ اور ایک کسنے والا پیچ ہوتا ہی اسمین ایک سٹک کا
سرا دبایا جاتا ہی جب یہ کبڑیان لاٹھ پر اپنی حالت سکون مین ہوتی ہین تو انکی نوکین جو گھڑے کے چارون خانون
کے بیچون بیچ مین اوپر سے آدھ انچھ کی دوری پر لٹکا کرتی ہین لیکن حالت گردش مین جب دستے کو داہنی
طرف ہلا کر کبڑیون کے شمالی کانٹون کو پارے مین جو چو گھڑے کے خانون مین بھرا ہی ڈبو دیتے ہین تو مشرقی کبڑی
مین اثر کہربائی موجبہ کا اور مغربی کبڑی مین اثر کہربائی سالبہ کا آجاتا ہی اور برخلاف اسکے اثر بھی برعکس ہوتا ہی چنانچہ اسکی یہ شکل ہی

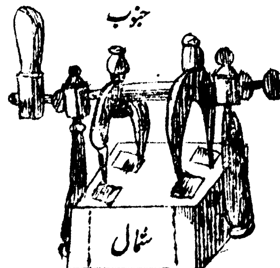
جنوب

مشرق

مغرب

اثر کہربائی موجبہ کا

اثر کہربائی سالبہ کا



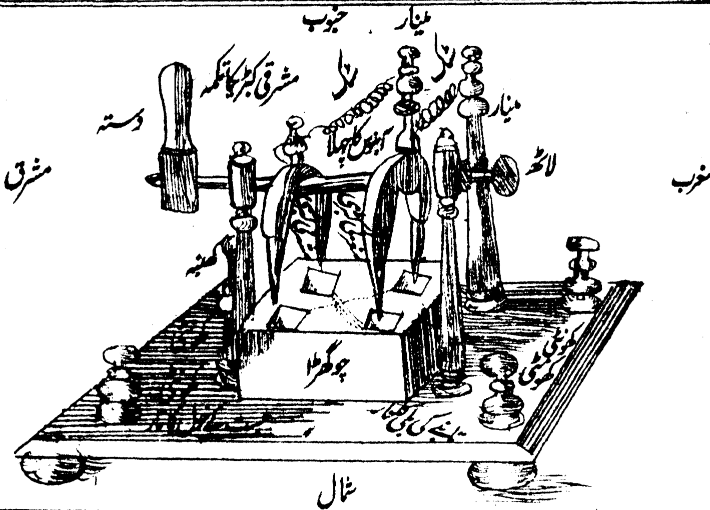
اثر کہربائی سالبہ کا

اثر کہربائی موجبہ کا

حالت سکون مین لاٹھ اس طرح رہے کہ کبڑیون کی نوکین پارہ کے خانون سے اٹھی رہین اور ضرور ہی کہ کبڑیون
اور میناروں سے الصاق ہو جائے تاکہ کبڑیون کی کہربائی میناروں پر پہونچ جائے اس فوائد کے حصول کے
واسطے دو سٹکون کا استعمال ہوتا ہی اُن کی ترکیب یہ ہی کہ قریب پاؤ انچھ کے موٹے گول بعل پر پیتل کا موٹا چکدار
تار ریچہ کے تار کی طرح لپیٹ کر اُسکی ایک دمدار سٹک تین انچھ لمبی اور آدھہ انچھ موٹی بناتے ہین چنانچہ اُسکی یہ شکل ہی



اس سٹک کا ایک سرا کبڑی کے اوپر کے سوراخ مین اور دوسرا سرا مینار کے اوپر کے سوراخ مین پیچ سے کسا جاتا ہی آلہ مبدل کی یہ صورت ہی



آلہ مبدل کا یہ فائدہ ہی کہ اس کے سبب سے دونون قسمون کے کہربائی مین سے جسکو چاہین سڑک کے تار پر
دوڑا کر دوسرے شہر کے مخبر مین اُسکا اثر پہونچائین اور اس تبدیل کو بہت جلد جلد صرف اُنگلی ہلانے کے اشارہ
سے کر سکتے ہین یعنی دستے کو اُنگلیون سے داہنے طرف ہلانے سے تار پر اثر کہربائی موجبہ کا روان ہو کر دوسرے
ڈاک خانہ کے مخبر کی نشانی کو داہنے ہاتھ کی طرف حرکت دیگا اور جب دستے کو چھوڑ دین گے تو سٹکونکی لچک اور زور
سے کبڑیون کی نوکین پارہ سے اٹھی رہین گی اور کوئی اثر اس طرف کا سڑک کے تار پر نہ ہوگا چہارم **منبع** منبع اُس
آلہ کو کہتے ہین جس سے بجلی کا مادہ پیدا کر کے سڑک کے تار پر روان کرتے ہین جیسے والٹا کا عمودی ستون اور ڈوپیون
کی بارٹلیکن اس بارٹہ مین ایک بڑی قباحت یہ ہی کہ اسکا اثر ہمیشہ یکسان نہین رہتا یعنی ابتدا مین اثر بہت زور
کا ہوتا ہی اور آخر کو کم ہوتے ہوتے تھوڑے عرصہ مین بالکل زائل ہو جاتا ہی اس سبب سے کہ تیزاب کی تیزی سے

جست گل کر تانبے کی تختی پر بطور قلعی کے جم جاتا ہی اور تانبے کی تختی کو بھی بمنزلہ جست کی تختی کے بنا دیتا ہی اور جو اثر مختلف دھاتون کے ملانے سے پیدا ہوتا تھا موقوف ہو جاتا ہی اور اس قصور سے ڈاک بجلی کے کام مین بڑا نقصان ہوتا ہی اور وہان ایسی باڑھ ضرور ہی کہ جس کی قوت مدت دراز تک قائم رہے اور ہر ایک ڈوبچی کا جسین جست اور تانبے کی تختیون کے جوڑے رہتے ہین رکن نام ہی اور اس طرح کے دو یا زیادہ ارکان کے سلسلے کو باڑھ کہتے ہین حکیمون نے کئی طرح کی باڑھین یکسان اور مستقل قوت کی ایجاد کی ہین اُنمین سے ایک باڑھ جو کہ ہر جگہ کم خرچ مین تیار ہو سکتی ہی ہم بیان کرتے ہین ای خردپرور ایک رکن مین جو مختلف دھاتون کی تختیان ملائی جاتی ہین اُن مین سے ایک ہمیشہ جست کی ہوتی ہی اور دوسری خواہ تانبے کی خواہ چاندی کی خواہ پلاٹینیا کی خواہ کوئلے کی ہوتی ہی اور اب ہم جس باڑھ کا بیان کرتے ہین اُسکو حکیم دانیال نے ایجاد کیا ہی اس باڑھ کے ایک رکن مین پانچ چیزین اس تفصیل سے ہوتی ہین **ایک** کانچ کی ڈوبچی دوسرے جست کا خول تیسرے مٹی کی ڈوبچی چوتھے تانبے کا تار اور پلی پانچوین عرق اور ترکیب ان اجزا کی اس طرح ہی کہ کانچ کی ڈوبچی کے اندر جست کا خول مائل جو دونون سرون سے کھلا ہوتا ہی اور اُس کے ایک سرے پر تانبے کا تار جڑا ہوتا ہی رکھا جاتا ہی اور جست کے خول کے اندر مٹی کی ڈوبچی جس کا ایک مُنھ بند ہوتا ہی اور وہ دو انچھ چوڑی اور چھ انچھ اونچی ہوتی ہی رکھی جاتی ہی اور مٹی کی ڈوبچی کے اندر تانبے کا تار جس مین ایک پیالی بطور پلی کے جھلی ہوتی ہی ڈالا جاتا ہی چنانچہ اُن کی یہ شکلین ہین ان کو بہ نگاہِ غور دیکھو ❊

کانچ کی ڈوبچی

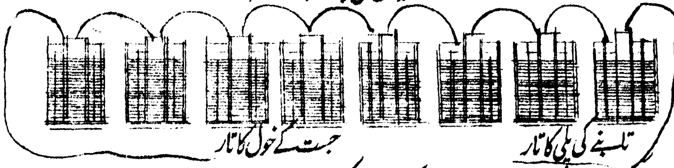
جست کا خول

مٹی کی ڈوبچی

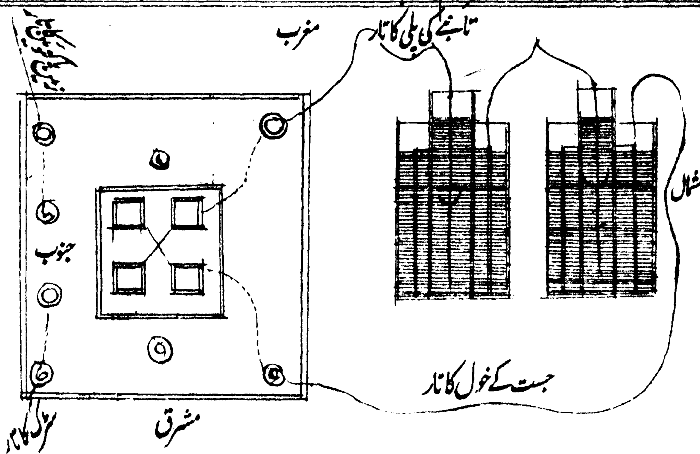
تانبے کا تار اور پلی

دانیال کی باڑھ کا ایک رکن

اس پیالی پر تھوڑی سی نیلے تھوتھے کی قلمین یا ڈلیان رکھکر کانچ اور مٹی کی دونون ڈوبچیون مین اوپر سے قریب آدھ انچھ کی دوری تک پانی بھر دیتے ہین اور ایک ڈوبچی کے پلی کے تار کو دوسری ڈوبچی کے جست کے خول کے تار سے ملا دیتے ہین اگر کانچ کی ڈوبچی کے پانی مین تھوڑا سا نمک ملا دین تو باڑھ کا اثر زیادہ تر قوی ہو جانے گا اور تانبے کی پلی پر اتنی نیلے تھوتھے کی قلمین رکھنی چاہئین کہ مٹی کی ڈوبچی کا پانی نیلے رنگ کا دکھلائی دینے لگے اور جب کبھی پانی کا رنگ زردی مائل ہونے سے اثر کمزور ہو جاتے تو تھوڑے سے نیلے تھوتھے کے ٹکڑے اور ڈال دینے چاہئین اور ایک ہفتے کے بعد ڈوبچیون کا پانی بدل دینا اور تختیون وغیرہ کو دھو ڈالنا ضرور ہی یہ باڑھ مستقل اور دیرپا ہوتی ہی دانیال کی باڑھ کا یہ نقشہ ہی



یہ بارٹھ آلۂ مبدل کے داہنے یعنی شمال کے سمت رکھی جاتی ہی اور اس ہین سے مطابق ضرورت کے دو ڈوبچیون سے سو تک ارکان ہوتے ہین اول ڈوبچی مین سے جست کے خول کا تار آلۂ مبدل کے اُس کھونٹی مین دبایا جاتا ہی جو مبدل کے شمال و مشرق کے کونے پر ہی اور آخر ڈوبچی مین سے تانبے کی پلی کا تار اُس کھونٹی مین دبایا جاتا ہی جو مبدل کے شمال و مغرب کے کونے پر ہی اس ترکیب سے یہ بارٹھ ہمیشہ کہربائی کے دونون اثر یعنی موجبہ اور سالبہ مبدل کے چارون خانون مین جنمین پارہ ہی بھرے رکھتی ہی اور ان خانون مین کبڑیون کے کلنٹے ڈبونے سے کبڑی کے تکمے اور مینار اور کھونٹی پر ہو کر حسب مرضی ایک قسم کا اثر تو سڑک کے تار پر سے دوسرے شہر کے ڈاکخانہ کو روانہ ہو جاتا ہی اور دوسرے قسم کا اثر زمین یا تالاب یا ندی یا کنوئین مین جاتا ہی یہ ہی شکل مبدل اور بارٹھ کی



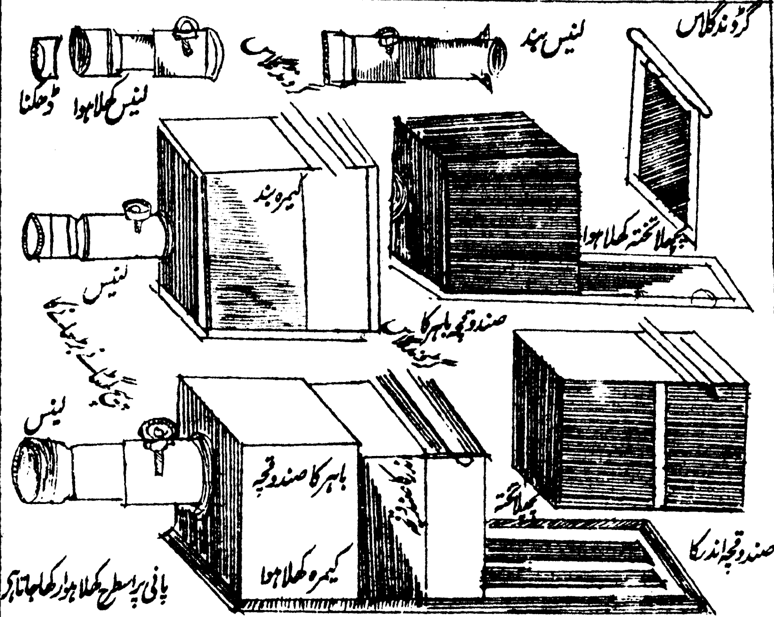
ای خردپرور یہان تک ڈاک بجلی کے چارون آلات کا یعنے منبع خواہ بارٹھ اور مبدل اور مخبر اور راجع کا حال اور میز پر سجے جانے کی ترکیب مع نقشہاے صاف صاف ہم گوش گذار کر چکے اور یہ بھی سمجھا دیا ہی کہ قوتِ موجبہ اور قوتِ سالبہ کے باعث سوئی کو دو طرح کی حرکت ہوتی ہی ایک داہنی طرف اور ایک بائین جانب اب یاد رکھو کہ ان دونون حرکتون سے حروفِ ابجد کی ترکیب پر یہ علامتین شناخت حروف کے لیے انگریزی اور فارسی مین قرار دی گئی ہین

ٹیلی گراف کے حرفون کی نشانی یہ ہی

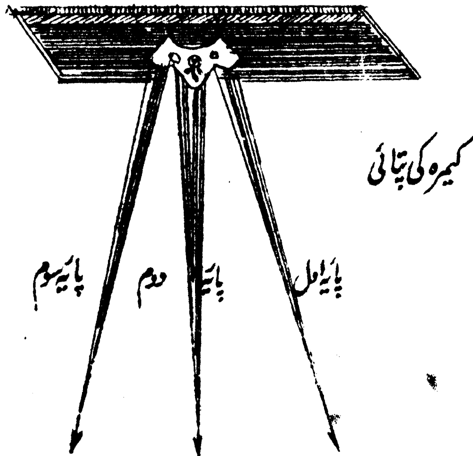
نمبر	نشانین سوئی کی	حروف انگریزی	حروف اردو	نمبر	نشانین سوئی کی	حروف انگریزی	حروف اردو
۱	/	A	ا ع	۱۳	\\\	N	ن
۲	//	B	ب	۱۴	\\\\	O	*
۳	///	C	ث ص	۱۵	/\	P	پ
۴	////	D	د ڈ	۱۶	/\\	Q	ق
۵	\/	E	*	۱۷	/\\\	R	ر
۶	\//	F	ف	۱۸	/\\\\	S	س
۷	\///	G	گ غ	۱۹	/\/	T	ت ٹ
۸	\////	H	ح ہ	۲۰	//\\	UV	و
۹	\/\	IJ	ج	۲۱	\/\/	W	*
۱۰	\\//	K	ک	۲۲	\\/	X	خ
۱۱	\	L	ل	۲۳	\\\/	Y	ی
۱۲	\\	M		۲۴	\\\\/	Z	ذ ز ض ظ

سوا اُنکے تین علامتین اور ہین اول ؛؛ /\/\ ؛؛ یہ علامت فقط انتہاے پیغام کی ہی دوم ؛؛ \/ ؛؛ علامت ایجاب کی سوم ؛؛ /\ ؛؛ علامت نفی کی اے خرد پرور تار برقی کی اصل یہی ہی جو ہمنے بیان کی مگر دانشوران اہل ایجاد ہنوز اس مین بلکہ ہر کام مین ایک نہ ایک نئی بات پیدا کرتے چلے جاتے ہین چنانچہ اب تم کسی مقام پر ڈاک بجلی کا کارخانہ دیکھو گے تو بالکل کچھ اور نظر آئیگا شہزادۂ نازک خیال رنگین مقال نے کہا کہ حضرت سلامت ٹیلی گراف کی کیفیت تو مین بخوبی سمجھ گیا مگر یہ فرمائیے کہ فوٹوگراف کیا شی ہی اسمین بھی علم برق سے کچھ کام پڑتا ہی یا کسی اور ترکیب سے مطلب حاصل کرتے ہین فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ اے عزیز سراپا تمیز جو تصویر عکس کے ذریعے سے قائم کیجاتی ہی اُسکو فوٹوگراف کہتے ہین اُسکی چند قسمین ہین اول ڈگرو ٹیپ جو تانبے کی تختی پر چاندی کا ملمع چڑھانے کے بعد تیار کرتے ہین دوم پائرٹو جو آبنیہ پر جیٹ وارنش یعنی روغن سیاہ کے ذریعے سے قائم رہجاتی ہی سوم نگی ٹیو جو آئینہ پر سے ایک قسم کے کاغذ پر چھاپ لیا کرتے ہین اس مین وہ دوائین استعمال کیجاتی ہین جنکو شعاع آفتاب سے کسی نہ کسی نوع کا ایک تعلق حاصل ہی تصویر عکسی ایک

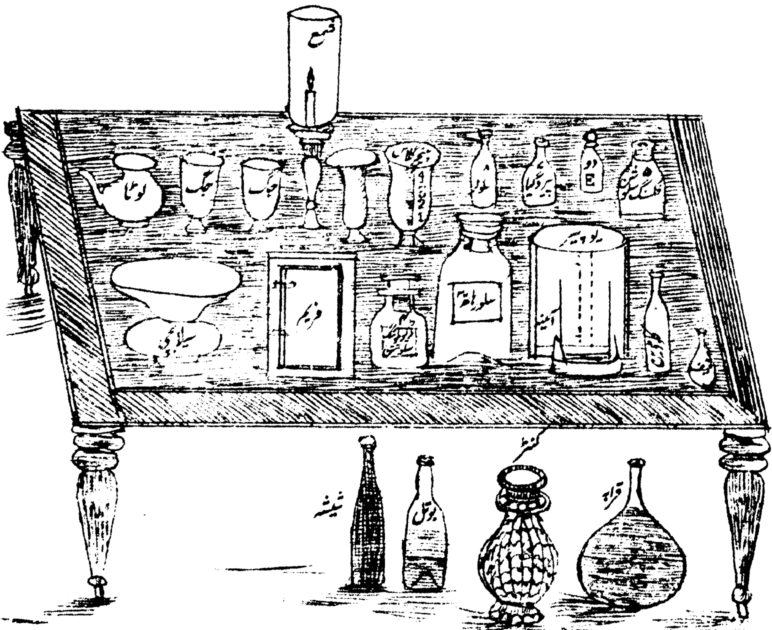
عجیب غریب دربین کے وسیلے سے تیار کیجاتی ہی جسکا انگریزی مین کیمرہ ابسکیورا کہتے ہین اُسکے مُنھ کا نام لینس ہی اور اُسکے اندر ایک بے جلا آئینہ لگایا جاتا ہی جسکا نام گرونڈ گلاس ہی یہ لینس اور گرونڈ گلاس ایک لکڑی کے خوشنما صندوق مین نصب ہوتے ہین



اس کیمرہ کو ایک عمدہ اور خوبصورت سہ پایہ پر رکھکر جس کی تصویر کا عکس لینا منظور ہوتا ہی اُسکو لینس کے روبرو لاتے ہین اور ڈھکنا کھول کر اُسکے عکس کو گرونڈ گلاس پر نگاہ کرتے ہین تپائی کی یہ صورت ہی



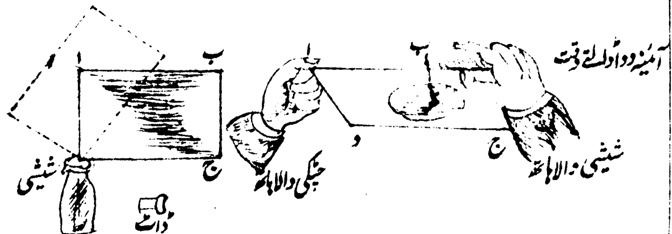
یہ تپائی اور دوربین باہر میدان مین رکھی جاتی ہی اور باقی سامان ایک تاریک کمرے مین رکھا جاتا ہی جہان بالکل آفتاب کی شعاع کا اثر نہین پہونچ سکتا بلکہ شمع کی روشنی سے کام لیا کرتے ہین اب دیکھو کہ جس وقت آدمی وغیرہ دوربین کے سامنے بیٹھتا ہی تو لینس کے اندر سے اُسکا عکس گذرتا ہوا گرونڈ گلاس پر اسطرح نظر آتا ہی کہ سر نیچے ہوتا ہی اور پائون اوپر دکھلائی دیتے ہین علی ہذا القیاس درخت اور پہاڑ وغیرہ بھی معکوس نظر آتے ہین مگر اکثر اوقات اول وہ عکس صاف نہین معلوم ہوتا اسواسطے لینس کے گھٹانے بڑھانے کا جو پیچ ہی اسکو گردش دینے سے یا کیمرہ کے اندرونی صندوقچہ کو آگے پیچھے ہٹانے سے چہرہ وغیرہ صاف نظر آنے لگتا ہی مگر دستور ہی کہ ایک سیاہ کپڑا کیمرے پر اسطرح سے ڈال لیتے ہین کہ صرف لینس باہر رہجاتا ہی اور جو شخص گرونڈ گلاس پر عکس دیکھتا ہی اُسکا سر مع تمام کیمرہ کے اُس پارچہ کے اندر پوشیدہ ہوجاتا ہی غرضکہ جسوقت آنکھ ملک حسب دلخواہ صاف نظر آتی ہی تو اُس مقام پر پیچ قائم کردیتے ہین اور کیمرہ کو یا تپائی کو کسی طرح کی حرکت نہین دیتے بعد اُسکے حجرۂ تاریک مین جاکر آئینہ کو انگریزی ادویات سے درست کرتے ہین



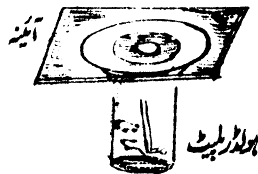
اُس اندھیری کوٹھری مین ایک میز پر تمام ادویات اپنے اپنے قرینے سے رکھی رہتی ہین چنانچہ ہم تمھارے سمجھانے کے لیے ایک عمدہ جدول ترتیب دیتے ہین

نمبر شمار	اسم دواے مرکب	نام اُن مفرد دواؤن کا جو مرکب کی جاتی ہین	ترکیب استعمال ادویہ
۱	میکچر	[illegible]	ان سب کو ایک بوتل مین آئینہ دھونے کے واسطے ملا رکھنا ٥
۲	اسی ٹو دائیر گائوڈین	[illegible]	ملا کر خوب ہلانا ڈاٹ لگا کر جاے تاریک مین رکھنا چھ گھنٹے بعد کام لینا۔
۳	سلور باتھ	[illegible]	پہلے نیٹرٹ سلور مین آٹھ اونس پانی ملانا جب گھل جائے تو باقی سولہ اونس پانی ڈالنا پھر قیف مین کاغذ لگا کر چھان لینا اندھیری مین بنانا دوہرا سیاہ غلاف چڑھانا بارہ گھنٹہ رکھنا
۴	ڈیولپنگ سلوشن	[illegible]	پروٹو سلفٹ آف ایرن کو پیس کر گھولنا پھر چھان لینا بعد ازان دونون دوائین ملا کر ڈاٹ بند کرنا
۵	فکسنگ سلوشن	[illegible]	باریک پیس کر گھولنا پھر چھان لینا ڈاٹ بند کر کے رکھنا — تصویر یا ریٹو مین جیبٹ وارنش ڈالنا
۶	اسی اوڈین سلوشن	[illegible]	پانی مین گھول کر چھان لینا بہت سرخ ہو تو چار گرام پانی اور ملا دینا۔
۷	پیروگیالک سلوشن	[illegible]	خوب ہلا کر قیف سے چھان لینا اور دواے نمبر ۸ کے چند قطرے ملا دینا
۸	سلو ہلوشن	[illegible]	اندھیرے مین ملانا اور چھان کر غلاف چڑھانا — تصویر رنگی ٹوٹن اینبر وارنش ڈالنا
۹	آل بیومین	[illegible]	چمچہ سیم سے درہم برہم کر کے نمک سائیدہ ملانا جب کف پیدا ہو چمچہ سے اٹھا کر وہ کف شیشے مین بھرنا چوبیس گھنٹے کے بعد استعمال مین لانا۔
۱۰	سن سیٹو باتھ	[illegible]	مکان تاریک مین بنانا اندھیرے مین رکھنا دوہرا سیاہ کپڑے کا غلاف چڑھانا
۱۱	ٹوننگ باتھ	[illegible]	پانی مین گھول کر رکھ دینا
۱۲	فکسنگ باتھ	[illegible]	ہیپو سلفٹ آف سوڈا کو کل کر گھولنا اور سکو موقع بموقع کام مین صرف کرنا

ہی خرد پرور اب تم ان ادویات کا مرکب کرنا تو معلوم کر چکے مگر تصویر بنانے کا طریقہ ہنوز تم نہین سمجھے اسواسطے ہکو ضرور ہی کہ مختصر طور پر اُسکو بھی بیان کرین اول نگیٹیو پلیٹ یعنی بہت صاف آئینہ کو نمبر اول یعنی ٹرپلی سے جو ایک قسم کی عمدہ مٹی ہی ملکر دھو ڈالنا پھر کیمیالیس سے کہ جو ایک قسم کا ولایتی ملائم چمڑا ہی یا کسی ریشمی رومال سے خشک کرنا پھر یہ سب سامان جس طریق سے ہم فہمایش کر چکے ہین ایک مکان تاریک مین میز پر رکھکر شمع روشن کرنا اور جب کسی میدان مین اتفاق پڑے اور جاے تاریک ہاتھ نہ آئے تو اس نظر سے کسی قسم کے سنگین کپڑے کو سہ رنگ دے کر چھپر کھٹ کی صورت ایک ایسی کوٹھری بنا لیتے ہین کہ جس جگہ منظور ہو اُسی وقت نصب کر سکتے ہین اور اُسکے اندر میز رکھکر تمام سامان تصویر عکسی کا چُن دیتے ہین اب سنو کہ اُس صاف آئینہ کو بائین ہاتھ کی چٹکی مین اسطرح پکڑین کہ سطح برابر رہے پھر سیدھے ہاتھ سے اُسپر دوائے نمبر دوم یعنی ای او ڈائیزڈ کلوڈین ڈالکر چارون طرف پھیلا کے پھر اُسی شیشے مین جلد اونڈیل لینا

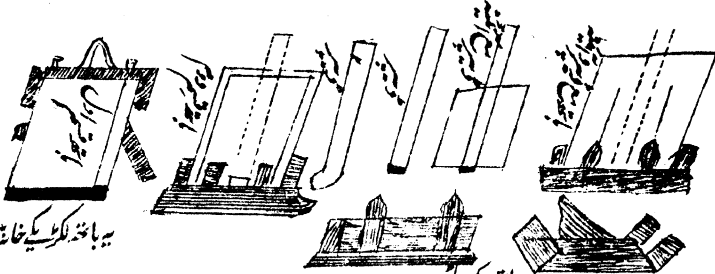


سوا اس ترکیب کے لکڑی اور ربڑ کا ایک آلہ آئینہ کی گرفت کے واسطے مقرر ہی دیکھو اُسکو ہولڈر پلیٹ کہتے ہین یہ آلہ معروف ہی یعنی ایک گول نل کی لکڑی کی اندر سے خالی ہوتی ہی اور سیر چمڑے کی طرح ایک طرف ربڑ لگا ہوتا ہی اور بیچ مین ہوا کھینچنے کی ایک کمانی و جھری



جب کالوڈین کو شیشی مین بھر لیتے ہین تو آئینہ فوراً خشک ہو جاتا ہی پھر اسلو ڈیپر پر رکھکر آہستگی ہاتھ مین ڈالتے ہین ڈیپر ایک آئینہ کی لمبی پٹری قریب دو انچ کے چوڑی ہوتی ہی اور ہاتھ کے مُنھ سے دو انچ اونچی اسکے ایک جانب یا تو قدرے نوک اُسکی خمیدہ ہوتی ہی یا گٹا پرچہ جو ایک قسم کا گوند ہی اور حرارت کے وسیلے سے پگھل جاتا ہی ایک آڑی پٹری آئینہ کی پاؤ انچ چوڑی اور ڈیپر کے عرض برابر لمبی اُسکے ایک سرے پر جما لیتے ہین اسکے سہارے سے آئینہ قائم رہ سکتا ہی پھر ہاتھ مین سلور سلوشن نمبر سوم بھر کر یہ آئینہ ڈیپر کے وسیلے سے اُسمین ڈبو دیتے ہین باتھ آئینہ کا یا چینی کا ایک مستطیل خانہ اندر سے خالی بالکل مستطیل آئینے کے گمرکی صورت ہوتا ہی کبھی اسکو ایک

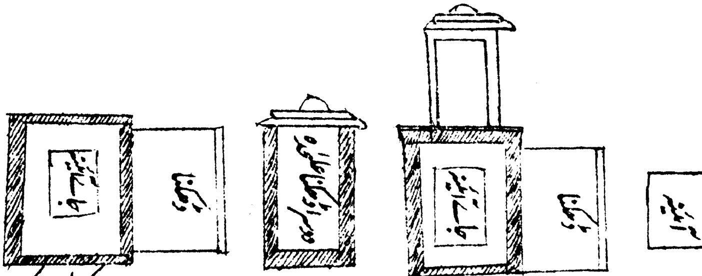
علیحدہ لکڑی کے چوکھٹے مین قائم کرتے ہین اور کبھی سامان کے ہمراہ اس قسم کا باتھ ملجاتا ہی کہ جسپر غلاف کے طور سے ایک خانہ چوبین لگا رہتا ہی اور اُسکے مُنھ پر ایک تختی باتھ کو ڈھانکنے کے لیے لگائی جاتی ہی اور دو پائے ہوتے ہین



یہ باتھ لکڑی کے خانہ مین ہی

باتھ کے چوکھٹے

ڈپیر پر آئینہ اس طرح رکھتے ہین کہ جس سطح پر کلوڈین پڑا ہی وہ اوپر رہے اور پشت آئینہ کی ڈپیر سے ملی رہے پھر باتھ کے سلور سلوشن مین آہستہ سے یکبارگی ڈبو دینا دو منٹ کے بعد ڈپیر کو باہر نکالکر دیکھنا اگر آئینہ پر چکنائی کی طرح جھائیان نظر آئین تو پھر ایک منٹ کے واسطے باتھ مین غرق کر دینا غرض جس وقت آئینہ پر یکرنگ غبار کی چادر برابر پھیل جائے اُسوقت اُسکو فریم مین رکھکر باہر نکالین



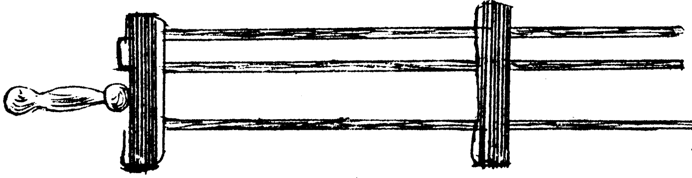
فریم ایک جانب کھلا ہوا

فریم دونون طرف کھلا ہوا

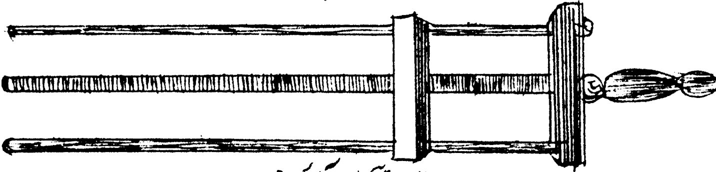
یہ فریم ایسا ہی کہ اگر اسکے دونون ڈھکنے کھولدو تو وار پار سوراخ کھل جائیگا اور جو ایک ڈھکنا کھولو تو آئینہ اُسطرف سے نظر آئیگا اور دوسری طرف سے پوشیدہ رہیگا مگر یاد رکھو کہ اس فریم کا ڈھکنا جو داہنی طرف اس نقشے مین موجود ہی اُسکو کھولکر یہ آئینہ جو باتھ سے نکالا ہی اُسکے اندر اسطرح رکھتے ہین کہ جس طرف کلوڈین پر سلور سلوشن چڑھا ہی اُسکو نیچے کے رُخ پر رکھکر اسکی پشت پر ایک دُہرا کاغذ جسکو فلٹرنگ پیپر یعنی پانی چھاننے کا کاغذ اور بلاٹنگ پیپر یعنی حروف خشک کرنے کا کاغذ کہتے ہین رکھنے کے بعد ڈھکنا بند کر دیتے ہین چونکہ دوسری طرف فریم کے اندر چارون کنارون پر چار تار نیچے لگے ہوتے ہین اسواسطے وہ آئینہ اُس جانب نکلنے نہین پاتا غرض کہ اُس فریم پر دُہرا سیاہ کپڑا یا کیمیا ایس یعنی چمڑا

ولایتی ڈالکر کیمرہ کے پاس لاتے ہین اور اُسکے سامنے جو شخص موجود ہوتا ہی اُسکا عکس پھر دوربین مین دیکھکر درست کرتے
ہین اُسکا نام **فوکس** ہی انگریزی مین فوکس اُس نقطہ کا نام ہی جہان روشنی مجتمع ہو جبکہ فوکس درست ہو جائے تو گرونڈ گلاس
کو کیمرہ مین سے نکالکر آہستہ سے وہ فریم جو اُس مقام تاریک مین سے لاتے ہین اسطرح کیمرہ مین رکھین کر وہ مسّح آئینہ کا اندر
کیجانب رہے پھر دوربین کا مُنہ بند کرکے نہایت سہولت سے فریم کا دوسرا ڈھکنا اوپر سے کھینچ کر پھر کیمرہ کا مُنہ یکبارگی
کھولدینا مگر یہ خیال رہے کہ جب دوبارہ کسی چیز کا فوکس صحیح کرکے فریم رکھنا چاہین تو پھر اس چیز کو حرکت نہونے پائے
جبتک کہ تصویر نہ بن چکے اب یہ وقت خاص تصویر عکسی قائم ہونے کا ہی اسواسطے کہ وہ آئینہ جو کلوڈین ڈالنے کے
بعد ہاتھ مین سے نیٹریٹ آف سلور کے سلوشن سے مرتب کرکے فریم مین باہر لائے ہین اب اُسمین عکس قبول کرنیکا اثر موجود ہی اگر
اب یہ آئینہ آفتاب کی شعاع سے کچھ بھی مطابق ہو جائے تو فوراً سیاہ اور خراب ہو جائیگا لہذا کمال احتیاط کام مین لاتے ہین
اہی خردیر ور خیال کرنا چاہیے کہ وہ عکس جو لینس مین سے گذرتا ہوا گرونڈ گلاس پر معکوس نظر آتا ہی اب گرونڈ گلاس نکالکر یہ فریم
اُس جگہہ رکھا اور فریم کا اُسطرف والا ڈھکنا جو اوپر سے کھینچتے ہین کھولنے سے یہ آئینہ گرونڈ گلاس کا قایم مقام ہوا پس جو اسوقت
کیمرہ کے لینس کا ڈھکنا کھولو تو وہ عکس بجنسہ اس آئینہ پر پڑیگا پھر بہت جلد وہ ڈھکنا لینس کے مُنھ پر لگا دینا صرف دو تین
سکنڈ سے چھ سات سکنڈ تک عکس لینا ضرور ہی اور یہ کیفیت لینس کے آئینون پر اور وقت و موسم پر اور روشنی کے انداز
پر موقوف ہی دو تین بار امتحان کر لینے سے حال معلوم ہو جاتا ہی یعنی ایکبار کم وقت اور دوسرے مرتبہ زیادہ وقت اور
تیسرے دفعہ اوسط نکال لینے سے اور تصویر کے عیوب و نقصان پر غور کرنے سے عقل سلیم پر بہت جلد روشن ہو جاتا ہی
الحاصل جب دوربین کا مُنھ بند کر دین تو فریم کا دوسرا ڈھکنا بھی برابر بند کرکے اُسی سیاہ کپڑے مین لپیٹ کر اُسی
تاریک مکان مین لائین اور فریم کا پہلا ڈھکنا کھولکر آئینہ کو باہستگی باہر نکالین پھر بطریق مذکورہ بائین ہاتھ سے
اُسکا کنارہ پکڑکے دواے نمبر چہارم یعنی **ڈیولوپنگ سلوشن** کو بطور کلوڈین کے یکبارگی ڈالکر چارون کنارون تک
دوڑا دینا جب تصویر کا نشان نظر آئے آئینہ پر سے دوا کو پھینک کر وہ آئینہ ایک بوتل پانی سے آہستہ آہستہ دھوڈالنا مگر
نہایت احتیاط رہے کہ ہاتھ اُسکو نہ لگے اور مُنھ بوتل کا بھی اُس سے دو تین انچ کے فاصلے سے رہے صرف بہت ہلکی دھار
سے پانی کا تریڑا دیکر صاف کر دیتے ہین اب یہ تصویر ایسی نظر آتی ہی کہ تمام بال جو سیاہ ہوتے ہین وہ اور رنگین کپڑے
وغیرہ سفید نظر آتے ہین اور جو چیزین سفید ہوتی ہین وہ اور بدن اور چہرہ وغیرہ کا اصلی رنگ سیاہ معلوم ہوتا ہی
اب دواے نمبر پنجم یعنے **فکسنگ سلوشن** ڈالنا اور جلدی سے تمام آئینہ پر پھیلا دینا جب تصویر صاف نظر آئے
تو اُسکو بھی ایک بوتل پانی سے دھار دینا اور اس دوا سے تصویر کے بال سیاہ اور چہرہ وغیرہ سفید ہو جائیگا اور تصویر
ایسی عمدہ نظر آئیگی کہ جیسے وہی چیز بجنسہ اُس آئینہ مین اپنا قد و قامت سمیٹ کر مسکن پذیر ہو گئی ہی اُسکو سایہ مین
خشک کرلین اور حفاظت ضرور ہی اسواسطے کہ ذرا سی رگڑ مین بالکل بگڑ جاتی ہی اُس کی احتیاط کو ایک

پیچ عمدہ ولایتی ہوتا ہی اور ہر جگہ بہ سہولت بن جاتا ہی چنانچہ اُس کی یہ صورت ہی



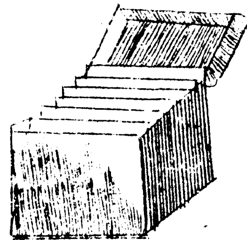
یہ پیچ کھلا ہوا ہی



اس پیچ مین آئینہ موجود ہی

ایک لکڑی مین پیتل کی دو ڈنڈیان لمبی لمبی ایک فٹ کے فاصلے پر نصب کرتے ہین اور اُسکے بیچ مین ایک سُوراخ کرکے پیتل کا پیچدار چکر لگاتے ہین پھر ایک لکڑی کا دستہ بناکر اسمین ایک لمبا پیچ ایسا جڑتے ہین جو اُس چکر مین بخوبی رواں ہوسکے پھر ایک فٹ کا دوسرا ٹکڑا لکڑی کا بناکر اسمین بھی تین سوراخ اس موقع سے کرتے ہین کہ یہ تینون پُرزے پیتل کے اسمین اُتر جائین اور پیچ کے سوراخ مین اسیطرح کا پیچ لگا دیتے ہین جسوقت اس دستہ کو جو پیچدار ہی ان دونون لکڑیون مین ڈالکر پھراتے ہین تو وہ ایک عجیب لطف کے ساتھ گردش کرکے اُن دونون لکڑیون کو باہم گھٹاتا بڑھاتا ہی اور ان دونون لکڑیون مین درمیان کیجانب انچہ کا آٹھوان حصہ کھُنداکر ڈال دیتے ہین کہ آئینہ روکنے کیواسطے آڑ ہوجائے جبکہ اس آلہ مین یہ تصویر خشک ہوجائے تواب اسکی دو صورتین ہوتی ہین اگر آئینہ پر پازیٹیو رکھنا منظور ہی تو روغن سیاہ جو خاص اسی تصویر کے واسطے موضوع ہی اور انگریزی مین جیٹ وارنش کہتے ہین اس تصویر کے آئینہ پر اُسطرف ڈالدیتے ہین جدھر تمام ادویات کا استعمال کیا گیا ہی اور اسکو بہت جلد تمام آئینہ پر پھیر کر کلوڈین کی طرح شیشی مین بھر لیتے ہین یہ روغن بھی بہت جلد خشک ہوجاتا ہی پھر اس آئینہ کو اُلٹ کر دوسری طرف سے دیکھتے ہین تو تصویر سیدھی اور بہت عمدہ اور نہایت درست دکھائی دیتی ہی اسکو تصویر رکھنے کے فریم مین بحفاظت بند کردیتے ہین ای خرد پرور تصویر پازیٹیو کا کمال سلیس اور صاف طریقہ یہی ہی جو تمنے معلوم کیا اور تصویر نیگیٹیو کا قاعدہ اگرچہ کئی طور پر ہی مگر جو اس ترکیب سے متعلق ہی وہ یہ ہی کہ جسوقت دوا سے نمبر پنجم یعنی فکسنگ سلوشن ڈالنے سے فرصت حاصل ہو تو دوا سے نمبر ششم یعنی ای اوڈین سلوشن نہایت تیزدستی سے اُس تصویر پر بہت جلد

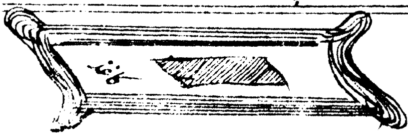
پھیلاکر پھینک دینا اور فوراً ایک بوتل پانی سے دھار دینا اب تصویر کی اصلی رنگت پر ایک تاریکی پھیل جائیگی اور اُسین
نیگی ٹیو ہونیکی لیاقت پیدا ہو جائیگی پھر دواے نمبر ہفتم یعنی پیرو گیالک سلوشن اُسی آئینہ پر ڈالکر تمام آئینہ پر پھیلانا
اور پھر ایک میجر گلاس مین اونڈیل کر دواے نمبر ہشتم یعنی سلور سلوشن کے چند قطرے اُسی میجر گلاس کی دوا مین ملاکر
پھر اُس آئینہ تصویر پر ڈالنا اور چند بار یہی عمل کرنے سے اُس تصویر عکسی پر ایک قسم کی سیاہی پیدا ہو جائیگی اور جس وقت
وہ آئینہ اُٹھاکر شمع کی روشنی سے مقابل کرکے دیکھین گے اُس وقت وہ تصویر عجیب صورت سے نظر آئیگی یعنی ابرو
اور آنکھ کی پتلی اور تمام سر کے بال وغیرہ سفید معلوم ہونگے اور رخسار اور پیشانی اور سفید کپڑے وغیرہ سیاہ دکھلائی دینگے
غرض جب تصویر مرضی کے موافق سیاہ اور درست نظر آنے لگے تو دواے مذکور پھینک کر دو بوتل پانی سے دھو ڈالنا اور
خیال رکھنا چاہیے کہ اگر تصویر کم سیاہ رہیگی ہو تو کاغذ پر سیاہ چھپے گی اور بہت سیاہ ہو گی تو کاغذ پر بہت ہی زرد چھپیگی
چنانچہ اسکا امتحان بھی دو چار بار کے تجربے پر منحصر ہی پس اب یہ تصویر چھاپنے کے قابل ہو گئی اسکو سایہ مین خوب خشک کرکے
روغن سفید کہ جسکو انگریزی مین انبر وارنش کہتے ہین اور خاص اسی واسطے موضوع ہی جیسے وارنش کی طرح ڈالکر جلد
اُسی شیشی مین اونڈیل کر بھر لین اب یہ تصویر بھی پائدار ہو گئی اس ایک تصویر سے ہزارون تصویرین چھاپ سکتے ہین اس قسم
کی تصویرین ایک قسم کے صندوقچہ مین حتیاط سے رکھی جاتی ہین جس وقت کسی تصویر کو چھاپنا منظور ہو تو نکالکر چھاپنے کے بعد اُسمین رکھدین



یہ صندوقچہ کھلا ہی

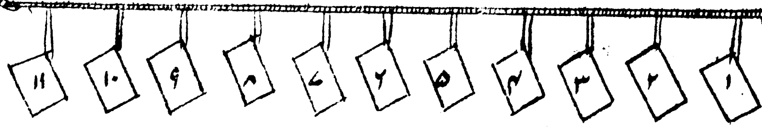
اس مین آئینہ تصویر موجود ہین

اب سنو کہ تصویر نیگی ٹیو کے چھاپنے کو بہت عمدہ کاغذ درکار ہی اُس کو دواے نمبر نہم سے یعنے
ال بیومین مین جو نمک آمیز بیضۂ مرغ کی سفیدی کا زلال ہی ایک وسیع قاب مین نکال کر
اُس کے اوپر ایک رُخ سے برابر بچھا دین پھر نصف منٹ یعنی تیس سکنڈ کے بعد اُٹھاکر لٹکا دین

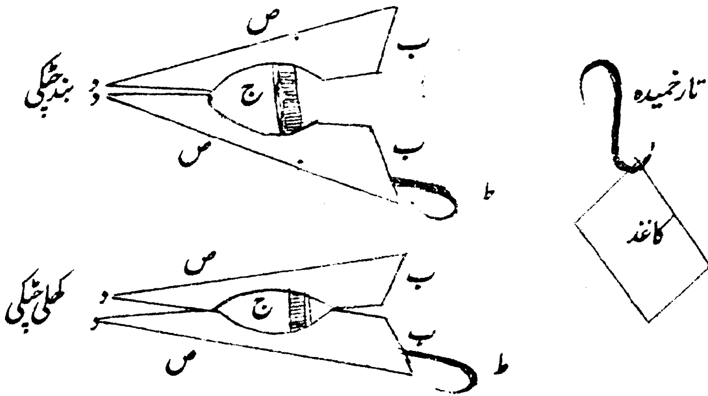


قاب چینی یا بلور کی

کاغذ لٹکائے گئے ہین



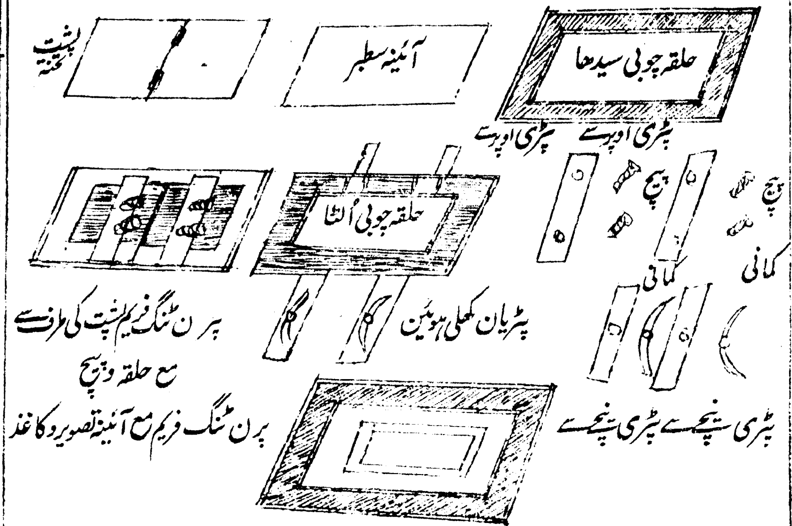
جسوقت یہ کاغذ خشک ہوجائین تو انکو اُتارلین مگر انڈے کے کلپ سے یہ سُکڑ کر لپٹ جاتے ہین اسواسطے کسی مجلد کتاب مین دباکر سیدھا کرلینا مناسب ہی اور اُس کا ولایتی کاغذ تیار بھی سامان تصویر عکسی کے ساتھ بہم پہونچتا ہی اسکوال بومینائیزڈ پیپر کہتے ہین اور اکثر مقامات پر حسب ضرورت سوداگرون کی دوکانون مین بھی ملجاتا ہی اب مکان تاریک مین دوا ے نمبر دہم یعنی سن سلیٹو باتھ کو شمع کے روبرو نکالو اور ایک بلور یا چینی کی قاب مین بھر کر کاغذ مذکور کو جس طرف بیضہ مرغ کی سفیدی لگی ہی اُسطرف سے اس قاب کی دوا پر آہستہ آہستہ بچھادو کاغذ کی پشت پر دوا نہ آنے پائے اسقدر احتیاط ضرور ہی پھر تین منٹ کے بعد اُٹھا کر بطریق معلوم لٹکا دینا اسکی بھی چند صورتین ہین بعضے کاغذ کا ایک کنارہ سوئی کی نوک سے اُٹھا کر ڈورے کے پھندے سے لٹکا دیتے ہین جیسے اوپر کے نقشہ مین تم دیکھ چکے اور بعضے چاندی کے تار کے بہت سے ٹکڑے کرکے اُسکے دونون کنارون پر خم دیتے ہین اور اسمین ایکطرف کاغذ کی نوک لگا کر دوسری طرف سے کسی چیز مین لگاتے ہین اور ایک قسم کی چٹکی بھی بنائی جاتی ہی اُسکی نوک مین کاغذ کا سرا دبا کر دوسرے جانب ایک قلابہ لگاتے ہین اور اُسکے ذریعہ سے لٹک جاتا ہی اسطرح



ص ص لکڑی کے دو پرزے ہین اور ج ایک تار کی کمانی سنک کی صورت ہی اسکے وسیلے سے باہم ملے ہوئے ہین ط ایک تار خمیدہ ہی جسکے باعث یہ چٹکی لٹک جاتی ہی ب ب اسکے دونون پچھلے سرے کمانی کے زور سے خودبخود ہمیشہ کھلے رہتے ہین اور صرف اس سبب سے وہ دونون اگلے سرے بند ہوتے ہین جسوقت ب ب دونون سرے ہاتھ سے دبا کر باہم ملائینگے تو وہ دونون سرے کشادہ ہوجائینگے اُسوقت کاغذ کا کنارہ اسمین لاکر پچھلے سرے کھولنے سے وہ نوک بند ہوجائیگی اور کاغذ اس مین دبکر رہجائیگا اور یاد رکھو کہ ہمیشہ یہ کاغذ اندھیرے مین تیار کرکے خشک کرنا اور مین کسی کتاب کے ورقون مین دبا کر رکھدینا روشنی مین ہرگز نہ لانا کہ سیاہ ہوجائینگے اب یہ کاغذ اس قابل ہوگیا کہ وہ آئینہ تصویر عکسی اسکے وسیلے سے چھپ سکتا ہی چھاپنے کیواسطے ایک آلہ مقرر ہی اُسکو انگریزی مین پرنٹنگ فریم کہتے ہین وہ ایک

چوکھٹا لکڑی کا مستطیل ہوتا ہی اندر سے بالکل خالی مگر ایک طرف آئینہ جڑا ہوتا ہی اور دوسرے جانب سے ایک تختہ ڈھکنے کے
طور پر ایسا بنایا جاتا ہی کہ برابر دو ٹکڑے بیچ مین سے نرماوگی کے وسیلے سے جوڑے جاتے ہین اور چوکھٹے مین دو پٹریان بھی
نرماوگی لگا کر ایسے رکھتے ہین کہ جب اُس آئینہ پر وہ ڈھکنا برابر رکھکر دونون پٹریان لگادین تو کمانیونکے زور سے یا پیچونکے
سبب سے دونون ٹکڑے اُس تختے کے خاطرخواہ دب جائین چنانچہ پرنٹنگ فریم کی تمام کیفیت اس نقشہ سے ظاہر ہی

نقشہ پرنٹنگ فریم



اسمین تصویر چھاپنے کا یہ قاعدہ ہی کہ فریم کو تاریکی مین لیجا کر وہان کھولتے ہین اور تصویر کا آئینہ جسطرف کہ اُسکی پشت
ہی اسطرف سے اس طرح رکھتے ہین کہ جس طرف تصویر کا مصالحہ لگا ہی اور اسپر وارنش پڑا ہی وہ رخ اوپر رہے پھر
وہی کاغذ جو مصالحہ دیا ہوا کتاب مین رکھا ہی اُسکو اُس آئینہ تصویر پر اسطرف سے رکھتے ہین جس سمت سے فلکنگ باتھ مین
ڈالا گیا تھا پھر اسکی پشت پر چند ورق فلٹرنگ پیپر یا اور کسی کاغذ کے رکھکر ڈھکنا بند کر کے آہستہ آہستہ پیچ کس دیتے ہین
پھر روشنی مین لاکر اُسکو دھوپ مین اس صورت سے رکھدیتے ہین کہ پرنٹنگ فریم کا آئینہ آفتاب سے مقابل رہتا ہی
اور شعاع اُسپر اپنا اثر کر کے تصویر کے آئینے پر ہوتی ہوئی البومینائزڈ پیپر تک جاتی ہی اور اُسکی تاثیر سے آئینہ
پر جو تصویر بنی ہی اس کاغذ پر بعینہٖ اُسی طرح عکس قبول کر لیتی ہی بیس منٹ کے بعد پھر اُس فریم کو سایہ مین لاکر ایک پٹری
کھولتے ہین اور ایک جانب سے ڈھکنا اُلٹ کر تصویر کا چہرہ دیکھتے ہین پس اگر وہ تصویر خوب گہری رنگت چھپی ہی
تو اُسکو نکال کر پھر کتاب مین رکھدیتے ہین اور اگر کم رنگ چھپی ہی تو پھر فریم کا ڈھکنا برابر کر کے تھوڑی دیر
کے واسطے اور بھی دھوپ دیتے ہین جبتک کہ سیاہی مائل گہری تصویر چھپ جاے اس لیے کہ پھر آیندہ دوسری

ادویہ مین ڈالنے کے باعث اُسکا رنگ کم ہوجاتا ہی غرض جسقدر تصویرین چھاپنی منظور ہین اُنکو چھاپ چھاپ کر
تاریکی مین رکھدو اور اُسکے بعد ایک قاب مین ڈالکر چند بار اُن تصویرون کو آب صاف سے کھنگال کر دھوڈالو
جسوقت اس قاب مین پانی ڈالا جائیگا فورًا کاغذ تصویر پر جو نیٹریٹ آف سلور لگا ہی اُس کی تاثیر سے پانی کی رنگت
بالکل دودھ کی طرح سفید ہوجائیگی اس پانی کو پھینکدو اور دوسرا پانی ڈالکر قاب کو ہلاؤ پھر وہ پانی بھی پھینکدو یہانتک
کہ دودھ کے رنگ کا پانی نکلنا موقوف ہوجائے پھر اُس قاب مین پانی ڈالکر تھوڑا سا نمک جو کھانے مین مستعمل ہی اُسمین
شامل کرکے تصویرون کو دھوڈالو پھر ایک خالی پانی سے صاف کرکے دوا نمبر یازدہم یعنے نوننگ باتھ مین
ڈالنا اس دوائے مذکور کو علیحدہ ایک قاب مین نکالکر ان تصویرون کو پندرہ منٹ تک اُسمین رکھو اس عرصہ مین تصویر
کی تاریکی دور ہوجائیگی اور جہان سیاہ رنگ یا مائل بہ سیاہی کاغذ تصویر پر تھا وہ ایک خوبصورت اودا رنگ
پختہ جامن کے موافق نظر آنے لگیگا پھر ایک اور قاب لیکر دوائے نمبر دوازدہم یعنی فلسنگ باتھ نکالو اور ان
تصویرون کو دوسری قاب مین ڈالکر ایک یا دو پانی سے خوب ہلا ہلا کر دھونے کے بعد نمبر دوازدہم مین رکھو جب اسمین
بھی پندرہ منٹ کے قریب وقت گذر جائے تو اسمین سے بھی نکالکر ایک قاب مین پندرہ پانی سے خوب صاف
کر ڈالین کہ دوائے نمبر دوازدہم کا اثر باقی نہ رہے اور پانی مین بھگو کر رکھدو گھنٹہ گھنٹہ بھر مین پانی بدلتے جاؤ بعد چھ گھنٹے
کے اُن کاغذون کو پانی مین سے نکالکر کسی صاف کپڑے پر جدا جدا پھیلا کر خشک کر لینا مگر اُسوقت گرد وغبار کی حفاظت
نہایت لازم ہی اب تصویر عکسی تیار ہوچکی اور کسی عمدہ وصلی پر چپکنے کے لائق یا کسی بہتر فریم مین رکھنے کے قابل ہوگئی
عبارت مختصر فرزانۂ روزگار عالی وقار نے خردپرور والا گوہر کو اسی طرح ریل گاڑی اور باٹری کلٹ وغیرہ سے
بھی خوب واقف ومطلع فرمادیا اور عرصۂ ششماہہ بھی تمام ہوچکا شوخ سخن رس حاضر ہوا اور عقل مجسم کا پیغام فرخ فرجام بوجہ احسن ادا کیا

امتحان ہشتم

مولف

اب تک نظر کسی کو نہ آیا جو خواب مین — آنکھون سے آج دیدۂ بیدار دیکھنا
صنعت گری مری نہین جادوگری سے کم — ہان سرسری نظر سے نہ زنہار دیکھنا
تار شعاع مہر سے باندھا ہی برق کو — جانے کہین نہ پائے خبردار دیکھنا

جسوقت شہزادۂ ارجمند بخت بلند اپنے اُستاد خجستہ نہاد کے ہمراہ خسرو نامدار کے دربار عرش وقار
مین جا پہونچا عقل مجسم نے فرمایا کہ ای لخت جگر وای نور نظر اب تک کس چیز مین دستگاہ تازہ حاصل کی
خردپرور نے جواب دیا کہ علم برق اور علم دخان وغیرہ مین قدرے تمیز پیدا کی ہی مگر نظر عمیق اور فکر باریک سے غور کرتا ہون

توان چیزون کو ایک بحرزخار اور دریاے ناپیدا کنار پاتا ہون بادشاہ نے ارشاد کیا کہ ہم بھی کچھ انکا حال سنکر علوم مذکورہ کی کیفیت معلوم کرین شہزادۂ ہوشمند نے عرض کی کہ حضور اقدس فی الحقیقت اس حقیقت کا جاننا نہایت دلچسپ اور بغایت حیرت خیز و شگفت انگیز ہوگا کہ کارخانۂ قدرت کی نہایت تیز اور قوی قوتین ہر وقت ہماری آنکھونکے سامنے موجود ہین اگرچہ یہ تسلیم کرتے ہین کہ وہ قوتین ہمیشہ ہمکو محسوس نہین ہوتین اور اسی باعث سے ان قوتونکو قواے مخفیہ کہتے ہین مگر کیفیاتِ موجودہ مین تھوڑے سے تغیر و تبدل سے وہ قوتین متحرک ہو جاتی ہین اور انکی بدولت عجیب عجیب اثرونکو ہم دیکھنے لگتے ہین اور بہت زیادہ تصدیق اس بات کی اُن عجائبات کے ظہور پر ہوتی ہی جنکو عجائبات برقیہ کہتے ہین چنانچہ بہت سی ایسی چیزین ہین کہ اگر انکو آپس مین ملاکر زور سے دبائین اور پھر الگ کرین تو اُن مین وہ خاص اثر ظاہر ہوتا ہی جسکو ہم جذب کہتے ہین علاوہ اسکے اور بھی خاصیتین ظہور باقی ہین جنکی حقیقت ٹھیک ٹھیک ابتک دریافت نہین ہوئی بلکہ یہ خیال کرتے ہین کہ انواع و اقسام کے قدرتی اور مصنوعی اسباب سے بجلی ظاہر ہوتی ہی جیسے کہ مختلف مادون مین اُنکے باہم رگڑنے اور دبانے اور ملانے سے اور جسمانی چیزونکی ترکیبون اور حرارت اور صورت کی تبدیلیون سے چنانچہ کسی چیز سے پگھلانے مین وعلی ہذا القیاس اور حضور پر شاید روشن و آشکار ہوگا کہ سنہ عیسوی سے پورے چھ سو برس پیشتر تھیلز نام ایک بڑا نامی گرامی حکیم جو کہ میلٹس واقع یونان کا باشندہ تھا اُسکو کہربا کی یہ عجیب خاصیت دریافت ہوئی کہ اگر رگڑنے سے اُس مین حرارت پیدا کیجاے تو ہلکی ہلکی چیزونکا جذب اُسمین پیدا ہو جاتا ہی غرضکہ اس بات سے وہ نہایت حیران ہوا اور اُسنے یہ خیال کیا کہ کہربا مین ایک طرح کی روحانیت ہوتی ہی جو کہ جذب و کشش کی صفت کہربا مین رگڑ کے ذریعہ سے ظاہر ہوئی تھی اس لیے تمام اصطلاحات اس فن کی کہربا کے لفظ سے بنائی گئین اور جو کہ کہربا کو یونانی زبان مین **الکٹرن** اور رومی زبان مین **الکٹرم** اور اُس مخفی علت کو جسے تھیلز کہربا کی روحانیت سمجھا تھا **الکٹرسٹی** کہتے ہین تو اسکے بعد علم برق کی جس قدر ترقی ہوئی اور جن جن چیزون مین اُس طرح کی خاصیت پائی گئی انکو بھی کہربا کے مانند سمجھ کہربائی چیزین کہنے لگے اسی طرح سے جن چیزون مین رگڑ کے ذریعہ سے جاذبہ قوت نمایان کی گئی تو نام انکا **معمولی کہربائی اثر** اور خاص اُس ترکیب کو **کہربائی تحریک** اور جاذبہ قوت کو **کہربائی جذب** اور اُن آلات کو جو نمائش قوت مذکورہ کی غرض سے بنائے گئے **کہربا نما** اور ان کلونکو جو اُس قوت کی ناپ تول کے لیے بنائی گئین **میزان کہربا** کہا گیا جناب عالی خاکسار کی راے ناقص مین یہ بات آتی ہی کہ ٹیلیگراف کو آدمی تار برقی کہتا ہی اور اسی طرح اس قسم کے اثرون کو بجلی کے اثر کہتے ہین نظر برین مناسب ہی کہ اسکی اصطلاحون کو بجلی کے لفظ سے اسطرح مشتق کرین کہ جیسے یونانی اور رومی اصطلاحون کے مطابق کہربا کے معنی ہر اصطلاح سے مترشح ہوتے ہین چنانچہ اُس اثر کی تاثیر عام کو **برق** اور اسکی خاص کشش کے اثر کو **اثرِ جذب برق** اور اُس کے خاص مدافعت کے اثر کو **اثر دفع برق** کہنا چاہیے

اور جس مخفی علت کو تھیلز یونانی نے کہربا کی روحانیت سمجھی اور اُسکا نام الکٹریسٹی رکھا ہمنے نام اُسکا برقی قوت اور نام اُن چیزونکا جن مین یہ خاصیت پائی جاتی ہی اشیاء برقیہ اور نام اُنکا جنمین رگڑ سے یہ قوت ظاہر ہوتی ہی معمول برقی قوت اور نام اُس ترکیب کا جسکے ذریعہ سے وہ قوت پیدا ہوتی ہی تحریک برقی اور نام اُسکے اثر کا اثر جذب برق اور نام اسکے دیکھنے کے آلات کا برق نما اور نام اُن کلونکا جن سے اُس کے مقدار کی جانچ تول کیجاے میزان البرق رکھا ہر چند کہ برق بہت کامون مین عمدہ طور پر مستعمل ہی مگر غالباً دنیا کے کامون مین سب سے زیادہ حیرت بخش استعمال اس برق کا یہ ہی کہ جو لوگ ایک دوسرے سے سیکڑون ہزارون کوس کے فاصلہ پر جدے ہوتے ہین وہ دن کو یا رات کو جب کبھی چاہین بات چیت کر سکتے ہین اور بعد مسافت کا نام و نشان مٹا دیتے ہین ایک دوسرے کو صلاح و مشورت دے سکتا ہی اور عیادت اور تعزیت کی رسم ادا کر سکتا ہی اور بڑی بات پر تنبیہ کر سکتا ہی یہانتک کہ گویا وہ دونون آدمی ایک مکان مین بیٹھے ہین اور جب یہ ساری حاجتین پوری ہو جاتی ہین تو ایک آپ کو لندن مین اور دوسرا آپ کو ایڈنبرا مین پاتا ہی قصے کہانیون مین کوئی بات اُس سے زیادہ عجیب و غریب نہین باوصف ایسے عمدہ نتیجہ بخشنے کے اسکے پیدا کرنے کے ذریعے بظاہر خفیف و آسان ہین چنانچہ وہ اس سیدھے سادھے قاعدے پر مبنی ہی جو سنہ ۱۸۱۹ء مین دریافت ہوا یعنی پہلے یہ کہ ایک ایسی مقناطیسی سوئی جو اپنے مرکز پر بلا تکلف گھوم سکے جب کبھی ایسے تار کے پاس لائی جاتی ہی کہ جس مین برقی موج گذرتی رہتی ہی تو وہ سوئی اُس تار کے ساتھ قائمون کے بنانے پر مائل ہوتی ہی اور اُسکی حرکت خاص ایک قاعدہ کی پابند ہو جاتی ہی اور وہی موج برقی جو تار برقی پر عمل کرتی ہی گھنٹے کو بھی بجا دیتی ہی جسکی بدولت رات کیوقت آدمی خبردار ہو جاتے ہین اور قوت برقی کی دو صورتین ہین ایک مین جذب کرنے کی خاصیت ہی اور دوسری مین دفع کرنے کی خاصیت پہلی کو جاذبہ اور مثبت اور دوسری کو دافعہ اور منفی کہتے ہین اور برق کے خواص مین سے ایک یہ بھی ہی کہ اگر وہ ایک جگہ بہت ہو اور دوسری جگہ اُسی کے قریب تھوڑی تو پہلی جگہ مین سے اُسکے کچھ حصے دوسری جگہ مین چلے جاتے ہین تاکہ دونون مقام پر برابر ہو جائین مثلاً ایک بادل مین زیادہ بجلی ہو اور ایک مین کم تو جسوقت وہ دونون بادل نزدیک ہونگے اُسوقت بہت والے بادل مین سے کم والے بادل مین چلی جاتی ہی اور ایک تیز روشنی اور مہیب آواز ہوتی ہی چنانچہ عوام اُسی روشنی کو بجلی اور آواز کو گرج کہتے ہین اور جبکہ بجلی بادل سے زمین مین یا زمین سے بادل مین دخل کرتی ہی تو اُسدم بھی یہی حال ظہور مین آتا ہی پس طاقت کہربائی یعنے قوت برقی کا ظہور دو طرح سے ہی ایک قدرتی اور دوسرا مصنوعی قدرتی جیسا بادلون مین اور مصنوعی کئی طریق سے ہوتا ہی مثلاً ایک وہ جو رگڑنے سے ہوا اُسکو کہربائی بالدلک کہتے ہین اور جو قوت کہربائی کہ چیزون کی ترکیب سے پیدا ہوتی ہی اُسکا نام قوت کیمیائی ہی اور یہی قوت کیمیائی ڈاک بجلی کے تار مین کام آتی ہی چنانچہ اُسکا یہ طریق ہی کہ اگر کانچ یا مٹی کے ایک برتن مین نمک کا

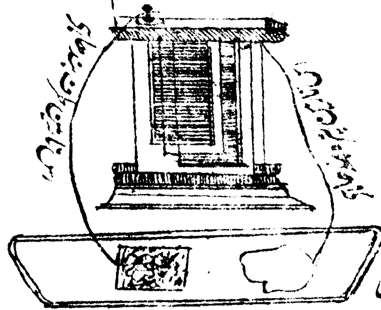
خبر مقناطیسی کا بیان

پانی یا نیلے تھوتھے کا پانی یا ایک حصہ گندھک کے تیزاب کا دس حصے پانی مین ملاکر ڈالین اور اُس برتن مین ایک
طبق جست کا اور ایک تانبے کا رکھین تو اس ترکیب سے بجلی پیدا ہوتی ہی اور اگر بہت سے جوڑے طبقون کے رکھے جاین
تو زیادہ قوت حاصل ہوتی ہی اب اگر چاہین کہ اس قوت کو جو اس ترکیب سے پیدا ہوئی ہی دور تک لیجائین تو اُسکا طریق
یہ ہی کہ لوہے یا تانبے کا یا کسی اور دھات کا تار لگا دین یہ تار جہانتک جائیگا قوت برقی آسانی سے وہانتک پہونچ جائیگی
اور جب ایسے دونون تارونکے سرون کو ملائین یا پاس لائین تو درمیان مین ایک شعلہ بجلی کا سا دکھائی دیتا ہی اور اُسکے
ساتھ چٹخ کی آواز ہوتی ہی اسیطرح اگر ہزار بار تار کو الگ کرکے پھر قریب لائین تو وہی کیفیت پیدا ہوگی اور اگر
ایک تار کو ایک ہاتھ سے اور دوسرے تار کو دوسرے ہاتھ سے چھوئین تو ایک صدمہ پہونچتا ہی اور اگر کئی آدمی اپنے
اپنے ہاتھ پکڑ ملکر باہم کھڑے ہوجائین اور ایک طرف کا اخیر آدمی ایک تار کو چھوے اور دوسری طرف کا دوسرے تار کو چھوے
تو اُسیوقت سب آدمیون کو جھٹکا لگیگا اور مادہ برقی کا بہت جلنا ہر خاص و عام پر بخوبی روشن ہی چنانچہ عالم موجودات
مین جو قدرتی نمونہ اُسکا نظر آتا ہی اُسکی سرعت کو سبھی جانتے ہین بلکہ جب شتابی کی تشبیہ دینی ہوتی ہی تو بجلی ہی سے
نسبت دیتے ہین اُسکے سریع السیر ہونے مین شبہ نہین لیکن جب وہی شی ترکیب خاص سے انسانکے استعمال مین آئے
تو بنظر ظاہر جاننے والونکو اُسکا بڑا تعجب ہوگا مگر جب بنظر تحقیق اصل کیطرف دیکھا جائے تو ہر چند فی الواقع یہ شی عجیب ہی مگر
اسپر کیا منحصر ہی جتنی صنعتین خالق کائنات کی ہین اُنمین سے کوئی ندرت سے خالی نہین مگر اتنا ہی کہ جو ہمیشہ دیکھنے مین آتی ہین اُنپر
تعجب نہین آتا اور جو نئی دکھلائی دیتی ہین وہ باعث حیرانی ہوتی ہین علی ہذا القیاس یہ قوت برقی کہ اپنی تیزی سے
بڑی بڑی مسافتون کو طرفة العین مین قطع کرلیتی ہی انگلستان کے ایک حکیم نے تجربہ کی رو سے دریافت کیا ہی کہ قوت
برقی اڑھائی پل مین دو لاکھ اٹھاسی ہزار میل طی کرجاتی ہی اس سبب سے ایک شہر کی خبر دوسرے شہر مین جلد پہونچ جاتی
ہی اور اُسکے پہونچانے کے واسطے لوہے کا تار استعمال مین لایا گیا اور یہ ضرور نہین کہ تار علی الاتصال لگایا جائے بلکہ
اگر تارون کے دونون سرون کو زمین کے اندر دفن کردین یا کنوئین مین ڈالدین تو اُن دونون کے بیچ مین جو زمین ہی وہ
بھی بمنزلہ ایک آلہ برقی کے ہوجائیگی اور مادہ برقی ایکطرف کے سرے سے گذر کر اور زمین مین نفوذ کرکے دوسری طرف کے سرے
مین سرایت کریگا اور وہی صورتین پیدا ہونگی جو خاکسار بیمقدار نے گذارش کین اور جا بجا لی تار مخبر برقی کا سلسلہ جب دریاؤن
سے گذرتا ہی تو اُسجگہ کئی طور کی تدبیرین عمل مین آتی ہین اگر ندی کا پاٹ تھوڑا ہی تو دونون کنارون پر لٹھے گاڑکر اُنپر تار
رکھدیتے ہین اور کشتیون کو باندھکر اُنکے مستولون پر اس سلسلے کو لیجاتے ہین اور جہان کوئی ایسی ترکیب نہین ہوسکتی وہان
تار کو دریا مین ڈبو کر دوسری طرف نکال دیتے ہین اور ڈوبنے مین ایسی احتیاط کرتے ہین کہ اوپر کشتیان گذرتی رہین اب قدر اور
عرض کرنا باقی ہی کہ قوت کہربائی جن چیزون کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ مین پہونچائی جاتی ہی اُنکو موصل کہتے ہین
اور جن چیزون مین بجلی کے پہونچانے کی خاصیت نہین ہی وہ غیر موصل کہلاتی ہین پس آہنی تار کے لگانے مین یہ بڑی قباحت

قوت برقی کا بیان

تھی کہ اگر کوئی شی موصل قوت کہربائی اُس سے ملجائے تو اُسکا اثر دوسری طرف رجوع کرجائے اور خبر وقت کے پہونچنے مین ہرج واقع
ہو چنانچہ پانی موصل کہربائی ہی جسوقت تار کو دریا کے اندر پہونچانا ہو تو پانی قوت کہربائی کو کھینچ لیگا اسیطرح ہوا سے مرطوب مین پانی
جو ہوتا ہی تو اس سے ہر جگہ نقصان کا احتمال ہی اسواسطے لازم ہوا کہ کوئی غیر موصل شی حفاظت کیواسطے تار پر لگائی جائے لہذا
ہندوستان کے جزیرون سنگاپور وغیرہ مین بڑے قسم کے ایکدرخت کا گوند جسے گٹا پرچہ کہتے ہین اپنی خاصیتون کے سبب سے
بہت بہتر ہی اُسی کو تار پر چڑھا لیتے ہین اور اس گوند کے چڑھانے مین کمال خیال رکھتے ہین کہ کہین سے آہنی تار کھلا نرہے اور کانچ اور
لاکھ اور ریشم وغیرہ بھی غیر موصل ہین مگر اس کام کے واسطے مفید نہ تھے اور جتنی دھاتین ہین وہ بہت قوی موصل ہین غرضکہ تار برقی
حضرت انسان کی صنعتکاری کا ایک اعلی درجہ کا نمونہ ہی اور علم برق سے بہت کام لیے جاتے ہین چنانچہ ملمع وغیرہ بہت سہل ترکیب سے
ہر قسم کے ظروف اور زیور وغیرہ پر چڑھایا جاتا ہی اتنے مین سرزمین فرانس کا ایک بڑا حکیم دانشمند کہ جس کو باشندگان یورپ امپیر
صاحب کے لقب سے ملقب کرتے تھے اور دربار شہریار مین کیفیت امتحان کا مشاہدہ کرنے کے لیے حاضر تھا شہزادہ خرد پرور کیطرف
متوجہ ہو کر گویا ہوا کہ خداوند تلمیع کہربائی کس ترکیب سے جلوۂ ظہور حاصل کرتی ہی خرد پرور نے کہا کہ اسکی دو صورتین سہل الاصول ہین اول یہ کہ
ایک [illegible] عمدہ تیار بہم پہنچتا ہی اُسمین چند آلات موجود ہوتے ہین جسکو باٹری گلٹ کی کہتے ہین اسکی اصل ماہیت یہ ہی کہ
ایک لکڑی کے مستطیل ٹکڑے مین دو جست کی تختیان نصب ہوتی ہین اور اُسکے درمیان ایک ورق پلاٹینم کا جو ایک انگریزی قسم کا
پائدار دھات ہی لگا ہوتا ہی اور اوپر کی لکڑی مین دو پیچ بنائے جاتے ہین اُن دونون مین تانبے کے دو تار دبا کستے ہین اور اسکے
واسطے ایک [illegible] کانچ کا خوانچہ کا مقرر ہی اسمین سلفیورک ایسڈ کو آب خالص مین حلکرکے بھر دیتے ہین پھر جست کی تختیان اور
پلاٹینم کا پتر جو ایک لکڑی مین جڑا ہی اسمین ڈبو دیتے ہین یعنی ایک حصہ گندھک کا تیزاب [illegible] حصے پانی مین ملا لیجاتا ہی اور اسکے وسیلے سے
بجلی کی طاقت پیدا ہوتی ہی اور [illegible] دونون تار اوپر کے پیچون مین لگائے جاتے ہین ان مین سے ایک بائین تار مین وہ چیز باندھتے ہین جسپر
ملمع چڑھانا منظور ہوتا ہی اور داہنی جانب جو تار ہی اسمین ایک پتر چاندی یا سونے وغیرہ کا باندھتے ہین اور ان دونون چیزون کو
ایک [illegible] ظرف مین [illegible] سونے یا چاندی یا تانبے وغیرہ کا پانی جو تیزاب کے ذریعے سے ترکیب پایا جاتا ہی [illegible] سے بھر دیتے ہین چنانچہ
[illegible] نقشہ [illegible] کہ آپ بخوبی سمجھ لین دیتا ہون ملاحظہ فرمایئے [illegible] قلم دوات تو اول ہی سے موجود تھا فوراً ایک نقشہ اسطور پر تیار کیا

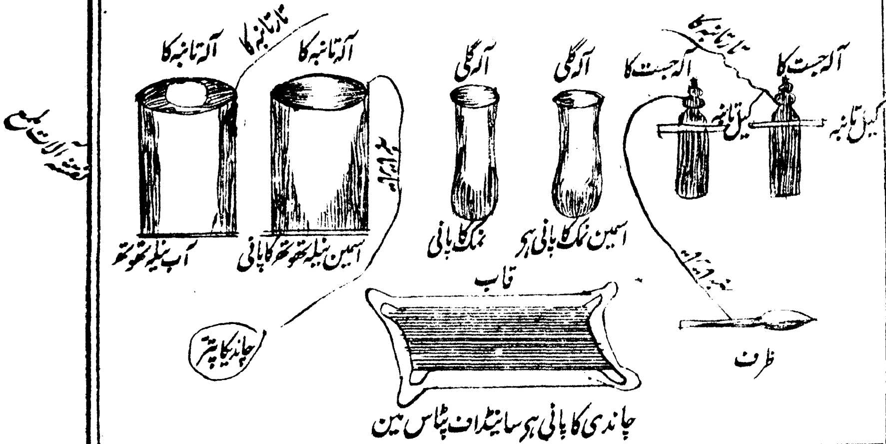
باٹری کا نقشہ　　ملمع چڑھانیکے وقت

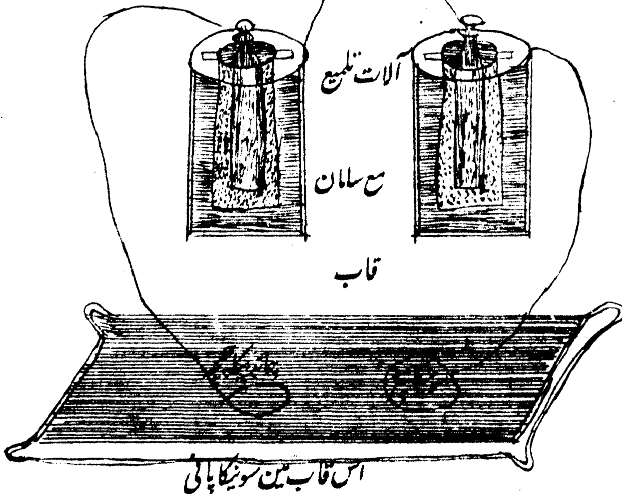


قاب چاندی سونیکے پانی کی

سچھر کہا کہ دوم ہندوستانی طریق پر تمام سامان بآسانی تیار ہو سکتا ہی اُسکی یہ صورت ہی کہ چند آلات مختلف صورتون پر درست کرکے اسکو باہم ترکیب دیتے ہین چنانچہ اُن آلات کے نقشے بھی مین کھینچکر آپکے روبرو پیش کرتا ہون غور فرمائیے

نقشہ آلات تلمیع





یہ آلات جو اس نقشۂ مفرد مین موجود ہین اُن مین سے اول جست کے دو آلے مگدر کی شکل ہین اندر سے ٹھوس اور اُن مین ایک تانبے کی کیل گردن کے پاس جڑی ہوئی موجود ہی انکو مٹی کے آلے مین رکھدیتے ہین اور مٹی کے آلے اندر سے خالی ہوتے ہین انمین نمک کا پانی بھرا ہوتا ہی یعنی چار تولہ نمک کو ایک گلاس پانی مین گھول کر آلہ گلی مین بھرتے ہین اور جست کا

آلہ اُس مین معلق لٹکتا رہتا ہی صرف تانبے کی وہ کیلین جو آلہ جست کی گردن مین جڑی ہین اس آلہ گلی کے منہ پر رکھ جاتی
ہین پھر اُس گلی آلہ کو بہیئت مجموعی آلہ مسی مین رکھتے ہین پھر اُس تانبے کے آلہ مین نیلے تھوتھے کا پانی بھرتے ہین
یعنی پانچ تولہ نیلا تھوتھا ایک بوتل پانی مین حل کرکے اس مین ڈالتے ہین جب دونون آلے درست ہوجائین تو
ایک تار جست کی موگری کا دوسری تانبے کی ڈوبچی کے تار مین ملاکر نوکون مین بل دیتے ہین اور دوسری جست کی
موگری کے تار مین وہ ظرف وغیرہ یا زیور باندھا جاتا ہی جسپر ملمع چڑھانا منظور ہی علیٰ ہذا القیاس دوسری تانبے کی
ڈوبچی کے تار مین چاندی یا سونے وغیرہ کا ٹکڑا لگاتے ہین اور ان دونون چیزون کو یعنی زیور وظرف وغیرہ اور چاندی
یا سونے کو ایک قاب مین رکھدیتے ہین پھر جس قسم کا ترہ ہو اُسی قسم کا پانی اُس قاب مین بھر کر ملمع چڑھاتے ہین پانی
بنانے کی سہل ترکیب یہ ہی کہ ایک قسم کا تیزاب سفید رنگ یا تباشیر کی شکل ہوتا ہی اُسکو انگریزی زبان مین سائینڈ آف
پٹاسیم کہتے ہین دو تولہ لیکر ایک بوتل پانی مین گھولین اور چاندی چڑھانا منظور ہو تو چاندی کا بُرادہ ایک تولہ اُسمین
ڈالین وہ چھ گھنٹے کے عرصے مین حل ہوجائیگا اس پانی کو قاب مین نکالکر چاندی کا پتر ایک تار مین اور تانبے یا پیتل
کی رقم دوسرے تار مین باندھکر دونون کو جدا جدا اس پانی مین ڈبو دین یعنی احتیاط رکھین کہ وہ دونون تار یا دونون چیزین
باہم مجتمع نہونے پائین بجلی کی تاثیر سے چاندی اُس ٹکڑے مین سے علیحدہ ہوکر باریک اور پتلی جھلی کیطرح دوسرے دھات پر
پر جم سکتی ہی اسیطرح سونا بھی چڑھایا جاتا ہی مگر سونیکا عمدہ پانی میوری ایٹک ایسڈ کے وسیلے سے ہوتا ہی اور لوہے یا جست پر
چاندی سونا دفعۃً چڑھانا دشوار ہی اسواسطے اول اُسپر تانبے کا ملمع چڑھا کر پھر کوئی اور چیز چڑھاتے ہین اور تانبے کا پانی
اسطرح تیار کیا جاتا ہی کہ ایک پونڈ یعنے نصف سیر نیلا تھوتھا باریک پیسکر چھ گلاس کے مقدار پانی ڈالین اور چھانکر
چینی کے برتن مین رکھین پھر ملو پر ایسڈ آف پٹاس آدھ پاؤ پیسکر چار گلاس پانی مین ملاکر علٰحدہ رکھنا چاہیئے پھر ان دونون
قسم کے پانی کو ایک برتن مین بھر لین اُس وقت کچھ سرخ رنگ درد جم جائیگی اسکو دس بارہ پانی سے دھوکر سائینڈ آف پٹاس
کے چھ بوتل پانی مین حل کرکے دو روز تک رکھ چھوڑین پھر بالٹی مین تانبہ لگاکر جسپر چاہین چڑھانا شروع کرین مگر جس
برتن مین پانی ہو اسکو گرم رکھین اور آدھ گھنٹہ بعد تانبہ چڑھنا شروع ہوگا اور سونا اگرچہ اس طریق سے بھی چڑھتا ہی کہ
صرف سائینڈ آف پٹاس کے سلوشن مین ایک طرف سونا باندھکر دوسری جانب زیور وغیرہ باندھین مگر سونیکا پانی بہت
مفید ہی اسکو بھی اسی طرح بناتے ہین کہ سونے کا بُرادہ میوری ایٹک ایسڈ مین ڈالنے سے فوراً گھل جاتا ہی اُسکا آب صاف
مین گھول کر فلٹرنگ پیپر یعنے چھاننے کے کاغذ سے چھان لیتے ہین چھنا ہوا پانی پھینک دیتے ہین اور جو درد کا
غذ مین باقی رہجاتی ہی اسکو نکالکر سائینڈ آف پٹاس کے سلوشن مین گھول دیتے ہین غرضکہ جسوقت شہزادہ نامدار
عالی وقار تلمیع برقی کی حقیقت من کل الوجوہ بیان کرچکا تو پھر سلطان معلی الشان کی طرف متوجہ ہوکر عرض کرنے لگا کہ اکثر
تصویر عکسی وغیرہ رات کے وقت بھی روشنی برق کے ذریعے سے بنتی ہی اور تاریک مقامات مین اور غارون و تاریں بھی

روشنی برقی کے وسیلے سے ہر شے کی شبیہ بہتر تیار ہو سکتی ہے اور یہی تار برقی ریل گاڑی سے بھی متعلق ہے یعنی مثلاً
ریل گاڑی مین کوئی شخص مجرم یا کوئی دزد عیار کسی کا مال لیکر مفرور ہو گیا اور بعد روانگی ریل کے اطلاع ہوئی تو انسان کا
کام نہین کہ کسی سواری کی تیز رفتاری سے اسکو جا کر گرفتار کر سکے اور پیادہ پا تو کیا تاب اور کیا مجال ہے لہذا فوراً
تار برقی کے ذریعے سے اگلے مقام پر جہان یہ ریل دم لیتی ہے خبر بھیجدے کہ ایسا معاملہ ہوا ہے چنانچہ وہان پیشتر
تدارک ہو جائیگا پھر ریل گاڑی پہونچے گی اور مطلب حاصل ہونے مین کچھ اندیشہ باقی نرہیگا سلطان المعظم عقل مجسم
نے ارشاد کیا کہ ریل گاڑی کو باوجود اسقدر گرانباری کے کمال تیز رفتاری حاصل ہے نہ اسے کوئی انسان جر ثقیل کے
قاعدے پر کھینچتا ہے نہ کوئی حیوان اپنی زور و طاقت کا امتحان کرتا ہے پھر کیا سبب ہے کہ خود بخود نہایت سرعت رفتار سے
آناً فاناً طی منازل اور قطع مراحل کرتی چلی جاتی ہے خرد پیر رنیک اختر نے عرض کی کہ جناب عالی ہر شخص بخوبی واقف و
آگاہ ہے کہ پانی جب کسی ظرف مین آگ پر ایسا گرم ہو کہ جوش مین آئے تو اُسمین سے ایک قسم کا بخار اُٹھتا ہے چنانچہ اگر
اسیطرح اُسکو آتش پر جوش دیتے رہین تو پانی سب کا سب اُس بخار کی حالت مین اُڑ جائیگا اور ظرف مذکور خشک نکل
آئیگا اور یہ بھی سب جانتے ہین کہ اُس ظرف کے مُنھ پر اگر سرپوش رکھا جاے تو وہ بخار اُس سے کچھ سردی حاصل
کر کے پھر اپنی اصلی صورت پر پانی ہو جائیگا اور پھر ظرف مذکور مین ٹپک پڑیگا اور اِس بات سے بھی خاطر خواہ آگاہی
حاصل ہے کہ جسوقت لکڑی یا کوئی چیز سوختنی آگ مین جلائی جاتی ہے اُس سے دھوان نمود ہوتا ہے لیکن اُس دھوئین مین
اور اس بخار مین جو کہ آب جوشان سے پیدا ہوتا ہے بہت بڑا فرق ہے کیونکہ جو کوئی چیز دھوئین مین لگائی جائیگی وہ
ہرگز تر نہ ہوگی بلکہ کاجل سے ملمع ہو جائیگی پس جو دھوان کہ جلتے ہوئے ایندھن سے ظہر پاتا ہے اسکو ہم اپنی اصطلاح
مین دھوان کہتے ہین اور جو پانی کے جوش سے پیدا ہوتا ہے اُسکا نام دخان رکھتے ہین طبیعیات کی تحقیقات سے
جو بہت سی عجیب و غریب اور فائدہ مند چیزین ایجاد کی گئی ہین اُن مین سے دخانی کل سب مین افضل ہے اسکے وسیلے
سے آدمیون نے وہ طاقت حاصل کی ہے جو احاطۂ گمان سے باہر ہے اور جو کام خیال مین نہین آتے ان کے
ذریعے سے نہایت آسانی کے ساتھ ہو جاتے ہین انگلستانی فنون اور صنعتون مین دخانی کلونکی قدر اس مرتبہ
پر پہونچی ہے اور روز بروز اس طرح ترقی پاتی جاتی ہے کہ کیا امیر کیا فقیر سب پر واجب ہے کہ بکمال شوق دلی سے
اسکی طرف متوجہ ہون ولایت مین دخانی کل کے وسیلے سے پانی نکالتے ہین اور لکڑی کاٹتے ہین اور لوہے
کے بہت اوزار بناتے ہین اور اصل کل کے وسیلے سے کپڑا بھی طرح طرح کا اس آسانی اور خوبی کے ساتھ بنا
جاتا ہے کہ یہان آنکر اس ارزانی سے بکتا ہے کہ تمام غربا اُسکو پہنکر اپنا جی خوش کرتے ہین اور آرام پاتے ہین
اور تیل بھی اس کل کے زور سے نکالا جاتا ہے اور زمین بھی اس کے وسیلے سے جوتتے ہین اور کنوئین وغیرہ
کے کھودنے مین بھی اس کو استعمال مین لاتے ہین اور کھیتی باڑی باغ وغیرہ مین بھی اس کل سے

دخانی کل کا بیان

پانی سینچتے ہین اور دوسری دھات اس سے کوٹتے ہین اور شکر بھی اس کل کی قوت سے بناتے ہین دریا و سمندر
مین کشتیان اور جہاز اس سے چلتے ہین اور وہ آلات لطیف جو دھاگے کاتنے مین مستعمل ہین اور وہ کلین جو اُن
دھاگون سے کپڑا بن لیتی ہین اسی دخانی کل سے اپنی اپنی حرکتین حاصل کرلیتی ہین بلکہ فی الحقیقت ہر ہر مصنوعی
کہ جو زیب و زینت یا کسی کام کے واسطے بنی ہوئی ہو بیشک اس عجیب و غریب کل کو اُسمین کچھ نہ کچھ مداخلت ضرور ہوگی اسکی
مدد سے لوہے کا مادہ زمین سے نکالکر خالص لوہا بناتے ہین پھر اسی کے وسیلے سے وہ لوہا لیکر خواہ ایسا وزنی لنگر جو طوفان
اور موجون کے صدمے سے بڑے سے بڑے جہاز کو بچائے خواہ ایسی باریک آبدار سوئی جو لطیف ترین کپڑے کی صنعت
کارچوبی مین کام آئے بناتے ہین غرضکہ یہ کل نہایت بانزاکت اور بخطا ہونے کے باعث قابل توجہ اور لائق التفات
ہے مثلاً اسکی ایک حرکت مین وہ قوت ظاہر ہوتی ہے کہ جسکے ذریعہ سے بگھیان کانچ کے چکنے چکنے سطح وغیرہ پر بے کھٹکے
چلسکتی ہین بلکہ اُسکی اور حرکتون مین بھی وہ قوانین داخل ہین جو کرۂ زمین اور دوسرے کواکب کی گردشون کو جو وہ آفتاب
کے گرد کرتے ہین انتظام بخشتے ہین اور وہ اصلی قوانین جنپر دخانی کل کے حرکتون کی بنا ہے نہ عمدہ مین مشمار نہ سمجھنے
مین دشوار بلکہ بہت سلیس اور نہایت سریع الفہم ہین اتنے مین ایک صنعت گر فرنگ کہ جسکو مسٹر ٹریوی کہتے تھے
دربار مین حاضر تھا استفسار کرنے لگا کہ بھلا ارشاد فرمائیے کہ دخان کس واسطے قوی اور جسیم ہو جاتا ہے اور دوسری چیز
کو کس باعث سے حرکت دیسکتا ہے خرد پرور نے کہا کہ اے حکیم کیا تم نہین جانتے کہ جب حرارت کسی شے مین داخل کیجاتی ہے
تو وہ شے گرم ہوتے ہوتے اپنی جسامت یعنی طول و عرض و عمق مین بڑھ جاتی ہے چنانچہ ایک لوہے کا لمبا ٹکڑا اُسکو کسی
دوسری چیز کے ایسے سوراخ مین ڈالین کہ جس مین وہ لوہا بآسانی گذر سکے اُسکو ایک طرف سے آگ مین ڈالکر اسقدر گرم
کرو کہ سرخ ہو جائے پھر آگ مین سے نکالکر سوراخ مذکور مین ڈالو تو یہ ظاہر ہوگا کہ وہ لوہا اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب اُس سوراخ مین
مطلق نجا سکیگا جبتک کہ سرد ہو کر اپنی حالت اصلی پر نہ آجاے اور حرارت جتنی بڑھتی جائیگی اُتنا ہی لوہا بھی بڑھتا جائیگا
یہانتک کہ گل جائے حکیم نے کہا کہ بیشک یہ بات درست ہے مگر آپ یہ فرمائیے کہ حرارت کی کمی و بیشی کا اندازہ کسطور پر کرسکتے
ہین شہزادہ نے کہا کہ یہ بہت سہل بات ہے یعنی تھرمامیٹر کے وسیلے سے حرارت کے درجے معلوم ہو جاتے ہین اور اگر
تھرمامیٹر نہ ہو تو ہم بنا بھی سکتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ تھرمامیٹر کیا چیز ہے خرد پرور نے عرض کی کہ جناب عالی عربی
مین اسکو میزان الحرارت اور فارسی مین تابدرجہ نما کہتے ہین چنانچہ اُسکی کیفیت یہ ہے کہ شیشے کی بالشت بھر کی ایک
نلی مین جسکا سوراخ بہت باریک ہوتا ہے اور ایک طرف آگ مین گلانے کے باعث کرہ جیسے فندق کی صورت اُسکے
نیچے پیدا ہو جاتی ہے سیماب خالص اسقدر بھر دیتے ہین کہ کرہ مذکور لبریز ہو جاوے اور وہ سیماب نلی کی تہائی تک
پہونچے پھر جتنی ہوا اُس نلی مین باقی ہو اُسکو بہ ہوشیاری تمام نکالکر نلی کے دہانے کو مضبوط بند کر دیتے ہین پھر کرۂ مذکور
کو پانی کی جمی ہوئی برف مین داخل کرتے ہین اور سیماب اپنی حرارت کچھ کھو کر سمٹ جاتا ہے اور بلندی سے

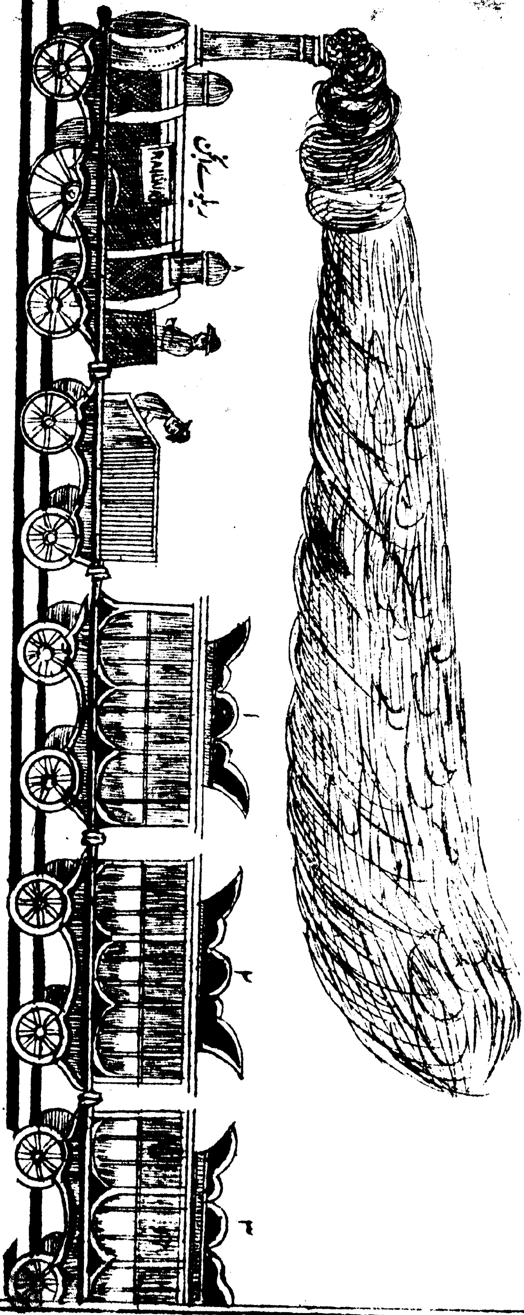
پستی کیطرف تنزل شروع کرتا ہی پس جہان کہ حالت نزول مین سیماب کو قیام ہوجاتا ہی اس مقام پر ایک نشان کرتے ہین اور اسکا نام نقطہ انجماد آب ہی اسلیے کہ برودت کے اسدرجہ پر پانی جمکر برف ہوجاتا ہی پھر اس کرہ کو جوش کہاتے ہوئے پانی مین داخل کرتے ہین اسوقت سیماب حرارت حاصل کرکے مسامات مین بڑھ جاتا ہی اور درجہ بدرجہ اسنل بدرجہ نما مین چڑھنا شروع کرتا ہی جب بڑھتے بڑھتے ٹھہر گیا تو عین نقطہ وقت پر دوسرا نشان کرتے ہین اور اسکو نقطہ جوش آب کہتے ہین اس سبب سے کہ اتنی حرارت پر پانی جوش مین آتا ہی بعد اسکے ایک مثل کی تختی یا ہاتھی دانت کی پٹری یا کسی قسم کی عمدہ لکڑی کا تختہ کہ جو طول مین نی مذکور سے کچھ زیادہ ہو لیکر اسکے سطح مستوی پر ایک نقشہ جو اُس نی کی لمبائی کے برابر ہو کھینچتے ہین اور اسکو اسکیل کہتے ہین پھر اس اسکیل کے سطح کو طولانی مین اسطور پر تقسیم کرتے ہین کہ اجزا اسکے آپس مین برابر ہون اور فاصلے ان خطوط تقسیم کے اسقدر ہون کہ نقطہ انجماد اور نقطہ جوش کے درمیان مین ایک سو ہی خط شمار کیے جائین اور اسکیل کے اجزا کو سیماب کیطرف سے اس طرز پر گنے جاتے ہین کہ بتیس خط نقطہ انجماد کے برابر پہونچتا ہی پس خط زیرین سے نقطہ جوش تک دو سو بارہ خط ہونگے اور ان خطوط کو درجے کہتے ہین اگرچہ ان مین اور بھی چند نقطے ہوتے ہین چنانچہ نقطہ اعتدال اور نقطہ حرارت خون اور نقطہ حرارت تپ و نقطہ جوش شراب وغیرہ مگر ان سب سے اوپر نقطہ جوش آب ہی لیکن دخانی کل مین اسی نقطے سے زیادہ کام پڑتا ہی اسواسطے کہ پانی کے جوش سے بخارات پیدا کیے جاتے ہین اور مقیاس الحرارت کے وسیلے سے جوش آب کا اندازہ بخوبی دریافت ہوسکتا ہی خاکسار اسکا نقشہ بناتا ہی

نقشہ تھرمامیٹر

۲۲۰ ۲۱۰ ۲۰۰ ۱۹۰ ۱۸۰ ۱۷۰ ۱۶۰ ۱۵۰ ۱۴۰ ۱۳۰ ۱۲۰ ۱۱۰ ۱۰۰ ۹۰ ۸۰ ۷۰ ۶۰ ۵۰ ۴۰ ۳۰ ۲۰ ۱۰ ۰

پھر عرض کرنے لگا کہ حضور اقدس مثلاً سیماب اگر پانی مین لسبب حرارت کے پچاس درجے ہی اور دس درجے حرارت زیادہ ہوئی تو ساٹھ درجے ہو جائیگا علی ہذا القیاس درجہ انتہائے حرارت آب مین دو سو بارہ درجے پر ٹھہر جائیگا پھر کسیقدر پانی کو جوش دیا جائے مگر اس سے زیادہ نہ بڑھیگا لیکن پانی شدت حرارت سے اپنی صورت اصلی چھوڑکر اسقدر بدل جائیگا کہ دخان کی صورت پیدا کریگا بلکہ اسصورت مین اور بھی اپنی جسامت اصلی سے ایکہزار سات سو حصے زیادہ جسیم ہو جائیگا پھر اگر کسی تدبیر سے وہ حالت اصلی پر لایا جائے یعنی اسقدر ٹھنڈا کیا جائے کہ اسکی حرارت دو سو بارھوین درجے سے کمتر ہو تو فی الفور پھر وہ دخان پانی ہو جاتا ہی اپنی دخانی حالت کی بہ نسبت کہ جس سے وہ پھر پانی ہو گیا ایکہزار سات سو مرتبہ مقدار مین کم ہو جاتا ہی اور پانی جب دخان ہو جاتا ہی تو وہ ہوا کی طاقت پیدا کر لیتا ہی از روے تحقیقات یہ امر بخوبی ثابت ہو چکا کہ ایک انچھ مربع یعنی اسقدر لمبے اور چوڑے مکان پر پندرہ پونڈ یعنی ساڑھے سات سیر ہوا کا بوجھ رہتا ہی اس حساب سے جو چیز جسقدر لمبی چوڑی ہو گی اسپر اُسی قدر بوجھ ہوگا مثلاً کسی فربہ اور تنومند آدمی کے جسم کو فیتا سے پیمایش کرین تو دو ہزار انچھ مربع تخمیناً ہوگا اس سبب سے اُسکے تمام جسم پر ہوا کا وزن تین ہزار پچھتر من ہمیشہ رہتا ہی یہ سنتے ہی مسٹر ٹریوی صاحب نے کہا کہ جب انسان کے جسم پر اسقدر وزن پڑتا ہی تو وہ دبکر کیون نہین مرجاتا یا اُسکا تمام جسم سرمے کی طرح پسکر چور چور کیون نہین ہو جاتا شہزادہ تیز فہم نے جواب دیا کہ اے حکیم اسکی مثال بعینہ ایسی ہی جیسے کوئی غواص آب عمیق مین غوطہ لگاکر پانی کی تہ مین جا پہونچے اور وہان سے صحیح و سالم باہر نکلے مگر یہ امر بدیہی ہی یعنی اسیطرح ہزارون آدمی غوطہ زنی کرکے سب کے سب سلامت باہر آتے ہین کوئی دبکر ہلاک نہین ہوتا اب غور کا مقام ہی کہ اسحالت مین کسقدر پانی کا وزن سر پر ہوتا ہی مگر وہ مطلق پروا نہین کرتے اور بالکل خبر نہین ہوتے اسی صورت ہوا کا وزن بھی کچھ ضرر نہین پہونچا سکتا بلکہ ہوا سے محیط بالا بدان اسکا وزن گرانبار سنبھال لیتی ہی علی ہذا القیاس پانی کا بوجھ بھی پانی اُٹھا لیتا ہی اور آدمی کو صدمہ نہین پہونچتا پھر شاہنشاہ والا بارگاہ کی جانب رخ کیا اور کہنے لگا کہ تیز ہوا ایک گھنٹے مین پینتیس میل جاتی ہی مگر آندھی ایک گھنٹے مین سو میل تک جاسکتی ہی یعنی اُسکی تیز روی توپ کے گولے سے بھی زیادہ ہی پس دو سو بارھوین نقطہ پر دخان کا زور اصطلاح مین ایک ہوا کے زور کے برابر ہی اور جب دخان دو سو پچاس نقطہ تک گرم کیا گیا تو ایک انچھ مربع پر اُسکا وزن پندرہ سیر کا یعنی دو ہوا کا ہوگا اور دو سو پچھترین نقطہ پر تین ہوا کا زور ہوگا یعنی ساڑھے بائیس سیر اور دو سو ترانوے نقطے پر چار ہوا کا زور یعنی تیس سیر وزن ہوگا اور تین سو آٹھوین نقطے پر ساڑھے سینتیس سیر وزن یعنی پانچ ہوا کا زور ہوگا اور جبکہ اول ہی اول ایک حکیم نے دیکھا کہ ایک دیگ مین پانی جوش دیا جاتا ہی اُسکے سبب سے دیگ کا سر پوش خود بخود حرکت کرتا ہی حکیم کو کمال تعجب ہوا کہ سر پوش کو ایسی حرکت دینے والی کیا شی ہی غرض در ا
کھولتے ہوئے پانی سے جو دخان پیدا ہوتا ہی یہی سر پوش کے متحرک ہونیکا باعث ہی اور اس تجربے
دخان بیشک ایسی زبردست شی ہی کہ کیسی ہی بھاری سے بھاری اور بڑی سے بڑی چیز ہو
پہونچیگا تو اُسکو بھی ضرر صدمہ اور حرکت دیگا اور اسکے لیے یہ دلیل قائم کی کہ جسوقت زمین کے

دوسو بارہ درجہ کی حرارت پہونچتی ہر تو وہ فوراً دخان بنجاتا ہر اور زیادہ حرارت کے سبب سے کئی ہوا کی طاقت پیدا کرکے
زمین ہو خواہ پہاڑ اُسکو شق کر دیتا ہر اور جسقدر اُسکے زور و طاقت کی مقدار زیادہ ہوتی ہر اُسیقدر زلزلہ پیدا کرتا ہر
یہ قیاس کرکے چند آلات ایسے ایجاد کیے کہ جس مین بسبب دخان کے خود بخود بلا واسطہ کسی ذیحیات کے ایک قسم کی
حرکت پیدا ہوگئی چنانچہ روز بروز اس ایجاد کی ترقی ہونے لگی اور رفتہ رفتہ یہ بات دریافت ہوگئی کہ اگر کل کو کسی گاڑی
کے پہیون مین ایسا وصل کرین جسکی حرکت سے وہ پہیے گردش مین آئین تو اغلب ہر کہ بے بیل اور گھوڑے وغیرہ کے
وہ گاڑی خود بخود چلنے لگی چنانچہ مطابق اس خیال کے عمل کیا اور اُس سے جو نتیجہ حاصل ہوا وہ یہ ہر کہ گھوڑا گاڑی مین جتا ہوا جو
نہایت جلد چلا تو برابر ایک گھنٹے مین پانچ کوس سے سوا نہ چلیگا بیل کا تو کیا ذکر ہر مگر گھوڑے اور دخانی کل کی رفتار مین
سہ چند تفاوت ہر کہ دخانی گاڑی ایک گھنٹہ مین نہایت آہستگی کے ساتھ پندرہ کوس چلتی ہر اور بروقت ضرورت ایک ہی
گھنٹہ مین چالیس پچاس کوس چلسکے مگر ایسی شتابی رفتار خطرناک ہر خشکی مین اسکی رفتار کا یہ حال ہر اور تری مین بھی آمد و رفت
کے واسطے دخانی کل کا استعمال بڑی تیز روی کا باعث ہوا ہر یعنی سب جانتے ہین کہ کشتی اور جہاز جو دریا پر روان ہوتے
ہین وہ یا بادبان کے وسیلے سے چلتے ہین یا ملاحون کی سخت محنت سے اور ڈانڈ کے ذریعے سے لیکن ہوا کبھی آہستہ چلتی ہر
اور کبھی موقوف بھی ہو جاتی ہر اور کبھی باد مخالف بھی چلنے لگتی ہر اور ملاحون کا حال سنیے کہ کبھی سُست ہو جاتے ہین اور کبھی
بالکل تھک بھی جاتے ہین اسواسطے صاحبان ہنر نے یہ تجویز کی کہ جہاز کے وسط مین ایک دخانی کل ایستادہ ہو کہ جو ہر وقت
اور ہر حالت مین جہاز کو روان رکھے چنانچہ اُن دانشمندون نے اس خیال کو انجام دیا اور جہاز مین دخانی کل برپا کرکے دو پہیے
ایسے متعلق کیے کہ اُسکے ذریعے سے خود بخود حسب دلخواہ گردش مین آئین وہ پہیے جہاز کے دونون طرف باہر لگے رہتے ہین
اور اُنکے دائرے پر بہت سی تختیان لگی ہین جو پانی مین ایک دو ہاتھ ڈوبکر گھومتی ہین اور گھومتے گھومتے پانی کو مار مار کر اور
موجون کو اُٹھا اُٹھا کر برخلاف ہوا کے اور برخلاف پانی کے دھار کے بھی جہاز کو بخوبی چلا سکتی ہین دخانی گاڑی جسکو ریلوے
کہتے ہین اُسکے واسطے سڑک آہنی بنائی جاتی ہر یعنی لوہے کی گول سلاخین جنکا قطر ایک انچ کے قریب ہوتا ہر سڑک کے
دونون بازؤن پر دو طرفہ برابر نصب کی جاتی ہین اور ریلوے کے پہیے کا دائرہ کنارون پر سے اسقدر خالی ہوتا ہر کہ ان
لوہے کی سلاخون پر اس کیفیت سے برابر چل سکے کہ وہ حلقہ کسی طرف لغزش نہ کرنے پائے اور وہ دخانی گاڑی
جو سب کے آگے ہوتی ہر اُس کے پیچھے بہت سی گاڑیان ایک قلابہ کے وسیلے سے لگائی جاتی ہین اگرچہ اُن مین
ذلیک پہیے اُسی ترکیب کے ہوتے ہین جیسے کہ اُس کل والی گاڑی مین لگائے گئے اور کبھی یہ سلسلہ
لیا جاتا ہر اور اُنمین ہزار ہا من اسباب و اجناس وغیرہ کا وزن اور صدہا آدمیون وغیرہ کا بار ہوتا
ہے وہ سب کی سب گاڑیان اُس کل والی گاڑی کے ساتھ کھنچتی ہوئی چلی
جاتی ہین بیچمدان حرف پرورنے قلم برداشتہ ایک نقشہ ریلوے کا بناکر ملاحظہ اقدس مین گذرانا


ریل گاڑی اور اُسکے ساتھ والی گاڑیون کا نقشہ
ریلوے انجن
۱
۲
۳
لوہے کی سڑک

پھر کہنے لگا کہ جہان جہان ریل گاڑی چلتی ہی اُسکے ساتھ تار برقی بھی لگایا جاتا ہی تاکہ ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن تک جو کہ پیغام بھیجنا ہوفی الفور پہونچ سکے مگر جب ریل گاڑی اسٹیشن پر سے چل چکتی ہی تو دوسرے اسٹیشن پر پہونچنے تک کوئی پیغام اُس تک نہین پہونچ سکتا اس لیے ضرور ہوا کہ کوئی ایسی تدبیر نکالی جائے جس سے نہایت ضروری پیغام رستے مین بھی لگایا جائے اور جن پیغامون کا رستے مین بھیجنا ضرور ہوتا ہی وہ صرف تین پیغام ہین ایک یہ کہ ریل گاڑی کو کہدین کہ وہ ٹھہر جائے آگے نہ بڑھے یا اُسکو یہ کہا جائے کہ آہستہ آہستہ ہوشیاری سے آئے یا یہ کہا جائے کہ بیخوف وخطر دوڑتی ہوئی نکل جائے ان تینون پیغامون کے لیے تین رنگ مقرر کیے ہین سُرخ رنگ اس لیے ہی کہ ریل گاڑی ٹھہر جائے آگے نہ بڑھے اور سبز رنگ اس لیے ہی کہ آہستہ آہستہ ہوشیاری سے چلی آئے اور سفید رنگ اس لیے ہی کہ بیخطر دوڑی ہوئی چلی جائے ان تینون نشانون کے دیکھنے کو دو تدبیرین کی گئین ہین ایک تدبیر رات کے لیے اور وہ یہ ہی کہ ہر ایک اسٹیشن اور چوکی پر چپراسیون کو لالٹینین دیگئی ہین اور ہر ایک اسٹیشن کے پاس ایک بڑا اونچا ستون گاڑکر لالٹین لگادی ہی چپراسیون کے پاس جو لالٹینین ہین اُن مین تین رنگ کے شیشے لگے ہوے ہین اور اُسکا سرا پھرانے سے جس رنگ کا شیشہ چاہین سامنے ہوجاتا ہی پس اگر گاڑی کو روکنا ہوتا ہی تو چپراسی لالٹین کا سرا اور یا ستون کی کل پھراکر لال شیشہ سامنے کردیتا ہی اور اگر جلد دوڑنا منظور ہوتا ہی تو سفید شیشہ سامنے رہنے دیتا ہی اور جو آہستہ لانے دینا ہوتا ہی تو سبز آئینہ دکھایا جاتا ہی دوسری تدبیر دن کے لیے ہی اور وہ یہ ہی کہ ہر ایک چپراسی کو تین جھنڈیان دیگئی ہین اگر گاڑی کو روکنا ہوتا ہی تو چپراسی لال جھنڈی سر سے اونچی اُٹھاکر دکھاتا ہی اور اگر آہستہ آہستہ ہوشیاری سے بلانا ہوتا ہی تو سبز جھنڈی دکھاتا ہی اور اگر بیدھڑک دوڑانے دینا ہی تو سفید جھنڈی دکھاتا یا جھنڈی کو لپیٹ کر اور بغل سے لگاکر سیدھا سامنے کھڑا ہوجاتا ہی اور ہر ایک اسٹیشن پر جو بڑا اونچا ستون کھڑا ہوتا ہی اور جس پر رات کو لالٹین جلتی ہی اُسکے سرے پر دو ہاتھ یا ایک ہاتھ لگا ہوتا ہی اور وہ ہاتھ کل دبانے سے گر بھی پڑتے ہین اور کھڑے بھی ہوجاتے ہین اُن ہاتھون کے ایک طرف سفید رنگ اور ایک طرف سُرخ رنگ ہوتا ہی پس اگر یہ منظور ہی کہ گاڑی کسی طرف سے نہ آئے تو دونون ہاتھ کھلے رہنے دیتے ہین اور جو یہ منظور ہی کہ اس طرف سے تو جائے مگر دوسری طرف سے نہ آئے تو ایک ہاتھ کھلا رہتا ہی اور جو منظور ہی کہ آہستہ آہستہ اور ہوشیاری سے آئے تو ایک ہاتھ جو ستون کے بائین طرف ہوتا ہی اُسکو جھکا ہوا یعنی آدھا اُٹھا ہوا اور آدھا گرا ہوا رکھتے ہین اور اگر یہ منظور ہوتا ہی کہ بیدھڑک دوڑی آئے تو دونون ہاتھ گرے ہوے رہتے ہین اور علاوہ اسکے اور اور تدبیرین ہین یعنی اگر جھنڈی نہو تو کیونکر پیغام نشان اس طرح پر ہین کہ اگر گاڑی کو بالکل روکنا منظور ہو تو چپراسی دونون ہاتھ اُٹھا کر اگر ہوشیاری سے آہستہ بلانا منظور ہو تو ایک ہاتھ اُٹھائے اور اگر بیدھڑک دوڑا دوڑ پلانا ہو تو ایک ... ٹکا اور ایک ہاتھ سیدھا کردے پس یہ وہ نشان ہین جنکو لوگ ہمیشہ ریل پر آتے جاتے دیکھتے ہین

اور اب انگلستان مین ایک ایسی ترکیب ایجاد ہوئی ہو کہ ہر ایک گاڑی مین سے جو مسافر چاہے محافظ یا انجن والون کو آگاہ کر سکتا ہو اور فوراً معلوم ہو جاتا ہو کہ کسی گاڑی کے مسافر کو کچھ ضرورت ہو اور اُس گاڑی کو بھی پہچان لیتا ہو اس صورت مین اگر کوئی گاڑی سلسلے سے علیحدہ ہو جاے تو اُسی دم محافظ اور ہانکنے والے کو خبر ہو جاے گی غرضکہ سب گاڑیون کو یہ دخانی کل اس جلدی کے ساتھ کھینچ لیجاتی ہو کہ دنون کی راہ گھنٹون مین طے ہوتی ہو اسی وسیلے سے دور دور کے مسافر تھوڑے وقت مین قطع مسافت کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتے ہین اگر ملک کے ایک جانب قحط ہوتا ہو اور دوسری طرف ارزانی تو اس کی بدولت دونون جگہ کے رہنے والون کو فائدہ پہونچتا ہو

مؤلف

اللہ اللہ کس قدر ہو بارکش	ہو یہ گاڑی یا کہ خشکی کا جہاز
خود بخود بے استعانت غیر کے	قطع کرتی ہو رہ دور و دراز
اس مین سو سو طرح کا آرام ہو	یہ سواری ہو نہایت دلنواز
تیز رفتاری بذات خاص ہو	منّت اغیار سے ہو بے نیاز
لے اُڑی تاثیر جذب دل اسے	آخرش کام آگیا سوز و گداز

جب کہ شہزادۂ بلند اقبال ہمایون فال نے پایۂ تقریر دلپذیر کو اس قدر ارج ارتفاع پر بلند پایہ کیا اور چند نقشہاے متعلقۂ علم برق و علم دخان بھی اپنے دست مبارک سے بناے ہنگامۂ امتحان کا وقت معمولی قریب اختتام آ پہونچا حاضرین درگاہ عالم پناہ نے بیشمار گوہر شاہوار ستائش آبدار نثار کیے سلطان عقل مجسم بھی فرزانۂ روزگار کی توجہ بے نہایت اور سعی و محنت کا ممنون و مشکور ہوا اور خلعت فاخرہ عنایت کر کے رخصت فرمایا دربار برخاست ہوا

باب نہم موسوم بہ عقل دوم

مؤلف

کون خوشخط گرم مشق ناز ہی جسکے لیے
خوشنویسی کو عطارد کا قلمدان چاہیے

وصلی افلاک ہو مہرۂ خورشید و ماہ
انجم زرین سے افشان زرافشان چاہیے

موقلم کے واسطے لازم ہی نوکِ زلفِ حور
بہر کاغذ صفحۂ رخسار غلمان چاہیے

جسوقت انجمن امتحان سے فرزانۂ روزگار اور شہزادۂ نامدار زینت بخش نفیر تعلیم ہوئے استادنے خرد پرور سے فرمایا کہ عزیز من سررشتۂ تعلیم علوم مین دو چیزین داخل ہین کہ جسکو محاورۂ عوام مین نوشتخواند کہتے ہین یعنی پڑھنا لکھنا یس یادرکھو کہ پڑھنا پڑھنے سے آتا ہی اور لکھنا لکھنے سے ای خرد پرور جو آواز دہان انسان سے پیدا ہوتی ہی اُسکی مختلف صورتون کا نام حروف ہی جوکہ ایک حرف کی آواز سے دوسرے حرف کی آواز مین فرق ہی لہذا ہر حرف کے واسطے ہر قوم نے ایک خاص شکل مقرر کی ہی اور اسکو جسوقت لکھتے ہین اُسکا نام خط ہوتا ہی اور اُن خطون کی بھی جداگانہ صورتین ہین چنانچہ خط ہندی وخط سریانی وخط یونانی وخط انگریزی وخط عبری وخط معقلی وخط کوفی وخط کشمیری وخط حبشی و خط ریحانی وتعلیق ونسخ ومحقق ورقاع وتوقیع وثلث وغیرہ اور نستعلیق اور شفیعہ اور شکستہ اردو و فارسی مین اور نسخ وتعلیق عربی مین اکثر موقع بموقع مروج ومستعمل ہین اور انگریزی مین دو طرح کے حروف مکتوبی اور دو طرح کے کتابی اور ہندی مین حروف ناگری وغیرہ کارآمد ہین اور ان اقسام مین طرح طرح کی ایجادات جدید اور صنعتین اور اصطلاحین پیدا کرکے بہت کچھ صورتین وضع کرلی ہین ہر زبان کے حرف جدا ہین اور ہر حرف کے قاعدے علیحدہ مگر سب کا اصل اصول یہ ہی کہ ہر حرف مین چار باتین ضرور ہوتی ہین اول قامت حرف یعنی حرف کا عرض و طول دوم قلم حرف یعنی حرف کا کونسا عضو کس نوک اور کتنے قطے کہانتک ہو سوم پیمود حرف یعنی حرف کی پیمایش اور ایک حرف سے دوسرے حرف کا فاصلہ کسقدر مناسب ہی چہارم کرسی حرف یعنی کونسا حرف کس حرف کے مقابل ہو غرضکہ جو شخص اس فن مین دستگاہ بہم پہنچاتا ہی اسکو اہل عرب خطاط اور فارسی والے خوشنویس اور باشندگانِ یورپ فیر راٹیر کہتے ہین اور خوشنویسی کے واسطے سامان عمدہ نفیس ضروری

مؤلف

خوشنویسی کا شوق ہو جسکو
خط کتابت سے ذوق ہو جسکو

سات باتین بہم نہون جب تک
خوشنویسی محال ہے بے شک

یعنے لازم ہی پہلے کاغذ صاف — شکل رخسار مہوشان شفاف

دوسرے چاہیے مداد سیاہ — مثل زلف نگار غیرت ماہ

تیسرے چاقوے خوشاب ہو تیز — نگہ شوخ کی صفت خون ریز

چوتھے ہو کلک واسطے یک تخت — دل عاشق کی طرح نرم اور سخت

پانچوین ہو شفیق تر استاد — مہربان مادر و پدر سے زیاد

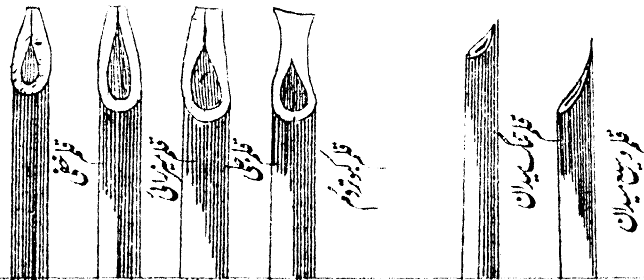
چھٹے از بس ہو مائل و راغب — مشق و تحریر پر دل کاتب

ساتوین فضل ایزد متعال — رہے لیل و نہار شامل حال

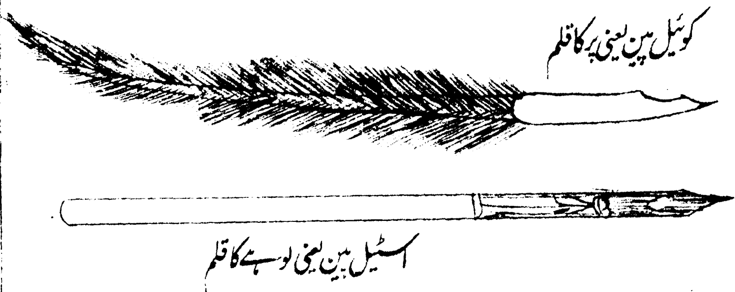
جب کہ سامان یہ سب مہیا ہو — کیون نہ پھر خوشنویس یکتا ہو

ای خردپرور زمانہ سابق مین کاغذ نہ تھا اس واسطے پوست آہو پر یا درختون کی چھال پر یا تاڑ وغیرہ کے بڑے بڑے پتون پر لکھا کرتے تھے چنانچہ تا حال کہین کہین یہی طریقہ مروج ہی اور جب کاغذ ایجاد ہوا تو لکھنے والون کو بہت آسایش میسر ہوئی کاغذ وہی عمدہ ہی کہ بخوبی اور پرکاری اور سفیدی اور صفائی اور دیرپائی مین بے نظیر ہو اگرچہ کاغذ کشمیری اور خطائی اور سمرقندی اور دولت آبادی وغیرہ نہایت صاف و بے عیب ہوتا ہی مگر ملک انگلستان مین اقسام اقسام کے کاغذ باریک سطح صاف اور پرکار بنتے ہین بلکہ دور دور تک بسبیل تجارت یا بطریق تحائف پہونچتے ہین اور خوشنویسون نے کاغذ کی پایداری کیواسطے یہ ترکیب نکالی ہی کہ دو چار کاغذ کو تہ بہ تہ نشاستہ کے وسیلے سے جما کر وصلی بناتے ہین اور اسکو دو چار بار دیکر سایہ مین خشک کرکے مہرہ کرتے ہین وہ بھی خوشنویسی کے لیے نہایت کارآمد ہی اور اقسام کاغذ رنگین مین رنگ حنائی کمال خوشنما ہوتا ہی اُس کی ترکیب یہ ہی کہ برگ حنا نیم کوفتہ آب گرم مین دو پہر تک بھگو رکھین پھر صاف کرکے کاغذ کو اُس مین رنگ دین علی ہذا القیاس جس قسم کا رنگ منظور ہو کاغذ کو کسی رنگ مین خالی اور کسی مین پھٹکری کے پانی سے تر کرکے غوطہ دیتے ہین اور کبھی پہر دو پہر تک رکھتے ہین کہ خاطر خواہ رنگین ہو جاے اور قلم اکثر ملکون مین اور ہندوستان مین خصوصاً پنجاب مین بہ محال وا نیال پور اور ٹھٹھ مین کنارہ دریاے شور پر بہتر ہوتا ہی اور ولایت بصرہ مین قلم واسطے نہایت پختگی اور لطافت اور خوش نگاری کے ساتھ میسر آتا ہی کہ اس سے بہتر کہین نہین ہوتا واسطے ایک مقام عراق عرب مین درمیان بغداد اور بصرہ کے واقع ہی وہان کے قلم کو باے نسبت لگا کر وصلی کہتے ہین اور قلم چند صورتون پر تراشا جاتا ہی اوّل جلی یعنی بہت موٹے قط کا دوم میرزائی یعنی اوسط قط کا جو بہت موٹا ہو نہ بہت باریک سوم خفی یعنی جس کا قط باریک ہو پھر ایک کی تراش مختلف طور پر ہی کوئی گھر ابنا تا ہی اور کوئی گاؤدم اور ایک تراش قلم کی کہ ترزم کہلاتی ہی وہ بیچ مین پتلا اور نوک پر زیادہ عریض رہتا ہی

اور تراش مین اس بات کا زیادہ لحاظ رکھنا لازم ہی کہ ریشۂ قلم کج نہ ہو کیونکہ شگاف کی راستی مین فرق نہ پڑے اور یہ اختیار رہی کہ میدان قلم وسیع رہے یا تنگ مگر وسیع میدان مین روشنائی کی گنجائش زیادہ ہوتی ہی اور اکثر قلم جلی مین زیادہ روشنائی آنے کے واسطے بعضے پشت قلم کو نوک کے قریب سے قدرے تراش دیتے ہین اس سبب سے قلم کی لوچ اور لچک مین ایک طرح کی خوبی آجاتی ہی اور لازم ہی کہ قلم کی نرمی و سختی درجۂ اعتدال پر ہو اور قلم کو رگ و ریشہ سے خوب صاف کرین کہ حروف کی صفائی مین خلل واقع نہو اور قلم کی نوک مین ایک شگاف لگاتے ہین جسکے سبب زبان قلم دو حصون پر منقسم ہو جاتی ہی حصۂ راست کو انسی اور حصۂ چپ کو وحشی کہتے ہین اگرچہ انسی بہ نسبت وحشی کے قدرے نرم ہو تو بہتر ہی چنانچہ تراش قلم کی یہ صورتین ہین



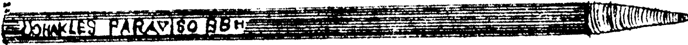
ہندی کا قط سمت راست نہایت محرف ہوتا ہی اور قط عربی کا اس سے کم محرف اور قط فارسی کا قدرے محرف مائل بمساوی رہتا ہی اور قط انگریزی قلم کا برعکس ان قطون کے بجانب چپ محرف ہوتا ہی اور تراش بھی قلم انگریزی کی بطرز دیگر ہی یعنی طریق مذکور پر تراش کر بیشتر درست کرکے پھر دوبارہ کچھ اوپر سے تراش کر نصف میدان قلم پر چھوڑ دیتے ہین



اسٹیل پین یعنی لوہے کا قلم

تحریر انگریزی کے واسطے پر کا قلم نہایت عمدہ ہوتا ہی اور یہ پر بھی ایک ولایتی جانور کے ہوتے ہین بلکہ ہندوستانی پرند کے پر ایسے نفیس اور نایاب نہین ہوتے کہ جو اُس کے مقابل شمار کیے جائین اور صناعان فرنگ نے

ایک چاقو بھی خاص اس قسم کا ایجاد کیا ہی جسکے سانچہ مین پر کا قلم خود بخود بنکر درست ہوجاتا ہی اُسکو وہ لوگ اپنی زبان
مین پین کٹ کہتے ہین سوا اسکے لوہے کی قلمین بھی تحریر انگریزی مین مستعمل ہین اسٹیل پین کے نام سے موسوم
ہین اور ایک قسم کا قلم ہوتا ہی کہ اُس مین سیاہی کی احتیاج نہین پڑتی اُسکا نام انگریزی مین پین سل ہی اُسکو
مدور تراشکر بیچ مین سے نوکدار بناتے ہین اور یہ ہر قسم کے رنگین بھی بہم پہونچتے ہین سیاہ بکثرت مگر سرخ و سبز
یا نیلے اور سرخ اکثر ہوتے ہین لیکن تحریر سرسری مین اُس سے نوک پلک حروف کی بخوبی پیدا نہین ہوتی بلکہ فن
مصوری مین یہ قلم جزو اعظم سمجھا جاتا ہی اور تصویر مین رنگ بھرنے کا قلم ایک عجیب و غریب صنعت کا ہوتا ہی
یعنی اُسکو گلہری کی دُم سے بناتے ہین اسطرح کہ گلہری کی دم کو پانی مین بھگو کر سب بال برابر کر لیتے ہین اور جب
وہ پراگندگی رفع ہوجاتی ہی اُسوقت مقراض سے اُنکو کتر کے مصورون کے قاعدے پر باریک نوک خوبصورت
اور نازک نکالکر ایک مقدار معین کو ریشم خام سے باندھ لیتے ہین اور کبوتر کے پر کا مہرہ جو اندر سے خالی ہوتا ہی اُسکو
جڑ سے قطع کر کے نوک مین ایک باریک سوراخ کرتے ہین اور وہ بالونکی نوکدار لٹ جو ریشم سے بندھی ہی اُسکو اوپر کی
طرف سے اُسمین ڈالکر پر کی نوک مین سے بالون کی نوک حسب ضرورت باہر نکال لیتے ہین اور ایک لکڑی خوبصورت
چھیلکر گرفت کیواسطے لگا دیتے ہین اس قلم کو مصورون کی اصطلاح مین موقلم کہتے ہین چنانچہ اُنکی یہ صورت ہی



موقلم

غرضکہ ہر کام کیواسطے ایک قلم بطرز جدید کار آمد ہی اور سیاہی کہ جسکو روشنائی اور مداد اور مرکب کہتے ہین اُسکا
جزو اعظم کاجل اور گوند ہی مگر خوشنویسون نے روانی اور پائیداری اور شوخی رنگ وغیرہ کیواسطے بہت سی تدبیرین
ایجاد کی ہین چنانچہ یاقوت معتصمی خوشنویس نے نہایت رنگین و براق اور روان سیاہی کیواسطے جو دو ایئن
مرکب کی تھین وہ سب قسم کی سیاہیون سے مفید و عمدہ ہین اُنکی ترکیب یہ ہی کہ کاجل چکنائی صاف کیا ہوا دس مثقال
ببول کا گوند چار مثقال سونا مکھی سوختہ پانچ مثقال زنگار عمدہ ڈلی تین مثقال نمک ہندی اور ایلوا دو دو مثقال
ان سبکو سوائے گوند اور سوہن مکھی کے ایک کھرل مین ڈالین اور سو درم پانی مین دس درم گوند کے حساب سے
گھولدین اور وہ پانی ڈال ڈالکر پانچ وزیا کم سے کم دو پہر خوب کوٹین اور حل کرین پھر سوہن مکھی سوختہ کو
باریک پیسکر اُس مین ڈالین اور پھر پانچ روز تک یا دو پہر تک اور کھرل کرین یہ سیاہی ایسی رواں ہوتی ہی کہ
بلا مبالغہ ایک قلم مین تیس سطرین تحریر ہو سکتی ہین اور کاجل لینے کی عمدہ ترکیب یہ ہی کہ نئے کورے سکورے
مین السی کا تیل یا تلی کا تیل ڈالکر کسی عمدہ کپڑے کا فتیلہ بنکر چراغ روشن کرین فتیلہ جسقدر قوی ہوگا کاجل زیادہ

بنے گا اور ایک مٹی کا کونڈا اُسپر معکوس اس طرح رکھین کہ ہوا تمام بند نہ ہو ورنہ چراغ گل ہو جائیگا یعنی تین انٹین چراغ کے گرد رکھکر اُسپر ظرف گلی اوندھا رکھین جب جانین کہ کاجل جمع ہو گیا ہو ظرف کو آہستہ اٹھا کر پر مرغ سے جمع کر کے گرد و غبار سے محفوظ رکھین اور اسی طرح بقدر حاجت جمع کر لین اور کاجل لیتے وقت اگر ہیل کے درمیان پر طاوس لپیٹ کر جاائین تو سیاہی طاوسی اور براق ایسی بنے گی کہ جس مین بنری کی موجین نمودار ہونگی اور کاجل مین اگر مٹی یا ریت وغیرہ شامل ہو جائے تو تھوڑا سا پانی ایک پیالے مین ڈالکر کاجل اُسپر ڈالین گرد و غبار تہ نشین ہو جائے گا اور کاجل اوپر رہجائے گا آہستگی سے اُٹھا لین اور چربی نکالنے کا یعنی کاجل کی چکنائی صاف کرنے کا یہ دستور ہو کہ کاجل کو کاغذ کے ایک لفافہ مین بھر کر خمیر مین رکھین اور اُسکو گرم تنور پر ایک اینٹ کے وسیلے سے حرارت دین یا گرم بھوبھل مین دبا دین جب خمیر بریان ہو جائے تو باہر نکال لین احتیاط شرط ہو کہ کاجل نجلنے اگر مکرر یہ عمل ہو تو زیادہ بہتر ہوگا اسواسطے کہ تھوڑی چکنائی بھی مفسد رنگ ہو الحاصل یہ ترکیب سب مین بہتر ہو اور یون تو ہر خوشنویس ایک نیا نسخہ اختراع کر لیتا ہو مگر متاخرین مین خوشنویس دہلی محمد امیر پنجہ کش نے بھی سیاہی کی ایک تحفہ ترکیب ایجاد کی ہو بلکہ وہ ہمیشہ اُسی سیاہی سے مشق کرتے تھے چنانچہ اُسکا یہ انداز ہو کہ کتھہ سرخ آبدار جو کہ کرانہ ہو ایک وزن اور ببجی عمدہ نصف وزن اور ایلوا ربع وزن جدا جدا کوٹ کر شب کو آب صاف مین بھگو رکھین صبح کو کسی ظرف مسی یا برنجی مین چولھے پر چڑھا کر اول کتھہ کا پانی گرم کرین جسوقت جوش کھانے لگے تو اُسمین بتدریج ببجی کا پانی اور تھوڑا تھوڑا ایلوے کا پانی ڈالتے جائین جب یہ دونون مل چکین تو کفچہ سے حرکت دیتے رہین جسدم قوام تحریر کے قابل ہو جائے تو اُتار کر پارچہ سنگین مین چھان لین فی الحقیقت یہ سیاہی بہت عمدہ اور خوش آب ہو جسوقت کسی حرف مین بھرتے ہین تو خشک ہونے کے بعد بھی اسقدر براقی و آبداری باقی رہتی ہو کہ گویا ابھی تر ہو اور نقطون مین تو بعینہ جیسے نگینے تراش کر جڑ دیے خوشنویس مذکور کے اکثر قطعات بلکہ کل تعلیم مین اور وصلیان اسی سیاہی کی نظر آتی ہین حاصل کلام یہ ہو کہ مشق کے واسطے جدا گانہ طور طریقے مقرر ہین اور مشق عربی و فارسی مین حروف تحریری تعداد اسواسطے کم کی گئی ہو کہ اکثر حروف صرف تبدیل نقاط سے نام بدل لیتے ہین اور خوشنویسون نے حروف مقطعات کی دو متوازی سطرین اسطرح مقرر کی ہین کہ سطر اول الف سے فے تک اور سطر دوم قاف سے یے تک اور دونون مین تیرہ تیرہ حرف ہین کیمو

ترکیب سیاہی

سطر اول

ا ——— ف

سطر دوم

ق ——— ے

آ

حروف نستعلیق کی شکلین

ا ب ج د ر س ش ص ط ع ف
ق ک گ ل م ن و ہ لا ی ے

ا ب ج د ر س ش ص ع ف
ق ک گ ل م ن و ہ لا ی ے

جو حرف جس قلم سے لکھتے ہین اُسی قلم کے نقطوں سے اُس حرف کا انداز کیا جاتا ہی ہر واسطے اول یاد رکھنا چاہیے کہ نقطہ کی پانچ صورتین ہین

نقطہ چہار گوشہ منحرف — نقطہ مربع مساوی — نقطہ مائل بعلو — نقطہ خمیدہ بدنو — نقطہ مدور

اور خوشنویسون نے نستعلیق کے دوائر سات قسم پر نکال کر سات نام علحدہ مقرر کئے ہین بیضاوی ترنجی آفتابی سلجمی معشوقی مصنوعی گنج یعنے پیوند مگر بیضاوی اور آفتابی طرزان ہین زیادہ مروج و مستعمل ہین

ج دائرہ بیضوی — ج دائرہ آفتابی — س دائرہ بیضوی — س دائرہ آفتابی

حروف نستعلیق کے سمجھانے کے لیے ہم تعین اُنکی شکلین اور قاعدے اس طرح سے دلنشین کرتے ہین کہ تم اُنکو دیکھتے ہی بخوبی سمجھ لوگے اور قواعد و ضوابط سے خاطر خواہ واقف و آگاہ ہو جاؤگے یاد رکھو کہ تحریر مین ب اور پ اور ت اور ث اور ن اور ی ے جس وقت ابتدا یا اوسط مین کسی حرف سے ملائے جاتے ہین تو سب کی ایک صورت ہوتی ہے ملے ہذا القیاس ج اور چ

اور ح اور خ وغیرہ مگر نقطوں سے شناخت ہی اور حروف ہندی کیواسطے اُس حرف کے نیچے تین نقطے یا اوپر ایک طوے یا ایک آڑا خط بنا دیتے ہین اور بعضے اوپر چار نقطے لگا دیتے ہین اور خوشنویسونکا دستور ہی کہ شش کے نیچے بھی اکثر تین نقطے خالی لگا دیا کرتے ہین کہ سطر بندی کی خوبصورتی مین کسر واقع نہوا ہی تردید ور حروف کے قاعدے یہ ہین

اا ب ب ح د ذ ر ز ژ ٹ س

د ش بر ط ط ط ع ج ٹ و ف ک

ق ج کر ا ا ل ل م ن و ہ ط ی

لا لے عہ ا ک ب ف ب ک

ا ب ب ب ب ج ج نج نج جز ش س ش

س صہ صد مصد مط مط طا ع عا مع مع

ذ ف ف کل بل بح ا مر مد مد ما ہا ہ ہ ہ ہ ہ ہم

ان کی مشق کا یہ طریقہ ہی کہ پیشتر حروف مقطعات کی اُن دو متوازی سطرون کی مشق کرتے ہین پھر ان مین ایک ایک حرف سلسلہ دار ملا کر لکھتے ہین اس صورت مین بارہ مشقین مقرر کی ہین چنانچہ وہ یہ ہین

دوم		سوم	
اول	اب	دوم	بابت
چہارم	ساست	پنجم	صاصت
ہفتم	عاعت	ہشتم	فافت
دہم	مامت	یازدہم	ہاہت

(Column 3, right to left:) سوم جاجت — ششم طاطت — نہم کاکت — دوازدہم ھھاھھت

جبکہ یہ صاف ہو جاتی ہین تو بندھا دستور ہی کہ مرکبات کی مشق کے لیے ابجد لکھواتے ہین مگر میری دانست مین تم ایک نئی ترکیب سے انکی مشق کرو یعنی مشق کا ایک حرف صاف کرینگے بعد کرسی درست کرینگے لیے پھر وہ ترکیب اختیار کرنا

ا با جا سا صا طا عا فا کا ما ہا ھھا

سے علی ہذا القیاس بے ہیم وغیرہ بھی برابر برابر لکھنا اور ابجد متواز بھی یہ ہی

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

فتبارک اللہ احسن الخالقین والحمد للہ رب العالمین

جب یہ حرف بھی درست ہو جاتے ہین تو کوئی شعر یا فقرہ یا قطعہ وغیرہ لکھتے ہین اُس کی یہ صورت ہی کہ اگر ایک مصرعہ یا دو مصرعہ ہین تو سیدھے لکھین گے

مشق شعر

آمدی و آتشم بر جان زدی

رفتی و بر آتشم دامان زدی

اور قطعہ یا رباعی کے طور پر ہون تو چار سطر دن مین یا زیادہ مین محرف تحریر کرینگے

قطعہ

زندہ کنی عطای تو

ور بکشی فدای تو

دل شدہ مبتلای تو

ہر چہ کنی رضای تو

طرز رباعی لکھنے کی

اور نستعلیق مین چند باتون کا لحاظ خوشنویس کو ہمیشہ رکھنا لازم بلکہ الزم ہی

اول دائرے برابر ہین جیسے	دل ای گل تجھی دی کی بی دل ہون مین
دوم دو دو کشش نہین جیسے	اب اے ہست مے خواب ہے خوب شے
سوم دو دائرے سکو مس جیسے	گل رخ ستی آج گل رخ ہی باغ

اور بھی حروف مفردات کی مشق ایک نہایت خوبصورتی سے کرتے ہین



ای خرد پرور یاد رکھو کہ خط نسخ اور تعلیق سے نستعلیق ظہور مین آیا جس کا بیان ہم ابھی کر چکے ہین اور توقیع و رقاع سے خط تعلیق موضوع ہوا اور خط ثلث سے شکستہ اور نسخ و محقق کی شان ملا کر خط طغرا بنایا گیا اور خط جسکو شفیعہ بھی کہتے ہین محمد شفیع خوشنویس کی ایجاد ہی اسکو شکستہ اور نستعلیق سے آمیز کر کے وضع کیا اور بعضونکی انست مین خط ایجاد نسے نکالا

[illegible]	چنانچہ شفیعہ کی شان یہ ہی	[illegible]
	داغ بر دل دارم ای دلبر لبان لالہ زار چار داغ از لالہ باغ است داز من صد ہزار	

داغ بر دل دارم ای دلبر لبان لالہ زار	چار داغ از لالہ باغ است داز من صد ہزار

اور خط شکستہ کہ جس کو خط دیوانی بھی کہتے ہین اُس کی طرز یہ ہے

خط شکستہ

امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت شہامت و عوالی درجت مکنت و بسالت رتبت سلامت

امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت شہامت و عوالی درجت مکنت و بسالت رتبت سلامت

شکستہ قسم دوم

دولتخواہ خاص عقیدت اختصاص اخلاص نشان عبودیت عنوان خیر اندیش بے ریا ہواخواہ بلا اشتباہ

دولت خواہِ خاص عقیدت اختصاص اخلاص نشان عبودیت عنوان خیر اندیش بے ریا ہواخواہ بلا اشتباہ

شکستہ محرف قسم سوم

حضرت شاہنشاہ فلک بارگاہ گیتی پناہ قدر قدرت قضا توان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

حضرتِ شاہنشاہِ فلک بارگاہِ گیتی پناہ قدر قدرت قضا توان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

شکستہ قسم چہارم خط شفیعہ آمیز

اے نفس من اگر طاعت خدا میسر نشد بلند و والوور توری و مخور

اے نفس من بحضرت خدا مشغول ہو لیکن ہاں راضی باش ولا ولا بہ خدا لے دگر طلب مکن

اے نفس من بحدائے تعالیٰ منع کنند از ... باز آ و گرنہ لرز ملک او بروں رو

اے نفس من تو گر قصد گناہ کند ... لا ترا حلا نبیند دگر مکن

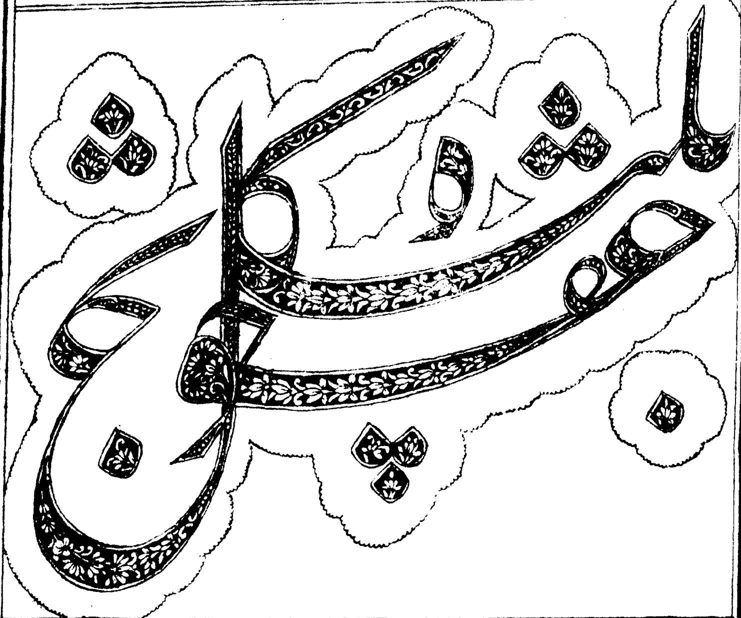
خطِ طغرا اُسے کہتے ہین کہ کسی عبارت یا نام وغیرہ سے کوئی گل بوٹہ یا محراب وغیرہ یا کسی جانور کی شکل آشکارا ہو مگر یہ طریق نستعلیق مین بہت کم مروج ہی اور عربی مین اکثر مستعمل ہی فارسی مین خوشنویس دہلوی محمد امیر پنجہ کش نے یہ طریقہ جاری کیا چنانچہ ایک طغرا یا حق اور یا فتاح کو بوجہ حسن ترکیب دیگر اسطور پر بنایا ہی

یا فتاح

اور اسی خوشنویس کا دوسرا طغرا الیہ من کل فج عمیق کا مشہور و معروف ہی

الیہ من کل فج عمیق

ای خرد پرور خط نستعلیق مین ہمنے ایک عجیب و غریب طغرا ایجاد کیا ہی اس مین سے بیشمار او زان اشعار آبدار اور فقرات نثر نثری شمار ذہن مستقیم اور راے سلیم پر جلوہ گر ہوتے ہین تائید ایزدی سے اس طغراے غرا کو یہ شرف اعجاز حاصل ہی کہ ہر شخص کی فکر رسا لبقدر ہمت خود اس گنجینہ گرانبہا سے ذخیرہ اندوز فیض سرمدی ہوسکتی ہی یعنی اگر کوئی ناظم و ناثر بحر فکر مین غواصی فرمائے تو بیشک اس دریاے ناپیدا کنار سے کوئی نہ کوئی گوہر مراد ضرور ہاتھ آئے



بنقش عشق حسن گل ز داغ رنج خواہ

ہم اس وقت پچیس شعر بر سبیل تمثیل ہر قسم کے بیان کرتے ہین دیکھو

مثنوی دعائیہ

خرد پرورا ای بلبل باغ عقل	ترو تازہ خندان گل باغ عقل
زعون عنایات پروردگار	نباشد ترا رنج در روزگار
سزد بارگاہ تو عرش برین	ترا دادہ حق رتبۂ برترین
زخلق تو کل خلق آباد باد	دل خیرخواہ تو بس شاد باد
عدویت شود زار و خوار و زبون	سر حاسدانت بود غرق خون

رباعی حمد

یا خالقِ خلق یا غفور و غفار
حیرت زدہ در ثنائے تو جن و بشر
در عشق تو گل خندہ زنان بلبل زار
عقل و خرد و زبان و دل شد بیکار

شعر حمد

چو عقل گل خرد در راہ او باخت
خدا خود جلوۂ خود را عیان ساخت

نعت

نور خدا سرور گل کائنات
شد لبر عرش بلبل عروج
جبادۂ رب احد و نورِ ذات
پاسئے سائیدہ لبفرق بردج

شعر

آن جلوۂ خدا چو عیان شد باوج عرش
روشن ز نور او شدہ از عرش تا بفرش

متفرقات

حسن چو گل عشق چو بلبل بباغ
دل ز رنج عشق چون بلبل بود
شد چراغِ گل گل از بادِ خزان
نقاشِ ازل بہ شکل رعنا
بنقش جلوۂ حسنِ گلِ باغ
شد لبفراق تو دل از رنج داغ
باغ جان خندان بہ شکلِ گل بود
بلبل از رنج جدائی داد جان
پرداخت ترا بہ نقش زیبا
دل بلبل ز رنج عشق شد داغ

نظم اردو

پری تیرا جفا و جور تا چند
خدا را بس خیال جور کر دور
اور اس جور و جفا کا دور تا چند
جفا کاری لبفکر و غور تا چند

دیگر

رنج پر رنج داغ بر سر داغ
سوزشِ و درد کا بیان دشوار
سوزِ دل گاہ گاہ دردِ جگر
سوز دل واہ آہ و درد جگر

غزل

این بندہ دل دادہ چون عاشق جانان شد
با ناز و جفا کاری وز عشوہ و عیاری
نفرت شدہ ز آبادی رو جانب ویران شد
از ابر نقاب رخ چون برق درخشان شد

دل جوشش جنون دارد سودا لفزون دارد	دریا در رخ و کاکل حیران و پریشان شد
شد گوش بفریاد وش خوش داد سخن دادش	در گوشش گل رعنا بلبل چو غزلخوان شد

از درد جگر گریان وز سوزش دل بریان
عقل و خرد و دانش بیکار چو نادان شد

اسی طرح اور بہت کچھ موجود ہی مگر دراصل وہ ایک مصرع ہمارا بنایا ہوا ہی کہ جسکو ہمنے بشکل طغرا لکھدیا تھا اے سنو کہ خط گلزار چند صورت پر ہوتا ہی مگر اصل اسکی صرف یہی سمجھو کہ قلم خفی سے حروف جلی کی شکل پر حلقہ تحریر کرتے ہین چنانچہ لفظ خرد اس طرح ہی

خرد

اور اسکے جوف مین پھول پتے اور بیل بوٹے وغیرہ لوازم گلزار سے بناتے ہین خوشنویسی کا شائق ہر نوقلم سے بنا سکتا ہی ورنہ پنسل سے عمدہ بن سکتے ہین اور اگر دُہرے حروف بنانے مشکل پڑین تو اول کاغذ پر قلم سے لکھکر جہان چاہین چاہین کشتی کہ بکو کھا کر بھی سکتے ہین اسکا بیان فن تصویر مین کرین گے غرضکہ اس خط کی خوبی یہ ہی گل و برگ بہت ہون

خرد

اور اسی قسم مین سے خط غبار ہی اسمین بجاے حروف اُسی شکل پر باریک نقطے لگا دیتے ہین اور کوئی حرف نہین لکھتے مگر پڑھے جاتے ہین اس طرح

خرد

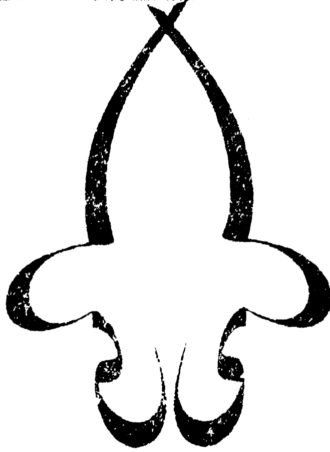
اور اسی قسم مین سے خط بہار ہی یعنی قلم خفی سے عبارت لکھکر حرف جلی دکھاتے ہین

خرد

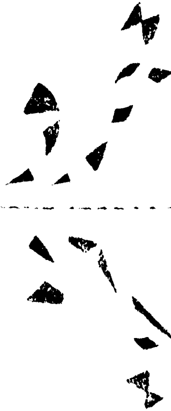
اور اسی قسم مین سے خط ماہی ہی یعنی ہر حرف مین شکل ماہی موجود ہوتی ہی جیسے یہ ہی

خرد

اور ایک قسم خط نستعلیق کی توام ہے اور اسکی دو صورتین ہین قسم اول یہ ہے کہ ہر حرف کا جواب اُسکے برابر موجود ہو جیسے



قسم دوم یہ ہے کہ ہر حرف کو چند ٹکڑون پر منقسم کرکے ہر حصہ کو برابر پیمائش کرنے کے بعد کچھ حصہ ایک ورق پر اور کچھ دوسرے ورق پر لکھنے اور روشنی کے رخ پر دونو نکو برابر ملا کر دیکھنے سے برابر حرف پورے نظر آتے ہین اور جدا جدا دیکھنے کوئی حرف سمجھنے مین نہین آتا اور زیادہ خوبی کیلئے ہر حصے کے گرد بیل بوٹے بنا کر اُسکی یہی صورت بھی ہوا کرتی ہے جیسے یہ ہین



الغرض اسی طرح فرزانۂ روزگار نے خرد پرور عالی وقار کو ہر قسم کے خطوط اور اُن کی کُنہ حقیقت سے آگاہ کر دیا پھر ارشاد کیا کہ خط عربی کی خوشنویسی زمانہ حال مین یاقوت رقم اور عصمت اللہ خوشنویس وغیرہ کی شان پر مروج ہے چنانچہ اُن حرفون کی صورتین اور قاعدے یہ ہین

بیان حروف عربی

ا ب ج د ر ر س ش ص ض ط ظ ع ف ق

ق ک ل م ن و ہ ھ ھ لا ء ی ے

با بت بج بح بد بد بد بس بر بر بز بی بر بس

بس بص بط بع بع بف بق بل بک بل بہ بم بم بہم بم

بن بن بو بو بہ بہ بھ بھ بلا بہ

ا ص ع ج ب ر ن ط ظ ع ع

ق ک ک ل م م ن و ہ

ھ ھ ھ ھ ہ ہ ہ ھ لا

لا لا ء ئ ی ی ے ی

ب ی ط ے ے

اور عبارت عربی اکثر اعراب کے ساتھ لکھی جاتی ہے اور کبھی غیر اعراب اور اعراب کی یہ صورتیں قرار دی گئی ہیں ان کو بھی یاد رکھو

زبر زیر پیش دوزبر دوزیر دوپیش تشدید جزم مد

اور آخر فقرہ پر بھی چند علامتین مقرر ہین اُن کو وقف کہتے ہین

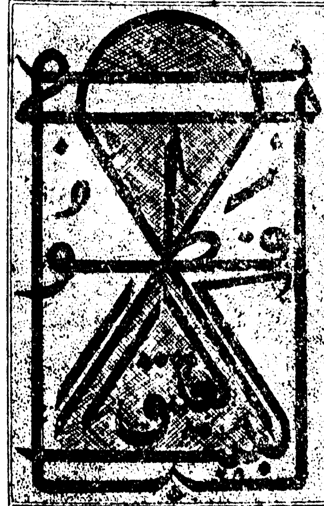
خط عربی

وَتَعْوِيذُ الطِّفْلِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ
شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

اور خط عربی مین قسم دوم خط ثلث ہے یہ خط قلم کی تہائی سے لکھتے ہین
اور اس کے حرف عربی مین بالکل ایسے ہین جیسے فارسی مین شفیعا اور شکستہ کی طرز ہے

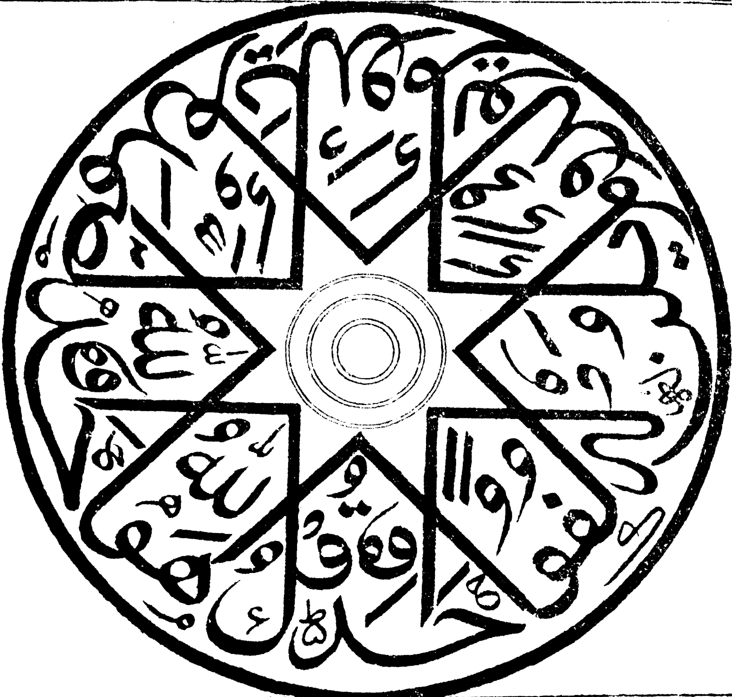
راهیست راهِ عشق که هیچش کناره نیست
آنجا جز اینکه جان بسپارند چاره نیست

خط طغرا بے نظیر کا انداز دلپذیر یہ ہے



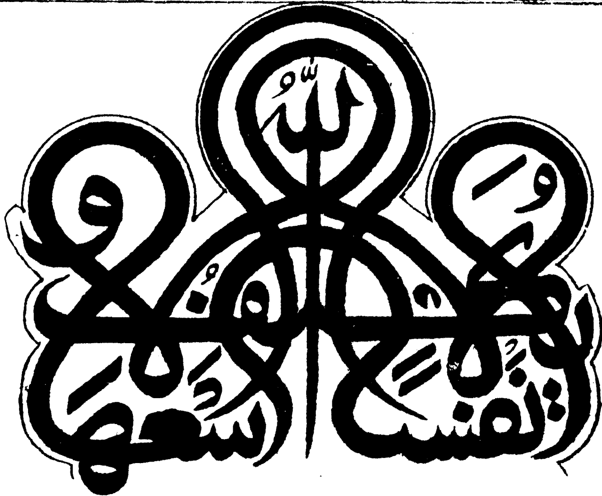
حروف عربی میں خط طغرا نہایت درجہ اعلیٰ پر پہونچ گیا ہے چنانچہ الف کو جسقدر چاہو بیچدار لکھو اور کشش کو جتنا چاہو مت یا خمیدہ بڑھاؤ

سورہ قل ہو اللہ کا طغرا

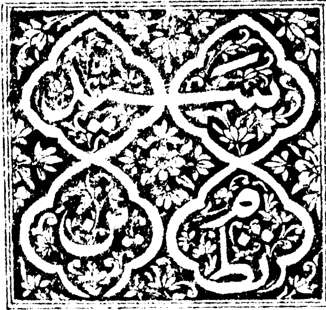


اور الف کو دائرہ کی صورت گردش دے کر طغرا بنانا منظور ہو تو اس طرح بناتے ہین

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کا طغرا



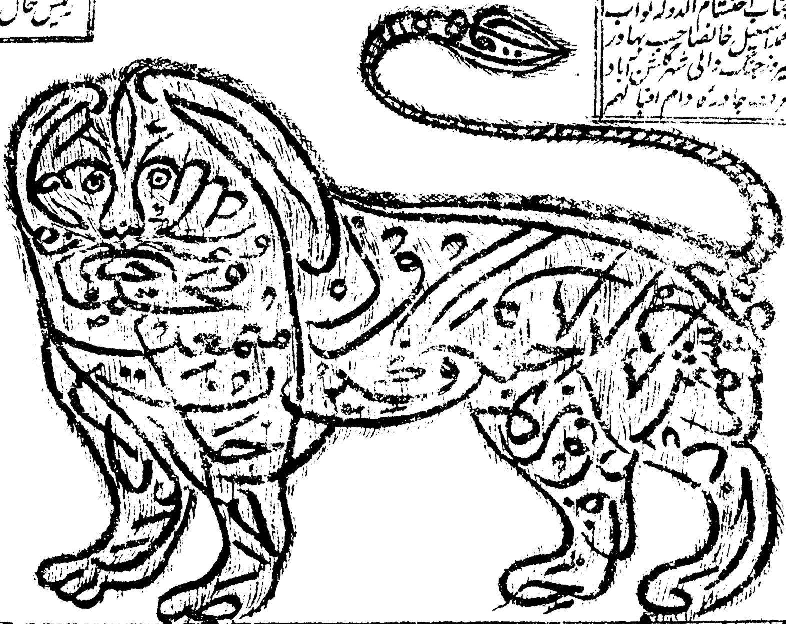
اور محراب دار طغرا الف یا لام وغیرہ مین لہریہ ڈال کر اس صورت پر بناتے ہین

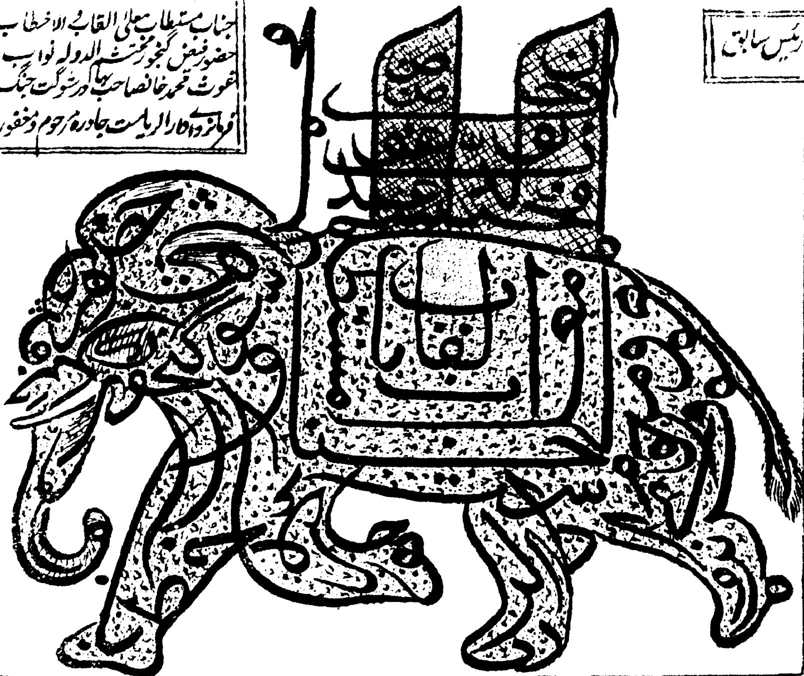


اور کبھی طغرا کے حرفون سے جانورون کی یا انسانون کی صورت ظاہر کرتے ہین



طغرائے نادر علی

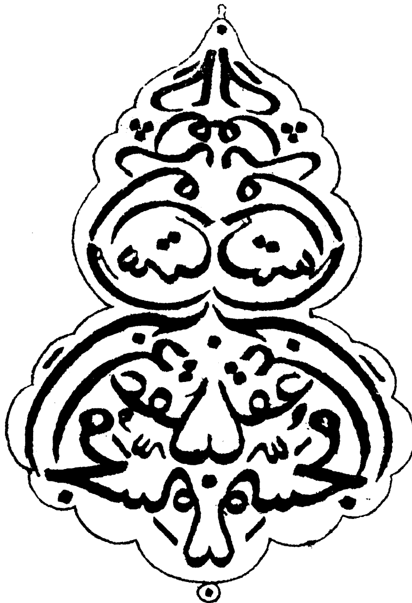

رئیس حال
جناب احتشام الدولہ نواب
محمد اسمٰعیل خانصاحب بہادر
فیروز جنگ والی شہر گلشن آباد
عرف جاورہ دام اقبالہم


رئیس سابق
جناب مستطاب معلی القاب الاخطاب
حضور فیض گنجور محتشم الدولہ نواب
غوث محمد خانصاحب بہادر شوکت جنگ
فرمانروائے دارالریاست جاورہ مرحوم و مغفور

طغرا بشکل انسان



اور کبھی کوئی پھول بوٹے وغیرہ کی قسم سے طغرا بہ ہیئت مجموعی نظر آتا ہی



بیان حروف انگریزی

الحاصل جبکہ فرزانہ روزگار نے حروف عربی کے بیان سے فرصت پائی تو ارشاد کیا کہ ای خرد پرور حروف انگریزی چار قسم ہین ان مین سے دو قسم کے حروف خط و کتابت مین مروج ہین اور دو قسم کے حروف خاص کتابی ہین کہ جو کتب مطبوعہ و نقشجات وغیرہ مین مستعمل ہین اور ہر قسم بھی دو نوع ہر ایک نوع کے حروف چھوٹے ہین اور دوسری نوع کے بڑے اور یا در کھو کہ الفاظ کی ابتدا مین بڑا حرف اور اوسط و آخر مین چھوٹے حرف استعمال کیے جاتے ہین اور حروف انگریزی برخلاف عربی و فارسی کے بائین طرف سے لکھتے ہین وہ حرف جو خط کتابت مین مروج ہین وہ یہ ہین

قسم اول کے بڑے حروف

A B C D E F G H

I J K L M N O

P Q R S T U V

W X Y Z

قسم اول کے چھوٹے حروف

a b c d e f g h i j k l m n

o p q r s t u v w x y z

قسم دوم کے بڑے حروف

A B C D E F G
H I J K L M N O
P Q R S T U V
W X Y Z

قسم دوم کے چھوٹے حروف

a b c d e f g h i j k
l m n o p q r s
t u v w x y z

حروف انگریزی کی چارون مختلف صورتین یہی ہین جو ہمنے تقین بتائین مگر ترتیب عبارت کے لیے ائین سے چھ سات حرف علیحدہ کرکے ربط عبارت مین بجاے اعراب مقرر کیے ہین انگریزی مین انکا نام واول ہے اور وہ یہ ہین

حروف علت

& a e i o u v w

اور سوا ان کے جتنے حرف ہین اُن کو انگریزی مین کانسنینٹ کہے ہین یعنے

حرف صحیح

B C D E G H J K L M N P O R S T V W X Z

اور ان کی تحریر مین طرح طرح کے ایجاد کیے گئے ہین جیسے ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا کا اسم مبارک حروف انگریزی مین اس طور پر لکھا جاتا ہے

Queen Victoria.

مگر ان حرفون کو کبھی لمبے اور پتلے کبھی چوڑے اور کوتاہ لکھتے ہین چنانچہ

VICTORIA

VICTORIA

VICTORIA

اور حروف انگریزی کبھی خط گلزار مین بھی لکھے جاتے ہین اور وہ چند قسم پر ہین

VICTORIA

VICTORIA

اور کبھی خوبصورتی کے واسطے حروف پیالون اور گلاسون مین رکھتے ہین ✝

QUEEN VICTORIA

غرض کہ اسی صورت پر طرح طرح کی صنعت و ندرت کام مین لاتے ہین اور اردو و فارسی وغیرہ کے ہندسے تو علم حساب مین تم دیکھ چکے ہو مگر انگریزی ہندسے یہ ہین

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12

بیان حروف ہندی

اے عزیز پرور حروف انگریزی کے قاعدے پر حروف ہندی بھی بائین جانب سے تحریر پاتے ہین اور ان مین بجائے اعراب کے کچھ اشارات اور علامات مقرر ہین جن کے وسیلے سے عبارت نگارش کر سکتے ہین اور اکثر اوقات ہندی مین چند حروف باہم مرکب تحریر کیے جاتے ہین چنانچہ حروف ہندی کی یہ صورت ہے دیکھو

श्री

अ	आ	इ	ई	उ	ऊ	ऋ	ॠ	ऌ	ॡ	ए	ऐ	ओ
اَ	آ	اِ	ای	اُ	اُو	رِ	رِی	لِرِ	لِرِی	اے	اَے	او

اشکال حروف ہندی

औ	अं	अः
اَو	اَں	اَہ

क	ख	ग	घ	ङ	च	छ	ज	झ	ञ	ट
ک	کھ	گ	گھ	ناں	چ	چھ	ج	جھ	یاں	ٹ

ठ	ड	ढ	ण	त	थ	द	ध	न	प	फ
ٹھ	ڈ	ڈھ	ڑاں	ت	تھ	د	دھ	ن	پ	پھ

ब	भ	म	य	र	ल	व	श	ष	स	ह
ب	بھ	م	ی	ر	ل	و	ش	کھ	س	ہ

ळ	क्ष	ज्ञ
ل	کش	گن

اور ترتیب عبارت کے لیے ان مین اعراب کی یہ شکلین مقرر کی گیئن ہین

ा ि ी ु ू ृ ॄ ॢ ॣ े ै ो ौ

ہندسے ہندی

१ २ ३ ४ ५ ६ ७ ८ ९ १०

اور ہندی مین اکثر حروف باہم مرکب سے لکھے جاتے ہین اُن کو بھی یاد رکھو

क्क क्त क्न क्म क्ल क्व ग्न घ्य ख्य च्छ च्छ्व ज्ज ज्म ञ्च ञ्छ

کک کت کن کم کل گن گھیہ کھیہ چچھو چچھ نج جم تج جھجھ

ट्ट ठ्ठ ड्ड त्त त्र त्न त्य त्व थ्य थ्र द्द द्ध द्ग द्य द्द द्ध द्म

ٹٹ ٹھٹھ ڈڈ تت ترا تن تری تتو تھتھ تھر دد دو دگ دوی دہ دہ دن دبھ دم

ध्य ध्व ध्न न्न न्य न्प न्न प्न प्प प्ल प्व प्त प्स ब्ब ब्ज भ्र

دھ دھ دھو وہم تن نی نپ پتت پن پپ پل پو پتو پس بب بج بھر

म्र म्म म्भ रु रू ल्य ल्ल ष्ट ष्ठ्य स्त्र स्न स्न्व स्ल ह्व ह्न ह्म ह्ल

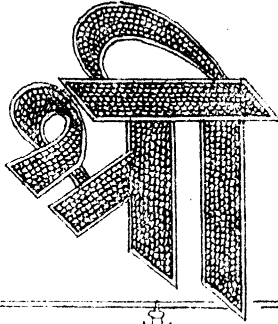
مر مم مبھ رو رو لی لل شٹ شٹھیہ ستر سن ستو تسن دہ نہ ہر ہم

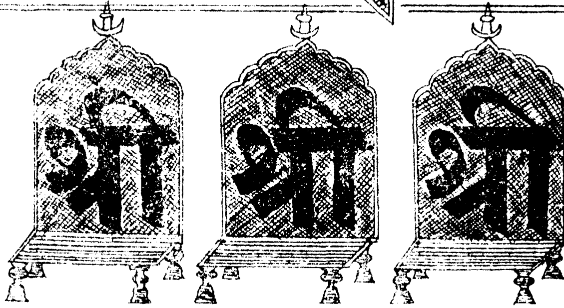
श्न श्म श्व ज्ञ च्च ङ्क ड्म ग्ण ट्ट स्थ स्त्य म्ह द्य

شل شم سگہ نج نچ نگ گن گراں ڈر تستھ سیتہ مہ دیہ

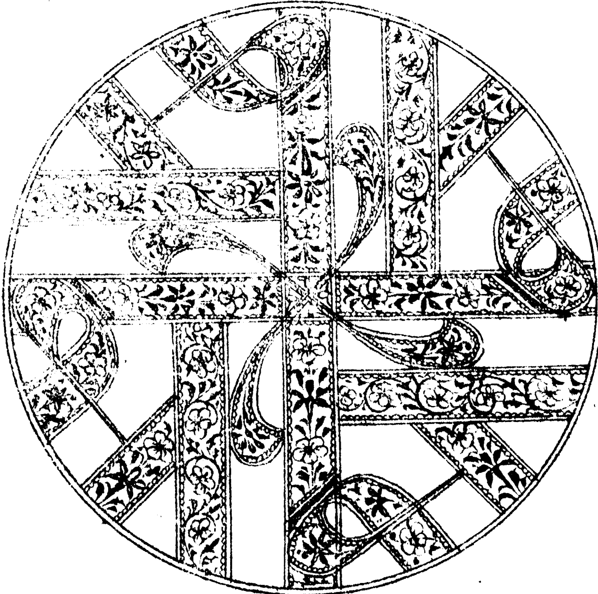
اور حروف ہندی مین بھی خوشنویسی کے واسطے طرح طرح کی خوبصورتی پیدا کی ہے یعنے لہریہ دار حروف اور پھولباڑی اور تحت نشین وغیرہ چنانچہ ہم ان حرفون مین سری کا لفظ لکھکر تمھین بتاتے ہین

श्री श्री श्री





اور ہم نے ہندی مین ایک طغرا نکالا ہے اُس مین چار श्री پڑھی جاتی ہین



اصل یہ ہی کہ ہر قسم کے حروف مین ہر طرح کی صنعت و دستکاری ظاہر ہو سکتی ہی چنانچہ بعضے خوشنویس انواع و اقسام
کی روشنائی رنگین کام مین لاتے ہین بعضے نقش طراز جدول سیمین و طلائی اور گلکاری لاجوردی و مینائی وغیرہ
سے صفحہ تحریر کو رونق دیتے ہین بعضے کاتب حروف کی شکل سفید اور کاغذ کی زمین سیاہ بناتے ہین بعض
تیز دست حرفون کو بہت خوبصورت جالی کی طرز پر مقراض یا ناخن گیر سے تراشتے ہین بعضے دستکار
ہر قسم کے حروف اور گل بوٹہ وغیرہ کاغذ سادہ پر نوک ناخن سے ابھارتے ہین بعضے سنگتراش
سنگ سفید کی لوح پر سنگ سیاہ کے حروف نہایت بہر حین کاری سے مسطح قائم کر کے پایداری
و یادگاری کے واسطے تعمیرات نامی و گرامی پر نصب کرتے ہین علاوہ اس کے ہر شخص بالغ نظر
صاحب علم و ہنر اپنے ذہن و ذکا اور فکر رسا کے ذریعہ سے تازہ بتازہ اور نو بہ نو ترکیبین ایجاد کر سکتا ہی
الغرض ہر قسم کے انداز تحریر اور ہر حرف کے قواعد و ضوابط سے خرد پرور کو بخوبی آگاہ فرما دیا اور شہزادہ
نامدار نے بھی بفضل الٰہی سے مہارت وافی اور دستگاہ کافی پیدا کر لی پھر حروف اصطلاحی اور خطوط
مرموزہ کی نوبت آئی فرزانہ روزگار نے فرمایا کہ اے لخت جگر مخفی نہ رہے کہ دانشمند ان حقیقت آگاہ نے واسطے
اخفائے بعض مطالب کے جنکا اعلان مناسب نجانا اکثر خطوط ایسے ایجاد کیے ہین کہ عوام الناس جن سے
ناواقف محض ہین چنانچہ انمین سے اوّل وہ خط ہی جو ابجد آدم سے وضع کیا گیا اور جسکا دعدہ ہم نے قبل
تحریر بین کیا تھا اے خرد پرور یاد رکھو کہ ابجد آدم یہ ہی اَبُتْثُ جَحُخْدُ ذُرُزُسْ شُصُضُطْ ظُعُغُفْ قُکُلُمْ نُوہُیْ
اس ابجد سے خط اشارہ ایجاد ہوا اس کا طریق یہ ہی کہ یہ سات کلمے چار حرفی ہین اور ہر
کلمہ کا حرف اول مفتوح اور دوسرا مکسور اور تیسرا مضموم اور چوتھا ساکن ہی پس بعض
ان کلمات کے ایک سے سات تک ہندسے تحریر کر کے جس حرف کی ضرورت ہوتی ہی اُسکا اعراب
اُس مرتبہ کے ہندسہ پر لگا دیتے ہین مثلاً اَبِتُثْ کے واسطے ایک کا ہندسہ اس لیے لکھا کہ یہ پہلا کلمہ ہی (١)
اب اگر الف کی ضرورت ہی تو اس ہندسے پر زبر بناؤ اور بے کے واسطے زیر اور تے کے واسطے پیش
اور ثے کے واسطے جزم و علی ہذا القیاس جَحِخُدْ کیواسطے (٢) کا ہندسہ لکھو جیم کے لیے زبر حے کے لیے زیر
خے کے لیے پیش دال کے لیے جزم الحاصل اسی طور پر سات تک ہندسے کفایت کرتے ہین اور حروف
فارسی یا ہندی کیواسطے یہ اصطلاح جدید اُس ہندسے کے جانب چپ ایک نقطہ دیتے ہین جیسے پے اور
ٹے کیواسطے (١٠) (١٠) اسواسطے کہ بے اور تے کی یہ صورت ہی (١) (١) چنانچہ ان حرفون مین خرد پرور
اس طرح لکھا جائیگا (٢ ٤ ١ ١٠ ٣ ٢ ٣) دوم خط طلسم اور یہ حروف طلسمات و عملیات وغیرہ مین
کار آمد ہین اسکا قاعدہ یہ ہی کہ ایک عدد سے نو تک تمام خط و کتابت کو اکتفا کرتے ہین چنانچہ پہلے ایک خط

عرضی کھینچکر اُس پر اعداد آحاد خط سے جدا اور عشرات ملے ہوئے اور مئات خط کے نیچے تک اور ہزار کیواسطے انتہاے ہندسہ پر خط کے نیچے جانب راست قدرے کج لکھتے ہین چنانچہ ابجد یہ ہی (۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱) ان حرفون مین ہزار کا ایک حرف ہی جو نیچے کجی مائل لکھا گیا اور خرد پرور اس طرح لکھتے ہین اور باصطلاح جدید حروف ہندی و فارسی کے لیے اوپر ایک نقطہ دیتے ہین جیسے پ اور ٹ وغیرہ

سوم خط کنایہ اس کی صورت یہ ہی کہ ہر حرف کے حصہ اول کے آخر مین ایک خط بصورت الف ملاتے ہین مگر ر ز وغیرہ کیواسطے ایک خط سیدھی طرف خمیدہ لکھتے ہین کہ انکی صورت مین دوسرے حرفون سے مشابہت پیدا نہو اور نقطونکے واسطے انکی تعداد کے مطابق نیچے اوپر خط زبر زیر کیصورت بناتے ہین چنانچہ وہ حروف یہ ہین ... ان حرفون مین خرد پرور اس طرح تحریر کرینگے ...

چہارم خط سرو اس کا یہ طریق ہی کہ ہر حرف کے واسطے اول ایک کھڑا خط بطور عمود کے قائم کرتے ہین اور اُس خط کے داہنی طرف کلمات ابجد کے شمار پر خطوط منحرف کھینچ کر ملاتے ہین اور بائین طرف تعداد حروف کے موافق اسی طرح کے منحرف خطوط کھینچتے ہین اور یاد رکھو کہ ابجد کے آٹھ کلمے ہین ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ ان مین چار کلمے چار حرفی ہین پہلا چوتھا پانچوان چھٹا اور چار کلمے سہ حرفی ہین دوسرا تیسرا ساتوان آٹھوان پس ظاہر ہی کہ داہنی طرف آٹھ خط اور بائین طرف چار خط سے زیادہ نہونگے یعنے اگر کلمہ اول ہی تو سمت راست ایک خط اور کلمہ دوم ہی تو دو خط اور کلمہ سوم ہی تو تین خط و علے ہذا القیاس آٹھ تک نوبت پہونچے گی اور جو اُس کلمہ کا پہلا حرف ہی تو جانب چپ ایک خط اور دوسرا ہی تو دو خط غرضکہ اسی طرح چار تک ہونگے چنانچہ اسکی ابجد یہ ہی

حروف ہندی و فارسی کے واسطے خط عمود کے نیچے باصطلاح جدید ایک نقطہ ضرور ہی چنانچہ خرد پرور اس طرح لکھتے ہین { ... } نجم دائرۂ نظرۂ ابجدی

اور سامنے دو سطرین مقابل لکھی جاتی ہین سطر اول کو اہماس اور سطر دوم کو نظیرہ کہتے ہین ہر خانہ کے دو دو مقابل کے حرف باہم تحریر ہوتے ہین

قاعدہ اہماس و نظیرہ

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

اور ان حرفون کا مبادلہ اس طرح کیا جاتا ہی کہ اوپر کا حرف اپنے نیچے کے حرف سے اور نیچے کا حرف اپنے اوپر کے حرف سے بدل کر تحریر مین آتا ہی اور اسی قاعدہ پر منقوط کو اور غیر منقوط کو بھی لکھکر اپنا مطلب اصطلاح مین بخوبی ادا کر لیتے ہین اے خرد پرور اسکے سوا ہمنے بھی بہت سے خط ایجاد کیے ہین چنانچہ انمین سے ایک خط رقیمۃ الاعداد ہی یعنے ہر حرف مین ایک مد کھینچکر اُس کے آخر مین رقوم عشرات کی صورت ایک حلقہ دیدیتے ہین اور بجاے نقاط و مرکز کے جس قدر ہون اُن کے شمار کا ہندسہ اوپر یا نیچے بنا دیتے ہین چنانچہ وہ حروف یہ ہین

خط رقیمۃ الاعداد

له به به ده ده ده حه حه حه حله وه وه وله له له له

سه سه صه صله طله عه عله وله وه له له له

مه سله وه هه به {اور جب ان حرفون مین عبارت لکھتے ہین تو رقوم آحاد کی صورت حلقہ آخر نہین لگاتے مگر جب لفظ پورا ہو جاتا ہی تو حلقہ دینا ضرور ہی چنانچہ خرد پرور اسطرح لکھین گے حر ره رر دله} جب کہ شہزادہ والا خرد حروف اصطلاحی مین بھی یگانہ و طاق ہو گیا تو فرزانۂ روزگار نے فرمایا کہ ایک اور قاعدہ ہی جسکو علم جفر کی اصطلاح مین بسط کہتے ہین وہ اس سے عبارت ہی کہ ایک حرف سے دوسرا حرف پیدا کرین قسم اول بسط ترفع اُس کی تین قسمین ہین اول بسط ترفع عددی یعنے ارتفاع مراتب حروف مطلوبہ کا درجۂ احاد سے درجۂ عشرات مین اور درجۂ عشرات سے درجۂ مئات مین مثلاً لفظ واحد کے چار حرف مراتب آحاد مین ہین جبکہ اسکو ترفع عددی کیا تو و ا ح د کے عوض یہ حروف حاصل ہوے س ی ف م یعنی واو کے عدد چھ ہین درجۂ عشرات مین ساٹھ ہوئے اُسکا حرف سین ہی الف کا (۱) تعداد ہائی مین دس ہوئے اسکا حرف یے ہی اسی طرح حے سے فے اور دال سے میم غرضکہ یہ بسط ترفع عددی ہی اور یاد رکھو کہ یہ حرف صورت اعداد مین ہمدیگر موافق ہین اَیقَغ بَکَر جَلَش دَمَت ہَنَث وَسَخ زَعَذ طَصَظ دوم بسط ترفع حرفی یعنے کسی حرف ابجد کو اُس کے حرف پسین سے بدلنا جیسے لفظ واحد مین واو کو زے سے اور الف کو بے سے اور حے کو طے سے اور دال کو ہے سے پس بجاے و ا ح د کے یہ حرف حاصل ہوئے ز ب ط ہ سوم بسط ترفع طبعی اور وہ عبارت ہی ارتفاع حروف سے بحسب طبیعت کے چنانچہ حروف خاکی کو حروف آبی سے اور حروف آبی کو حروف بادی سے اور حروف بادی کو حروف آتشی سے اور چونکہ عنصر آتشی سے کوئی عنصر بلند نہین ہی لہذا حروف آتشی کو

بسط ترفع عددی

بسط ترفع حرفی

بسط ترفع طبعی

اُسی طرح قائم رکھتے ہین اور طبیعت حروف کی کیفیت اس طریق پر ہی

حروف								
حروفِ آتشی	ا	ه	ط	م	ف	ش	ذ	✣
حروفِ بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	✣
حروفِ آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ	✣
حروفِ خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ	✣

حروف ابجد بموجب نجوم کا بیان

چنانچہ لبسط ترتیع طبعی کے قاعدے سے لفظ واحد کو تبدیل کرینگے تو بجاے واح د کے یہ لفظ حاصل ہونگے ه ازج ای خرد پرور اول جو ہم نے تم سے اقرار کیا تھا کہ ابجد نجوم کا بیان فن تحریر مین ہوگا لہذا مناسب ہی کہ اُسکے بیان سے درگذر نہ کرین اگرچہ علم نجوم مین بھی تم بخوبی معلوم کرچکے ہو مگر برسبیل تمثیل ہم پھر ذکر کرتے ہین کہ نجومیون نے چارون اقسام مین سے ایک ایک حرف لیکر جمع کرلیا ہی اور اٹھائیس حروف کے سات کلمے قرار دیے ہین اس لیے کہ سات چوک اٹھائیس ہوتے ہین چنانچہ ابجد نجوم یہ ہی اُبجدُ ہوزَحُ طیکَلُ منسعُ فصقرُ تشخُ ذضظغُ ان تین حرف اول مضموم اور دوم مکسور اور سوم مفتوح اور چہارم ساکن ہی قسم دوم لبسط عددی ملفوظی یعنے ہر حرف کو ملفوظ کرین اور اُنکے عدد حاصل کرکے دوسرے حرف بنالین مثلاً حروف لفظ واحد کو جب ملفوظی کرو تو یہ صورت ہوگی واو الف حا دال واو کے عدد ملفوظی بیرہ ہین اُسکے حروف ج ی اور الف کے عدد ایکسو گیارہ ہین اُسکے حروف ای ق اور حا کے عدد نو ہین اُس کا حرف ط اور دال کے عدد پینتیس ہین اُسکے حروف ه ل ہین پس لفظ واحد کے جو حروف قاعدہ لبسط عددی ملفوظی سے حاصل ہوے وہ یہ ہین ج ی ا ی ق ط ه ل اور قسم سوم لبسط تضاعف یعنی ہر حروف کے اعداد کو دوچند کرکے اُن سے دوسرے حروف حاصل کرلیتے ہین قسم چہارم لبسط التقوی اور اس کی بھی تین قسمین اول ضرب باطن کی باطن مین دوم ضرب ظاہر کی باطن مین سوم ضرب ظاہر کی ظاہر مین پس باطن کو باطن مین ضرب دینے کا یہ طریقہ ہی کہ ہر حرف کے عدد کو فی نفسہ ضرب دیکر حاصل ضرب سے حرف بنالین جیسے لفظ واحد مین واو کے چھ عدد ہین اسکو چھ مین ضرب دیا چھتیس ہوے اسکے حروف ول اور آ کا ایک عدد ہی اسکو ایک مین ضرب دیا ایک رہا اسکا حرف پھر وہی آ حاصل ہوا ح کے آٹھ ہین آٹھ مین ضرب دیا چونسٹھ ہوے اسکے حروف د س اور د کے چار ہین اسکو چار مین ضرب دیا سولہ ہوے اسکے حروف و ی ہین غرضکہ انکا مجموعہ و ل ا د س و ی ہوا اور ظاہر کو باطن مین ضرب دینے کا یہ انداز ہی کہ اعداد حروف کو مراتب حروف مین ضرب دیتا جیسے عقل کا لفظ کہ عین قاعدہ ابجد ادریس کے حساب سے سولھوین مرتبہ پر واقع ہی اور عدد

بسط عددی ملفوظی

بسط تضاعف

بسط التقوی

اسکے ستر ہین سولہ کو ستر مین ضرب دیا گیارہ سو بیس ہوئے اسکے یہ حروف ہین ک ق غ اور ق اُس ابجد کے حساب سے اُنیسوین مرتبہ پہ واقع ہی اسکے سو عدد ہین سو کو اُنیس مین ضرب دیا تو اُنیس سو ہوئے اسکے حروف ظ ا غ اور ل حساب ابجد سے بارھوین مرتبہ پہ ہی اسکے عدد تیس ہین تیس کو بارہ مین ضرب دیا تین سو ساٹھ ہوئے اسکے حروف س ش ہین انکا مجموعہ ک ق غ ظ ا غ س ش ہوا اور ملا ہر کو ملا ہر مین ضرب دینے سے یہ مراد ہی کہ جو حرف ابجد کی ترکیب سے جسقدر نمبر پر واقع ہوا اسمین ضرب دیکر حروف حاصل کرین چنانچہ سعید کی لفظ مین ترتیب ابجد کے موافق س پندرھوین درجہ پر واقع ہی اسکو پندرہ مین ضرب دیا دو سو پچیس ہوئے اسکے حروف ہ ک ر اور ع سولھوین درجہ پر ہی اسکو سولہ مین ضرب دیا دو سو چھپن حاصل ہوئے اسکے حروف و ن ر اور ی دسوین درجہ پہ ہی اسکو دس مین ضرب دیا سو ہوئے حرف ق ہی اور د چوتھے درجہ مین واقع ہی اسکو چار مین ضرب دیا سولہ ہوئے اسکے حروف و ی ہین ان حروف کا مجموعہ یہ ہی ہ ک ر و ن ر ق و ی قسم پنجم بسط زبر بینات اور وہ اس سے عبارت ہی کہ بسط ملفوظی کو دو حصہ پر منقسم کرین جیسے سعد کو بسط ملفوظی کیا تو یہ حروف حاصل ہوئے س ی ن ع ی ن د ا ل ان مین حرف اول کو زبر کہتے ہین اور حروف آخر کو بینات مثلاً سین مین تین حرف ہین پہلے س کو زبر کہتے ہین ی ن کو بینات ہین اسی طرح ع زبر اور ی ن بینات اور د زبر اور ا ل بینات ہین قسم ششم بسط تنصیف اسکا یہ قاعدہ ہی کہ ہر حرف کے اعداد کو جہانتک کہ کسر نہ پڑے نصف کرکے اُن عددون سے حروف حاصل کرین جیسے لفظ قلم مین ق کے سو عدد ہین اسکا نصف پچاس ہی اُس سے ن حاصل ہوا اسکا نصف پچیس ہی اس سے ہ ک حاصل ہوا چونکہ پچیس کی تنصیف ممکن نہ تھی کہ کسر واقع ہوتی ہی اسواسطے زیادہ عمل تنصیف جائز نہ رکھا اور ل کے عدد تیس ہین نصف پندرہ اس سے حرف ہ ی حاصل ہوئے زیادہ تنصیف ناممکن اور م کے چالیس ہین نصف بیس ہوئے ک حاصل ہی بیس کی تنصیف مین دس باقی رہے اسکا حرف ی ہی اسکا آدھا پانچ ہی اس سے حرف ہ حاصل ہوا اس سے زیادہ تنصیف بسبب کسر کے جائز نہین پس تمام حروف جو قلم کی لفظ سے حاصل ہوئے وہ یہ ہین ن ہ ک ہ ی ک ی ہ الغرض اسی طرح سے علم جفر کے طریق پر بسط حروف کے تین سو ساٹھ قاعدے حسب دلخواہ سمجھا دیے پھر فرمایا کہ اے خرد پرور اسوقت ہمکو ایک نہایت عمدہ بات یاد آئی ہی کہ ہر کشور و اقلیم اور ہر دیار و امصار مین اُسکا مروج ہونا ضرور ہا فوائد عام پر مشتمل ہی یعنے جسم انسانی مین جو جو اعضاے خداداد ہین اگر انمین کسی طرح کا نقصان یا کوتاہی واقع ہو تو اُسکے پورے ظاہر کرنے کے واسطے ایک فن ایجاد کیا گیا ہی خصوصاً وہ قاعدہ کہ گونگے اور بے زبان جسکے وسیلے اپنے خیالات ظاہر کرسکین نہایت کارآمد نظر آتا ہی اور اسوقت اُس کے بیان کا بھی نہایت عمدہ موقع ہی اس لیے ہم تمھین تعلیم کرتے ہین

قسم پنجم بینات

قسم ششم تنصیف

یاد رکھو کہ اول یہ فن عجیب ملک ہسپانیہ مین سولھوین صدی کے آخر ٹیبر پونس نامی ایک مرد تارک الدنیا نے ایجاد کیا اور ۱۶۹۲ء مین ملک سوئٹزن کے فلاسفر جان کان ریڈ آمن نے اُسکا ایک خاص طریقہ قرار دیا اور مقام امسٹر ڈیم میں اس فن گرامی کو شہرت بخشی پھر سو برس کے بعد ۱۸۵۲ء مین اس قسم کے لوگونکے واسطے مقام لندن مین ایک مدرسہ مقرر ہوا چنانچہ اسوقت ہم بھی موجد فن سے مطابقت کرتے ہین اور حروف انگریزی کی رعایت سے بیان مناجاتے ہین

گونگے بہرون کی تعلیم کے حروف

A اس حرف کے واسطے دست چپ کے درانگشت کے سرے کو دست راست کے سبابہ سے چھوئین



B اس حرف کیواسطے دونون ہاتھون کی انگلیان انگوٹھونسے ملاکر پھر انگلیونکے ناخن سے ناخن ملائین



C اس حرف کیواسطے دست چپ کی انگلیان اور انگوٹھا نصف دائرہ کی صورت پر ایسا خمیدہ کرو کہ اُسکے تین پہلو نظر آنے لگین



D دست راست کی انگلیان اور انگوٹھا نصف دائرہ کے موافق خمیدہ اور دست چپ کے سبابہ کو سیدھا کرکے اسطرح ملاؤ کہ خط مستقیم قائم ہو



E دست چپ کے سبابہ کے سرے کو دست راست کے سبابہ سے چھوئین



E دست چپ کی دو انگلیون یعنے سبابہ اور وسطے کی پشت پر دست راست کی سبابہ رکھو



G اس حرف کے واسطے دونون مٹھیان بند کرکے ایک کو دوسرے پر رکھو



H	دست راست کی ہتھیلی کو دست چپ کی ہتھیلی پر اسطرح رکھو کہ دست راست کی انگلیان دست چپ کی انگوٹھے سے آخر تک پہونچین
I	اس حرف کے واسطے دست چپ کی خنصر پر دست راست کی سبابہ رکھو
J	دونون ہاتھون کی مٹھیان بند کرکے انکو ایسی حرکت دو کہ J سے مشابہت پیدا ہو
K	دست راست کے ابہام و سبابہ سے نصف دائرہ کی شکل بناؤ اور دست چپ کی ایک انگلی پر دست راست کی انگلی کو ایسا قائم کرو کہ دونون کے درمیان ایک خط پڑ جائے
L	دست چپ کی ہتھیلی پر دست راست کی سبابہ عین وسط مین قائم کرو
M	دست راست کی تین انگلیان دست چپ کی ہتھیلی پر رکھو
N	اس حرف کے واسطے دست راست کی دو انگلیان دست چپ کی ہتھیلی پر رکھو
O	اس حرف کے واسطے دست چپ کی بنصر پر دست راست کی سبابہ قائم کرو

P دست چپ کے انگوٹھے اور سبابہ کو نصف دائرہ کی صورت قائم کرکے دست راست کے سبابہ کے سامنے دوسرے خط کے مقابل ایک دائرہ



Q دست چپ کی انگلیون اور انگوٹھے سے پورا دائرہ اور دست راست کے سبابہ کو قلابہ کی صورت بنا کر اس دائرہ مین لگادو



R دست راست کی انگلی کو نصف خم دے کر دست چپ کی ہتھیلی پر رکھین



S دونون ہاتھون کی خنصر کو خم دے کر باہم قلابے کی صورت ملادو



T دست راست کی سبابہ کو سیدھا کر کے دست چپ کے پہلوئے زیرین سے ملادو



U دست چپ کے سر خنصر کو دست راست کے سبابہ سے اٹھا کر ملادو



V دست راست کی سبابہ اور وسطےٰ کو دست چپ کی کف دست پر بحالت کشادہ قائم کرین



W دونون ہاتھون کی انگلیون کو اس طرح برابر ملادو کہ ایک ہاتھ کی انگلیون کا سرا دوسرے ہاتھ کی گھائیون سے ملا رہے



X اس حرف کے واسطے دونوں ہاتھ کی سبابہ کو صلیبی شکل پر قائم کرو



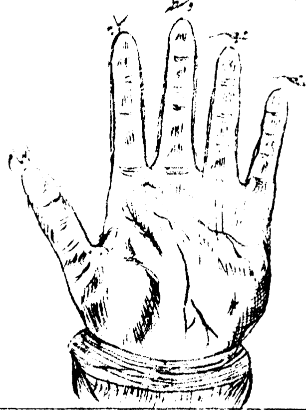
Y دست چپ کی سبابہ اور ابہام کو سیدھا کشادہ قائم کرکے اُنکی کھائی میں دست راست کی سبابہ شامل کرین



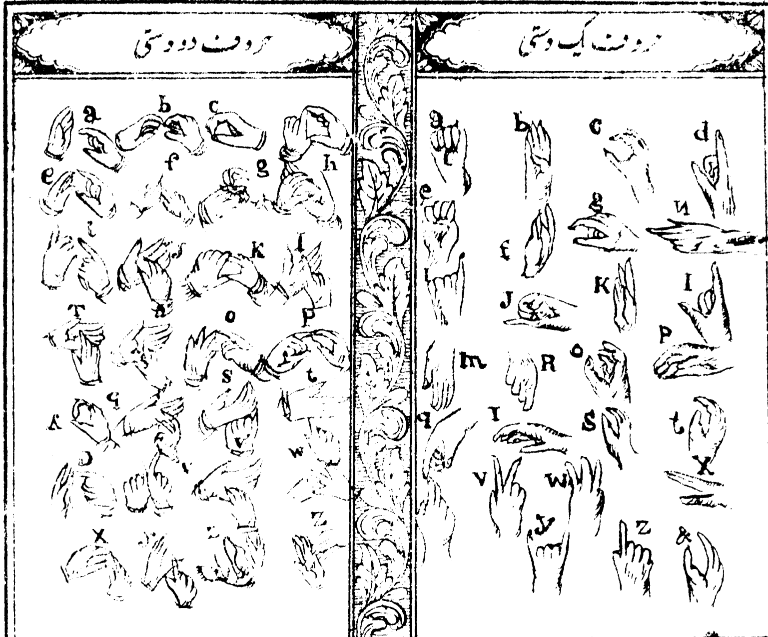
Z ایک ہاتھ منھ کی طرف بلند کرکے اسکی کنی دوسرے ہاتھ کی کف دست پر رکھو



اور شمار تعیین اعداد کے واسطے یہ طریقہ ہے کہ ایک انگلی اُٹھانے سے ایک کا عدد سمجھا جاتا ہے اور دو انگلیوں سے دو علیٰ ہذا القیاس پانچ انگلیاں پانچ کے واسطے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اُٹھانے سے دس شمار کیے جاتے ہیں



اسی صورت پر باشندگان انگلستان نے دو قسم کے حرف وضع کیے ہیں اُس میں سے قسم اول کے حروف ایک ہاتھ سے ادا ہوتے ہیں اور قسم دوم دونوں ہاتھ سے



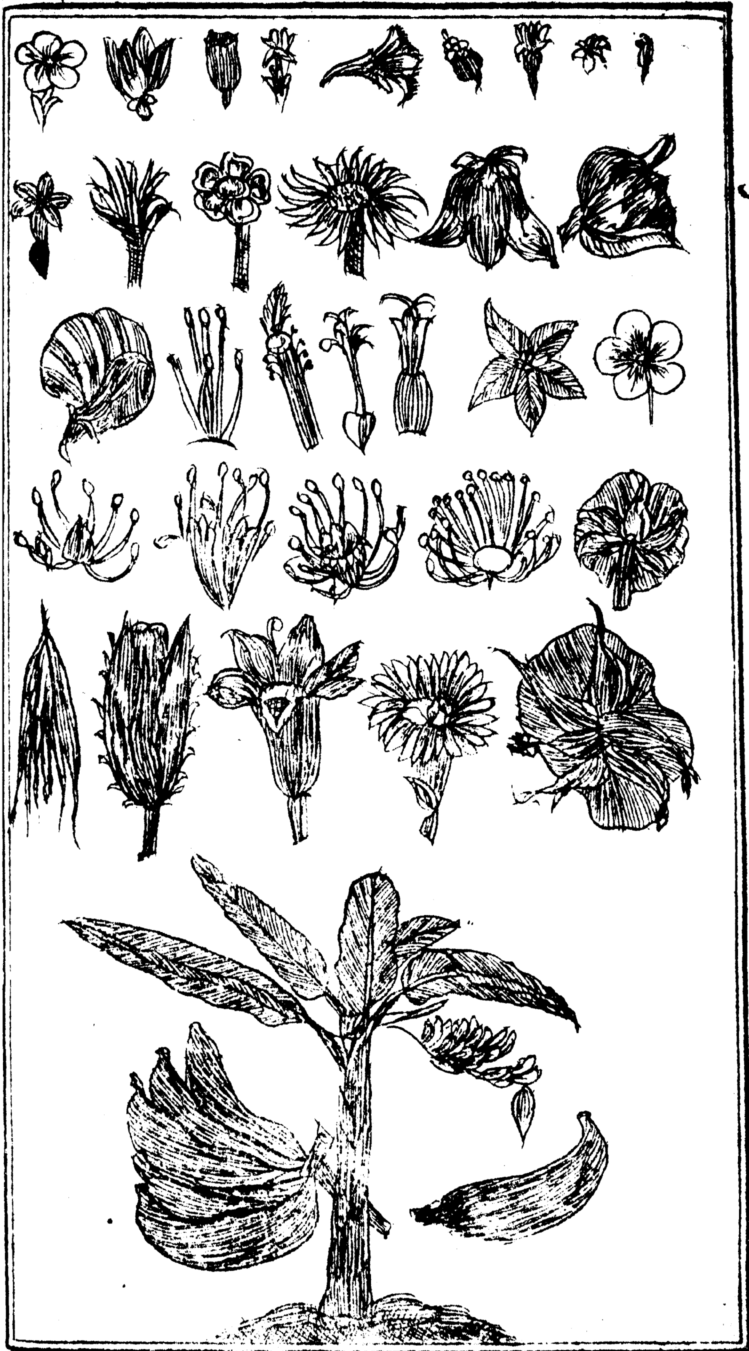
فن مصوری کا بیان

اور یاد رکھو کہ خوشنویسی کا کمال فن مصوری ونقاشی پر منحصر ہی اور نقاشی ومصوری سے یہ مراد ہی کہ شکل وشبیہ کی نقل اور انواع حیوانات ونباتات اور عمارات وغیرہ کی صورتین کھینچتے ہین جسکو یہ صنعت مقبول یاد ہوتی ہی اُسکو حضرت ملوک وسلطان اور فرمانروایان والاشکوہ عزیز رکھتے ہین اسواسطے کہ قلعہ وعمارات اور باغ وبوستان اور انسان وحیوانات کی صورت حاصل کرنیکے لیے بادشاہان عالیوقار کو اس فن گرامی کے اہل کمال کی ضرورت ہوتی ہی اور مصورون اور نقاشون کو نازکی دست اور روشنی چشم اور تیزی ہوش وحواس اور صفائی ذہن اور جودت عقل جملہ ضروریات سے ہی اسواسطے کہ اُنکے قلم بدائع نگار سے صور مختلفہ اور اشکال عجیبہ اس خوبی کے ساتھ برآمد ہون کہ اصل ونقل مین اصلا فرق باقی نہ رہے فن صورت گری کا کمال یہی ہی کہ جو شکل جیسی ہو خامہ جادو رقم سے ویسی ہی صفحہ حریر پر تحریر کرین اور یہ امر نہایت باریک ودقیق ہی اس لیے کہ تمام بنی نوع انسان مین سے ہر زن ومرد صحیح البدن کے سب اعضاے جسمانی سر سے پاؤن تک تعداد مین برابر ہین چنانچہ سر اور چشم اور ابرو اور گوش اور رخسار اور زنخ اور گردن اور سینہ اور ہاتھ اور انگلیان اور کمر اور پاؤن اور ناخن وغیرہ ہر فرد بشر صحیح البدن کے عدد مین یکسان ہین اور باوجود اُسکے قدرت کاملہ حضرت آفریدگار اس بات کی مقتضی ہی کہ ہر چہرے کے انداز اور صورت کی وضع ایک دوسرے سے مختلف ہی پس مصوری کی اُستادی بھی یہی ہی کہ اُسکے قلم سے یہ فرق ظاہر وآشکارا ہو اور شبیہ کشی اسی کا نام ہی کہ نقل مطابق اصل

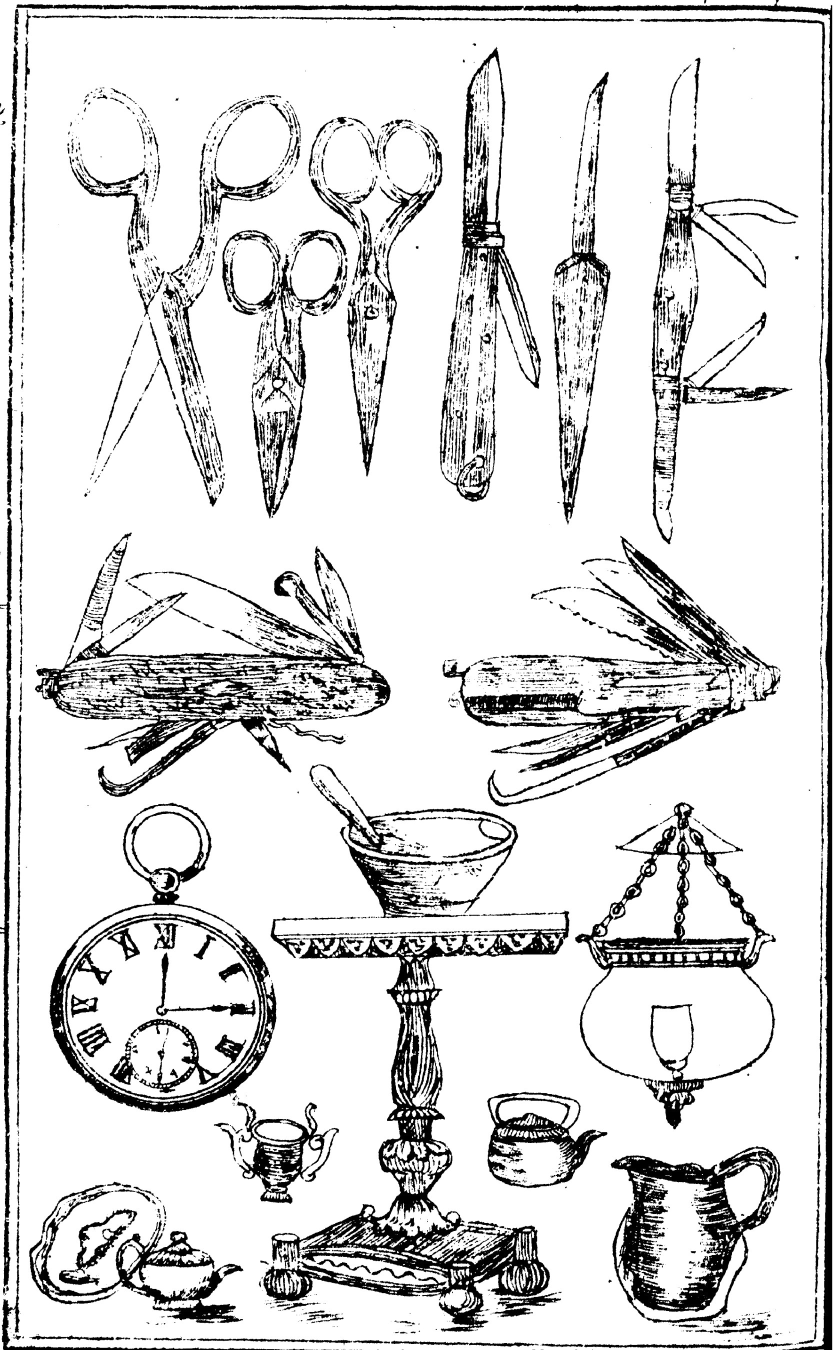
پائی جائے اور جو کوئی صحیح البدن نہ ہو یعنے کوئی خلل اور نقصان اُسکے کسی عضو مین ہو تو نقل مین بھی اُسیطرح
نمودار ہو اور یہ امر جبتک حاصل نہین ہوتا کہ نقاش کا ہاتھ قادر نہ ہو اور دست قدرت مشق کثیر پر موقوف ہو
اُستادون نے مشق کا یہ قاعدہ مقرر کیا ہو کہ اول اشکال حیوانات و نباتات و عمارات وغیرہ اُستادان
کامل کے قلم صنعت رقم کی بنی ہوئی بہ کثرت بہم پہونچائین پھر چربہ کشی سے مشق آغاز کرین اور چربہ کشی کا
یہ طریق ہو کہ پہلے ہرن کی باریک جھلی جو ورق سازون کی دوکانون مین ہاتھ آتی ہو آبار کے وسیلے سے
کسی تصویر پر اس طرح جمائین کہ وہ تصویر اُس جھلی مین سے بعینہ نظر آتی رہے پھر اُس صورت پر اگر تمام و
کمال ہو تو سر سے پانون تک اور نصف ہو تو سر سے کمر تک اور جو فقط چہرہ ہو تو سر سے گردن تک سوزن
باریک سے اُس مین سوراخ کرین یعنے ہر عضو کے گرداگرد سوئی کی نوک سے نشان دین مگر ضرور ہو کہ وہ
سوراخ ہموار و یکسان اور باہم برابر ہون پھر شاخ تمر ہندی یعنی املی کی لکڑی جلاکر کوئلا بنائین اور اُس
کوئلے کو خوب باریک پیسکر کپڑے مین چھان لین اور اُس مین سے تھوڑا سا ایک باریک کپڑے مین ذرا
ڈھیلا باندھین پھر اُس تصویر کے نیچے کہ جس مین سوئی سے سوراخ کیے ہین ایک کاغذ سادہ بچھاکر صاف
تختے پر رکھین اور اوپر سے وہ پوٹلی جس مین کوئلے پسے ہوئے بندھے ہین اعضاے تصویر کے مقامات پر آہستہ
آہستہ رگڑین کہ سوراخہاے سوزن کے روزن سے وہ زغال سودہ کاغذ سادہ مین نفوذ کرے اور تصویر کی نقل
بعینہ کاغذ سادہ پر مرتسم ہو پس وہ نقل احتیاط سے اُٹھاکر اُسپر قلم سُرمہ یعنی پنسل سے خطوط کھینچین کہ صورت قائم و نمودار
ہو اُسکو مصورونکی اصطلاح مین چربہ اور خاکہ کہتے ہین پھر قلم اور رنگ سے خط و خال اور تمام دقائق تصویر کو اصل
کے مطابق آراستہ کرین اسی طریق پر چند سال کی مشق سے ہاتھ اور قلم قابو اور اختیار مین ہو جاتا ہو جب کہ مشق کی
نوبت اس مقام تک پہونچے تو پھر ہر قسم کی تصویر اپنے روبرو رکھکر ایک کاغذ سادہ پر اُسکی دیکھا دیکھی نقل کیا کرین
جب اصلاح بھی مہارت کامل حاصل ہو تو جس چیز کی تصویر اُتارنی مدنظر ہو اُسکو دیکھ دیکھکر پنسل سے شبیہ بنائین
اور جو اتفاقاً کوئی خط بیجا اور بیموقع بنجاے تو اُسکو ربڑ سے مٹالین اور یہ ربڑ پنسل کے خطوط کاغذ پر سے
محو کرنے کے لیے ایک مشہور و معروف چیز ہو جب اسطرح سے تصویر درست ہو جائے تو اُسکو مصورونکی اصطلاح مین
گرودہ اور سیاہ قلم کہتے ہین پھر مطابق رنگ اصلی کے جابجا رنگ سے رنگ ملاکر موقع بموقع موقلم سے بھرین اور اگر
خرد بینوں کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ کسی عمدہ و نایاب تصویر کا چربہ کھینچنا منظور ہو اور اُسکی خوبی و عمدگی اس بات کی
مانع ہو کہ سوزن سے اس مین سوراخ کیا جائے تو کاغذ باریک اُسپر رکھکر پنسل سے نشان دے لیا کرتے ہین اور
جو تصویر کاغذ مین صاف نظر نہین آسکتی تو اُسکی دو صورتین ہین یا تو کاغذ کو روغن زرد مین تر کرکے چرب کرکے
تصویر پر رکھتے ہین اور اس سبب سے نیچے کی تصویر اوپر نظر آتی ہو مگر روغن اس قدر کم لگاتے ہین کہ جس کا اثر

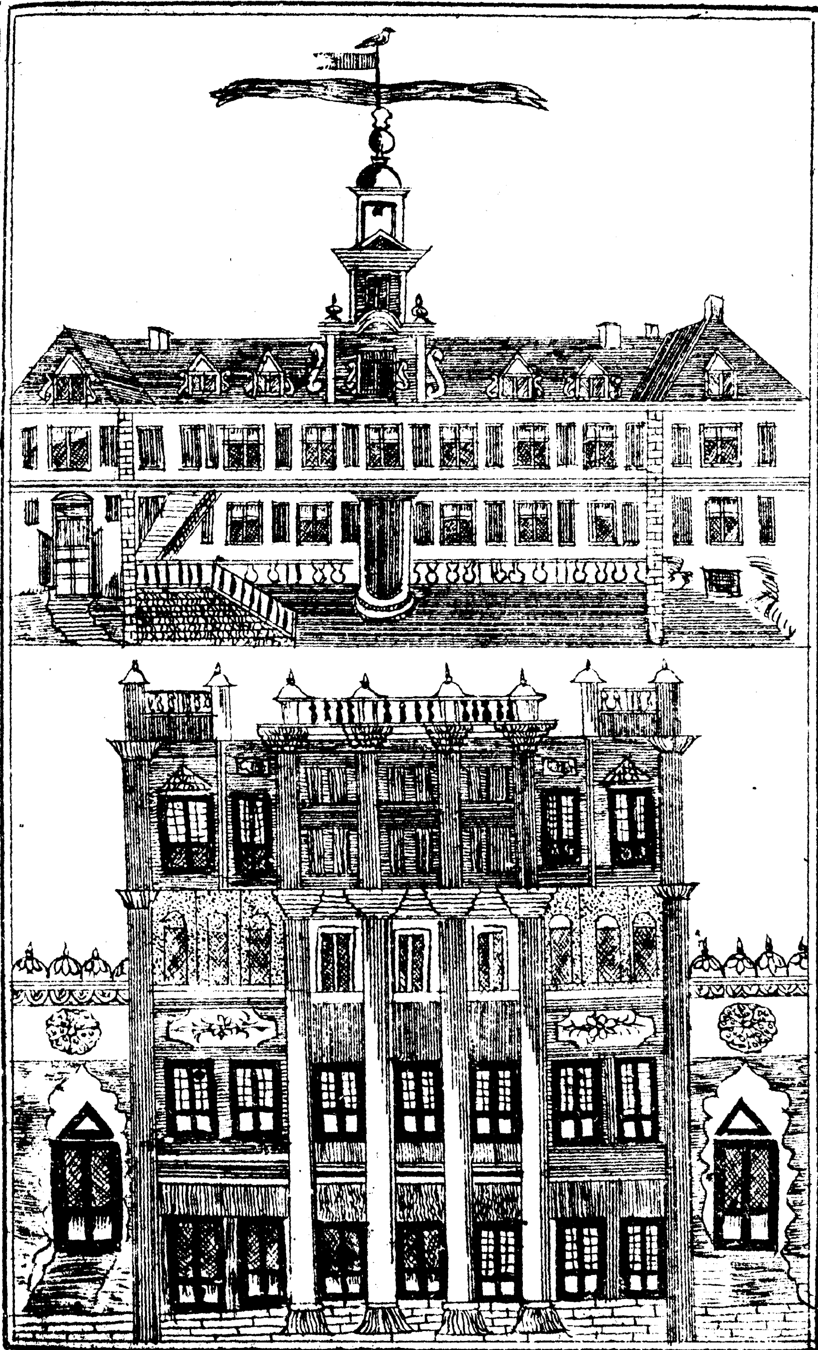
تصویر پر یا کسی اور کاغذ پر مطلق نہ پہونچے اور اُسپر رنگ وغیرہ بھرنے مین بھی خرابی واقع ہوتی ہو اس لحاظ سے دوبارہ کاغذ سادہ پر اُسکا خاکہ بنانا ضرور ہی مگر یہ ترکیب اُسیوقت کیجاتی ہو کہ تصویر اصلی ہاتھی دانت کی تختی یا وصلی پر ہو ورنہ اُس تصویر کو ایک بے قلعی آئینہ پر رکھکر دوسرا کاغذ سادہ اوپر رکھتے ہین اور آئینہ اسطرح رکھا جاتا ہی کہ اُسکی پشت پر حسب دلخواہ روشنی پڑے جسکے سبب سے وہ تصویر اس کاغذ پر بجنسہ نمودار ہو جاوے اور جب ان دونون ترکیبون سے تصویر نمایان ہو تو پنسل کے نشان دیکر چربہ درست کر لیتے ہین غرضکہ کثرت مزاولت اور مشق کے باعث فن تصویر کے دقائق و کنہیات خود بخود صفحہ خاطر پر جلوہ گر ہوتے جاتے ہین اور جب مشق کا اعلی درجہ حاصل ہوتا ہی تو جسکی شکل وصورت چاہتے ہین بجنسہ اور بعینہ صفحہ حریر پر تحریر کر سکتے ہین چنانچہ عہد شاپور اردشیر مین ایک بہت بڑا مصور گذرا ہی اُسکو مانی نقاش کے لقب سے ملقب کرتے ہین اُسکی تصنیف سے علم مصوری مین ایک کتاب ہی موسوم بہ ارژنگ اور فن تصویر مین اُسکو یہ کمال تھا کہ چند چھوٹے بڑے دائرے اپنے ہاتھ سے ایسے بناتا تھا کہ جنکا قطر تخمیناً پانچ چھ گز کا ہوتا اور جب اُنپر پرگار رکھتے تو بال برابر فرق نہ نکلتا اسی طرح خطوط دراز و کوتاہ کھینچتا اور وہ بھی سب کے سب مسطر و جدول سے راست اور برابر ہوتے اور ایک بیضۂ مرغ پر تمام کرۂ زمین کی صورت بہیئت مجموعی اسطرح بناتا کہ ہر اقلیم کے بلاد و مکانات اور خیال و بحار ربع مسکون مین اور دریا و جزائر وغیرہ باقی کے تین حصون مین بہ شرح و بسط منکشف وہویدا ہوتے تھے اور اُسکو اپنی کمال نقاشی پر بقدر ناز تھا کہ پیغمبری کا دعوی کرکے مصوری نقاشی کو اپنا معجزہ قرار دیتا اسی طرح شاہ اسمعیل صفوی کے عہد مین بہزاد نام ایک بہت نامور مصور تھا اور متاخرین مین بھی اکثر مصور نقاش نامی گرامی گذرے ہین غرضکہ مصوری بھی ایک عجیب غریب شی ہی جسکے بغیر خوشنویسی ناتمام رہجاتی ہی چنانچہ خواجہ عبد الصمد فارسی ایک دانہ خشخاش پر تمام سورۂ اخلاص لکھتے ہین کہ ہر شخص بخوبی پڑھ لیتا اور ایکبار دو مصورونکی باہم ملاقات ہوئی ایک نے کہا مجھمین یہ کمال ہی کہ میری تصویر پر جانور فریب کھاتے ہین دوسرے نے بیان کیا کہ میری تصویر پر انسان کو دھوکا ہوتا ہی غرضکہ امتحان کی نوبت آئی اور یہ بات قرار پائی کہ اپنے اپنے مکان پر صنعت آزمائی کیجائے اور ایک روز کی مہلت مقرر ہوئی مصور اول نے ایک خوشۂ گندم یعنی گیہون کی بالی تیار کی اور مصور ثانی کو اپنے مکان پر لیجا کر دکھلا دیا کہ جو پرند جانور اُسطرف سے گذرا بیساختہ اُسپر ٹوٹ پڑا اور منقار سے دانہ اُٹھانے کا ارادہ کیا مگر آخر کار نادم ہو کر اُڑ گیا اس کے بعد مصور ثانی اپنے ہمراہ مصور اول کو لے گیا اور ایک مقام پر پردہ پڑا ہوا دکھلا کر کہنے لگا کہ اس پردے کے پیچھے میرے ہاتھ کی تصویر ہی مصور اول نے پردہ اُلٹنے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور ہر چند چاہا کہ پردہ اُٹھا کر تصویر معائنہ کرے مگر پردہ نہ اُلٹ سکا اور بغور نگاہ کی تو معلوم ہوا کہ دیوار پر صرف پردہ کی تصویر بنی ہوئی ہی نہایت شرمندہ ہو کر لوہا مانگیا اے خرد پرور ہم تجھین بیل بوٹے اور پھول پتے وغیرہ کے بنانے کی ترکیب سکھلاتے ہین پھر نباتات و عمارات اور حیوانات وغیرہ کی شبیہ کے بعد انسان کی تصویر کا قاعدہ اور چہرہ کی پیمائش اور مختلف الاجسام کے قاعدے تعلیم کرینگے





گلہائے مختلف





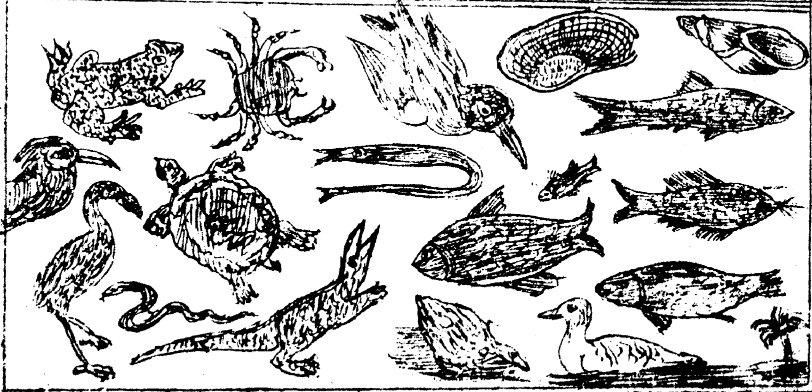
عمارت انگریزی

عمارت ہندوستانی

جہاز بادبانی

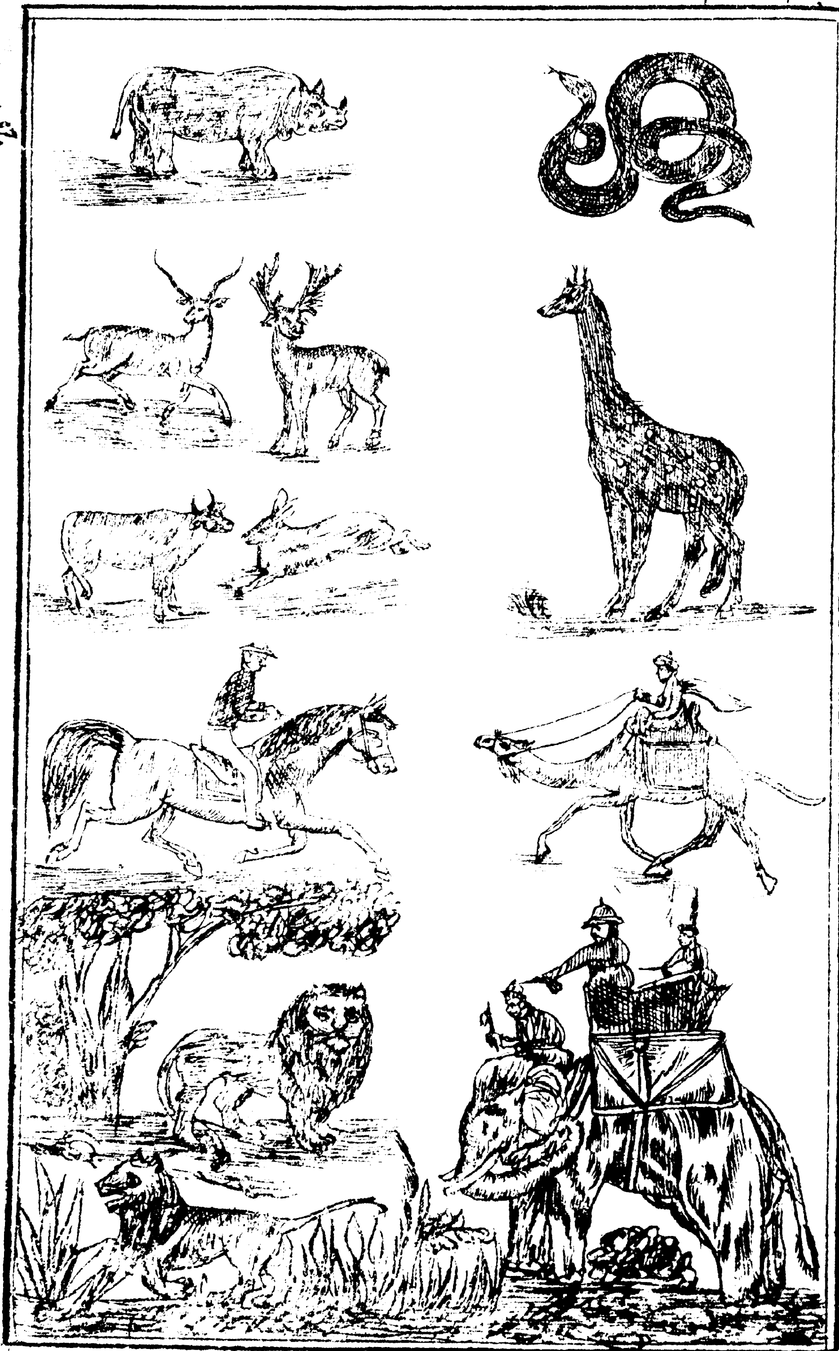
جہاز دخانی

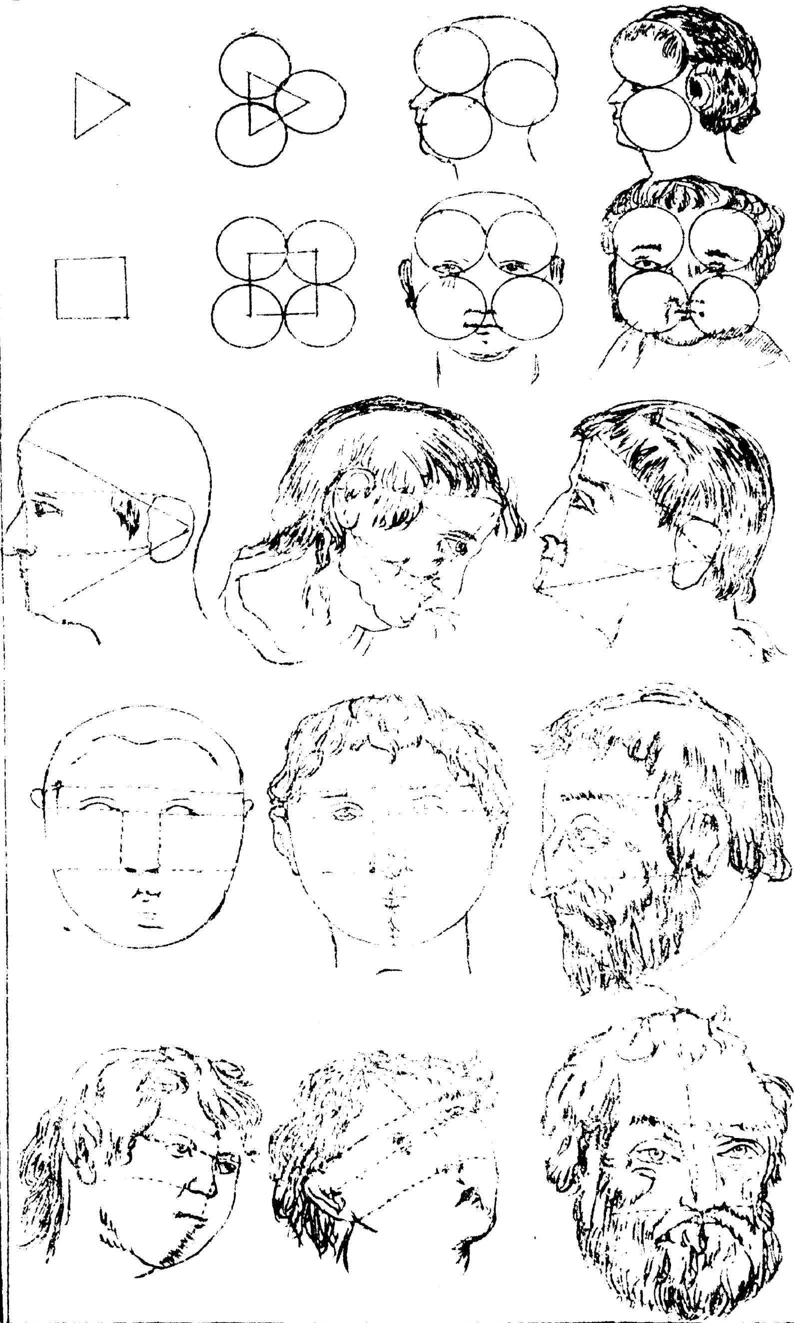
حیوانات دریائی



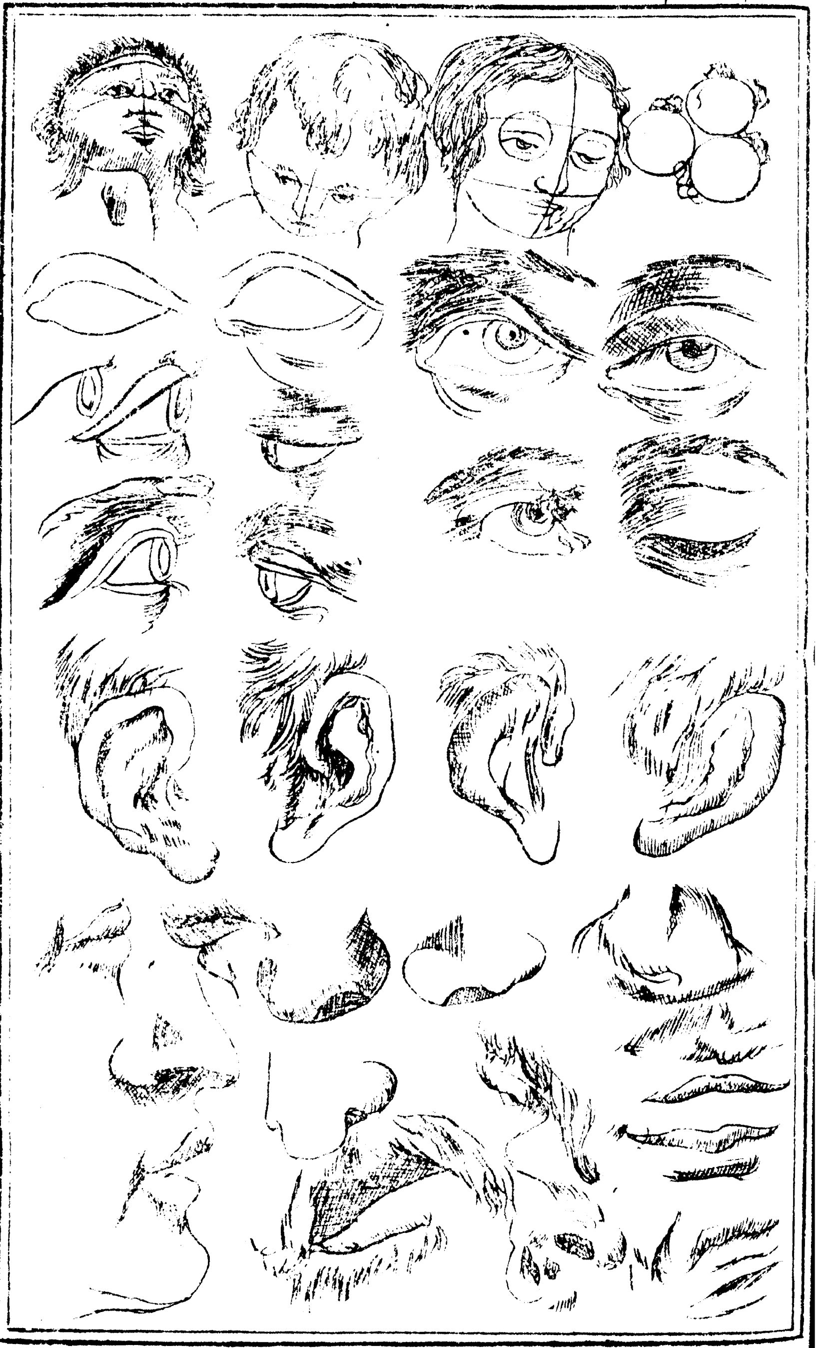


جانوروں وغیرہ





پیمایش چهرهٔ انسان

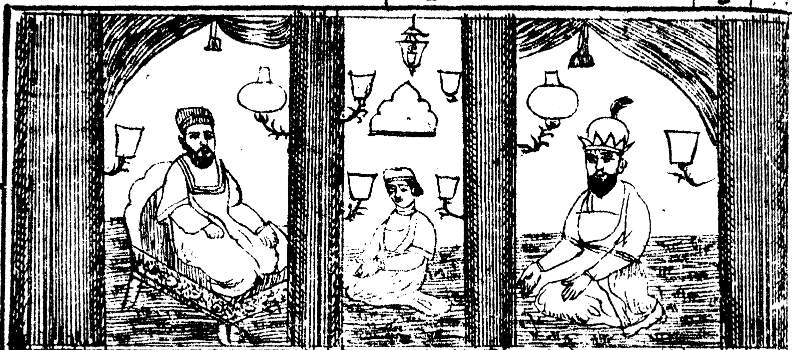

چہرۂ انسان
آنکھوں کا نقشہ
ناک اور منہ کا نقشہ



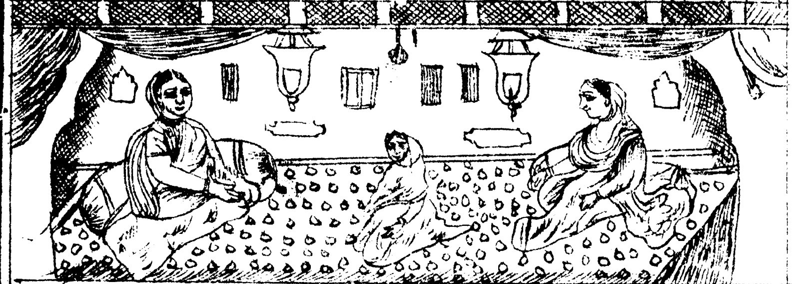
ہاتھوں کا نقشہ

پاؤں کا نقشہ

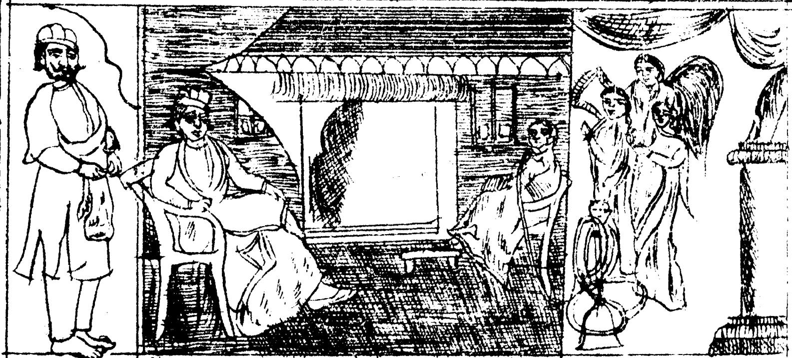
از جوان و طفل و پیر



زنان — ایضاً



زن و شو







اطفال کو بیدار

اور نزد پرور یہ بات ظاہر ہی کہ جو بات جس شخص کے دل مین ہوتی ہی وہ چہرہ پر بھی ظاہر ہو جاتی ہی چنانچہ کسی شخص کے دل مین کچھ فکر یا غم یا بیفکری یا خوشی یا تعجب یا حیرت یا دشمنی یا خوف یا خندہ یا گریہ یا غصہ یا ناامیدی یا محبت یا جذبۂ شوق یا عشق یا رحمدلی یا نفرت یا رغبت یا بیماری و تکلیف وغیرہ کا اثر پیدا ہو تو اسکے چہرے پر بھی ضرور اُسکے آثار جلوہ گر ہوتے ہین اگرچہ صناع ازل نے ہر چیز کو بکمال حسن و خوبی آراستہ و پیراستہ کیا ہی مگر جو جمال و کمال انسان کی صورت دلکش مین آشکارا ہی کسی چیز مین نظر نہین آتا غرضکہ صانع کامل کی حکمت و قدرت اور صنعت و قدرت کا ظہور حضرت انسانکی ذات جمیل الصفات مین باحسن الوجوہ پایا جاتا ہی اور جو مصور کہ سلک انسانکی تصویر ہو بہو کھینچ لیتا ہی وہی کامل فن اور ذی شعور ہی خوبصورتی اور حسن و شباہت کا دار و مدار اسی پر ہی اور اس سے آگے انسانکا تصور کام بھی نہین کر سکتا ہر چند اپنے ذہن کو دوڑا کر فرشتہ اور پری کا خیال بھی باندھے لیکن انتہا اسکی یہین تک ہی صورت انسانی سے بڑھ کر آدمی اپنے تصور کے تصور مین بھی نہین لا سکتا اگر دیو جن بھوت یا پلید کی کوئی تصویر کسی صورت سے بگاڑ کر اور مہیب بنا کر دکھلائے تو وہ بھی اسی سے مناسبت رکھتی ہوئی ہوگی آدمی کی صورت وہ شی ہی جو ہمیشہ ہمارے سامنے رہتی ہی ہمیشہ ہم اُسپر تامل کی نظر رکھتے ہین اور ہمیشہ وہ ہماری راحت و خوشی کا سبب ہوتی ہی حافظہ بھی اُسکو سب چیزون سے زیادہ نگاہ رکھتا ہی اور یاد رکھو کہ مختلف الاعضا صورتونکے بنانے کا سہل طریق یہ ہی کہ تین چار آدمیون کو باہم مجتمع کرکے جدا جدا ہر شخص سے ایک ایک عضو بنانے کی فرمایش کرین مثلاً دل ایک آدمی سے کہین کہ تم ایک چیز کا سر بناؤ جو تمھارے خیال مین آئے اور دوسرا شخص کوئی دھڑ بنائے یعنی سینہ اور شکم وغیرہ اور تیسرا آدمی ہاتھ جیسے چاہے ویسے تیار کرے چوتھا شخص اپنی مرضی کے موافق پاؤن کی تصویر بنائے جبکہ یہ اعضا بنکر تیار ہو جائین تو سب کو ترتیب وار جمع کرکے ایک فرضی مختلف الاعضا صورت قائم کرین پھر فرزانہ روزگار نے اسی طریق پر سایہ و پرداز اور رنگ بھرنیکا انداز بھی تعلیم فرما دیا اور ارشاد کیا کہ رنگ کے صندوقچے ولایت انگلستان سے بنے بنائے عمدہ و نایاب اور نفیس و بیش قیمت بہم پہونچتے ہین اسواسطے اکثر مصور بذات خاص رنگ بنانے کا دردسر گوارا نہین کرتے اور وہ صندوقچہ خرید لیا کرتے ہین اُسکو انگریزی مین کلر بکس کہتے ہین اس بکس مین ہر قسم کا رنگ موجود ہوتا ہی اور جبکہ خود بناتے ہین تو رنگ سرخ کے واسطے شنجرف اور سیندور اور قرمز وغیرہ اور رنگ زرد کیواسطے ہرتال یا پیوڑی وغیرہ اور رنگ سفید کے واسطے سفیدہ کاشغری اور رنگ کبود کیواسطے نیل اور لاجورد وغیرہ اور رنگ سیاہ کیواسطے کاجل وغیرہ کارآمد ہی اور دو قسم کے رنگ باہم ملانے سے تیسرا رنگ حاصل ہوتا ہی چنانچہ سفید و سیاہ سے بھورا اور سفید و سرخ سے گلابی اور سفید و کبود سے آسمانی اور سرخ و زرد سے نارنجی اور سرخ و سیاہ سے اودا اور سرخ و کبود سے سوسنی اور کبود و زرد سے سبز وغیرہ بناتے ہین اور اکثر اختلاف اوزان سے بھی اختلاف الوان پیدا ہوتا ہی چنانچہ اگر شنجرف سفیدہ مین چھٹا حصہ ہو تو پیازی اور چوتھائی ہو تو

بیان تیسرے جلسہ

گلابی اور نصف ہو تو گلنار یعنی شوخ گلابی ہوگا اسی طرح زردی مین نیل چھٹا حصہ ہو تو سبز اور آٹھوان حصہ ہو
تو دھانی اور چوتھا حصہ ہو تو کاہی ہوگا علی ہذا القیاس غور اور تجربہ شرط ہی قصہ کوتاہ فرزانۂ روزگار نے
خرد پرور عالی و تار کو رموز و نکات رسم الخط و املا طرازی اور دقائق و غوامض کتابت و انشا پردازی سے
جسقدر کہ ممکن ہی اُس سے بھی زیادہ واقف و آگاہ کردیا اور شہزادہ خرد ور و دانش پرور فن مصوری مین
بھی طاق اور نہایت مشاق ہوگیا اس اثنا مین روز امتحان جلوہ افروز ہوا اور وزیر اعظم روشن نفس یعنی شعور
سخن رس حسب الحکم قدر توام سلطان عقل مجسم تشریف لایا اور دونوںکو اسپنے ہمراہ لیکر بارگاہِ خسرو عالم پناہ مین جا پہونچا

امتحان نہم

مؤلف

مرحبا کلک گہر سلک عطارد کردار	ترے ہر نقش قدم پر ہی فدا نقش و نگار
خفتۂ خواب عدم گرچہ کوئی مضمون ہو	اُسے بیساختہ کردے تری ٹھوکر بیدار
ترے ہر نقطہ پہ سو گوہر انجم قربان	کہکشان سلسلۂ سطر مسلسل پہ نثار

جسدم شہزادۂ نامدار و فرزانۂ روزگار رونق افزاے دربار شہریار ہوئے خرد پرور آداب بجالایا اور چند قطعات
خوشنویسی کہ خاص اپنے دست مبارک سے تحریر کیے تھے کحل الجواہر چشم ناظرین اولو الابصار فرمائے خط نستعلیق کی ہر
سطر بکمال نستعلیق رشک عقد لآلی آبدار و غیرتِ سلک گوہر شاہوار خط محقق بہ تحقیق تمام حقیقت کشاے حقائق
خاطی صحائف صفحۂ روزگار خط توقیع سے انداز توقیع دقیع جہان مطاع عالم مطیع نمودار خط طغراے شان طغراے
غراے کشورکشائی و فرمانروائی کی شان عظمت نشان آشکار خط رقاع رشک مرقع تصاویر بہزاد و مانی خط نسخ ناسخ
خطوط نساخان بے نظیر و لاثانی خط ثلث کہ جسکی کرسی نشینی کے روبرو مثلثات افلاک مثلث نشین ہین لکو ثلاثہ غسالہ
کیطرح کہ تین پیالے شراب کے صبحدم نوش کرتے ہین تفریح بخشتا تھا اور دماغ کو کہ بشکل مثلث ہی رایحۂ مثلث خوشبوی
کہ مشک و صندل و کافور سے مرکب ہوتا ہی معطر کرتا تھا خط غبار کا نظارہ نیم نظر ناظورہ نظر اہل نظر کا دافع کدورت
دل و مصفی غبار خاطر خط ریحان خجلت بخش خط ریحانی روے نورانی گلرخان زمان خط گلزار سراپا بہار منفعل
ساز نقش و نگار بہارستان جہان خط ماہی قلاب شوق دید مین ماہی دل کو اپنی طرف کھینچتا تھا خط
شکستہ حلقۂ شکست طرۂ پرخم مین شکستہ دلون کے طائر پر شکستہ نگاہ کو الجھاتا تھا خط شفیعہ شفیعۂ شفاف
چشم بصیرت ہزار جان سے شیفتہ و دلدادہ خط توام سے دیدۂ بینش توام ہمیشہ توام رہنے پر مستعد و آمادہ
خط نستعلیق سے تعلق خاطر چشم باریک بین متعلق خطوط اصطلاحی اپنی اپنی طرز و روش پر حسن و زیبائی مین

مجموعہ خوبیا سے متفرق حروف ہندی و ناگری پر شیرینی و لطافت کا عجب عالم او حسن و نزاکت کا طرفہ جوبن تھا حروف انگریزی نہایت خوبصورت و دلکش گویا صناع قدرت نے نور کے سانچے مین ڈھال دیے کشش و انداز خوشنویس ازلی نے کشش کہکشان و دوائر پرین سے زیادہ سنبھال دیے غرضکہ ہر حرف سے رونق خوشخطی مہوشان خوشخط شکستہ او ہر نقطہ مبادلہ سرمشق میر عماد مین سمتا تھا اسوقت سبنے ان وصلیون کو ایک انداز کیا مبیاختہ زمزمۂ دلاویز ترانۂ عشرت خیز سے مترنم ہوا

فرد

این تازہ رقم از قلم کیست کہ بادا	صد جان گرانمایہ فدا ے رقم او

حاضرین دربار سنے شہزادہ عالی وقار کی نہایت تعریف و توصیف کی شہزادہ سنے کہا

فرد

جمال ہمنشین در من اثر کرد	و گرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

سلطان عقل مجسم کمال محظوظ ہوا اور فرزانہ روزگار کی ستایش مین کلید زبان سے قفل خزینہ فصاحت کھولا پھر خرد پرور کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اہل انجمن تقریر دلپذیر سکے بھی مشتاق ہین اتنے مین میر دبیر دفتر خسروی سنے کہ جس کا نام جوہر شناس تمیز ہوش تھا عرض کی فرد عمر تو ہزار سال باد و اقبال تو بر کمال باد + فدوی جان نثار استفسار کرتا ہے کہ فن تحریر کسواسطے موضوع ہوا اور اسکے ایجاد سے موجد فن کی غرض کیا ہے خرد پرور سنے ارشاد کیا کہ اے دبیر اعظم صنعت کتابت اشرف صناعات ہے اور بہترین اختراعات چنانچہ کسی عرب کا قول ہے کہ الخط نصف العلم اور اسی طرح علیکم بحسن الخط فانہ مفاتیح الرزق اور اسیطرح علموا اولادکم الکتابۃ فان الکتابۃ ہم الملوک والسلاطین علیکم اور کسی شاعر نے کہا ہے

شعر

چو حسن خط اندر سر انگشت تست	کلید در رزق در مشت تست

اور اسی طرح

خط خوش ہر کہ دارد دلپذیر است	چو روح اندر تن برنا و پیر است
اگر منعم بود آسایش اوست	دگر درویش او را دستگیر است

غرضکہ اس قسم کے بہت کلام ہین کہ جو کلام کو ثبات نہ تھا مگر اسی قدر کہ حافظہ مین رہے اور اس صورت مین خوف نسیان طاری تھا لہذا جناب باری نے صنعت کتابت عطا فرمائی تاکلام محفوظ رہے اور حاضر کلام غائب کو سمجھے اور متاخرین متقدمین کی دریافت کرین جس وقت کہ مقدمات معنوی یعنی مضامین علوی بارگاہ علم ایزدی سے بسبب ایک نسبت خاص کے جو نفس ناطقہ کو جناب سخن آفرین سے

حاصل ہو اُس جوہر لطیف پر جلوہ گر ہوتے ہین تو اُسدم سلطان دل اُسکو شہرستان خیال مین بھیجدیتا ہی اور یہ مقام عجیب و غریب درمیان مجرد و مادی کے ایک برزخ ہی یہان تجردی تعلق اور اطلاقی مقید سے اکتساب کرتے ہین پھر وہانسے کبھی بام زبان پر چڑھکر دریچۂ گوش مین پہونچتے ہین اور منزل بمنزل رابطۂ تعلق چھوڑتے ہوئے خلوتکدۂ دل مین داخل ہوجاتے ہین اور اُس مقام سے پھر وحدتسرائے تقدس کیطرف رجوع کرتے ہین اور کبھی فرمانرواے دل اُس مسافر آسمانی سیر کو بغیر مسافرت شہر زبان کے سیدھا ہاتھون کے صحرائے وسیع کے کفدست میدان کی طرف روانہ کردیتا ہی پھر وہانسے سیاہی و قلم کے بحر و بر کا عبور کرکے فسحت آباد حسن مین مقام کرتا ہی اور پھر وہانسے رخت سفر باندھ کر شاہراہ باصرہ سے دارالملک حقیقت مین طبل رحیل کو بلند آوازہ کرتا ہی الحقیقت خطوط اُستادان کارپرداز کہ حسن پرستان جلوہ گاہ ظہور کی نظر مین نور سفید کا محل انکشاف ہی اور دربینان حقیقت شناس کی آنکھون مین حقیقت مطلق کا جام گیتی نما ہی بیشک ایک نوشتۂ روحانی ہی نقش و نگار یافتہ دست تقدیر اور الحق ایک ہندسۂ آسمانی ہی پرکار قلم قدرت سے جلوہ نمائے جمال لیندیر ایک ظلمت ہی ہزارون نور سے لبریز بلکہ ایک نور ہی دافع ہزار ظلمت سوداخیز اقلیم آگاہی کا ایک نقش دنگار ہی بلکہ شہرستان معانی کا ایک سواد اعظم ایک ابر سیاہ ہی کہ جس سے باران روشنی برستا ہی بلکہ ایک شب تار ہی کہ لمعات برق ہوش افزا اُس سے آشکار خط اگر نہ ہوتا سخن ہرگز زندہ نہ رہتا اور دلونکو اگلے زمانہ والونکا تحفہ زنہار نہ پہونچتا ہر چند کہ صورت مین حروف کو ایک کاجل کلا پتلا سمجھتے ہین مگر معنی وان فتیلۂ چراغ معرفت جانتے ہین ایک طلسم حیرت ہی کہ باوجود افتادگی کے روانی رکھتا ہی اور باوجود خموشی کے گویائی اور باوجود پابندی کے بلند پروازی

بیت

اگر نہ قید کتابت بود کجا باشد	شگفتہ معنیٔ رنگین و لفظ جان پرور

کاتب وہ ہی کہ علم ادب خوب جانتا ہو اور وقوف علوم متنوعہ سے عاری نہو اور ہر قسم کے اشعار کا مطالعہ فرمائے اور ہر طرحکے ابیات کہ تحریر مین جنکا زیادہ اتفاق پڑے اُسکو بخوبی حفظ ہون اور ہر فرقہ کے احوال واخبار سے واقف اور ہر فرد کے مراتب طبقات کا عارف ہو اور ہر شخص کے مناسب حال تعریف کرسکے اور اختصار کامل اور طول کلام کا موقع حسب دلخواہ پہچانتا ہو کہ تا سخن حسب حال ادا کرنے مین کسر نہ پڑے جو لوگ کہ فصیح و بلیغ ہون اُنسے فصاحت و بلاغت کا شیوہ عمل مین نلائے اور فاضلون اور ادیبونسے عبارت والفاظ غیر فصیحہ مین مکاتبہ و مخاطبہ کرے

رباعی

با یار تو از غم کہن باید گفت	لا بد بزبان او سخن باید گفت
لا تفعل و افعل نکند چندین سود	چون با عجمی کن و مکن باید گفت

ان اشعار پر اشکال عاشق ہر سال بیان

لایحہ

جوہر شناس نے کہا کہ مرحبا ای خرد پرور والا گوہر آپ کی تقریر بےنظیر تحریر کی تصویر ہی اور فصاحت کلام بلاغت نظام بدرجۂ نہایت دلپذیر مگر مین امیدوار ہون کہ خطوکتابت کے قواعد و ضوابط اور کاتب و مکاتیب کے شرائط وغیرہ سے بھی کچھ حال غرابت اشتمال بیان فرمائین کہ حاضرین انجمن امتحان مستفید و مستفیض ہو کر لطف کافی و حظ وافی اُٹھائین شہزادۂ دانش پناہ نے ارشاد کیا کہ ای دبیر عطارد نظیر منشیان نامہ نگار و کاتبان واقف کار کو چند باتون کی رعایت ضرور ہی حتی المقدور لغات ثقیل و مشکل اور عبارت غیر محاورہ اور تکرار الفاظ اور کلمات غیر فصیح اور دشنام و سخت گوئی وغیرہ اور جو لفظ کہ مدح و ذم مین مشترک ہون اُنسے احتراز واجب سمجھین اور حروف تمام و کمال اور صحیح و درست لکھا کرین اور جس طرز و انداز پر خط شروع ہو آخر تک اُسکی رعایت ملحوظ خاطر رہے اور ایک لفظ کو دو ٹکڑے کرکے لکھنا مناسب نہین کہ آدھا لفظ ایک سطر کی آخر مین اور آدھا لفظ دوسرے سطر کے شروع مین خلاف قواعد املاء ہی اور یاد رکھنا چاہیے کہ خط کو مکتوب اور خط لکھنے والے کو کاتب اور جسکے نام پر خط لکھا جائے اُسکو مکتوب الیہ اور جسکی طرف سے خط روانہ ہو اُسکو مکتوب منہ کہتے ہین کاتب کو ضرور ہی کہ اول مکتوب الیہ کا مرتبہ سوچ لے کہ بڑا ہی یا چھوٹا یا برابر اور مرتبہ کچھ عمر پر موقوف نہین بلکہ کبھی مال پر کبھی کمال پر اور کبھی سن و سال پر خیال کیا جاتا ہی چنانچہ کوئی امیر عمر مین چھوٹا ہو اور کوئی غریب مفلس بڑا ہو تو وہ شخص امیر کو لڑکا سمجھکر برخوردار یا امیر اُسکو بوڑھا جانکر قبلہ و کعبہ کبھی نہ لکھے گا پس معلوم ہوا کہ فضل و کمال کا خیال کرنا اغیار مین اور سن و سال کا دیکھنا رشتہ دارون مین لازم ہی یعنی اگر کوئی شخص علم و فضل کی راہ سے رتبہ مین بڑا یا برابر ہو ہر چند کہ عمر مین چھوٹا ہو مگر القاب اسکے رتبہ کے موافق تحریر کرنا مناسب ہی علی ہذا القیاس اُستاد اور پیر اور عالم و فاضل وغیرہ اور برادر خرد یا فرزند یا ہمشیر زادہ یا برادر زادہ رتبہ مین بڑا ہو چنانچہ باپ جاہل اور بیٹا فاضل یا بڑا بھائی فقیر اور چھوٹا بھائی امیر ہو تو وہان رتبہ کا لحاظ نہ کیا جائیگا فقط عمر دیکھی جائیگی یعنی باپ بیٹے کو ہر حال مین فاضل ہو خواہ جاہل ہمیشہ برخوردار اور بڑا بھائی چھوٹے بھائی کو عزیز از جان لکھے گا جب یہ امر دریافت ہوا تو اب سمجھنا چاہیے کہ خطوط نویسی دو قاعدون پر مشتمل ہی ایک طریقہ عوام الناس کا اور دوسرا کاتبان خاص کا پس اول ہم سہل الاصول طریقہ کو جو مروجہ عام ہی بیان کرتے ہین ای جوہر شناس روشن قیاس قسم اول مین مکتوب الیہ کی صفت پانچ قسم پر منقسم ہی **اول قرابت** جیسے بھائی صاحب چچا صاحب یا خالہ صاحبہ ہمشیرہ صاحبہ وغیرہ **دوم خطاب** جیسے نواب صاحب راجہ صاحب یا بیگم صاحبہ رانی صاحبہ وغیرہ **سوم صفات** جیسے منشی صاحب اور مولوی صاحب یا آتو صاحبہ وغیرہ **چہارم عہدہ** جیسے قاضی صاحب اور چودھری صاحب یا چودھرائن صاحبہ **پنجم ذات** جیسے شیخ صاحب میر صاحب مرزا صاحب خانصاحب لالہ صاحب یا بائی صاحبہ وغیرہ اور ان صفتون کے پہلے اکثر جناب اور حضرت وغیرہ کا لفظ بھی زیادہ کرتے ہین اور اسکو مقدمہ القاب کہتے ہین اگرچہ مراتب مکتوب الیہ کے بہت اقسام ہین از انجملہ

ہمسر کا درجہ بہ تین قسم سے خالی نہین اول ہمسر مطلق کہ سب طرح اپنے برابر ہو پس اگر مرد ہی تو صاحب مشفق مہربان
کرمفرمائے مخلصان اور عورت ہی تو صاحبہ مشفقہ وغیرہ دوم وہ ہمسر کہ رتبہ مین کچھ بڑا ہو تو اُسکو صاحب عالیشان
قدردان معدن فیض و احسان اور عورت کیواسطے صاحبہ شفیقہ محترمہ وغیرہ سوم وہ ہمسر کہ رتبہ مین کچھ کم ہی تو صاحب
مہربان دوستان اور عورت کو صاحبہ عصمت مآب لکھین گے علے ہذا القیاس بڑے کا بھی یہی حال ہی مثلاً اگر رتبہ مین
کچھ بڑا ہی جیسے کہ برادر کلان یا ہمشیر کلان تو مرد کو صاحب قبلہ و کعبہ امیدگاہ خدویان اور عورت کو صاحبہ مکرمہ کمترینان
وغیرہ اور جو اس سے بھی زیادہ ہی جیسے کہ باپ اور پیر اور والدہ اور پیرانی تو مرد کو قبلہ کونین و کعبہ دارین و پیر و مرشد
برحق اور عورت کو صاحبہ مکرمہ معظمہ مفخمہ وغیرہ اور جو بہت بڑا ہی جیسے کہ بادشاہ اور بادشاہ بیگم تو مرد کو قبلہ عالم و عالمیان
اور عورت کو جناب عالیہ خاتون مخدرات زمان و زمانیان وغیرہ لکھتے ہین اسی طریق پر اگر کچھ چھوٹا ہی جیسے چھوٹا
بھائی اور بیٹا یا چھوٹی بہن اور بیٹی تو مرد کو برادر عزیز از جان اور برخوردار نور الابصار اور عورت کو ہمشیرہ عزیزہ اور
نور چشمی قرۃ العینی وغیرہ اور جو اس سے بھی کم ہی جیسے رفیق و ملازم تو مرد کو عزیز القدر شرافت پناہ اور عورت
کو عصمت پناہ عفت دستگاہ وغیرہ اور جو بہت چھوٹا ہی جیسے غلام یا خدمتگار تو مرد کو معتمد الخدمت اور فدوی خاص
اور عورت کو فدویہ خاص وغیرہ اور کبھی شخص کم رتبہ کا صرف نام لکھکر مطلب شروع کر دیتے ہین اور ایسی تحریر
جب ہوتی ہی کہ امرا اپنے ملازم کو بخط خاص سے شقہ لکھتے ہین اُسکو القاب کہتے ہین اور بعد القاب کے کچھ جملہ
دعا کے طور پر لکھا جاتا ہی جیسے ہمسر کیواسطے زاد لطفہ دام عنایتہ و سلمہ اللہ تعالی وغیرہ اور بزرگ کیواسطے دام برکاتہ
مدظلہ العالی و خلد اللہ ملکہ وغیرہ اور چھوٹے کے واسطے طال عمرہ اور بعافیت باشند وغیرہ مگر سلامت ایسا لفظ
موضوع ہوا ہی کہ ہر درجہ پر اطلاق رکھتا ہی جیسے غریب پرور سلامت اور جناب قبلہ گاہ صاحب سلامت اور صاحب
مشفق مہربان سلامت اور عزیز القدر نور چشم راحت جان سلامت وغیرہم مگر ادنی ملازم کیواسطے فارسی مین امیدوار
بودہ بداند اور اردو مین معتمد الخدمت کو معلوم ہو لکھتے ہین اسکو ادعیہ کہتے ہین پس مقدمہ القاب و القاب و ادعیہ
ملکر ایک القاب کہلاتا ہی اور اسی صورت پر تحیت اور اشتیاقیہ اور ملاقاتیہ اور صفت ملاقاتیہ اور
اظہار یہ ان سب کو ملاکر آداب کہتے ہین مثلاً ہمسر کو سلام و نیاز اور بڑے کو بندگی و کورنش و تسلیم
اور چھوٹے کو دعاے درازی عمر وغیرہ لکھتے ہین یہ تحیت ہی اور ہمسر کو شوق و اشتیاق اور بزرگ کو تمنا
و آرزو اور خرد کو خواہش جو لکھتے ہین منشیون کی اصطلاح مین صرف اسی کو اشتیاقیہ کہتے ہین اور لفظ اشتیاقیہ
کے بعد ہمسر کے واسطے ملاقات و مواصلت اور وصال و معانقہ جسمانی اور بزرگ کیواسطے ملازمت و حضوری
خدمت اور قدمبوسی اور چھوٹے کے سبب دیدار و دیدہ بوسی جو لکھتے ہین اسکو ملاقاتیہ کہتے ہین اور ملاقات کی
صفت مین جو فقرہ لکھا جاتا ہی جیسے ملاقات بہجت آیات اور ملازمت کیمیا خاصیت اور دیدار فرحت آثار

فرحت آثار وغیرہ اُس کا نام صفت ملاقاتیہ ہی اور بعضے انشاپرداز اُسکے ذیل مین ایک کاف بیانیہ کے بعد چند
کلمات مبالغہ زیادہ کرتے ہین جیسے کہ فارسی مین زیادہ از حد بیان است اور اُردو مین بے حد و نہایت ہی مگر یہ بھی اسی کے
ضمن مین متضمن ہی اور جو تحریر مطلب کی خبر دیتے ہین جیسے ہمسر کو فارسی مین مکشوف خاطر محبت مظاہر باد یا میگرداند
اور بڑے کو معروض میدارد اور بغرض عالی میرساند اور چھوٹے کو مطالعہ نمایند یا نگارش میرود لکھا جاتا ہی
اور اُردو مین ہمسر کو لکھتا ہون اور بڑے کو فدوی عرض کرتا ہی اور چھوٹے کو واضح ہو وغیرہ اُسکو اظہاریہ
کہتے ہین غرضکہ تحیت سے اظہاریہ تک سب آداب ہی اور ادنے شخص کو خواہ مرد ہو خواہ عورت آداب
نہین لکھا جاتا ہی اور اسی طرح عورت کو اشتیاقیہ اور ملاقاتیہ لکھنا مناسب نہین مگر درجہ اعلیٰ کے واسطے قدمبوسی
تک اور اگر مکتوب الیہ کا خط آیا ہی تو ہمسر کے خط کو الطافنامہ اور محبت نامہ اور نامۂ نامی وغیرہ اور بڑے
کا خط ہی تو نوازشنامہ اور مفاخرت نامہ اور فرمان واجب الاذعان اور منشور کرامت نشور وغیرہ اور چھوٹے
کا خط ہی تو مکتوب مرغوب اور خط فرحت نمط اور عرضی مرسلہ وغیرہ نگارش کرتے ہین اور جو مکتوب منہ نے
اپنا خط ارسال کیا ہی تو اُسکا بھی یہی قاعدہ ہی کہ ہر ایک کے درجہ کے مطابق اُسکو منسوب کرین چنانچہ ہمسر نے
ہمسر کو لکھا ہی تو اُس کے مقابلہ مین اپنے خط کو رقیمۂ الوداد اور رقیمۂ نیاز اور اشتیاقنامہ وغیرہ اور بڑے
کے مقابلہ مین اپنے خط کو عرضی اور عرضداشت وغیرہ اور چھوٹے کے مقابلہ مین اپنے خط کو قطعۂ خط لکھتے
ہین لیکن بہت ادنی کے مقابلہ مین اپنی تحریر کو شقہ اور پروانہ لکھنا چاہیے یہ سب اسمارِ خطوط دکھلاتے
ہین اور جو اپنے نام کسی کا خط پہونچے تو اُسکی رسید لکھنے کا یہ طریقہ ہی کہ اگر ہمسر کا خط پہونچا ہی تو فارسی مین
وصول فرحت نمود اور رنگ وصول رنجیت وغیرہ اور اُردو مین محبت نامہ کے پہونچنے سے نہایت سرور حاصل
ہوا وغیرہ اور بڑے کے واسطے ورود فرمود اور شرف صدور بخشید اور نزول اجلال فرمود وغیرہ
اور چھوٹے کے واسطے رسید اور بمطالعہ گذشت رقم کرتے ہین اس کا نام رسید خط ہی بعضے شخص
کلمات فخریہ و سرور بھی ان الفاظ کے ساتھ ملاکر اس طرح لکھتے ہین کہ وصول نمودہ جمعیت
ظاہر و باطن افزود اور پرتو ورود انگندہ باعث مفاخرت گردید اور رسیدہ مسرور گردانید
وغیرہ چنانچہ اُردو مین اُس کی یہ طرز ہوگی کہ ہمسر کے واسطے محبت نامہ کے پہونچنے سے نہایت سرور
حاصل ہوا اور بڑے کے لیے فرمان عالی کے ورود فرمانے سے عزت و سربلندی حاصل ہوئی اور چھوٹے
کو تمھارا خط پہونچا ہمکو نہایت خوشی ہوئی اور ادنے اکو عرضی فرستادہ ملاحظہ سے گذری وغیرہ اور
فارسی مین اپنے خط کے پہونچنے کو ہمسر کے مقابلہ مین بملاحظہ درآمدہ باشد اور بوصول گردیدہ باشد
اور بڑے کے مقابلہ مین بملاحظۂ اقدس درآمدہ باشد اور از نظر فیض منظر باریابان حضور لامع النور

در گذشتہ باشد اور چھوٹے کو بمطالعہ در آمدہ باشد یا رسیدہ باشد وغیرہ اور اُردو مین ہمسر کو ملاحظہ مین آیا ہوگا اور بڑے کو نظر سے گذرا ہوگا اور چھوٹے کو پہونچا ہوگا وغیرہ اسے دبیر کبیر یہانتک ہینے گیارہ باتین جو بیان کی ہین یعنی مقدمہ القاب اور القاب اور ادعیہ اور آداب اور تحیت اور اشتیاقیہ اور ملاقاتیہ اور صفت ملاقاتیہ اور اظہاریہ اور اسماے خطوط اور رسید خط ان مین مکتوب الیہ کے تین مرتبے اور ہر مرتبہ کے تین تین درجے جدا گانہ بخوبی معلوم ہوئے اب اس سے آگے جو مقامات ہم اظہار کرینگے اُنمین تفریق مراتب تکلف سے خالی نہین لہذا ہم بطریق اختصار بیان کرتے ہین پھر فرمایا کہ اب اسمین گیارہ چیزین اور باقی ہین اول اور اکیہ یعنے خط کے مطلب سمجھنے کی عبارت جو لکھتے ہین مثلاً فارسی مین ہمسر کو اسطرح لکھا جاتا ہے مضمون عطوفت مشحون [illegible] انبساط بافت اور بڑے کو ارشاد فیض بنیاد مطلع فرمود اور چھوٹے کو بر حقیقت مندرجہ اطلاع دست داد یا مدعاے معروضہ معلوم شد اور اُردو مین یہ مطلب اسطرح لکھا جاتا ہے حقیقت مندرجہ کو بخوبی سمجھا اور ارشاد فیض بنیاد سے قرار واقعی آگاہ ہوا یا آگاہی حاصل ہوئی اور حال دریافت ہوا یا حقیقت معروضہ واضح ہوئی دوم کاتب یعنی فارسی مین خط لکھنے والا اپنی بہ نسبت ہمسر کے مقابلہ مین این مخلص اور این نیازمند وغیرہ اور بڑے کے مقابلہ مین این فدوی این خادم این نمک پروردہ این کمترین وغیرہ اور چھوٹے کے مقابلہ مین من اور ما اور اینجانب اور ما بدولت وغیرہ لکھین گے اور اُردو مین ہمسر کے مقابلہ مین نیازمند و مخلص و بندہ و دوستدار اور بزرگ کے مقابلہ مین فدوی و کمترین و غلام اور چھوٹے کے مقابلہ مین ہم اور داعی الخیر اور راقم اور دعاگو وغیرہ تحریر کرینگے سوم نام مکتوب الیہ پس خط لکھنے والا اگر ہمسر ہے تو فارسی مین آنکرمفرما آن مشفق آن مخدوم آن کرم آن شفیق آن مہربان اور بڑے کو آن قبلہ آنحضرت آنجناب آن خداوند نعمت اور حضور اور بندگانعالی اور ملازمان والا اور بندگان حضور اور چھوٹے کو آن عزیز آن برادر آن برخوردار آن لخت جگر آن نور دیدہ آن معتمد الخدمت آن فدوی خاص وغیرہ اور اُردو مین ہمسر ہو تو آپ اور بڑا ہو تو جناب اور حضور اور چھوٹا ہو تو تم لکھنا چاہیے چہارم صفت شخص غیر یعنی اگر خط مین دوسرے شخص کا مذکور منظور ہے تو اُسکے رتبہ کے موافق اسکا القاب مع نام لکھتے ہین اور اگر نام اُس شخص کا مکرر لانے کی ضرورت ہو تو صاحب موصوف یا جناب ممدوح یا عزیز نامبردہ کفایت کرتا ہے اور اکثر کاتب ہوشمند مکرم الیہ اور معظم الیہ اور معزی الیہ اور مومی الیہ اور مشار الیہ رقم فرماتے ہین پنجم اپنے آنے کا حال اُسکو اسطرح لکھتے ہین کہ ہمسر کے مقابلہ مین بندہ حاضر ہوا تھا اور بڑے کے مقابلہ مین کمترین مشرف [illegible] ہوا تھا اور کمترین ملازمت کو اور غلام قدمبوسی کو حاضر ہوا تھا اور چھوٹے کے مقابلہ مین ہم تمھارے یہان [illegible] گئے تھے یا مین تمھارے پاس آیا تھا یا حضور یا بدولت رونق افروز ہوئے تھے ششم مکتوب الیہ کے آنے [illegible] کا حال پس اگر ہمسر ہے تو اُسکے آنے کو آپ نے کرم فرمایا تھا اور تشریف لائے تھے اور قدم رنجہ

فرمایا تھا اور جانے کو آپ جب سے تشریف لے گئے ہین اور بڑے کو جناب یا حضور رونق افروز ہوئے تھے یا جب سے
اُسطرف تشریف فرما ہوئے اور چھوٹے کو یہان آئے تھے یا حاضر ہوئے تھے اور جب سے اُسطرف سدھارے ہو
یا اُدھر گئے ہو یا اُسطرف روانہ ہوئے ہو ہفتم کوئی چیز ارسال کرنی پس اگر ہمسر کو بھیجی ہو تو لکھنا چاہیے کہ آپکے
پاس بھیجدی یا روانہ کی اور بڑے کو لکھین کہ خدمت عالی یا حضور والا مین ارسال کی اور چھوٹے کو لکھین کہ تمھارے
پاس یا تمکو بھیجی ہو ہشتم کوئی چیز طلب کرنی اگر ہمسر سے طلب منظور ہو تو لطف فرمایئے اور بڑے سے
طلب کرین تو مرحمت فرمایئے اور چھوٹے سے طلب کیجئے تو روانہ کرو اور بھیجدو وغیرہ نہم مطلب اسمین
قید ممکن نہین ہے لیکن ہر شخص جداگانہ مطلب تحریر کرتا ہو پس کاتب کو یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی ضرور ہو کہ مدارج
منسوب الیہ مین کسی طرح کا قصور واقع نہ ہو دہم خاتمہ اور اُسکا لائق یہ ہو کہ مطلب تمام ہونے کے بعد ہمسر کو
لکھے کہ زیادہ کیا تصدیع دون اور زیادہ کیا تکلیف دیجائے اور کیا گذارش کرے اور فارسی مین بعضے اسکے
بعد فقرہ دعائیہ اور بھی بڑھاتے ہین چنانچہ ایام جمعیت و شادمانی مدام بکام باد اور عمر و دولت روزافزون
اور ترقی و عزاید باد وغیرہ اور اُردو مین جو دعائیہ فقرہ مدنظر ہو تو اسطرح تحریر کرین خوشی و شادمانی ہمیشہ نصیب
رہے اور عمر و دولت روز بروز زیادہ ہو اور اسی صورت بڑون کیواسطے زیادہ حد ادب اور زیادہ کیا عرض کرے
اور واجب جانکر عرض کی اور سایہ آپکا ہمارے سر پر ہمیشہ رہے اور آفتاب دولت و اقبال تابان رہے اور چھوٹے
کو زیادہ کیا لکھا جائے تاکید جانو اور تھوڑے لکھے کو بہت سمجھو اور لکھنے کے موافق عمل مین لاؤ یازدہم لفافہ یعنے
جس کاغذ مین خط لپیٹا جاتا ہو اُسکو لفافہ کہتے ہین وہ ایک طرف سے بالکل صاف اور دوسری طرف سے
بند ہوتا ہو اُسکو لاکھ اور چپڑی اور ویفر اور گوند اور لیئی وغیرہ سے وصل کرتے ہین جدھر صاف ہوتا ہو اُسطرف
پہلی سطر کے شروع مین لفظ انشاء اللہ تعالے یا بعونہ تعالی یا بفضلہ و کرمہ وغیرہ لکھا اُسکے برابر خواہ دوسری
سطر مین پتا اور نشان اُس ملک اور مقام وغیرہ کا جہان خط بھیجنا منظور ہو اور محلہ کا اور مکتوب الیہ کا نام مع
القاب لکھا جاتا ہو اور اُسکے نیچے ایک کنارہ کے متصل سطر منحرف مین خط پہونچنے کیواسطے دعا کے طور پر جو لفظ
علی قدر مراتب مقرر ہین تحریر کیے جاتے ہین چنانچہ ہمسر کے واسطے بمطالعۂ سامعہ یا بمطالعۂ سامی یا بمطالعہ یا
بسامی خدمت یا بگرامی خدمت صاحب شفیق مکرم مظہر لطف و کرم فلانے زاد عنایتکم موصول باد اور بڑے کیواسطے
بنظر فیض اثر یا بشرف خدمت یا بوالای خدمت یا بحضور فیض گنجور جناب مستطاب قبلہ و کعبہ دو جہان امیدگاہ
فدویان فلانے دام ظلہم العالی زیادہ اور چھوٹے کیواسطے بسرور مطالعہ یا بمطالعہ مبابہجہ برادر عزیز از جان قوت
بازوے ناتوان فلانے طال عمرہ در آید پس دعاے القاب کے اول مکتوب الیہ کا نام
سے بیشتر مکتوب الیہ کے شہر و محلہ کا نام لفافہ پر تحریر کرنا لازم ہو اور کاتب کو مناسب

اپنے خط کا نام حسب لیاقت درج کرے چنانچہ رقیمۃ الوداد یا عریضۂ نیاز یا محررہ یا ملتمسہ وغیرہ اور اس مقام پر اپنا نام لکھے اُسکے بعد ایک لفظ دعائیہ اپنے حق مین رقم کیا جاتا ہی جیسے غفرلہ یا عفی عنہ وغیرہ اور اسکے نیچے اُس شہر کا نام لکھتے ہین کہ جس مقام سے خط روانہ کیا جاتا ہی اور پھر تاریخ اور مہینا اور سنہ اور روز وغیرہ مگر شقہ یا پروانہ یا ادنی کے نام کا جو خط ہوگا اُسکے لفافہ پر مطالعہ اور فقرۂ دعائیہ جو خط پہونچنے کے واسطے لکھتے ہین نہین لکھا جاتا صرف پتہ اور القاب اور نام لکھدیتے ہین یہ گیارہ باتین سبھی یہان تمام ہوچکین پس بائیس چیزین تحریرین کاتب کو خیال مراتب کیواسطے کافی ہین اب ایک بات یاد رکھنی باقی ہی یعنی اہل اسلام کا دستور ہی کہ جب کسی پیغمبر کا نام لکھتے ہین تو اُسکے بعد علیہ السلام اور اپنے پیغمبر کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب کیواسطے ایک ہو تو رضی اللہ عنہ اور دو ہین تو رضی اللہ عنہما اور تین یا زیادہ ہین تو رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ یا قدس اللہ سرہ وغیرہ اور کوئی شخص انتقال کر گیا ہو تو مرد کو مرحوم ومغفور اور عورت کو مرحومہ ومغفورہ اور بادشاہ کے حق مین حضرت خلد مکان اور جنت آرامگاہ یا بعد وفات کے جو لقب اُنکے واسطے مقرر ہوا ہو جیسے عرش آشیانی وغیرہ اور ہندو مر گیا ہو تو معزز کے واسطے بیکنٹھ باشی اور عوام کے لیے متوفی یا آنجہانی لکھنے کا دستور ہی مگر بعضے بسبب اختصار کے صرف اشارہ کر دیتے ہین جیسے صلعم اور رضہ اور رح اور عہ اور رض وغیرہ اور تحریر خطوط کی طرز مروجہ مین عوام کا یہ دستور ہی کہ ہمسر اور چھوٹے کو ایک کاغذ مستطیل پر بیچ مین شکن دیکر پیشانی پر ایک الف کھینچین یا سات سو چھیاسی کا ہندسہ اسطرح پر بنادین (۷۸۶) یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعداد ہین اور پیشانی چھوڑکر ایک طرف سے سیدھی سطرین متوازی لکھین اور کنارہ پر دست راست کی جانب ترچھی سطرین نگارش کرین اور بزرگ کے خط کی صورت یا تو کتابی ہوتی ہی یعنے دونون طرف سے حاشیہ توڑکر پیشانی چھوڑکر پہلی سطر کے بیچ مین القاب اور اُسکے بعد سب سطرین سیدھی متوازی لکھتے ہین یا عرضی لکھی جاتی ہی یعنی اول سیدھا ایک خط کھینچکر اُسکے اوپر القاب اور نیچے سیدھی سیدھی سطرین لکھتے ہین اور دبیر خبیر ایک طریقہ تحریر سوائے طرز مکاتیب کے دوسرا بھی ہی چنانچہ اُسکو دستاویزات کہتے ہین یعنے جسوقت کہ دو یا چند شخصون مین جو کچھ معاملہ قرار پاکر کوئی کاغذ لکھا جاتا ہی تو اُسکو وثیقہ اور دستاویز کہتے ہین اور اس زمانہ مین اسکا رواج بکثرت ہی چنانچہ جو دستاویزات عوام الناس مین بالفعل مروج ہین اُنکی تفصیل یہ ہی تمسک اقرارنامہ مچلکا بیعنامہ رہن نامہ ہبہ نامہ نکاح نامہ محضرنامہ مختارنامہ وکالت نامہ سرخط پٹہ قبولیت ضمانی عاریت نامہ امانت نامہ تملیک نامہ رسید قبض الوصول فارغخطی راضی نامہ فیصلنامہ وصیت نامہ تقسیم نامہ وغیرہ چونکہ یہ چھبیس قسم کے کاغذ معروف ومشہور مین لہذا ہم اس کا سر سری بیان کرتے ہین چنانچہ تمسک اُس دستاویز کو کہتے ہین کہ کوئی کسی سے کچھ روپیہ ادھار

دستاویزات کا بیان

قرض لیکر دستاویز لکھدے قرض دینے والے کو دائن اور قرضخواہ اور قرض لینے والیکو مدیون اور قرضدار اور قرض کو دین اور وام کہتے ہین اور قرض دینے والا جو مانگے تو اُسکو تقاضا اور لینے والا جو دے تو اُسکو ادا اور صبح وشام کا وعدہ کرے تو اُسکو لیت ولعل اور حیلہ وحوالہ اور ٹالے بالے کہتے ہین اقرارنامہ اُس دستاویز کو کہتے ہین کہ کوئی کسی بات کا قول واقرار کرکے اُسکا کاغذ لکھدے اور نقشہ اُسکا نقشہ تمسک کے طور پر ہی مچلکا اور اقرارنامہ دونون طرز تحریر مین یکسان ہین مگر یہ فرق ہی کہ اقرارنامہ کبھی آپس مین بھی لکھا جاتا ہی اور مچلکا صرف حاکم کے حضور مین لکھتے ہین بیعنامہ اُس دستاویز کو کہتے ہین کہ کسی چیز کی فروخت کا اقرار بیچنے والے کی طرف سے خریدار کے نام لکھا جاتا ہی بیچنے والے کو بائع اور لینے والے کو مشتری اور بکی ہوئی چیز کو شی مبیعہ اور قیمت کو ثمن کہتے ہین اور جو حاکم کسی کی جائداد کی فروخت کا حکم دیتا ہی اُسکو نیلام اور جو وہ جائداد لیتا ہی اُسکو خریدار نیلام اور نیلام دار اور اُس بیع کی سند کو قبالۂ نیلامی کہتے ہین بیعنامہ یا قبالۂ نیلامی مین مکان کا تمام حلیہ اور کیفیت اور زمین مکسر اور حدود اربعہ وغیرہ تفصیل وار تحریر کرتے ہین بیعنامہ مالک مکان کیطرف سے گواہون کے روبرو لکھا جاتا ہی اور قبالۂ نیلامی حاکم کیطرف سے اور اس دستاویز پر عامل نیلام اور حاکم محکمہ کے دستخط اور عدالت کی مُہر لازم ہی رہن نامہ اُس دستاویز کو کہتے ہین کہ جسمین کسی چیز کے گرو کرنیکا حال بالعوض کسیقدر روپیہ کے لکھا ہو اور اسکی کئی صورتین ہین مگر دستاویز مین رضامندی طرفین کی شرطین ہوتی ہین اور جو زر رہن ادا کرکے اپنی چیز چھوڑا لیتے ہین اُسکو فکِ رہن اور انفکاک رہن کہتے ہین ہبہ نامہ اُس دستاویز کو کہتے ہین کہ جسمین کسیکی طرف سے کسی کے نام کسی چیز کے بخشدینے کا حال لکھا جائے ہبہ کرنے والیکو واہب اور جسکے نام ہبہ کیا ہو اُسکو موہوب لہٗ کہتے ہین ہبہ کی دو صورتین ہین ایک یہ کہ مفت کوئی شی کسی کو بخشدے اُسکو صرف ہبہ کہتے ہین اور جو واہب کے موہوب لہٗ سے ایک قبضۂ شمشیر یا پچاس روپیہ نقد وغیرہ یعنی کوئی چیز لیکر ایک باغ یا ایک گانون یا ایک مکان وغیرہ ہبہ کردیا تو اُسکو ہبہ بالعوض کہینگے مگر اس دستاویز کی تحریر مین کچھ فرق نہین صرف ہبہ اور ہبہ بالعوض کا تفاوت ہی رہن نامہ اور ہبہ نامہ دونون بیعنامہ کی طرز پر لکھے جاتے ہین نکاحنامہ جس کاغذ مین صورت نکاح اور تعین مہر کا حال لکھا جائے اُسکو نکاحنامہ یا کابین نامہ یا مہرنامہ کہتے ہین دولھا کو ناکح اور دلھن کو منکوحہ لکھتے ہین اور اس کاغذ مین بعد حمد ونعت کے کچھ نکاح کی خوبی اور ناکح ومنکوحہ اور وکیل اور دو گواہون کا نام اور اقرار نکاح اور تعداد مہر اور اگر کوئی شرط قرار پائی ہو تو وہ شرط اور قاضی شرع کی مُہر و دستخط اور حضار محفل کی گواہیان ہوتی ہین محضر نامہ کسی احوال کو ثابت کرنے کے واسطے جو کاغذ لکھکر واقف کارونکی مُہر اور گ [illegible] ما لیتے ہین اسکو محضرنامہ اور صورت حال کہتے ہین مختارنامہ وہ ہی کہ کسی کام کیواسطے مختار کرکے [illegible] ی سند اُسکو لکھدین اور جسطرح کا اختیار منظور ہو اُس کاغذ مین ثبت کرین وکالت نامہ وہ ہی کہ کو [illegible] ی حاکم مین حاکم کی

جانب سے مختاری کے عہدہ پر مقرر ہو اور اُسکے نام وکالت کی سند لکھی جائے وکیل کا محنتانہ جو عدالت سے مقرر ہی دینا
پڑتا ہی یا وعدہ کرکے راضی کرتے ہین اور جو شخص اپنی طرف سے وکیل مقرر کرتا ہی اُس کو موکل کہتے ہین سرخط
اُسے کہتے ہین کہ جو کوئی کسی کا مکان کرایہ لیکر اُسکو دستاویز لکھدے یا ادنی قسم کے لوگون کو نوکر رکھکر اُنکی
نوکری کا کاغذ لکھے پٹہ سرکار جو زمیندار کو گانؤن کی بابت یا زمیندار رعیت کو اراضی کی بابت یا سرکار
یا زمیندار کسی گانؤن یا کسی قدر زمین کا محصول مقرر کرکے کسی کو اجارہ دیکر دستاویز لکھدے تو اُسکو پٹہ کہتے
ہین اور دوسری قسم کے معاملہ کو اجارہ اور ٹھیکہ اور اُس اجارہ دینے والیکو مجیر اور لینے والیکو مستاجر اور ٹھیکہ دار
کہتے ہین قبولیت رعیت یا مستاجر وغیرہ جو قول و اقرار کی دستاویز کسی زمیندار کو یا ٹھیکہ دار کو اور زمیندار
سرکار کو لکھدے اُسکو قبولیت کہتے ہین ضامنی کسی کی طرف سے کسی بات یا کسی چیز کے واسطے اپنی
ذمہ داری لکھدے تو اُسکو ضامنی اور لکھنے والے کو ضامن کہتے ہین اور اُسکے چند اقسام ہین یعنی کسیقدر زر معینہ
کا ذمہ دار ہوکر دستاویز لکھے تو مال ضامنی ہی اور اس شرط سے کہ جسقدر یہ شخص تصرف کر جائیگا ہم اُس کو ادا
کرینگے تو اُسکو تصرف ضامنی کہتے ہین اور یہ اپیمین ہوتی ہی یا عدالت مین کسی کے خرچہ وغیرہ کی ذمہ داری
لیجاتی ہی اور جو کسی کے حاضر کردینے کا ذمہ کیا ہی تو حاضر ضامنی اور کسی کام کی ذمہ داری کی ہی تو فعل ضامنی
ہی عاریت نامہ یعنی کسی سے کوئی چیز ایک زمان معین کیواسطے مانگ لیجائے اور اُسکی دستاویز لکھی ہو تو
اُسکو عاریت نامہ کہتے ہین امانت نامہ وہ ہی کہ اگر کسی کی کوئی چیز اپنے پاس رکھکر دستاویز لکھدے تو اُس کو
امانت نامہ کہتے ہین اور ان دونون کی ایک صورت ہی تملیک نامہ اپنی ملکیت مین سے کوئی چیز کسیکو دیکر مالک
کردیتے ہین اُسکی دستاویز جو لکھی جائے اُسکو کہتے ہین رسید کچھ روپیہ خواہ کوئی چیز کسی سے لیکر جو دستاویز
لکھدی جائے اُسکو کہتے ہین اور یہ دستاویز کبھی رقعہ کے طور پر بھی لکھی جاتی ہی قبض الوصول بھی رسید کے
طور پر ہی مگر جو تنخواہ یا کوئی وجہہ معین مثل ششماہی یا سالانہ وغیرہ کے وصول کا اقرار لکھا جاتا ہی اکثر ایسیکو قبض الوصول
کہتے ہین فارغخطی کسی سے لین دین کے حساب کا تصفیہ اور روپیہ سب ادا اور بیباق کرکے لکھوائی جاتی ہی یا اپنے
نوکر سے حساب سمجھکر دستاویز لکھدیجائے صافی نامہ بھی اُسکو کہتے ہین راضی نامہ کوئی کسی پر نالش کرے اور پھر
کسی طرح راضی ہوکر جو دستاویز لکھدے اسکو کہتے ہین لیکن جو نالش سے دست بردار ہوکر خود باز آئے تو اُسکو بازنامہ
کہتے ہین صلحنامہ راضی نامہ کے مانند ہی لیکن دونون مین اتنا فرق ہی کہ راضی نامہ مین کبھی مدعی آپ سے راضی
ہوکر یا کبھی اعلیہ کے راضی کرنے سے رضامند ہوجاتا ہی اور صلحنامہ جبتک دونون ملکر صلح نکرین نہین ہوسکتا فیصلنامہ
ہر چند کہ حاکم مقدمہ کو فیصل کرے وہ بھی فیصلنامہ ہی مگر پنچ لوگ جو قضیہ چکا کر فیصل کرتے ہین اُس کو
فیصلنامہ ثالثی — ہین کبھی اُسکا مضمون مع حقیقت حال مقدمہ کے طول بھی ہوتا ہی اور کبھی حاصل مطلب بھی

لکھنے کا دستور ہی اور کبھی مقدمہ طرفین کی رضامندی سے کسی خاص عدالت کے ثالثون کو سپرد ہوتا ہی اور کبھی
فریقین بلاذریعہ عدالت کے اپنا قضیہ تصفیہ کیواسطے ثالثون کو سپرد کرتے ہین تو اسکے فیصلنامہ مین کسی حاکم
کے حضور مین فیصلہ بھیجنے کا ذکر نہین ہوتا وصیت نامہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی مین اپنے وارث یا کسی دوسرے
شخص کو اسطرح حکم دے کہ میرے بعد یہ کام اس طور پر کیجیو یا اس مال کو اس طرق پر دیجیو اسکو وصیت کہتے
ہین اور جو اس مضمون کا کاغذ لکھا جائے تو اسکو وصیت نامہ کہتے ہین تقسیم نامہ اگر دو یا کئی شخص شریک شرکت
کا مال آپسمین یا قاضی و حاکم کے حکم سے بانٹ لین اور اُسکا کاغذ لکھا جائے تو اُسکو تقسیم نامہ اور قسمت نامہ
کہتے ہین الغرض جبکہ شہزادۂ نامدار دستاویزات کی تمام صورتین بیان کرچکا تو فرمایا کہ اے جوہر شناس تحریر
دستاویزات سے یہ مراد ہی کہ لکھنے والا اپنے اقرار سے پھر نہ جائے اور لکھوانے والا برخلاف اُسکے کچھ
نچاہے اور اگر ایسا ہو تو حاکم کے سامنے کسی کا فریب پیش نجائے اور کسی کی حق تلفی نہونے پائے پھر جو آئین یہ
بھی ممکن تھا کہ کوئی ضد اور عداوت سے کسی کے نام سے دستاویز اپنے گھر مین بنالے اور جھوٹے گواہ بھی بہم
پہونچالے تو اُسکے واسطے تحقیقات اور اسٹامپ اور رجسٹری اور مختاری اور گواہی اور تصدیق
وغیرہ اور نالش اور تصفیہ کے قاعدے کہ جسکو قانون کہتے ہین مقرر کیے گئے اور نالش کیواسطے عدالت
دیوانی تجویز ہوئی اور چونکہ ریاست بے سیاست ممکن نہین اسواسطے چوری اور ڈاکہ اور رہزنی اور مار
پیٹ اور ہر طرح کے قضایا اور ہنگامہ اور فساد کیواسطے اور مجرم کے سزا دینے کو عدالت فوجداری مقرر ہوئی
کہ رعیت پر رعب قائم رہے اور زبردست کسی زیردست کو ستانے نہ پائے اور اگر کوئی کسیکو مار ڈالے تو اُسکے
عوض قاتل کو پھانسی دیتے ہین یا دائم الحبس کرتے ہین نالش کرنے والے کو مدعی اور جس پر نالش ہو اُسکو
مدعا علیہ اور جو مدعی و مدعا علیہ دونون کا ایک ساتھ مذکور ہو تو اُنکو فریقین اور طرفین اور متخاصمین اور
جس چیز کا دعوے ہو اُسکو شئے مدعا بہا یا شئے متنازعہ کہتے ہین اور جو کاغذات اور دستاویزات
طرفین کی طرف سے عدالت مین داخل ہون اُسکو مقدمہ اور اُنکے تمام مطلب کو روئداد کہتے ہین چنانچہ
یہ طریقہ جو مجملاً ہمنے اسوقت تقریر سرسری مین بیان کیا عوام الناس کی تحریر کا دستور ہی اور قسم دوم جو
کاتبان خاص سے متعلق ہی اُسکا اصل الاصول بھی اگرچہ وہی مضامین اور وہی مطالب ہین مگر طرز
بیان اور حسن لطافت جداگانہ ہی اور انشا پردازی و عبارت آرائی اور فصاحت و بلاغت اور متانت
اور رعایت و براعت کا مخزن اور سب قواعد و روابط اور قوانین و ضوابط وغیرہ کا معدن [illegible] شناس
تیز ہوش نے عرض کی کہ اے دانشور ہوشمند و اے خرد پرور بخت بلند آجتک کسی اہل قلم [illegible] اہل العلم نے
ترکیب مراسلات کا خلاصہ اس خوبی سے نہین لکھا ہی آپ کی تقریر بے نظیر کہ جسکا [illegible] کلام اور ہر کلام

مغز سخن ہی گویا ایک عجائب خانۂ علوم اور نمائش گاہِ فنون ہی یہ نیاز کیش خیر اندیش بلکہ کل حاضرین محفل
بہشت مشاکل بہرہ یاب ہوئے خود پرورِ نے ارشاد کیا فرد چہ لطف ست اینکہ با من می نمائی ؛ لب نازک بپرسش
میکشائی ؛ پھر فرمایا کہ متقدمین محاورہ دان اور متحققین اہل زبان کے نزدیک مکتوب دو قسم پر ہی خطابی
یا جوابی خطابی کی بنا بارہ ارکان پر ہی اول فتتاح دوم صفات مکتوب الیہ سوم القاب مکتوب الیہ
چہارم ادعیۂ نسبت مکتوب الیہ پنجم ذکر کاتب ششم عرض تحیات ہفتم اظہار اخلاص ہشتم شرح شوق نہم ذکر
زمان کتابت دہم ذکرِ مکان کاتب یازدہم اختتام دوازدہم عنوان وار کان اور جوابی کے واسطے
سات رکن مقرر ہین اول افتتاح دوم مقدمہ با توابع یعنی مفتتح اور وصف اور تتمہ سوم تعریفِ مکتوب
چہارم تعظیم مکتوب پنجم نتیجہ ششم مقابلہ ہفتم شکریہ پس مناسب ہی کہ اول ہم بیان مکاتیب خطابی سے فرصت
حاصل کرین اول افتتاح وہ دو قسم ہی نوع اول کسی اسمائے الٰہی سے آغاز کتابت کرنا اور اِس مین
براعت استہلال کی رعایت لازم ہی یعنی کاتب ایسا اسم تلاش کرے کہ مضمونِ مکتوب سے مناسب ہو
مثلاً جو مکتوب فتح پر مشتمل ہو اُسمین ہو الفتاح اور عیادت مین ہو الشافی اور طلب عفو مین ہو الغفور علی ہذا القیاس
یا مکتوب الیہ کا نام ملحوظِ خاطر ہو جیسے عبد العزیز کیواسطے ہو العزیز اور محمد محسن کیواسطے ہو المحسن اور معز الدین کے
واسطے ہو المعز یا مکتوب الیہ کی صفات و مراتب کا لحاظ مد نظر ہو جیسے بادشاہ کیواسطے ہو الملک اور امیر کے
واسطے ہو الآمر اور حاکم کیواسطے ہو الحاکم اور بہ نسبت علما و حفاظ و حکماے کے ہو العلیم اور ہو الحفیظ اور ہو الحکیم
اور اِس قسم کا تصرف منشی کے ذہن سے تعلق رکھتا ہی مگر افتتاحات کے نوع دوم کا میدان وسیع ہی اور
ہر گروہ نے اپنے مقتضاے طبیعت کے موافق جداگانہ طریقہ اختیار کر لیا ہی اور اُسکے بیان سے پہلے یہ
بات بھی ظاہر کرنی ضرور ہی کہ مکتوب الیہ کا رتبہ کاتب سے بڑا یا چھوٹا یا برابر ہوگا مکاتیب قسم اول کو مرافعات
کہتے ہین اور وہ طبقات ثلثہ پر منقسم ہین اول طبقۂ اعلی دوم طبقۂ اشرف سوم طبقۂ اوسط اول طبقہ
کے لوگ ارباب حکم ہوتے ہین جیسے سلاطین و امرا و وزرا وغیرہ اور یہ طبقہ آٹھ قسم پر منقسم ہی قسم
اول ملوک و سلاطین قسم دوم اولادِ ملوک قسم سوم خاتون و بیگمات قسم چہارم اُمرا و ارکان دولت
قسم پنجم صدور و مقربان شاہی قسم ششم اعاظم وزرا و اعیان ملک قسم ہفتم دیوان و مختار کار قسم ہشتم اہل
قلم و ...ر ملازمین ملوک وغیرہ اور دوسرے طبقے کے لوگ اشرف الناس ہین جیسے سادات و قضات
و علماے ... اسلام و مشائخ و فضلا وغیرہ اور یہ بھی آٹھ قسم پر منقسم ہین قسم اول نقباے عظام و
سادات ذوی الاحترام قسم دوم ائمہ اہل اسلام قسم سوم قضاۃ محکمۂ شریعت قسم چہارم مشائخ
دین و ملت قسم پنجم ارباب علوم شرعیہ قسم ششم اہل مناصب شرعیہ قسم ہفتم ارباب علوم حکمیہ قسم ہشتم

ممتاز عوام اور تیسرے طبقے کے لوگ اعیان ولایت مثل رؤساے قبائل ومعارف شہر وتجار ودہاقین وغیرہ اور
یہ چار قسم پر منقسم ہین قسم اول اصول واعیان قسم دوم معارف ومشاہیر قسم سوم معززین قسم چہارم
عوام الناس وغیرہ اور خطوط قسم دوم کو مراسلات کہتے ہین اور قسم سوم کے لوگ اخوانیات کہلاتے ہین
اور رقعات سے خصوصیت رکھتے ہین چنانچہ تذکرۂ طبقات کے بعد ہم اخوانیات کا بیان کرینگے اول ہم
طبقۂ اعلیٰ کے مکاتیب کا بیان کرتے ہین اے دبیر دانش پذیر جس فقرہ سے مکتوب شروع کیا جاتا ہی
اسکو منشیون کی اصطلاح مین افتتاح کہتے ہین چنانچہ افتتاح کی بہت صورتین ہین کہ ہم اکثر اُنکے موقع
پر انکو بیان کرینگے اول افتتاح مشہور یعنے کوئی دعا نثر مین منصب مکتوب الیہ کے مناسب تحریر کرکے
کوئی بیت اس قسم کی کہ زیور نسبت سے آراستہ ہو نگارش کرین کہ عبارت کو رونق دوبالا حاصل ہوجائے

نظم

افزا نثر را بزینت نظم — بیشک آرایش دگر باشد
نثر چون زر بود و زروے عیار — نظم در حسن چون گہر باشد
گوہر و زر جدا جدا خوبست — چون شود جمع خوب تر باشد

طبقۂ اعلیٰ کے واسطے جو القاب مقرر ہی اُنکی طرز خاص ہم بیان کرتے ہین اور ہماری دانست مین صرف
ایک ایک مثال ہر قسم کی کافی ہی اسواسطے کہ اُسکی روش تحریر کاتب کے ذہن سلیم سے نہایت متعلق ہی
اور وہ اگر مہارت رکھتا ہی تو بہت جلد اس ترکیب پر اُسکا حادی ہوسکنا ممکن ہی قسم اول طبقۂ اعلیٰ
ملوک وسلاطین کے واسطے ٭ مؤلف ٭ تو آفتاب ملک ہی اور سایہ اِلٰہ ٭ تیرے عروج قدر سے ہی پست اوج
ماہ ٭ آفتاب عالمتاب کشورکشائی اور ماہ جہان افروز فرمانروائی حضرت شاہنشاہِ ظل اللہ کا مشارق دولت و
اقبال سے شارق وساطع اور مطالع عظمت واجلال سے طالع ولامع رہے قسم دوم طبقۂ اعلیٰ اولاد ملوک
کیواسطے مؤلف ٭ ہی قبلۂ ملوک جہان آستان ترا ٭ فخر سپہر پیر ہی بخت جوان ترا ٭ رایات دولت وجہانبانی
شہزادۂ عالم عالمیان اطراف واکناف جہان مین منصوب اور آیات شوکت وگیتی ستانی اوراق جرائد
روزگار وصحائف لیل ونہار پر مرقوم ومکتوب رہے قسم سوم طبقۂ اعلیٰ خاتون وبیگمات کیواسطے مؤلف
ہی غبار راہ تیرا سرمۂ چشم حیا ٭ ذات مین ہی تیری عفت جیسے انجم مین ضیا ٭ سایۂ چتر عرش سا
اور ظل مہد سپہر آساے رونق مسند عصمت زینت سریر عظمت حضرت شاہنشاہ بیگم کا ماواے وملجاے بزرگ
اور پشت وپناہ اکابر اولاد آدم فیض الٰہی وفضل بادشاہی سے مکرم ومحترم رہے قسم چہارم [illegible] امراء
ارکان دولت کیواسطے مؤلف تیری اسم خلق سے ہی نامہ جان خلق ٭ ہیں لوگ بجا ہر سروری لقب [illegible] ارکان سلطنت ٭

توجہ سعادات آسمانی اور ورود تائیدات جاودانی درگاہ فلک جاہ اور آستانۂ رفعت نشانۂ حضور افادت ظہور پہ مدام رہے اور عتبۂ والا بارگاہِ معلی قبلۂ حاجات اہل مشارق ومغارب اور کعبۂ مرادات اباعد واقارب علی الدوام رہے **قسم پنجم طبقۂ اعلیٰ** صدور ومقربانِ ملوک کیواسطے **مؤلف** ہی تو تیاے چشم جہان خاک پا تری ✤ مردم کی طرح دیدۂ مردم مین جا تری ✤ جلوۂ آیات مجد وکرامت اور لمعۂ رایات صدارت و شہامت بسیط فضاے کامگاری اور وسیط میدان بزرگواری مین افق بختیاری اور مطلع نامداری سے پاینده وتابنده رہے **قسم ششم طبقۂ اعلی** وزراے اعظم وارکان سلطنت کیواسطے **مؤلف** چشم دولت ہی ترے جلوۂ رُخ سے روشن ✤ صحن گلشن ہی ترے ابر کرم سے گلشن ✤ انتظام دین ودولت اور انصرامِ ملک وملت وزیر اعظم دستور المعظم کی راے عالم آراے عقدہ کشا سے متعلق ووابستہ مخلد ومستدام رہے اور درگاہِ آصف پناہ معدلت دستگاہ ہمیشہ ملاذِ بزرگان عالی مقام اور معاذِ اکابران ذوی الاحترام کی مرجع کلیات امور انام ومعظمات مہام خواص وعوام رہے **قسم ہفتم طبقۂ اعلی** دیوان ومختار کار کے واسطے **مؤلف** ملک کو ہی کلک کی تیرے اشارت کارساز ✤ خلق کو ہی عدل کی تیرے بشارت دلنواز ✤ عنانِ اختیارِ اصلاح کار اہل عالم اور زمامِ درستیٔ امور جمہور بنی آدم قبضۂ اقتدارِ مختارِ کارِ عالی وقار مین مربوط ومضبوط اور سایۂ جلیل رعایت وظل ظلیل حمایت مفارق جہان وجہانیان ورؤس زمان وزمانیان پر بصورت کارسازی وصفتِ دلنوازی منبسط ومبسوط رہے **قسم ہشتم طبقۂ اعلی** اہل قلم وتمام ملازمین کے واسطے **مؤلف** زرفشان خامۂ زرین سے ترے صفحۂ دہر ✤ رقم کلک تری رونق اوراق سپہر ✤ اوراق دفترخانۂ عزت واقبال اور صفحاتِ روزنامۂ آمانی وآمال دبیر کبیر دانا ے خبیر کا قلم شکایت رقم اور خانۂ عنبرین شمامہ سے مرقوم اور صحائف ایام ولیالی مثل جرائد فضائل ومعالی رسوم کفالت ورقوم کفایت سے مسطور ومرسوم رہے اور اہل قلم کے ماسوا ملازمین عموم کے واسطے ایک طرز سادہ ہی کہ جسکو ضمیمۂ قسم ہشتم تصور کرنا چاہیے **مؤلف** تو اہل جہان کے لیے ہی باعث تمکین ✤ ہی ذات تری زینت درگاہ سلاطین ✤ نہال اقبال و تعظیم اور دوحۂ اجلال وتکریم تقاطر امطار فضل پروردگار ولطف شہریار سے نامی اور رحمت دوام وعیش مدام سے بفیض نصرت الٰہی ہمیشہ حصول عشرت وشادکامی رہے یہانتک ہم طبقۂ اعلی کی کیفیت وکمیت بشرح وبسط بیان کر چکے اب طبقۂ اشرف کا حال گوش گذار حاضرین دربار کرتے ہین یہ طبقہ منسوب ہی اشرف الانسانات سے جیسے کہ سادات وقضات وعلما ومشائخ وفضلا وغیرہ اور منقسم ہی آٹھ قسم پر چنانچہ **قسم اول طبقۂ اشرف** نقباے عظام وسادات کرام **مؤلف** رُخ روشن ترا خورشید ہی برج سیادت کا ✤ دل دانا ترا شہوار ہی دُرج سعادت کا ✤ مسند عالی شرافت

ونقابت اور سریر شریف سیادت و نجابت آپ کی ذات اشرف اعلی سے مزین و مجلی اور آئینہ ضمیر اکابر انام
واعاظم ایام صیقل الطاف واعطاف نقاوۂ دودمان عبد مناف سے منور و مجلی رہے **قسم دوم طبقۂ**
اشرف ائمہ اسلام **مؤلف** آوازہ آپ کا سبب اشتہار دین + وابستہ ذات پاک سے کل کاروبار دین +
صدر شریعت پروری ومسند فضیلت گستری و مدارس افاضل ومحافل فضائل آپ کی ذات ملکی صفات اور
وجود بابرکات سے مزیب و مزین اور حقائق اصحاب علوم و دقائق ارباب فہوم حضرت کی تلقین افادت و تعلیم
افاضت سے موشح و موضح اور استکشاف رموز دقائق و استفتاح ابواب حقائق کیواسطے آپ کی درگاہ عالم پناہ
مین رجوع مقتدایان امم و پیشوایان عالم مقرر و معین رہے **قسم سوم طبقۂ اشرف** قضاۃ محکمۂ شریعت **مؤلف**
تو پادشاہ شرع کا قائم مقام ہے + ہادی و رہنمائے گروہ انام ہے + ظل اعلی اجاگاہ و سایۂ والا پایگاہ عالی
جناب شریعت پناہ اسلام بارگاہ کا مفارق اہل ایمان پر مبسوط اور حصول برکات عدالت [illegible] آپکی احکام
عدالت انجام کی کفایت سے منوط و مربوط رہے **قسم چہارم طبقۂ اشرف** مشائخ دین وملت **مؤلف**
ضمیر صاف تراز دان عالم غیب + زبان پاک کلید حقائق لاریب + باطن منور مقدس سے انوار اسرار
فیض اقدس سے قلوب طالبان مناہج طریقت آئینۂ مشاہدات طوالع غیبی اور صدور سالکان مسالک
حقیقت منجلی بملاحظات لوامع لاریبی رہے **قسم پنجم طبقۂ اشرف** ارباب علوم شرعیہ اول مفسر
مؤلف ہین آپ رمز شناس کلام رب قدیر + ہے ذہن آپ کا مفتاح مخزن تفسیر + مسند حقائق تفسیرات کے
حسن تقریر سے آراستہ اور مجلس عالی فیوضات کلام الہی سے پیراستہ رہے دوم محدث **مؤلف** روایت
آپ کے اسناد سے بلیغ و فصیح + ثبوت صحت کامل سے ہر حدیث صحیح + درگاہ فلک خرگاہ آپ کی [illegible] راویان
احادیث و اخبار اور حرم ناقلان اسناد و آثار رہی ماوائے و ملجائے قبلۂ فاضلان جہان و کعبۂ عالمان [illegible] رہے
سوم فقیہ **مؤلف** رہبر خلق و رہنمائے انام + صاحب فقہ قدوۂ اسلام + مجلس علم و تقوی آپ کی [illegible]
و فتوی حضرت مسائل پناہی کی مورد الطاف الٰہی رہے **قسم ششم طبقۂ اشرف** اہل مناصب شرعیہ مثل خطیب
واعظ و ناصح و محتسب و حافظ و قاری و ائمۂ مساجد اور انکے واسطے بھی افتتاح مختلف ہین مگر ہم [illegible]
طبقۂ پنجم مین اسکی طرز تحریر بیان کر چکے لہذا ایک دو مثالین کفایت کرتی ہین چنانچہ محتسب وغیرہ کے واسطے
مؤلف ہو تم ای گل باغ دین متین + بہار گلستان شرع مبین + فرمان قضا جریان [illegible]
حضرت عالی ہمم کا رافع اعلام احکام او امر و نواہی اور دافع رسوم مذموم ملاعب و ملاہی ہے اور حافظ
و قاری و امام مساجد وغیرہ کے واسطے **مؤلف** لحن داؤدی عیان ہے آپ کی آواز + طرز و انداز
تلاوت کم نہین اعجاز سے + برکت قرارت کلام رب انام کہ آپ کی ذات مبارک سے [illegible] خاص و عام

اور اہل انام سے ہر ماہ و سال شامل حال رہے قسم ہفتم طبقۂ اشرف ارباب علوم حکمیہ مثل حکما و اطبا و منجمین و شعرا و خطاط و نقاش و اہل موسیقی وغیرہ چنانچہ حکیم و طبیب کے واسطے مؤلف آپ کے نطق سے اعجاز مسیحا ہیدا + آشکارا ہے اشارات سے قانون شفا + برکت انفاس مبارک اور یمن اقدام متبرک حضرت مخزن علم و حکمت کی کہ اسباب صحت و سلامت اور علامات عافیت و کرامت کیواسطے ستہ ضروریہ کار کن ہفتم ہے نجات نفوس درماندگان بیمارستان حیرت کے لیے تا قیام قیامت مبسوط و مستدام رہے اور منجم کے واسطے مؤلف آپ کی تقویم سے روشن رخ خورشید و ماہ + مشتری و زہرہ دونوں نیکبختی پر گواہ + آثار سعود فلکی اور انوار اتصالات اجرام علوی کا شرف سعادت حضرت کیوان منزلت کے قرین اوقات و ایام خجستہ انجام رہے اور شاعر کے واسطے مؤلف چہرۂ شاہد کلام نظم سے تیرے تابدار + جلوۂ گوہر سخن طبع سے تیری آبدار + طبع گوہر فشان اور ذہن لطافت نشان آپ کا مخزن اسرار الٰہی اور ضمیر منیر و خاطر الہام پذیر مطلع انوار نامتناہی رہے خطاط و نقاش کیواسطے مؤلف دیکھکر تیرے قلم کے نقشہاے دلپذیر + ہون خجل بہزاد و مانی منفعل آغا و میر + صحائف صدور مستعدان اور جرائد قلوب مستفیدان آپ کے آثار قلم گوہر نگار اور خامۂ درنثار سے مزین و مجلیٰ اور مرقع و معلیٰ رہے اہل موسیقی کیواسطے مؤلف آپ کے نغمۂ جان بخش ہین راحت گستر + آپ کے زمزمۂ روح فزا جان پرور + باطن اصحاب حضور اور ضمیر ارباب صدور آپ کے نغمات راحت آمیز و الحان طرب انگیز سے شاد و مسرور ہو و علیٰ ہذا القیاس قسم ہشتم طبقۂ اشرف ممتاز عوام مثل بہادران جرار و حاجی و زاہد و صالح و حجرہ نشین و اہل فقر وغیرہ چنانچہ حاجی کیواسطے مؤلف طواف آپکے کوچہ کا حج اہل صفا حریم کعبۂ وصلت ہے قبلۂ عرفا + حرم احترام سامی و حریم احتشام گرامی آپکا طواف بیت الحرام کی برکت سے مقام تعظیم و تکریم طائفان روضۂ رضا و تسلیم رہے بہادران جرار کے واسطے مؤلف بے دم کن عدو دم شمشیر آپ کا + پیک نوید فتح و ظفر تیر آپ کا + آیات فتح مبین آپ کے کلک نصرت قرین سے صفحات معرکۂ جدال و قتال پر مرقوم رہے زہاد و صلحا کیواسطے مؤلف اے سراپا زہد و تقویٰ قبلۂ اہل یقین + آپ کا ہر قول صدق و راستی سے ہمقرین + برکت قیام و قعود اور یمن رکوع و سجود آپ کے مریدان اعتقاد مند سے شامل حال اور چشمۂ زہد و عبادت و تقویٰ و ریاضت سیراب فرماے تشنگان زلال کمال رہے اور حجرہ نشین و فقرا کیوا[سـ]طے مؤلف شاہ صاحب آپ کے دنیا و دین کے بادشاہ + آپ کے زیر نگین ہے زمین کے بادشاہ آپ کے ایام [عب]ادت و ریاضت انجام کی برکت ہمیشہ رفیق روزگار مجموع خواص و عوام اور قرین احوال طبقات انام رہے [ی]ہ دبیر خبیر طبقۂ اشرف کا حال سُنا تو نے اب طبقۂ اوسط کی حقیقت سے بھی آگاہ کرتے ہین اس [طبقـ]ـہ کے لوگ اعیان و لاسمٹ ہوتے ہین جیسے رؤساے قبائل و معارف شہر و تجار

وو اقین وغیرہ اور یہ طبقہ چار قسم پر منقسم ہی قسم اول طبقۂ اوسط بزرگان شریف القوم مؤلف ذات شریف مجمع فضل وکمال ہی + عہدِ مبارک آپ کا فرخندہ فال ہی + مراتب رفعت ومناصب عزت کو یوماً فیوماً ترقی وازدیاد روز افزون اور تائیدات الٰہی وتوفیقات نامتناہی وقات سعادت سمات سے دمبدم مقرون رہے قسم دوم طبقۂ اوسط معارف ومشاہیر مؤلف ہین آسمان شرافت کے آپ مہرمنیر + نہین زمین پہ کوئی آپکا عدیل ونظیر + آفتاب کمال بیزوال مشرق اقبال سے طالع اور ماہ جمال وجلال افق مجد ومعانی سے ساطع ولامع رہے قسم سوم طبقۂ اوسط معززین عوام مؤلف اشرف اولادِ آدم آپ ہین + انتخاب اہل عالم آپ ہین + اسباب شادمانی وآثار کامرانی جناب عالی مین ہمیشہ موجود اور امداد عنایت ربانی وحمایت حضرت سبحانی ہر روز موجود ممدو درہے قسم چہارم طبقۂ اوسط عوام الناس مؤلف شفیق من ز روے کارسازی + ہوئی ہی ختم تم پہ دلنوازی + ابواب شادمانی روے مبارک پر کشادہ اور اسباب کامرانی وجود شریف کے لیے آمادہ رہے یہانتک افتتاح مشہور کا بیان تمام ہو چکا اب ہم افتتاح مقبول کا ذکر کرتے ہین مخفی نرہے کہ ایک قسم افتتاح کی افتتاح مقبول ہی اور وہ اس طریق پر مبنی ہی کہ مکتوب الیہ کی نہایت تعریف وتوصیف کو اوصاف والقاب کے اختصار کا وسیلہ قرار دین اور یہ چند قسم پر منقسم ہی چنانچہ اول کاتب مکتوب الیہ کی تعریف اس طرز پر کرے کہ عقول وافہام اُسکی ذات وصفات کی توصیف مین متعذر ہین اور اس امر کو ذریعہ اختصار قرار دیکر نعت وصفات کے درپے نہو اور جلد اپنا مطلب شروع کردے دوم اُسکے اشتہار مدحت کو وسیلہ ترک توصیف مقرر کرے اسطرح پر کہ جناب مکتوب الیہ اس قدر شہرۂ آفاق ہی کہ تعریف کی احتیاج مطلق نہین رکھتا بلکہ بذات خود اہل عالم کی تعریف سے بے پروا ہی اسواسطے کہ سب اُسکے رتبت رفعت اور منصب عزت سے واقف ہین اور یہ نہایت درجہ تعظیم وتکریم کا ہی سوم اُسکی کثرت صفات کمالیہ کو سبب اختصار ٹھہراکر یہ ظاہر کرے کہ جو شئی حد حساب سے باہر اور جو چیز حیز شمار سے افزون ہی وہ کس طرح معرض بیان مین آسکتی ہی چہارم اوصاف مکتوب الیہ کا عرض کرنا اپنی لیاقت سے زیادہ جانے اور عجز وقصور کا اعتراف کرکے القاب واوصاف سے تعرض نہ کرے الغرض جو یہ تمام اقسام مانع تحریر اوصاف ہین پس ربط کلام کے لیے کوئی لفظ زیبا مکتوب الیہ کے مناسب جیسے حضرت خلافت پناہی یا عالیجناب نقابت انتسابی یا جناب فاضت شعاری یا معلی جناب ارشاد مآبی یا حضرت مخدومی وامیدگاہی وغیرہ سے مخاطب کرین باقی راے کاتب پر منحصر ہی اور سوابق کو کہ جن کلمات سے مکتوب شروع کیا جاتا ہی بغیر لواحق کے کہ جن پر اختتام کلام ہوتا ہی چارہ نہین اور سوابق پر اگر کوئی بیت رعایت افتتاح کے موافق مقدم لائین تو موجب مزید حسن کلام ہی اور ہر لواحق کے آخر مین بھی ایک بیت مناسب حال لانی زیبا ہی اور کاتب کو اختیار ہی کہ جس موقع پر جو بیت پسند آئے کام مین لاسے

نوع اول افتتاح مقبول مؤلف کہون مین کیا کہ ترا ارتفاع پایۂ قدر قلم جو لکھ سکے اُس سے
ہزار چندان ہی + سوابق رفعت جناب اعلیٰ اور عظمت عتبۂ علیا اس قدر ہی کہ زبانِ اَنطق شیرین ادا کو
اُسکے بیان شمۂ تعریف کی اصلا قوت گفتار نہین ہی اور پاے عقل فلک پیما کو اُسکی راہ تحقیق نکتۂ توصیف
کی مطلق طاقت رفتار نہین ہی لو احق پس یہ فقیر حقیر اپنی فکر قصیر اور لسان کثیر التقصیر سے کس طرح نگارش
کرسکتا ہی اور جستجوے عقل نارسا و گفتگوے نطقِ گم کردہ مدعا سے کیونکر گذارش کرسکتا ہی لاجرم فہم قاصر
و وہم عاجز سے کام نہ لیا اور از روے نیاز و انکسار طریقۂ سکوت اختیار کیا لِسانی عَاجِزٌ فالصَّمْتُ اَولےٰ
بیت چگونہ مدح تو گویم کہ دست تعظیمت + نفوس ناطقہ را عقد بر زبان افگند نوع دوم افتتاح
مقبول - مؤلف کیا کرون تعریف تو خود شہرۂ آفاق ہی + حاجت صیقل نہین آئینۂ خورشید کو + سوابق
صداے صیتِ دولت و کامگاری اور نداے آوازہ حشمت و بختیاری گرد ونواح بلاد و امصار و اطراف
و اکنافِ روزگار مین گوش گذار اہل جہان ہی اور لمعات صفات ذات فائز البرکات کا ہر اہل بصیرت دیدۂ عین الیقین
سے نگران ہی لو احق پس بہر صورت راہ اختصار سے انحراف کرنا شرطِ ادب سے دور ہی اور اندازۂ ادب سے قدم باہر رکھنا
سراسر قصور ہی بیت جمال وصف تو از شرح عقل مستغنی ست + چہ حاجت ست کہ خورشید را بیارایند +
نوع سوم افتتاح مقبول - مؤلف تمام اہل جہان ہون اگر عقیل و فہیم + تری صفت مین رہین
معترف بعجز و قصور + اعتلاے مراتب اقتدار اور ارتفاع رواتب اختیار اس قدر نہین ہی کہ سیفر اندیشہ
اُسکے حاشیۂ لبساط والا تک جاسکے اور دبیر فلک اُسکے عہدۂ تحریر سے کسی صورت باہر آسکے بیت
شرح اوصاف تو گفتن نیست مقدور کسے + کان معانی برتر ست از ہرچہ آید در بیان نوع چہارم افتتاح
مقبول - مؤلف جو بات سو ہزار زبان سے نہ ہو بیان + کس طرح خامۂ دو زبان اُسکو لکھ سکے +
تقریر مناقب عالیہ اور توصیف مراتب سامیۂ ملازمان اقدس و اعلیٰ اس کمترین بے بضاعت کے لائق
حال اور بیچارۂ قلیل الاستطاعت کے فراخور مقال نہین ہی بیت خامہ بشکستیم و لب بستیم از تعریف دوست +
کان نہ در تقریر ما گنجد نہ در تحریر ما + قسم سوم افتتاح اسہل اور طریقہ اُس کا یہ ہی کہ اول کوئی دعا جو
اہل مناصب کے مناسب نظر آئے مکتوب الیہ کے واسطے تجویز کرکے پھر اُسکا لقب تحریر کرین اور ذکر لقب
کے بعد ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اگر مکتوب الیہ کا درجہ نہایت رفیع ہی پس مطلقاً نام لکھنا روا نہین اور اگر بہت دل
چاہے تو مخدوما اور استظہارا اور اعتضادا وغیرہ لکھدین مگر باقی کے واسطے نام نگارش کرسکتے ہین اور
ادعیۂ افتتاح اسہل کے محاورہ مین دعاے عربی مستعمل ہی پس بہتر یہ ہی کہ اگر نثر ہو تو عربی ہو اور دعاے
نظم خواہ عربی ہو یا فارسی یا اُردو مگر جو دعا نثر مین ہو لازم ہی کہ زیور فصاحت و زینت بلاغت سے آراستہ

ویراستہ اور الفاظ کریہ وغریبہ سے پاک وصاف ہو اور اگر صنعت اشتقاق کی رعایت رکھیں تو خوبی سے خالی
نہو گی یا دعا مین مضمونِ خط کا اشارہ پایا جاوے یہ طریقہ بھی بہر صورت مستحسن ہے یا دعا کو مکتوب الیہ کے نام سے
یا لقب سے مرتبط کرین کہ یہ بھی نوع پسندیدہ ہے یا نام اور لقب دونون ذکر کیے جائین کہ یہ طرز بھی بہتر ہے اور کبھی دعا
بطور مناجات واقع ہوتی ہے جیسے اَللّٰهُمَّ خَلِّدْ عَلَى الْاَنَامِ ظِلَالَ خِلَافَتِهٖ + اگرچہ افتتاح اہل کا بیان
بہت شرح وبسط کے ساتھ ہو سکتا ہے مگر ہم اُسکو صرف اسی بات پر ختم کرتے ہین کہ کاتب فصاحت و بلاغت
اور اشتقاق و رعایت کی جانب نہایت توجہ مصروف کر کے علیٰ قدر مراتب طریق احسن و طرز مستحسن اختیار
کرے لہذا ہم طبقات ثلثہ مین سے ہر طبقے کی قسم اول پر اکتفا کرتے ہین چنانچہ طبقۂ اعلیٰ کی قسم اول سلاطین
ہین اُنکے واسطے دعاے نثر عربی زَیَّنَ اللّٰهُ سَرِیْرَ الْخِلَافَةِ الزَّاهِرَةِ بِمُحَیَّا مَنْ ذَاتِهٖ وَنَوَّرَ عُیُوْنَ السَّلْطَنَةِ
الْبَاهِرَةِ بِلَوَامِعِ اَنْوَارِ صِفَاتِهٖ نظم عربی لَا زِلْتَ فِی الْمُلْکِ فَخْرَ السَّلَاطِیْنِ + وَمُجَاوِرًا لِاَوْجِ قَدْرٍ وَعِزٍّ وَتَمْکِیْن + نظم
فارسی شاہا اساسِ ملک تو استوار باد + عمر تو ہمچو دورِ فلک بیشمار باد + نظم اردو اے شہنشاہ جہان گردون ترا
چاکر رہے + لشکر انجم سے افزون تر ترا لشکر رہے + طبقۂ اشرف کے لیے بھی یہی طریقہ ملحوظ خاطر
رکھنا چاہیے چنانچہ قسم اول نقباے عظام و سادات کرام ہین اُن کے واسطے دعاے نثر عربی خَلَّدَ اللّٰهُ
ظِلَالَ جَلَالِهٖ عَلٰی مَفَارِقِ الْعِبَادِ وَاَفَاضَ مَبَاسَ مِنْ فَضْلِهٖ وَکَمَالِهٖ عَلٰی سَکَنَةِ الْبِلَادِ نظم عربی لَا زِلْتَ فَیَضَانُ الْبَرَایَا
شَامِلٌ + وَنَوَالُکَ مُجْدِکَ لِلْعِطَا یَا کَامِلٌ + نظم فارسی آستانت ملجاء ارباب عز و جاہ باد + در ہمہ وقتی رعایت
ورد اہل اللہ باد + نظم اُردو اساس دین متین تجھسے استوار رہے + بناے شرع متین تجھسے پایدار رہے +
طبقۂ اوسط کی قسم اول اصول یعنے شریف القوم کیواسطے یہ طریقہ ہے دعاے نثر عربی اَتَمَّ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْهِ مَوَاهِبَهٗ وَاَمَلَّ بِالسَّعَادَاتِ مَرَاتِبَهٗ نظم عربی زَادَهُ اللّٰهُ رِفْعَةً وَجَلَالًا + کُلَّ یَوْمٍ وَحِشْمَةً وَکَمَالًا +
نظم فارسی خداے ہر دو جہان ناصر و معین تو باد + دعاے زندہ دلان سال و مہ قرین تو باد نظم اردو
جاہ و اقبال ترا ہمدم جاوید رہے + راے روشن صفت لمعۂ خورشید رہے + اے دبیر خیرواے منشی بنظیر
طبقات کا بیان سُنا تو نے اب اخوانیات کی کیفیت بھی سُن یعنے اخوانیات کے واسطے جو افتتاح
مقرر ہین وہ بھی چند اقسام پر منقسم ہین چنانچہ پانچ صورتین ہم اسوقت بیان کرتے ہین اول تقدیم تحیات
و تسلیمات دوم حوالۂ حالات سوم قرب معنوی چہارم دوام ذکر پنجم تمہید محبت قبل ملاقات پس واضح ہو کہ
قسم اول تحیات مکاتیب دو نوع پر منقسم ہے ایک وہ کہ ذکر کاتب کے بعد مذکور ہو جیسے بندۂ مخلص
سلام شوق عرض کرتا ہے اور یہ ایک رکن مکتوب ہے اس نوع مین مراتب اہل طبقات کا لحاظ لازم ہے
دوم یہ کہ جب معلوم ہو گیا کہ اخوانیات مین کاتب و مکتوب الیہ کا مرتبہ مساوی ہونا ضرور ہے پس ہر طائفہ اپنے

برابر والون کو اِسی افتتاح سے مکتوب تحریر کر سکتے ہین اور طرز اسکی یہ ہو کہ کوئی بیت مشتمل بر سلام و تحیت آغاز مکتوب پر داخل کرین اُس کے بعد تسلیمات و تحیات کا محل ہو پھر مکتوب الیہ کی صفت جس طرح مناسب جانین تحریر کر کے سخن کو ابلاغ پر تمام کرین اور تحیت و سلام کے ابیات بھی دو صورت پر قسمت پذیر ہین ایک صورت یہ کہ اسی بیت مین مکتوب الیہ کا حوالہ موجود ہو جیسے بیت سلامی چو باد صبا مشکبار ٭ بر آن آفتاب سپہر وقار ٭ اِس صورت کو ابتدا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ مکتوب الیہ کا بیان اُس بیت مین نہ ہو جیسے بیت سلامی چون کف موسیٰ منور ٭ سلامی چون دم عیسیٰ معطر ٭ اور اِس صورت مین بیت کو عبارت کے ساتھ کسی لفظ کے ذریعہ سے باہم ربط دیتے ہین جیسے ہمراہ تحیات و دعا وغیرہ کے ارسال کرتا ہو اور اس صورت کا نام اقتران ہو اور ممکن ہو کہ نوع اول کا شعر تنہا کفایت کرتا ہو اور کبھی شمال یا نسیم یا صبا وغیرہ کو مخاطب کر کے ارسالِ تحیات اُسکے حوالے کرتے ہین اور اِس صورت مین بھی تحیات بر سبیل ابتدا تحریر کرتے ہین اور اِسکا قاعدہ عربی و فارسی و اُردو وغیرہ مین یکسان ہو چنانچہ عربی یَا اَیُّهَا النَّسِیْمُ اِذَا زُرْتَ بَابَهٗ بَلِّغْ تَحِیَّتِیْ وَسَلَامِیْ جَنَابَهٗ فارسی نسیم صبح سلامم بدان جناب رسان ٭ نیاز ذرّہ مسکین بآفتاب رسان ٭ اُردو ای صبا گر ہو کبھی تیرا گذر سوے وطن ٭ عرض کیجو خدمت احباب مین میرا سلام ٭ کاتب کو مناسب ہو کہ ہر فقرہ کے اول جو بیت لائق مکتوب الیہ نظر آئے اُسکو موقع خاص پر تحریر کرے افتتاح بطریق ابتدا مؤلف کبھی ای بادِ سحر جاے جو تو جانب گل ٭ کیجو عرض بصد شوق سلامِ بلبل ٭ تحیات وہ خالص تسلیمات کہ جسکی شعاع لمعہ برکت و فرخی عارض حور کے فروغ نور کے مانند تابان ہو اور وہ نفیس تحیات کہ جسکا قطرۂ زلال افضال روضۂ خلد برین مین جوے سلسبیل کی طرح روان ہو ابلاغ اُس یار غمگسار کی خدمت مین لیل و نہار ارسال کرتا ہو شعر فارسی صبا آمدم کہ سوے او میانِ عزم بر بندی ٭ سلامے عرض فرما با جہانی آرزومندی ٭ اور افتتاح بطریق اقتران اس طرح پر ہو مؤلف بادِ بہار سا جو معنبر سلام ہو ٭ مشک تتار سا جو معطر سلام ہو ٭ تحیات ہمراہ اُس تحیات دلکشاے عنبر نسیم کے کہ جسکا دامن صفوت غبار رعونت دریا سے مبرا و معرا ہو اور ساتھ اُس خدمات جانفزاے عبہر شمیم کے جسکی جیب لطافت جواہر زواہر صدق و صفا سے مزین و مجلی ہو ابلاغ آستانِ عالیشان پر معروض و ایصال اور ابلاغ و ارسال کرتا ہو مؤلف ای صبا گر کوچۂ جانان مین ہو تیرا گذار ٭ عرض کر میرا سلام شوق با صد انتظار ٭ قسم دوم افتتاح حوالۂ حالات اس افتتاح کی بنا اِس امر پر ہو کہ کاتب اپنی صورت اخلاص اور صفت اختصاص مکتوب الیہ کے آئینۂ ضمیر پر جلوہ گر کرے اور اُس طرز سے ظاہر ہو کہ کاتب کی صدق نیت مکتوب الیہ کی خاطر پر مخفی نہین ہو پس شرح خلوص و عقیدت کی طرف عدم توجہی کر کے سخن مختصر کرے اور عرض احوال کی جانب مشغول ہو یہ قسم لطافت سے

خالی نہین اسواسطے کہ مکتوب الیہ کی روشنی ضمیر وصفاے خاطر کی تعریف و توصیف شامل ہی اس صورت مین
کسی بیت سے افتتاح مناسب ہی پھر مقدمۂ تفویض لکھین اور بیانِ حال کے بعد تتمۂ سخن ادا کرین اور اس افتتاح
کو کسی مصرع یا بیت پر ختم کرتے ہین چنانچہ اسکی کیفیت اس مثال سے ظاہر ہو جائیگی ابتداءِ کلام مؤلف
جام جہان نما ہی ضمیر منیر دوست + اظہارِ عرض حال کی حاجت نہین مجھے + مقدمۂ تفویض جو کہ آپ
کی لوحِ ضمیر انور اور آئینۂ خاطرِ ضیا گستر پر کہ منظر فیوضِ لایزالی اور مطلع انوارِ جمالی وجلالی اور مصباح مشکوٰۃ حکمت
و فراست اور مفتاحِ ابواب فطانت و کیاست ہی بیانیہ صورت حال اس دعاگوے رضا جو کی اظہر من الشمس اور کیفیت
ارادت و مراد اور حقیقت عقیدت اتحاد ابین من الامس ہوگی تتمہ بہر حال اس مقال کی قیل و قال اعلام معلومات
اور ایضاح واضحات تصور کرتا ہی مؤلف مرا احوال دل کب یار سے محتاج گفتن ہی + کہ از خود شمع پر حال دل
پروانہ روشن ہی + قسم سوم افتتاحِ قرب معنوی یہ افتتاح اس بات پر مبنی ہی کہ بُعد مکانی اور دوری
جسمانی کسی طرح قرب جانی اور اتصالِ روحانی کی مانع نہین اگرچہ بصورت ظاہر شرف دیدار سے محروم و
مہجور رہی لیکن بحسب معنی وصال دوام سے شاد و مسرور ہی پس مکتوب الیہ کو حاضر تصور کرکے مخاطب قرار دین اور
بغیر بیان شوق کے عرضِ حال کی طرف متوجہ ہون اس افتتاح کے واسطے ابتدا اور مقدمہ اور بیان قرب
اور تتمہ اور انتہا ضرور ہی چنانچہ اس مثال سے ظاہر و آشکار ہی شعر ابتدائیہ مؤلف جاتا نہین ہی دل سے
دم بھر خیال تیرا + آنکھون کے روبرو ہی نقش جمال تیرا + مقدمۃ القرب ہر چند عرصۂ مدید اور زمانۂ بعید
منقضی ہوا کہ دوری ضروری حجاب دیدۂ شوق ہی اور تمناے ملازمت فیض درجت ہر درجہ بلند سے فوق ہی
مگر اس قانون کے موافق اور اس قاعدے کے مطابق کہ مصرع روح کو روح سے تعلق ہی + بیانیہ جان و دل حضرت
عزیز مین واصل ہی اور بمنت چشم شرف مشاہدہ حاصل ہی مؤلف گرچہ غائب ہی نظر سے ترا ہمدم چشم +
ہی دل غمزدہ و دیدۂ بیدار مین تو + تتمہ لہذا شکایت مفارقت مناسب نہین جانتا اور بزبان حال سے یہ مضمون
ادا کرتا ہون مؤلف کیا ہوا خدمت سے غائب ہی اگر جسم کثیف + ہی در دولت پہ حاضر جان من روح لطیف +
قسم چہارم افتتاح دوام ذکر اس افتتاح سے کثرتِ محبت نمودار ہی اور ذِکرُ الحبیب طبیبُ القلب کا
مضمون اخلاص مشحون اظہار ہی اول کسی شعر سے ابتدا کرتے ہین پھر بعد مقدمہ کے دوامِ ذکر کا بیان
کرکے کسی بیت پر اختتام کلام ظہور پاتا ہی ابتداء مؤلف نہین اک لحظہ خالی تجھسے بیرون و درون میرا +
کہ دل مین یاد ہی تیری زبان پر نام ہی تیرا + مقدمہ حضرت حکیم الخبیر و جناب سمیع البصیر کہ علم اُسکا قدیم ہی اس بات کا
دانا و علیم ہی بیان دوام ذکر کہ لیل و نہار صفحۂ دہان و زبان اور صحیفۂ دل و جان نقوش توصیف مکارم
و فضائل اور رسوم تعریف حسن و شمائل سے آراستہ و پیراستہ کرکے ہمیشہ دعاگوئی و رضاجوئی مین رطب اللسان

وعذب البیان رہتا ہی ختم کلام ۔ مؤلف ہی روز و شب خیال ترا ہر زمان مجھے + ہی سال و ماہ ثنا تری وردِ زبان مجھے + قسم پنجم افتتاح اظہار محبت قبل ملاقات یہ افتتاح نہایت خوب مرغوب ہی یعنی جبکہ حضرتِ حقتبحانہ کو منظور ہوتا ہی کہ دو شخصون مین باہم بناے دوستی قائم ہو تو اُنکے دلونمین قصد محبت پیدا کرتا ہی کہ ملاقاتِ صوری سے پہلے بذریعہ استماع احوال و اخبار اشتیاقِ معنوی جلوہ گر ہوتا ہی اور یہ دوستی گویا تعارف ازلی اور شناسائی میثاق کا نتیجہ ہی اسواسطے کہ جب دو انسانون مین روز ازل محبت مقرر ہو چکی پس بہر صورت یہ امر ضروری ہی کہ اُسکا پرتو روشن جلوہ افگن ہو اور مواصلتِ جسمانی سے پہلے اُسکے آثار و علامات ظہور مین آئین از انجملہ اگر بسبب موانعاتِ چند در چند ملاقاتِ جانبین متعذر ہو تو ارسال مکاتبات و ابلاغ مخاطبات قاعدۂ محبت و بنیاد الفت مضبوط و مستحکم کرتے ہین کہ آبیاری قلم کی برکت سے ریاض مہر و محبت کو بہار تازہ اور طراوتِ بی اندازہ حاصل ہو اس افتتاح کی بنا یا تعارفِ روز میثاق پر ہی یا استماع فضائل حسن اخلاق پر اور اسمین چار باتون کا لحاظ لازم ہی ابتدا اور بیان حال او منظوم اور انتہا چنانچہ اُسکی مثال اس طریق پر قیاس کرنی چاہیے ابتدا ۔ مؤلف توصیف اُسکی کے عاشقِ حسن و جمال ہون + تعریف سے اُسکے بیخود و محو خیال ہون + اگرچہ دیدۂ رمد رسیدہ مخلص خالص العقیدت شرف لقاے دلکشا و جمال جہان آرا سے مشرف نہین ہی مگر مدتِ مدید و عرصہ بعید سے نواے صداے علم و شہامت اور نداے صلاے فضل و کرامت تمام باشندگان عرصۂ غبرا اور زبان ساکنان قبۂ خضرا سے زیور گوش ہوش عبودیت کوش ہو چکی اس سبب سے دل مشتاق سراپا اشتیاق کو تمناے دیدار فائز الانوار اندازۂ تحریر و تقریر سے صد چند افزون و از حد دیدہ دید طلب آرزوے مشاہدۂ جمال باکمال سے ہر دم و ہر ساعت مقرون ہی منظوم ۔ مؤلف ہم نے دیدار سے پہلے جو سُنا وصف حبیب + چشم پر گوش کو ترجیح نہ کیونکر ہو نصیب + انتہا حضرتِ باری سے امیدوار ہون کہ بفیضِ تائید آسمانی ملاقاتِ جسمانی عنقریب میسّر ہو اور ذرۂ حقیر بے توقیر پر نیر منیر سے موز بہم تو جلوہ گر ہو افق غیب سے خورشید مراد + مختفی نہ رہے کہ منشیانِ فصاحت نشان و کاتبان بلاغت عنوان نے مکاتبات و مراسلات مین اوصاف مکتوب الیہ کے وسعت آباد سے عنانِ توسن قلم کو معطوف کرکے میدان ایجاز و اختصار مین مصروف کیا ہی اور فی الحقیقت یہ صورت قوانین ادب سے نہایت اقرب و بدرجۂ کمال اولی و انسب ہی پس ہم اس مقام پر کلمۂ چند تعریف و توصیف مکتوب الیہ مین کہ جسکے قبول سے طبع سلیم انکار نکرے بیان کرتے ہین مگر کاتب کو لازم ہی کہ صفات مکتوب الیہ مین سے جو مناسب حال نظر آئے اس طرز پر کہ حسن اور بجانب علو مائل اور عیوباتِ لفظی و معنوی سے مبرا و معرا ہو اختیار فرمائے مثلاً رتبۂ سیادت کے ہمراہ شرفِ علم شامل ہو خواہ کوئی اور دوسرے مرتبہ دو یا زیادہ باہم مجتمع ہون اس صورت مین ہر جانب کا لحاظ

اور ہر طرح کی رعایت مرکوز خاطر ہے اور ہر مرتبہ کے بعد اگر کوئی بیت شمول ہو تو البتہ قاعدۂ تعظیم وضابطۂ
تکریم اُس سے تاکید وتمہید حاصل کریگا چنانچہ سلاطین کے واسطے یہ طریقہ ہے حضرت جمجاہی خلافت
پناہی صاحبقرانی سلیمان مکانی دارای جمشید فر فریدون خورشید منظر جہاندار سپہر اقتدار خلاصۂ سلاطین
روزگار شاہنشاہِ ملک رقاب شہریار کیوان جناب قطب فلک بختیاری مرکز دائرہ جہانداری آفتاب تابانِ
فلک جہانبانی ماہِ درخشان سپہر گیتی ستانی قوت باصرۂ شہریاری غرۂ ناصیۂ کامگاری خجستہ طالع وہمایون بخت
فروزندۂ تاج وبرآرندۂ تخت سکندر جاہ سلطنت پناہ کیخسرو سپاہ خلافت دستگاہ جہانگیر عالم آرائے عدو بند
کشورکشائے فرد شہریار شہریاران آفتاب ملک ودین + خسرو لشکر شکن شاہنشہ روئے زمین + اولاد
ملوک کیواسطے شہزادہ جمشید سریر سلیمان جاہ آصف تدبیر مہر سپہر سلطنت وجہانبانی زیور سریر
مملکت وگیتی ستانی سلطان ابن السلطان مظہر انوار بذل واحسان خلاصۂ اولاد خواقین زبدۂ ابنائے
ملوک وسلاطین گوہر تاج شہریاری اختر برج کامگاری قدر قدرت قضا صولت کیوان رفعت مشتری
سیرت بہرام سطوت خورشید شوکت ناہید بہجت عطارد فطنت قمر طلعت عدیل میمنت مؤلف زمن شکوہ و
ذی حشم ذی رتبہ وذی اقتدار + کام بخش وکامیاب وکامران وکامگار + بیگمات کیواسطے ملکۂ
عصمت شعار مالکۂ عفت دثار فروغ باصرۂ دین وملت چراغ افروز شبستانِ ملک ودولت زبیدۂ عصر رابعۂ
دہر لقا وۂ ملکاتِ عالم خلاصۂ ذریات آدم تخت نشین حجلۂ عفت وکرامت زیور بخش حجرۂ عصمت شہامت
سہیل یمن نامداری ناہیدِ فلک کامگاری فرد حضرتِ بلقیس ثانی عصمتِ دنیا ودین + زہرۂ برج شرافت
مریم عفت قرین + امرائے عظام کے واسطے اعظم الامرا امیر العظما مقبول دولت سلطانی منظور
حضرت خاقانی والاقدر عالی شان مسند نشین شاہ نشان بانی مبانی جہانبانی ممہد قواعد ملک ستانی مظہر
انوار نامداری مصدر آثار کامگاری فرد خجستہ طالع وفرخ رُخ ہمایون فال + سپہر مہر شرف آفتاب اوج
کمال + وزرا کے واسطے وزیر آصف نشان آصف سلیمان مکان عالی رائے عالم آرائے [illegible] فرمائے
مشکلکشائے ناظم مہام ملک وملت مدبر امور دین ودولت فرد حضرت دستور اعظم صاحب جمشید فر + اختر اوج
وزارت خواجۂ والا گہر وعلی ہذا القیاس ہر گروہ کے واسطے صفت شایان تحریر کرنی زیبندہ وشایان ہے اور معلوم
کرنا چاہیے کہ تتمیم لوازم دولت وتکمیل مراسم عزت کے واسطے تحریر القاب نہایت مناسب ہے اور اس باب مین ہر گروہ کا
قاعدہ جداگانہ ہے مگر فصحائے عرب وعجم کی اصطلاح مین لقب ایک لفظ ہے مضاف طرف ملک یا ملت یا دولت یا شریعت
یا اسلام یا دنیا یا دین وغیرہ کے جیسے عمدۃ الملک اور امین الملت اور عضد الدولۃ اور صدر الشریعۃ اور
فخر الاسلام اور ہمام الدین اور امام الدنیا وغیرہ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک لفظ کو چند کلمات سے ملاتے ہین

جیسے علاء الملة والدولة والدنیا والدین اور کبھی لفظ مذکور ایک جماعت کی طرف مضاف ہوتا ہی جیسے
شمس الائمہ اور عین القضاۃ اور سلطان العلما اور شیخ المشائخ اور ملک الشعرا وغیرہ اور تعریف کنیت کے
ساتھ بھی کمال تعظیم و توقیر کا موجب ہی اور کنیت سلاطین کیواسطے بھی لکھتے ہین جیسے ابو الغازی اور
ابو المظفر اور ابو الفتح وغیرہ اور سادات و مشائخ و علما کے واسطے بھی ہی جیسے ابو المعالی اور ابو المحامد اور
ابو المفاخر اور فی الحال بلغاے عجم بغیر ملوک و سلاطین کے کسی کیواسطے کنیت نہین لکھتے اور وہ بھی ایک
بادشاہ کی طرف سے دوسرے بادشاہون کو تحریر کرتے ہین اور آداب کتابت یہ ہی کہ آبا و اولاد باہم مکتوبون
مین صفات و القاب نہین لکھتے ہین اور موالی و عبید مین بھی یہی رعایت ملحوظ رکھی جاتی ہی بلکہ اولاد و عبید
اپنے موالی و آبا کی خدمت مین عرضداشت لکھتے ہین اور آبا و موالی اپنے فرزندون اور بندون کو رقعے
تحریر کرتے ہین اور اسکے بعد یہ امر بھی دریافت کرنا چاہیے کہ مکاتیب مین دعا دو نوع ہی دعاے معین
اور دعاے غیر معین معین چار محل پر ہوتی ہی افتتاح مکاتیب اور اختتام مکاتیب اور بعد نام مکتوب الیہ
اور بعد استدعاے دوام ایام دولت مکتوب الیہ یا اُسکی درخواست ملاقات کے بعد اور غیر معین کتابت
احوال کی اثنا مین تحریر کیجاتی ہی اور وہ یا بعد ذکر لازم التعظیم یا بعد مذکور واجب التحقیر کے واقع ہوتی ہی
اور دعوات افتتاحیہ دو قسم ہی مشہور اور اسہل چنانچہ ہم دونون کا بیان پیشتر کر چکے ہین اور جو دعا
اسم مکتوب الیہ کے بعد ہو اُسمین یہ شرط ہی کہ صدر مکتوب مین دعا تحریر نہ کرین ورنہ دعا اثناے دعا
مین واقع ہو گی جسکو دعا در دعا کہتے ہین جیسے فارسی مین آفتاب دولت حضرت مدظلہ العالی از مطلع اقبال
تابان باد اور قدماے نے یہ طریقہ نامستحسن شمار کیا ہی اسواسطے کہ دعاے اول کے تمام ہونے سے پہلے دعاے
ثانی اُسکے انقطاع کا وہم پیدا کرتی ہی غرض خلاصہ یہ ہی کہ دعا ہمیشہ کاتب کی خواہش دلی پر اور مکتوب الیہ
کے مضمون بہتری پر مشتمل ہوتی ہی اور ای دبیر کبیر واضح و لائح ہو کہ فقرات افتتاحیہ کے بعد ذکر کاتب کا
محل ہی پس طبقات مین وہ بہ تواضع و عجز و انکسار اور اخوانیات مین متضمن بر محبت و اخلاص بیشمار
چونکہ اہل طبقۂ اعلی آٹھ قسم پر منقسم ہین لہذا کاتب پر واجب ہی کہ اپنا وصف ہر قسم کے مناسب تحریر
کرے اور مکتوب الیہ جسقدر مرتبے مین زیادہ ہو اُسی درجہ اپنا رتبہ کم کرنا لازم ہی چنانچہ طبقۂ اعلی کی
نسبت ذکر کاتب اِس مثال سے ظاہر ہو گا کہ ملوک کے واسطے بندۂ کمترین بندگان فلان کہ حلقۂ
خدمتگزاری در گوش و غاشیۂ ہواداری بردوش ہی اور اولاد ملوک کیواسطے بندۂ جان نثار فلان کہ سر بندگی
زمین پر اور داغ عبودیت جبین پر رکھتا ہی بیگمات کے واسطے کمترین مجاوران درگاہ جہان پناہ
و کمترین ملازمان بارگاہ گردون اشتباہ اُمرا کے واسطے خادم کمینہ و چاکر دیرینہ صدور کیواسطے

خادم کمترین فلان کہ قوانین حق گذاری و قواعد جان سپاری مین نہایت ثابت قدم ہی وزرا کیواسطے
چاکر قدیم کہ صحیفۂ ہواداری و دیباچۂ فرمانبرداری کو ہمیشہ نقوش خدمت و ملازمت سے منقوش رکھتا ہی
ارباب قلم کیواسطے دولتخواہ دیرینہ کہ دعاے اجابت مقرون ترقی مدارج روزافزون ورد زبان وظیفہ
جان رکھتا ہی تمام ملازمین کیواسطے مخلص بی اشتباہ کہ ہر دم دعاے دولتخواہی جسکا وظیفہ ہی پس علی ہذا القیاس
طبقۂ اشرف کے لیے دعاگوے نیازمند یا مخلص ترین ہواداران وغیرہ اور طبقۂ اوسط کیواسطے محب صادق الاخلاص
یا معتمد کامل الاختصاص یا مخلص آزرومند وغیرہ نگارش کرنا لازم ہی قسم دوم ذکر کاتب بہ اخوانیات
بہ صورت مشتمل محبت و مخالصت دو قسم پر مبنی ہی اول کاتب اپنی صفت کو اتحاد و اعتقاد کے ساتھ شمول
کرے جیسا کہ طبقات مین ابھی گذر چکا ہی دوم ذکر کاتب کے بعد کوئی بیت وصف اخلاص و محبت مین کہ
جس سے اظہار حال متصور ہو لکھنی ضرور ہی چنانچہ نظم و نثر دونون کی یہ مثال ہی نثر مخلص معتقد کہ خزینۂ سینۂ بے کینہ کو
جواہر زواہر ثناگستری کشحون رکھتا ہی اور صفحات اوراق ایام و لیالی کو ارقام ادعیۂ مزید آیات فضائل و معالی سے مقرون

نظم مولف

وہ کہ جس کے صفحۂ جان پہ ازل کے روز سے
لکھ چکا نقش محبت کلک نقاش قضا

وہ کہ جو حاضر و غائب ہے برابر تجھسے
وہ کہ جو ظاہر و باطن ہی ثناگر تیرا

وہ تیرا جان نثار و فدوی خاص
جو رکھتا ہی جبین پر داغ اخلاص

اور کاتب کا نام چار محل پر تحریر کیا جاتا ہی اول جس سطر مین اپنا ذکر کرے جیسے بندۂ کمترین یا کمترین
بندگان اور اس مقام پر نام تنہا داخل کرے یہ صورت طبقۂ اعلی کیواسطے انسب و اولی ہی دوم سطر آخر کے
ذیل مین اور یہان تنہا نام نہ لکھے بلکہ کوئی صفت مشتمل بر تواضع اُسکے ساتھ لکھنی ضرور ہی عبد الاقل یا داعی مخلص
یا محب مخلص وغیرہ یہ نوع رسائل طبقۂ اشرف کے واسطے مناسب ہی سوم مکتوب کے حاشیہ پر دست راست کی
جانب اور اس محل پر بھی تنہا نام شایان نہین بلکہ کوئی صفت محبت و یاری اور شوق و ہواداری کی اُسکے ساتھ
شامل کرے جیسے کہ محب مشتاق یا مخلص ہواخواہ وغیرہ یہ قسم اخوانیات کیواسطے مخصوص ہی اور سلاطین بھی اپنے
اسیطرح لکھتے ہین چہارم مکتوب کی پشت پر اور یہ نہایت ادب کی رعایت ہی یہ نام کنارۂ کاغذ سے جسقدر
کاتب کے جانب چپ نزدیک ہوگا تو اضع کے طریق پر زیادہ دلیل ہی اور اس مقام پر بھی نام کے ہمراہ کوئی وصف و
مناسب حال کاتب نگارش کرنا لازم ہی اور نامہ نگاران عرب نام کو سطور مکتوب مین داخل کر کے تحریر کرتے
ہین چنانچہ محب المشتاق فلان بدعو بالخیر کذا و کذا ادا سے تحیت ذکر کاتب کے بعد مقام تحیت ہی اور یہ صورت
طبقات مین ہو سکتی ہی اور اخوانیات سے جس مکتوب مین کہ تحیت کے ساتھ افتتاح نہ کی ہو اور مخفی نہین ہی

عرض تحیت

کہ درجات تحیات مین خدمت و عبودیت سے سلام و تحیت تک نہایت تفاوت ہی اور طبقات ثلثہ مین سے ہر طبقہ
کیواسطے تحیات اُسکے حسب مراتب چاہیے اول تحیات طبقۂ اعلیٰ چنانچہ بندگی و خدمت و عبودیت
و اظہار غلامی وغیرہ ملوک فرش زمین عبودیت اور حاشیۂ بساط فدویت کو لب ادب سے بوسہ دیکر لوازم خدمت
بجالاتا ہی اور شرائط جبین سائی و آستان بوسی ادا کر کے مراسم اطاعت پیش پہونچاتا ہی اولاد ملوک خاک
عتبۂ عالیہ کو سرمۂ چشم فرمانبرداری اور گلگونۂ رخسار خدمتگزاری کر کے گوہر نیازمندی سلک عرض مین منسلک
کرتا ہی معظمات مراسم خدمات بندگانہ و لوازم عبودیات چاکرانہ کہ سر دفتر اوراد و اذکار ہی لیلی نہار آستانۂ حرم
و حرم تعظیم پر تبلیغ کرتا ہی امرا کرام سرجان نثاری خط خدمتگاری پر رکھتا ہی اور نقوش بندگی سے صفحات
اوقات کو مزین کر کے قواعد عجز و انکسار کو رواج دیتا ہی اور یہی طریقہ ہی واسطے صدور و وزرا و دیوان و
ملازمین وغیرہ کے اور طبقۂ اشرف کیواسطے یہ طرز ہی کہ دعا و ثنا شامل ہوتی ہی جیسے دعوات معطر
نسیم و تحیات عنبر شمیم یا وہ ہدیۂ دعوات کہ جسکی نسیم عنبر شمیم خوشبوے اخلاص سے معنبر ہوا اور تحفۂ دعوات کہ جس کی
ہواے دلکشا نکہت اختصاص سے معطر ہو ملازمان آستانِ رفعت نشان کی خدمت مین ابلاغ کرتا ہی اور طبقۂ اوسط
کیواسطے وہ سلام کہ خلوص عقیدت پر مشتمل اور وہ تحیت کہ وفور محبت پر منطوی اور نور آشنائی کی طرح سراپا
روشنائی اور مردم چشم کی صورت چشم مردم کی بینائی ہو انتقش ارسال سے منقوش کرتا ہی اور یہین ایک نکتہ اور بھی
ہی یعنی طبقات مکتوب الیہ کے تحیات کا منصب ملاحظہ کر کے بر اعتبار اعمال کے طریق پر اسکے موافق الفاظ
لائے جائین تو بہر حال مزید حسن و لطافت کا سبب ہی مثلاً قاضی کے واسطے وہ تحیت کہ کاتبان دار القضاے
ازل نے جسکے مضمون کو صدق دعوای مودت ولا سے سجل کیا اور وکیلان محکمۂ قدر نے روز نامۂ لم یزل مین
گواہی محبت و وفا سے مدلل کیا ہو مجلس اعلیٰ پر نثار کرتا ہی اور اطبا کے واسطے وہ نسیم خدمات کہ جسکی خوشبو
انفاس مسیح کے مانند دافع علل و اعراض اور شافی اسقام و امراض ہو علیٰ ہذا القیاس مفسر اور محدث اور فقیہ
اور خطیب اور واعظ اور محتسب اور قاری اور حافظ اور صرفی اور ادیب و حکیم اور منجم اور شاعر اور خوشنویس
اور حاجی وغیرہ کے واسطے بھی یہی سمجھنا چاہیے تحیت مناسب اخوانیات جو دعا کہ شمیم وفا مشام جان مین
پہونچائے اور جو ثنا کہ غنچۂ صدق و صفا کو چمن دل و جان مین کھلائے نسیم سحری کے ہمراہ خدمت مبارک مین ارسال
کرتا ہو بیان عرض اخلاص رسائل بلغا و مکاتیب فضلا مین اداے تحیت کے بعد عرض اخلاص کا محل ہی اسکی
دو قسمین ہین قسم اول مناسب طبقات قسم دوم مناسب اخوانیات مناسب طبقات: و حصون پر
منقسم ہی عرض اخلاص اور ختم کلام چنانچہ ملوک کے واسطے عرض اخلاص بعد ادا سے مراسم فرض حضرت
بَدِیْعُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ کے بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ حضرتِ فَیَّاضٍ عَلَی الْاِطْلَاقِ سے خلوص نیت اور صفاے طویت سے

بیان اخلاص

دوام عہود سلطنت و جہانبانی اور قوام حدود خلافت و سلطان نشانی کا مستدعی رہتا ہی تمام الکلام
دفتر اس مراد کا بفیض فضل رب العباد ہمیشہ طرازِ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ سے مطرز اور اعزاز اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُم سے معزز رہے
و علی ہذا القیاس اولادِ سلاطین ہنگام سحرگاہ حضرت الٰہ سے چاہتا ہی کہ ہمیشہ ربع مسکون زیر فرمان
ہمایون اور آئینۂ سلطنت زنگار زوال سے محفوظ و مصئون رہے مصرعہ تمام الکلام اس دعا کیواسطے
روح الامین آمین کہے ملکات حضرت مجیب الدعوات و واہب العطیات سے کہ بخشنے والا سعادت
جاودانی کا اور برلانیوالا حاجات دو جہانی کا ہی مزید جاہ و حشمت اور دوام عصمت و عظمت حضرت کی درخواست
کرتا ہی وَاللّٰهُ سَمِیعٌ مُجِیبٌ وَ هُوَ السَّمِیعُ وَ الْمُجِیبُ امرار و حکام دعاے مقدمۂ شہنشاہ اقدس کا کہ کافۂ انام پہ
عین فرض اور فرض عین ہی بیل و نہار ورد رکھتا ہی اور ترقی دولت بندگان حضرت ارت پناہی کی دعاے
نیم شبی و سحرگاہی مین عنایت بے نہایت آلٰہی سے چاہتا ہی مصرعہ تمام ... ہم امیدوار ہون کہ دعا
مستجاب ہو ✤ اور صدور ارکان دولت اور وزرا و اعیان حضرت اہل دیوان و ارباب قلم اور
تمام ملازمین والاہمم کیواسطے علیٰ قدر مراتب یہی طریقہ بہتر ہے عرض اخلاص طبقۂ اشرف کے
واسطے یعنی نقبا و سادات اور ائمۂ ثقات اور مقتداۃ والا و مشایخ کبریٰ اور ارباب علوم دینیہ اور اصحاب
مناصب شرعیہ اور حکما و فضلا و غیرہم کیواسطے بھی یہی قاعدہ ہی اور طبقۂ اشرف بھی اسی ذیل مین
شامل ہین ہر ایک مرتبہ کا لحاظ ملحوظ خاطر رہے عرض اخلاص لائق اخوانیات حضرت مسبب الاسباب
و مفتح الابواب جل جلالہ و عم نوالہ سے ہمیشہ بتضرع و زاری و عجز و انکساری آپکے دوام ایام کامگاری و
انتظام اسباب نامداری کی طلبگاری ہی اور ترقی دولت ہمایون و تزائد اقبال روز افزون کی امیدواری ہی
شعر تمام الکلام یہ وہ دعا ہی جو عرش برین کا قصد کرے ✤ فلک سے فیض قبول آئے بہر استقبال ✤
شوقیات عرض اخلاص کے بعد اسکا محل ہی اور اکابر فن کتابت اسپر متفق ہین کہ ذکر شوق مکاتیب
ملوک مین مناسب نہین اور مکاتیب معظمات حجرات سلطنت اور مخدرات حرمت و حشمت مین بھی نہین چاہیے
مگر باقی رسائل طبقات مین وقوع پاتا ہی اور اخوانیات مین نہایت مناسب ہی اور بیان شوق شرح
طلب ہی اسواسطے کہ بعضے مکاتیب مین حسب مقتضاے مقام ذکر شوق اور بعضے مین ذکر فراق لازم ہی
اور یہ امر ضروری ہی کہ ذکر شوق مین تمناے مواصلت کا اظہار اور ذکر فراق مین صدمۂ جدائی کا بیان ہوتا ہی
چنانچہ بیان شوق براے اخوانیات آرزومندی مشاہدۂ طلعت دلکشا و اشتیاق دیدار
جمال جہان آرا اس درجہ سے گذر چکا ہی کہ وہم دور اندیش جسکی سرحد تک گذر سکے اور ناظم عبارات
اسکو سلک بیان مین منسلک کر سکے مؤلف اے دوست ہی طویل بہت داستان شوق ✤ ممکن نہین

زبان قلم سے بیان شوق + **فقراتِ فراقیہ و ابیات** بخدائے لایزال آتشِ اشتیاق کا اسقدر اشتعال ہی کہ سوائے زلال وصال کے منطفی ہونا محال ہی اور تقریر حکایت اشتیاق و تحریر شکایت فراق اُس سے ہزار درجہ زیادہ ہی کہ سفیر فہم تیز تگ اور قاصد وہم دُور دو بہ امدادِ زاد تصور و راحلۂ تفکر اُس کے بیان کا بیان طی کر سکے **مؤلف** ترے فراق مین اک دل ہی اور ہزارون درد + تری جدائی مین اک سینہ اور ہزارون داغ + **قطعہ مؤلف** قسم اُسکی کہ جس کی قدرت سے + سخت و دشوار سہل و آسان ہی + کہ مجھے تیرے رنج فرقت مین + زندگانی و مرگ یکسان ہی + **دعاے ملاقات** دو قسم ہی ایک بعد فقراتِ شوقیہ کے اور ایک بعد کلماتِ فراقیہ کے اور اُسکا قاعدہ بھی موافق فقرات شوقیہ و فراقیہ کے جداگانہ ہی چنانچہ **قسم اول بعد فقرات شوقیہ** حضرت واہب المواہب عز شانہ و عظم سلطانہ ملاقاتِ اشرف کی دولت غیر مترقب کہ عنوان جرائد سعادات اور دیباچۂ دفاترِ مرادات ہی مکمن غیب و مخزن لاریب سے بوجہ احسن روزی فرمائے **قسم دوم بعد فقرات فراقیہ** حضرت جامع المتفرقین اپنے احسانِ قدیم و فضل عمیم سے ایام غم انجام دوری و ہنگام نحوست فرجام مہجوری کو ساعات مسرت آیات وصال اور اوقات بہجت سمات اتصال سے مبدل فرمائے **بیان تاریخ کتابت** متقدمین نے تعین زبان کتابت مین بہت مبالغہ کیا ہی اور متاخرین نے اُسکو نسیاً منسیاً جانا مگر اصل حال یہ ہی کہ ذکر تاریخ کتابت متضمن فوائد بے نہایت ہی کسواسطے کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ ایک حال ایک تاریخ معین مین کسی وقت تحریر ہوتا ہی اور اُسکے برخلاف دوسرے وقت کوئی اور چیز لکھی جاتی ہی پس اگر تاریخ معین نہو تو دو مکتوب کا مضمون جنکو ایک شخص نے اوقات مختلف مین لکھا ہو مخالف نظر آتا ہی اور اسوجہ سے کہ ہر ایک بمقتضاے وقت لکھا گیا ذہن انسان نارسا رہجاتا ہی اور دوسری یہ بات ہی کہ اگر کوئی شخص مکتوب لکھے اور وہ کسی ہرج راہ یا غفلت قاصد وغیرہ کے سبب سے مکتوب الیہ کے پاس ایک مدت کے بعد پہونچے اور مکتوب الیہ اُس کے جلد آنے کا منتظر ہو تو اِس صورت مین خواہ مخواہ کاتب سے ملول ہوتا ہی لہذا تاریخ ثبت ہونے کے باعث عذر کاتب واضح ہی مثلاً بتاریخ یکم محرم الحرام فاضت برکاتہ علی الانام یہ صحیفہ ضراعت رقم اطاعت سے مرقوم ہوتا ہی یا صبح یوم عید الفطر لازال رائح العطر اس صحیفہ کے دسیلے سے سلسلۂ ارادت قدیمی کو تحریک دیتا ہی علے ہذا القیاس ہر شہر کے واسطے بھی ایک فقرۂ صفاتیہ یا دعائیہ تحریر کیا جائے تو بہت مناسب ہی ذکر مکان کتابت اور یہ بھی بیفائدہ نہین ہی اس لیے کہ مکتوب الیہ حال کاتب سے زیادہ وقوف حاصل کر لیتا ہی اور علاوہ ازین شاید کہ وہان کاتب کے ہونے سے مکتوب الیہ کو کسی طرح فائدہ عائد ہو بہر حال اس امر کی اطلاع موجب سرور خاطر ہی اور رسائل فاضل مین ایسا نظر سے گذرا ہی کہ ذکر زمان و مکان

بیان زمان کتابت

بیان مکان کتابت

شامل زیب رقم پاتا ہی چنانچہ یہ صحیفہ فلانے وقت فلانے موضع سے تحریر ہوا جوکہ ذکر زمان سے تاریخ و وقت
مراد ہی اور ہم ابھی اُسکا طریقہ بیان کر چکے لہذا صرف ذکر مکان کے قاعدے پر اکتفا کرتے ہین جیسے یہ مکتوب
محبت اسلوب شہر شاد بہر دانش آباد سلطانت بنیاد سے آستانۂ عالی کی طرف متوجہ ہوتا ہی اور خبیر ہوشمند پر
مخفی نہین ہی کہ تاریخ زمان اور ذکر مکان کے بعد جو حال اور مدعاے خاص ہی تحریر کرتے ہین اس مقام پر اسکے
مثال کی احتیاج نہین اسلیے کہ درحقیقت وہی مضمون تحریر مکتوب کا سبب ہوتا ہی مگر صرف یہی بات یاد رکھنی کافی
ہی کہ مضمون دل کو اُن الفاظ مین کاتب ادا کرے کہ جو مکتوب الیہ کے حسب مدارج ہون اور تفاوت مراتب کا بیان
ہر لفظ سے واضح و آشکار ہوتا رہے اور تعین مراتب مین اول سے آخر تک کسی مقام پر فراق واقع نہو الغرض جبکہ
محل اختتام
احوال تمام ہوتا ہی محل اختتام ہی اور اختتام مشتمل ہی مقدمہ و دعا پر اور دعا نثر مین ادا کیجاتی ہی اور شایان ہی
کہ منظوم ہو مقدمہ کی بنا عذر و معذرت پر مبنی ہی اور یہ عذر و معذرت دعا کے واسطے ایک تمہید
مناسب ہی جیسے زیادہ مجال جرأت نہین کہ تصدیع دائرہ ادب سے خارج اور اختتام کلام دعاے دوام دولت
و اختتام پر انسب و اولےٰ جانتا ہی مصرعہ دعا پر مناسب ہی ختم کلام + اور مقدمات منظومہ تین قسم ہین
اول طرح اختصار اور دعا باہم ہو اور مکتوب کو اسی بیت پر ختم کرین دوم بعد اختصار کے دعا کی طرف ایما
کیا جائے اور دعا شریک نہو اس صورت مین دعاے منثور مناسب ہی سوم ذکر اختصار پر اکتفا کرکے دعا کا ذکر نکرینگے
مگر لازم ہی کہ اسکے بعد بھی دعاے منثور ہو نوع اول وقت دعا رسید سخن مختصر کنم + عالم بکام باد و سعادت مدام باد +
نوع دوم تا نگذرے طبع والا پر ملال + اب دعا پر خوب ہی ختم مقال + نوع سوم چون زحد بگذشت
جرأت مختصر سازم سخن + بیش ازین تصدیع دادن شیوۂ خدام نیست + دعوات طبقۂ اعلیٰ اعظم سلاطین
رایات ظفر نگار نصرت شعار نفخ صور تک منصور اور آیات جہانبانی صحائف ادوار و اوراق سور کار پر ہنگام نشور تک
منشور رہے مؤلف نور بخش مہر انور ہو ترا بخت بلند + بوسہ گاہ چرخ اخضر ہو ترا نعل سمند + وزرا آفتاب
وزارت و سایۂ جلالت صدمۂ زوال و آفت انتقال سے محفوظ رہے مؤلف بسیط خاک زمین ہو جاودان تجھسے +
کہ تو خلاصۂ ترکیب چار ارکان ہی + وعلی ہذا القیاس دعاے اختتام طبقۂ اشرف علما و فضلا
لوح محفوظ خاطر اشرف کہ آئینہ اسرار غیبی و عکس پذیر انوار لاریبی ہی منبع فیض سبحانی اور مجمع فضل ربانی رہے
مؤلف حفظ رحمان ترا نگہبان ہو + تو نگہبان دین رحمان ہی + زہاد و صلحا اوقات طیبات و ساعات
بابرکات انتظام امور جمہور انام مین مصروف رہے مؤلف نکہت فیض و لطف سے تیرے +
جان رو حانیان معطر ہو + طبقۂ اوسط کے واسطے صفحۂ قبول و اقبال نقوش جاہ و جلال سے ہمیشہ
آراستہ اور صحیفۂ عشرت و شادمانی رقوم دولت و کامرانی سے پیراستہ رہے مؤلف دل ادتری ہو عنایت

ازلی + قرینِ حال رہے نورِ لطفِ لم یزلی + عوام اوقات شریف بخیر وخوبی گذران باد مؤلف مددگار ہو رب
داور تیرا + ہمیشہ رہے بخت یاور تیرا + اخوانیات کیواسطے سعادتِ ابدی اور کرامت سرمدی قرینِ ایام
ہمایون اور رفیق اقبال روز افزون رہے + مؤلف ہمیشہ مہر شرف تیرا بیزوال ہے + دعاے گوشہ نشینان
رفیقِ حال رہے اور عنوان مکاتیب یعنی سرنامۂ خطوط کے واسطے طریق قدما متنوع ہی بعضے تعریف
و توصیفِ مکتوب الیہ بلکہ لقب و اسم کو بھی بروجہ تعظیم لکھتے ہین اور بعضے صرف لقب پر اکتفا کرتے ہین اور یہ طرز
ادب سے بہت قریب ہی اور بعضے نام و لقب سے متعرض نہین ہوتے بلکہ صرف کوئی لفظ مشتملہ عجز و انکسار و عبودیت
و انقیاد طبقات ین اور متضمن بر محبت و اخلاص و مودت و اختصاص اخوانیات مین نگارش کرتے ہین
یہ طریقہ مشہور ہی اور اس وقت مین نام یا لقب مکتوب الیہ کا ایک کنارہ پر دعا کی طرح بجاے عنوان رقم
کرتے ہین اور اکثر ایسا دیکھا ہی کہ اخوانیات مین کوئی بیت یا نثر کہ جس سے اظہار خصوصیت ہو لکھتے ہین چنانچہ
ہم تمھین دونون کی مثال دیتے ہین باقی بھی اسی پر قیاس کرلینا چاہیے فارسی مین یہ صورت ہی کہ شرف
از مطالعہ خداوندی یابد بالخیر والحسنی یا بنظر رحمت آراستہ باد بالعز والکرامۃ یا ملازمان حضرت عالی بوقت فرصت
معروض گردانند یا خدام عتبۂ سپہر احتشام بموقف عرض رسانند اور اردو مین ملازمان حضرت عالی فرصت کے
وقت شرف التفات سے مشرف کرین اور نظم کی مثال یہ ہی فارسی مین شعر در وصف دوست حاجت عنوان نامہ
نیست + مکتوب دل بحسن ارادت مُعَنوَن ست + شعر کاشکے خود نامۂ خود بودمی + تا بخاک درگہش رُخ سودمے +
اور اردو مین یہ دو مثالین کافی ہین + مؤلف ای خط شوق جاکے وہان دستبوس ہو + مین بھیجتا ہون تجھکو
کسی کی جناب مین + مؤلف ای نامہ جبین خاک پہ مل عجز و ادب سے + پہونچے تو اگر خدمتِ عالی مین کسی کی +
جبکہ شہزادۂ خرد پرور اس مقام تک تقریر بیان کرچکا تو ارشاد کیا کہ ہمنے اسقدر مکتوبِ خطابی کا بیان کیا
اور اب مکتوبِ جوابی کا بھی تھوڑا سا تذکرہ کرتے ہین ای دبیر خیر واہ منشی کبیر اذہان جلیلۂ سخنوران معاصر
انشا و مراسلات اور افکار سینۂ مستحضران قواعد ابداع مکاتبات پر مخفی نہین ہی کہ تمام ارکان مخاطبات
سواے افتتاحات کے مکاتیب جوابی سے بطرز جداگانہ ہین اور خاص جوابیات کے واسطے سات رکن
مقرر ہین اول افتتاح دوم مقدمہ با توابع یعنے مفتتح اور وصف اور تتمہ سوم تعریف مکتوب چہارم
تعظیم مکتوب پنجم نتیجہ ششم مقابلہ ہفتم شکر پس اول افتتاح اور وہ دو قسم ہی اصلی اور رسمی اصلی
وہ ہی کہ دیباچہ کتابت حضرتِ مبدع الامالکم کے نام فرخندہ انجام سے مزین و محلی ہو اور اگر وہ بطریق
براعت استہلال کہ جسکا بیان خطابیات مین مذکور ہوا تحریر کیا جاے تو بہتر ہی اور جوابیات مین جلیسا مناسب
معلوم ہو چنانچہ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْکِتَابَ وغیرہ اور رسمی وہ ہی کہ اول کوئی بیت یا قطعہ مشتملبر ذکر وسود خدا

کہ جسکا جواب لکھنا منظور ہی نگارش ہو خواہ طبقات مین خواہ اخوانیات مین اور اس موقع پر مراتب طبقہ اعلی چار پر اور طبقہ اشرف چھ پر اور طبقہ اوسط دو پر منقسم ہوا ہم ہر طبقہ کے واسطے علے الاجمال ایک دو شعر بطریق تمثیل بیان کرتے ہین اور یہ اشعار اگر مکاتیب اردو مین بھی بزبان فارسی تحریر ہون تو بہت مناسب ہی اسواسطے کہ ہمیشہ اساتذۂ متقدمین نثر فارسی مین نظم عربی لکھتے ہین سلاطین و خواقین کے واسطے ای صبا منشور شاہ کامران آوردۂ + مژدۂ از حضرت شاہِ زمان آوردۂ + امرا و صدور مقربین کے واسطے عنایت نامہ آورد قاصد از جناب او + دلم آسودہ گشت و تازہ شد جان از خطاب او + وزرا و اہل دواوین کے واسطے نفحۂ مہر و وفا از گلشن دولت وزید + یعنی از نزدیک آصف نامۂ نامی رسید + دیگر ہمایون کتابے چو دُرِ خوشاب + رسید از جناب وزارت مآب + تمام ملازمین کے واسطے آخر ای بادِ صبا در کلبۂ احزانِ ما + اینچنین منشور دولت از کجا آوردۂ + اور درجۂ اشرف کیواسطے نقبا و سادات و ائمہ و قضات ہمایون نامۂ آمد کہ از وے تازہ شد دلہا + مہ رخشندہ طالع گشت و روشن ساخت منزلہا + مشائخ و ہُداۃ کے واسطے آمد پیام آنکہ پیامش مبارک ست + جانم فدا کہ نامۂ نامش مبارک ست + ارباب مناصب شرعیہ کیواسطے زان فاضلِ زمانہ خطابے بمن رسید + کز وے دلم بآرزوے خویشتن رسید + حکما و فضلا کیواسطے زہے سعادت من کز تو ام رسید سلام + ہزار بار علیک السلام والاکرام + اور درجۂ اوسط کیواسطے اعیان و مشاہیر مکتوب جانفزاے تو نزدیک من رسید + آرے دلم بآرزوے خویشتن رسید + عوام الناس کیواسطے پیک مبارک ست نسیم سحرگہی + مشتاق را امید ہد از یار آگہی + اور اخوانیات کے واسطے اشعار دوستانہ کی تحریر مناسب ہی خواہ ابیات ہون خواہ قطعات چنانچہ ہم چند مثالین دونون صورتون پر بیان کرتے ہین ابیات براے اخوانیات

ای صبا این خطِ مشک افشان ز چین آوردۂ
یا نشانِ خامۂ آن نازنین آوردہ

آورد صبا از طرف یار پیامے
المنتہ للہ کہ رسیدیم بکامے

بحمد اللہ کہ آن یارِ گرامے
مرا از نامۂ خود ساخت نامے

ہزار جانِ گرامی فداے نامۂ دوست
کہ نور دیدۂ دل در رقوم نامۂ اوست

بادِ نوروز شمیمِ گلِ رعنا آورد
یعنی از دوست پیامے بسوے ما آورد

ای صبا لطف نمودی و صفا آوردی
کہ ز جانان خبر مہر و وفا آوردی

قطعات براے اخوانیات

فرخندہ قاصدے کہ رسید از دیارِ یار
با نامۂ رقم زدہ زان کلکِ مشکبار

گاہے ز ذوقِ مقدم او دل کنم فدا	گاہے برائے نامۂ او جان کنم نثار
این چہ نامہ است کہ از کشور یار آوردند	وین چہ نافہ است کہ از چین و تتار آوردند
بیدلِ غمزدہ را مژدۂ دلبر دادند	بلبلِ دل شدہ را بوے بہار آوردند

قسم دوم مقدمہ اور وہ عبارت ہی اُن الفاظ سے کہ جو تعظیم مکاتیب واردہ پر مشتمل ہین اُنکا مرتبہ طبقات اور اخوانیات مین متفاوت ہی اور اُس کی بنا تین اصل پر مبنی ہی اول مفتتح دوم وصف سوم تتمہ مفتتح وہ ہی کہ تعریف مکتوب کے ہمراہ مکتوب الیہ کی بھی تعریف مناسب حال ہو اور وصف دو نوع ہی جزئی اور کلی وصف جزئی چند کلمات ہین محتوی بر تعریف اجمالی اور اگرچہ سخن اُسکے بغیر کامل ہی مگر کتابت کو اُس سے زینت حاصل ہی وصف کلی کو منشیون کی اصطلاح مین تعریف کہتے ہین اور تتمہ چند کلمات ہین وہ مکتوب کے بیان مین کہ جس پر مفتتح تمام ہوتا ہی پس ہم دونون کی مثال علحدہ علحدہ بیان کرتے ہین اول طبقات کہ چار نوع پر منقسم ہی سلاطین کے واسطے مفتتح ہماے ہمایون فال اور عنقاے قاف قبول اقبال یعنی طغراے غراے ملک آرائی اور توقیع رفیع کشورکشائی نے وصف مشرقِ درگاہ عالم پناہ سروری اور مطلع التفات و ذرہ پروری سے صورت آفتاب جہانگیر و شکل ماہ منیر جلوہ پرداز تتمہ بال عنایت و بازوے رعایت سے سرگرم پرواز فرق ہوا خواہ بلا اشتباہ پر از روے دولت و حشمت سایہ انداز ہوا امرا و صدور و مقربین مفتتح منشور دولتِ ابدی اور طغراے سعادت سرمدی یعنی خطاب عالیجناب نے وصف کہ فنون مراتب رافت سے مشحون اور صنوف رعایت عاطفت سے مقرون تھا تتمہ مصرعہ برج شرف سے مہر صفت جلوہ گر ہوا ۔ وزرا و دیوان مفتتح عالی فرمان جلیل الشان لازم الاذعان جناب وزارت و صدارت مآب سے وصف شمول انواع مسرت و کامرانی سے مجلی اور حصول اقسام مرادات دو جہانی سے معلی تتمہ دیوان خانۂ الطافِ ازلی و اعطافِ لم یزلی سے نزولِ اقبال فرماکر کمترین کے واسطے موجب ازدیاد جاہ و جلال ہوا تمام ملازمین کیواسطے مفتتح ملاطفۂ مشکین طراز اور مخاطبۂ مسکین نواز یعنی کتاب والی اور خطاب عالی نے وصف کہ مآثر اعانت و عنایت سے آراستہ اور مفاخر حمایت و رعایت سے پیراستہ تھا تتمہ شرفِ ورود ارزانی فرمایا اور طبقۂ اشرف کہ چھ قسم پر منقسم ہی اُنمین سے سادات و نقبا کے واسطے مفتتح موہبت خزائن میامن غیبی اور پرتو مکرمت کنوز رموز لاریبی یعنی مکاتبۂ شریف و مخاطبۂ لطیف نے وصف کہ نور کواکب کی طرح تابان اور شعاع ثواقب کی طرح رخشان تھا تتمہ زاویۂ قلوب دعا گویان دولتخواہ کو جرم نیر اعظم کی طرح روشنی کی دولت بخشی ائمۂ اسلام و قضاۃ مفتتح نفحت ریاض دین پروری اور نکہت گلزار شریعت گستری

یعنی مخاطبۂ نامی اور نامۂ گرامی نے **وصف** کہ جان بخشی مین اعجاز مسیحائی کا دم بھرتیوالا اور نسیم صبح کی طرح غنچہ
دل شگفتہ کرنیوالا تھا **تتمہ** مخلصون کے روضۂ امید کو بہار مراد سے طراوت و نظارت بخشی **مشائخ عظام**۔ **مفتتح**
فتوحات عالم اقدس اور فیوضات عرصۂ مقدس کہ بشارت کلام ہدایت انجام سے اشارت ہی **وصف** مشتمل بر
معانی ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق **تتمہ** افق غیب اور ستق لاریب بوجہ احسن مستحسن چہرہ کشا و جلوہ نما ہوا
اہل منصب شرعیہ۔ **مفتتح** نسیم الطاف الٰہی اور شمیم اعطاف نامتناہی یعنی خطاب مستطاب **وصف**
روائح ریاحین سے زیادہ معطر اور فوائح بساتین سے زیادہ معنبر **تتمہ** وقت مسعود اور زمان محمود مین تازگی
بخش گلشن قلوب و چمن صدور ہوا **ارباب حکمت کے واسطے**۔ **مفتتح** برکات انفاس حکمت شعار
اور نشحات اقلام الہام آثار یعنے مخاطبۂ شریف نے **وصف** کہ خاصیت اکسیر اعظم بلکہ برکت اعجاز عیسیٰ مریم
رکھتا تھا **تتمہ** ورود اجلال سے جان تازہ بخشی **اہل فضیلت کے واسطے**۔ صحیفۂ لطائف معانی و سفینۂ
جواہر زواہر روحانی یعنی کتاب بیمثال و خطاب بیمثال نے **وصف** کہ آرائش علم و افضال سے پیراستہ
اور پیرایۂ فضل و کمال سے آراستہ تھا **تتمہ** سعادت نزول سے مسرت تازہ اور دولت ورود سے بہجت بے
اندازہ بخشی **طبقۂ اوسط** کہ دو شکل پر متشکل ہی **اصول و اعیان کیواسطے**۔ **مفتتح** معاوضۂ عزیز و کریم و ملاطفۂ
لازم الاعزاز و التکریم نے **وصف** کہ مشعر انواع کامرانی اور مخبر اسباب شادمانی تھا **تتمہ** ازدیاد خلوص و
خصوص کا سبب ہوا **اوساط الناس**۔ **مفتتح** ملاطفۂ مرغوب و مفاوضۂ مطلوب **وصف** دلکشا مانند
ہوائے بوستان اور طرب افزا مثل وصال دوستان **تتمہ** خوب ترین اوقات اور بہترین ساعات مین وصول ہوا
اخوانیات کیواسطے بھی یہ طرز ہی **مفتتح** کلام مبارک پیام اور پیام سعادت انجام کرامت فرجام نے
وصف کہ گلدستہ قدسی کی طرح دلآویز اور غالیۂ مجلس انس کے مانند طرب انگیز تھا **تتمہ** مخلصان قدیم پر
شرف نزول اقبال فرمایا اور پایۂ افتقار کنگرۂ افتخار پر پہونچایا اور فارسی مین یہ طریقہ سلیس ہی چنانچہ۔ **مفتتح**
مفاوضۂ عنایت سمات و مخاطبۂ رعایت صفات **وصف** چون طلعت مشتری فرخندہ و چون چہرۂ ناہید درخشندہ
تتمہ شعر پرتو حسن التفات انداخت ۔ چشم احباب رامنور ساخت ۔ و علیٰ ہذا القیاس **قسم سوم تعریف**
مکتوب اُسکا محل **تتمہ** کے بعد انسب ہی اور یہی وصف بجائے وصف جزئی بھی تحریر ہو سکتا ہی اور ظاہر ہی
کہ مکتوب کی تعریف درحقیقت کاتب کی تعریف ہی پس جسقدر اُسمین مبالغہ ہو سکے اثر تعظیم زیادہ ظاہر ہو
اور تعریف یا خط مکتوب سے منسوب ہوگی مثلاً جودت حروف اور لطافت ترکیب و صورت یا سلامت الفاظ و رعایت
فصاحت و بلاغت وغیرہ کا وصف اور یا کاتب سے نسبت دیجائیگی مگر بہتر یہی ہی کہ کل تعریف تحریر یا اور خط
و بلاغت کی تعریف ملوک و امرا و حکام کے مکاتیب مین شایان حال نہین ہی اسواسطے کہ وہ تعریف اُسکے

منشی و کاتب کی طرف رجوع کرتی ہی نہ کہ اُنکی جانب پس جیسا کہ ہم وصف جزئی مین مثال دے چکے اُسیقدر کافی ہی اور صدور و امرا کے مکتوب مین کہ خود بذاتِ خاص جس کی کتابت فرمائی ہو جائز ہی اور مکاتیب سائر ملازمین کے واسطے زیادہ تعریف کی ضرورت نہین اور جواب طبقۂ اشرف مین تمام تعریف لائق مناسب ہی اور اوسط حکم سائر رکھتا ہی مگر جوابہاے اخوانیات کی زینت تعریف سے ہی اور اس لیے ہم تعریف مکاتیب کی مثال دو صورتون پر بیان کرتے ہین **اول تعریف مکاتیب طبقۂ اعلیٰ و اشرف نثراً و نظماً تعریف نثر کی مثال** سواد اُسکی کحل الجواہر دیدۂ خردہ بین اور مداد اُس کی قرۃ العین باصرہ حور العین اُسکے مطالع الفاظ سے آثار فصاحتِ کامل طالع اور اُس کے مقاطع کلمات سے انوار بلاغتِ شامل لامع اُسکے دامن خطِ سیاہ سے ہزار شبِ قدر نمودار اور اُسکے گریبان معانی دلفریب سے ہزار روزِ عید آشکار **تعریف نظم کی مثال** دران عبارت شیرین زخطا شور انگیز ٭ بیان معنی سحرست ٭ صورتِ اعجاز ٭ **تعریف مکاتیب اخوانیات نثر** سواد دیدۂ بیاض ملاطفۂ سامی مین حیران ہی اور بیاض ورقہ سواد مخاطبۂ نامی پر نگران اُسکا ہر نقطہ عارض سخنوری کا ایک خالِ زیبا اور اُسکا ہر حرف صفحۂ سخنپروری کا ایک نقش دل آرا **نظم کی مثال** درزمانیکہ سوادِ خط او را دیدم ٭ روز نوروز و شب قدر بیکجا دیدم ٭ قطعہ نامۂ دیدم کہ نظم و نثر جان افزاے او ٭ قیمت دُرِ ثمین و لولوے شہوار داشت ٭ ہم سواد او مثال طرۂ جانان نمود ٭ ہم بیاض دلنشان عارض دلدار داشت **قسم چہارم تعظیم مکتوب مین** وہ اعاظم طبقۂ اعلیٰ و اشرف سے مخصوص ہی اور اخوانیات مین بھی ممکن ہی اسکا محل تعریف کے بعد ہی اور کبھی بجاے تعریف کلی کے بھی لکھتے ہین مگر اس شرط پر کہ پھر دوسری تعریف سے متعرض نہون چنانچہ **عظامِ طبقۂ اعلیٰ کیواسطے** لوازم خدمت و مراسم عبودیت ادا کر کے اُس فرمان عالیشان و طغراے فیض نشان کو دست اعزاز و اجلال سے فرق مباہات و مفاخرت پر رکھا **شعر** خط شریف ترا در دو دیدہ جا کردم ٭ ہزار گونہ دعا گفتم و ثنا کردم ٭ **عظام طبقۂ اشرف کے واسطے** اس فتوحاتِ غیبی و فیوضات لاریبی کے نزول و ورود کا قدم اجلال سے استقبال کر کے افتخار دینی و دنیوی کا سبب سمجھا **شعر** خطاب مستطابت بوسہ دادم ٭ گہے بر دل گہے بر سر نہادم ٭ **اخوانیات کیواسطے** سوادِ نامۂ ہمایون کو کحل الجواہر کی طرح نور بخش باصرہ جان پایا اور اُسکی بیاض کو مہر جہانتاب کے مانند مایۂ روشنی روح و روان پایا ٭ **فرد** بوسیدم و بر مردمک دیدہ نہادم ٭ پیچیدم و تعویذ دل سوختہ کردم ٭ **قسم پنجم نتیجہ کے بیان مین** اور وہ عبارت ہی ذکر فوائد صوری و معنوی سے کہ جو ورود و مطالعۂ مکاتیب سے حاصل ہوتا ہی اور یہ مکتوب کے واسطے تعریف و تعظیم جداگانہ ہی اور اسکی خصوصیت اشراف طبقۂ اعلیٰ و اشرف کے لیے ظاہر ہی اور اخوانیات مین بھی لائق و شایان ہی اور نتیجہ نظم و نثر دونون مین ادا ہو سکتا ہی

چنانچہ طبقۂ اعلی کی مثال یہ ہی ملوک وسلاطین و بیگمات اُس خطاب عالی کا فروغ انوار معنی کلام الملوک ملوک الکلام سے اسرار ارباب بصیرت پر آشکار کرتا تھا طبقۂ اشرف کیواسطے اس نور بختیاری کا ظہور اور صبح کامگاری کا طلوع نور معتقدان قدیمی اور ارادت مندانِ صمیمی کیواسطے سبب تہنیۂ اسباب سرفرازی اور مورد نتیجۂ مقدماتِ سعادت و کارسازی ہوا فرد سعادتیکہ ہمی جستم از خزانۂ غیب ✤ ہمانزمان کہ خطاشرفت رسید رسید ✤ اخوانیات کیواسطے خدا علیم ہی کہ دماغ عقل اُس روائح افضال کے نفائح سے معطر ہوا اور دیدۂ روح اُس جوامع قبول و اقبال سے منور ہوا فرد خامۂ لطف تو آن نامۂ نامی کہ نوشت ✤ بو میرسانند بشام دل ما بوی بہشت ✤

قطعہ

تعالی الله چه نامه است اینکه از راه شرف باشد	زلال فضل را منبع نهال لطف را گلشن
ز نشرش گشت هم زائل ز ظلمت یافت جان رحمت	ز لطفش گشت دل تازه ز خطش دیده شد روشن

قسم ششم مقابلہ اور بعد نتیجہ کے اُسکا محل ہی اول یہ کہ مقابل اُن نتیجون کے جو مطالعۂ مکتوب سے حاصل ہوتے ہین یا مقابل اُن عطوفت و مرحمت کے مضمون مکتوب جسپر مشتمل ہو دو تین کلمے خدمت و عبودیت کے ہمراہ سلام و تحیت کے حلی قدر مراتب لکھے جاتے ہین دوم یہ کہ طریقۂ معذرت اختیار ارسال خدمت و تحیات سے متعرض ہون اور یہ صورت ادب سے قریب ہی چنانچہ ہم ہر ایک کی مثال جداگانہ بیان کرتے ہین مقابلۂ نوع اول مناسب طبقات و اخوانیات طبقۂ اعلی کیواسطے مراحم خسروانہ اور عواطف بادشاہانہ کے مقابل ہین فن طائف اطاعت اور لوازم ضراعت موقف عرض مین معروض رکھتا ہی طبقۂ اشرف کیواسطے ہر حرف کے برابر مین ہزار جواہر زواہر خدمت و دعا اور ہر کلمہ کے مقابل مین ہزار دُرر غرر مدحت و ثنا بے ریب و ریا بالصدق و صفا پیشکش کرتا ہی اخوانیات کے واسطے آپ کے لطف و کرم کے مقابل ہین صورت اخلاص و دولتخواہی جصورت پر کہ نقشبند ازل نے خامۂ تقدیر سے لوح خاطر پر تسطیر کی تھی جلوہ گاہ ظہور مین آئی مقابلۂ نوع دوم اعتذار مین طبقۂ اعلی کیواسطے اُس عواطف سلطانی اور مراحم خسروانی کا عذر و معذرت کہ اس نمک پروردۂ قدیمی اور بندۂ صمیمی کو جس سے سرفراز فرمایا تھا حیز تقریر سے خارج اور سرحد تحریر سے متجاوز ہی شعر مؤلف ہوا فرمان عالی سایہ گستر فرق حقیر پہ اُسے یہ کمترین بندگان ظل ہما سمجھا ✤ طبقۂ اشرف کے واسطے عذر اُس نامۂ شریف کا کہ فی الحقیقت شرفنامہ اس فقیر ضعیف کا ہی کس قلم سے رقم اور کس زبان سے بیان ہو سکے فرد مؤلف گرچہ اس لائق نہ تھا فدوی مگر ای ذوالکرم شامل حال جہان ہی آپ کا خُلقِ اتم ✤ اخوانیات کیواسطے مخلص نوازی فقیر پروری اور ہوا خواہان قدیم پر الطاف گستری اُس یگانۂ آفاق کے کرم و اخلاق سے بعید و غریب اور بدیع و عجیب نہین ہی بیت مؤلف لطف تجھسے روشنی خورشید سے بو مشک سے ✤ کچھ نئی باتین نہین ہین بلکہ ہی رسم قدیم ✤ قسم ہفتم شکر مین اور وہ

عبارت ہی ذکر شکر گذاری وسپاسداری مکتوب الیہ سے سعادت احوال کاتب اور ازدیاد مناصب رفعت مراتب اور
صحت وسلامت اور عافیت وکرامت وغیرہ پر کہ مکتوب سے جو مضمون مفہوم ہوا ہو طبقۂ اعلی کیواسطے جو کہ توقیع وقیع اور
منشور رفیع کے مضمون کرامت مشحون سے صورت انتظام مہام اور نفاذ اوامر واحکام نے آئینۂ ادراک مین ارتسام پایا
مراسم سپاس گزاری پیش پہونچاتا ہی اور شکر جناب الٰہی بجا لاتا ہی الحمد للہ حمداً دائماً ابداً والشکر علی کل حال طبقۂ اشرف
کیواسطے جو کہ صحیفۂ عالیشان معانی لشان کے مضامین صداقت قرین سے علو اعلام رفعت اور ترقی جاہ وحشمت کا
حال دریافت ہو مخلص دعاگو صدق نیت سے سجدۂ شکر ادا کرتا ہی اخوانیات کیواسطے جو کہ مکتوب مرقوم سے معلوم
ہوا کہ اسباب دولت واقبال اور سامان حشمت واجلال موجود ہی اور اختر بخت یاور فرخندہ ومسعود ہی ریاض
مسرت کو رشحات حمد ربانی اور شکر سبحانی سے تازہ وسیراب اور سرسبز وشاداب کرتا ہی اور یہ بھی نظر مخفی نرہے
کہ جواب مکتوب مین اظہار عجز بھی کاتب کی تعریف کامل ہی اور لازم ہی کہ بیان عجز مکتوب جوابی کے اول
لکھا جاے اور دعا پر اختصار کر کے جلد تر شرح احوال مین مشغول ہون ورنہ تصرف منشی کے ذہن سے علاقہ رکھتا
ہی چنانچہ اُسکی مثال یہ ہی شعر قطرۂ سرگردان سے جواب دریاے گوہر فشان عین بے ادبی ہی اور ذرۂ بیسروپا سے
خطاب خورشید عالم آرا کا محض بوالعجبی ہی نظم مؤلف کسی سے وحی کا ہرگز رقم جواب نہو ۔ کوئی جواب لکھے بھی
تو با صواب نہو ۔ جبکہ تقریر دلپذیر شہزادۂ ذیجاہ عالم پناہ کی اس مقام تک پہونچی فرزانۂ روزگار نے ارشاد کیا
کہ اے خرد پرور کہانتک کلام کو طول دوگے اور کب تک سلسلۂ سخن کی رسی دراز کروگے بس بس اب حاضرین
مجلس کی سمع خراشی کا خیال کرو اور دیکھو کہ کسقدر وقت منقضی ہو چکا ہی خرد پرور نے سکوت اختیار کیا
اور تمام حاضرین دربار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے زمرۂ علما و اے مجمع فضلا و اے گروہ ادبا و اے جمہور حکما میرا
کلام ناتمام ایک عجیب عالم محویت مین مثل امواج بحر زخار و تلاطم دریاے ناپیدا کنار جوش زن تھا کہ خدا جانے
کس درجہ پر پہونچتا اور تمھاری اوقات عزیز مین خلل انداز ہوتا مگر الحمد للہ کہ مین بہت جلد خبردار ہو گیا اور تمھارا وقت
بھی زیادہ ضائع نہونے پایا سب نے عرض کی کہ اے رشک سحبان و اے غیرت حسان ہم اُس وقت کو اپنی عمر گرامی کا
نتیجہ تصور کرتے ہین اور اوقات عزیز کا خلاصہ جانتے ہین کہ جسوقت آپکے فیض ہمکلامی سے خرد افروز
اور آپکے استماع تقریر سے بہرہ اندوز ہوتے ہین مؤلف تحریر کی تصویر ہی تقریر
تمھاری ۔ اب ہم ہمہ تن گوش بنین یا ہمہ تن چشم ۔ بادشاہ عرش بارگاہ نے
فرزانۂ روزگار کو ہزار تحسین و آفرین خلعت گرانبہا سے
مشرف کیا اور دربار برخاست
ہوا

باب دہم موسوم بہ عقل اول

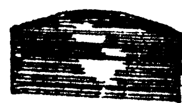
مؤلف

عالم مستی مین ہین مدہوش رند بادہ نوش
فصل زور و شور ہی اور موسم جوش و خروش
ساقیا کیون دم چرُاتا ہی ذرا میدان مین آ
جھیپنے کی بات کیا ہی ادہ گار سے فروش

جس وقت شہزادۂ خرد پرور ہمایون فر انجمن امتحان سے درس گاہ معلی شان مین رونق افزا ہوا طریقہ مستمرہ کے موافق فرزانۂ روزگار عالی وقار کے روبرو بامید حصول تعلیم جلوہ فرما ہوا اُستاد فرخ نہاد نے زبان ہدایت بیان سے ارشاد کیا کہ اے سعید کونین داے وحید دارین اب تمنے علوم اعلیٰ اور فنون اشرف مین بخوبی کار روائی کے لائق دستگاہ لیاقت پیدا کرلی ہی اور عنایت بےنہایت حضرت رب العزت سے کسی مقام پر بند نہو گے یہ تمام باتین تعلیم روحانی سے متعلق تھین اب تعلیم جسمانی سے بھی بہرہ اندوزی نشان تصرف وغیرہ زیبی ہی یا درکھو کہ قوت و توانائی ایک بڑی نعمت الٰہی ہی جو انسان قوی و زور مند ہوتا ہی اُسکی ذات سے کارہاے سخت انجام پاتے ہین اور مہمات عظیم انصرام قبول کرتے ہین اور جو کوئی ضعیف و ناتوان ہوگا اُس سے ہرگز محنت و مشقت اور زور و قوت کے کام ہو نسکینگے اسیلیے کہ مرد ناتوان کو بار سر بھی وبال دوش ہوتا ہی پس بار مہمات کا کس طرح متحمل ہوسکیگا اور کارہاے زور و قوت کو کس صورت سرانجام دیگا الغرض سواری اسپ تیز رفتار اور ہنگامۂ گیر و دار اور اعداے دولت بیزوال سے معرکۂ جدال و قتال اور تمام کاروبار دنیا اور معاملات عقبیٰ زور و توانائی کے محتاج و حاجتمند ہین علماے دین و حکماے حکمت آئین نے کسب قوت کے لیے ورزش و ریاضت کی طرف اشارت فرمائی ہی آدمی خرد پرور مرد عاقل کو لازم ہی کہ سرانجام امورات دنیا اور انصرام مہمات عقبیٰ کے واسطے کسب قوت پر توجہ مصروف رکھے اور مرد قوی کو مناسب ہی کہ زور و توانائی کے غرور سے عاجزون اور ناتوانونکا پنجہ نہ مروڑے اور زور و ظلم سے زیردستون کو آزار نہ دے زیردستونکو رنج پہونچانا اور ضعیفونکو آزار دینا شجاعون کا کام نہین بلکہ نامردون کا شیوہ ہی اور شریفونکا طریقہ نہین بلکہ رذیلون کا پیشہ ہی وحوش و طیور مین سے بھی کسی ذی روح کی ایذارسانی کہ جس سے آزار کا اندیشہ نہو مردی و مردانگی سے بعید ہی بلکہ دشمن کی طرف سے بھی جبتک کچھ ضرر نہ پہونچے نہ ستائین اور جبتک کہ نقصان کو مال سے دفع کرسکین جان کو خطر مین نہ ڈالین اور بے آبروئی کے مقام پر کہ جہان بیگناہ عزت جاتی ہو اگر جان کا دریغ نہ کرین تو جائز ہی کہ اہل عزت و حرمت ہرگز بے آبروئی و بیحرمتی کی زندگی نہین گوارا کرتے چنانچہ یہ مثل مشہور ہی مثل جان کی خیر مال اور عزت کی خیر جان اور بزرگون کا قول ہی قول ایکدن شیر ہو کر جیئے

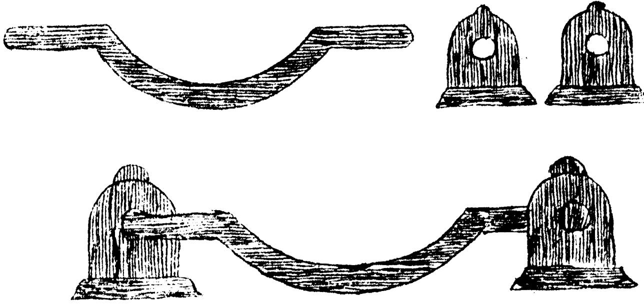
اور سودن بھیڑ ہو کر نہ جیے شجاع وہ ہی کہ سختی و مصیبت اور غم والم کے وقت خودکشی نکرے اور دیدہ و دانستہ
اپنی جان عزیز کو معرضِ ہلاکت مین نہ ڈالے کہ اِس موت کا نام حرام موت ہی کہ جس کے باعث بعدِ مرگ
بھی انسان عذاب آخرت مین گرفتار ہوتا ہی مردِ شجاع کا نشان یہی ہی کہ تکلیف و صعوبت کی حالت مین
ثابت و مستقل رہے اور بارِ شدائد و آلام کا متحمل ہو حکماے دانشمند کا قول ہی کہ ورزش سے رگ پٹھے چست
و درست ہوتے ہین اور محنت و ریاضت کے باعث فضول بدن تحلیل ہوتا ہی اور غذا بہت جلد جزو بدن ہو جاتی
ہی اور پارسائی کہ جسمین بہمہ وجوہ رضاے الٰہی ہی زور مندون کے لیے نہایت الزم ہی اسواسطے کہ شائقان زور
و ورزش ہرگز فسق و فجور کی طرف میل و التفات نہین کرتے کہ اعمال قبیحہ عمل ورزش کو باطل اور قواے حاصل کو
ضعیف و کاہل کر دیتے ہین **موسم ورزش** جاڑون کا موسم ورزش کیواسطے بہتر ہی کہ حرارت موسم کے نہونے
سے عمل ورزش بوجہ احسن ادا ہو سکتا ہی جو لوگ ورزش کے مقید ہین وہ گرمیون مین بالکل موقوف تو نہین کرتے
مگر تقلیل ضرور عمل مین لاتے ہین **اہل ورزش کی غذا** دودھ اور یخنی اور بیضۂ مرغ اور کلۂ گوسپند اور چنے پانی
مین بھگو کر ورزش کے وقت بقدر خواہش اُنکو منھ مین رکھنا اور چبانا بہتر ہی اور خشک میوہ جیسے کہ بادام اور پستہ
اور اخروٹ اور کشمش وغیرہ مسمن بدن اور مقوی اعصاب ہی اور نان گندم اور گوشت حلوان بقدر اشتہا
کھانا اور ترشی سے احتیاط ضرور ہی **اکھاڑا** اہل ورزش کے واسطے ایک جگہ مقرر کرکے اُسکا نام اکھاڑا
قرار دیتے ہین اُسکا یہ طریق ہی کہ ساڑھے تین گز مربع زمین کو ہاتھ بھر گہرا کھود کر اُسکے گرد ڈالتے ہین
کہ زمین سے بالشت بھر احاطہ بلند ہو جائے پھر خاکِ چرب و لطیف اور پاکیزہ کو خوب باریک چھلنی مین چھانکر
اُس تمام زمین مربع مین اسقدر بچھاتے ہین کہ ایک بالشت سے کچھ زیادہ بھر جائے اسکے بعد دودھ اور تلی کا تیل گرم
پانی مین ملاکر حتی الوسع اُسپر چھڑکتے ہین یہانتک کہ وہ خاک ان چیزون سے پر دم ہو جائے پھر اُس زمین مین کشتی
و ورزش کرتے ہین اور ورزش کے وقت تھوڑی سی وہ مٹی بازوون اور بدن پر ملتے ہین اس
مٹی کی یہ تاثیر ہی کہ جسم کو فربہ اور تر و تازہ کرتی ہی ورنہ خاک بالخاصیت خشک ہی مگر اِس خاک پروردہ کے
مزاج مین سے یبوست زائل ہو جاتی ہی اور اِس مٹی مین گرنے پڑنے اور لوٹنے سے نقصان نہین پہنچتا
بلکہ نفع حاصل ہوتا ہی اور ورزش کی بہت قسمین ہین چنانچہ **ڈنڈ** اور اُسکی بھی مختلف صورتین ہین یعنی بعضے
لوگ ہاتھ زمین سے بلند اور پاؤن ہاتھونسے زمین پست مین رکھکر ڈنڈ کرتے ہین اِس قسم کے ڈنڈ سے اعضاے
اسفل مین زیادہ قوت حاصل ہوتی ہی اور اعضاے اعلی مین کمتر لیکن بہتر و مقبول شکل ڈنڈ کے واسطے جو حکیمون اور
طبیبون اور کامل پہلوانون نے پسند کی ہی اور جس سے تمام اعضاے اور رگ و پے اور استخوان و مفاصل مین یکسان
زور پہونچتا ہی وہ یہی ہی کہ ہموار و مسطح زمین پر ڈنڈ کرین **ڈنڈ کا قاعدہ** یہ ہی کہ دونون ہاتھون کو

ایک دوسرے کے مقابل تین بالشت کشادہ اور دونون پیردن کو ہاتھون کی نسبت تھوڑا نزدیک ڈھائی بالشت
کے فاصلے پر رکھین ہاتھون اور پیردن کے درمیان پانچ بالشت کا فاصلہ رکھکر ڈنڈ شروع کرین اور
احتیاط شرط ہی کہ دست و پا اور دہن وگردن اور سر وغیرہ کو ڈنڈ کرنیکے وقت کج نہ کرین اپنی وضع اصلی پر
رکھین کہ یہ امر اس فن کے آداب مین داخل ہی اور جب ڈنڈ کرین تو سر و سینہ کو آگے زیادہ نہ کھینچین اور
منھ بند رکھین اور سانس کو دیر دیر مین آہستگی و آسانی کے ساتھ سوراخ بینی سے باہر نکالین اور ابتدا
مین زیادہ تر حبس نفس نہ کرین کہ اس سے امراض پیدا ہوتے ہین اور بہتر ہی کہ ڈنڈ کرتے وقت کھانے کی
کوئی لطیف چیز کہ مقوی و مسمن بدن ہو منھ مین بھر رکھین اس لیے کہ اگر خالی دہن ورزش کرین تو گلا کی خشکی
لاحق ہوتی ہی اور آنکھون مین حلقہ پڑجاتے ہین الحاصل اس ترکیب سے روز اول پانچ ڈنڈ کرین اور پھر بقدر
طاقت ہر روز زیادہ بڑھاتے جائین یہانتک کہ بتدریج سو دو سو پانسو ہزار دو ہزار کی نوبت پہونچے اور اصلی
قاعدہ اسکا یہ ہی کہ ایک دفعہ جسقدر ہوسکین اس قدر ڈنڈ کرین اس کے بعد ایستادہ ہوکر دم لین اور بازو
اور کہنی اور کلائی کو مالش دین اور ٹہلتے جائین کہ دم درست ہو اور بدن کی گرمی کم پڑے بعد ازان پھر مشغول
ہون اور ایک مرتبہ جس قدر ڈنڈ کرسکین کرتے جائین اور دم لین انکا شمار مناسب ہی پھر بدستور اول کھڑے
ہوکر دم راست کرین اور آرام لین ڈنڈ کا فائدہ یہ ہی کہ تمام اعضا اور رگ وپے اور استخوان ومفاصل کو طاقت
وقوت حاصل ہوتی ہی اسکے سوا ڈنڈ کی مختلف صورتین اور بھی ہین چنانچہ شیر ڈنڈ اور چکر ڈنڈ اور
ہنومان ڈنڈ وغیرہ اور ایک قسم ڈنڈ کی کہ جسکو ناگ ڈنڈ کہتے ہین سب مین زیادہ مشکل ہی اسکا یہ
طریق ہی کہ چارپائی پر کچھ وزن اپنے جسم سے زیادہ رکھکر دونون پانون اسکی رسی مین پھنسا کر تمام
بدن کو ڈنڈ کے طریق پر بڑھا دیتے ہین اور ہاتھ کا سہارا کسی چیز پر نہین دیتے فقط جس طرح سانپ لہراتا ہی
اسی طرح صرف پنجون کے بل تمام بدن کو معلق لہرا کر سمیٹ لیتے ہین اور یہ نہایت سخت ڈنڈ ہی جب تک
بدن کمال مشق اور لچک حاصل نہین کرلیتا اس وقت تک ناممکن ہی اور بعضے لوگ سینے پر زیادہ زور
دینے کے واسطے ایک نالی کھود لیتے ہین اس کے دونون کنارون پر ہاتھ رکھکر ڈنڈ پیلتے ہین اور سینہ کو
اسقدر کھینچکر نیچے جھکاتے ہین کہ نالی کے اندر زمین دوز ہو جاتا ہی اور بعضے آدمی ہتھی پر ہاتھ جماکر
ڈنڈ کیا کرتے ہین یہ ہتھیان ایک وزن دار لکڑی کی بنائی جاتی ہین چنانچہ ان کی شکل یہ ہی





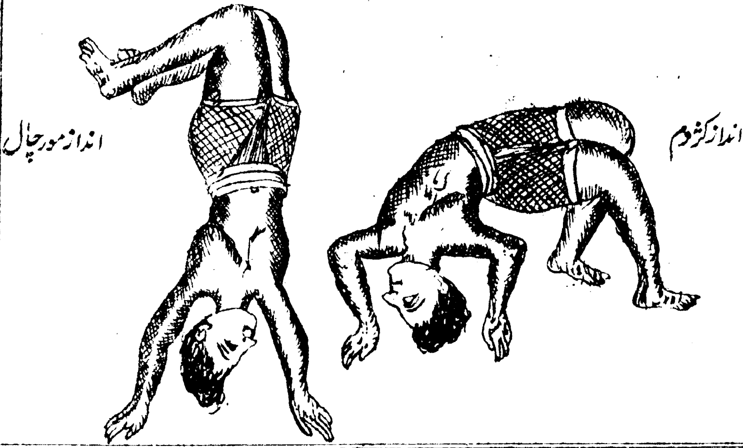
اور بل ڈنڈ اس کسرت کیواسطے ایک عمدہ آلہ ہی جسکے دونون جانب لکڑی کے تختے ہوتے ہین اور بیچ مین ایک لکڑی ایسی لگائی جاتی ہی کہ دونون طرف بالشت بھر سیدھے قبضے اور بیچ مین خمدار بل ہوتا ہی قبضون پر ہاتھ رکھتے ہین اور سینہ درمیانین رہتا ہی



بیٹھک اس سے پنڈلیان اور رانین پُر قوت ہوتی ہین اس ورزش کا فائدہ کمر تک پہونچتا ہی بیٹھک کا قاعدہ یہ ہی کہ دونون پانون زمین پر برابر قائم کرکے سرو کی طرح سیدھے ایستادہ ہوکر کمال راستی سے کہ گردن اور سر اور پشت خم نہ ہو آدھے جلسے کے قریب زمین کے نزدیک بیٹھنے کا ارادہ کرکے پھر کھڑے ہو جائین اور دونون پانون ایک دفعہ اپنی جگہ سے پیچھے ہٹا لین پھر دونون پانون یکبارگی اول جگہ پر لیجا کر نصف جلسے کے قریب نیچے ہوکر بدستور سابق پیچھے ہٹ جائین اور اسی طریق پر پیہم متواتر سو دو سو بلکہ ہزار دو ہزار بیٹھک لگائین اگرچہ اسکے اور بھی چند مختلف طریقے ہین لیکن سب مین یہی طرز بہتر و پسندیدہ ہی **مورچال** اس ورزش سے ہاتھ کے پنجے اور کلائیان اور بازو اور شانے اور گردن وغیرہ فربہ و تنومند ہوتے ہین اور سر و دماغ مین بھی قوت پہونچتی ہی اس کی یہ ترکیب ہی کہ دونون ہاتھ زمین پر برابر ٹیک کر اپنے جسم کا تمام وزن اُن پر سنبھالتے ہین پھر سارا جسم الٹ کر بالکل دونون پانون بلند کر دیتے ہین اور صرف ہاتھون کے بل کھڑے ہو کر اُسی طرح چلتے ہین ابتدا مین اس کی مشق کے لیے پانون کو کسی دیوار وغیرہ کا سہارا ضرور ہی یہان تک اس ورزش کو کنڑ دم کہتے ہین اور جسم کو جس وقت ہاتھون پر اٹھا لینے کی قوت بہم پہونچتی ہی تو پھر ہاتھون کے بل چلنا پھرنا شروع کرتے ہین اب اس کا نام **مورچال** ہی اور بدن کے توڑنے کے لیے اُسی طرح پانون کو دوسری جانب خمیدہ کرکے زمین کے قریب لانے سے کمر مین لوچ اور لچک اور قوت پیدا ہوتی ہی چنانچہ دونون اندازون کی یہ صورت ہی

بیٹھک کا بیان

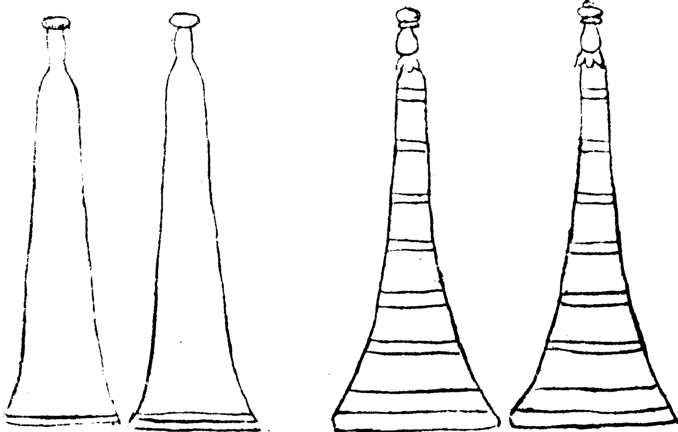
مورچال کا بیان



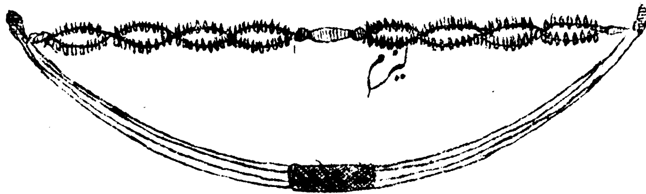
مگدر کا بیان

مگدر اس کسرت سے ہاتھ اور بازو اور شانے اور گردن اور اجزاے سینہ تیار و توانا ہوتے ہین
مگدر کے ہاتھ دو طرح کے مشہور و معروف ہین ایک رُومالی دوسرے بغلی رومالی ہاتھونسے شانے تیار
ہوتے ہین اور بغلی سے بغلین اور مگدر ہلانے کے وقت بھی حبس دم کی رعایت ضرور ہے انکو بھی بتدریج
زیادہ کرین کہ ہزار دو ہزار کی نوبت پہونچے اور پیشتر ہلکے مگدر سے شروع کرکے بھاری مگدر کی مشق بڑھاتے
جائین ان ہاتھون سے سوا چرخی کے ہاتھ اور چونکھے وغیرہ چند قسمین اور بھی ہین اور بعضے مشاق مگدرون
مین سلاخہاے آہنین لگاتے ہین اور اُن خاردار گران وزن مگدرون کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ جسم
سے بالکل علیحدہ ہلاتے ہین اور صنعت گری سے اپنا تمام بدن بچاتے ہین چنانچہ مگدر کی یہ صورت ہے

صورت مگدر

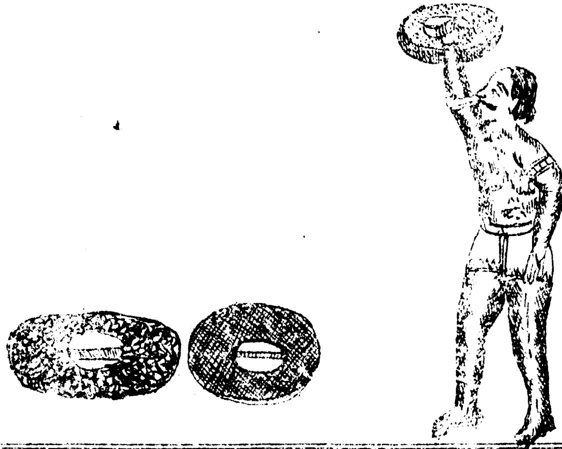


لیزم اِس ورزش سے نصف اعضاے اعلیٰ کو یعنے کمر سے سر تک قوت حاصل ہوتی ہی اُستادون نے اِس کی ورزش بھی انواع مختلف اور اوضاع گوناگون پر اختراع کی ہی بعضے اس ورزش مین لیزم کی آواز سے کلمۂ طیب ادا کرتے ہین اور بعضے تمام اعضا کو جداگانہ طریق پر کمان لیزم سے باہر نکال لیتے ہین اور عجیب و غریب صنعتین ظاہر کرتے ہین لیزم ہلانے سے فوراً جسم پر موزونیت کا اثر پیدا ہو جاتا ہی اور بدن مین حب اسہ زیبی کی صفت آجاتی ہی لیزم کی صورت یہ ہی

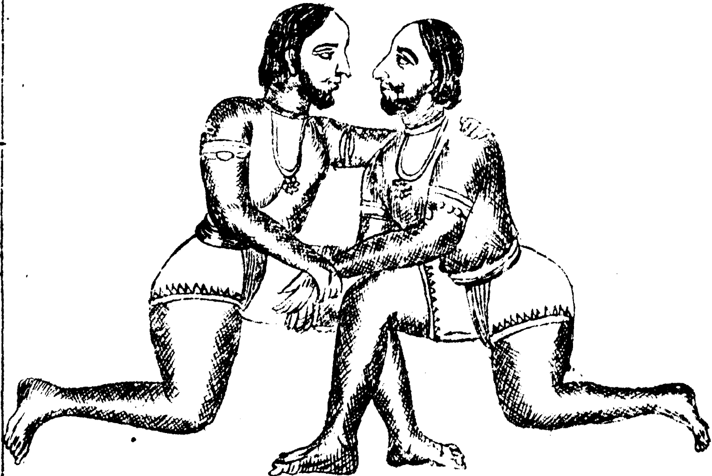


زور آزمائی کے واسطے چند قسمین اور بھی ہین چنانچہ پنجہ اور کلائی وغیرہ پنجہ یہ ہی کہ حریف کے داہنے ہاتھ کی انگلیون مین اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیان ڈال کر خوب گانٹھ لیتے ہین اور اپنی چھنگلی کی طرف زور کر کے انگوٹھے کی طرف سے ہاتھ کو گردش دینی شروع کرتے ہین اسکے واسطے بھی بہت کچھ داؤ پیچ مقرر ہین مگر اصل اصول یہ ہی کہ پیشتر حریف کی طاقت سنبھالنے کا قصد کرے اور خود زور نہ کر بیٹھے جب کہ حریف کی طاقت پوری ہو چکے تو اُس وقت اپنا زور کر گذرے اور اُسکے پیچون مین سے عمدہ پیچ پھیری ہی یعنے حریف جس وقت زور کر کے پنجے کو ریلنا شروع کرے تو خود بھی آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ ہٹاتے جائین جب وہ سمجھے کہ اب مین نے ہاتھ دبالیا ہی اور خوب ریلے تو اُسوقت یکبارگی جھٹکا دیکر اپنے سامنے کھینچ لائین اور اُس کے ہاتھ کو بے قابو کر کے پنجہ مروڑ دین اور جسدم وہ پھیری کرنے کیواسطے ہاتھ کھینچنے کا ارادہ کرے تو خود اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوے دفعۃً موقع پاکر پھیری کر جائین اور بعضے لوگ بائین ہاتھ سے بھی پنجہ کرتے مین اکثر اوقات اُنگلیون کا ضرر ہو جایا کرتا ہی کلائی کا زور بھی علےٰ ہذا القیاس کچھ عمدہ زور نہین اس کا یہ طریق ہی کہ جب حریف کلائی کی گرفت کرتا ہی تو اُس وقت اپنے ہاتھ کی گادی سے اُسکی کلائی کو اُتار کر اپنی کلائی چڑھاتے ہین اور اسکے واسطے بہت کچھ گاو زوری کرتے ہین لیکن اکثر دیکھا ہی کہ جو شخص پنجہ یا کلائی کا ربط زیادہ رکھتے ہین تو اُن کے جسم کی تمام قوت اُن کے ہاتھ مین آجاتی ہی اور جسم کمزور ہو جاتا ہی

نال ایک بھاری پتھر بیچ مین سے خالی ہوتا ہی اور درمیان مین گرفت کے واسطے ایک قبضہ رکھتے ہین اُسکو پکڑ کر ہاتھ سے اُٹھاتے ہین اور سر سے بلند کر کے سیدھا تان دیتے ہین اس ورزش سے دست و بازو مین قوت زیادہ ہوتی ہی



کُشتی ایک عمدہ فن ہی اس کے تین سو ساٹھ بند فاخرہ منتخب ہین مگر اسکا اصل اصول ایک قاعدہ عجیب وغریب ہی یعنی جب حریف سے کشتی ہونے لگے تو اُسکے بند مین آکر زور نکرین بلکہ سُست بنکر اپنے آپکو دیدہ و دانستہ حریف کے حوالہ کر دین یہانتک کہ حریف نزدیک آجائے اور جسوقت حریف کا زور تمام ہوچکے اُسوقت اپنا پیچ حریف پر قائم کر کے اُسکو پچھاڑین اور حریف اگر قوی تر ہو تو اُسکو بھی اسی تدبیر سے مغلوب کر سکتے ہین



سیف بازی نہایت برگزیدہ اورستودہ فن ہی اس فن مین جسقدر دقیقے اورنکتہات ہین اُسکا بیان دشوار ہی اگر اِس فن کے کامل سے ایسے سو آدمی جو اُس فن سے بیخبر ہون تیغ وخنجر اور تیر وکمان اور گرز وسنان سے اُس پر حملہ کرین توکسی صورت غالب نہین ہو سکتے اور جس کسی پر حملہ آور ہو تو قدرت رکھتا ہی کہ مقتول ومجروح کرے لیکن بندوق سے عاجز ہی اسلیے کہ دور سے اُسکا کام تمام کر دیتی ہی ای خرد پرور اِس فن گرامی کا اصل اصول چار باتین ہین اول چالشگری کہ جسکو سیف باز یعنی پھکیت اپنی اصطلاح مین پیترا کہتے ہین دوم قواعد چالشگری کہ جسکو اُنکے محاورہ مین دھج کہتے ہین سوم حریف کی ضربون کا بچائو کہ جسکو روک کہتے ہین چہارم حریف کو مارنے کا طریقہ کہ جسکو ہنرمندون کی اصطلاح مین داؤ کہتے ہین اسکے سوا اور بھی بہت کچھ اصطلاحین مقرر ہین مگر فن سیف کی بیخ وبنیاد انھین چار قاعدون پر مبنی ہی

پہلے پیترا اور اس کے واسطے زمین وسیع وفراخ چاہیے کہ جائے تنگ مین پیترے سے چلنا دشوار ہی پس جبکہ حریف مقابل ہو تو ہنرمند کو لازم ہی کہ اپنی آنکھ اُسکی آنکھ سے لڑائے اور حریف سے غافل پلک نہ مارے اسلیے کہ غفلت وبیخبری سے چشم زدن مین اپنا کام پورا کرلیتا ہی اور پیترا سے چلنے والا ایک مقام پر کھڑا نرہے بلکہ برق کی طرح تیزی اور چستی سے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جست کرتا رہے اور تمام ہوش وحواس اِس بات پر مصروف رکھے کہ ضرب حریف سے خود محفوظ رہے اور اپنی ضرب ہر طرح حریف پر لگائے اور ایک بڑا نکتہ یہ ہی کہ چالشگری کا ہنر مرد توانا سے بوجہ احسن ظہور مین آتا ہی اور مرد ناتوان وضعیف البیان سے ہرگز پیترے بخوبی ادا نہین ہو سکتے اسواسطے انسان کو مناسب ہی کہ پیشتر مشق وورزش سے قواے جسمانی کی تقویت حاصل کرکے فنون سپہ گری کی جانب متوجہ ہو دوسرے دھج اور پیترون کی دھج بہت قسم ہی چنانچہ دھج ہنوتی اسکا یہ قاعدہ ہی کہ داہنے ہاتھ مین شمشیر اور بائین ہاتھ مین سپر لیکر جست کرکے حریف سے مقابل ہو اور زانو کشادہ وخمیدہ رکھے اور سیف وسپر کے دونون ہاتھون کو دونون جانب دراز کرکے کبھی سیف کو ایستادہ رکھے کبھی قبضۂ سیف کو پیچیدہ رکھے کہ سیف کا سر زمین سے لگے اور کبھی قبضہ سر پر پہونچے اور اسی طرح سپر کی گدی کو بھی حرکت دیتا رہے سر گردن اور چشم ہر طرف پھرتی رہے اور پیترے بدلتا ہوا اسی طور پر داہنے بائین اور آگے پیچھے جائے اور اپنا جسم اسقدر سمیٹے کہ سیف وسپر کی پناہ مین حریف پر چوٹ لگائے اور حریف حملہ کرے تو پیترے کے قاعدہ سے ضرب حریف خالی دے اور حریف کی چوٹ سے جست کرکے پیترے کے ساتھ دور ہٹ جائے یہ طریقہ نوجوانون اور زورمندون سے بہتر ادا ہوتا ہی اور پیران سالخوردہ سے متعذر ہی امر دھج اسکا یہ طریق ہی کہ پنجون کے بل قائم ہوکر دونون قدم آگے پیچھے برابر زمین پر رکھے اور کمر کو خمیدہ کرکے سیف وسپر کے دونون

پیترا

ہاتھون کو سر کے برابر دراز رکھے اور حریف پر متواتر چوٹین لگائے اور جب حریف حملہ کرے تو جست کرکے اسکا وار خالی دے گاؤ مکھ دھج اسکا یہ دستور ہی کہ سیف و سپر کے دونون ہاتھ برابر اور کشادہ ہون اور گردن کو حریف کی طرف خم دیکر شمشیر و سپر کے ہاتھون کو گردش دیتا ہوا اپنی ضربین حریف پر لگائے اور حریف کی ضربین خالی دے چور دھج اس کا یہ انداز ہی کہ جسوقت میدان مین حریف سے مقابلہ ہو تو جسم اسپنے اختیار مین رکھے اور قابو کے ساتھ کبھی قدم آگے بڑھائے اور کبھی پیچھے ہٹائے اور اپنا تمام بدن حیثیت درست کرکے سیف و سپر کے دونون ہاتھ سینے کے مقابل دراز کرکے تیر چلے اور حریف پر ضرب لگا کر بجلی کی طرح جست کرکے ضرب حریف سے علیحدہ ہو جائے دھج علیمدا اور یہ دھج سب مین بہتر ہی اس دھج مین سب سے زیادہ عجیب و غریب یہ بات ہی کہ اس وضع مین پیترا چلنے والے کے تمام جسم سے لفظ علی نمایان ہوتا ہی اسکا یہ طریق ہی کہ رو بقبلہ ایستادہ ہو کر بایان پاؤن اس طور پر رکھے کہ ایڑی شمال کی طرف اور پنجہ جنوب کی طرف رہے اور داہنا پاؤن مغرب کی طرف اس طرز پر رکھین کہ اسکی ایڑی بائین پاؤن کے ٹخنے سے مقابل ہو پشت مشرق کی طرف رہے اور دونون پیرون مین نو یا دس گرہ کا فاصلہ ہو اور دست راست کہ جس مین سیف ہوتی ہی داہنی طرف سینے سے ایک بالشت آگے رکھے اور کلائی کو بائین طرف تھوڑا سا خم دے کہ سیف کو ہاتھ مین حرف قائم کرے اور پہلوے راست کی طرف سے حریف سے آنکھ لڑتی رہے اور کلائی کو ملائم کرکے جانب بائین ذرا سا پیچ دے اور دست چپ کہ جسمین سپر ہوتی ہی اسکو سیدھا لٹکا کر اس طرح حرکت دے کہ کبھی سپر کو سامنے لائے کبھی پیٹھ کے پیچھے لیجائے اور دونون زانو خمیدہ رکھے اور پاے چپ پر تمام کا وزن دیکر پاے راست کو سبک رکھے اور چشم کو چشم حریف سے چار کرکے نہایت زور و قوت سے حریف پر ضرب لگائے اور پاے چپ کو اسقدر محکم رکھے کہ میخ کی طرح اپنے مقام پر قائم رہے اور مطلق جنبش نکرے اور پاے راست کو نرم رکھے کہ حریف پر حملہ کرنے کے وقت آگے بڑھ جائے اور حریف کی چوٹ روکنے کے وقت پاے چپ کے برابر آجائے جب کہ ہنرمند اس دھج سے ایستادہ ہوتا ہی تو اسکی شکل و صورت سے لفظ علی نظر آتا ہی یعنے اسکا عین کی جگہ اور جس ہاتھ مین سیف ہی وہ لام کے موافق اور پنجے کا دھڑ یاے معکوس کے طور پر ظاہر ہوتا ہی سوم قوانین ضرب کہ جس کو داؤ کہتے ہین ای خرد پرور اصل مین داؤ چھ ہین طمانچہ باہرہ کرٹک پالٹ سر ہول۔ طمانچہ وہ ہی کہ داہنی طرف سے اعضاے اعلے پر لگائین اور باہرہ بائین طرف سے اعضاے اعلی پر لگائین اور کرٹک وہ ہی کہ داہنی طرف اعضاے اسفل مین اور پالٹ بائین طرف سے اعضاے اسفل مین لگائین اور سر وہ ہی کہ سر پر لگائین

گاؤ مکھ دھج

چور دھج

دھج علیمدا

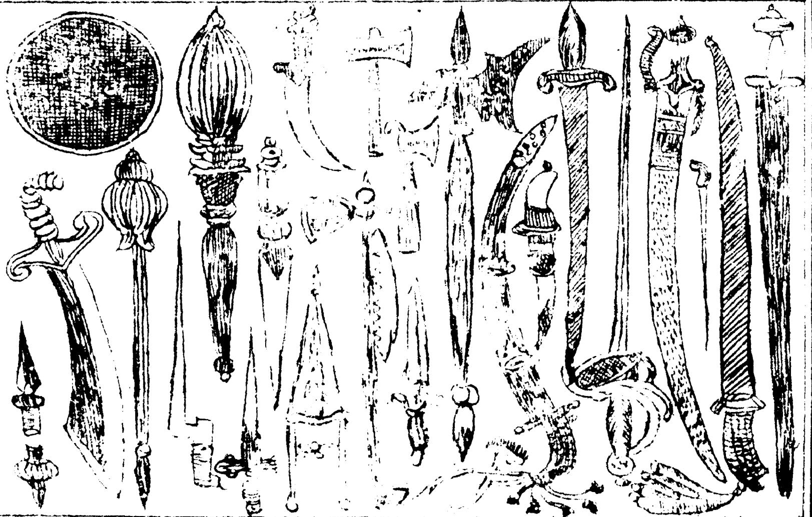
قوانین ضرب یعنی داؤ بیان

اور ہُول وہ ہی کہ نیزہ کی طرح سیدھی سینہ اور شکم پر لگائین یہ چھ ہاتھ اصل ہین اور باقی فرع
بکثرت اور اُستادون نے داہنے بائین چوٹون مین سر سے پانٔون تک اُنچاس داؤ نکالے ہین
اور یہ چھ بھی اُسمین داخل ہین ان چھ کے سوا تینتالیس داؤ ہین چہارم قواعد حفظ یعنی روک
ابھی ہمنے جو بیان کیا کہ اُنچاس داؤ مین چھ داؤ اصل ہین یعنے طمانچہ باہرہ کرڈک بالٹ سر ہول
اب ان چھ داؤ کی روک بھی کہ تمام روکون کی اصل ہی یاد رکھنی چاہیے جب حریف طمانچہ پر
سیف لگائے تو اُسکے روکنے کا یہ قاعدہ ہی کہ فی الفور پاے راست کو پاے چپ سے متصل کرکے
قبضۂ سیف و سپر کو طمانچہ کے قریب لائے کہ حریف کی چوٹ سپر پر پڑے اور پہلوے چپ سے سر لیف
کی آنکھ مین آنکھ ڈالے رہے اور حریف باہرہ لگائے یعنی بائین طرف کا طمانچہ تو اُسکو بھی اسی طرح روکے
اور اگر حریف کرڈک لگائے اور جاے وسیع ہو تو برق کی طرح چاک کرکے پیچھے ہٹ جاے ورنہ سیف کو اُسکے
کے مقابل زمین پر قائم کرے اور پانٔون اُٹھا کر پیچھے ہٹالے تاکہ ضرب حریف سیف پر پڑے اور حریف
بالٹ لگائے یعنی بائین طرف کی کرڈک تو اُسکو بھی داہنے کرڈک کی طرح روکے اور حریف سر مارے
یعنی سر پر چوٹ لگائے تو فی الفور پاے راست کو اُٹھا کر پاے چپ کے پاس لائے اور سیف کو داہنے
کاندھے پر رکھکر سپر کو سر پر لائے اور کمر اور دونون زانو خمیدہ کرکے اپنی آنکھ حریف کی آنکھ پر جما کر ضرب
حریف کو سپر پر لے اور حریف ہول مارے تو اُسکی دو صورتین ہین اگر اعضاے اعلی کی طرف ہی تو
فی الفور زمین پر بیٹھکر سیف و سپر سے ضرب حریف کو رد کرے اور جو حریف سینہ و شکم پر ہُول مارے
تو لازم ہی کہ پیترا بدل کر بازو پر جا کھڑا ہو کہ حریف کی ہول خالی جاے اے خرد پرور فی الجملہ فن
سیف بازی مین چستی و چالاکی اور قوت اعضا اور جولانی ہوش و حواس اور تیزی چشم کہ آنکھ کی
پتلی ہر طرف نگران ہو نہایت لازم و ضروری ہین اور اصل مطلب اس ہنر کا یہی ہی کہ حریف کی ضرب
خالی دے یا سپر پر لے اور اپنی ضرب جسم حریف پر پہونچائے اور اُسکا کام تمام کرے وعلی ہذا القیاس
تینتالیس داؤ کی روکون کا بھی جداگانہ قاعدہ ہی قبضۂ سیف کی گرفت اس طریق پر ہی کہ
قبضہ جس کو زبان ہندی مین تپلی کہتے ہین پانچ اُنگلیون سے پکڑکر اُنگلیون کا سر ہتھیلی سے چسپان
رکھین اور سر انگشت کو سبابہ پر رکھکر اس قدر زور و قوت سے قبضہ پکڑین کہ جنبش ممکن نہو اسلیے
کہ اگر قبضہ ہاتھ مین سُست ہوتا ہی تو ہتھیلی کو صدمہ پہونچتا ہی اور بسا اوقات ضرب کے وقت
سیف بھی ہاتھ سے گر پڑتی ہی اور سبابہ کے بیچ کا جوڑ سیف کی دھار سے مقابل رہے کہ درست
اور سیدھی چوٹ پڑے اگرچہ ہم نے اِس فن کی چار اصطلاحین تمکو سکھلائی ہین یعنے پیترا اور دھج

چھ داؤن کی روک کا بیان

قبضۂ سیف کی گرفت

اور داؤ اور روک مگراب اور سلو کہ اُنکی اصطلاح مین فن سیف دو قسم پر مشہور و معروف ہی اول یکنگ دوم
دوانگ ایکنگ وہ ہی کہ ہنر ور بغیر سپر کے تنہا سیف سے جنگ کرے اور حریف کی چوٹ اپنی سیف پر روکے
اور دوانگ وہ ہی کہ شمشیر و سپر دونون سے جنگ کرے مگر اس فن کے کمال والونکا یہ قول ہی کہ ایکنگ سے یہ مراد ہی کہ پیادہ
جنگ کرے اور دوانگ سے یہ مطلب ہی کہ سوار ہو کر لڑائی مین مصروف ہو اسواسطے کہ انگ یہان اہل ہند مین جسم کو
کہتے ہین پس ایکنگ پیادے کے جسم واحد سے اور دوانگ سوار و اسپ دونوں کے جسم سے مقصود ہی اور کھالی
اس سے عبارت ہی کہ وہ چھ چوٹین جو اصول ہین اُنکو علی الترتیب لگائین چنانچہ اول طمانچہ پھر باہرہ اور اُسکے بعد گرگ
اور پالٹ پھر سر اور ہول ان سب ضربون کو ترتیب وار کھالی کہتے ہین اور ٹھاٹ شائق انداز اور وضع سے عبارت ہی

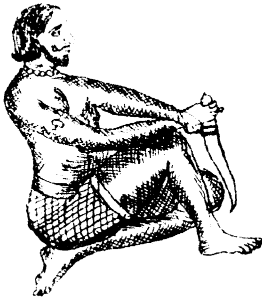


ای خردپرور استادان کامل نے چھوٹے ہتھیارونکے لیواسطے جیسے کہ خنجر اور چھری وغیرہ ہین
ایک فن ایجاد کیا ہی اُسکو بانک کہتے ہین بانک بھی فن عجیب و غریب ہی اس فن والا بغیر بندوق کے
کسی ہتھیار سے زخمی نہین ہو سکتا یہانتک کہ تیر و کمان کو بھی اپنی صنعت و ہنر سے رد کرتا ہی اور شمشیر و خنجر
اور سنان و سنگ فلاخن وغیرہ کو بآسانی بچا کر محفوظ رہ سکتا ہی بانک باز اگرچہ مرد مخنثی ہو اور حریف اس فن سے
بیخبر ہر چند کہ قوت بازو مین رستم ثانی ہو مگر جسوقت بانک والے کے پیچ مین آجاتا ہی تو بعینہ یہ حال ہوتا ہی کہ
جیسے چوہا بلی کے پنجے مین اسیر ہو گیا بانک کے پیچ تمام و کمال پچاس ہین ازانجملہ چار گھائیان و بائیس
پیچ داہنی طرف کے اور تیرہ پیچ بائین طرف کے اور آٹھ پیچ سامنے کے اور تین پیچ مختلف ہین ان سنگار
اور معرکہ آرا اور ستم برن اور نواب پسند یہ چار گھائیان ہین اور داہنی طرف کے بائیس پیچ یہ ہین

کاٹھا بیٹھک اڑی اندرا چھپکا پنجہ پھندا کانٹا پلٹا ازا اوچٹا جھٹکا ارنا اوچھال دو دھارا دشمن کش نماز بند بال سانگ مشکبند سیدھا مشکبند الٹا جگھٹ تسما چھلاوا اور بائین طرف کے تیرہ پیچ یہ ہین جوڑ نگاہ اڑا فتح پیچ تھپکی لنغلی بجلی پھانسی ارنا اوچھال سیدھا ارنا اچھال الٹا صراحی کشش دو پنجہ گلچرا ٹھلوڑا اور سامنے کے آٹھ پیچ یہ ہین شیر زد دست بند کہنی توڑ استپنیا دھوبی پاٹا تیا چکر سلطانی اور مختلف تین پیچ یہ ہین کمری دستی کھڑے کا پیچ اور بانک والون کی اصطلاح مین حریف کے پیچ کو رد کرنے کے واسطے سات باتین مقرر ہین ایک بگاڑ دوسرے میٹ تیسرے اڑ کا چوتھے توڑ پانچوین جوڑ چھٹے بند ساتوین پر بند بگاڑ اسکو کہتے ہین کہ جب حریف کوئی پیچ کرے تو یہ اپنے دونون ہاتھون مین خم دیکر بیٹھے کوئی پیچ نہو سکیگا میٹ اُس کو کہتے ہین کہ جب حریف کوئی پیچ کرے تو یہ اس کا ہاتھ چھوڑ دے پیچ کی اصل ہی جاتی رہیگی اڑکا اُس کو کہتے ہین کہ جب حریف کوئی پیچ کرے تو یہ اپنا پیر یا ہاتھ بڑھا کر اسطرح بیچ مین حائل کر دے کہ اُسکا پیچ نہ ہو سکے توڑ اسکو کہتے ہین کہ جب حریف کوئی پیچ کرے تو یہ اُسکے پیچ کے درمیان مین اُسکا دفعیہ کر جائے جوڑ اسکو کہتے ہین کہ آپ پیچ کرے اور حریف توڑ کرے تو یہ پھر اُسپر کوئی پیچ کر جائے بند اسکو کہتے ہین کہ حریف پیچ کرے اور یہ توڑ کرے وہ اُس پر جوڑ کرے تو یہ پھر اُسپر کچھ کر جائے پر بند اسکو کہتے ہین کہ آپ پیچ کرے اور حریف توڑ کرے یہ اُسپر جوڑ کرے وہ اُسپر بند کرے تو یہ پھر اُسپر کوئی بات کر جائے اور بانک کی ایک قسم پل بانک ہی چنانچہ اُس کا ایک ایک پیچ سلسلہ وار ہمارے پاس بھیجہ پیر ختم ہوتا ہی اور اسکے علاوہ چھوٹ کے پیچ ہین یعنی اگر کوئی شخص چوٹین جھکا کر حربہ کرے تو ہم ایسا کرین یا خود حریف پر چوٹ جھکا کر لگائین اور خود اُسکی ضرب سے بچین چھوٹ کے اصول یہ ہین کہ اول جب حریف سامنے بیٹھکر چوٹین چمکائے اور اُس چمکنے مین اپنا داہنا ہاتھ اوپر کو تانے تو یہ جانے کہ چوٹ بھری ماریگا اگر مارے تو یہ خالی دے دوم جسوقت حریف سامنے بیٹھکر چوٹین چمکائے اور اپنا داہنا ہاتھ بغل کی طرف لا کر تانے تو یہ جانے کہ چوٹ بھری ماریگا اگر مارے تو خالی دے یہی دو طرح بھری چوٹ مارنے کی ہین سوم جسوقت کہ حریف کو دیکھے کہ بہت چالاک لڑتا ہی تو یہ اُسکو چلنے دے جب وہ خوب تھک جائے جب اُسکو مارے چہارم جسوقت حریف بہت چمکا کر چوٹین مارے تو یہ اُس سے دو چند چمکے جب اُسکو ماریگا پنجم جسوقت سامنے حریف کے بیٹھے اور وہ چوٹ تان کے اسکو مارے تو یہ اُس سے بچے کیونکہ چوٹ بھری ہی اگر جائیگا تو مار کھائیگا اور جبکہ اُسکا ہاتھ کھینچے تو لازم ہی کہ جلد اُسکے کھینچے ہوئے ہاتھ پر اپنی چوٹ مارے کوتاہی نکرے چوٹ بھری کہ جب تان کر چوٹ مارے

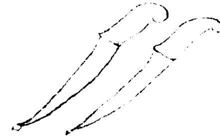
تو خالی نہین جاتی اور بہت زبردست پڑتی ہو ششم جس وقت کہ سامنے حریف کے بیٹھے اور دیکھے کہ اُس کی چوٹ اپنے اوپر پڑتی ہو اور اپنی اُس پر نہین پڑتی تو یہ اکوائی بیٹھکر چوٹ مارے اُس پر چوٹ پڑ جائے گی اکوائی اسکو کہتے ہین کہ حریف کے سامنے ترچھا ہو جائے اور اپنی چھری کے اندر بدن کو چھپالے چنانچہ بانک کا یہ انداز ہی

بانک کا انداز









پٹہ بازی کا بیان

فنِ بانک بازی اور سیف بازی کے کاملون نے پٹہ بازی کا ہنر فیل سے اختراع کیا ہو یعنی جس طرح ہاتھی اپنی سونڈ کو داہنے بائین اور سامنے اور سر پر گردش دیتا ہو اسیطرح خرطوم فیل کے قاعدے پر پٹہ باز بھی پٹے کو یمین و یسار گھوماتا ہو کہ حریف اُس پر قابو حاصل نہ کرسکے اور اُس کے درپے نہ ہو فنِ پٹہ بازی کا یہ کمال ہو کہ اُس کا کمال والا ہزارون آدمیون کی صف کو جو سیف بازی اور بانک بازی اور پٹہ بازی کے قوانین و قواعد سے بیخبر ہون شکست دیکر معرکہ سے جان سلامت بچا لیتا ہو اور ایک پیترا نہایت ہیبت ناک ہو کہ جس کے دیکھنے سے حریف پر ایک عالم خوف طاری ہوتا ہو اُس کو جلادی پیترا کہتے ہین یہ وار کبھی خطا نہین کرتا اور ایک ہی ضرب مین گردن علٰحدہ ہو جاتی ہو چنانچہ جس وقت بارگاہ سلاطین مین کسی کے قتل کا حکم نافذ جلاد کو دیا جاتا ہو تو اُس وقت گنہگار واجب القتل کو دوزانو بٹھا کر ایک ہی ضرب سیف مین جلاد سر اُڑا دیتا ہو

جلادی پیترا کا بیان

تصویر جلاد و مقتول



فن بنوٹ کا بیان

اے خرد پرور فنون سپہگری مین ظفر پھینک بن اُوٹ نہایت شریف و معزز اور سب فنون مین بمنزلہ بادشاہِ ذی جاہ کے قدر و منزلت رکھتا ہے اس کے پیترے کو پولہ کہتے ہین اِس فنِ گرامی کے ذریعے سے انسان رومال سے تلوار چھین لیتا ہے بلکہ رومال کو ہتھیار جانتا ہے اور خالی ہاتھ شمشیر چھین لیتا ہے اور اہل بنوٹ نے ہزار آدمیون مین سے جان سلامت بچا لینے کے واسطے ایک نئی وضع نکالی ہے اسکو اپنی اصطلاح مین فرہنگ کہتے ہین اسکا یہ انداز ہے کہ صاحب فن

بنوٹ اپنے دونون ہاتھونمین سیف لیکر اسپنے ہاتھ سینے کے سامنے اور دوسرا پشت کے پیچھے اور دونون قدم
پس و پیش رکھکر میدان شجاعت مین عجب شان و شوکت سے ایستادہ ہوتا ہی اور تلوارونکو شعلۂ جوالہ کیطرح گردش
دیکر نہایت چستی و چالاکی سے ساتھ دونون ہاتھونسے چھ چھ ہاتھ برابر چمکاتا ہوا بجلی کیطرح کُودتے چلتا ہی اسکی ہیبت
و رعب سے کسی کی ہمت نہین پڑتی کہ مقابل ہوسکے اور اسکے ہمراہ جنگ کی تاب لاوے چنانچہ اسکا یہ انداز ہی

بنوٹ کا انداز



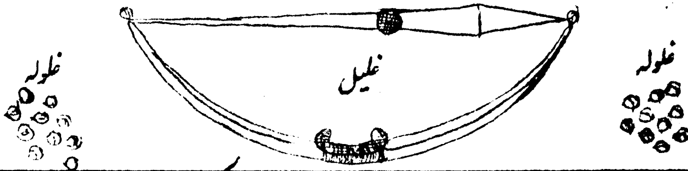
غلیل کا بیان

ای خرد پرور یہانتک اُن ہتھیارون کا ذکر تھا کہ جو دو بدو مقابلہ پر کار آمد ہین اب انکا حال بھی معلوم
کرنا ضرور ہی کہ جو دور سے حریف کی خبر لیتے ہین غلیل اہل ہند کے محاورہ مین بانس کی ایک
کمان ہوتی ہی اور شست کے مقام پر دو چلّے باندھے جاتے ہین غلیل کی مشق کا یہ قاعدہ ہی کہ اول نرم
غلیل سے شروع کر کے آہستہ آہستہ سخت غلیل اختیار کرین اور سختی کی انتہا یہ ہی کہ غلیل انداز کی قوت سے
نصف ہو اور تیر اندازی سے غلیل اندازی آسان ہی نرم غلیل کے واسطے نرم غلولہ کمہار کے چاک کی مٹی
سے بناتے ہین اور سخت غلیل کے واسطے غلولہ بھی سخت و گران وزن چاہیے غلولہ بنانے کی ترکیب

ترکیب غلولہ

عمدہ یہ ہی کہ لوہے کا میل جو لوہارون کی دُکان مین بہت پڑا ہوا ملتا ہی لاکر لوہے کے ہاون دستہ
مین خوب باریک کر کے کپڑے مین چھان لین اور اسمین سے ایک حصہ لیکر دو حصے کمہار کی مٹی اور تھوڑی سی

ردی باہم مخلوط کرکے ببول کے گوند کے پانی مین تین دن صبح سے شام تک ایرن پر ہتوڑے سے کوٹین جب خوب یکذات ہو جائے تو غلولہ بنا کر آفتاب مین خشک کرلین یہ غلولہ مشاق کامل کے ہاتھ سے لوہے کا توا اور سر دشمن کی استخوان کو شکستہ کرتا ہے چنانچہ غلیل اور غلولہ کی یہ صورت ہے



تیر کمان کا بیان

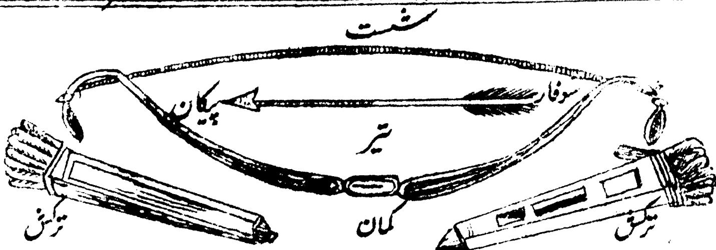
تیر و کمان بھی بندوق کی طرح عمدہ ہتھیار ہے مگر برسون کبادہ کشتی کی مشق کرے کہ دست و بازو مین قوت پیدا ہو پھر مدتون خاک تودہ پر تیر لگائے کہ کمال مشق و ربط کے سبب تیر ہدف مراد پر پہونچے اور نشانہ نچوکتا ہو مگر ہم اس کا طریقہ اس خوبی سے بیان کرتے ہین کہ بہت جلد تمکو دستگاہ کامل حاصل ہو جائے اے خرد پرور قبضۂ کمان کی گرفت چار طریق پر ہے اول گردمشت دوم چنگل باز سوم بہرام مشت چہارم شیر دہان گردمشت کا یہ انداز ہے کہ قبضۂ کمان کو بائین ہاتھ کی مٹھی مین مضبوط پکڑین اس طرح کہ چارون انگلیان باہم متصل اور ملحق رہین اور نر انگشت کو سبابہ کے اوپر رکھین اور ہاتھ کو کاندھے سے مٹھی تک تیر کی طرح سیدھا قائم کرین کہ کسی جگہ خم نہ رہے چنگل باز کا یہ طریق ہے کہ قبضۂ کمان کو فقط تین انگلیون سے گرفت کرین یعنے ابہام اور وسطے اور بنصرے اور کف دست قبضۂ کمان سے علحدہ رہے بہرام مشت کا یہ طریق ہے کہ قبضۂ کمان کو انھین تین انگلیون سے مضبوط تھام کر ہاتھ کو تیر کی طرح سیدھا رکھین مگر کلائی کو تھوڑا سا نیچے کی طرف قبضۂ کمان کیجانب خمیدہ رکھین شیر دہان یہ طریق ہے کہ اسکی گرفت بعینہ بہرام مشت کے مانند ہے مگر اسیقدر فرق ہے کہ بہرام مشت مین کلائی خمیدہ رہتی ہے اور شیر دہان مین برابر رکھتے ہین اور اصل یہ ہے کہ گردمشت کے سوا قبضۂ کمان کی تینون طرح کی گرفت مین تمکو قاعدہ کلیہ یہی سمجھنا چاہیے کہ تینون انگلیون کو جو سبابہ اور وسطہ اور بنصر سے مراد ہے سست نہ چھوڑین یعنے زور انھین تین انگلیون پر رہے اور

گرفت قبضۂ کمان

شست کمان اور سوفار تیر کے واسطے گرفت کے دو قاعدے ہین اول سبابہ و ابہام سے دوم سبابہ و وسطا سے اول قاعدہ پر سبابہ و ابہام کو چست رکھنا لازم ہے کہ ان دو انگلیون سے خوب گرفت ہو سکتی ہے مگر اس صورت مین اکثر اوقات ناتجربہ کار سے تیر خود بخود نکل جاتا ہے لہذا دوسرے قاعدے پر تیر کو اسطرح رکھتے ہین کہ سبابہ و وسطا کو خمیدہ کرکے چلے کے اندر دا لیتین

اور سوفار کو شست پر رکھکر دونون اُنگلیون کے بیچ مین جوڑ پر سے خوب گرفت کرتے ہین الغرض کمان کی گرفت مین بائین ہاتھ کی پانچ اُنگلیون مین سے تین چپٹ اور دو شست اور شست وسوفار کی گرفت مین دا ہنے ہاتھ کی اُنگلیون مین سے دو چپٹ اور تین شست مناسب ہین اور تیراندازی کی مشق کا طریقہ یہ ہی کہ اول نہایت نرم اور کمال ملائم کبادہ حاصل کرین چنانچہ استادون نے مبالغہ کیا ہی کہ نوآموزون کے واسطے کمان اس قدر نرم ہو کہ اُسکی شست پر مکھی بیٹھے تو لچکنے لگے اس سے یہ مطلب ہی کہ کمان جتنی نرم ہوگی نوآموز کو اُسکی کشش مین بھی اُسی درجہ آسانی ہوگی جب کہ اس قسم کا کبادہ بہم پہونچے تو ہمنے جو چار قسمین گرفت کی بیان کی ہین اُن مین سے ایک قسم اختیار کرکے شست کو بھی اُسی انداز سے پکڑکے کمال نرمی و درستی سے آہستہ آہستہ شست کو کان کی لَو تک کھینچین اور اُسی طور پر آہستہ آہستہ شست کو پھر کمان تک لیجائین کہ وہ اپنے مقام پر بدستور قدیم آجائے اِس کشش کی آمد ورفت کو تیراندازون کی اصطلاح مین ایک قلابہ کہتے ہین پس اول روز پانچ قلابہ سے زیادہ نہ کھینچین اور دوسرے روز ایک قلابہ زیادہ کرین اسی طرح ہر روز ایک ایک بڑھاتے جائین کہ سو تک نوبت پہونچے پھر ہر روز پانچ قلابے اضافہ کرین جبکہ ہزار قلابہ کی نوبت پہونچے تو پھر اُس کبادہ کو چھوڑ کر اُس سے کچھ زیادہ سخت کبادہ اختیار کرین اور اُس کبادے سے ہزار تک مشق بہم پہونچائین اسی طرح جسقدر مشق زیادہ ہوگی ہاتھ کی قوت اور صنعت بھی بڑھتی جائیگی ایک سے دوسرا کبادہ سخت لیتے جائین یہانتک کہ بتدریج دو تین برس مین سخت کمان کی نوبت پہونچے اُسوقت خاک تودہ تیار کرکے تیر نہ کس تودہ پر لگائین اور ایک برس تک خاک تودہ پر تیر لیس کی مشق کرین جب کہ اس دستور پر مشق و مزاولت کرین تو اس فن مین کمال حاصل ہوجاے اور تیراندازی کا اصل اصول یہی ہی تیر و کمان کا نقشہ

طریق مشق تیر اندازی

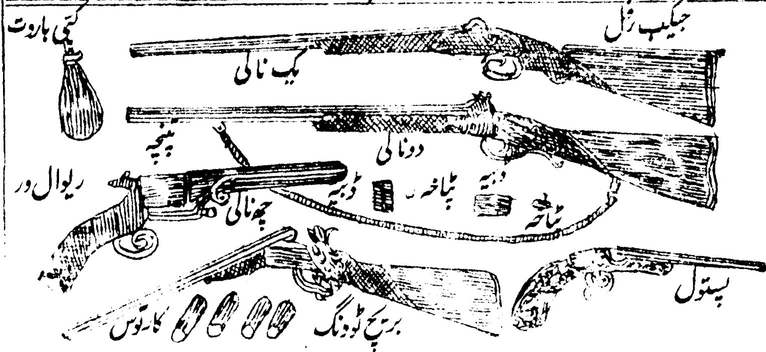


بندوق کا بیان

ای خرد پرور تمام ہتھیارون مین دشمن کش اور صف شکن حربہ بندوق کے برابر دوسرا نہین ہی صاحبانِ ولایت فرنگستان نے بندوقون کی ایجاد مین جو صنعت نمایان ظاہر کی وہ اظہر من الشمس ہی اور ایسی ایجاد زمانہ سابق مین کبھی نہین ہوئی اگرچہ توڑیدار بندوقین پیشتر بہت نامور تھین

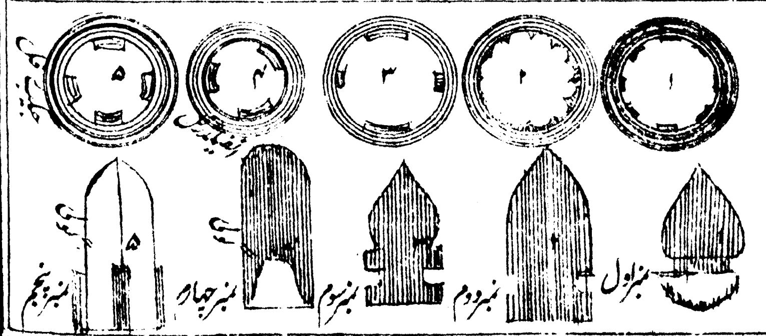
نال بندوق کا بیان

لیکن پتھر کلہ بندوق یعنے چقماق دار نے زیادہ قدر ومنزلت پیدا کی اور جب سے گن کیپ
یعنے ٹوپی دار بندوقین نکلین اُس وقت سے اُس قسم کی بندوقین اعلےٰ درجہ کی شمار نہین کی جاتین
یاد رکھنا چاہیے کہ بندوق کی نال دو قسم ہی ایک خار دار دوسرے بیخار خار دار سے گولی عمدہ
طریق پر نشانہ اُڑاتی ہی اور بیخار بندوق چھرّون کے واسطے مناسب ہی خار دار بندوق سے چھرّے
ہرگز نہ لگائین کہ چھرّے خار دہنین پھیل کر پچیس تیس قدم تک بھی بخوبی نہین جاتے انفیلڈ رفل
اور جیکیب رفل کی گولیون مین دوسرے رفلون کی بہ نسبت زور اور ریلہ زیادہ ہوتا ہی اور تجربہ سے ایسا
دریافت ہوا کہ جب رفل کے خار کم ہوتے ہین چنانچہ چھ یا چار یا دو تو یہ رفل زیادہ خار دار سے بہت زبردست
اور ریلہ کش ہوتا ہی لیکن گولی بھرتے وقت اس بات کا خیال ضرور چاہیے کہ موم جامہ کا باریک
کپڑا گولی پر یا رفل کے مُنہ پر رکھا جاے تاکہ خار اور گولی مین خلا نہ رہے اور اگر صرف گولی ہوگی تو بیشک
خلا رہجایگا اور خلا کے باعث گولی کمزور ہو جایگی پھر ریلہ نہ اُٹھائیگی اور رفل مین جو خار
ہوتے ہین اُن کو سیدھے تصور نہ کرین بلکہ تابیچ کے طور پر لہریہ دار ہوتے ہین بندوق کا نقشہ یہ ہی



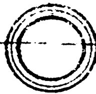
بندوق کے دانون کا بیان

اب ہم خار دار اور بیخار بندوقون کے اور جیکب رفل اور انفیلڈ رفل وغیرہ کے دانون کے نقشے دکھلاتے ہین کہ جس سے خوبی کیفیت دریافت ہوجاے



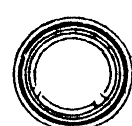
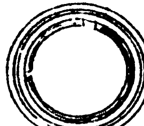
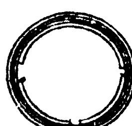
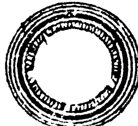
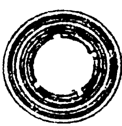
نمبر اول کی گولی بہت دور جاتی ہی اور نشانہ پر بہت سیدھی لگتی ہی اور زخم بہت چوڑا ڈالتی ہی نمبر دوم اور نمبر سوم کی گولی اس سے زیادہ زخم کشادہ کرتی ہی اور دور بھی زیادہ جاتی ہی اور سیدھی بھی پہنچتی ہی لیکن سینے پر تھوڑا زور اور دھکا دیتی ہی اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہی کہ جس رفل مین خار زیادہ ہون گے اُسمین ان تینون نمبرون کی گولیان بہت اچھی طرح چل سکتی ہین مگر انفیلڈ اور جیکب کے کام کی نہین ہوتین اور جیکب کی گولی بہت سے خارون کے رفل مین بالکل کارآمد نہین بلکہ اور کسی رفل مین بھی کام نہین دیتی صرف جیکب کیواسطے مخصوص ہی اور انفیلڈ کی گولی انفیلڈ مین عمدہ چلتی ہی اور بہت سے خارون کے رفل مین اور جیکب مین بھی کام آسکتی ہی لیکن کم حصہ برابر کام نہین دیتی اور ایک قسم کی کوٹھی دار رفل کا دہانہ بیضاوی ہوتا ہی چنانچہ اس نقشہ سے ظاہر ہی

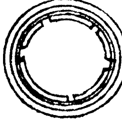
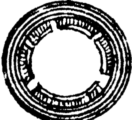
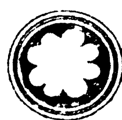
دہانہ رفل بیضاوی



اس بیضاوی مُنہ کے رفل کی گولی سب سے زیادہ سیدھی جاتی ہی اور یاد رکھو کہ بہت سے خار والے رفلون مین جس رفل کے خار بہت باریک ہوتے ہین وہ سب سے بہتر ہی چنانچہ نمبر دوم کا رفل اور سب رفلون سے ڈیڑھ حصہ زور و طاقت انفیلڈ رفل مین ہی اور انفیلڈ رفل سے دوچند زور جیکب رفل مین ہی انکے علاوہ اور بہت صورتین ہین چنانچہ کئی خاردار دہانے یہ ہین

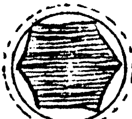
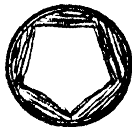
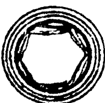
دہانہ خاردار بندوق
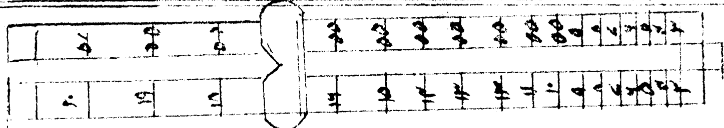
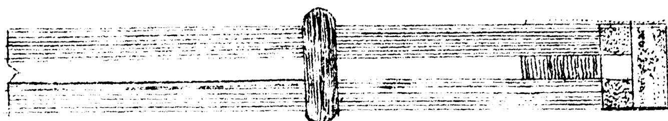
اور بے خار بندوقون کے دہانون کی صورت ان چند نقشون سے آشکار ہی

دہانہ بیخار بندوق

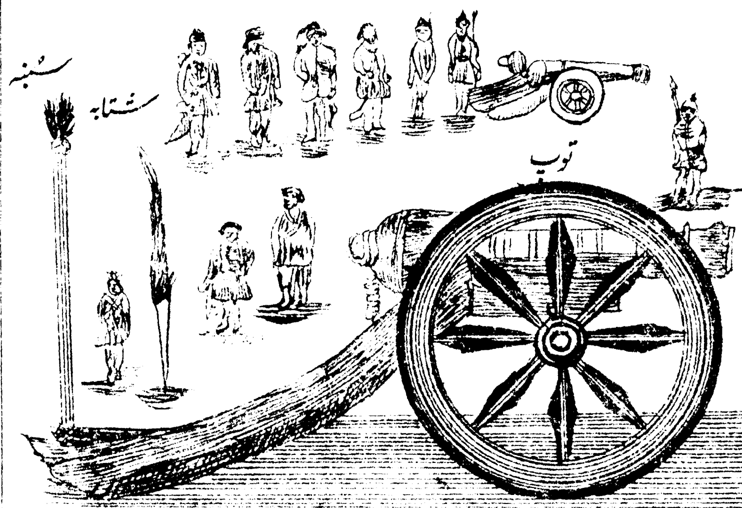





اور جس شے کے وسیلے سے رفل کا نشانہ صحیح کرتے ہین اُسکو دیدبان کہتے ہین





اس دیدبان کے بیچ والے نشان کو رفل کی نوک پر جو بلند بنا ہوتا ہی اُس سے ملا کر نشانہ سے مقابل کرتے ہین اور اس بلند نشان کو رفل کی مکھی کہتے ہین اور اس قسم کے حربون مین سے لشکرشکن اور قلعہ کُن حربہ توپ ہی چنانچہ توپ کا یہ نقشہ ہی



ای خرد پرور نبرد آزمائی اور کشورکشائی کے واسطے ان حربون اور ورزشون کے علاوہ سواری اسپ تیز رفتار کی مشق بھی لازم ہی اور گھوڑون کی بہت قسمین ہین چنانچہ عربی ۔ کاٹھیا واری ۔ مارواری ۔ دکھنی ۔ بیابانی ۔ جنگلی ۔ ولایتی ۔ مالوی وغیرہ اور سواری کے دو طریق ہین ایک یہ کہ زین کسکر بیٹھتے ہین دوسرے یہ کہ کاٹھی باندھکر سوار ہوتے ہین اور یاد رکھو کہ گھوڑے کی چال بھی چند قسم ہی چنانچہ گام دوگامہ سہ گامہ ایلبیہ راہوار تیز عنان خوش خرام ان سب مین شہ گام

بہتر چال ہی کہ جس سے سوار کو تکان اصلا نہین ہوتی بلکہ آسایش ملتی ہی اس چال کا گھوڑا نادر و کمیاب ہوتا ہی
اور قابل سواری ملوک و سلاطین ہی اور گھوڑے کی دوڑ دو قسم مشہور ہی دُلکی اور چہار تنگ دُلکی مین سوار کو
تکلیف و زحمت پہونچتی ہی اور چہار تنگ مین اُسکی بہ نسبت آرام حاصل ہوتا ہی اس بات کا خیال سوار کو
بہت ضرور ہی کہ جس وقت گھوڑے پر سوار ہو تو اپنا زور دونون رکابون پر رکھے اور رانون مین خوب مضبوط
دبائے اگرچہ لگام کی گرفت سے گھوڑا ہر قسم کا کام دے سکتا ہی لیکن سوار کا کمال یہ ہی کہ گھوڑا اُسکی ران کا اشارہ
سمجھنے لگے اور اشارے سے ہر قسم کا کام دینے لگے اور سواری کے وقت رعایت عنان اور استواری
ران ہر دم و ہر لحظہ ملحوظ خاطر رہے اور سوار کو چاہیے کہ نیزہ بازی کا ربط بھی بہم پہونچائے کہ گھوڑے پر یہ حربہ نہایت کار آمد ہی

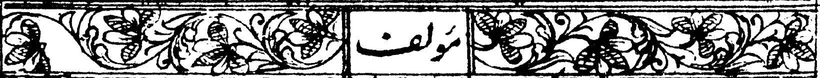


نیزہ

الحاصل اسی طرح فرزانہ روزگار نے شہزادۂ آموزگار کو رفتہ رفتہ ہر بات مین طاق اور ہر فن مین مشاق بنا دیا
اسلحہ خانۂ شاہی مین جو سلاح حرب و پیکار اور نامی و گرامی ہتھیار موجود تھے اُن سب کا لگانا اور روکنا بتا دیا اسپان تیز رفتار
سبا کر اُکی سواری بھی خاطر خواہ سکھلائی دشت و کوہسار مین اپنے ہمراہ پھرا کر سیر و شکار کی ترکیب تعلیم فرمائی اس عرصہ مین
روز دل افروز امتحان بھی آ پہونچا اور حسب ارشاد و ہدایت بنیاد سلطان عقل مجسم بدستور قدیم شعور سخن رس بارگاہ خرد پرور مین
حاضر ہوا اور فرمان عظمت نشان کے مطابق دونونکو بصد عزت و احتشام اور بہزار تعظیم و اکرام خسرو عالیمقام کے بار عام مین لے گیا



امتحان دہم



مؤلف

پہچانتے ہین خوب ہمین ساکنان دیر | برسون رہے ہین خدمت پیر مغان مین ہم
وہ کون ہی جو ہمسے مقابل ہو وقت کار | ثابت قدم ہین معرکۂ امتحان مین ہم

جسوقت وزیر روشن ضمیر کے ہمراہ فرزانۂ روزگار مع خرد پرور نامدار بزم شہریار مین داخل ہوئے عقل مجسم شرایط
عظمت و تکریم بجا لایا اور نظر قیافہ مین سے فرزند سعادتمند کے بشرۂ مبارک اور چہرۂ ہمایون پر نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہی
کہ آثار ہمت و دلاوری آشکارا اور انوار جرأت و بہادری نمودار ہین جسم لطیف و نازنین مشق و ورزش سے
ایسا نظر آتا تھا کہ گویا صانع قدرت نے نور کے سانچہ مین ڈھال دیا ہی عضو بدن ایک نور خداداد کا آئینہ بنگیا ہی
نشو و قوت اور سرور و طاقت سے نہایت حسن و لطافت سے فصل بہار کی طرح جھوم رہا ہی غرضکہ سراپا صل علی ولی سبحان اللہ کا پتلا معلوم ہوتا

مؤلف

اسفند یار ہو نہ سکا اُس سے چار آنکھ
آنکھون کو اپنی اس لیے وہ کور کر گیا
پہونچا عجم مین شور جو اِس زور و شور کا
رستم کنوئین مین ڈوب کے غیرت سے مر گیا

جس دم پدر روشن بصر نے نورِ نظر اور لختِ جگر کو اِس کر و فر سے ملاحظہ فرمایا بے اختیار شفقتِ پدری سے سینۂ بے کینہ سے جوش مارا اور بیساختہ عین الکمال کے خیال سے آیۂ وان یکاد پڑھکر اُسکے رُخِ انور پر دم کیا اور حاضرینِ محفل بہشت مشاکل نے سویداے دل اور اپنی آنکھون کا تل دونونکو سپند بنا کر حاسد سوختہ جگر کے آتشِ رشک پر جلایا فرد نظر لگے نہ کہین اُسکے زورِ بازو کو ٭ یہ لوگ کیون مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہین٭ پھر شاہنشاہِ عرش بارگاہ نے فرمایا کہ اے عزیز باتمیز آج کس چیز مین امتحان دینے کا قصد ہے خرد پدر بلند ختر نے عرض کی کہ حضور معلی اس جان نثار عبودیت شعار نے فنونِ سپہگری کے قوانین و قواعد مین دسترس حاصل کی ہے اگر کسی کو کوئی امر اس باب مین دریافت کرنا مد نظر ہو تو وہ بلا شک استفسار مین دریغ نکرے سلطان فلک آستان نے ارشاد کیا کہ بھلا حریف پر غالب ہونیکے واسطے بہتر طریقہ کونسا ہے شہزادۂ بلند اقبال نے کہا کہ اسکے واسطے بہت کچھ قاعدے مقرر ہین چنانچہ آرہ پیچ چور پیچ گاؤدم پیچ غفور خانی کڑا چوڑی منہوتی علیمد پاتک پٹہ وغیرہ مگر ان سب مین فنِ ظفر پھینکیت بنوٹ کو نہایت عمدہ اور اعلی درجہ کا فنِ شریف پایا شاہنشاہ عالم پناہ نے فرمایا کہ بنوٹ کسکو کہتے ہین اور اس ہنر کو دوسرے فنون سپہگری پر کس وجہ سے ترجیح و شرف حاصل ہے شہزادہ نے بیان کیا کہ ملک دکن سے یہ فن گرامی ایجاد ہوا اصل ایک شخص کہ جسکا نام سلطان صاحب مشہور تھا مقامِ عمدہ گیر مین ۱۳۰ ہجری مقدسہ مین پیدا ہوئے اور اُنھون نے اپنے شوق دل سے ہر فن سپہگری مین دستگاہ کامل حاصل کرکے تمام روے زمین پر بڑا نام پیدا کیا مگر کسی طرح اُنکی اطمینان خاطر نہوئی اور ہمیشہ اس تمنا مین غمگین و محزون رہا کرتے تھے کہ یا الٰہی اس فن کی کچھ انتہا بھی ہے یا نہین اور ہے تو کیونکر ہے ایک روز اسی رنج و تردد مین آنکھ لگ گئی اور خواب مین دیکھا کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ عالم رویا مین جلوہ افروز ہوئے اور زبان کرامت بیان سے ارشاد فرمایا کہ اے شائقِ فن سپہگری اُٹھ اور میدان مین نکلکر ہمارے سامنے استادہ ہو ہم تجھے ایک ہاتھ ایسا تعلیم کرتے ہین کہ جس کی برکت سے تو ایک نیا فن ایجاد کرنے کی طاقت حاصل کریگا یہ کہکر ایک ہاتھ سکھلایا اور فرمایا کہ اِس کا نام ضربِ حیدری ہے اس وار مین یہ بڑا وصف ہے کہ ایک ہی وار مین حریف برابر دو ٹکڑے ہوتا ہے اور وہ دونون ٹکڑے اگر ترازو مین وزن کیے جائین تو بال برابر فرق نہ ہوگا اور اس کے وسیلے سے جو فن تو ایجاد کریگا اُسمین یہ وصف پایا جائیگا کہ خالی ہاتھ بھی حریف کے سلاح جنگ تیرے قبض و تصرف مین آسکین گے اور جتنے اہلِ ہنر ہین وہ تو اُس فن کے کناو قفون اور

فن پھینکیت بنوٹ کی ایجاد کا بیان

ہنر وتن پر غالب آسکتے ہین مگر تو ہر ایک فن سپہگری کے واقف کار اور خبردار بہادر جرار پر منصور ومظفر اور فیروز وتمند رہیگا اور آج سے ہم نے تجھے سلطان فتح الملک دست ور خطاب دیا یہ سنتے ہی سلطان صاحب جناب ولایت مآب کے قدم مبارک پر گر پڑے اسنے مین آنکھ کھل گئی تو دیکھتے ہین کہ تلوار ہاتھ مین ہی اور صحن مکان مین ایستادہ ہین اس کیفیت سے نہایت تعجب ہوا اور تمام رات عالم حیرت مین بیدار رہے صبحکو یہ خواب اپنے فرزند عزیز سے کہ مخدوم صاحب جنکا نام تھا اور سلطان صاحب کے شاگرد رشید ستھے بیان کیا اور ضرب جدیدی بھی تعلیم فرمائی اور مشق کثرت اور ایجاد طبیعت سے ایکہزار پیچ ایجاد کیے اول حریف کے حملے سے محفوظ رہنے کے سَو ہاتھ دوم حریف کو زندہ گرفتار کر لینے کے سو ہاتھ سوم رومال سے تلوار چھین لینے کے سو ہاتھ چہارم خالی ہاتھ سے تلوار چھین لینے کے سَو ہاتھ ششم گھورتے ہوئے حریف کو مارنے کے سَو ہاتھ ہفتم حریف سے کسی طرح نہ رک سکین ایسے جان ستان قبض روح کے سَو ہاتھ ہشتم اگر حریف سامنے سے آنکر وار لگائے تب بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے اُسکو مار لینے کے سَو ہاتھ نہم اگر غفلت کے عالم مین حریف گردن پر تلوار رکھدے یا پیٹ پر چھری لگا بیٹھے یا سینے پر سوار ہو جاے تو اُس سے بچنے کے سَو ہاتھ دہم ہر قسم کے پھکیت اور بکیت اور فن سپہگری کے واقف کار کسی موقع پر گھیر لین تو اُنپر غالب آنے اور جان بچا لیجانے کے سَو ہاتھ غرضکہ اس قسم کے ہزار ہاتھ ایجاد کرکے اسکا نام بن اُوٹ قرار دیا اوٹ زبان ہندی مین روک کو کہتے ہین اور بن حرف نفی ہی پس واضع فن کی یہ مراد ہی کہ اسکی روک نہین پھر مخدوم صاحب نے یہ فن حضرت شاہ قادری کو کہ جو اُن کے بھانجے اور حضرت صاحب کے نام سے مشہور تھے اور غلام رسول کو کہ جو اُن کے فرزند اور رسول صاحب کہلاتے تھے تعلیم کیا ان دونون صاحبون نے ہندوستان مین آنکر ایسا نام روشن کیا کہ آفتاب ماہتاب سے زیادہ مشہور ہوئے پھر حضرت صاحب سے یہ فن گرامی جناب میر امیر علی صاحب قبلہ فرخ آبادی نے حاصل کیا اور انکی ذات بابرکات سے کثرت بنوٹ نے وہ رونق روز افزون پائی کہ جسکی گرم بازاری سے ہر قسم کی کثرت کا بازار سرد ہو گیا اور اکثر امراے والاشان اور روساے بلند مکان مالوہ وہندوستان اُنکے سلسلۂ شاگردی مین منسلک ہوئے میر صاحب مرحوم ومغفور نے اس کثرت کو تین قسم پر منقسم کیا اول امیرانہ اور دوم سپاہیانہ اور سوم اُستادانہ اور ہر پیچ کو تین چیزون سے ترتیب دیا ہات اور گھات اور بات اور کثرت بنوٹ کے پینترے کو اس اہل فن کی اصطلاح مین پکولہ کہتے ہین جناب الاکبر ترین نے اس فن کی دعون مین سے شیر فتح کو بہت پسند کیا ہی شیر فتح کا عجیب وغریب انداز ہی یعنے حریف کو یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا اُس کے مقابل شیر ببر آن پہونچا اور اُس پر اسقدر خوف وہراس وغلغہ غالب ہو جاتا ہی کہ اپنے ہتھیار پھینک کر سامنے سے بھاگ نکلتا ہی اور ہزار ہاتھون مین سے فدوی نے سَو ہاتھ انتخاب

بنوٹ کے ہاتھوں کے نام

کیے ہین چنانچہ وہ سو بند ہاے بنوٹ یہ ہین بنوٹ کے ہاتھون کا نام نامی و اسم سامی
علی ڈبرک انی خالی انی گا سنجے کی انی قلمی انی قائم انی دست گردش انی کھن بیونت انی دست کشیدانی
مسکہ چٹائی انی انگوڑانی سیدھی دھارانی الٹی دھارانی جگت جھانپ انی غمزہ دھڑک انی چکرانی آنی مار
واو دہنگرانی آنی وار وارانی بجلی کڑک انی قلم کا ہاتھ گردن توڑ قلا بانکہ کے چھین بازو کی روک
بازو کی روک مع چھین بازو کا اڑنگا بازو کا اڑنگا مع چٹا بازو کا اڑنگا مع نکبھنی اڑنگا چھاتی کا اڑنگا چھاتی کا
مع باندھنی ڈاب کڑک ڈاب کی روک کڑک کی روک انی دوہری وار دوہرا ڈاب دوہری کڑک دوہری
ہانڈی پھوڑ ماہی تڑپ ٹڑ کا کھینچ مار پیچ بھنڈارا چیر دو ضرب دست بغل گلوگیر او لپٹ نل کٹ گلخن تھاپ
ٹال ہاسے کا ہاتھ خاصدان کا ہاتھ پالکھ راج بھٹہ بے ضرب راج بھٹہ گشتہ بے ضرب گشتہ
گردن دھالا چھین باندھنی خالی ہاتھ چھین بغلی ہتکوڑے کی چھین کہنی توڑ کی چھین چھین ڈاب کی
چھین کڑک کی چھین جکر کی چھین لنگوٹ کی بھوئین چٹے چھین کشتان کی تھپکی اندر کی تھپکی باہر کی
پھانک کا ہاتھ سر شکن دوشالے کا ہاتھ شالی رومال کا ہاتھ ہوش گم سیدھی باندھنی الٹی باندھنی
دست بقبضہ پانچ ہاتھ لٹھ رستے کو مارنے کے پانچ ہاتھ منتی کے پانچ ہاتھ بند ہاے گھا پانچ ہاتھ ضرب حیدری
غرضکہ سو ہاتھ منتخب یہ ہین سوا ان کے کچھ اور ہاتھ بھی نامی وگرامی ہین چنانچہ مسند کے بیس ۲ ہاتھ اور
کٹار کے نو ۹ ہاتھ یعنی پانچ تھاب اور چار ۴ سیلے اور رومال کی چھ ۶ باندھنی اور پانچ چھین
وغیرہ اور محفل مین سے آدمی کو چورا لیجانے کے دس ۱۰ پیچ نہایت عمدہ ہین الحاصل
فن بنوٹ کا واقف کار ہر قسم کے حربہ جانستان سے محفوظ رہ سکتا ہے بلکہ تیر و کمان اور غلیل وغیرہ بھی

کمان کا بیان

اس پر کارگر نہین ہو سکتین شعور سخن رس نے کہا کہ غلیل اور کمان کا بھی کچھ حال بیان فرمایئے خرد پرور نے
ارشاد کیا کہ اے وزیر اعظم یہ دونون ہتھیار مشہور و معروف ہین اگر غلیل کی مشق مین انسان کمال حاصل
کرے تو اس کی ضرب کچھ تیر و تفنگ سے کم نہین اور اس مین کچھ زیادہ صرف بھی نہین پڑتا اگرچہ کم خرچ
بالانشین ہے لیکن اس قدر فرق بھی ہے کہ دو سو قدم سے زیادہ حریف پر غلہ کارگر نہین ہوتا اور تیر و تفنگ
چار پانچ سو قدم تک۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ فاصلے پر خبر لیتے ہین اور کمان ملک ہندوستان مین
ملتان اور گجرات اور لاہور اور سرہند کی خوبی و لطافت مین مشہور ہے اور انکے بعد بہار اور پٹنہ اور
حاجی پور کی کمان بھی شائستگی رکھتی ہے مگر باڑی اور فریدآباد کی کمان کو نہین پہونچتی اور مقام چاچ
کہ جسکو تاشقند بھی کہتے ہین وہان کی کمان نہایت نامی وگرامی ہوتی ہے اور تیر اندازون کی اصطلاح
مین پانچ سیر کے وزن کو ٹانک کہتے ہین پس جو کمان ایسی ہو کہ اسکی شست مین اگر پانچ سیر وزن

باندھ دین اور وہ اس قدر خمیدہ نہ ہو کہ جس قدر شست کو کان کی لو تک کھینچنے مین خمیدہ ہوتی ہی تو ایسی کمان کو
ایک ٹانک کی **کمان** کہتے ہین اور کمان ایک ٹانک سے کم اور پانچ ٹانک سے زیادہ نہین ہوتی اور ایک سے
پانچ تک اسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ پچیس سیر وزن ہوتا ہی یعنی اگر پچیس سیر وزن لیکر کمان کی شست مین باندھین
تو اسقدر خم نہو جس قدر شست کو کھینچکر نرمۂ گوش تک لانے مین کمان خم کھاتی ہی کماندار کے زور سے کمان کا
زور آدھا ہونا چاہیے بلکہ آدھے سے بھی کم ہو تو بہتر ہی کہ تیر لگانے مین صنعتہاے عجیب وغریب ظاہر ہو سکین
اور جو سخت کمان کہ کماندار کی طاقت سے قوی تر ہوگی تو تیر پریشان جائیگا اور کماندار ہرگز قادر انداز نہ
بنیگا اور تیر بھی کمان کے موافق ہونا چاہیے اسلیے کہ اگر تیر سبک کو کمان سخت و قوی مین سر کرین تو شکستہ ہو جانے
کا احتمال ہی اور جو تیر گران کو کمان نرم مین رکھین تو ہرگز تیر محل مقصود پر نہ پہونچیگا اور مدعا حاصل نہ ہوگا پس وہی
تیر بہتر ہی کہ جو کمان کے قابل ہو اور قبضۂ کمان کے تھامنے مین نہایت کوشش لازم ہی کہ قبضہ ہاتھ مین قائم رہے
اور کلائی مین بھی کجی نہ آنے پائے کہ بڑا سخت عیب ہی اور کمان کھینچنے کے وقت کھڑے ہونے کا یہ طریق ہی
کہ پاے چپ سے پاے راست کو تھوڑا آگے رکھین یعنی اسقدر کہ دونون پیرون مین آٹھ دس گرہ کا فاصلہ ہو
اور سیدھا پانون اتنا منحرف رکھین کہ اگر بائین پانون کی ایڑی سے سیدھا خط کھینچین تو اپنے پانونکے وسط مین آئے
اگر اس قاعدہ پر کھڑے ہون تو چپ و راست اور پیش و پس ہر طرف تیر لگا سکتے ہین پھر سلطان الاشان کی طرف
مخاطب ہو کر عرض کرنے لگا کہ قدیم زمانہ مین خنجر و شمشیر اور گرز و سنان اور کمند و فلاخن اور تیر و تبر وغیرہ لڑائی کے
ہتھیار کہلاتے تھے مگر اس زمانہ مین اہل فرنگ نے تفنگ کو بکثرت رواج دیا ہی اور حق تو یہ ہی کہ دفع دشمن کے
واسطے اور گزند حریف سے امین رہنے کے لیے آلات حرب مین کوئی آلہ اس سے زیادہ وقعت اور فوقیت نہین رکھتا
اگرچہ تیر و کمان بھی جانگداز ہی کہ دور سے دشمن کا کام تمام ہو جاتا ہی مگر برسون مین انسان کو اسکا کمال حاصل
ہوتا ہی اور وہ بھی جب کہ لڑکپن سے استاد شفیق کے روبرو اسکی مشق و مزاولت نہایت سرگرمی کے ساتھ کی ہو اور
تفنگ اندازی کا ہنر بہ نسبت تیر اندازی کے بہت آسان ہی اور جو کام تیر سے نکلتا ہی اس سے زیادہ تفنگ سے
نکل سکتا ہی اور فدوی کی دانست مین اگر چالیس روز تفنگ اندازی کی مشق کیجائے تو بیشک نشانہ بیٹھا
لگانے کی قدرت پیدا ہو جاتی ہی اگرچہ بندوق کی بہت قسمین ہین اور بیشتر ہندوستان مین توڑےدار اور چقماق کل
یعنے چقماق دار وغیرہ کا رواج تھا اور لاہور مین توڑےدار بندوقین بھی عمدہ بنتی تھین اور جس بندوق کی گولی
بڑی ہوتی اسکو رفل کہا کرتے تھے مگر جب سے اہل فرنگستان نے پٹاخہ دار بندوقون کو ایجاد کیا ہی اسوقت سے
عمدہ رفل اور دونالی بندوقین اور انفیلڈ رفل اور جیکب رفل وغیرہ کی گرم بازاری ہوئی توڑےدار بندوق مین یہ
نقصان تھا کہ ہر دم توڑا روشن رکھنے کی ضرورت تھی اور چقماق دار مین یہ عیب ہی کہ کسی وقت پتھری کے

آگ نہ دینے سے بندوق بیکار رہجاتی ہی اور ان دونون مین ایک سخت قباحت یہ تھی کہ انکی رنجک ہر وقت
آنکھ کے برابر اُڑنے سے بینائی کو بھی ضرر پہونچتا تھا اور اکثر اوقات بارش یا سردی کے موسم مین باروت
سیل کر پیالہ مین جمجانے سے آتش کا اثر اُسکے کان مین نہین ہوتا اور اسوجہ سے بھی دفعتہً بندوق کو آگ
لینی دشوار پڑجاتی تھی مگر گن کیپ لینی ٹوپی دار بندوقون نے ان عیوب کو بالکل رفع دفع کردیا اگرچہ ٹوپیا ہے
بنانے کی بہت سی ترکیبین ہین چنانچہ چاندی کی باروت اور گن کاٹن وغیرہ سے مگر سہل ترکیب
یہ ہی کہ کلورٹ آف پٹاس اور سرمہ یا گندھک مساوی آہستہ آہستہ باہم پیسکر انڈے کی سفیدی سے ٹوپی
مین جمادین مگر ان دونون کے پیسنے مین کمال احتیاط لازم ہی اگر جدا جدا باریک پیسکر ملاوین تو بہتر ہی اور
بندوق کے پیچ نکالنے کیواسطے اول چاہیے کہ نال بندوق کو بخوبی صیقل کرکے چھنی ہوئی خاکستر سے یا
ٹرپلی سے یا چونے سے یا ملتانی مٹی سے خوب صاف کرین پھر نال بندوق کے پیچ نکالنے کی یہ
ترکیب ہی کہ نیلا تھوتھہ چھ ماشہ آب صاف پانچ تولہ لیکر نیلے تھوتھے کو باریک پیس ڈالین اور پانی مین
ملاکر کسی ظرف چینی یا ظرف گلی مین آگ پر قدرے گرم کرین کہ جس سے ہاتھ نہ جلے اور اُسمین پارچہ ترکرکے نال
بندوق پر لگاوین ایک گھڑی کے بعد خاکستر اور پانی سے نال کو مانجھ ڈالین اسی طرح سے مکرر سہ کرر
عمل کرین جب کہ حسب دلخواہ پیچ نمودار ہوجائین تو نال بندوق کو خوب صاف کرین کہ نیلے تھوتھے کا اثر
فرشی کی جڑ مین باقی نرہے پھر رنگ لگانا چاہیے اگرچہ رنگ نال بندوق کے بھی بہت نسخے ہین مگر ایک
عمدہ نسخہ جو فدوی کا بارہا آزمودہ ومجرب ہی حضور مین گذارش کرتا ہی ترکیب تیاری رنگ نال بندوق
مقدار یک بوتل اول سات ماشہ نیلا تھوتھہ باریک پیس کر ایک بوتل آب باران مین ملائین پھر
گروسبلی منٹ دو ماشہ پیسکر اُسی بوتل مین داخل کرین بعد اُس کے اسپرٹ آف دین ایک ڈرام
اُسی بوتل مین ڈالین پھر نٹیرک ایسڈ ایک ڈرام اُسی بوتل مین حل کرین اب یہ روغن تیار ہوگیا اس کو
تھوڑا سا نکالکر ابرمردہ سے نال بندوق پر مالش کرین اور چھ گھنٹہ کے بعد نال مذکور کو لوہے کی کوچی سے
صاف کرین پھر برش پھیر دین اور دوبارہ وہی روغن بطریق مذکورہ اسپنج سے لگائین اسی طرح ایک دن مین
دو مرتبہ یعنی صبح اور شام لگایا کرین اگر چار روز لگائین تو رنگ مائل بہ سیاہی ہوگا اور جو ایک ہفتہ لگائین
تو رنگ مائل بہ سرخی ہوگا اور روغن گُندہ کی عمدہ ترکیب یہ ہی کہ اسپرٹ آف دین ایک بوتل
لوبان ایک اونس چندرس ایک اونس چپڑی ایک اونس چھ ڈرام مصطگی چار ڈرام دم الاخوین دو
اونس ان سب کو باریک پیسکر کپڑے مین چھان لین پھر اسپرٹ آف وین مین ملاکر بوتل پر ڈاٹ لگا دین
دس بارہ روزتک دھوپ مین رکھین کہ اس عرصہ مین گوند وغیرہ تمام گھل جائیگا پھر اس دوا کو کپڑے مین

بندوق کی ٹوپی بنانیکا بیان

بیان نال بندوق کے پیچ نکالنیکا

بیان نال بندوق کو رنگ دینیکا

بیان روغن گندہ

چھانکر دوسری بوتل مین بھر رکھین اور کندہ کو ریگ مال سے صاف کرکے لگائین لیکن ریگ مال کی صفائی
مین یہانتک احتیاط کیجاے کہ اگر پانی سے بھی لکڑی کو تر کرین تو ریشہ ظاہر نہو ورنہ چند بار پانی سے
کندے کو دھوکر ریگ مال سے صاف کرین یہانتک کہ پانی کے دھونے سے بھی ریشہ ظاہر نہو پھر یہ روغن
اسفنج سے کندے پر جلد جلد ملین جب خشک ہونے لگے تو ایک پارچہ تیل مین ترکرکے اوسپر لگائین کہ آب و
تاب ظاہر ہو پھر دوبارہ اُس پر یہ روغن لگائین اور تیل کی مالش کرین جب کہ مرضی کے موافق روغن چڑھ جائے
اور رنگ خوشنما نظر آئے تو تیل ملکر رکھدین مگر روغن لگانے کے وقت یہ خیال ضرور ہی کہ سب جگہہ برابر رہے
اور **تفنگ اندازی کا طریقہ** یہ ہی کہ بندوق بھر کر قاعدۂ معروف پر اٹھائین اور کندے کو داہنے
ہاتھ کے کاندھے پر جما کر ایک آنکھ بند کرین اور دوسری آنکھ سے براہ دیدبان دیکھین جسوقت بندوق کی
مکھی نشانہ کے برابر ہو تو فوراً سانس روک کر فیر کرین کہ گولی نشانہ پر لگے اور جو اسی طرح کچھ دنون ربط و
مشق رہے تو نشانہ بہت جلد صحیح و درست ہو جاے اگرچہ دشمن بدخواہ کو آماجگاہ تفنگ بناتے ہین
مگر حریف کشتی کے علاوہ بندوق مین یہ وصف کسقدر عمدہ ہی کہ صید و شکار کے وقت دشت و کوہسار مین
اس سے زیادہ کوئی رفیق و شفیق نہین شعور سخن رس نے کہا کہ اے نور چشم سلطنت و اے قرۃ العین خلافت
کیا یہ بات غلط ہی کہ شکار کار بیکاران ست کیا اس مشغلے مین انسان قتل جان کشتی و بیرحمی کا مرتکب نہین ہوتا
شہزادۂ خرد پرور نے کہا کہ اے دستور المعظم اگرچہ شغل شکار لہو و لعب سے زیادہ نہین مگر اکثر عقلا و حکما نے مصلحتاً
واسطے سلاطین و امراے خداوند جاہ اور پہلوانان کینہ جو و رزم خواہ کے مہمات جہانداری اور واجبات
خداپرستی کے بعد لازم و جائز رکھا ہی اور اسمین چند فوائد و منافع بھی مضمر ہین چنانچہ یکجا نشینی کی کاہلی کہ
جس سے خفقان کا اندیشہ متصور ہی رفع کرتا ہی اور قوہی غیر طبعی کو کھوتا ہی اور رطوبات ردیہ تحلیل ہوتے ہین
اور مادۂ فضلیہ دفع ہوتا ہی اور چستی اعضا اور چالاکی بدن اور صفائی اشتہا اور سُبکی تن بھی زیادہ ہوتی ہی اور
کوہ و صحرا کی آب و ہوا ہر طرح شہر و قصبات کی آب و ہوا سے مفید و بہتر ہی خصوصاً شیر کے شکار مین
مردانگی و دلاوری اور جرأت و بہادری اور آداب جنگ و سرعت آہنگ اور اپنی حفاظت کی تدبیرین
اور دشمن سے بچنے کی گھاتین معلوم ہوتی ہین اور قواعد حرب و ضوابط ضرب و مشق مشقت و ورزش محنت
و آئین رزم و قانون حزم و انداز ہوشیاری و اطوار استواری و استقلال مزاج و اجتماع حواس پر آگاہی کماہی
حاصل ہوتی ہی غرض اس عادات سے اگر زال بھی ہی تو رستم دستان ہو جاتا ہی اور جو شیر قالین ہو تو شیر
نیستان اور بہت بڑا فائدہ یہ ہی کہ اکثر دام و دد مثل شیر و گرگ اور خوک و چرغ وغیرہ دیا قین صحرا
نشین کے مویشی و کشت زار کو برباد و تلف کرکے بہت تکلیف و ایذا پہونچاتے ہین اور بادیہ نوردان

طریقہ تفنگ اندازی

فوائد شکار کا بیان

و مسافرین کو خونریزی و رہزنی سے ستاتے ہین پس اللہ تعالی نے رئیسون کو راعی و نگہبان موجودات
اور محافظ وشبان مخلوقات بنایا ہے اگر رمۂ رعایا اور گلۂ برایا کی حفاظت وحراست جان ومال نکرین تو نعمت
ریاست اور دولت حکومت اُنپر بیشک حرام ہے اس صورت مین ایذا رسانی سے پیشتر موذی کا قتل واجب و
لازم ہوچکا مگر اسکے واسطے جوہر شجاعت درکار ہے اور شجاعت دو قسم ہے ایک شجاعت باکیاست کہ خود گزند
حریف سے محفوظ رہکر دشمن پر غالب آئے دوم شجاعت باجہالت کہ عدو پر فتحیاب ہو یا نہو مگر اپنی جان
عزیز کو ہلاکت مین ڈالدے یہ شجاعت اہل خرد کے نزدیک فضیلت نہین رکھتی بلکہ نتیجہ مردانگی اور لطف جوانمردی
یہی ہے کہ اپنا آوازۂ نیکنامی سنکر خود اپنے گوش خاطر کو مالامال گوہر فرحت ونشاط کرے فرد اگر فتح زندگی مین
عدو پر تو لطف ہے * بعد از وفات رستم دستان ہوا تو کیا * ہر شخص کو لازم ہے کہ اول اپنا فدا جان و مال
سمجھے پھر قتل موذی پر کمر باندھے اور شکار کھیلنے کے لیے ہاتھی کی سواری سے کوئی طرح بہتر نہین اول

سواری فیل کا بیان

توسبب بلندی کے شکار دور سے نظر آتا ہے اور کوئی شی زد کے حائل نہین ہوتی دوم حربہ لگانے
باندھنے کی فرصت اُسپر بخوبی میسر آتی ہے سوم دو چار ضرب پاس رکھنے اور ایک دو آدمی نزدیک رکھنے
کیواسطے ہر طرح کی مدد کرا اسمین گنجایش ہے چہارم ہر شیر کو ہودج تک حملہ کرنے کا حوصلہ نہین ہوتا اور اگر حملہ
کرکے آن بھی لیتا تو بندوقین اُسکو فرصت گزند نہین دیتین مگر یاد رکھنا چاہیے کہ جس وقت کوئی شیر ہاتھی کی
پانون یا سونڈ سے لپٹ جاتا ہے تو اُس وقت سواران فیل کی گولی بھی نہین کھاتا اور اس بلا کے ہاتھ سے
ہاتھی بھی چیخ اُٹھتا ہے بلکہ بیتحاشا بھاگ نکلتا ہے اُس حال مین جھاڑ اور پہاڑ اور کنوان اور گڑھا اُس کو
کچھ نہین سوجھتا اسواسطے لازم ہے کہ شکار مین ہاتھی کار آزمودہ وشکار دیدہ سواری مین رکھین کہ نیا ہاتھی
ناتجربہ کار عجب نہین کہ کسی تہلکہ مین ڈالے اور شکار مین بڑی گولی کی بندوق لیجائین اور بندوق وغیرہ کا
ساز وسامان بھی بہت درست وپاکیزہ رکھین کہ وقت پر خطا نہ کرے اور انسان کو مناسب ہے کہ فقط ہرن
خرگوش کبوتر فاختہ کے مارنے پر شکار شیر کا عزم نکر بیٹھے بلکہ اپنی ہمت مردانہ اور جوانمردی دلاورانہ کا بھی
امتحان کر بیٹھے کہ بر وقت کار اُسکی ہیبت وصولت سے اوسان باختہ نہو جائے کہ دل کے لرزنے کے ساتھ
پانون بھی کانپنے لگتے ہین اس صورت مین گولی کو نشانہ سے کوسون کا فاصلہ پڑجاتا ہے اور شکار فرار ہوجاتا ہے بلکہ حملہ
کرکے گھبرا دیتا ہے خرد پرور یہانتک شعور سخن رس سے بیان کرکے سلطان عقل مجسم کی طرف پھر متوجہ ہوا
اور گذارش کرنے لگا کہ حضور اقدس ہر چند سواری فیل کو وہ متکفل شان وشوکت اور جاہ وحشمت کی دلیل ہے

سواری اسپ کا بیان

مگر توسن تیز خرام کے برخلاف اُسپر اپنا اختیار کم رہتا ہے اسی لیے کہا ہے کہ عنان فیل بدست فیلبان اور
جسقدر تیز رفتاری وسبک خرامی اور چستی وچالاکی گھوڑے سے ممکن ہے فیل سے ہر نہج ناممکن ومتعذر ہوگی

سوا اسکے فیل نہایت کینہ ور جانور ہی اگر کسی پر غضبناک ہوتا ہی تو ہمیشہ اُسکی گھات مین رہتا ہی اور موقع
پا کر وقت فرصت ہلاک کرتا ہی گھوڑا جس دروازے پر بندھا ہوتا ہی وہان ہمیشہ فضل خدا رہتا ہی
سلطان عقل مجسم نے ارشاد کیا کہ فیل کی عمر نہایت طویل ہوتی ہی یعنے سو ڈیڑھ سو بلکہ دو سو برس تک
زندہ رہ سکتا ہی اور گھوڑا اسقدر ہرگز نہین جیتا بلکہ فیل کی بہ نسبت چہارم حصہ بھی اسکی عمر نہین ہوتی خرد پرور
عالی دماغ نے جواب دیا کہ حضور نے بہت صحیح اور نہایت درست فرمایا آمنا وصدقنا مگر اسقدر طول عمر تجربہ کاری
کے لیے بہت مناسب ہی اور فیل بجز شکار شیر کے کسی بات کا تجربہ نہین کر سکتا اس سے اور بھی پایۂ ثبوت کو پہونچا
کہ سوائے فیل کار آزمودہ و شکار دیدہ کے شکار شیر کے واسطے کوئی سواری بہتر نہین ہو اسی لیے نیا ہاتھی ناتجربہ کار
ہوتا ہی مگر ملوک و سلاطین کیواسطے تمام زمانے مین پشت اسپان تیز گام و توسنان خوشخرام سے بہتر کوئی مقام نہین
اور دانایان فرنگ و حکماے با فرہنگ نے انسانون کی عمر سے عربی گھوڑون کی عمر کو باہم ملایا ہی تو اُس طریق پر مطابق پایا ہی

نقشہ مطابقت عمر انسان بعمر اسپان

عمر اسپ	عمر انسان	عمر اسپ	عمر انسان	عمر اسپ	عمر انسان
۱ سال	۴ سال	۶ سال	۲۴ سال	۱۵ سال	۵۰ سال
۲ سال	۸ سال	۷ سال	۲۸ سال	۲۰ سال	۶۰ سال
۳ سال	۱۲ سال	۸ سال	۳۲ سال	۲۵ سال	۷۰ سال
۴ سال	۱۶ سال	۹ سال	۳۶ سال	۳۰ سال	۸۰ سال
۵ سال	۲۰ سال	۱۰ سال	۴۰ سال	۳۵ سال	۹۰ سال

عربی گھوڑے ملک عرب سے جو اقلیم ہندوستان مین آتے ہین انہین سے قسم اول قوم نجدی ہی نجد
ملک عرب مین حجاز و عراق کے درمیان ایک مقام کا نام ہی زمین وہان کی بلند اور گھوڑے سواری د
گھوڑ دوڑ کے واسطے مرغوب و دلپسند قسم دوم قوم کھلان یہ گھوڑے عربی خاص ہین نجدی کے مطابق
افعال و خواص ہین قسم سوم قوم انیزہ اس قوم کے گھوڑے پیشانی و قامت بلند اور ناک کا بانسا بھی اونچا
رکھتے ہین اُسکی وجہ یہ ہی کہ روم مین اسپان ولایتی کی آمد و رفت سے عربی گھوڑون مین ولایتی کی
نسل شامل ہو گئی ہی قسم چہارم قوم بدو یہ گھوڑا صحراے عرب مین پیدا ہوتا ہی نہایت مضبوط
و زبردست اور عریض الجسم اور نجدی و انیزہ کی بہ نسبت کان بھی چوڑے ہوتے ہین اکثر سواری و شکار
کے قابل ہوتے ہین مگر کم دوڑنے کے باعث گھوڑ دوڑ مین نہین شامل ہوتے ہین قسم پنجم قوم عراق اس قوم کے گھوڑے

بہت خوبصورت وخوش رفتار مگر گھر دوڑ مین بیکار ہوتے ہین عراقی وہ گھوڑے ہین کہ جنکی نسل ایرانی
گھوڑون سے ملی ہو اس قسم کے گھوڑے بصرہ وبغداد کی طرف بکثرت ملتے ہین قسم ششم قوم گلف
اس قوم کے گھوڑے بھی عراقی کی طرح عرب وعجم کے درمیان پیدا ہوتے ہین عربی کی نسبت شوخ تر
لیکن قابل گھوڑ دوڑ کے کمتر ہین اور اسپان عربی مین یہ رنگ عمدہ شمار کیے جاتے ہین سبزہ سرخہ سرنگ
کمیت نیلہ اور رمانی رمانی اُس رنگ کو کہتے ہین کہ سرخ وسفید بال تمام بدن اسپ پر ملتے رہتے ہین
سرخہ کمیت سرنگ یہ رنگ قابل اعتماد ہین مگر نیلہ اکثر کم دوڑتا ہی اور ملک عرب مین نقرہ ابلق سمند
نہین ہوتا عربی گھوڑا پانچ برس کی عمر سے پچیس برس تک لائق کار اور قوی طاقت دار رہتا ہی اسپان
قوم عربی اکثر بمبئی مین دستیاب ہوتے ہین بعضے سوداگر اندور گوالیار اکبر آباد اور کانپور مین لاتے ہین لیکن جو
گھوڑا بمبئی مین پانسو روپئے تک ملجاتا ہی وہ اس ملک مین بارہ سو روپئے سے کم نہین آتا اور عربی گھوڑے
قسم چارجیر یعنی سواری کے پانصد روپئے سے ہزار روپیہ تک اور قسم ریسر یعنی گھوڑ دوڑ کے نئے گھوڑے
تعلیم نایافتہ ہزار روپیہ سے پندرہ سو تک اور قسم ہنٹر یعنی شکار کے گھوڑے چار سو روپئے سے آٹھ سو تک
اور قسم گیلوے یعنی میانہ قد کہ چودہ مٹھی سے نیچے ہون دو سو روپئے سے چار سو روپیہ تک دستیاب
ہوتے ہین اور ملک ہندوستان مین کاٹھیاواڑی گھوڑون کی یہ گیارہ قومین عمدہ تر مشہور ہین باندربا
مانکیا مانکلیا تاجنیا ریڑیا سہرنیا لکھمیا ریشمیا کیسریا لودلیا بھوتریا انکے سوا دو چار قومین اور بھی ہین
مگر چندان شہرت نہین رکھتین کاٹھیاواڑ کے گھوڑے خوبصورتی مین لاجواب اور کودنے پھاندنے مین
بیمثال اور دوسری اقلیمون کے گھوڑون پر فوق رکھتے ہین یہ گھوڑے قد کے چھوٹے عمدہ ہوتے ہین
ہر کہ بقامت کہتر بقیمت بہتر اور کاٹھیاواڑ مین کئی کھیت ہین مگر پنچال کے کھیت سے کوئی کھیت بہتر
نہین پنچال کے بارہ گانون کہ جہان عمدہ گھوڑے بہم پہونچتے ہین کاٹھی لوگون سے آباد ہین اس ملک مین
سمند قلہ صندلی سبزہ گلدار وویہ بور ابرس رنگ کے گھوڑے اکثر ہوتے ہین ہر چند جو صفات کہ
درکار ہین وہ ان گھوڑون مین پائے جاتے ہین مگر اسپان عربی کی طرح دُم بلند اور اعضا واستخوان باریک
نہین رکھتے اور دوڑ مین پاویل بھی عربی کی ہمسری نہین کرسکتے اور اس گھوڑے کے مزاج مین غصہ
بہت ہوتا ہی جس سے عداوت رکھتا ہی اسکو جان سے کھوتا ہی خوراک کم دینے والے کا بھی دشمن ہی
اور تھوڑی سی مار مین بہت برا مانتا ہی دل مین بغض وکینہ رکھتا ہی اور اکثر کاٹھیاواڑ کے گھوڑے منھ
ڈال بیٹھتے ہین اور گندیلے بھی ہوتے ہین گندیلے کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ زبان ہندی مین بو کو گند
کہتے ہین پس یہ گھوڑا اپنے سائیس کی بو پہچانتا ہی اور بو سے آشنا ہونیکے باعث اُس کو کچھ نہین کہتا

اور دوسرا شخص قریب جائے تو اُس کی بو پاکر نہایت غضب سے ہنہناتا ہے اور موقع پاکر کاٹ بھی کھاتا ہے
اور کاٹھیاواڑ کے متصل ایک علاقہ کاٹھا نامے ہے وہاں کا گھوڑا بہ نسبت سب کاٹھیاواڑ کے بلند قامت
دغریب ہوتا ہے لیکن چہرے کی خوبصورتی میں اُس کے برابر نہیں ہوسکتا کاٹھیاواڑ کا گھوڑا چار برس کی
عمر سے بارہ برس کی عمر تک عالم شباب میں خوب زور و شور پر رہتا ہے اکثر یہ گھوڑے پنجاب میں کاٹھی
لوگوں کے گھر ہاتھ آتے ہیں اور چارسو روپیہ سے بارہ سو روپیہ انکی قیمت ہے مارواڑ کے گھوڑے
اسپان کاٹھیاواڑ کی بہ نسبت پیشانی بلند اور گوش دراز اور بلند قامت اور مضبوط زبردست ہوتے ہیں گڈھاراج
دھڑا بالوترا تلواڑہ یہ چار سوں کھیت وہاں مشہور ہیں انمیں جو دھپور کی عملداری ہے اکثر قلہ سمند سرخہ
نقرہ ابلق اس رنگ کے گھوڑے بہ کثرت ہوتے ہیں سواری میں نازک و ملائم اور نہایت غریب
اور پسند اہل ہند سواری دیتے ہیں اور سخت سواری سے برا نہیں مانتے اپنی وضع پر بہت خوبصورت
اور طرحدار اور نہایت دُوردَم ہوتے ہیں مگر گھڑدوڑ کے قابل نہیں چار برس کی عمر سے سولہ برس تک
تندرست اور چالاک و چست رہتے ہیں دوسو روپیہ سے ہزار روپیہ تک انکی قیمت ہے پوکھر اور تلواڑہ کے میلے
میں ملجاتے ہیں پوکھر کا میلہ برسات کے بعد کاتک میں اور تلواڑہ کا میلہ پھاگن کے مہینے میں ہوا کرتا ہے
دکھن کے گھوڑے دو نسلے مشہور ہیں عرب کے گھوڑے اور کاٹھیاواڑ کی گھوڑیوں سے انکی نسل جاری
ہے چنانچہ اس گھوڑے میں دونوں صفتیں موجود ہوتی ہیں غربت و خوبصورتی اور چالاکی بدرجہ اوسط رکھتا ہے
مگر گھڑدوڑ کے قابل نہیں اور ملک دکھن کے گھوڑے اکثر سمند کمیت سرنگ مہوہ مشکی لاکھوری رنگ پر
ہوتے ہیں بھیما ندی کے کنارے جو گانوں بستے ہیں اُن میں دکھن کے گھوڑے ملتے ہیں اور مان دیس
اور گنگا گوداوری ندی کے کنارے اکثر گانوں میں دکھنی گھوڑوں کی نسل ہاتھ آجاتی ہے لیکن مان دیس کا
گھوڑا بہ نسبت بھیماندی کے گھوڑوں کے دراز گردن و بلند قامت ہوتا ہے اور ملک مالوہ میں اکثر مرہٹوں نے
بھی دکھن کی نسل پیدا کی ہے خصوصاً اندور سے دس بارہ کوس کے فاصلہ بر سمت جنوب مقام سیمرول
اور تلور وغیرہ میں مرہٹوں کے گھر بچھیرے دستیاب ہوتے ہیں لیکن جو خصوصیت اور وصف کہ دکھن کے
پیدائش کے گھوڑے رکھتے ہیں وہ ان میں ہرگز نہیں پائے جاتے البتہ بعضے گھوڑے عمدہ نکل آتے ہیں
دکھن کا گھوڑا پانچ برس کی عمر سے بیس برس کے سن تک زبردست رہتا ہے عمدہ گھوڑا پانسو روپیہ سے بارہ سو
روپیہ تک فروخت ہوتا ہے اور اچھا بچھیرا عمر سہ سالہ دوسو روپیہ سے تین سو روپیہ تک بکتا ہے ملک سندھ
و پنجاب اور جنگل کے گھوڑے اکثر سرنگ کمیت مشکی سبزہ نقرہ سنجاب خنگ بوز ابلق
چینی رنگ کے ہوتے ہیں اور ایرانی گھوڑے ہندوستانی گھوڑیاں خواہ ہندوستانی گھوڑے سے

اور ایرانی گھوڑیون سے ان کی نسل جاری ہو اس لیے یہ بھی دوغلے کہلاتے ہین اور مارواڑ کے
گھوڑون سے مشابہت رکھتے ہین مگر اُن کی بہ نسبت ہاتھ پانون زیادہ خشک ہوتے ہین لیکن بعد
عربی کے یہی گھوڑے سب ہند کے گھوڑون سے دوڑ مین تیز پا اور بگھی کے واسطے موزون وخوشنما ہین
اور سندھ و پنجاب و جنگل مین یہ کمیت مشہور ہین ساہو دھنی کھیپ بھٹنڈہ ساہو کے جنگل کا گھوڑا
بہت خوبصورت و بہتر ہوتا ہو اور دھنی و کھیپ علاقہ پنجاب مین واقع ہین پس جو گھوڑے اس گرد و
نواح مین رہتے ہین اُن کو بھی دھنی و کھیپ کہتے ہین یہ گھوڑے جنگل کے گھوڑون سے چھوٹے
اور خوبصورت اور چالاک اور کاٹھیاواڑ و مارواڑ کے گھوڑون سے بہتر ہین مگر بہت دوڑانے کے قابل
نہین اور بھٹنڈہ کہ جسکو جنگل کہتے ہین پٹیالے کا علاقہ ہو وہان کے گھوڑے بھی بلند قامت و زبردست
ہاتھ پانون بھاری اور طاقت ور ہوتے ہین پانچ برس کی عمر سے بیس برس تک مضبوط و قابل کار اور
شراب شباب سے سرشار رہتے ہین سندھ کا گھوڑا دو سو روپیہ سے چھ سو تک اور جنگل کا گھوڑا پانسو
روپیہ سے ہزار روپیہ تک ہاتھ آتا ہو اور ہردوار کے میلے مین ملتا ہو یہ میلا ماہ چیت کی تیرھوین
تاریخ سے شروع ہو کر آخر مہینے تک تمام ہو جاتا ہو **ولایت انگریزی کے گھوڑے** یعنے
آیرلنڈ اور اسکاٹ لینڈ اور انگلینڈ مین تین قسم پر ہوتے ہین **قسم اول** سواری کیواسطے
سواری کے گھوڑے ہاتھ پانون اور جلد کے باریک چہرے کے خوبصورت ہوتے ہین ہندوستانی و عربی گھوڑون
کی بہ نسبت ان گھوڑونکا قد و قامت بہت بلند ہوتا ہو چنانچہ پیمائش مین سترہ مٹھی تک بلندی رکھتا ہو **قسم دوم**
گھڑ دوڑ کیواسطے گھڑ دوڑ کا گھوڑا بھی سواری کے گھوڑونکا ہمشکل اور ہم قوم ہوتا ہو لیکن قیمت مین فرق ہو
یعنے یہ بیش قیمت ہوتے ہین **قسم سوم** بارکشی کے واسطے بارکشی اور ہل وغیرہ کا گھوڑا زبردست بڑے
کان کا اور ہاتھ پاؤن او منھ اور پٹھے بھاری رکھتا ہو اور بہت مٹھا کہ سوائے دُلکی اور قدم کے ہرگز چہار تک
نہین چلتا ولایتی گھوڑے جو گھڑ دوڑ مین دوڑتے ہین وہ نہایت زبردست ہوتے ہین دوڑ مین اگرچہ بہت
چالاک تو نہین ہوتے لیکن عربی گھوڑے اتنی دور دمی نہین کر سکتے بلکہ عربی گھوڑے عمدہ تین میل یا ساڑھے
تین میل سے زیادہ دوڑنے کی طاقت نہین رکھتے چنانچہ بعضے صاحب لوگ جو ولایتی گھوڑے عربی گھوڑون
کے ساتھ گھڑ دوڑ مین دوڑاتے ہین تو اکثر لینے پتے پر ولایتی گھوڑے بسبب دور دمی کے شرط جیت لیتے
ہین **ولایت آسٹریلیا کے گھوڑے** بھی گھڑ دوڑ مین دوڑتے ہین **ولایت کیپ کے گھوڑے** توپ اور بگھی
کے قابل ہوتے ہین اور کیپ کے گھوڑون کا قد و قامت ولایت اور آسٹریلیا کے گھوڑونسے کم ہوتا ہو اور ان
گھوڑونکے ایک نشانی یہ بھی ہو کہ اُنکے سُرین پر باریک داغ بشکل داغ چیچک نظر آتے ہین اسکا سبب یہ ہو

بیان ولایت انگریزی

کہ اکثر بچھیرے جنگل مین چرتے ہین اور وہان ایک قسم کی مکھی ہوتی ہی جب وہ ان کے پٹھے پر بیٹھتی ہی تو اُس
مقام پر نیش زنی کرکے خون پی لیتی ہی اس لیے داغ پڑ جاتے ہین اسپان ولایتی چھ برس کی عمر سے بیس
برس کی عمر تک جوانی کے زور وشور پر رہتے ہین ولایت انگلستان کے گھوڑے اکثر بندر کلکتہ مین
آتے ہین بعضے صاحب لوگ شرط کے لیے اور بعضے سواری کے واسطے خرید کرتے ہین ولایتی گھوڑے
بارکش وہل وغیرہ کے عمدہ و بہتر تین سو روپیہ مین اور اسپان قوم دار وخوش رفتار کہ جو سواری وشکار کے
کام مین آتے ہین پندرہ سو روپیہ سے اکتیس سو روپیہ تک ملتے ہین اور جو گھوڑا بہت خوبصورت
ومضبوط صرف سواری کے واسطے خرید کیا جائے تو اُس کی قیمت چھ سو روپیہ سے ہزار روپیہ تک ہی
اور گھڑ دوڑ کے گھوڑے ناتربیت یافتہ ہزار بارہ سو روپیہ مین آتے ہین اور تعلیم یافتہ پانچ پانچ ہزار چھ چھ
ہزار روپیہ مین فروخت ہوتے ہین اور اُنکی قیمت کا کچھ اندازہ معین نہین چنانچہ ایک گھوڑا ساٹھ ہزار روپیہ
مین بکا یہ سب قیمتین خاص ولایت کی ہین اور جو شخص ہندوستان سے ولایت کا گھوڑا طلب کرے تو قیمت
ولایت کے علاوہ مقام بمبئی تک خواہ وہ نر ہو یا مادہ یا اختہ پندرہ مٹھی قد اور چھ برس کی عمر والے کا خرچ
مع خوراک وخرچہ سائیس وکرایہ جہاز سات سو روپیے ہوتے ہین نقصان جہاز کا بیمہ اور کا غذ بیمہ کا
خرچ فیصدی قریب پچیس ۲۵ روپیہ کے اور لوازمہ اسپ یعنی توبڑا اگاڑی پچھاڑی جھول لگرپہ برش
ہتی وغیرہ کے واسطے اکیس روپے دینے پڑتے ہین اسپان ملک مالوہ کی کوئی خاص قسم مقرر نہین
اسلیے کہ رجواڑون مین مارواڑ اور کاٹھیاواڑ کے گھوڑے اور دوسری قسم کی گھوڑیان بکثرت موجود ہین
جو اُن کی نسل سے پیدا ہوتا ہی اُسکو مالوہ کا گھوڑا کہتے ہین مگر انسان کو گھوڑون کی شناخت کیواسطے
بخوبی احتیاط لازم اور تجربہ درکار ہی اس لیے کہ بظاہر اکثر گھوڑے نہایت خوبصورت وچالاک نظر آتے
ہین مگر قوم دار نہین ہوتے چنانچہ گھڑدوڑ کے گھوڑون مین یہ چودہ وصف موجود ہونے ضرور ہین شانہ اُسکے
دراز اگلے ہاتھون کی نلیان خشک اور گھٹنون سے نیچے چھوٹی استخوان شکم پٹھے سے مونھ تک ہموار پیٹ کی
جھولی نہ زیادہ نہ کم پسلیان کولے کی ہڈی سے قریب کمر چھوٹی رانین اور پٹھے چوڑے دُم کی ڈنڈی پتلی سانس کی
کشادہ فوطے خرد اور چڑھے ہوئے پچھلے پانون پٹھے سے سُم تک سیدھے گامچی سیدھی اور چھوٹی سُم اوسط
نہ چپاتی سُم نہ خرسُمہ جلد بدن اور یال ودُم کے بال باریک وملائم ہون اور جس گھوڑے کو گھڑدوڑ کیواسطے
تیار کرنا منظور ہو تو اُسکا یہ طریقہ ہی کہ اگر موسم سرما ہو تو ایام شرط سے تین مہینے پہلے اور جو ہنگام بارش
ہو تو چار مہینے پیشتر تعلیم دینی شروع کرین اس لیے کہ اکثر بسبب کثرت بارش کے گھوڑے کی
کسرت ناغہ ہو جاتی ہی اور قبل از تعلیم گھوڑے کو مسہل دین اُسکا یہ طریقہ ہی کہ اول دو روز تک

اسپان ملک مالوہ

گھڑدوڑ کے گھوڑون کا حال

بسبب تیاری کے حال شرط

دانہ بند کرین اور سیر بھر بھوسا صبحکو سیر بھر شام کو پانی چھڑک کر کھلائین اور بجاے خشک گھانس کے ہری گھانس دین ذریعہ سوم مسہل کی دوا دیکر گھوڑے کو بند جگہ مین رکھین جہان بہت ہوا نہو اور ایک جھول بھی اوسپر ڈالین اگر سردی کے ایام ہون تو گرم جھول اور گرمی کے دن ہون تو ٹھنڈی جھول ڈالنی مناسب ہی ادویہ مسہل کی چند صورتین ہین چنانچہ اول سونٹھ تین ڈرام ایلوا چار ڈرام باریک پیسین اور قدرے شہد مین گولی بناکر صبحدم کھلائین زبردست گھوڑے کو ایلوا سات ڈرام تک دینا بھی مضائقہ نہین اور بعض اس ترکیب مین روغن زیرہ بھی زیادہ کرتے ہین دوم ایلوا چار ڈرام السم سالٹ پانچ اونس دیتے ہین سوم السم سالٹ پانچ اونس السی کا تیل بیس اونس پلاتے ہین اتنے مین شعور سخن رس نے کہا کہ آپ ہمیشہ اکثر ادویات انگریزی کا وزن بھی انگریزی طور پر بیان فرمایا کرتے ہین پس اگر کسی نے انگریزی دوا بہم پہونچائی تو اوس وزن کا اندازہ کس طریق پر کرسکیگا خردپرور نے جواب دیا کہ البتہ یہ سوال بہت مناسب اور درست ہی اسکے نہ سطے ہم ایک جدول بناتے ہین اوسکو سمجھ لینے سے کبھی کام بند نہوگا یہ کہکر فوراً قلم دوات اور کاغذ اوٹھالیا اور اس شکل پر ایک خوبصورت نقشہ تیار کیا

جدول اوزان انگریزی

وزن انگریزی	نام وزن	تولہ	ماشہ	رتی
ابتدا	۱ گرین	+	+	۰ رتی
+	۲ گرین	+	+	۱ رتی
۲۰ گرین	۱-اسکروپل	+	۱ ماشہ	۲ رتی
+	۲-اسکروپل	+	۲ ماشہ	۴ رتی
۳-اسکروپل	۱-ڈرام	+	۳ ماشہ	۶ رتی
+	۲-ڈرام	+	۷ ماشہ	۴ رتی
+	۳-ڈرام	+	۱۱ ماشہ	۲ رتی
+	۴-ڈرام	۱ تولہ	۳ ماشہ	+
+	۵-ڈرام	۱ تولہ	۶ ماشہ	۶ رتی
+	۶-ڈرام	۱ تولہ	۱۰ ماشہ	۴ رتی
+	۷-ڈرام	۲ تولہ	۲ ماشہ	۲ رتی
۸-ڈرام	۱-اونس	۲ تولہ	۶ ماشہ	+
۱۶-اونس	۱-پونڈ	۴۰ تولہ	۰ اثار	+
۲۰-اونس	۱-پائینٹ	۵۰ تولہ	۰ اثار	۰ پاؤ
۱۴-پونڈ	۱-اسٹون	۷-اثار	۰ اثار	+

پھر سلطان کشورستان کی طرف مخاطب ہو کر عرض کی کہ جناب بقدس معلےٰ جو وزن انگریزی مروج ہین اُنکا حساب ایک گرین سے شروع ہوتا ہی آدھی رتی کا ایک گرین بیس گرین کا ایک اسکروپل تین اسکروپل کا ایک ڈرام آٹھ ڈرام کا ایک آونس سولہ آونس کا ایک پونڈ پندرہ پونڈ کا ایک اسٹون ہی الحاصل گھوڑے کو مسہل دینے کے بعد چھ گھنٹہ تک اُسکے مُنھ پر چھیکا چڑھا دین چھ گھنٹے کے بعد سوکھا گھانس چار سیر کے قریب دین اور شام کے وقت سیر بھر دانہ دلا ہوا اور سیر بھر بھوسا دین دوسرے روز بھی کھانے کی احتیاط لازم ہی جلاب کے بعد اسپ گھڑدوڑ کی خوراک چھ سات سیر دانہ ہی اور چھ سیر گھانس بیتالیس بوتل پانی دینا چاہیے ایک مہینے کے بعد دوسرے مہینے مین پانچ سیر گھانس چالیس بوتل پانی ہی اور قدرے دانہ زیادہ کرین دو مہینے کے بعد تیسرے مہینے مین تا وقت گھڑدوڑ چار سیر گھانس تینتیس بوتل پانی دین اور دانہ بحو قدرے زیادہ کرین اور جو گھوڑا چھوٹا ہو تو سیر بھر گھانس کم دین اور تینتیس بوتل پانی اور بہتے کا دانہ بقدر ہضمیت دینا مناسب ہی ہضمیت سے یہ مراد ہی کہ لید اچھی طرح سے کرے یعنی سرگین اسپ مین دانے بر آمد نہ ہون جب گھوڑا مسہل سے فارغ ہو جائے تو چار روز تک سواری نہ کرین صرف ہوا خوری کے واسطے شام کو بھیجنا چاہیے اور ہمیشہ وقت صبح قبل از طلوع آفتاب اصطبل مین گھوڑے کو دیکھین اگر گھوڑا سوتا ہو تو آوازے یا شور و غل سے نہ جگائین جب تک وہ خود بیدار رہو اور جس وقت جاگ اٹھے تو فی الفور چھیکا اُسکے مُنھ پر چڑھا دین اسلیے کہ اگر اُس وقت گھانس کا ایک تنکا بھی کھائے گا تو بہت مضر ہوگا پھر ایک ساعت کے بعد اصطبل سے باہر نکال کر سواری سے پہلے جو دوا کہ اُس کے سُمون مین لگی ہی اُس کو رومال خشک سے خوب صاف کر ڈالین وہ دوا یہ ہی مرہم بھیڑ کے گردن کی چربی ایک پونڈ شوگر آف لیڈ دو اونس چربی کو پگھلا کر اُسمین شوگر آف لیڈ ملائین اور نو بجے کے بعد گھوڑے کے پائون دھو کر اُس کے سُمون پر اس مرہم کی مالش کرین جب وقت شام گھوڑے کو ہوا خوری سے لائین تو اُسکے پائون کا مرہم خوب صاف کرین اگر سمون مین خفیف سا شگاف بھی نظر آئے تو اُس روز چکر دوڑانا موقوف کردین اور دن بھر کیواسطے پائون پر یہ پولٹس باندھین پولٹس تھوڑی چربی اور تھوڑی السی اور تھوڑا بھوسا اور گاجر یا شلغم کو قتر یا خربزہ کا ٹکڑا ان مین سے جو دستیاب ہو لیکر سب کو جوش دیکر پولٹس بنالین اور یہ پولٹس کھولنے کے بعد پھٹکری سوختہ سائیدہ اور کیلومین پاوڈر ہموزن ملا کر گھوڑے کے پائون کو صابون اور آب گرم سے دھو کر یہ دوا سم کے شگاف مین بھر دین اور صبح کو پھر صاف کرڈالین کہ اگر یہ دوا لگی رہجائیگی تو گرد کے باعث اور بھی نقصان ہوگا اور قبل از سواری تھان پر پانچ منٹ تک برش سے مالش کرین پھر جھول اور کلسرہ ڈال کر زین کسین اور سوار ہو کر چکر پر لیجائین اور جلاب کے پانچوین روز سے ایک مہینے تک

بڑے گھوڑے کو گھڑ دوڑ کے تین چکر اور چھوٹے گھوڑے کو دو چکر آہستہ آہستہ پویہ کے ساتھ اِس
طریق پر پھرائین کہ پہلے ہفتے مین ایک میل یا ڈیڑھ میل اور دوسرے ہفتہ مین دو میل اور تیسرے ہفتہ مین
تین میل تک کثرت دین اور ہلکی چہار تک سے تھوڑی تھوڑی چہار تک بڑھاتے جائین اور بعد تمام ہونے
چکرون کے گھوڑے کو مکانِ محفوظ مین باندھکر مالش بدنی کرین یہانتک کہ اُسکا پسینا خشک ہو جائے اُسکے
بعد طویلے مین لاکر آبِ گرم سے چارون ہاتھ پانون دھولائین اگر گاجرون کا موسم ہو تو دس گاجرین کھلاکر
مقدار دس بوتل کے شیر گرم پانی پلائین پھر ایک گھنٹے تک ہتی اور برش سے مالش کرکے دو سیر چنے کا دانا اور
دانہ کے بعد دو سیر گھانس دین پھر دو گھنٹے کے بعد بقدر بیس بوتل کے تازہ پانی پلاکر طویلے کی کوٹھری مین بغیر
اگاڑی پچھاڑی کے بند کرکے دوپہر کے بعد پھر ایک گھنٹے تک مالش کرین بعد مالش کے دو سیر دانہ دین اور تین
پہر کے وقت پندرہ بوتل پانی دیکر خوب مالش کرین پھر شام کو ہوا خوری کیواسطے بھیجین جب ہوا خوری سے آئے
تو اُسوقت جس قدر دانہ باقی رہا ہو کھلاکر چار سیر گھانس اُس کے سامنے ڈالدین غرض ایک مہینے تک
یہی دستور رکھین اور دوسرے مہینے مین گردنی کمل کی ڈالکر تیز چہار تک دوڑائین اگر گھوڑا قوی تر ہو تو عرق
لینے کیواسطے کمل کی گردنی ڈالین کہ پسینا گھوڑے کے تمام جسم پر آجائے پھر اُس پسینے کو بانس کی کھپاچ سے
سونتین ورنہ ہلکے پارچہ کی گردنی کافی ہے اور تیسرے مہینے مین گردنی باریک ڈالکر تیز دوڑائین پھر پندرہ روز کے
بعد بغیر گردنی کے خوب تیز چکر دین مگر گھوڑے کو تعلیم دینے کے وقت کبھی بجز وقت امتحان کے پلہ نہ دینا چاہیے
اگر گھوڑے کو تین میل دوڑانا منظور ہو تو بروقت تعلیم چار میل کا چکر دین اور ایک میل کی ہیٹ مدنظر ہو تو ڈیڑھ
میل کی ہیٹ اور جو ڈیڑھ میل کی ہیٹ چاہین تو دو میل کی ہیٹ دین اور مناسب ہے کہ ڈیڑھ گھنٹے تک گھوڑے
کو تیز قدم سے پھرائین پھر چند روز کے بعد اُسکی جھول اُتارکر چہار تک سے چکر دیا کرین بعد چکر کے گھوڑے کو
اصطبل مین باندھکر گھانس یا پیال سے دو سائیس یہانتک مالش کرین کہ اُسکے سر پر رونگٹے چمک جائین
پھر ہاتھ کی گدی سے مالش کرین کہ بال اُسکے بدن سے اُترین اول مالش سینہ و پشت سے شروع کرین
اور بالون کو ہمیشہ اُلٹی گدی لگائین اور چارون پانو کی نلیون کو خوب سونتین یہانتک کہ گھوڑا گرم ہو جاسکے
پھر برش اور کھریرے سے صاف کرین گرمیون مین ٹھنڈی جھول اور جاڑوں مین گرم جھول اُسپر ڈالین اور
دس گیارہ بجے تک رکھین اور اسی عرصہ مین اُسکو دانہ گھانس بھی کھلادین پھر بعد گیارہ بجے کے جھول
اُتارلین اور گھوڑے کو طویلے مین لانے کے وقت بعد مالش کے پٹی یا چیتھڑہ گرم کی مثل اونی یا فلالین یا بانات
یا ٹاٹ وغیرہ کی بمقدار چار انگشت کے گامچی سے زانو تک باندھین اور وقت شام جب گھوڑا ہوا خوری سے
آئے تو پٹی کھولڈالین اور جو گھوڑا طاقت دار و پُرگوشت اور قوی ہیکل ہو تو بہتر ہے کہ وقت شام اُسپر سوار ہوکر

ہوا خوری کے واسطے لیجائین اور ہر ہفتہ مین گھوڑے کو ایک روز کی مہلت دیا کرین اُس روز سائیس
فقط زین کسکر خالی ہوا خوری کو لیجائے غرض کہ ایام گھوڑدوڑ کے آنے تک اسی طریقے پر عمل کرتے رہین اور گھوڑدوڑ
کے روز اگر وقت سحر گھوڑا دوڑانا منظور ہو تو جب دو گھنٹہ رات باقی رہے اُس وقت گھوڑے کے
منھ پر چھیکا چڑھاوین اور دوڑنے کے وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر آدھ سیر دانہ کھلاوین بیلئے کہ خالی شکم
گھوڑا بے طاقت دوڑتا ہی اسی طرح پر اگر دن کے بارہ بجے دوڑانا منظور ہو تو دو بجے سے چھینکا اُسکے منھ
پر چڑھاوین اور بروز گھوڑدوڑ سُم تراشی و نعلبندی بہت ہوشیاری سے کرین اور بنسبت دوسرے
نعلون کے گھوڑدوڑ کے نعل بہت سُبک اور ہلکے لگائین اور اسپ گھوڑدوڑ کو تعلیم دینے سے پہلے حالت
صحت مین لائین کہ اُسکا صحیح و سالم رہنا نہایت ضروری جس لاغردار گھوڑے سے محنت زیادہ ہو گی
تو اُسکے پانون خراب ہو جانے کا اندیشہ متصور ہی گھوڑے کی تیاری و لاغری نظر پر موقوف ہی جو حالت
گھوڑے کی بہتر نظر آئے اُس حال پر رکھنا چاہیے اس کے واسطے غور و تامل درکار ہی اول مناسب ہی کہ تعلیم
کے دنون مین گھوڑے کو بنگاہِ غور ملاحظہ کرین اگر تیاری زیادہ ہی تو دوڑ کے قابل نہین اس گھوڑے کو
اس نہج پر دبلا کرین کہ طاقت فروتنہ ہو اور زیادہ کثرت محنت کے سبب پانون پر کچھ صدمہ نہ آجائے
اور تاؤ نہ کھا جائے تاؤ کھانے سے یہ مراد ہی کہ محنت سے گھوڑے کے دل پر کوئی صدمہ اسطرح کا نہ پہونچے
کہ وہ کھانا پینا ترک کردے خصوصاً جو گھوڑا نو خرید تعلیم کیا جائے تو اُسکے واسطے زیادہ احتیاط لازم
ہی اور تیار گھوڑا بہ نسبت اُس گھوڑے کے جو بذات خود چالاک و نیم گوشت ہو جلد لاغر ہوتا ہی اسپانِ
گھوڑدوڑ کی تعلیم کے واسطے ایسا چابک سوار درکار ہی کہ جسکا وزن ساڑھے سات اسٹون ہو اور
زبردست گھوڑے کیواسطے ساڑھے آٹھ اسٹون وزن بھی کچھ مضائقہ نہین رکھتا عربی گھوڑون کے
لیئے جو وزن مقرر ہی وہ اکثر مہتمان گھوڑدوڑ کی تجویز پر منحصر ہی چنانچہ بلند قامت اور زیادہ عمر کے
گھوڑے پر زیادہ وزن اور کم عمر و کم قد پر کم رکھتے ہین عربی اونچے گھوڑے پر بارہ اسٹون سے
کبھی زیادہ وزن نہین رکھا جاتا اور چھوٹے گھوڑے پر سات اسٹون سے کم نہین رکھتے اسپان
ولایت مثل ایرلینڈ و اسکاٹ لینڈ و انگلینڈ و اسٹریلیا و کیپ وغیرہ کے جو بلند قامت اور زبردست
ہوتے ہین اسواسطے عربی گھوڑون کے وزن مقررہ سے چودہ پونڈ وزن زیادہ اُٹھاتے ہین چنانچہ
بعضے اوقات اُنپر پندرہ اسٹون وزن رکھا جاتا ہی اور کم عمر و کم قامت پر دس اسٹون رکھتے ہین
مگر اسپ آختہ اور مادیان پر بہ نسبت نر کے تین پونڈ وزن کم ہوتا ہی اور یہ وزن مع سوار و زین
و لگام وغیرہ کے شمار کیا جاتا ہی اور سوار سات اسٹون کے وزن کا بہت کمتر نکلتا ہی

ترتیب گھوڑدوڑ

وزن سوار گھوڑدوڑ

اور گھڑدوڑ کا سیر بھی چوراسی روپئے بھر کا قرار دیا گیا ہی اور مناسب ہی کہ جو وزن گھڑدوڑ کے وقت لکھا جائے اُسی وزن کے ساتھ گھوڑے کو تعلیم کے وقت بھی معمولی چکّر پھرائین اور اُس انداز سے زیادہ وزن نرکھین اسلیئے کہ اگر نازک گھوڑے پر جسکے استخوان اور پشت زبردست نہو تو ضرور ہی کہ دوڑنے کے وقت باعث وزن کے ہروقت اُسکا قدم دو انچھ کم پڑیگا اور حساب کیا جائے تو ڈیڑھ میل دو میل مین پانچ چھ قدم کا فاصلہ واقع ہونے کے سبب گھوڑا پیچھے رہجاتا ہی اور جس گھوڑے کے پُشت کی استخوان مُنہہ سے پشت تک برابر اور پانون بھی مضبوط ہون تو اُس پر ایک پونڈ زیادہ وزن ہوجانیکا بھی اندیشہ نہین اور جو گھوڑے گھڑدوڑ مین بیشتر دوڑے ہوئے ہوتے ہین خواہ جیتے ہون خواہ ہارے اُنکو ویلٹر کہتے ہین اور جو گھوڑے گھڑدوڑ مین کبھی دوڑے نہین ہوتے اُنکو میڈن کہتے ہین میڈن کی بہ نسبت ویلٹر پر ہمیشہ زیادہ وزن رکھتے ہین اور گھڑدوڑ چند قسم پر ہوتی ہی چنانچہ ہینگ گھڑدوڑ پونی گھڑدوڑ ونیر زہنڈی کیپ ہیٹن ہنڈی کیپ چارجر اسٹیک ہڑل ریس ہیٹ گون ٹیک وغیرہ ہینک گھڑدوڑ اُسکو کہتے ہین کہ سب صاحب لوگ باہم تجویز کرکے گھوڑے کو نیلام کرتے ہین اور وہ گھڑدوڑ مین دوڑتا ہی پونی گھڑدوڑ اُسکو کہتے ہین کہ جسمین فقط ٹٹو دوڑائے جاتے ہین ونیر زہنڈی کیپ یہ ہی کہ جو گھوڑے سب شرطین جیتے ہوئے ہوتے ہین اُنکو باہم دوڑاتے ہین بیٹن ہنڈی کیپ وہ ہی کہ سب شرطین ہارے ہوئے گھوڑون کو باہم دوڑاتے ہین چارجر اسٹیک اُسکو کہتے ہین کہ صاحب لوگ اپنی پریڈ کی سواری کے گھوڑے بغیر تعلیم یافتہ گھڑدوڑ مین دوڑاتے ہین ہڑل ریس اُسکو کہتے ہین کہ چکر مین ٹٹیان باندھکر گھوڑے دوڑائے جاتے ہین اکثر صاحب لوگ ایک میل مین چار ٹٹیان لگاتے ہین ان ٹٹون کی بلندی تین فیٹ چھ انچھ تک ہوتی ہی ہیٹ اُسکا نام ہی کہ آدھ میل یا پاؤ میل دو بارہ گھوڑے دوڑاتے ہین دونون مرتبہ جو گھوڑا شرط جیتے اُسکو جیتنا تصور کرتے ہین مثلاً پہلے ایک گھوڑا بڑھا دوسری بار دوسرا گھوڑا آگے نکلا تو پھر تیسری دفعہ دوڑانا ضرور ہوتا ہی پس جو گھوڑا دو بار بڑھ جائے وہی شرط جیتتا ہی گون ٹیک اسکا نام ہی کہ جس صاحب کا گھوڑا جس گھوڑے سے بازی جیت لیتا ہی اس گھوڑے کو وہ صاحب شرط مین لے لیتا ہی اور اگر شرط ہارجاتا ہی تو اپنا گھوڑا دیدیتا ہی غرضکہ صاحبان کمیٹی کو شرطون کے نام رکھنے کا اختیار ہی وہ اپنی خوشی سے جو نام چاہتے ہین مقرر کرتے ہین گھڑدوڑ مین صاحب لوگون نے ایک طریق جواز بھی رکھا ہی چونکہ طرفین کی شرط حرام مطلق ہی اور شرط کو جوا بھی کہتے ہین اور جوا سب قومون مین بد اور حرام ہی اسواسطے اس کھیل مین یہ طریقہ مقرر کیا ہی کہ جس چھاونی مین صاحب لوگونکو گھڑدوڑ مقرر کرنی منظور ہوتی ہی تو اول تمام افسران چھاونی کو بذریعہ تحریر اطلاع دیتے ہین اور وہ سب

بیان اقسام گھڑدوڑ

طریق جواز شرط گھڑدوڑ

تفریح الطبع کیواسطے اپنے حوصلہ کے موافق روپیہ دیتے ہین وہ روپئے ایک جگہ جمع کیے جاتے ہین جسکو
انگریزی مین فنڈ کہتے ہین بعد اسکے جو صاحب لوگ اپنے گھوڑے دوڑاتے ہین اُن سے بھی سوا ے زر
سابق کے فی اسپ کچھ روپیہ ٹھہرایا جاتا ہی اور اُس کا مقرر کرنا صاحبانِ کمیٹی پر موقوف ہی ہر گھڑدوڑ
مین انعام بھی اُس فنڈ سے مقرر ہوتا ہی اور فنڈ مین روپیہ کم داخل ہو تو ہر ایک گھڑدوڑ کے
روپیون مین بھی فیصدی کچھ روپیہ لیا جائیگا اور گھڑدوڑ کے قاعدے یہ ہین کہ جو صاحب کمیٹی مین شریک
ہون اور گھڑدوڑ مین اپنا گھوڑا شامل کرین تو کم سے کم بتیس روپئے فنڈ مین داخل کرنے پڑینگے اور شریکان
گھڑدوڑ کے سوا جو لوگ ناموری کے واسطے بطریق انعام روپئے دین تو وہ بھی فنڈ مین جمع ہوتے ہین
ہیک اور پونی گھڑدوڑ مین پندرہ روپئے فنڈ کیواسطے کافی ہین اور اکثر صاحب لوگ جنکے نام پر لاٹری کے
وقت گھوڑا نکلتا ہی اُسی دم نیلام کر کے روپیہ لے لیتے ہین اور جو شخص نیلام مین گھوڑا لیتا ہی وہ اپنے
پاس سے روپئے دیکر اُس شرط کا مالک ہوجاتا ہی مگر اُسکو دو چند روپئے دینے پڑتے ہین مثلاً ایک
صاحب سے کہ جسکے نام گھوڑا نکلا تھا دوسرے صاحب نے نیلام مین پچاس روپیہ کو خرید کیا تو خریدار کو سو روپئے
دینے پڑینگے یعنی جس سے گھوڑا مول لیا ہی اُسکو پچاس روپئے دیکر فنڈ مین بھی پچاس روپئے جمع کرنے ہونگے
اور جو شخص شرط جیتتا ہی اُس سے وزن اور ترازو کے واسطے پانچ روپئے دلوائے جاتے ہین اور جو گھوڑا
گھڑدوڑ کے وقت چکر پر دوڑایا جاتا ہی تو اِس دوڑانے کے بھی پانچ روپیہ لیتے ہین اور جو خرچہ گھڑدوڑ کی تیاری
و مرمت مین پڑتا ہی تو فی اسپ سواے پانچ روپیہ کے وہ بھی فنڈ سے دیا جاتا ہی اور جدا جدا اصطبل کے تین
گھوڑے دوڑین تو روپیہ فنڈ مین سے دیا جائیگا نہین تو نہین یعنی ایک اصطبل کے گھوڑے دوڑائے جائین
تو روپیہ نہین دیا جاتا اور جس صورت مین گھڑدوڑ کی پوری بھرتی نہو تو مہتمم لوگون کو اختیار ہی کہ اُسکے بالعوض وہ
از سر نو دوسری گھڑدوڑ مقرر کرین تمام حجتین اور تکرارین مہتمم کی راے پر انفصال پاتی ہین اور ایک شخص
سر مہتمم ہوتا ہی کہ سب مہتمم اُسکے حکم کی پیروی کرتے ہین جس حجت کا جو فتوے سر مہتمم دیتا ہی پھر وہ
نامنظور نہین ہوسکتا بہرحال قبول کرنا پڑتا ہی ہر روز کی گھڑدوڑ کی ترتیب مہتمم کی راے پر منحصر ہی اور
اُسکو اختیار ہی کہ خرابی موسم کے باعث ایک دو روز کے واسطے گھڑدوڑ ملتوی رکھے جس روز گھوڑونکی
اسم نویسی ہوتی ہی اُسی روز اُس روپیہ کی بھی تعداد مقرر کیجاتی ہی جو فنڈ سے بطریق انعام ملتا ہی
اور فی اسپ جس قدر روپیہ گھوڑے کے مالک سے لیتے ہین وہ بھی اُسی روز ٹھہرالیا جاتا ہی چنانچہ
بڑی شرطون مین اگر فنڈ سے ہزار روپئے انعام ملے تو فی اسپ سَو روپیہ تک لیتے ہین اور سو روپیہ
انعام ہو تو دس روپیہ تک لیے جاتے ہین اور گھڑدوڑ مین کوئی چیز سوار کے پاس سے گرجائے پس

اگرچہ اُسکا گھوڑا جیتے بھی تو اُسکو شرط نہین ملتی اور جو گھوڑا گر پڑے یا چکر سے باہر نکل جاے یا چلنے کیوقت
جھجک کر رہجاے تو اِن عذرون سے دوبارہ نہین دوڑایا جاتا اور جسوقت گھوڑیکا رنگ لکھا جاتا ہی تو اُسکے سوار
کا جو لباس ہو اُسکا رنگ بھی تحریر کیا جاتا ہی جو شخص ایک رنگ لکھوا کر دوسرے رنگ کے کپڑے پہنے اور سوار ہو تو اُس
سے پانچ روپیہ جرمانہ لیا جاتا ہی اور جو رنگین پوشاک لکھوا کر سفید لباس پہنے اور کپڑے بالکل رنگین نہون تو اُسپر دس
روپیہ جرمانہ ہوتا ہی اور جو شخص گھڑدوڑ کے وقت بغیر حکم افسر کے گھوڑا بڑھا کر نکل جائے اور دوسرے صاحب حکم
کے منتظر رہین تو شاید جو کہ اول گھوڑا دوڑا کر نکل گیا ہی اُسکو دوبارہ اُن گھوڑون کے ساتھ جو کہ نہین دوڑ سکے
سکتے پھر دوڑانا پڑیگا اور جو دو صاحبون نے بغیر اجازت چکر پر گھوڑے دوڑا دیے اور دو ایک نے حکم کا انتظار کیا تو
وہ شرط بھی مقبول نہین ہوتی اور اگر گھڑدوڑ کے وقت دو شخص باہم بازی بدکر مہتمم سے اپنے گھوڑے دوڑانیکا حکم لین تو
اُنکے گھوڑے بھی دوڑ سکتے ہین اور گھڑدوڑ کے وقت بجز افسرون اور سکرٹ کی کمیٹی والون کے اُس چکر مین کوئی اور
شخص چل پھر نہین سکتا اور گھڑدوڑ سے ایک روز پیشتر لاٹری مقرر کرتے ہین اور دوسرے روز گھڑدوڑ ہوتی ہی
اسی طرح آخر تک ایک دن لاٹری دوسرے دن گھڑدوڑ ہوا کرتی ہی اور کمیٹی کے صاحب لوگ جن گھوڑون کے
نام مقرر کرتے ہین اُنکے واسطے سب صاحب شریک ہو کر باہم ٹکٹ خواہ ایک روپیہ کا خواہ دو روپیہ کے
ڈالتے ہین اور اختیار ہی کہ جسکی جتنی مرضی ہو اُتنے ٹکٹ ڈالے سب نام نمبروار ٹکٹ پر لکھے جاتے ہین اور
وہ سب ٹکٹ ایک برتن مین رکھکر رومال سے ڈھانک دیتے ہین جسقدر یہ ٹکٹ جمع ہوئے اُسیقدر
خالی ٹکٹ مع نام اسپ جو گھڑدوڑ کے واسطے مقرر کیے گئے دوسرے ظرف مین ڈالتے ہین اور ایک صاحب
دونون ظرفون مین سے ٹکٹ نکالتے جاتے ہین جسکے نام کے ساتھ جو گھوڑا نکلا وہ گویا اُس صاحب کا ہو چکا
اب ان گھوڑون مین سے جو گھوڑا جیتے گا اُسکو یہ فنڈ ٹکٹ کا جمع کیا ہوا روپیہ ملیگا یعنی جس صاحب کے نام پر وہ جیتا
ہوا گھوڑا نکلا تھا اور اکثر صاحب اُس لاٹری مین اپنا گھوڑا نیلام بھی کردیتے ہین چنانچہ یہ خاکسار ابھی بیان
کر چکا ہی اور جو گھوڑے گھڑدوڑ کی محنت کے بعد ہاتھ پانون سے صاف نکلین تو اُنکا امتحان اس طریق پر ہی
کہ جو گھوڑا بہت تیز دوڑتا ہی اُسکے واسطے نہایت خیال رکھنا چاہیے کہ زیادہ پلہ پر بھی شروع کے موافق
دم رکھتا ہی یا نہین کیا معنے کہ اکثر چالاک گھوڑے زیادہ پلہ نہین اُٹھاتے اور آخر مین وہ تیزی نہین رہتی جو
ابتدا مین ہوتی ہی چنانچہ عمدہ گھوڑون کا ٹائم یعنی وقت گھڑی کے سکنڈ اور منٹ سے بخوبی دریافت
ہو سکتا ہی عمدہ گھوڑا ایک میل کے چارکو دو منٹ پانچ سکنڈ خواہ دو منٹ آٹھ سکنڈ کے عرصہ مین
بخوبی طی کرتا ہی اور سوا میل کو دو منٹ پچاس سکنڈ مین اور دو میل کو تین منٹ مین طی کرتا ہی اور
یہ وقت یعنے ٹائم بہت عمدہ عربی گھوڑون کے واسطے مقرر کیا گیا ہی جسوقت شہزادہ بلند مقام کا

درجۂ کلام کمال نظام اس مقام دانش آغاز و خبرت انجام تک پہونچا اور خرد پرور عالی دماغ کی تقریر دلپذیر
سے سلطان والاشان کا دل تقدس منزل باغ باغ ہوا عقل مجسم نے وزیر اعظم کی طرف اشارہ فرمایا
شعور سخن رس نے شہزادۂ روشن ضمیر کے وصف ہمہ دانی اور صفت حقایق بیانی مین عندلیب زبان
کو شاخسار بیان پر نغمۂ بہجت نشان سے رطب اللسان کیا اور فرزانۂ روزگار ذوی الاقتدار کی خوبی طرز
تعلیم اور حسن انداز تربیت کی ستایش بے نہایت سے صدف گوش سامعین اہل ہوش کو لبریز گوہر شاہوار
بنایا اور حاضرین دربار گہربار نے بھی زیور تائید کلام سے عروس مدحت کو آراستہ و پیراستہ کر کے تعریف
و توصیف کا جلوۂ نورانی دکھایا پھر شاہنشاہ بارگاہ اقدس بارگاہ نے ایسا خلعت گران بہا کہ خراج ہفت اقلیم
بھی جسکے بیعانہ کا سزاوار نہ تھا مرحمت فرمایا اور خود بھی زبان فیض ترجمان سے جواہر فشان ہوا کہ ای استاد
نامدار و ای فرزانۂ روزگار ایک وہ روز تھا کہ ما بدولت کے آئینہ ضمیر پر خرد پرور کی تعلیم و تربیت کا خیال
عکس پذیر ہوا اور یہ لڑکا اشکال حروف کی صورت شناسی سے نابلد بلکہ ناواقف و ناآشنائے محض تھا اُسوقت شعور
سخن رس نے آپ کو تکلیف دی اور آپ نے بھی قدم رنجہ فرما کر اس سرزمین فردوس آئین کو زیب و زینت اور آبرو
و عزت بخشی اور آپ کی بدولت ایک یہ دن ہی کہ اس نہال نوخیز سلطنت کو تمام اہل سیف اور اہل قلم سے زیادہ ترقی
و فائق پاتا ہون اور یہ سب کچھ آپکے لطف و عنایت اور توجہ بے نہایت کا ثمرہ اور فیضان صحبت اور تعلیم و تربیت کا نتیجہ ہی

مؤلف

تیرا ادائے شکر بھلا کیا کرے کوئی	پہلے زبان شکر تو پیدا کرے کوئی
دولت اگرچہ ہم سخنی کی نہو نصیب	تیرا جمال پاک ہی دیکھا کرے کوئی

فرزانۂ روزگار نے کہا کہ ای جہاندار عالی و فرمانروای شہریار ذوالاقتدار جس دن یہ درویش آزاد کیش
دانش آباد مین وارد و صادر ہوا تھا شہزادۂ کامور کی عمر عزیز چھ برس کی تھی پانچ برس درس و تدریس
اور تعلیم و تعلم مین صرف ہوئے فی الحال بافضال ایزد لایزال اس نونہال چمنستان اقبال کو بارھوان سال ہی
اور امداد غیبی و تائید لاریبی سے خرد پرور نامور کو ہر علم و فن مین کمال ہی اس لیے مین اس وقت دو شکر
ادا کرتا ہون اول شکر اُس غفور شکور کا کہ جس کام کے اہتمام و سرانجام کے واسطے یہانتک آنے
کی ضرورت پیش آئی اُسکے انتظام و انصرام کی صورت اُس نے بوجہ احسن و کمالی مین حصول مطلب دل
سے خوشحال ہوا اور اپنے کاروبار ضروری سے فارغ البال ہوا دوم شکر یہ حضور لامع النور کا کہ جسکے
لطف عمیم نے اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیم کا لطف دکھایا اور خلق عظیم نے بندۂ بے دام و درم بنایا

مؤلف

اپنا دہن گلاب سے دھویا کرے کوئی	وردِ زبان جو اسمِ معلے کرے کوئی
ہو خاکسارِ ننگ خلائق سے کب ادا	تیرا بیانِ وصف جو شاہا کرے کوئی

اب سلطانِ کیوان نشان کو اس زاویہ نشین عزلت گزین کا وداع فرمانا لازم ہی کہ اپنے سر منزل مقصود پر
ہو تکیہ گوشۂ تنہائی مین لیلائے ریاضت سے ہمدوش و سلمائے عبادت سے ہم آغوش ہو عقل مجسم نے
فرمایا کہ بہت بہتر اور نہایت مناسب ہی مگر دل اخلاص منزل صدمۂ مفارقت اور رنج مہاجرت کی تاب لائیگا
اور آپ کے غم جدائی کا بار جانکاہ زنہار نہ اُٹھایا جائیگا اسواسطے مین چاہتا ہون کہ سلطنت کا تاج و تخت
شہزادۂ فیروز بخت کے نامزد کر کے عمر باقی ماندہ کو یاد الٰہی مین تمام کرون خاتمہ بخیر ہونیکا سرانجام کرون فرزانۂ
روزگار نے کہا کہ اگر حضرت کو یہی منظور نظر ہی تو بسم اللہ مگر چالیس روز اور توقف کیجیے پاس خاطر فیض مظاہر یہ خاص
کیش خیر اندیش بھی ورا سقدر اس شہر وحید الدہر مین اقامت قبول کرتا ہی تاکہ خرد پرور والا گوہر کو آئین و قانون
جہانداری بتا دے اور قواعد و ضوابط شہریاری مین ہوشیار و پختہ کار بنا دے اور سلطان رفیع الشان کی طرف
سے تمام قلمرو سلطنت اور دیار و امصار مملکت مین اس مضمون ہدایت مشحون کا ایک اشتہار فیض آثار جاری ہو
کہ آج سے چالیسوین روز شہزادۂ کامگار خرد پرور نامدار تاج سلطانی برسر اور لباس خسروانی دربر
سریر جہانبانی پر جلوہ گر ہوگا اگرچہ بارہ برس کا سن و سال ہی مگر ہر علم و فن مین کمال ہی
ماشاء اللہ اہل جوہر ہی چشم بد دور صاحب ہنر ہی تمام روے زمین پر جو سوالِ مشکل
جس کسی سے حل نہین ہوا ہی اور جو عقدۂ مالاینحل کسی کے ناخن تدبیر سے نہین
کھلا ہی اُس کا جواب باصواب حاصل کرنیکے لیے اگر اس بارگاہ عرش اشتباہ
پر حاضر ہو تو خرد پرور کی ادنی توجہ سے اُن غوامض دقائق کے مقصد اعلے
کا سر مخفی ظاہر ہو اور اس محفل شادی عشرت اور جشن فرح افزا مسرت کی
دید سے بھی دیدۂ بصارت کو دوربین اور چشم بصیرت کو نور آگین
کرے + شاہنشاہ ذیجاہ نے بسر و چشم منظور فرمایا
اور خرد پرور دانشور کو سینے سے لگا کر پیشانی
پر بوسہ دیا پھر سر نازنین پر دست شفقت
پھیر کر خندہ پیشانی رخصت
کیا دربار برخاست
ہوا

خاتمۂ کتاب عقل وشعور موسوم بہ جوہر فرد

مؤلف

وہ سامنے نظر آتی ہے منزل مقصود ۔ مسافرِ قلمِ تیز پا نہ گھبرانا
چلا ہے سر کے بل اس راہ مین جو تو دس کوس ۔ چل اور چار قدم دیکھنا نہ گھبرانا
ہر ایک کوس مین دو میل طے کیے تو نے ۔ تو بیس میل ہوئے مرحبا نہ گھبرانا
جو آج صبح سے تجھکو سفر مین شام ہوئی ۔ مقام ہے یہ بڑے شکر کا نہ گھبرانا
نظامِ زار سے سُن لے وہ صبح غربت تھی
اور اب یہ شامِ وطن ہے ذرا نہ گھبرانا

جس وقت فرزانۂ روزگار اور خرد پرور ہوشیار دربار خسرو جہاندار سے باہر آئے بدستور سابق حجرۂ قدیم اُس قصر نادر العصر درس وتعلیم مین تشریف لائے اُستاد فرخ نہاد نے شاگرد والانژاد سے ارشاد کیا کہ شہریار عالی وقار نے آج بر سر دربار جس مدعاے دل کا اظہار فرمایا ہے تمنے بخوبی سنا اب تمکو تخت خلافت اور تاج سلطنت مبارک ہو ہر چند کہ تمھاری خاطر عزیز کے باعث چالیس روز تک اور بھی اس دیار غربت مین مقیم ہوں مگر یاد وطن کا پنجۂ شوق بے اختیار دامن دل کھینچتا ہے فرد سفر کا اپنے تو اسباب ہو گیا تیار ✢ وداع کرتے ہین اب ہمکو سب در و دیوار ✢ جسوقت خرد پرور رشکِ قمر نے حرف رخصت فرزانۂ روزگار کی زبان اعجاز بیان سے گوش زد کیا بنگاہِ حسرت اُستاد والا منزلت کے روے نورانی کو تکتا رہگیا اور چشم گوہر بار سے در اشک برساکر یہ شعر آبدار پڑھا شعر ہماری آپ کی اب کوئی دن مین ہوتی فرقت ہے ✢ میسر ہو بھلا دیدار جو دم بس غنیمت ہے ✢ اُستادِ شفیق نے بہت کچھ تسلی وتشفی دی اور فرمایا کہ حضرتِ آفریدگار تمکو عمر گرامی سے برخوردار کرے اب تم خود فرزانۂ روزگار بنگئے میرا ہونا نہونا برابر ہے بیت من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی ✢ تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ✢ اس عرصۂ قلیل مین حسب اشتہار تمام صغار وکبار حاضر بارگاہ شہریار ہو جاوینگے اُس وقتِ سعد اور ساعت سعید مین سریر سلطنت پر اجلاس فرمانا اور سب اہل عالم کو اپنے جمال باکمال اور تقریر دلپذیر سے خورسند ومسرور اور ممنون ومشکور رہنا ایک نہایت عمدہ موقع اور دلچسپ ہنگام ہے جب تک تم بھی جسقدر خیالات انسان کی وسعت کا میدان ہے اُسکی سیر سے دل سیر ہو جاؤ تاکہ جسکے ذہن مین جو بات گذرے گویا وہ پیشتر سے تمھارے دل مین موجود تھی اور جسکو کسی عقدۂ مشکل مین جو دشواری

پیش آئے اُسکو گویا کہ تمنے اول ہی سے حل کر رکھا ہی اور یہ بات اُسوقت حاصل ہوتی ہی کہ جب علم ارواح و نفوس کا آفتاب گیتی فروز ساحت دل پر لمعہ افگن ہوتا ہی اور علم فراستؔ قیافہ شناسی کا علم نورانی پرچم قلعۂ بدن کے بُرج دماغ پر نصب کیا جاتا ہی **حکایت** چنانچہ معلم ثانی حکیم ابونصر فارابی نے آوارہ گردی و صحرا نوردی مین تکلیف گرسنگی و شدتِ فاقہ کشی سے بتنگ آکر ایکروز ملک شام مین یہ تجویز کی کہ سلطانِ عالیشان کے واسطے جو عمارت فلک رفعت کسی مقام پر تعمیر ہوتی تھی وہان جا پہونچا اور مزدورون مین شامل ہوکر مٹی کی ٹوکریان ڈالنے لگا میر عمارت ہر ٹوکری پر پانچ بادام اجرت دیا کرتا اور ابونصر فارابی ہر بار اُنکو توڑ کر کھا لیتا پھر دوسری ٹوکری اُٹھاتا اتفاقاً اُس روز سلطان بھی عمارت کی کیفیت ملاحظہ فرمانے کے لیے مع وزیر مشیر تشریف لایا اور سیر کرتے کرتے ایک مقام پر ایستادہ ہوکر کچھ گفتگو مین مشغول ہوا اور تماشا یہ تھا کہ بادشاہ نے ایک نئی زبان اپنے دل سے ایجاد کرکے وزیر کو تعلیم فرمائی تھی اور اس باب مین تاکید اکید کی گئی تھی کہ خبردار کوئی اور شخص اس راز مخفی سے ہرگز واقف نہو ورنہ تجھکو اور تیرے زن و فرزند کو مع سامان و مکان آتش سوزان مین جلا کر خاک سیاہ کردونگا اس خوف جانستان سے وزیر بھی اُسکے اخفا مین حد سے زیادہ سعی و کوشش عمل مین لاتا تھا غرضکہ سلطان نے اُسی بولی مین وزیر سے ایک سوال کیا وزیر کو اُسکے جواب مین کسی قدر تامل ہوا ابونصر فارابی نے دیکھا کہ وزیر سے کوئی جواب معقول بن نہین پڑتا دوبارہ جب ٹوکری لیکر اُسطرف سے نکلا تو اُسی زبان مین ایسا شائستہ جواب دیا کہ بادشاہ دریاے حیرت مین غرق ہوگیا اور جب کہ وہ دور نکل گیا تو وزیر سے کہا کہ مین نے کیا تجھے اس راز مخفی کو پوشیدہ رکھنے کی تاکید بلیغ نہین کی تھی اور تو نے عدول حکمی و نافرمانی کی راہ سے اسقدر شہرت دی کہ اَدنا اَدنا مزدورونکو بھی اسپر آگاہی کماہی حاصل ہی وزیر بید کے مانند لرزنے لگا اور دست بستہ عرض کی کہ جہان پناہ سلامت غلام کو بھی کمال تعجب ہی کہ اس شخص نے جواب کس طرح ادا کیا اور سوال کیونکر سمجھ گیا مگر فدوی کی راے ناقص اس امر کی مقتضی ہی کہ ہو نہو یہ حکیم ابونصر فارابی ہی اسواسطے کہ اس ملک مین وہ فقیرانہ طور اور آزادانہ طریق پر اوقات عزیز بسر کرتا ہی اتنے مین دوبارہ اُسکا گذر بادشاہ کے برابر ہوا سلطان نے فرمایا کہ اَنْتَ فَارَابِیْ اُسنے کہا کہ نَعَم سلطان نے پوچھا کہ تو کسقدر زبانین جانتا ہی فارابی نے کہا کہ مین نے ستر زبانون کو حسب دلخواہ سیکھا اور ستر زبانین عقل کے زور سے سمجھ گیا اور اب جو کوئی نئی زبان سامنے آجاتی ہی اُس کو فراست کے وسیلے سے بے تامل معلوم کرلیتا ہون بادشاہ نے کہا کہ یہ زبان بجز میرے اور اس وزیر کے کوئی دوسرا نہین جانتا پھر تو نے کیونکر وقوف پایا ابونصر فارابی نے کہا کہ اے سلطان مجھے علم فراست مین کمال ہی اور مین انسان کے قیافہ سے اُسکا کل مفصل حال دریافت کرسکتا ہون تیری صورت پر جس وقت نگاہ پڑی تو فوراً ظاہر ہوگیا کہ جو شخص اس شکل و شمائل کا ہوگا وہ اس شی کو

اِس لفظ سے تعبیر کریگا اور اُس چیز کا وہ نام لیگا پس تونے جو زبان ایجاد کی ہی وہ بادی النظر مین میرے آئینۂ خاطر پر منعکس ہوگئی اب تجھسے زیادہ اس زبان پر مجھے دسترس ہی اور نئی نئی اصطلاحین مین بوجہ احسن ایجاد کرسکتا ہون بادشاہ نے اُسکے فہم و فراست پر ہزار تحسین و آفرین کی اور اپنے ہمراہ قصر معلی مین لیجا کر رسم مہانداری بجالایا اور فرمایا کہ آپ کبھی کبھی تشریف لایا کیجیے فارابی نے کہا کہ اگر بادشاہ دو شرطین قبول فرمائے اول مین جسوقت یہان آؤن کوئی مجھے نہ روکے دوم جب جاؤن تو اُسوقت کوئی نہ ٹوکے بادشاہ نے ارشاد کیا کہ بہتر ہی حکیم فارابی فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنا راستہ لیا بادشاہ دیکھتا رہگیا اور کچھ نہ کہسکا پھر وہ کبھی نہ آیا جو کوئی اُسکو نہ روکتا جب فرزانۂ روزگار نے اس بیان سے فرصت پائی تو پھر اصل مطلب کی طرف متوجہ ہوا اور ایک مہینے دس روز کی مدت مین تمام ہنرمندان خرد و صناعان باخبر کی دستکاری و صنعت اور پیشہ و حرفت کی ماہیت و حقیقت سے خبردار اور قواعد و قوانین مناظرہ و مباحثہ سے بخوبی ہوشیار فرمادیا اور ہر قسم کے علوم و فنون مین کامل و ہمہ دان بنادیا اتنے مین وہی روز فیروز عالم افروز آپہونچا صبح سعادت و اقبال نے اپنا جمال باکمال دکھلایا اور خورشید بیزوال جاہ و جلال نے افق عظمت و اجلال سے بہزار جلوۂ فرخ فال طلوع فرمایا فرد ازل کے روز سے جسدن کی گردون کو تمنا تھی ؎ وہی یوم مبارک آج با عیش و مسرت ہی ✤ تمام شہر دانش بہر آئینہ بندی سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا اور سلطان عقل مجسم نہایت کر و فر اور بکمال شان و شوکت کے ساتھ دربار جلیل القدر منعقد فرماکر زینت بخش تخت خلافت اور زیب افزاے سریر سلطنت ہوا

نظم

سحر کو وہ شہ ظل الٰہی	ہوا رونق فزاے تخت شاہی
ادب سے بخت و دولت سر جھکائے	حضوری مین پئے پابوس آئے

شاہنشاہ ظل اللہ نے شعور سخن رس کی طرف اشارہ فرمایا وہ فوراً زمین ادب پر بوسہ دیکر آداب بجالایا اور درسگاہ خرد پرور کیجانب روانہ ہوا وہانسے اُن دونون کو اپنے ہمراہ لیکر باہزاران عز و جاہ درگاہ عرش اشتباہ مین حاضر ہوا

مؤلف

یہ جن کی تخت نشینی کی آج رسمین ہین
ابھی وہ نام خدا بارھوین برس مین ہین

شہزادۂ خرد و پرور کی تخت نشینی کا بیان

جب کہ فرزانۂ روزگار اور خرد پرور نامدار اُس بزم شاہانہ اور جشن ملوکانہ مین پہونچے سلطان عقل مجسم نے بقواعد مستمرہ و قوانین مقررہ لوازم تعظیم و مراسم تکریم ادا کرکے کرسی ہاے مرصع کار جواہر نگار پر نشست کا حکم دیا شہزادہ ارجمند بخت بلند نے آنکھ اُٹھاکر چارطرف نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک جانب اہالی موالی

ارکان دولت اعیان سلطنت امیر و وزیر ندیم و مشیر سرداران نامدار رئیسان کامگار جوانان صف شکن صفدر
بہادران تہمتن و دلاور گردان گردن کش و قوی بازو یلان خنجر گذار و جنگجو فصیحان ہوشمند بلیغان
دانش پسند موقع بموقع اپنے مقامون پر متمکن ہین اور دوسری طرف ساتون اقلیم کے علما و
فضلا اور پانچون بر اعظم کے حکما و عقلا اور ہر قوم کے اکابر و عمائد اور ہر ملک کے معزز و معتمد اور ہر شہر و
دیار کے ہنرمندان بیمثال اور ہر بلاد و امصار کے صنعت گران باکمال پایہ بپایہ درجہ بدرجہ موجود و حاضر اور
وارد و صادر ہین غرض جہانتک نظر کام کرتی ہی ایک عجیب و غریب ازدحام ہی انبوہ کثیر اور جم غفیر کا ہجوم عام ہی

مؤلف

ہر اہل نظر ہی ہمہ تن چشم تماشا	وہ کون ہی جو طالب دیدار نہین ہی
سب ہین در دولت پہ جبین سائی کے مشتاق	وہ کون ہی جو حاضر دربار نہین ہی

سب نے باداب تمام جھک جھک کر تسلیم و کورنش ادا کی اور ترقی عمر و دولت اور تزاید جاہ و حشمت کی بصدق
دل دعا کی شہزادۂ عالی جناب خرد پرور دانش مآب اپنی کرسی زرین جواہر آگین سے اٹھکر سرو قد ایستادہ ہوا
اور حاضرین بارگاہ عالم پناہ کی سمت مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ ای ساکنان ہندوستان و ای صاحبان
انگلستان و ای باشندگان عرب و عجم و ای ارباب سیف و اصحاب قلم و ای معشر علما و ای مجمع فضلا و ای
زمرۂ ادبا و ای جمہور عقلا تم مین سے جس کسی کو جس زبان اور جس بیان اور جس لغت اور جس اصطلاح اور
جس علم اور جس فن اور جس ہنر اور جس صنعت اور جس پیشہ مین جس طرح کی قیل و قال اور جس حقائق و دقائق
اور غوامض و نکات اور رموز و کنایات مین جس طور کا سوال منظور نظر اور جو کچھ خاطر ہو وہ سامنے آئے اور ہم سے
استفسار کرے بعنایت ایزدی و تائید سرمدی جواب باصواب سے بہرہ اندوز ہوکر اپنا دامن امید گلہاے مراد سے بھرے

مؤلف

ادا کرینگے جو ہم گفتگوے برجستہ	ہر ایک فقرۂ تقریر برمحل ہوگا
عیان فصاحت لفظی و معنوی ہوگی	بری عیوب سے ہر لفظ بے بدل ہوگا
کسی سے کھل نہ سکا ہو جو عقدۂ مشکل	ہماری ناخن تدبیر سے وہ حل ہوگا

شہزادۂ روشن ضمیر یہ تقریر دلپذیر زبان مبارک بیان سے ارشاد فرماکر پھر اپنے مقام فرخی اندوز پر
جلوہ افروز ہوا اور حاضرین دربار میمنت آثار مین سے جس کسی نے جو سوال کیا اسکا جواب معقول
نہایت شائستہ و بائستہ طریق پر دیا کہ سامعین خرد گزین کے صدف گوش کو دُرِ غررِ فصاحت سے بھر دیا
اور دُرج ہوش کو جواہر زواہر بلاغت سے لبریز کردیا اُسوقت بیساختہ جوش نشاط اور فرط انبساط کے

باعث ہر شخص بہ کمال فرحت و شادمانی و اظہار بہجت و کامرانی اس طرح گویا ہوا

مؤلف

دیدار نوربار کے حسن فروغ نے
آنکھوں کو رشک مہر منور بنا دیا
تقریر دلپذیر نے اے غیرت چمن
کانوں کو رشک گوش گل تر بنا دیا

احقر الانام نظام ناکام کہ جو اس ہنگام عشرت آغاز مسرت انجام میں اس ہنگامۂ سعادت انضمام میں موجود تھا فوراً سب سے پیش قدمی کرکے آگے بڑھ گیا اور خرد پرور والا گوہر کے حضور انور میں با وازبلند و بہ انداز دلپسند اس ترانۂ جانفزا سے بلبل نغمہ خوان کی روش مترنم ہوا

مؤلف

سخن ہے سحر تو سحر آفرین ہے
سخن ہے وحی تو عرش بریں ہے
سخن ہے جسم اور تو جان شیرین
سخن انگشتری ہے تو نگین ہے
سخن گلشن ہے اور تو گلشن آرا
سخن خوشبو ہے اور تو یاسمین ہے
سخن دانش ہے اور تو دانش افروز
سخن بینش ہے اور تو دوربین ہے
سخن ہے آب حیوان خضر ہے تو
سخن شان عسل تو انگبین ہے
سخن ہے انجمن تو شمع روشن
سخن ہے چرخ تو مہر مبین ہے
سخن آئینہ تو بیشک سکندر
سخن ہے جام تو جم بالیقین ہے
خرد پرور جزاک اللہ خیراً
سخن ور مرحبا صد آفرین ہے

نظام کمترین کے دل سے پوچھے
سخن جس طرح تیرا دل نشین ہے

شہزادۂ سخن سنج نے یہ اشعار آبدار نے البدیہہ سنکر سرور آمیز تبسم فرمایا اور براہ سخندانی و قدر شناسی انعام و اکرام بسیار کا امیدوار بنایا مقصہ کوتاہ شاہنشاہ آسمان بارگاہ سلطان عقل مجسم دانش پناہ اپنے تخت سلطنت پر اٹھکر ایستادہ ہوا اور تمام حضار دربار فیض آثار کی جانب متوجہ ہوکر اس طرح ارشاد کیا کہ اے امرا و وزرا و اے مصاحبین و ملازمین و اے رعایا و برایا بدانید و آگاہ باشید کہ حضرت پروردگار عالم جلشانہ کی جس کسی پر کمال مہربانی ہوتی ہے اس کو فرزند سعادت مند مرحمت فرماتا ہے کہ پدر بزرگوار کا نام نیک روشن کرے اور تمام کار و بار سنبھالے اور بعد اسکے دنیاے فانی مین یادگار رہے وہ شخص نہایت کم نصیب ہے کہ جو پسر ناخلف کا پدر ہو جس سے دختر بہتر ہے شیخ سعدی شیرازی نے کیا خوب کہا ہے

ستائش نظام جعفر مخصوص سخن پرور

سلطان عقل مجسم کی تقریر

قطعہ

زنانِ باردار اے مردِ ہشیار	اگر وقت ولادت مار زایند
ازان بہتر بہ نزد یک خردمند	کہ فرزندانِ ناہموار زایند

خوشا نصیب اور زہے قسمت اُس شخص کے کہ جس کی تقدیر یاوری کرے اور درگاہِ الٰہی سے اُسکو فرزند لیاقت مند کہ نورِ نظر اور لختِ جگر بلکہ جانِ پدر جس سے عبارت ہی عنایت ہو شعر عجب نبود اگر فرزند بہتر از پدر باشد + کہ عطرِ صندل افزون تر ز صندل مید ہد بو را + یا ایہا الناس ہم اِس وقت ہزار ہا شکر اس نعمت عظمیٰ اور موہبت کبریٰ کا بجا لاتے ہین کہ خرد پرور نیک اختر کو نہایت لیئق اور کمال باادب پاتے ہین اور تمکو بھی اسکی فراست و ہوشمندی اور سعادت و بخت بلندی کا بخوبی امتحان ہو چکا ہی پس آج اس زمان مبارک اقتران مین ہم اسکو اپنا وارث و جانشین بناتے ہین اور تخت سلطنت پر بٹھلاتے ہین اور تاج خلافت و جہانبانی پہناتے ہین اور تم سب کو یہ حکم محکم سناتے ہین کہ اُس کو ہمارا قائم مقام سمجھو اور بالاستقلال اپنا شاہنشاہِ عالم پناہ جانو اب تک جسطرح ہمارے حضور مین ہوا داری و خیر اندیشی اور جان نثاری و عقیدت کیشی سے مطیع و محکوم رہے اسی طریق پر بلکہ اس سے بھی زیادہ اسکی فرمانبرداری و خدمتگزاری مین بدل و جان ہمہ تن مصروف رہنا اپنے فرائضِ عمری کا سب سے بڑا فرض عین تصور کرو اب ہم اپنے خرد پرور رشک قمر کو حافظ حقیقی کی نگہبانی مین دیتے ہین اور تم کو خرد پرور دانشور کے سپرد کرتے ہین تم اسکی خیر سگالی و نمک حلالی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرنا اور یہ بہرحال تمھارا حامی و مددگار اور ہمدرد و غمگسار رہے گا یہ کلام ہدایت نظام ارشاد فرما کر سریر خلافت مصیر سے نیچے اُتر پڑا اور شہزادۂ خورشید طلعت کو اپنے آغوشِ عاطفت مین اُٹھا کر تختِ شاہنشاہی پر متمکن فرمایا اور اپنے جلوسِ میمنت مانوس سے کرسی زرین کو غیرت کرسی افلاک بنایا اُسوقت فرزانۂ روزگار اپنی کرسی مرصع کار سے اُٹھکر شہریار کامگار یعنے خرد پرور نامدار کے پایہ تخت زرنگار کے برابر آ کر با تمام سروقد ایستادہ ہوگیا اور یہ تقریر بے نظیر بطرز دلپذیر ادا کی

گفتارِ گوہربارِ فرزانۂ روزگار بہ دربارِ شہریارِ خرد پرورِ جہاندار

پندِ حکیم عین صواب ست و محض خیر
فرخندہ بخت آنکہ بسمع رضا شنید

ترتیب سلطنت جہانداری

شاہنشاہ عالی منزلت کو ارکان دولت اور سرداران سلطنت اور ملازمین ہمنشین کے بغیر چارہ نہین اور قصر سلطنت
کے چار ستون ہین اول وہ امیر کہ جو اطراف مملکت کی محافظت کر کے دشمنون کی شر سے شاہ و رعیت کو محفوظ
رکھے دوم وہ وزیر کہ جو مہمات سلطنت کا منتظم ہو اور مال ایک جگہ سے وصول کر کے دوسری جگہ خرچ
مین لائے سوم وہ حاکم کہ جو بادشاہ کی طرف سے خلق اللہ کا خبر گیران ہو زبردست سے کمزور کا بدلا لے اور
اہل فسق و فجور کو مخذول و مقہور کرے چہارم وہ صاحب خبر کہ جو امانت دار ہو اور ہمیشہ اخبار شہر و ولایت
و حالات امرا و رعیت بارگاہ خسروی مین عرض کرتا رہے اور تین چیزین زوال مملکت کا باعث ہین اول
بادشاہ سے خبر کا پوشیدہ رہنا مؤلف ہی اگر ملک و رعیت سے شہنشہ بیخبر ؛ سلطنت مین ہو ہر اک
جانب سے برپا شور و شر ؛ دوم کمینون کو تربیت کرنا مؤلف جاہ پر سفلہ جو پائے دسترس ؛ سر ہو بازار
سلطان اور بس ؛ سوم عامل ظالم تعین فرمانا مؤلف ظلم عامل جہان خراب کرے ؛ دل مظلوم کو

ارباب سیف و ارباب قلم

کباب کرے ؛ سلطان والاشان کو دو قسم کی جماعت سے کام پڑتا ہی یا ارباب سیف جیسے کہ امیر اور ایلچی و سپاہی
وغیرہ یا اصحاب قلم جیسے کہ وزیر اور دیوان اور اہلکار اور دبیر اور عامل وغیرہ پس ان سبکے تربیت کی یہ صورت ہی
کہ سب کو نظر شفقت اور نگاہ عاطفت سے دیکھو اور ہر ایک کی حاجت روا کرو جو اپنا کام بخوبی انصرام دے
اُسپر نوازش رکھو جو سستی و غفلت کرے اُسکو اول نصیحت سے دھمکاؤ اور نہ مانے تو فضیحت سے گوشمالی دو
کسی کا عیب نہ کھولو ملازمون کی خوشی کے ساتھ اپنی خوشنودی و رضامندی اور انکے رنج و مصیبت کے
ساتھ اپنا اندوہ و ملال ظاہر کرو ہر ایک کو ایک خاص مرتبہ بخشو کہ شرکت سے باہم کینہ و حسد پیدا نہو اور جو انمین
بعضے بہم پر جھگڑا فساد واقع ہو تو جلد دفع کرو کہ دشمنی کا مادہ قوی نہ ہو جائے امیرون اور وزیرون کی تکرار
و نزاع باہمی زوال مملکت کا باعث ہی مؤلف نہ ہون متفق گر ارکین شاہ ؛ تو ہو کار شاہ و رعیت تباہ ؛
ملازمون کی تربیت دو چیزون پر منحصر ہی ایک لطف اور ایک قہر ہمیشہ اثر قہر اور نظر لطف خدم و حشم پر
برابر رہے کہ قہر سے دلیر اور لطف سے نا امید نہ ہون اگر نرمی و آہستگی سے کام نکلے تو سختی و درشتی
نکرو اور سختی و درشتی کے مقام پر نرمی و آہستگی مناسب نہین مؤلف جراحت جو ہی لائق نشتر ؛ کبھی اُسپہ
مرہم نہ ہو کارگر ؛ جو آجائے مرہم کا موقع کہین ؛ تو نشتر لگانا مناسب نہین ؛ جسکو تربیت کرنی چاہو اُسکو
پہلے آزما لو اگر قابل تربیت ہی تو بہتر ورنہ زنہار تربیت نہ کرو کہ آئین سلطنت سے بعید ہی کسی کو دفعتاً خاک
مذلت سے اُٹھانا اور جلد نظر سے گرانا سطوت شاہی کے لیے مضر ہی اُسکو تربیت دینی چاہیے کہ
جو اہل ادب ہو یا صاحب نسب کس واسطے کہ ہر شی اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہی دو کام ایک آدمی کو
سپرد نہ کرو کہ سب ملازم امیدوار رہتے ہین اور ایک کام دو آدمیون کو بھی نہ دو کہ شرکت مین حسب دلخواہ

نہین ہوتا ای سلطانِ معلی شان تربیت تین قسم ہو قسم اول اولاد کی تربیت سب پر مقدم ہو کہ وہ
صفاتِ پسندیدہ سے متصف اور خصائلِ نکوہیدہ سے منحرف ہو اِسکے واسطے آٹھ باتین ضرور ہین
اول نام نیک رکھنا چاہیے کہ نام ناموافق ہو تو مدت العمر کراہت رہتی ہو دوم دایہ نہایت معتدل مزاج
خوشخو پاکیزہ سیرت مقرر کرنی چاہیے سوم جب زمانہ شیرخوارگی منقضی ہو تو مردم پاک دین و خوش اخلاق
اُسکی خدمت پر مامور فرمائین کہ طبیعت اُس کی صفت نیک اختیار کرے چہارم بچون کی طبیعت کھیل تماشے
اور کھانے پینے کی طرف مائل و راغب ہوتی ہو لہذا اُسمین آئین اعتدال کی رعایت بلحوظ خاطر رہے پنجم معلم
پرہیزگار و دیندار معین کرین کہ جو احکامِ شرعی سکھلائے اور وہ علم کہ دین و دنیا مین مفید و نافع ہو یاد دلوائے اور
بہتر تادیب یہ ہو کہ جماعتِ مفسد و کج طبع کی آمیزش سے بچائین اور مردم خوش ذہن لطیف طبع صالح و متقی کو مصاحب
بنائین اور ہمیشہ اُنکے سامنے عالمون اور فاضلون کی تعریف کرتے رہین کہ اُنکی محبت دلونمین نقش جمائے اور بدکار
بدچلن لوگونکی مذمت کرین کہ اُنکے نام سے طبیعت کو نفرت آئے ششم جب تمیز پیدا ہو تو کسی مرد عالی ہمت صاحب
تجربہ کو جو بادشاہون کی صحبت مین رہ چکا ہو مقرر کرین کہ آمد و رفت اور نشست و برخاست کے آداب تعلیم کرے
اور اِس باب مین بکمال سعی و کوشش فرمائین کہ آثار شرم و ادب و علو ہمت اور اخلاق ملوک اُس سے ظاہر ہون
ہفتم جب وقت آئے تو سپاہیان دلیر اور اُستادان کارآزمودہ کو حکم دین کہ آئین سواری اور فنون حرب و ضرب
جو سلاطین کے کار آمد ہین تعلیم کرین ہشتم جب ہوشیار ہو تو خدمت مشائخ و صحبت علما کی ہدایت فرمائین تا کہ بزرگان دین
کی نظر توجہ سے فیضیاب ہو قسم دوم امیر و مصاحب کہ رکن قصر سلطنت اور ستون قیام دولت ہین اُنکے
قواعد تعلیم مین سستی راہ نپائے ہر کام مین انکی رائے و تدبیر شامل کرو اور مصلحت ملک کے باب مین جو صلاح
دین اُسکو بگوش دل سنو اور ایلچی کو زبان سلاطین سمجھو کہ ہر بادشاہ کی حالت اُسکے ایلچی کے اطوار سے
معلوم کرسکتے ہو پس ایلچی ایسا مناسب ہو کہ حکیم دانا سخنگو شیرین زبان فصیح البیان خوبصورت خوش سیرت بزرگ
ہمت صاحب جود و مروت ہو اور لشکریون کی تربیت بھی ضروریات سے ہو کہ اِنسے چار چیزونکا فائدہ تصور ہو
اول بادشاہ کی قوت و ہیبت دوم دشمنون کو دفع کرنا سوم رعایا کو امن مین بےخوف و خطر رکھنا چہارم
دزدون کا تدارک اور راستونکی حفاظت اور انکو بھی چار شرطین بجالانی ضرور ہین اول بادشاہ کے تابع فرمان
رہین اور بےحکم کوئی کام نہ کرین دوم بادشاہ کے ساتھ یکدل و یکزبان رہین سوم آپس مین اتفاق رکھین
چہارم کارزار مین مردانگی و فرزانگی کا لحاظ رہے اور بادشاہ کو بھی انکے ساتھ چار باتین لازم ہین
اول ان کے لیے سواری اور ہتھیار مہیا کرے دوم ہر ایک کا مرتبہ پہچانے اور عزت و آبرو نگاہ رکھے سوم
مردانِ کار کو فوج مین سربلند کرے چہارم لشکر دشمن سے جو مال غنیمت ہاتھ آئے اُسمین سے انکو بہرہ مند فرمائے

تربیت قسم سوم

قسم سوم وزیر کہ جو پیرایہ ملک اور خزانۂ مال اور استحکام بنائے سلطنت اور انتظام امور مملکت کا باعث ہین
اُن کی تربیت یہ ہی کہ شرف التفات سلطانی سے معزز اور عزت عنایت خاقانی سے مشرف رہین کہ
چشم خاص و عام مین مکرم و معظم نظر آبین اور اُن کے قول پر اعتماد اور فعل پر اعتبار رہو اور مقرب و ایلچی
اور محرمانِ خلوت کی تربیت یہ ہی کہ ہر شخص کو ایک خاص کام پر مقرر کرو اور خدمت کی قدر دانی کر کے
اُسکے لائق نوازش فرماؤ اور کسی کو گستاخ نہ ہونے دو کہ بادشاہ کی ہیبت و سطوت اُسکے نظر مین کم ہو جاے
سب کو مقام ادب اور مرتبۂ حیا مین نگاہ رکھو اور جو کہ ملازمین شاہی مین اکثر باہم رشک و حسد ہوتا ہی اسلیے
کسی کی بات ایک دوسرے کے باب مین نہ سنو بلکہ سب کو دوستی و موافقت باہمی کی ترغیب دلاؤ اور تنازع و
مخالفت سے ڈراتے رہو اور غلام و بندگان زر خرید کہ اپنے مالک کے ہاتھ پاؤن اور تمام اعضا ہین یعنے
اگر ان مین سے کوئی وہ کام کرے کہ جسمین خود ہاتھ ہلانے کی احتیاج ہوتی ہو تو وہ ہاتھ قائم مقام ہی اور جو کوئی
وہ کام بجا لائے کہ جسمین قدم رنجہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہو تو اُسنے پاؤن کی محنت سے باز رکھا باقی اسی پر
قیاس کر لو اور اس جماعت کے ہونے پر شکر گذاری لازم ہی اور جو کہ انکو بھی کثرت کار و بار خدمت سے باعث
ماندگی و سستی پیدا ہوتی ہی اسواسطے کام لینے مین رعایت انصاف مناسب ہی انکی خورش و پوشش
مین خلل راہ نپائے اور بندون مین صفت حیا و دانائی نہایت ضرور ہی اور جب کسی مین دُزدی و مکر و حیلہ
کا اثر پایا جائے تو جلد اسکو دفع کرین اور کسی سے کوئی بڑی خیانت یا کوئی گناہِ زشت سرزد ہو کہ جو تادیب و
تنبیہ سے اصلاح پذیر نہ ہو سکے تو اُسکو فوراً خارج کرین کہ دوسرے بندون مین اُسکی صفت بد کا اثر نہ پہونچے

مؤلف

صحبتِ شخصِ مفسد و بدکار	مردم نیک کو تباہ کرے
دیگ کا ہمنشین ہو جو کوئی	اپنی پوشاک خود سیاہ کرے

اول رعایت جانب حق

اور سلطان جسکو کسی کام پر مامور کرے تو اُسکو چار طرف کی رعایت لازم ہی اول رعایت جانب حق
دوم رعایت جانب بادشاہ سوم رعایت جانب خود چہارم رعایت جانب رعیت رعایت جانب
حق کیواسطے پانچ شرطین ہین پہلے شکر نعمت الٰہی بجا لانا کہ فیض نامتناہی زیادہ ہو دوسرے مراسم
طاعت الٰہی کو خدمت بادشاہی سے بیشتر ادا کرنا کہ چشم اہل نظر مین عزیز اور دل خلائق مین مقبول ہو
تیسرے رضائے الٰہی کو رضائے بادشاہ پر مقدم جاننا کہ حق سبحانہ تعالی خوشنود ہو تو دوسرونکے غضب سے
کچھ نقصان نہین ہو سکتا اور عیاذاً باللہ خدا یتعالی غضبناک ہو تو تمام خلق کی خوشنودی سے
فائدہ نہین پہونچتا چوتھے بادشاہ کے خوف سے زیادہ خدا کا خوف رکھنا اسلیے کہ جو خدا سے ڈرتا ہی

سب اُس سے ڈرتے ہین پانچوین بادشاہ کی امیدواری سے زیادہ پروردگار کی امیدواری کرنا کہ
بادشاہ بھی اُسی کا امیدوار ہی اور رعایت جانب بادشاہ کے لیے پچیس شرطین ہین پہلے تضرع وزاری اور
اظہار عجز وخدمتگاری کہ بادشاہ کا لقب ظل اللہ ہی اسلیے وہ تمام خلق سے خدمت وعبودیت چاہتے ہین
اور اُن کی صفت استغنا اس امر کی طالب ہی کہ لوگ اپنی حاجتمندی اُنسے عرض کرین دوسرے محنت و
مشقت پر تحمل کرنا اور مکروہات پر صابر وشاکر رہنا کہ خدمت ملوک مین حصول آسایش و راحت محال ہی تیسرے
جو کچھ سوچے یا کرے یا کہے اُسمین بہرصورت بادشاہ کی مصلحت مقصود ہو چوتھے نرمی وملائمت سے
ظلم کی قباحت ظاہر کر کے عدل کی تعریف وتوصیف سے بادشاہ کا دل انصاف پر مائل کرنا پانچوین
بادشاہ کو خیر پر مستعد رکھنا کہ سب کو اُس سے فائدہ پہونچے چھٹے جبتک بارہا کسی کو نہ آزمالیا ہو بادشاہ کے
حضور مین اُسکی ستایش نہ کرنا کہ امتحان کے وقت شرمندگی حاصل نہ ہو ساتوین جس چیز پر بادشاہ کا
میلان خاطر ہو خواہ اسپ یا سلاح یا نوکر یا متاع یا زمین وغیرہ اپنے واسطے ہرگز نگاہ نرکھنا بلکہ نہایت
شوق دل سے بادشاہ کی خدمت مین نذر کرنا آٹھوین جسوقت بادشاہ مخاطب ہو کر فیض ہمکلامی سے
شرف فرمائے تو جان و دل اور عقل و ہوش اور چشم و گوش اور تمام اعضا سے متوجہ ہو کر سُننا اور اُسوقت کسی
فکر مین مشغول نہ ہونا اور کسی طرف نظر نہ کرنا نوین مجلس ملوک مین کسی سے سرگوشی نکرنا سلطان کے
دل مین بہت کچھ خیالات پیدا ہوتے ہین دسوین اگر سلطان کسی سے سوال کرے تو دوسرا اُس کے
جواب مین سبقت نہ کرے اسلیے کہ اگر بادشاہ کہہ بیٹھے کہ مین تجھسے استفسار نہین کرتا تو پھر اُسکے جواب سے
کیونکر عہدہ برآ ہوسکیگا گیارھوین جب تک بادشاہ کچھ نہ پوچھے تو خود گفتگو ہرگز شروع نہ کرے اور
جب کچھ پوچھے تو معقول جواب دیکر خاموش ہو رہے مگر جسوقت بادشاہ کو زیادہ تر متوجہ پائے تو سخن
دراز کرنا مضائقہ نہین رکھتا بارھوین اگر بادشاہ کسی چیز پر اطلاع نہ بخشے تو ہرگز اُسکا تفحص نکرین کس واسطے
کہ اگر وہ اِس لائق پاتا تو ضرور آگاہ فرماتا تیرھوین جو تحفہ اور ہدیہ اور عطیہ مرحمت ہو اُس سے
بیپروائی نہ کرین اگرچہ وہ شی بہت کم کیون نہ ہو اسلیے کہ بادشاہ کا تھوڑا اکرام بھی بہت ہی چودھوین
طریق امانت سے قدم باہر نہ رکھین کہ امانت ایسی صفت ہی جو مردم خوار کو بھی عزیز بنا دیتی ہی اور خیانت
ایسی خصلت ہی کہ جو مردم عزیز کو بھی خوار کر دیتی ہی پندرھوین جو کچھ بادشاہ سے عطا ہو اُس پر
قانع و راضی رہین اور زیادہ طلب نہ کرین کہ حرص کے واسطے ناامیدی لازم ہی سولھوین ہمیشہ
حاضر و غائب سلطان کے اوصاف حمیدہ اور محامد پسندیدہ بیان کرتا رہے اور جو کسی سے کوئی کلمہ
ترک ادب کا بہ نسبت بادشاہ کے سنے تو اُس کو ملامت و نصیحت کرے اگر نہ مانے تو سخت وسست کہے

دوم رعایت جانب بادشاہ

اور حسب ہمی مفید مطلب نہ ہو تو اسکی ہمنشینی و مصاحبت سے ہاتھ اُٹھائے سترھوین جو کام سپرد ہو
اُس مین غفلت نہ کرے اور حتی المقدور حاضر رہے جس وقت بادشاہ طلب کرے فوراً اُسکی خدمت مین
پہونچے اور ہر وقت حضوری و ملازمت سے بھی احتراز کرے اٹھارھوین محبت اور رضامندی سلطان
پر اعتماد نہ کرے اور اپنی بہت کچھ خدمتگذاری پر بھی مغرور نہ ہو اسواسطے کہ بادشاہ کسی کی خدمت سے
ممنون نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ اپنے آپ کو سزاوار خدمت جانتا ہی اُنیسوین عرض حاجات کا محل
نگاہ رکھے کہ کوئی حاجت بیموقع روا نہین ہوتی اور اسقدر بھی حاجتین عرض نہ کرین کہ جبین سلطان پر
اثر ملال ظاہر ہو بیسوین اگر بادشاہ کسی کو عزیز رکھے تو اُسکو مناسب ہی کہ مقربان بارگاہ سلطانی پر
فوقیت نہ ڈھونڈھے اور اُن کے اعزاز و مراتب کا لحاظ رکھے اکیسوین بادشاہ کے ستم سے رنجیدہ
نہو اور اُسکی سخت و درشتی کو دلجوئی و دلخوشی سے قبول کرے او ساگوار زدے نازکہ جولازم سلطنت ہی
کسی کو دشنام دین تو اُس کے عوض دعا مین مشغول ہو اور اُنکی سختی کو ملائمت شمار کرے بائیسوین
اگر عتاب سلطانی مین گرفتار ہو تو زنہار کسی فرد بشر سے شکایت نہ کرے اور کینہ و عداوت دل مین نہ رکھے
اور اپنا قصور سمجھے اور اِس امر مین کوشش کرے کہ کسی سبب سے عتاب سلطانی زائل ہو جائے
تیئیسوین اگر بادشاہ کسی سے نارضامند ہو یا کسی کے نزدیک تہمت کا اندیشہ ہو تو چاہیے کہ اُس سے
اجتناب کرین اور جو شخص متہم ہو چکا ہو اُس سے اختلاط نہ کرے اور اُسکی مجلس مین شریک نہو جب تک
کہ وہ مورد عتاب سلطانی رہے چوبیسوین بادشاہ کی رضامندی حاصل کرنے مین کوشش کرے
اور سلطان کی خوشنودی چار چیزون سے میسر ہوتی ہی اول بادشاہ کے ہر قول کی تصدیق کرے
دوم اُسکی رائے اور تدبیر کی ستایش کرے سوم اُسکی نیکی و خوبی ہمیشہ ظاہر کرے چہارم بدی
اور برائی اُس کی ہمیشہ پوشیدہ کرے پچیسوین اسرار سلطانی اور راز بادشاہی کا مخفی رکھنا اور
یہ سب شرطون سے بہتر و عمدہ شرط ہی اور رعایت جانب خود مین سات شرطین ہین اول
جس جگہ سے کوئی چیز نہین لینی چاہیے نہ لے اور جہان نہین دینی چاہیے نہ دے تاکہ دنیا مین
بدنام و بیمقدار اور آخرت مین ذلیل و شرمسار نہ ہو دوم حتی المقدور سب کو نیکی پہونچائے اور سب سے
بدی دفع کرے سوم ہمت بلند رکھے کہ ہر شخص کا اعتبار بقدر ہمت ہی جس کی ہمت بلند ہوگی وہ
ہرگز اپنے نفس نفیس کو مال و منال دنیا کی طمع مین کہ نہایت خسیس ہی رسوا و خوار نکریگا چہارم اپنی
ذات پر سختی گوارا نہ کرے اور نہ خلق اللہ کو سخت گیری سے تکلیف دے پنجم اختیار و اقتدار کی
قدر و قیمت جانے اور موت کی ہلچل سے پہلے اپنا ذکر جمیل اور اثر خوب یادگار چھوڑے ششم

اپنے جاہ و اختیار پر مغرور نہ ہو اور عزت و احترام پر تکبر نہ کرے کہ زمانۂ غدار اور سپہر ناساز گار جفا جوئی اور
تندخوئی مین معروف و مشہور ہے ہفتم جہانتک ہوسکے آدمیون سے نیکی کرے کہ بادشاہ کے مقرب ہونے کا
فائدہ یہی ہے کہ تمام خاص و عام سے بہ سلوک و احسان پیش آئے اور ہر خرد و بزرگ کو فیض پہونچائے اور رعایا سے
جانب رعیت کی دو شرطین ہین اول اُنکی محافظت مین نہایت اہتمام بجا لائے کہ اپنے کام سے یا زمین اور [illegible]
مقام سے جدا ہون دوم اُنسے ظالمون کا شر دفع کرے کہ رعیت بجائے گوسفند ہے اور اہل اختیار بجائے شبان اور بادشاہ
گوسفندونکا مالک ہے پس جسطرح کہ مالک اُن بکریون کو چرواہے کے حوالہ کرتا ہے کہ درندو غیرہ کی ایذا سے ان کو
نگاہ رکھے اور عمدہ چراگاہون مین فربہ کرے اور نتیجہ و ثمرہ حاصل کرکے مالک کے پاس لائے اسیطرح ارکان دولت کو
لازم ہے کہ رعایا کو گرگان ستمگار اور ضرر پہونچانے والونکے آزار سے بچا کر اُنسے وہ کام لین کہ جسمین اُنکے دین و دنیا کی
بہتری ہو اور اُنکے کسب و منافع کی خبر بادشاہ کو پہونچاتے رہین جب فرزانۂ روزگار شاہنشاہ سلامت اور ارکان
دولت سے علی العموم یہ گفتگو ادا کر چکا تو امرا و وزرا و اہل قلم و ندماکی جانب روے سخن کیا کہ ای امیران اہل ہمت
و ای اعیان دولت و سلطنت تم پر لازم ہے کہ بارہ قاعدے ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھو اول حق سبحانہ تعالے کی
فرمانبرداری اُس سے زیادہ کرو کہ خلق اللہ جس قدر تمھاری فرمانبرداری کرے دوم اپنے خداوند ولی نعمت کا
حفظ حقوق نعمت نگاہ رکھو کہ کفران نعمت کا نتیجہ بد ہے سوم اپنی قوت بازو سے مال پیدا کرنے کے لیے
کوشش کرو اور بادشاہ کے مال کو طمع کی نظر سے نہ دیکھو کہ مال ہر ایک کا محبوب ہے اور جو کوئی کسی کے
محبوب کو للچ کی نگاہ سے گھورتا ہے وہ رقیب ہونے کے سبب دشمن شمار کیا جاتا ہے چہارم تمام اسباب مال و جاہ
تجمل نفس کی غرض متصور نہو بلکہ زینت بادشاہ و آراستگی سپاہ و بارگاہ مدنظر رہے پنجم سواری و مکان
اور پوشاک اور کھانے پینے مین یا جو چیزین بادشاہونکے لائق ہین اُن مین بادشاہ کی ہمسری و برابری سے
حذر کرو کہ ترک ادب ہے ششم جو کام بادشاہ سے صادر ہو اُسکی مدح و ستائش کرو اور یاد رکھو کہ دنیا کے
کاروبار دو قسم ہین یا نیک ہوگا یا بد پس ہر کام کے لیے ایک عمدہ توجیہ تلاش کرکے اُسکو بادشاہ سے
منسوب کرو اور جو مصلحت سے بعید ہو تو حکیمانہ تدبیر سے خاطرنشان کرنا مناسب ہے ہفتم اگر بادشاہ کی کوئی
راے تمھارے نفس کے مخالف یا کوئی سخن مکروہ طبع معلوم ہو تو اُس سے بھی اتفاق کرو کہ وہ سلطان ہے اور
تم چاکر ہو چاکر کو بادشاہ کی متابعت ہر حال مین لازم ہے ہشتم اپنے جاہ و تقرب پر مغرور اور بادشاہ کے اعزاز
و اکرام پر گستاخ نہ ہو اگر بادشاہ تم مین سے کیسکو بھائی کہے تو تم اُسکو خداوند سمجھو اگر وہ فرزند کہے تو تم اپنے
آپ کو خادم جانو اور جسقدر وہ عظمت زیادہ کرے تم خدمت زیادہ کرو نہم جو امور سپاہ امیرونکو تفویض ہے پس
لازم ہے کہ امیر اس امر پر بادشاہ کو ہمیشہ متوجہ رکھے کہ اُسکا لشکر آراستہ و پیراستہ اور معرکہ حرب و ضرب کے لیے

آمادہ و مہیا رہے اسلیے کہ عالم حوادثات کا محل ہی خدا جانے کہ کس وقت حادثہ پیدا ہو اور کسطرف سے
فتنہ برپا ہو دہم ہمیشہ صلاح ملک کے واسطے مخبر و جاسوس مقرر رکھو کہ ہر طرف کی خبر پہونچاتے رہین اور
جس گوشہ سے فتنہ سر اٹھائے جلدتر اُسکے تدارک مین کوشش کرو یاز دہم فقیرو نکو سلطان کی خدمت مین
لیجاؤ اور مظلومون اور داد خواہون کو بادشاہ کے حضور مین لاؤ کہ طبیب دار الشفاے عدالت کے روبرو
اپنا درد دل گذارش کرکے شربت شفاے مراد نوش کرین اور جس امیر کے خوف سے رعایا بادشاہ کے دربار
مین نہین پہونچ سکتی اُسکی مثال بعینہ ایسی ہی کہ جیسے آب صاف کا ایک چشمہ شیرین ہو اور اُسمین ایک نہنگ
خونخوار سکونت اختیار کرے ہر چند مردم تشنہ لب اُس پانی کے محتاج ہین مگر اُس نگر کی ہیبت سے پاس نہین آسکتے
دوازدہم زیردستون سے اسطرح زندگانی بسر کرو کہ تمھارا دل چاہے کہ ہمسے بھی زبردست اسی صورت
زندگانی بسر کرین ای وزیران باتدبیر و ای مدبران مشیر درگاہ سلاطین مین وزارت سے زیادہ سخت کوئی کام
نہین اسواسطے کہ بہتیرے بہت لوگ خصوصًا اکثر ملازمان شاہی حسد کرتے ہین اور دام حیلہ و فریب مین گرفتار کرینکی
بہت کچھ صورتین نکالتے ہین کہ پھر مخلصی ممکن نہو مگر تمھاری حفاظت کی کوئی تدبیر راست بازی اور کم طمعی سے
زیادہ نہین ہی تم کوئی دقیقہ آداب و شرائط وزارت کا باقی نچھوڑنا اور لغو رسن لو کہ وزارت کے لائق وہ ہی جسمین چار
اور تین اور دو اور ایک موجود ہو چار مین سے اول ہوشیاری دوم بیدار مغزی سوم سرانجام کارہاے بزرگ مین
دلیری چہارم جوانمردی اور تین مین سے اول خدمتگارو نکی عمدہ خدمت کے صلہ مین جلدتر دلنوازی سے
پیش آؤ دوم جماعت سرکش کی گوشمالی و سرزنش کرو سوم حوادثات روزگار پر آمادہ رہو اور دو مین سے اول
جانب بادشاہ کی رعایت کرو دوم جانب رعیت سے غافل نرہو اور ایک یہ ہی کہ کسی حال مین حق سبحانہ کو
فراموش نکرو اور آداب وزارت کی اُنیس شرطین ہین اول رعایت جانب حق کو سب چیزون پر مقدم جانو
دوم شاہ و سپاہ اور رعیت کو دیدۂ انصاف مین سے برابر دیکھو یہ کام نازک اور بہت مشکل ہی سوم جو کام شروع
کرو اُسکا انجام بخوبی سوچ لو کہ آخر مین ندامت و پشیمانی حاصل نہو چہارم نیک قاعدے جاری اور بد
رسمین موقوف کرو پنجم امورات ملکیہ مین اپنی کفایت شعاری ظاہر کرو ششم اگر بادشاہ کی راے مصلحت
مالی و ملکی کے برخلاف ہو تو وزیرون پر واجب ہی کہ اُس پر رضامند نہون مگر مجمع مین پسند کرین اور خلوت مین
کسی شایستہ تدبیر سے اُسکی قباحت پر مطلع کرین ہفتم منصب و مرتبہ اور تقرب ملوک اور کمال اختیار پر
مغرور نہون کہ بادشاہون کا مزاج آب آتش کا حکم رکھتا ہی ہر منصب کے لیے عزل اور ہر دولت کے لیے
نکبت لازم ہی ہشتم جب تک کہ ہو سکے فرصت کے فوت ہونے سے پیشتر احسان کرلو نہم امیدوارون اور محرومو نکی
حاجت روائی مین سعی بلیغ کرو دہم سلطان کو نیکیون پر آمادہ رکھو کہ اُسکی ذات سے ہر خاص و عام کو

شرائط وزارت

فائدۂ خطیر پہونچے یازدہم اپنے زور حکومت کی قدر جانو اور اُس سے فائدہ اُٹھاؤ اور کارسازی و دوست
نوازی مین کوشش کرو آزار و ایذا کسی کو نہ پہونچاؤ کہ بے اختیاری کے عالم مین حسرت و ندامت کے سوا
کچھ ہاتھ نہین آتا دوازدہم رجوع خلق اور آمد و رفت مردم سے نہ گھبراؤ اور اُن سے ملاقات کے وقت
چین بر جبین نہ ہو اور یقین جانو کہ یہ لوگ اختیار کے ملازم ہین جس مقام پر یہ صفت ظہور کرے گی وہان
اُنسے چارہ نہین ہی سیزدہم دوستِ خالص پیدا کرو کہ سب نعمتون سے احباب یکدل کی صحبت بہتر ہی چہاردہم
ظالمون اور خیانت شعار عاملون سے غافل نہ ہو ہمیشہ اُنکے حال کا تفحص اور تجسس کرو اور جس کسی سے
ستم و خیانت سرزد ہو اُسکو سزاے واجبی دو کہ دوسرون کو عبرت ہو پانزدہم عاملون سے رشوت نہ لو کہ اگر
تم رشوت پر راضی ہوئے تو اُسکو بھی رشوت لینے کی اجازت دیدی شانزدہم اگر کسی حاسد و مفسد کے مکر و
فریب اور کینہ و سخن چینی پر وقوف حاصل ہو تو بے پروائی ظاہر کرو اور بادشاہ سے بھی اس باب مین کچھ نہ کہو
اور سوال و جواب مین مناظرہ و جدال کا موقع پڑے تو حلم و وقار سے جواب دو کہ خفت و سبکساری کی نوبت
نہ آئے ہفدہم بادشاہ کی ادنی بات اور کمتر اشارے مین اپنا تمام مال و اسباب خرچ کرنے پر مستعد رہو کہ بادشاہ
اُسکو اپنا مال سمجھے اور نظر طمع سے اُسپر نگاہ نہ فرمائے ہیجدہم اگر کوئی کام کسیکو تفویض کرو تو بہت کچھ فکر و تامل
درکار ہی اور جب تک بارہا نہ آزمالو ہرگز اعتبار نکرو کہ انجام کار منفعل اور شرمسار نہو نوزدہم وہ کام کہ جس مین
داخل ہونا آسان اور خارج ہونا دشوار ہو زنہار شروع نکرو اے دبیران ارباب قلم و اے منشیان عطارد رقم تمکو
امین و معتمد اور خوش طبع و تیز ذہن اور باریک فہم و دقیقہ رس اور اصطلاحات سے باخبر ہونا بہت ضرور ہی
اے عملداران دانشور و اے کارپردازان باخبر اگرچہ تم لوگ وزیرون سے متعلق ہو اور جب وہ تمکو محکِ امتحان پر
کامل عیار پاتے ہین اُسوقت خدمت عمل پر مامور کرتے ہین لیکن تمکو چاہیے کہ ہمیشہ نیک سیرت خوشخو اور حرص
و طمع سے علحدہ رہو اور عامل کے لیے یہ صفت درکار ہی کہ دست بستہ و دست کشادہ ہو یعنی کار نیک مین
ہاتھ کھولے اور خیانت سے ہاتھ بند رکھے اور ایسی رسم قبیح نہ نکالے کہ بادشاہ کو بدنام کرے اور خود بھی مطعون
خلائق ہو اے زمرۂ ندما و اے گروہ رفقا جو کہ تم بادشاہ ذیجاہ کی دولت ہمنشینی سے شرفیاب ہو اس لیے
تمکو قواعد ادب اور رعایت حرمت مین کوشش کرنی ضرور ہی اور تمھارے واسطے یہ شرط ہی کہ جو کچھ بادشاہ
کے نزدیک مقبول و مکروہ ہو اُسکو بخوبی جانو اور جو چیز بادشاہ کو مقبول ہی وہ ہرچند تمھارے نفس
کے لیے مکروہ ہو مگر اُسکو اختیار کرو کہ حظِ نفس کا ترک کرنا لازم ہی اگر تم مین اور بادشاہ مین کوئی ایسا
معاملہ یا ایسی گفتگو واقع ہو کہ جو تمھارے لیے مفید مطلب پڑے اور بادشاہ کے لیے مضر ہو تو اُسمین اپنے فائدہ
پر ہرگز نظر نکرو بلکہ وہ ترکیب نکالو کہ اُسکا حظ بادشاہ کو حاصل ہو کہ بادشاہ سے تمکو ہر طرح کا فائدہ ہر وقت پہنچ سکتا ہی

اور جو کسی حال مین دونون مین سے ایک پر قباحت عائد ہو تو اس باب مین کوشش کرو کہ وہ قباحت اپنی جانب راجع ہو اور سلطان اُس سے محفوظ رہے کہ وہ اس نقصان کو تمسے بھی دفع کرسکتا ہی اور ہمیشہ بادشاہ کی خدمت مین چشم و دست اور دل و زبان کو تابع فرمان رکھو کہ سلامت رہنے کی یہی عمدہ ترکیب در بہتر تدبیر ہی

مؤلف

ای شہنشاہِ معدلت گستر — خسروِ دادگر خسرو پرور
ای امیرانِ ذی شکوہ و حشم — دافعِ رسم جور و ظلم و ستم
ای وزیرانِ ہوشمند و فہیم — صاحبِ عقل نیک و راے سلیم
ای ندیمانِ اہلِ شوکت و شان — خیر خواہ رعیت و سلطان
ای دبیرانِ خاص و رمز شناس — محرمِ رازِ خامہ و قرطاس
ای غلامانِ بندۂ درگاہ — خادمِ بارگاہِ شاہنشاہ
ای سوار و پیادۂ لشکر — رونقِ ملک و زینت کشور
ای رعایاے مصلحت اندیش — فدویت مشرب و عقیدت کیش
ای تماشائیانِ بزم حضور — جلوہ اندوز محفلِ پُر نور
مین نے اتنی جو سخن پاشی کی — اِس قدر سامعہ خراشی کی
گر سخن پر مرے خیال رہے — مملکت صاف بے زوال رہے
گر مرے قول پر عمل ہوگا — سلطنت کو نہ کچھ خلل ہوگا
یا الٰہی یہ شاہِ دانشور — جانِ علم و ہنر خرد پرور
بر سرِ تختِ خسروی دائم — رہے تا حشر دائم و قائم
تا جہان ست در جہان باشد — شاد و مسرور و کامران باشد

دانائے ہوشیار فرزانۂ روزگار یہ تقریر سریع التاثیر درجۂ اختتام اور پایۂ اتمام پر پہونچا کر اپنی کرسی جواہر آگین پر جلوہ فرما ہوا اُسوقت وزیر اعظم شعور سخن رس اپنے مقام قیام سے آگے بڑھا اور بآواز بلند پکار کر کہنے لگا کہ ای مجمع بنی آدم آج کیا مبارک وقت ہی کہ سلطان عقل مجسم نے اپنے عین حیات مین بحالت صحت نفس و ثبات عقل و سلامت ہوش و حواس اپنے فرزند سعادتمند سلطان ابن السلطان خرد پرور عالی شان کو اپنا جانشین اور وارث تاج و نگین بنلیا اب تم سب صاحبون پر واجب و لازم ہی کہ سلطان عقل مجسم کے حضور اقدس مین بصدق دل اس جشن میمنت کی

وزیر اعظم شعور سخن رس کی گفتگو

مبارکباد عرض کرو اور سلطان خرد پرور کی خدمت والامنزلت مین اس جلسۂ تہنیت کی نذرین گذرانو پھر خود پایۂ تخت خسروِ ہمایون بخت پر بوسہ دیکر یہ مطلع آبدار پڑھا فرد آج وہ دن ہی کہ ای خسرو والا گوہر ٭ کوہ دے نذر تجھے لعل تو دریا گوہر ٭ پھر بآئین ادب نذر دکھلائی شہریار عالی وقار نے باندازِ شاہانہ قبول فرمائی فوراً سلامی سر ہونے لگی دفعتہً اکیا دن ہزار توپ پر تی پڑنی شروع ہوئی کرہ خاک سے فلک الافلاک تک مبارک وسلامت کا شور مچا اور رہا ہونے والے نے بخوشی وخرمی نذر تخت نشینی و اورنگ آرائی پیشکش کی نظام احقر الانام نے تبقریب مبارکباد فی البدیہہ یہ غزل سُنائی

مؤلف

غزل مبارکباد از مؤلف

عروجِ بخت یاور ای خرد پرور مبارک ہو ۔۔۔ جلوس تخت پر زر ای خرد پرور مبارک ہو

سرِ خلقِ خدا پر آج تو ظلِ خدا بنکر ۔۔۔ ہوا ہی سایہ گستر ای خرد پرور مبارک ہو

ہو عالم قاف سے تا قاف تیرا تابع فرمان ۔۔۔ خراج ہفت کشور ای خرد پرور مبارک ہو

ہمیشہ نصرت و فتح وظفر ہو مونس و ہمدم ۔۔۔ سپاہ و فوج و لشکر ای خرد پرور مبارک ہو

ترا فیض شہنشاہی ترا لطف خداوندی
نظام مدح خوان پر ای خرد پرور مبارک ہو

جس وقت یہ غزل بے بدل تمام ہوئی خرد پرور والا گوہر نے ستر پارچہ کا خلعت بیش بہا مع چند اطباق سیم وطلا مرحمت فرمایا اور بر سرِ دربار مورد تحسین وآفرین بنایا پھر عقل مجسم نے خرد پرور سے ارشاد کیا کہ ای جان بابا آج تمھارا اُستاد فرخ نہاد اجازت خواہ وطن ہی اور صرف ہماری خاطرِ عزیز سے ابتک اپنی اوقاتِ عزیز کو تمھاری تعلیم وتربیت مین صرف کیا جسکا نتیجۂ نیک اور ثمرۂ بہتر تمکو سوقت حاصل ہی

نظم

فرامش مکن حق اُستادِ علم ۔۔۔ کہ بر ہمت اوست بنیادِ علم

اگر دولت مہر استاد نیست ۔۔۔ بدست امید تو جز باد نیست

مر اُستاد را ہر کہ محکوم شد ۔۔۔ بسے بر نیامد کہ مخدوم شد

جس وقت خرد پرور رشک قمر نے یہ کلام حسرت التیام سُنا بیساختہ بچشم اشک آلود معلم آموزگار فرزانۂ روزگار کی طرف متوجہ ہوکر زبان لطافت بیان سے اسطرح در افشان ہوا کہ ای شفیق نصیحتگر وای بہترین پدر آپ کی ذات سراپا برکات سے کہ مجمع صفات اور مظہر کمالات ہی اس حقیر بے مقدار کو ہر طرح کا سرمایۂ اعزاز وافتخار حاصل ہی خصوصاً یہ ذرۂ ناچیز اور بندۂ بے تمیز حضرت کے فیضان صحبت اور نظر تربیت سے آجتک بہر حال فیض اندوز

نیکنامی رہا ہی بعد آپ کے کس طرح اپنی راے ناقص کو معتبر تصور کریگا اور کار و بار سلطنت مین کس سے مشورہ لیگا فرزانۂ روزگار نے کہا کہ اے خسرو آفاق گیر و اے خرد پرور روشن ضمیر الطاف ایزدی و تائید سرمدی سے ہر کار مشکل کو تم خود بآسانی سرانجام دے سکتے ہو تمکو کسی سے کوئی بات دریافت کرنے کی احتیاج زنہار نہین مگر وزراے روشن نفس خصوصًا شعور سخن رس کو تمام کار و بار اور امور دشوار مین اپنا اصلاح کار سمجھنا اور اس دعاگوے رضاجو کو بدعاے خیر یاد رکھنا کچھ نقد و خلعت کی تجویز نہ فرمائیے کہ اس نیازمند درگاہ بے نیاز کو دولت دنیوی کی مطلق پروا نہین یہ بار گران کون اُٹھائیگا بلکہ آجتک جو کچھ بارگاہ خسروی سے مرحمت ہوا ہی اُسکو بھی قصر تعلیم مین چھوڑ جائیگا

فرد

مستاب اے غم دنیا کہ بگردم نرسی ۔ بکن از دور و داع غم کہ شتابان رفتم

خرد بہور نے ارشاد کیا کہ حضرت سلامت احقر کی تمناے دلی یہی ہی کہ آپ ہمیشہ مشکل ہماے ہمایون فراز شہر مبارک بہر پر سایہ گستر رہین فرد سایہ ات کم مباد از سر ما لبسط اللہ ظلکم ابدًا آپکا صدمۂ مفارقت اور قلق مہاجرت ہرگز گوارا نہین اسواسطے کہ دل نیازمنزل قدیم سے خوگر اخلاق گرامی و رعادت پذیر اشفاق سامی ہی بغیر آپکے صبر و قرار معلوم

شعر

فراق و ہجر کہ آورد در جہان یارب ۔ کہ روے ہجر سیہ باد و خانمان فراق

فرزانۂ روزگار نے کہا کہ فرد بخت و دولت مدام یار تو باد ٭ حق تعالیٰ نگہدار تو باد ٭ روز ازل سے آوارہ گردی و تنہا نشینی اور دشت نوردی و عزلت گزینی خاص میرے واسطے مقرر ہوچکی اسلیے آبادی سے نفرت اور ویرانی سے رغبت رکھتا ہون اور یقین ہی کہ بعد مرگ بھی وحشت دل گریبان گیر رہیگی اور جوش جنون سے چین نہ لیگا

مؤلف

آسودگی نصیب نہ ہوگی مزار مین ۔ آوارگی ہی قسمت مشت غبار مین

ایام وصال ہنگام فراق سے بدستے ہین اور روز فرقت زمانۂ صحبت کا قائم مقام ہوتا ہی

مؤلف

ہی اب جو عزم سفر مصمم خدا کو ہم سونپتے ہین تمکو ۔ روانہ ہوتے ہین سکھکے بنا فراق دینی و بنگیم کو

خرد پرور نے کہا کہ اگر آپ کو یاد الٰہی منظور ہی تو یہان بھی صومعہ و خانقاہ تیار ہوسکتا ہی اور جو صرف گوشہ گزینی مدنظر ہی تو ایک حجرۂ مختصر اس جگہ بھی کفایت کرتا ہی اگر سیر دشت و کوہسار پر طبع شریف مائل ہی تو اس سرزمین کی بھی نواح دلکشا اور آب و ہوا جانفزا ہی اور جو تماشاے باغ و لالہ زار پر مزاج اقدس راغب ہی تو اس شہر مین بھی چمنستان شاداب اور خیابان سیراب موجود ہین فرد

ہیچ یار مدہ خاطر و ہیچ دیار ❊ کہ بر و بحر فراخ ست و مردمان بسیار ❊ فرزانۂ روزگار نے کہا کہ اے خردپرور خجستہ پیکر مین کیا بتاؤن کہ وہان کس لیے جاتا ہون اور بعد جانے کے کیا کام سرانجام ہوگا **شعر**

سرم شوریدگی جوید نہ دانم چیست سودایش ❊ دلم آوارگی خواہد نہ دانم چیست مقصودش

خردپرور نے نہایت حسرت و افسوس سے کہا کہ بندہ بہرحال تابع فرمان ہی اسقدر مجال نہین کہ خلاف مرضی کوئی بات کرسکے ناچار بحال زار فی امان اللہ کہتا ہی **فرد** توان بہجر تو آسان وداع جان کردن ❊ ولے وداع تو آسان نمیتوان کردن ❊ ہرچند بے اختیاری شوق اس امر کی مقتضی ہی کہ حضرت کو زنہار جانے ندون مگر فرط ادب سے یاراے دم زدن نہین خیر مجبور ہون **رباعی** رفتی کہ چو آفتاب یکتا باشی ❊ در پرتو خویش عالم آرا باشی ❊ ناشاد گروہے کہ تو زانجا بروی ❊ آباد دیاری کہ تو آنجا باشی ❊ فرزانۂ روزگار نے کہا کہ وہ مقام وحشت فرجام کوئی شہر و دیار نہین بلکہ ایک دشت کوہ نما اور کوہ دشت آسا ہی

فرد

دران وادی کہ من میباشم آبادی نمیباشد ❊ سیاہی میکند از دور گاہے چشم آہوئے

وہان ہر شجر و حجر کو میری طرف سے یہ حکم نافذ شرف نفاذ پا چکا ہی کہ **شعر** گر چون آید بسویم رہ بدہ بیگانہ نیست ❊ در خرد پرسد نشان من بگو در خانہ نیست ❊ خردپرور نے کہا کہ مین شوریدہ سخن کو جناب کے ہمرکاب روانہ کرتا ہون کہ تا کوہ نورافشان خدمت مبارک مین حاضر رہے حافظ حقیقی آپ کو بخیر منزل مقصود پر پہونچاوے اور کبھی اس دورافتادۂ غم آمادہ کو دولت قدمبوس نصیب ہو **فرد** اے خوش آن روز کہ بینم رو فرخ فال تو ❊ از سفر آئی و من آیم باستقبال تو ❊ فرزانۂ روزگار کرسی زرنگار سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہا **فرد** میروم زین شہر لیکن بسکہ رویم در قفاست ❊ میتوان ہنگام رفتن کرد استقبال من ❊ اسوقت خردپرور نامور اپنے سریر خلافت مسیر سے اتر پڑا اور بچشم اشکبار فرزانۂ روزگار کا قدمبوس ہوا استاد فرخ نہاد نے سینے سے لگا لیا اور دعاے خیر کہ جو دین و دنیا کے لیے وافی و کافی ہو دیکر مرخص ہوا سلطان عقل مجسم نے ایک آہ سرد کھینچکر بادل پر درد فرمایا **شعر** تو عزم سفر کردی و خستی جگر من ❊ بستی کمر خویش و شکستی کمر من ❊ فرزانۂ روزگار نے ارشاد کیا کہ **فرد** مبند اندر تماشاے جہان دل ❊ کہ دل برداشتن کاریست مشکل ❊ یاد الٰہی سے کوئی شی بہتر نہین ہی خیالات کو اس طرف متوجہ فرمانا اور فکر غیر کو دل معرفت منزل سے بھلانا بہت خوب ہی **فرد** اہل دنیا راز غفلت زندہ دل پنداشتم ❊ خفتہ دائم مردگان زندہ می بینند بخواب ❊ یہ کلام عبرت التیام زبان حقائق بیان سے ارشاد فرماکر جادہ پیماے منزل مقصود ہوا شوریدہ سخن بس ہمراہ رہ گیا خردپرور دینا مور نے دربار برخاست کیا عقل مجسم نے زاویۂ تنہائی مین عزلت نشینی اختیار فرمائی شوریدہ سخن بس دوسرے دن فرزانۂ روزگار کو بخیر و خوبی کوہ نورافشان پر پہونچا کر پھر شہر دانش آباد مین داخل ہوا اب ہر روز

سلطان خرد پرور فرخندہ اختر سریر سلطنت پر جلوہ گر ہوکر اہل عالم کی حاجت روائی وعقدہ کشائی فرماتا ہی اور ہر دم وہر لحظہ شکر نعمت پروردگار مالک الملک بجالاتا ہی



التماس مؤلف

برسون مین آج لائے ہو تشریف اے نظام — اچھا تو ہی مزاج مبارک جناب کا
دم بھر کو سر اُٹھانے کی فرصت نہین ملی — کیا آپ کھیل سمجھے ستے لکھنا کتاب کا

اے میرے بے نہایت مہربان خدا اے شکور مین تیرا شکر بے انتہا ادا کرنے کے لیے کس دُکان سے بیشمار قوت ناطقہ مول لاؤن اور کس بازار سے بحساب زبانین خرید کرون اے میرے رحیم وکریم رب غفور مین تیری حمد بجالانے کیواسطے حسن معجز کلامی کس اعجاز بیان صاحب تاثیر سے اُدھار مانگون اور سحر بیانی کس سیف زبان جادو تحریر سے قرض لون

غزل مؤلف

ہمین تو کچھ بھی خبر نہین ہی کہان ہی تو کون ہی کدھر ہی — خبر جسے کچھ ملی ہی تیری وہ دونون عالم سے بیخبر ہی
جو دل ہی پہلو مین برق خرمن جگر ہی سینے مین شمع ایمن — غبار طور رہ تجلی شرارۂ سرمۂ نظر ہی
ثنا جو تیری کرے نگارش صفت جو تیری کرے گذارش — قلم مین طاقت کہان ہی اتنی دہن مین قدرت کب اسقدر ہی
ہوا جو مخفی ظہور کثرت وہی تو ہی تو اور تیرا گنج وحدت — جو ہم نہونگے تو کچھ نہوگا ہمارے دم تک یہ شور وشر ہی

خیال تیرا کدھر گیا ہی نظام گستاخ کیون ہوا ہی
بشر سے وصف خدا ہو کیونکر خدا خدا ہی بشر بشر ہی

نطق کو تونے پیدا کیا ہی تیری بنائی ہوئی چیز تیرے روبرو کیا گفتگو کرسکے عقل کو تونے ہویدا کیا ہی تیری سکھائی ہوئی شی کسطرح تیری جستجو کرسکے اگر تو نطق کو زیادہ قوت گفتار دیتا تو اسکو بہت کچھ باتین بنانے مین کیا انکار تھا اور جو تو عقل کو کچھ اور بھی طاقت رفتار دیتا تو اسکو حد سے بڑھکر دور تک جانے مین کیا عار تھا نطق کو اتنی قوت بھی نہو تو

اسصورت مین بھی کیا طاقت کہ کلمۂ شکایت بول سکے اور عقل کو بقدر طاقت بھی نہو تو کیا قدرت کہ شکوہ کی حکایت مین لب کھولے

نظم مؤلف

نطق گفتار سے ہوا معذور	عقل رفتار سے ہوئی مجبور
فکرِ گفتار مین وہ بیچارہ	راہِ رفتار مین یہ آوارہ
گفتگو ہی شہیدِ خنجرِ شوق	جستجو ہی قتیلِ دشنۂ ذوق
شوق سے یعنے صداسے نازو نیاز	ذوق سے یعنے نواسے محرمِ راز
ذوق و شوقِ نشاط آہنگ	قاتلِ شیشہاسے بادہ وچنگ
نغمہ جب سرمۂ گلو ٹھہرے	خامشی عینِ گفتگو ٹھہرے
شورشِ حمد شکرین تا چند	شورِ شیرینی سخن لب بند

امابعد نگاہ دیدۂ حیرانی و اماندگی غبار ناتوانی انفعال نالہ بے اثر چکیدۂ کباب جگروار رستۂ رنگ وبوسے امتزاج **نظامِ ناکام** رسیدہ مزاج کہ جسکی رنگینیہاسے مقال ایک اخگر ہی پیراہن سوزِ دماغ سفینہ اور جسکی سوختگیہاسے خیال ایک شعلہ ہی چراغ افروزِ فتیلۂ داغ سینہ جسکے ذہن کو نہ انشاسے خبر ہی نہ جسکی طبع پر املا کا اثر ہی جوہر شناسان باریک خیال اور روشن قیاسان نازک مقال کی خدمت سراپا عظمت مین التماس پرداز ہی کہ المنۃ للہ اس زیبا عروس فکر رسا اور اس فریبندہ شاہد ذہن و ذکانے حجرۂ دل اشتاق سے جلوہ فرما ہوکر حجلۂ صفحاتِ اوراق پر قدم رکھا ہو جس کو منزلت شوق افزانی ہوئی عشق کو دیکھا چاہیے کہ کس درجہ پر پہونچا ہوگا خاطر رنگین بیانی سے رشکِ نگارخانۂ چین ہی بلکہ شگفتگی مضامین سے غیرت فردوس برین ہی جیسے مشاطہ تقدیر نے عروس رعنائے عالم کو پرند گوہر نگار ثوابت اور ہفت سیارات سے زیب و زینت دی ہی کسی تالیف و تصنیف کے شاہد زیبا نے اس حسن ترکیب کے ساتھ سراپردۂ فضائے شہود مین رونق نہین بخشی ہی اور جیسے کہ نقش طراز قدرت نے صفحات صحیفۂ امکان کو اسقدر نقش و نگار عجیب و غریب کی تصویرون سے مرقع حسن و خوبی بنایا کسی نقش دلنشین نے لوح سادہ کا ہستی پر اس دلنشینی کے ساتھ خط خواہ اپنا نقش خاطرنشین بٹھایا غرضکہ شاہد سخن نے سو غنج و دلال سے اپنے جمال رخ بیمثال سے پردہ اٹھایا ہی اور ناظورۂ فکرت بے نیاز نے بہزار کرشمہ و ناز جلوہ سراپا اعجاز دکھایا ہی یعنی صحیفۂ انتخاب و سفینۂ لاجواب دفتر فیض مآب و کتاب مستطاب ظہور نور نورِ ظہور موسوم بہ **نسخۂ عقل و شعور** انجام کو پہونچا مؤلف نادر اور کے خاتمہ تحریر ہونے سے پہلے حسب دلخواہ حسن اختتام کو پہونچا فرد شکر کہ این نامہ بعنوان رسید ٭ پیشتر از عمر بپایان رسید ٭ سبحان اللہ فیض ازل نے ایک قدسی انجمن آراستہ کی ہی الحمد للہ عمر ابد نے ایک بزم رشک چمن

پیراستہ کی ہی فی الحقیقت اسکی تحریر بے تعصب صفوتکدے مین مہرووست بڑھانیوالی ہی اور آشوب گاہ مین رشک دشمن گھٹانیوالی ہی چشم بددور رخمکدہ سخن کی شراب تند اسقدر پرجوش ہی کہ زمین جسکی دُرد جانفزا سے اور آسمان جسکی بوے دلکشا سے اسقدر رقص کرے کہ اگر حجرالاسود کعبہ کی دیوار سے اور عمامہ فضیلت مشتری کے سر بزرگوار سے گر پڑے تو مقام تعجب نہین رشکِ طرز بیان اور غیرت انداز رقم اور حسد عیش تماشا سے مدعیون کے جسم پر ایسا لرزہ نہین طاری ہوا کہ باربُد کی مضراب انگشت سے اور زہرہ کا نغمہ ساز سے اور مانی کے موقلم ہاتھ سے اور عطارد کا نقش نوک قلم سے اور پرویز کی شراب ساغر سے بلکہ شراب کی تیزی نشے سے جاتی نرہے

مؤلف

عجب ہی تازہ وشاداب یہ گل | فرشتہ جس کی خوشبو پہ ہی بلبل
عجب یہ شمع بزم دلبری ہی | کہ جس پر شکل پروانہ پری ہی
عجب کچھ ذائقہ اس مین ہی میٹھا | بنا ہی خضر طوطی اس شکر کا
عجب ہی واہ یہ موزون صنوبر | کہ ہر اہل نظر قمری ہی جس پر
عجب شب تاب ہی یہ دُر نایاب | کہ سو جان سے چکور اسکا ہی مہتاب
عجب لیلے ہی یہ آشوب محفل | کہ مجنون جس پہ ہی ہر ایک عاقل
عجب شیرین ادا ہی یہ جگر بند | کہ ہی فرہاد جس کا ہر ہنرمند

ماشاءاللہ تحفۂ ذخیرۂ دانشمندی وہنوری ہی اور عمدہ خزینۂ فرزانگی وخرد پروری ہی کہ جسکے معانی ذوق نواز کی لذت شکر سے طوطی کے منھ مین پانی بھر آیا ہی اس لیے شیرین نوائی سے لاچار ہی اور رنگین بیانی گلشن پرواز کی بہانے گل تر کو بلبل زار کے آشیانے تک پہونچایا ہی اسواسطے ترک غزل سرائی دشوار ہی سرود ایک مست کو یاد دلایا ہی اسلیے گریہ مستانہ سر کرتا ہی آئینہ ایک سادہ رو کو دکھایا ہی اسواسطے نقش جوہر صفا سے جان خود فروشی پر احسان دھرتا ہی حسن کسی شعلہ عذار کا بزم افروز ہی کیا تاب کہ پردۂ چشم تماشاگر کو نگاہ گرم نہ جلائے اور جمال کسی آئینہ رخسار کا عالم سوز ہی کیا مجال کہ پروانہ کے شبستان دل مین شوق جگر سوز شعلہ مشعل نہ بھڑکائے آہو گیر حلن کی چین ابرو نقش نخن چین بردوش ہی اور کج نظر نکامردم دیدۂ عجب بینی کے تماشا مین سیہ پوش ہی

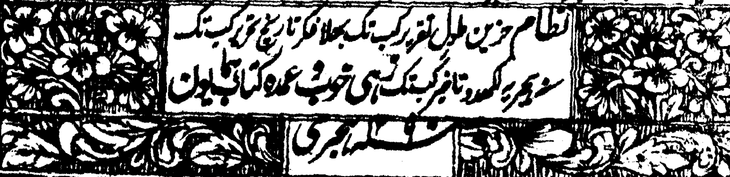
بیت

گر سپہر فہم وگر ہنرمند
لطف ست امیدم از خداوند

قطعۂ تاریخ اختتام نسخۂ عقل و شعور از مؤلف ہیچمدان سراپا عجز و قصور

یہ عمّانِ سعی ہے وہ رشکِ جیحون کہ ہر حرف جسکا ہے اک دُرِ مکنون
جہان ذکر ترغیبِ تعلیم آیا سرِ جوششِ شوق ہے بے حجابا
جہان حال مفرد مرکب رقم ہے تو ضرب الامثل اور نصیحت بہم ہے
جو ہے صرف و نحو اور منطق کا پرچا تو حسنِ حقیقت ہے ہنگامہ آرا
جہان ہے بیان بدیع و معانی فصاحت بلاغت کی ہے نکتہ دانی
زمانہ کا نقشہ نظر سے جو گذرا ہر اقلیم و ہر بر اعظم تماشا
جہان مین ہے کیا کیا بلندی و پستی تحیر ٹپکتا ہے عبرت برستی
حسابِ ریاضی و علمِ مساحت آلات و اسباب کی شکل و صورت
طبیعات علمِ عناصر جہان ہے وہان جلوۂ علمِ ہیئت عیان ہے
جہان قوتِ واہمہ دلنشین ہے عجائب غرائب خیال آفرین ہے
جو ہے تار برقی و تصویر عکسی حقیقت مفصل گذارش ہے اسکی
جہان خوشنویسی کی کچھ گفتگو ہے وہان جلوۂ حسنِ خط روبرو ہے
رقم ہے جہان ذکر تسوید انشا تو ہے طرزِ تحریر دلکش سراپا
شگفتہ ہے جیسے ریاضِ ریاضت وہان ہے ورزش و مشق کثرت
جہان محفلِ امتحان جلوہ گر ہے جہان مجمعِ شہزادۂ تاجور ہے
ہر اک باب مین علم و فن کا بیان ہے کہ ہے پہلے تعلیم پھر امتحان ہے
شہِ دانش آباد و عقلِ مجسم شعورِ سخن رس وزیرِ معظم
ستودہ ہے گو وہ اک نور افشان تھا فرزانہ رہ کا شمسِ پنہان
دیا اسکو منصب معلم گری کا لیا اسنے عہدہ خرد پروری کا
جو دیکھا کہ قابل ہے اب شاہزادہ تو خوش ہے شہنشاہ سب سے زیادہ

لگاتی ہے غوطہ جدھر طبعِ موزون اٹھا لاتی ہے گوہر تازہ مضمون
ہوا درس تدریس آغاز جسجا وہان طفلِ مکتب بنا پیر گردون
حکیمون کے اقوال سے دمبدم ہے ترقی عقل و خرد روز افزون
جہان ذکر ہے حکمتِ منزلی کا وہان علمِ اخلاق بھی ہے ہمایون
مستنداتِ تاریخ مین خوش بیانی خداداد ہے صنعتِ فیض مشحون
جو ہے ذکر جغرافیہ حیرت افزا تو آئینہ ہے بحر و بر کوہ و ہامون
نئے رنگ پر رنگ نیرنگ ہستی تواریخ عالم کا ہے حال دگرگون
ہے ترتیب تحقیقِ اوّل و حکمت کہ رشید اہو جسپر خردِ عقل مفتون
نظامِ کواکب کا جسجا بیان ہے تو ہر صفحہ کاغذ کا ہے رشکِ گردون
جو ذکرِ طلسمات روئے زمین ہے وہ ہے جادو و سحر و نیرنگ و افسون
وہ تلمیح در حجۂ نمایان کا رہی کہ جسپر تصدق ہو سعیِ فلاطون
اگر مشقِ صورتگری آرزو ہے تو ہر نقش لیلی ہے اور خامہ مجنون
خیالِ رسا وسعتِ عرش پیما ہے فکرِ تعمق گر اخضر قارون
اگر ہے طبیعت کو گھوڑدوڑ سے رغبت تو ہر سپ ہے غیرتِ رخش و گلگون
پسر تخت پر جا نشین پدر ہے تو ہے حاضر ویسی کچھ ہے آئین و قانون
دلاویز و دلکش عجب داستان ہے بہ شکلِ فسانہ لکھا ہے یہ مضمون
خردمند و ور نامور غیرتِ جم ہے شہزادۂ شاہ رشکِ فریدون
وزیر اسکو لایا جو نزدیکِ سلطان شہنشاہ دونون کا مشکور ممنون
بنا باغبان باغِ دانشوری کا کھلا شاہ کا غنچۂ طبعِ موزون
ہے استاد کا بھی وطن کا ارادہ قلم جی مین ہے کہ سمجھ مین بھی سکھدون



قطعۂ تاریخ ہجری در صنعتِ منقوط از مؤلف کتاب

عقل وشعور بن کے عروس پری جمال
آراستہ بہ زیورِ عقل وشعور ہے

ہر فقرہ اسکا ہی ہمہ تن دانش وخرد
یہ امتحان جو ہر عقل وشعور ہے

تاریخ ہجری یہ ہی منقوط ای نظام
عقل وشعور دفتر عقل وشعور ہی

سنہ ۱۲۹۰ ہجری

نظام فضل آلہی سے کی رقم تو نے
یہ داستان عجیب وغریب عقل وشعور

ہو اتمام جو افسانۂ خرد پرور
کہا خرد نے کتاب عجیب عقل وشعور

سنہ ۱۲۹۰ ہجری

شد ز فکر نظام خستہ جگر
ختم افسانۂ خرد پرور

سنہ ہجری قلم نگارش کرد
زُبُدہ بینۂ خرد پرور

سنہ ۱۲۹۰ ہجری

تعلیم وامتحان ہے جو مرغوب ودلپسند
عمدہ مقدمہ ہے تو نایاب خاتمہ

تاریخ ہی یہی سنہ فصلی کی ای نظام
دیباچہ ومقدمہ دہ باب خاتمہ

سنہ ۱۲۸۰ فصلی

نگار عقل وشعور از من چو گشت رشک بہار گلشن
بوضع نیک وبوجہ احسن ذریعۂ ہوشمندی آمد

برای تاریخ سمت آن بگوشِ ہوش نظامِ نادان
خروش فرخ سروش یزدان ذخیرۂ ہوشمندی آمد

سمت ۱۹۳۰ بکرمی

یہ نسخہ اک نگار سراپا بہار ہے
گلگشت باغ سے ہی فزون اس چمن کی سیر

سب کچھ ہی اسمین مہر ومہ ونجم وعرش وفرش
ارض وسما وجن وملک انس ووحش وطیر

جو حق پرست ہین یہ ہی اُنکے لیے حرم
جو ہین صنم پرست یہ اُنکے لیے ہے دیر

خالی تعصبات سے تقریر ہی مری
اندیشۂ یگانہ ہی مجھ کو نہ خوف غیر

عقل وشعور ختم ہوئی خیر سے نظام
تاریخ عیسوی ہی کہ ہے خاتمہ بخیر

۱۸۷۳ع

تمت

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

حضرات علم دوست بخوبی آگاہ ہین کہ تعلیم اطفال مین کیا کیا دقتین پیش آتی ہین منجملہ اُن کے ایک امر فراہمی کتب کا ہی کہ ابتدائی تعلیم سے لیکر تا بہ انتہا کس قدر ذخیرہ کتابون کا جمع کرنا پڑتا ہی وجہ کیا کہ ہر فن کی کتابین الگ الگ تصنیف ہوئی ہین پس جب تک سب کتابین جمع نہ کیجائین تعلیم علوم متنوعہ محال ہی - اگرچہ صدہا کتابین علماے نامدار اور کملاے عالیمقدار نے تصنیف فرمائین اور اکثر اُنہین سے معرض درس وتدریس مین ہین الا کسی صاحب کمال کو یہ خیال نہ آیا کہ کوئی کتاب ایسی بھی تصنیف فرمایئے جس مین تمام علوم وفنون مروجہ من اولہ الی آخرہ بتدریج مذکور ہون تاکہ طالب علم ادنیٰ درجہ سے لیکر درجۂ اعلیٰ تک پہونچ جائے اور دوسری کتاب تلاش کرنے کی نوبت نہ آئے مگر یہ خیال کیونکر آتا مبدأ فیاض سے ہر ایک کا حصہ الگ الگ ملتا ہی - ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء الحمد للہ علی احسانہ کہ اس کارِعظیم اور مہم بزرگ کو جناب فضیلت مآب موجد طرز نوی ماہر رموز خفی وجلی الشہیر فی اعوانہ والفرید فی اوانہ حبر الاعظم نحریر المفخم عمدۂ ناظمان اولی النہی زبدۂ شاعران غراسر گروہ سخنوران جہان سرآمد ناثران نکتہ سنجان حضرت مولوی **سید نظام الدین** صاحب عم فیضہ خلف الرشید جناب مولوی سید امیر علی صاحب مغفور نے انصرام کو پہونچایا اور جملہ علوم وفنون کو بڑی محنت شاقہ اور دماغ سوزی وافرہ سے یکجا مدون فرماکر نام اس کتاب کا عجب اسم بامسمیٰ **عقل وشعور** رکھا سبحان اللہ وبحمدہ یہ کتاب ہی کہ نگارخانۂ چین ہی ہر صفحہ رشک گلزار اور ہر نقطہ خاتم فصاحت کا نگین ہی کس خوش اسلوبی سے ہر ہر علم وفن کا ذکر فرمایا ہی جو قابل دید ہی فی الحقیقت نہایت عمدہ طرز ہی - چنانچہ ذکر ترغیب تعلیم - شوق درس وتدریس - بیان مفرد ومرکب - ضرب المثل نصیحت - اقوال حکما - حال ترقی عقل وخرد - علم صرف - نحو - منطق - حکمت منزل - سیاست مدن - علم اخلاق - بدیع - معانی - فصاحت - بلاغت - معما - تاریخ - صنعت - جغرافیہ - تواریخ - حساب - ریاضی - مساحت - نقشجات آلات واسباب - ترکیب جر ثقیل - علم حکمت - طبیعیات - عناصر - ہیئت - بیان نظام کواکب - بیان قوت واہمہ - خیالات عجائب وغرائب بذیل حکایات - ذکر طلسمات روے زمین - بیان تار برقی - تصویر عکسی - ریل - بیان خوشنویسی - مصوری - تسوید انشا - طرز تحریر دلکش - ریاضت - ورزش - گھوڑدوڑ کا بیان - بیان اسلحہ وغیرہ وغیرہ عجب طریق دلکش سے درج فرمایا ہی کہ باید وشاید - طرفہ یہ کہ ان سب بیانات کو رنگ فسانہ مین ظاہر کیا ہی کہ پڑھنے والے کو دلچسپی بڑھتی جائے اور ہر موقع پر تصویر زیبا سے بھی زیب وزینت دوبالا دی ہی - المختصر یہ کتاب جو اپنی آپ ہی نظیر ہی نہایت اہتمام وحسن انتظام سے انقل کالاصل مطبع نامی گرامی مشہور نزدیک ودور **منشی نولکشور** واقع لکھنؤ مین بہ سرپرستی جناب معلی القاب قمر رکاب **منشی پراگ نرائن** صاحب دام اقبالہ وزاد اجلالہ مالک مطبع موصوف کے مارچ سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۰ ہجری بار دوم حلیۂ طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر لنفع بخش وفیض رسان خلائق ہوئی